خطباتِ متکلمِ اسلام
متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن
مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

(جلد اول)

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
0321-6253540

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

عنوان......... خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام..................... نارووال

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔امابعد:فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما۔

سورۃ احزاب آیت نمبر 40

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طھورا ومسجدا وارسلت الی کآفۃ وختم بھا النبییون۔

مسلم ج 1 ص 199

یا رب صــــل و ســـــلم دائمـــــا ابــــدا
علیٰ حبیبـــــك خــــیر الخلــــق کلھـــم
ھــــو الحبیـــــب الـــــذی ترجی شــــفاعتہ
لـــــکل ھـــــول من الاھـــــوال مقـــــتحم

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل

إبراهيم إنك حميد مجيد ، اللهم بارك على محمد و على آل محمد كما باركت على إبراهيم و على آل إبراهيم إنك حميد مجيد ۔

اشعار:

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھاکے پھول برسائے
سلام اس پر کہ جو خون کے پیاسوں کو قبائیں دیتا تھا
سلام اس پر جو گالیاں سن کر بھی دعائیں دیتا تھا
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا ہوا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھا تا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کر بھی اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے کھول دیں مشقیں اسیروں کی
سلام اس پر کہ جس نے بھر دیں جھولیاں فقیروں کی

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت سے تعلق رکھنے والے غیور سنی نوجوان بھائیو! اور سماعت فرمارہی ہوں تو... نہایت قابل احترام ماؤو اور بہنو... ہماری آج کی کانفرنس کا عنوان ہے... ختم نبوت کانفرنس... میں نے کانفرنس

کے عنوان کی مناسبت سے ایک آیت کریمہ... اور ذخیرہ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پڑھی ہے... دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے دلائل کے ساتھ بات کرنے کی توفیق عطا فرمائے... یہ آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ آپ حضرات خطباء واعظین... اور مبلغین سے سنتے رہتے ہیں... لیکن جس طرز کی گفتگو میں آج آپ حضرات کے سامنے عرض کروں گا... اس طرز پہ گفتگو آپ نے پہلے کبھی نہیں سنی ہو گی... قرآن کریمہ کی آیت سے استدلال ہر شخص کرتا ہے... جس کو اللہ نے علم کی دولت عطا فرمائی ہو... میں اپنے علم کی بنیاد پر نہیں... بلکہ اپنے اکابر کی جوتیاں سیدھی کرنے کی بنیاد پہ عرض کرتا ہوں... اللہ رب العزت نے قرآن وسنت میں بے شمار دلائل رکھے ہیں۔

آیت کے مضامین:

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ رب العزت نے تین باتیں عموماً بیان فرمائی ہیں... توجہ رکھنا! اس میں کتنی باتیں ہیں؟ (تین)

1... نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

2... کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

3... مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے اس پیغمبر کا نام کیا ہے... ؟ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کیا ہے... ؟ اور اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا ہے... ؟ یہ تین باتیں اس آیت میں ہیں... جس نبی کا کلمہ پڑھا اس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم... اس نبی کا کام ہے رسالت... اور جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے کلمہ

پڑھا... اس کا مقام ختم نبوت ہے... یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے... ہم اہل السنت والجماعت اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں... کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رب نے مقام عطا فرمایا ہے... کائنات میں یہ مقام نہ کسی شخص کو ملا نہ مل سکتا ہے۔

شان مصطفیٰ بزبان حسان بن ثابت:

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... جو دربار رسالت کے تقریباً سب سے بڑے شاعر ہیں فرماتے ہیں :

وشق له من اسمه ليجله

فذو العرش محمود وهذا محمد

فتح الباری ج 6 ص404باب ماجاء فی اسماء رسول الله صلی الله علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ عرش والے کا نام محمود ہے... اور اس شخص کا نام محمد ہے... اللہ نے اپنے نام محمود سے نکالا اور محمد بنایا... یہ بتانے کے لئے کہ جہاں پہ چرچا محمود کا ہو گا... وہاں پہ چرچا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گا۔

توجہ رکھنا! اللہ نے نام محمد میں برکت رکھی ہے... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ اس پہ بھی بات کروں گا... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نکتے اس پہ میں عرض نہیں کرتا... یہ میرا عنوان نہیں... اصل بیان ان شاء اللہ ختم نبوت پہ کروں گا... رب نے توفیق دی تو ان شاء اللہ دلائل دوں گا... جس کے لئے آپ کے کان ترستے ہیں... ہم نے ختم نبوت کے عنوان کو پڑھا ہے مگر دلائل ہمارے سامنے نہیں ہیں... اس لئے ہم بات سمجھتے نہیں ہیں۔

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہے... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی یہ ہے کہ جس کی تعریف کی جائے... اللہ نے اپنے نبی کا نام محمد کیوں رکھا...؟

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے کی وجہ:

وجہ میرے اللہ کے علم میں تھا... کہ ایک دور آئے گا... میرے اس کائنات کے لاڈلے پہ لوگ اعتراض کریں گے... میرے اللہ کے علم میں تھا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پہ حملہ ہو گا... میرے اللہ کے علم میں تھا کہ میری اس کائنات کی سب سے عظیم ذات پہ لوگ اعتراض کریں گے... اللہ تو خالق ہے... اللہ ازل سے ہے اور ابد تک ہے... ایک دور وہ بھی آئے گا کہ جب اس دنیا میں کلمہ پڑھنے والا کوئی نہیں ہو گا... سوال یہ ہے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ موجود ہیں کوئی اعتراض کرتا ہے... تو جواب صحابیِ رسول دیتا ہے... اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اعتراض کیا ہے... تو جواب صحابیِ رسول نے دیا ہے۔

میرا یہ بھی عنوان نہیں... کہ صحابہ نے جواب کیسے دیے... یہ مستقل ایک بحث ہے... جو محدثین نے بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کر دی ہے... اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان اٹھی ہے تو صحابیِ رسول نے کاٹی.... نبوت کے خلاف ہاتھ چلا ہے تو صحابی رضی اللہ عنہ رسول نے کاٹا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اگر کسی نے گردن تان کے بات کی ہے تو صحابیِ رسول گردن تان کے میدان میں آیا ہے... یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا مزاج تھا۔

مدح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور گناہوں کی معافی:

غزوہ خیبر ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے کر جا رہے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہیں... حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں... جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کھڑے ہو کر فرماتے ہیں۔

اللھم لولا انت ما اھدیتنا

ولا تصدقنا ولا صلینا

فاغفر فداء لك ما اقتفینا

وثبت الاقدام ان لاقینا

والقین سکینۃ علینا

انا اذا صیح بنا ابینا

وبالصیاح عولوا علینا

شرح السنۃ ، امام بغوی رحمہ اللہ جز 14 ص20باب غزوۃ خیبر

کہا میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ نہ ہوتے ہم کلمہ نہ پڑھتے... آپ نہ ہوتے ہمیں ہدایت نہ ملتی... آپ نہ ہوتے ہمیں دین نہ ملتا... اللہ اس نبی کی محبت میں میدان جنگ میں نکلے ہیں... اللہ ہمیں ثابت قدم فرما... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ اشعار پڑھنے والا کون ہے... ؟ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور یہ اشعار پڑھنے والے حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں... فرمایا رب نے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیا... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ یہ جملہ آپ نے فرما دیا... کچھ دیر اور زندہ رہ جاتا... راوی کہتے ہیں حضرت عمر نے یہ جملہ

کیوں فرمایا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں کسی ایک کے لیے یہ جملہ فرما دیتے... کہ رب نے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیا... یہ علامت تھی کہ اس میدان میں یہ شہید ہو جائے گا۔

خیبر میں مرحب کے اشعار:

حضرت عامر آگے بڑھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے... سامنے مرحب جو خیبر کا بہت بڑا پہلوان تھا سامنے وہ آیا اس نے ہاتھ میں تلوار کو لیا اور فضاء میں لہرا کے کہنے لگا۔

قد علمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

خیبر جانتا ہے میری ماں نے میرا نام مرحب رکھا ہے... میں بڑا بہادر آدمی ہوں اور میں اسلحہ چلانا بھی جانتا ہوں... اور میدان جنگ میں میں آگ کے شعلے بھڑکا دیتا ہوں... نبی کے سامنے بھلا کوئی بولے... اور صحابی خاموش رہ جائے۔

ہم بھی نہتے نہیں:

حضرت عامر نے فوراً فرمایا:

قد علمت خیبر انی عامر

شاکی السلاح بطل مغامر

اگر خیبر جانتا ہے تیرا نام مرحب ہے تو خیبر جانتا ہے کہ میرا نام عامر ہے... اگر بہادر تو ہے تو بزدل میں بھی نہیں... ہتھیار تیرے ہاتھ میں ہے تو نہتا میں بھی نہیں... حضرت عامر نے وار کیا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بولے ذرہ

چھوٹی تھی مرحب وار سے بچ گیا... حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے پہ تلوار لگی حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے... نئے نئے لوگ کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو ئے تھے... انہوں نے کہا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اپنی تلوار سے شہید ہوئے یہ کون سی شہادت ہے... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اللہ میرے عامر کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا... محدثین نے فرمایا ایک تو اس کی میدان جنگ میں شہادت کا اجر... اور دوسرا اس پر تبصرہ کا اجر... حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے... تو پھر مرحب کو جوش آیا... مرحب کے وار سے حضرت عامر شہید تو نہیں ہوئے تھے... لیکن مرحب کے ذہن میں تھا کہ مجھ پہ حملہ کرنے والا قتل ہو گیا۔

مرحب کے اشعار:

مرحب نے پھر ہاتھ میں تلوار کو لیا فضاء میں لہرا کر کہا۔

قد علمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

میں حیدر ہوں:

انا الذی سمتنی امی حیدرۃ

کلیث غابات کریہ المنظرۃ

فرمایا ! سن اگر خیبر جانتا ہے تیرا نام مرحب ہے۔

انا الذی سمتنی امی حیدرۃ

پھر میری ماں نے میرا نام شیر رکھا ہے۔

کلیث غابات کریہ المنظرۃ

میں عام شیر نہیں ہوں جنگل کا شیر ہوں مجھے دیکھ کر تو لوگ ڈر جاتے ہیں۔

شرح عقیدہ طحاویہ ،امام ابن جبرین جز 3 ص483

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وار کیا مرحب کے دو ٹکڑے کر کے رکھ دیے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کافر بلند آواز سے بولے... اور صحابی خاموش رہ جائے یہ نہیں ہو سکتا... حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی کلمہ نہیں پڑھا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت میں اشعار پڑھے... حضرت حسان بن ثابت آئے انہوں نے ایک قصیدہ پڑھا... جو حضرت حسان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہا تھا... خیر میں یہ عرض کر رہا ہوں میرے اللہ کے علم میں تھا میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت بیان کریں گے... دفاع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کریں گے... دفاع تابعین رحمہ اللہ کریں گے... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت ہو گی... تو ختم نبوت کے دیوانے اپنی جان دے کر دفاع کریں گے۔

لب چوم کر لیتے ہیں نام تیرا:

لیکن ایک دور وہ بھی آئے گا جب کلمہ پڑھنے والا کوئی بھی نہیں ہو گا... نہ رب کا نام لینے والا... نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والا... . قیامت تو تب ہی آئے گی اللہ پھر تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہو گا تو دفاع کون کرے گا...؟ فرمایا میں نے اس لیے نام ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے... نہیں سمجھے! میں نے اس لیے نام ہی؟(محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے) کیا معنی ؟جو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے گا... محمد کہہ کے گالی دے گا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اگر گستاخی

کرے گا... تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر ہی کرے گا... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی جس کی تعریف کی جائے... جب مذمت بیان کرے گا تو زبان سے کہے گا... محمد یعنی اس کی تعریف کرنی چاہیے پھر مذمت بیان کرے گا... اس کے الفاظ اس کی تردید کریں گے... کہ نہیں یہ شخص مذمت کے لائق نہیں مدح کے قابل ہے... (سبحان اللہ) ہونٹ تردید کریں گے... فرمایا میں نے نام وہ رکھ دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہ بھی کرے لب تب بھی تعریف کریں گے... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پہ حملہ کرے گا ہونٹ کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے... اس کی زبان کہہ دے گی نہیں نہیں تو جھوٹ بولتا ہے... زبان اس کی تردید کر دے گی... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کیا ہے؟(محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

رسالت کا معنی:

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کیا ہے رسالت... توجہ رکھنا! حضرت آدم بھی اللہ کے نبی مگر وہ صفی اللہ ہیں... حضرت نوح بھی نبی مگر وہ نجی اللہ ہیں... حضرت ابراہیم بھی نبی مگر وہ خلیل اللہ ہیں... حضرت موسیٰ بھی نبی مگر وہ کلیم اللہ ہیں... حضرت عیسیٰ بھی نبی مگر وہ روح اللہ ہیں... علیہم السلام ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبی مگر وہ رسول اللہ ہیں... رسالت کا معنی کیا ہے اللہ سے لینا امت کو دینا۔(سبحان اللہ) ہمیں پیغمبر وہی دے گا جو رب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دے گا... وہی تقسیم کرے گا۔

مختار کل صرف اللہ کی ذات ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ شادیاں ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کے گھر میں باندیاں ہیں... لیکن یہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں بچہ ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے... آنسو کیوں تھے؟ کون سی بیوی ہے جو یہ نہیں چاہتی کہ شادی کے بعد میرے گھر میں اولاد نہ ہو... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہو اس کی کیسے تمنا نہیں ہو گی؟ امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حسرت یہ تھی کہ میرے گھر میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہو... امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو پڑی... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات پہ آنسو بہانے کی حاجت نہیں ہے جس بات پہ آپ رو رہی ہیں یہ میرے اختیار میں نہیں ہے... معلوم ہوا اولاد دینا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں نہیں ہے... نہ اولاد دینے کا اختیار رب نے دیا... نہ نبی اولاد دے سکتا ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پہ حملہ ہوا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے خون نکلا... معلوم ہوا کہ پیغمبر جسم کی حفاظت نہیں کر سکتا... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پہ کفار نے جادو کیا... چھ ماہ تک اثر رہا... معلوم ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں نہیں ہے۔

تیرا انداز مگر سب سے جدا ہے:

توجہ رکھنا! نبی کا کام ہے اللہ سے لینا امت کو دینا... حضرت آدم بھی اللہ سے لیتے امت کو دیتے... حضرت نوح بھی اللہ سے لیتے امت کو دیتے... حضرت ابراہیم بھی اللہ سے لیتے امت کو دیتے علیہم السلام... یہ اللہ سے لینا امت کو دینا یہ صرف ہمارے نبی کا کام نہیں ہے... یہ کام تو حضرت آدم اور نوح کا بھی تھا... یہ کام تو حضرت عیسیٰ علیہ

السلام اور حضرت موسیٰ کا بھی تھا۔ میں کہتا ہوں کام سب کا ہے لیکن حضرت آدم علیہ السلام کے لینے کا انداز اور ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لینے کا انداز اور ہے اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کا انداز اور ہے۔

آدم نے رب سے لیا ہے حضرت آدم علیہ السلام کی توہین نہیں... مگر میرے رب نے کہا آدم تو جنت میں تھا تو بھول گیا ہے... اب زمین پہ چلا جا... میں تجھے وہاں دوں گا... حضرت ابراہیم نے پیغام لیا ہے فرمایا ابراہیم آگ کا چخہ ہے... آپ اس میں جائیں پیغام تجھے دوں گا... عیسی علیہ السلام پیغام تجھے بھی دوں گا دشمن کے نرغے میں بھی دوں گا...جب میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی فرمایا نہیں نہیں !لیا حضرت آدم علیہ السلام نے بھی ہے انداز اور ہے... لیا ابراہیم نے بھی ہے انداز اور ہے... حضرت موسٰی اور عیٰسی علیہم السلام نے بھی لیا ہے انداز اور ہے... لیکن جب رب نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا... تو دینے کا انداز بھی اور ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کا انداز بھی اور ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تو کبھی کعبہ میں لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تو کبھی غار میں لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تو کبھی غار ثور میں لیا...پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تو کبھی احد میں لیا... کبھی مکہ سے یثرب میں لیا... کبھی بیت اللحم تک لیا...ارے نبی رب سے لیتا ہے تو مکہ مکرمہ سے طور سینا میں...جہاں جہاں اور نبیوں نے لیا رب نے مقامات بھی دکھائے... رب نے کہا میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں تجھے دوں گا بیت اللہ میں... ابراہیم علیہ السلام گئے ہیں صفا اور مروہ میں سعی کرتے ہیں میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں تجھے یہاں بھی دوں گا... عیسیٰ علیہ السلام نے لیا بیت اللحم

میں میں تجھے یہاں بھی دوں گا... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لیا طور سینا پہ میں تجھے یہاں بھی دوں گا... باقی انبیاء نے لیا بیت المقدس میں میں تجھے یہاں بھی دوں گا... لیکن ایک اس مقام پہ دوں گا... جہاں پر کسی کو نہیں دیا۔

سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے؟:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رب نے بیت اللحم بھی دکھایا... بیت المقدس بھی دکھایا... طور سینا بھی دکھایا... پہلا دوسرا اور تیسرا اور ساتوں آسمانوں تک لے گیا۔ سدرہ کہتے ہیں ''بیری'' کو منتہی کہتے ہیں انتہا کو... سدرۃ المنتہی اس بیری کو کہتے ہیں کہ نیچے کا فرشتہ اوپر نہیں جا سکتا... اور اوپر کا فرشتہ نیچے نہیں آسکتا... صریف الاقلام پہ لے گئے ہیں... جہاں قلم چلتی ہے فرشتہ آواز سنتا ہے فرمایا یہاں تک تو کوئی پہنچا نہیں فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے یہاں تک لایا ہوں اس سے آگے عرش پہ گئے ہیں... اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پہ لے کر گئے ہیں۔

حطیم کعبہ کیا ہے...؟

توجہ رکھنا! اللہ! بیت اللہ سے لے کر گئے ہیں عرش تک... کبھی تم نے غور کیا معراج کروانے کے لیے بیت اللہ سے کیوں شروع کیا... اور اختتام کے لیے اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عرش تک کیوں لے کر گئے... نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما تھے ام ہانی اپنے چچا کی بیٹی کے گھر... فرشتے آئے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے اٹھایا... اور بیت اللہ میں لے کر گئے ہیں... وہاں جا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پھر سو گئے... وہاں سے بیت اللہ میں... بیت اللہ کی دو جگہ ہیں ایک کو کعبہ کہتے ہیں... اور ایک کو حطیم کعبہ کہتے ہیں... یہ دونوں بیت اللہ ہیں... مشرکین مکہ نے بیت اللہ کو تعمیر کیا اور

چندہ اکٹھا کیا جتنا چندہ موجود تھا اس کا بیت اللہ مکمل بنتا نہیں تھا... کچھ پہ بیت اللہ بنا دیا کچھ جگہ خالی رہ گئی... یہ کیسے پتہ چلے یہ کعبہ کا حصہ ہے انہوں نے قد آدم کے برابر دیوار کھڑی کر دی آج بھی تم بیت اللہ جاؤ... اللہ سب کو جانے کی توفیق عطا فرمائے... ورنہ تصویر تم نے دیکھی ہو گی... ایک کعبہ ہے ایک اس کے گرد دیوار ہے...

حطیم سے معراج کی حکمت:

جس پہ فانوس لگے ہوئے ہیں لیکن کعبہ کا ایک حصہ وہ ہے۔ جس کی دیوار ہے دیوار میں دروازہ ہے دروازے کو تالا لگا ہوا ہے... کعبہ کا ایک حصہ وہ ہے جس میں دروازہ بھی نہیں... آنے کا رستہ بھی ہے جانے کا رستہ بھی ہے... میں کہتا ہوں مسلمانو! تم نے کبھی غور نہیں کیا... پاکستان کا نہیں دنیا کا کوئی وزیر اعظم جائے کہتا ہے میں بیت اللہ میں گیا... کس بیت اللہ میں؟... کہتا ہے جہاں پہ دروازہ تھا جس پر تالا تھا کہتا ہے جی میرے لیے دروازہ کھولا گیا... میں بیت اللہ میں گیا ہوں... رب نے کہا نہیں نہیں میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو امیروں کا بھی نبی ہے... تو غریبوں کا بھی نبی ہے۔ میرے پیغمبر تو حاکم کا بھی نبی ہے... تو محکوم کا بھی نبی ہے... اگر حاکم جائے وہاں لائن میں لگ جائے تالا کھلے گا تو اندر جائے گا... اور غریب وہاں پہ جائے گا جس میں نہ تالا ہے نہ دروازہ نہ آنے کا مسئلہ نہ جانے کا مسئلہ۔

حطیم کعبہ میں کوئی پابندی نہیں... ادھر سے جاؤ ادھر سے آؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج پہ گئے... تو کعبہ کی اس جگہ سے نہیں جہاں پہ دیوار لگی ہے... اس جگہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں جس جگہ پر دروازے نہیں تھے۔

توجہ رکھنا! جس جگہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئے اس جگہ رب نے اتنی

برکت رکھی ہے آج بھی جمگھٹا ہے... جس جگہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں گئے وہاں آج بھی تالا ہے۔

کعبہ وہ بھی ہے کعبہ یہ بھی ہے... جہاں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج نہیں تھا وہاں پہ تالا ہے... جہاں سے معراج ہوا وہاں پہ آج بھی نہیں ہے... توجہ رکھنا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو کہاں سے چلے حطیم کعبہ سے... کہاں تک...؟ (عرش تک)... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے کیوں چلے عرش تک کیوں گئے؟ وجہ اللہ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے "ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا"

پارہ نمبر 4 آل عمران آیت 96

فرمایا کائنات میں مکانات تو بڑے ہیں لیکن کائنات کے پہلے کمرے کا نام کعبہ ہے... کعبہ پہلا گھر تھا... اور کہاں تک گئے اللہ نے مخلوقات کو بنایا سات زمینیں بنائیں سات آسمان "وسع کرسیہ السمٰوات والارض"

پارہ 3 البقرہ آیت الکرسی

ان سات آسمانوں پہ کرسی ہے "وکان عرشہ علی الماء"

پارہ 12سورۃ ہود آیت نمبر 7

اس کرسی پہ سمندر اور سمندر پہ عرش ہے... عرش کائنات کی انتہاء ہے کعبہ کائنات کی ابتداء ہے... رب نے بتایا پیغمبر یہ کعبہ یہ دنیا کی ابتداء ہے اور عرش یہ میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ کائنات کی انتہاء ہے۔ میں نے تجھے معراج کرواکے بتادیا ابتدا بھی تجھ سے ہے انتہاء بھی تجھ پہ ہے...ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا بھی ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انتہاء بھی ہیں۔

سرخیل دیوبند حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا ہندو سے مناظرہ:

دیوبند کے بانی حضرت نانوتوی رحمہ اللہ، اللہ ان کی قبر پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں...(آمین)...شاہ جہاں میں مناظرہ ہونے لگا... مناظرہ کس سے ہندو سے مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پہنچے... ہندوؤں نے حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ سے کہا حضرت آپ دلائل پہلے دیں... ہم دلائل بعد میں دیں گے... کہا جی یہ کیوں کہا...؟ آپ بزرگ ہیں آپ نیک ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ دلائل پہلے دیں... ہم آپ کے احترام میں کہتے ہیں... مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں بھائی اصول کے خلاف ہے۔

کہا جی اصول کیا ہے؟ فرمایا میں نے جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے وہ آخری نبی ہے... تمہاری باری پہلے میری باری آخر میں... حضرت ہم نے دلائل کی بات نہیں کی ہم تو اکرام کی بات کرتے ہیں... مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا چلو میں تمہاری بات مان لیتا ہوں... کچھ بیان پہلے کروں گا کچھ بیان بعد میں کروں گا... کیونکہ میں نے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے... جو اول بھی ہے... آخر بھی ہے (سبحان اللہ)... انہوں نے کہا حضرت ہم دلائل کی بات نہیں کرتے... ہم تو ادبا کہتے ہیں... حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے بڑی عجیب بات کی... انہوں نے فرمایا پنڈتو! تم میری بات سمجھے بھی نہیں ہو... میں چاہتا یہ تھا کہ کچھ دلائل تم بھی دے دیتے اور بیان پہلے میرا ہو گا۔

جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آجائیں... نبوت موجود ہو گی مگر امام یہی ہوں گے... جب نبی کے غلام آجائیں تو پھر امام ہم ہوں گے مقتدی تم ہو گے... میں

تمہیں موقع دینا چاہتا تھا... تھوڑی سی بات کر لو۔

کعبہ کائنات میں پہلی جگہ ہے...اور عرش کائنات کی آخری جگہ ہے... عرش کے اوپر کوئی مخلوق نہیں ہے... اور کعبہ سے پہلے کوئی مخلوق نہیں... اللہ نے کعبہ سے ابتدا کروا کے... عرش تک پہنچا کے بتا دیا... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا بھی تو ہے... انتہاء بھی تو ہے۔

برکت اور عظمت:

اور اگر آپ الفاظ قرآنی پہ غور کریں" ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا" یہ بیت اللہ برکت والا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرش پہ گئے ہیں فرمایا: "فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ"
سورۃ توبہ آیت 129

فرمایا میرا پیغمبر یہ مکہ برکت والا ہے... جہاں پہ تجھے لے کر گیا ہوں... میرا نبی وہ عظمت والا... میں کہتا ہوں میرا نبی برکت والا بھی تھا... عظمت والا بھی تھا...رب نے برکت سے ابتداء کی ہے... عظمت پہ انتہاء کی ہے... اب تمہیں برکت کے معنی کا ہی نہیں پتہ... کہ برکت کہتے کسے ہیں؟

برکت اور کثرت میں فرق:

برکت اور کثرت میں کیا فرق ہے؟ حضور بابرکت ہیں جبرائیل باکثرت ہیں یہ برکت والا وہ کثرت والا کیا مطلب...؟ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کتنے؟ (دو) اور جبرائیل کے؟ (چھ سو) یہاں ہاتھ کم ہیں...وہاں زیادہ اور جبرائیل کے ہاتھ کتنے بڑے ہیں... اگر وہ پھیلا دے ایک مشرق میں ایک مغرب میں۔ ہمارے نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اتنے بڑے نہیں ہیں...توجہ برکت اور کثرت میں فرق کیا ہے؟

مثال:

میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں ایک آدمی دس روٹیاں کھائے اور پیٹ نہ بھرے یہ ہے کثرت اور دس آدمی ایک روٹی کھائیں پیٹ بھر جائے یہ ہے برکت۔

لفظ "رسول" فرمانے کی وجہ:

تو خیر میں عرض کر رہا تھا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کا انداز بھی اعلیٰ... اور دینے کا انداز بھی اعلیٰ... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا کبھی یثرب میں اور کبھی لیا عرش پہ جا کے... اور ان کے لینے کا اندازا اور ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کا انداز اور ہے لیا انہوں نے بھی مگر انہوں نے دیا انسانوں کو...وہ دیتے اپنی امت کو... کوئی نبی آیا دینے کے لیے اپنی بستی کو... کوئی نبی آیا دینے کے لئے ایک قبیلہ کو...کوئی نبی آیا ایک جگہ کے رہنے والے ایک وقت کے لوگوں کو... ان کے دینے کا انداز اور تھا مگر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دینے کا انداز اور ہے میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینے پہ آیا تو مَردوں کو بھی دیا ہے... دینے پر آیا تو عورتوں کو بھی دیا ہے... میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینے پر آیا انسان بھی لے گئے... جنات بھی لے گئے۔

میرے دوستو! جانور بھی لے گئے اگلا جملہ کہتا ہوں... وہ دیتے امت کو یہ امت کو بھی دے گیا... اور بیت المقدس میں نبیوں کو بھی دے گیا... اس کے لینے کا انداز بھی اور ہے... اور دینے کا انداز بھی اور ہے... نام محمد کسی اور کو نہیں ملا... پیغام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوروں کو تو ملا ہے...(سبحان اللہ)... آدم علیہ السلام بھی لے کر امت کو دے گئے... آدم رسول اللہ کوئی نہیں کہتا حضرت نوح علیہ السلام بھی لے کر

امت کو دے گئے... مگر رسول اللہ کوئی نہیں کہتا... حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی لے کر امت کو دے گئے مگر رسول اللہ کوئی نہیں کہتا... کیوں وہ رسول نہیں تھے... ؟ (تھے) تو رسول کیوں نہیں کہا رب نے کہا: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ فرمایا میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رسول تو وہ بھی تھے... مگر جو رسالت تیری ہے وہ ان کی نہیں... وہ بھی تھے لیکن تیرے لینے کا انداز اور ہے... محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے دینے کا انداز بھی اور ہے... میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ تجھ جیسا کوئی دے سکا ... نہ تجھ جیسا کوئی لے سکا... (سبحان اللہ)

سوال:

میں ایک بات کہتا ہوں توجہ رکھنا! "وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ"

سورة النساء آیت 69

جو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ نبیوں کے ساتھ ہو گا... اس پر میرا ایک سوال ہے... اللہ جو محمد کی اطاعت کرے گا تجھے یہ فرمانا چاہیے تھا جو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا... وہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گا... یہ کہنا چاہیے تھا... نہیں سمجھے بھائی جو شیطان کی بات مانے وہ... ؟ (شیطان کے ساتھ) جو ولی کی بات مانے... ؟ (ولی کے ساتھ) آدم علیہ السلام کی مانے تو... ؟ (آدم کے ساتھ) موسیٰ علیہ السلام کی مانے تو... ؟ (موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانے تو عیسیٰ علیہ اسلام کے ساتھ... اور جو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانے تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ... یہ کیا کہ اطاعت ہم

تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کریں اور کھڑے ہوں ان کے ساتھ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا کرناں: ”ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین “رب نے اعلان فرمایا جو میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا میں اس کو نبیوں کے ساتھ کھڑا کروں گا... میرے رب نے ایک جملہ سمجھایا ایک عقیدہ سمجھایا اللہ کرے وہ آپ کو سمجھ آجائے... تو آپ کو عقیدہ ختم نبوت سمجھ آجائے۔

جواب:

فرمایا سنو! تمہاری اوقات کیا ہے؟ تم نے کتنا پڑھا ہے. جی میٹرک... کتنا پڑھا ہے. جی ایم اے... جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس... تمہاری اوقات کیا ہے؟ تم تو یہاں چھانگی میں پیدا ہوئے... تم تو ناروواں کی مخلوق ہو... میرا آدم تو جنت سے آیا ہے... ارے تم تو اپنی ماں کے پیٹ سے آئے ہو... اور ”خلقت بیدی“ اور آدم کو میں نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے... تم فرق کو سمجھو فرمایا سنو! یہ مت سمجھنا ہم نے صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ہے... آدم علیہ السلام وہ جس کو میں نے جنت سے بھیجا... اپنے دست قدرت سے پیدا کیا... وہ آدم بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانتا ہے... جس پہ جبرائیل اترتا ہے... میرے نبی کی بات مانتا ہے... جس کو نبوت کا تاج پہنایا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانتا ہے... تمہاری اوقات کیا... رب نے سمجھانے کے لیے فرما دیا: ”ومن یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین“ فرمایا اگر تم نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی میں تمہیں نبیوں کے ساتھ کھڑا کروں گا... رب نے بتایا میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ ہی تم ہوں گے یہ تنہا نہیں آدم علیہ السلام بھی ساتھ ہوں گے۔

مسئلہ ترک قرأۃ خلف الامام:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابی رسول نے پوچھا؟یارسول اللہ متی الساعۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاتونے قیامت کی تیاری کرلی ہے اس نے عرض کیایا رسول اللہ ماعددت الساعۃ الاانی احب اللہ والرسول میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اور تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" المرء مع من احب" جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ توپیار کرتا ہے قیامت کے دن اس نبی کے ساتھ توہو گا

الاربعین العشاریہ جز1 ص 162

اللہ فرماتے ہیں نبیوں کے ساتھ صرف تم نہیں اس صف میں آدم علیہ السلام بھی ہوگئے... صرف تم نہیں اس صف میں موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام بھی ہوں گے... اس میں توسارے ہوں گے مگر میں ایک جملہ اپنے ذوق پہ کہتاہوں... ایک مسئلہ میں اپنے موضوع کا بیان کرتا ہوں... علامہ ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے فرمایااللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت المقدس میں گئے... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور انبیاء آپ کے پیچھے صف میں موجود تھے... نماز سب نے پڑھی فرمایا اللہ قرآن میں اعلان فرماتے ہیں:"وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ "

سورۃ حجر آیت 87

اللہ اعلان فرماتے ہیں اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تجھے فاتحہ

دی ہے... ابراہیم علیہ السلام کو نہیں دی... فاتحہ تجھے دی ہے... میں نے موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو نہیں دی... میں نے تجھے دی ہے تو وہی پڑھے گا ناں؟ جس کو دی جائے گی... جن کو نہیں دی وہ پڑھیں گے بھی؟ نہیں!!... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھائی... انبیاء میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہیں... نبی فاتحہ پڑھتا ہے اور نبی، نبی کے پیچھے نہیں پڑھتا... معلوم ہوا امام فاتحہ پڑھتا ہے مقتدی فاتحہ نہیں پڑھتا... یہ بات علامہ کاندھلوی رحمہ اللہ نے لکھی ہے۔

استدلال:

اگلا استدلال میرا ہے کہ اللہ فرماتے ہیں: "وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ"
سورۃ النساء آیت 69

اگر نبی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے جہاں وہ نبی ہو گا وہاں پہ ہم ہوں گے... جو نبی امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتا جس جگہ پہ نبی ہو گا اسی جگہ پہ ہم ہوں گے۔

دعا اپنی اپنی:

میں اس لیے کہتا ہوں ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ اعتراض کرنے والا ہے... ایک نبی کا دفاع کرنے والا ہے... کچھ لوگ صحابہ پہ اعتراض کرتے ہیں... کچھ لوگ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دفاع کرتے ہیں... کچھ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہ تنقید کرتے ہیں... اور کچھ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں... ہم کہتے ہیں اللہ قیامت کے دن ہمیں ان کے ساتھ کھڑا کر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرے... جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دفاع کرے... اے اللہ ہمیں ان کے ساتھ کھڑا کر جو امام

صاحب کی تعریف کرے... ہم اس پر بھی آمین کہتے ہیں... تم کہو نہیں نہیں! ہمیں ان کے ساتھ کھڑا کر جو امام صاحب کی تنقید کرے... تم دعا اپنی کرو ہم اپنی اس آیت میں اللہ نے تین باتیں بیان فرمائیں۔ ایک نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم... دوسرا کام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم... تیسرا مقام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم... فرمایا رسول اور بھی تھے لیکن اس جیسا کوئی نہیں... اس کے لینے کا انداز بھی اور ہے... اس کے دینے کا انداز بھی اور ہے... بلکہ یہ امام بن کے نماز پڑھا رہے ہیں تو کس کو دے رہے ہیں... نبییوں کو... باقی نبیوں کو نہیں صرف امت کو دیتے ہیں۔

مقامِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم :

آخری بات سنو! تیسری بات اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سنو! وخاتم النبیین خاتم کا معنی کیا ہے ہم نے سمجھا کہ خاتم کا معنی آخری ہے... نہیں نہیں قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خاتم کا معنی آخری بھی ہے... خاتم کا معنی اعلیٰ بھی ہے یہ بحث ذرا مشکل ہے لیکن ذہن میں رکھیں۔

اچھا؛ نہیں تو بہت اچھا:

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا بیان ذرہ مشکل تھا ایک مولوی کہتا ہے... حضرت آج کا بیان اتنا مشکل تھا عوام کو سمجھ نہیں آیا... تو بیان کا فائدہ... حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سمجھ آگئی تو اچھا نہیں آئی تو بہت اچھا... مولوی صاحب نے کہا ہمیں تو یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آئی کہ سمجھ آگیا تو اچھا نہیں سمجھے تو بہت اچھا... حضرت حکیم

الامت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر میرا آج کا بیان سمجھ آ گیا تو اچھا... اس لیے کہ ان کو مسئلہ سمجھ آ گیا ہے... مجھے خوشی ہے اور اگر نہیں سمجھ آیا تو بہت اچھا... فرمایا معنی یہ ہے کہ عوام کے ذہن میں آ گیا کہ مولوی وہ تقریر کرتا ہے جو ہم نہیں سمجھتے... اگر یہ بات مان لے تو لڑائی ختم... عوام کیا کہتے ہیں مولوی صاحب دس سال مدرسے تو نے پڑھا ہے... تو ایم اے اسلامیات تو میں نے بھی کیا ہے... ٹھیک ہے تم نے قرآن کی تفسیر پڑھی ہے لیکن کچھ ناکچھ تو میں نے بھی پڑھا ہے... یہ لڑائی ہے مولوی اور عوام کی... اور اگر عوام یہ بات کہہ دے حضرت! جو آپ کا علم ہے وہ آپ کا علم ہے... آپ سمجھائیں تو ہم سمجھیں گے... اگر اس سطح پہ آ جاؤ پھر مولوی اور عوام کی لڑائی ختم۔

عالم سے پوچھنے کا فائدہ:

اب میں ایک بات کہتا ہوں کبھی لوگ کراچی جاتے ہیں مذہب بدل کے واپس آتے ہیں... کتاب ہاتھ میں ہوتی ہے ایک دو آدمی گمراہ کر لیتے ہیں... پوچھو جی تو نے مذہب کیوں بدلا... ؟ میں نے کتاب دیکھی میں نے دلیل دیکھی ہم نے کہا جو دلیل وہ لے کر آیا اگر خود سمجھنے کی بجائے تو کسی عالم سے پوچھ لیتا... اس کتاب کو خود حل کرنے کی بجائے کسی عالم سے پوچھ لیتا... تو، تو کبھی گمراہ نہ ہوتا... اس لیے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ کبھی کوئی تمہیں خراب کرنے کی کوشش کرے... تم صرف ایک جملہ کہہ دیا کرو کہ ہم عالم نہیں... ہم پڑھے لکھے نہیں ہیں ہمارے مولوی سے بات کرو... یہ جملہ تم کہہ دو... وہ کتاب دینے والا یوں دوڑے گا جیسے ”لا حول ولا قوۃ“ سے شیطان دوڑتا ہے... جیسے شیطان اذان سن کے دوڑتا ہے... تم آزما کے دیکھ لو... وہ مولوی کے پاس نہیں آئے گا... تمہیں خراب نہیں کرے گا۔

اور پادری لاجواب ہو گیا:

انگریز ہندوستان میں آیا... انگریز نے گمراہ کرنا شروع کیا... عیسائی بناؤ عیسائی بناؤ... ایک دیہات میں عیسائی گیا... اس نے آدمی کو کہا میں تم سے سوال پوچھتا ہوں... تم جواب دو... لوگوں نے کہا پوچھو... اس نے کہا یہ بتاؤ اللہ تمہارا خالق ہے لوگوں نے کہا جی ہاں... اس نے کہا کوئی دوسرا خالق پیدا ہو سکتا ہے... لوگوں نے کہا نہیں اس نے کہا اچھا اللہ پیدا کر سکتا ہے... لوگوں نے کہا جی ہاں... اس نے کہا جب پیدا کر سکتا ہے تو ہو بھی سکتا ہے... جب اللہ پیدا کرے گا تو ہو جائے گا... اس نے کہا قرآن میں ہے "ان اللّٰہ علیٰ کل شیء قدیر" اس نے کہا مجھے یہ بتاؤ... اللہ جو تمہارا خالق ہے وہ دوسرا خالق پیدا کر سکتا ہے یا نہیں... ؟ اگر تم کہتے ہو پیدا نہیں کر سکتا تو پھر "ان اللّٰہ علیٰ کل شیء قدیر" نہ ہوا... اگر تم کہہ دو کہ پیدا کر سکتا ہے تو پھر دو خالق پیدا ہو سکتے ہیں... لوگ بڑے سمجھ دار تھے میں کہتا ہوں دین کا علم نہیں تھا... مگر ایمان کے بڑے پکے تھے... اس نے کہا جی مجھے نہیں پتا مسجد کے مولوی صاحب کے پاس جاتے ہیں... مولوی صاحب کے پاس آئے... حضرت آپ بتائیں مولوی صاحب بھی بڑے سمجھ دار تھے۔ انہوں نے کہا اگر بند کمرے میں مناظرہ ہوا یہ باہر جا کہ کہہ دے گا آج میرا دیوبند کے مولوی سے مناظرہ ہوا وہ ہار گیا... انہوں نے کہا بھائی میں بند کمرے میں بات نہیں کرتا تم دس پندرہ بندے اکھٹے کرو... گاؤں کا نمبر دار بلاؤ... میں پھر بات کروں گا... گاؤں کا نمبر دار بھی آگیا... پانچ دس آدمی بھی جمع ہو گئے... مولوی صاحب نے کہا سوال کر اب اس پادری نے سوال کیا اللہ کو "ان اللّٰہ علیٰ کل شیء قدیر" تم مانتے ہو... ؟ کہا جی مانتے ہیں اللہ اور خالق پیدا کر سکتا ہے... ؟ کہا جی کر سکتا ہے کہا جی اور خالق پیدا ہو سکتا ہے... ؟

کہا جی نہیں ہو سکتا... اس نے کہا جب رب پیدا کرے گا تو پیدا ہو بھی جائے گا۔ مولوی صاحب نے کہا نہیں جی نہیں... تم نے ہماری بات کو سمجھا ہی نہیں ہے... اللہ ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر ہے... اللہ دوسرا خالق پیدا کر سکتا ہے... لیکن اللہ جس کو پیدا کرے گا وہ پیدا ہونے کے بعد مخلوق بن جائے گا... اتنی سی بات تھی وہ شیر بنا پھر رہا تھا... کہ میرا بڑا سوال ہے... مسئلہ حل ہو گیا۔

لفظ خاتم کی قسمیں:

مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا... خاتم کی تین قسمیں ہیں۔

1... خاتمیت زمانی 2... خاتمیت رتبی 3... خاتمیت مکانی

خاتمیت مکانی:

خاتمیت مکانی کیا معنی؟ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں کائنات کی کسی جگہ پہ کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔

خاتمیت زمانی:

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی بھی خاص ہے کیا معنی؟ کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں کسی اور زمانے میں اب کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔

خاتمیت رتبی:

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ مقام عطا فرمایا ہے... فرمایا نبی آ نہیں سکتا کسی زمانے میں نبی آ نہیں سکتا... کسی جگہ میں. فرمایا اگر کوئی نبی آ بھی جائے خدا نہ کرے آ نہیں سکتا... آ بھی جائے تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتمیت

رتبی بھی حاصل ہے... ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ نبی ہیں... اور سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... زمانے کے اعتبار سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... مکان کے اعتبار سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... رتبہ کے اعتبار سے اعلیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

خاتم کا معنی:

توجہ رکھنا! میں بات سمجھانے کے لیے کہتا ہوں... اگر آپ کے شہر میں بہت بڑا سخی ہو کہتے ہیں سخاوت اس پہ ختم ہے... کوئی بہت بڑا عالم ہو کہتے ہیں علم اس پہ ختم ہے۔ بہت بڑا قاری ہو کہتے ہیں قراۃ اس پہ ختم ہے... کیا معنی؟ اس کا جو ہم نے کہا سخاوت اس پہ ختم ہے... معنی اس سے بڑا...؟(سخی کوئی نہیں)... ارے اس پہ قرأۃ ختم ہے معنی اس سے بڑا قاری کوئی نہیں... توجہ رکھنا! ہم اپنی زبان میں بھی پنجابی میں بھی اردو میں بھی ختم کا لفظ رتبہ کے لیے استعمال کرتے ہیں... یار بہادری اس پہ ختم ہے... اس سے بڑا بہادر کوئی نہیں... جرات اس پہ ختم ہے اس سے بڑا جری کوئی نہیں... سخاوت اس پہ ختم ہے اس سے بڑا سخی کوئی نہیں۔

تو تنہا داری:

پھر مجھے کہنے دو اللہ نے اوصاف پیدا کئے... ایک وصف کا نام صداقت ہے... ایک وصف کا نام عدالت ہے... اللہ نے اوصاف پیدا کئے... ایک کا نام عدالت ہے... وصف پیدا کئے نام شجاعت ہے... اللہ نے شجاعت کو پیدا کیا نبوت پہ ختم کر دیا... دنیا میں دلیر بہت ہوں گے... مگر دنیا میں سب سے بڑا دلیر نبی ہے... دنیا میں امین بہت ہوں گے... امانت نبوت پہ ختم ہے... دنیا میں سخی بہت ہوں گے نبی سب سے بڑا سخی ہے...

دنیا میں بہادر بہت ہوں گے نبی سب سے بڑا بہادر ہے... مجھے بات کہنے دے اللہ نے صداقت کو نبوت پہ ختم کیا... معنی نبی سے بڑا صادق کوئی نہیں... اللہ نے عدالت کو نبوت پہ ختم کیا... معنی نبی سے بڑا عادل کوئی نہیں... اللہ نے امانت کو نبی پہ ختم کیا... معنی نبی سے بڑا امین کوئی نہیں... پھر اللہ نے نبوت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ ختم کر دیا معنی اس سے بڑا نبی کوئی نہیں...(سبحان اللہ)... ختم نبوت کا معنی سمجھیں۔

میں یہ کہہ رہا تھا... ہم معنی کرتے ہیں آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم... خاتم النبیین کا معنی کرو آخری نبی... اعلیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بولیں آخری نبی اور...؟(اعلیٰ نبی) ہمارے نبی آخری بھی ہیں اور اعلیٰ بھی ہیں... اللہ نے اخلاق کو نبوت پہ ختم کر دیا نبوت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ ختم کر دیا... اس لئے ہم کہتے خالق نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا ہے... توجہ! میں بات سمیٹ کر کہتا ہوں... آدم سے لے کر عیسیٰ علیہم السلام تک نبی ہیں... اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں... آخری نبی کا میں ترجمہ یہ کیا کرتا ہوں... آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک یہ نبی ہیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں۔

نبی اور نبی الانبیاء میں فرق:

نبی اور نبی الانبیاء میں کیا فرق ہے؟ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ منبع ہیں اور آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک یہ مجمع ہیں منبع اور مجمع میں کیا فرق ہے... اگر کسی کو پیاس لگ جائے تو پانی پینے کے لئے کبھی چشمہ پر جائے گا اگر کسی کو پیاس لگ جائے تو پانی پینے کے لیے کبھی تالاب پر جائے گا تالاب اور چشمہ میں فرق یہ ہے چشمہ سے پانی پھوٹتا ہے اور تالاب میں جمع ہوتا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے

لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں بھی اوصاف موجود ہیں اوصاف ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی موجود ہیں ہمارے نبی سے اوصاف نکلتے ہیں باقی انبیاء میں اوصاف جمع ہوتے ہیں میں جو توجہ توجہ کہہ کے تمہیں بات سمجھا رہا ہوں! میں رب کی ذات پہ بھروسہ کر کے کہتا ہوں تم نے وہ بات نہ مجھ سے پہلے کبھی سنی ہو گی نہ کسی کتاب میں پڑھی ہو گی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال تالاب کی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال چشمے کی ہے یہاں سے اوصاف نکلتے ہیں باقی انبیاء میں جمع ہوتے ہیں

حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا:

آپ نے شعر پڑھا ہے شعر سمجھا نہیں... آپ نے واقعہ سنا ہے حضرت یوسف علیہ السلام کنعان سے چلے اور مصر گئے... حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے محل میں تھے... اور زلیخا عزیز مصر کی بیوی تھی...حضرت یوسف نوجوان بھی ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نبی بھی ہیں... بادشاہ کے گھر میں پلے بھی ہیں... زلیخا حضرت یوسف کے ساتھ غلط ارادہ رکھنے لگی... مگر حضرت یوسف علیہ السلام نبی تھے زلیخا کے جال میں پھنسے نہیں...زلیخا کو مصر کی عورتوں نے طعنے دیے...

انہوں نے کہا تو کم عقل عورت ہے غلام کے بارے میں ایسی باتیں کہتی ہے...زلیخا نے کہا تم نے اس کو دیکھا ہی نہیں۔ زلیخا نے محل میں دعوت کی... دستر خوان بچھا دیا... دستر خوان پہ چھریاں چاقو رکھ دیے... قرآن کہتا ہے زلیخا نے کہا "اخرج" حضرت یوسف علیہ السلام باہر آئے مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا... قرآن کہتا ہے انہوں نے کہا"

مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ"

سورۃ یوسف آیت نمبر 31

یہ بشر نہیں لگتا... اس جملہ کی تشریح پھر کبھی سہی... (ان شاء اللہ) کبھی نارووال میں جلسہ ہوا میں علماء سے وعدہ کرتا ہوں... پھر عرض کروں گا... کہ" ماھذا بشرا "کا مطلب کیا ہے؟ یہ کیوں کہا... یہ جھگڑا تو کافر اور نبیوں کے ساتھ تھا... کافر کہتا تھا"إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا" تم بشر ہو... اور یہ کہتی ہیں کہ تم بشر ہی نہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ اس جملہ کی شرح پھر سہی... آج کی بات سمجھو انہوں نے کہا ماھذا بشرا یوسف علیہ السلام بشر نہیں قطعن ایدیھن ان مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا... اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں۔ حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

لواحی زلیخا لو رأین جبینه .... لآثرن بالقطع القلوب علی الإیدی

تفسیر روح المعانی جز 13ص 77

مصر کی عورتوں نے زلیخا کو دیکھا... اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں... میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی اپنا دل کاٹ ڈالتیں... یہ جملہ جو میں نے کہنا ہے وہ تم نے نہیں سنا وہ جملہ ابھی باقی ہے... نہ تم نے سنا... نہ تم نے پڑھا... وہ جملہ کہوں گا۔

لواحی زلیخا لو رأین جبینه .... لآثرن بالقطع القلوب علی الإیدی

مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اپنی انگلیاں...؟ (کاٹ دیں) میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تو اپنے دل...؟ (کاٹ ڈالتیں) امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے یہ کیوں کہا؟ میں ساتھیوں کو ازراہ بے تکلفی کہہ دیتا ہوں ایک بات خطیب کہتا ہے... ایک بات وکیل کہتا ہے... خطیب شعر سنا کے بات ختم کر دیتا ہے... وکیل کہتا ہے کیوں؟ میں نے اس جملہ کو سمجھانے کے لیے تمہید باندھی ہے ہمارے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صفات کا منبع صفات کا سر چشمہ... حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک یہ صفات کا چشمہ نہیں صفات کا تالاب ہیں...وہ منبع نہیں صفات کے جامع ہیں... یہاں سے نکلتی ہیں وہاں تک پہنچتی ہیں۔ صداقت میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلی باقی انبیاء کو ملی... حسن میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلا باقی انبیاء کو ملا یوسف علیہ السلام کو ملا پھر میں کہہ سکتا ہوں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرکز حسن ہیں حضرت یوسف علیہ السلام شاخ حسن ہیں۔

مرکز بدن اور مرکز حسن:

توجہ رکھنا! میں اور بات کہتا ہوں ہمارے جسم میں ایک دل ہے... ہمارے جسم میں انگلیاں بھی ہیں... لیکن جسم میں دل مرکز بدن ہے...انگلیاں شاخ بدن ہیں۔ نہیں سمجھے؟ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرکز حسن ہیں... حضرت یوسف علیہ السلام شاخ حسن ہیں۔ امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

لواحی زلیخا لو رأین جبینه .... لآثرن بالقطع القلوب علی الإیدی

انہوں نے یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھا انگلیاں کاٹ دیں... میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں دل کاٹ ڈالتیں... میں کہتا ہوں اس لیے امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا... ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرکز حسن ہیں... حضرت یوسف علیہ السلام شاخ حسن ہیں... تو جنہوں نے شاخ حسن کو دیکھا شاخ بدن کاٹی... اگر مرکز حسن کو دیکھتیں تو مرکز بدن کاٹ ڈالتیں نہیں سمجھے شاخ حسن کو دیکھا تو شاخ بدن کاٹا...اور اگر مرکز حسن کو دیکھتیں تو پھر مرکز بدن کو کاٹتیں... میں تم سے مانگتا نہیں ہوں میں تو جلسے کی فیس نہیں مانگتا... اللہ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔

لیکن میں ایک جملہ کہتا ہوں ذاکر لعنت کرتا ہے وہ نوٹ کی بارش کرتا ہے... مت جیب میں ہاتھ ڈالنا تم سمجھتے ہو کہ نوٹ مانگتا ہے اللہ اس دن سے پہلے موت دے دے... جب ہم دین کو بیچنا شروع کر دیں... تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرکز حسن ہیں... اور حضرت یوسف علیہ السلام شاخ حسن ہیں... میں نے جب اس جملہ کی شرح بیان کی... تو حضرت مولانا شیخ حسن دامت برکاتہم نے پانچ ہزار مجھے انعام دیا... یہ تو میں نے ایک تشبیہ بیان کی ہے اگر میں اگلی بحث اس شعر پہ شروع کر دوں... تو واللہ وہ تمہارے سمجھ سے ماوراء ہے... امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ جملہ کیوں کہا تھا؟ اگر کیوں پہ بات کریں تب بھی بات بنتی ہے... اللہ مجھے اور آپ کو بات سمجھنے کی توفیق دے۔ اس آیت میں کتنی تین باتیں بیان کی گئی ہیں 1... نام؛ محمد ہے۔ 2... کام رسالت ہے۔ 3... جس نبی کا کلمہ پڑھا اس نبی کا مقام کیا ہے؟ ہم نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر حملہ کرو گے ہم تب بھی دفاع کریں گے... کام پر حملہ کرو گے ہم تب بھی دفاع کریں گے... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پہ حملہ کرو گے... ہم تب بھی دفاع کریں گے... اللہ مجھے بھی توفیق عطاء فرمائے اللہ آپ کو بھی توفیق عطاء فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

عنوان............ ختم نبوت

بمقام............... جہلم

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ وحدہ لاشریک لہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ
امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ما کان محمد ابا
احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما۔
سورۃ احزاب آیت نمبر 40

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل
إبراھیم إنك حمید مجید. اللھم بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ
إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید۔

جا زندگی! مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید کہ حضور ہم سے خفا ہیں ، منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابوبکر سے وہ آئینے عشق و وفا کے لا
دنیا مسلماں پر بہت ہی تنگ ہوگئی
دورِ فاروقی کے وہ نقشے اٹھا کے لا
جن سے محروم کر دیا ہمیں نگاہ نے
عثماں سے زاویے شرم و حیاء کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازہ علی سے خیرات جا کے لا

کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو انکاری ہے
اس کوہ طلب میں ہم نے بھی دل نذر کیا جاں واری ہے
کچھ اہل ستم کچھ اہل حشم میخانہ گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کے چھوڑ دیا دیکھا کہ یہ پتھر بھاری ہے
زخموں سے بدن گلزار سہی تم اپنے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو اور بھائیو! میں نے آج کی اس نشست میں آپ حضرات کی خدمت میں دو باتیں عرض کرنی ہیں... اور دونوں باتیں دلائل کے ساتھ پیش کروں گا... حق جل مجدہ مجھے اپنے مسلک اور موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے... آج جو ہم اس اسٹیڈیم میں جہلم شہر میں رات کے وقت بیٹھے ہیں... میں آپ کی خدمت میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا... آپ حضرات کے علم میں ہو کہ آپ کون ہیں؟ اور مجھے بات سمجھنی چاہیے کہ میں کون ہوں؟ جملہ تو صرف ایک ہو گا... اس جملہ کو سمجھانے کے لئے میں تھوڑی سی تمہید آپ حضرات کی خدمت میں عرض کروں گا... تاکہ مجھے بات سمجھانے میں آسانی ہو۔

مشن نبوی اور مشرکین مکہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق جل مجدہ نے نرینہ اولاد عطا فرمائی ہے... اور اللہ رب العزت نے پیغمبر کی نرینہ اولاد واپس لی ہے... پیغمبر کی اولاد ابھی بالغ نہیں

ہوئی کہ دنیا سے چلی گئی...تو مشرکین مکہ نے اپنے ماحول کے مطابق گفتگو کرتے ہوئے خاتم الانبیاء کے بارے میں یہ نازیبا جملے کہے تھے... انہوں نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوری دنیا کے آفاقی انقلاب کی بات کرتا ہے...یہ بین الاقوامی مشن اور پروگرام کی بات کرتا ہے...یہ تو کہہ رہا ہے کہ جو آواز میں نے مکے میں لگائی ہے اس آواز کو میں پوری دنیا تک لے کے جاؤں گا... لیکن اس کا تو ایک بیٹا تھا وہ بھی دنیا سے چلا گیا ہے...اس کی آواز کو لے جانے والا کون ہو گا؟مشرکین مکہ اپنے رواج کی بات کررہے تھے... کہ جب باپ کوئی بات لے کر نکلتا ہے تو وارث اس کی اولاد ہوتی ہے...جو اس کے مشن کو آگے پہنچایا کرتی ہے... جب اس کی اولاد ہی نہیں رہی...اس کے مشن کو لے کر جانے والا کون ہو گا؟انہوں نے دو باتیں کہی تھیں...ایک ان کا دعویٰ یہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بالغ نہیں ہوئی...اور دنیا سے چلی گئی ہے... ان کا پہلا دعویٰ یہ تھا کہ اب اس کے مشن کو آگے لے جانے والا کوئی نہیں ہو گا۔

جو بات مشرکین مکہ نے ٹھیک کی ہے... خدا نے اس کی تائید فرمائی ہے... اور جو بات غلط کی ہے خدا نے اس کی تردید فرمائی ہے...ہمارے اسلاف کا موقف یہ ہے جو بات ٹھیک ہو...تائید کرتے ہیں...جو بات غلط ہو تردید کرتے ہیں۔

جواب ربانی:

ان کی بات بجا تھی... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ جسمانی اولاد وفات پا گئی خدا نے فرمایا یہ بات تو تم ٹھیک کہتے ہو "ما کان محمد ابا احد من رجالکم" کہ میرے پیغمبر کی نرینہ نابالغ اولاد تو فوت ہو گئی ہے...لیکن تم نے جو دوسری بات کہی ہے... کہ اس کا مشن پھیلانے والا کوئی نہیں ہو گا...یہ تم نے جھوٹ

بولا ہے ولٰکن رسول اللہ دیکھو... میرے پیغمبر کا مقام کیا ہے... میرا محمد محمد بن عبد اللہ ہی نہیں ہے... میرا محمد... محمد رسول اللہ بھی ہے... ایک دنیا میں اولاد جسم سے چلتی ہے... ایک دنیا میں اولاد ایمان سے چلتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد:

ایک دنیا میں اولاد کا باپ وہ ہوتا ہے جسے جسمانی باپ کہتے ہیں... ایک باپ وہ ہوتا ہے جسے روحانی باپ کہتے ہیں... پہلے محمد بن عبد اللہ تھا... تو پھر مسئلہ اس کے بیٹے قاسم کا تھا... لیکن اب یہ محمد بن عبد اللہ کی حیثیت سے بات نہیں کرتا... یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی حیثیت سے بات کرتا ہے... اب اس کے بیٹے کا نام صرف قاسم ہی نہیں ہے... اس کے بیٹے کا نام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے... اس کے بیٹے کا نام قاسم ہی نہیں ہے... اس کے بیٹے کا نام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اس کے بیٹے کا نام محض قاسم ہی نہیں ہے اس کے بیٹے کا نام حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے... اس کے بیٹے کا نام قاسم ہی نہیں ہے... اس کے بیٹے کا نام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

جب یہ محمد بن عبد اللہ تھا... تو اولاد کا نام محض قاسم ہے... جب یہ محمد بن عبد اللہ تھا تو اولاد کا نام محض فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہے... لیکن جب اس کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو اولاد کے زاویے بدل گئے ہیں... اگر یہ محمد بن عبد اللہ، بَن کے بات کرتا تو مشن کو لے کر قاسم چلتا... لیکن اب یہ محمد بن عبد اللہ بَن کے بات نہیں کرتا اب تو یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَن کے بات کرتا ہے... اب اس کے مشن کو لے جانے والا قاسم نہیں صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو گا... ابراہیم

نہیں فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو گا۔ عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوں گے... پھر خدا نے یہاں تک بات ختم نہیں کی لوگ کہہ سکتے تھے... کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دنیا سے چلے جائیں گے... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دنیا سے چلے جائیں گئے... حضرت عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دنیا سے چلے جائیں گے... اب ان کے مشن کو لے کر کون جائے گا... اس کے کام کو آگے کون چلائے گا؟

خدا نے فرمایا ایک رسول ہوتا ہے... ایک آخری رسول ہوتا ہے... حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے... ان کے ماننے والے ان کے دَور تک تھے... حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی تھے... ان کے ماننے والے ان کے دور تک تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول تھے ان کے ماننے والے ان کے دور تک تھے... لیکن میرا پیغمبر محض رسول نہیں ہے یہ تو خاتم الرسل ہے... میرا پیغمبر محض نبی نہیں ہے یہ تو خاتم النبیین ہے... خدا نے فرمایا یہ بات تو تمہاری ٹھیک ہے... کہ میرے پیغمبر کی نرینہ اولاد نہیں ہے... لیکن یہ تو رسول اللہ ہے... جس کی اولاد ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب پیغمبر ہیں... میرا پیغمبر محض رسول اللہ نہیں ہے... یہ تو خاتم الانبیاء ہے۔

پھر میں یوں کہوں گا... کہ جب صرف رسول کہتے ہیں تو اولاد ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب پیغمبر بنتی ہے... جب انہیں آخری رسول کہتے ہیں... تو پھر ان کی اولاد میں قیامت تک آنے والا ہر کلمہ گو مسلمان بنتا ہے۔

دلیل:

میری دلیل پہ توجہ کرنا! حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ کو نبی کہتے ہیں میرے پیغمبر کو نبی بھی کہتے ہیں اور آخری نبی بھی کہتے ہیں... بلکہ میں یوں کہوں گا کہ

جب مسئلے کی ضرورت پیش آتی ہے تو نبی دیتا ہے... لیکن جب اصول کی حاجت پیش آتی ہے تو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتا ہے... ہمیں بحیثیت نبی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مسائل دیے ہیں... بحیثیت آخری نبی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول دیے ہیں... ہمیں مسائل دینے والا نبی ملا ہے... اور ہمیں اصول دینے والا آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا ہے... ہم مسائل میں بھی کسی کے محتاج نہیں ہیں... اصول میں بھی کسی کے محتاج نہیں ہیں... ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اصول دیتے ہیں بحیثیت آخری نبی ہونے کے۔ مسائل دیتے ہیں بحیثیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے... اب میں یہ بات بتانے لگا ہوں کہ مجھے کیا کہتے ہیں... تجھے کیا کہتے ہیں... میں اور تو کون ہیں؟

اس تمہید کے بعد میں کہنے لگا ہوں مشرکین مکہ نے کہا تھا کہ ان کی نرینہ اولاد نہیں ہے... خدا نے کہا یہ بات تو تمہاری ٹھیک ہے... لیکن اب یہ محمد بن عبد اللہ نہیں ہے اب یہ محمد رسول اللہ ہے... محمد بن عبد اللہ کی حیثیت اور تھی... لیکن محمد بن عبد اللہ کے بعد جب محمد رسول اللہ کا اعلان ہوتا ہے... حیثیت بدل جاتی ہے... تم ایک بیٹے کی بات کرتے ہو جب یہ رسول اللہ ہے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار بیٹے بنے ہیں... صرف رسول اللہ نہیں ہے یہ تو خاتم الرسل ہے... یہ تو خاتم النبیین ہے... قیامت تک آنے والے اس کے روحانی بیٹے ہوں گے... "وازواجه امهاتهم" اس پیغمبر کی گیارہ بیویاں ان کی مائیں بن جائیں گی۔

اپنی حیثیت پہچانو!

میری دلیل پر توجہ کرنا! جس کا باپ ایک ہوتا ہے اسے حلالی بیٹا کہتے ہیں۔ جب باپ بدل جائے بیٹا حلالی نہیں حرامی بن جاتا ہے... ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کو آخری نبی مانا ہے ہم نبی کی روحانی اولاد ہیں... اگر اس کے بعد کوئی اور نبی مانیں گے پھر حلال زادے نہیں حرام زادے بن جائیں گے... مجھے کوئی بندہ کہے تیرے والد کا نام کیا ہے... آج تک میں شیر بہادر کہتا رہا... اگلے سال مجھ کوئی پوچھے باپ کا نام کیا ہے میں اگر نام بدل دوں... تو لوگ کہیں گے تو حلال زادہ ہے یا حرام زادہ؟... کل باپ کا نام اور بتارہا تھا... آج باپ کا نام اور بتارہا ہے... جب ہمارے باپ کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے... ہمیں حلالی بیٹا کہتے ہیں۔

جب بعد میں غلام احمد بھی کہیں گے... تو ہمیں حلالی کوئی نہیں کہے گا... حرامی کہے گا... میں کہتا ہوں قیامت تک آنے والا ہر مسلمان حلالی ہونے پر فخر کرتا ہے... حلالی ہونا کمال ہے حرامی ہونا کمال نہیں عیب ہے... جس نے آخری نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے وہ حلالی بیٹا ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور نبی مانتا ہے اس کا معنیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو باپ مانتا ہے... اسی طرح ازواج مطہرات کے بعد کسی اور کو ماں مانتا ہے... اگر ماں بدل دے اسے بھی حرامی کہتے ہیں... لیکن ماں تو بدلی نہیں جاتی باپ کے بارے میں کہہ دے گا... میرا یہ بھی تھا میرا وہ بھی تھا... ہم حلال زادے ہیں... کیونکہ ہمارا ایک باپ ہے... جسے محمد رسول اللہ کہتے ہیں... نبی کے بدلنے سے نسبت بدل جایا کرتی ہے۔

میں یوں کہوں گا... تم بھی حلال زادے ہو... میں بھی حلال زادہ ہوں کیونکہ ہمارے باپ کا نام ایک ہے... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ ہیں۔ اگر نبی کو بدلا ہے حلال زادے نہیں حرام زادے ہیں... اور جو حلال زادہ ہوتا ہے وہ باپ پہ کٹ جاتا ہے... باپ پہ آنچ نہیں آنے دیتا... پھر ہم بھی یہ کہیں گے... اگر نبی پہ

آنچ آنے دیں تو ہمیں بھی حلال زادہ نہیں حرام زادہ کہیں گے...اگر پیغمبر کے دفاع کی جنگ لڑیں گے ہمیں حرام زادہ نہیں حلال زادہ کہیں گے...ہم حلالی بن کے زندہ رہنا چاہتے ہیں... حرامی بن کے زندہ رہنے کو ہم خدا کی قسم موت سمجھتے ہیں... تو میری اور تیری حیثیت ایک حلال زادے کی ہے... نبی کے بعد کسی اور نبی ماننے والے کی حیثیت حرام زادے کی ہے... پھر دنیا بھر کے لوگو تمہاری مرضی ہے... اگر حلال زادہ بن کے رہنا چاہتے ہو...تو قیامت تک ایک نبی ماننا پڑے گا... نبی بدل دوگے حلال زادے کی بجائے حرام زادے بن جاؤ گے۔

یہاں فرق نہیں:

یہی وجہ ہے وہ یورپ والا بدل دے فرق کوئی نہیں پڑتا... اس کے تو نطفے میں شک ہے... لیکن مشرق والا کیوں بدلتا ہے... وہ نبی بدل دے کوئی فرق نہیں پڑتا... وہ تو روزانہ باپ بھی بدلتا ہے...وہ خاوند بھی بدلتی ہے...وہ تو نسلیں بدلتے ہیں...کوئی فرق نہیں پڑتا... لیکن اگر ہم یورپ والے نبی کو مانیں گے تو حرام زادے بن جائیں گے اور اگر مدینہ والے کو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم مانیں گے تو حلال زادے رہیں گے...میں نے کہا تھا۔"ماکان محمد ابااحدمن رجالکم ولکن رسول اللہ خاتم النبیین"

جب پیغمبر رسول ہیں تو ایک لاکھ چوبیں ہزار صحابہ حلالی بیٹے نظر آتے ہیں جب یہ آخری رسول ہیں تو قیامت تک پیغمبر کے اربوں بیٹے نظر آتے ہیں...خدا نے کہا مشرکو تم نے کہا تھا قاسم دنیا سے چلا گیا...کوئی فرق نہیں پڑتا... اس کے مشن کو آگے لے جانے والے کبھی جان نبوت پہ دیں گے۔

شہید نبوت اور شہید ختم نبوت:

اس کے مشن کو پھیلانے والے کبھی جان ختم نبوت پہ دیں گے۔ میرے ان جملوں پر غور کرنا... ایک شہید نبوت ہوتا ہے اور ایک شہید ختم نبوت ہوتا ہے۔ نبی بدر میں گئے ہیں تو مشرکین مکہ نے کہا تھا ہم نبی نہیں مانتے... جس نے وہاں جان دی اسے شہید نبوت کہتے ہیں... میرے پیغمبر احد میں گئے ہیں... انہوں نے کہا ہم نبی نہیں مانتے جس نے وہاں جان دی ہے اسے شہید نبوت کہتے ہیں... میرے پیغمبر خیبر میں گئے ہیں... انہوں نے کہا ہم نبی نہیں مانتے... جس نے وہاں جان دی ہے اسے شہید نبوت کہتے ہیں... میرے پیغمبر تبوک میں گئے... انہوں نے کہا ہم نبی نہیں مانتے جس نے وہاں جان دی ہے... اسے شہید نبوت کہتے ہیں۔

ادھر یمامہ میں گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم نبی تو مانتے ہیں لیکن آخری نبی نہیں مانتے... جس نے وہاں جان دی ہے اسے شہید ختم نبوت کہتے ہیں... بدر والے شہداء نبوت تھے... احد والے شہداء نبوت تھے... خیبر والے شہداء نبوت تھے... یمامہ کی جنگ لڑنے والے شہداء ختم نبوت تھے... ہم نبوت بھی مانتے ہیں ختم نبوت بھی مانتے ہیں... شہید نبوت بھی ہمارا ہے شہید ختم نبوت بھی ہمارا ہے... شہید نبوت کو حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ شہید ختم نبوت کو سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں... ایک حبیب وہ تھا جو یمامہ کے میدان میں گیا ہے مسیلمہ کذاب نے گرفتار کروایا ہے... اس نے کہا مجھے بھی نبی مانو... انہیں بھی مانو... میں تمہیں نہیں کہتا کہ محمد کو نبی نہ مانو... اسے بھی مانو مجھے بھی مانو... حبیب نے کہا نہیں نہیں قرآن نے دو اعلان کیے ہیں۔

قرآن رسول اللہ بھی کہتا ہے... قرآن خاتم النبیین بھی کہتا ہے... میں اسے

نبی بھی مانتا ہوں آخری نبی بھی مانتا ہوں... مسیلمہ کذاب نے کہا... اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹ دو...ہاتھ کاٹا گیا... کہا تجھے اب بھی نہیں مانتا... بائیں ہاتھ کو کاٹ دو... کہا اب بھی نہیں مانتا... دائیں پاؤں کو کاٹ دو... کہا اب بھی نہیں مانتا...بائیں پاؤں کو کاٹ دو کہا اب بھی نہیں مانتا... کہا اس کی گردن کاٹ دو... وہ اشارے سے کہتا ہے اب بھی نہیں مانتا... مدینہ میں خبر پہنچی۔

عظیم ماں کے عظیم جملے:

اُم حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا میرا بیٹا گیا تھا...بتاؤ میرے بیٹے کا کیا بنا ہے؟ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا... اس کا دایاں ہاتھ کٹا ہے اس کا بایاں ہاتھ کٹا ہے... دایاں پاؤں کٹا ہے... بایاں پاؤں کٹا ہے... اس کی زبان کٹی ہے۔ام حبیب نے عجیب تاریخی جملہ کہا تھا... جسے تاریخ نے اپنے سینے میں محفوظ کیا ہے... ام حبیب نے کہ "لھذا الیوم ارضعته" میں نے آج کے دن کے لیے اپنے بیٹے کو دودھ پلا کے جوان کیا تھا۔

میں نے کہا یہ شہید ختم نبوت تھا... جسے حبیب کہتے ہیں... ادھر کراچی میں گولیاں چلی ہیں... حضرت سعید شہید ہوئے ہیں... جسے جلالپوری کہتے ہیں... یہ شہید ختم نبوت تھا... بدر والوں کو شہداء نبوت کہتے ہیں... آج کے لوگوں کو شہداء ختم نبوت کہتے ہیں... بدر والا حفاظت نبوت کی کر رہا تھا... یمامہ والا حفاظت ختم نبوت کی کر رہا تھا...

مسئلہ نبوت کا نہیں ہے... مسئلہ ختم نبوت کا ہے... نبی تو قادیانی بھی مانتا ہے لیکن آخری نبی نہیں مانتا... ہم نبی بھی مانتے ہیں... آخری نبی بھی مانتے ہیں... مسئلہ حلال زادے اور حرام زادے کا ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننا بھی ٹھیک ہے۔

صرف نبی نہیں آخری نبی ماننا ہے... جو آخری نبی مانے اسے حلال زادہ کہتے ہیں... جو اس کے بعد اور نبی مانے اسے حرام زادہ کہتے ہیں۔

ہم جیئں گے تو حلال زادے بن کے جئیں گے... حرام زادے بن کے جینے سے خدا کی قسم مر جانا بہتر ہے۔ میں نے دو باتیں کہنی ہیں... بتا! تو حلال زادہ یا حرام زادہ... ؟(حلال زادہ) بلند آواز سے (حلال زادہ) آخری نبی ماننے والے کو حلال زادہ کہتے ہیں... نبی بدلنے والے کو حرام زادہ کہتے ہیں ارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہیں... جو امت کے روحانی باپ ہوتے ہیں... ہم اپنے باپ کے ہوتے ہوئے دوسرے باپ کا انتخاب کیسے کریں... ؟نمبر دو میں جو بات تجھے سمجھانے لگا ہوں۔

گستاخی پیغمبر پر سزائے موت کیوں؟

آج گستاخ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ چلا ہے... کئی لوگ کہتے ہیں گستاخ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تم نے سزائے موت کی بات کیسے کی ہے... میں نے کہا تم نے اس کی حیثیت کو جانا ہی نہیں ہے... کہ وہ کتنا بڑا مجرم ہے... بتدریج انسان کو تین چیزیں ملتی ہیں :

1...انسان کو وجود ملتا ہے۔

2...ایمان ملتا ہے۔

3...اخلاق ملتے ہیں۔

پہلے تجھے اور مجھے وجود ملا ہے پھر ماں کے بطن سے باہر آئے ہیں... پھر ہم کلمہ پڑھ کے مومن بنے ہیں... پھر استاد نے تربیت دی اخلاق سیکھائے... اگر تو پوری روایت پہ روشنی ڈالے گا... تو تجھے دلائل بتائیں گے کہ مجھے اور تجھے وجود ملا... خاتم الانبیاء کے

صدقے میں... اگر ایمان ملا ہے تو خاتم الانبیاء کے صدقے میں... اگر اخلاق ملے تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں... وجود ملا ہے اس کی دلیل کیا ہے۔

اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ... عصمت انبیاء علیہم السلام:

احادیث میں موجود ہے... حضرت آدم علیہ السلام کے بھولنے کی وجہ سے جب خدا نے یوں کہا ہے آدم تجھے بھول کر بھی یہ جرم نہیں کرنا چاہیے تھا... حضرت آدم نے خدا سے معافی مانگی ہے... میں ایک جملہ کہتا ہوں اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں... نبی سے خدا کبھی بھی گناہ ہونے نہیں دیتا... میں کہتا ہوں یہ جملہ ہم نہیں کہتے کہ نبی گناہ کرتا نہیں... بلکہ خدا نبی سے گناہ ہونے ہی نہیں دیتا گناہ نہ کرنا اور ہے... گناہ سے بچانا اور ہے۔

مثال:

میں مثال دے کے یوں سمجھاتا ہوں۔ جیسے بیٹا ماں کے بدن سے وجود لے کر آتا ہے... یہ چھ ماہ یا ایک سال کا ہے اس کو گرمی سے بھی بچانا ہے... سردی سے بھی بچانا ہے... یہ گرمی سردی سے بچنے کا خود اہتمام نہیں کرتا... کیوں کہ خود آیا جو نہیں... اس کو بچانے کا اہتمام ماں کرتی ہے... کیوں کہ اس نے جنا ہے... اگر یہ خود آجاتا تو گرمی اور سردی سے بچنا اس کے ذمے تھا... یہ آیا نہیں اس کو ماں نے جنا ہے... تو جس ماں نے جنا ہے بچانا بھی اس کے ذمے ہے... نبی اعلان نبوت خود نہیں کرتا خدا اعلان نبوت کرواتا ہے... اگر نبی خود اعلان نبوت کرتا... تو گناہوں سے بچنا خود نبی کے ذمہ تھا... جس خدا نے اعلان نبوت کروایا ہے... اس خدا نے گناہوں سے بچایا ہے... میں اس لئے کہتا ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہے۔

قیادت کے فیصلے:

ایک بندہ کہہ رہا تھا مولانا مجھے سمجھ نہیں آتی جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی ہے... وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو خاموش بیٹھے ہیں...اور آپ کے پیٹ میں مروڑ اٹھتی ہے... تم احتجاج بھی کرتے ہو... تم جلوس بھی نکالتے ہو...تم خون دینے کی بات بھی کرتے ہو...میں نے کہا ہاں ہاں میں اس لیے خون دینے کی بات کرتا ہوں...کہ میری قیادت نے جو خون دینے کی بات کی ہے... اگر ان کا فیصلہ خون لینے کا ہوتا... ہم خون لینے کی بات کرتے... میں خدا کی قسم اٹھا کے کہتا... ہوں میرا مزاج نہیں ہے میں اسٹیج پر اکابر کے سامنے معذرت کے ساتھ بات کروں... میں تو بات کرتا ہی وہ ہوں جو میرے اکابر کا مزاج ہو... کبھی لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے... جب ہم یہ بات کہتے ہیں کہ میں اکابر سے معذرت کے ساتھ کہتا ہوں... اس کا معنٰی یہ تھا کہ میرے اکابر کی وہ سوچ نہیں جو میری ہے... میں نے کہا نہ۔نہ اگر میں خون کی بات کرتا ہوں... تو میرے اکابر نے خون دیا ہے... اگر میں جیل کی بات کرتا ہوں... میرے اکابر نے جیل کاٹی ہے... ان سے معذرت کیا کرنی انہوں نے تو یہ درس دیا ہے... ان سے معذرت کیا کرنی درس تو یہ دیتا ہے۔

اکابر کے نرم فیصلے کی وجہ:

ہاں ہاں! کبھی یہ منع کرتا ہے کہ جیل کی بات نہیں کرنی قتل کی بات نہیں کرنی اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ ڈر گیا ہے اس کی وجہ تو سمجھا ہی نہیں۔ ارے اللہ نے خود قرآن میں فرمایا: وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ ‘‘
سورۃ حجرات آیت 7

اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علہیم اجمعین میرا نبی جو نرم فیصلے کرتا ہے... اس کی وجہ یہ نہیں کہ العیاذ باللہ کہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈر جاتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے نرم فیصلے کرتا ہے...اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین کبھی نرم فیصلے کرتا ہے... تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ ڈر جاتا ہے یہ میری اور تیری کمزوری کی وجہ سے فیصلے نرم کرتا ہے...تو نے سمجھا یہ ڈرا ہے نہ،نہ یہ نہیں ڈرتے... یہ کل بھی نہیں ڈرے تھے... یہ آج بھی نہیں ڈرتے... یہ میرا خیال کرتے ہیں کہ شاید بیچارہ کمزور ہے ہتھکڑی سے ڈر نہ جائے... یہ میرا خیال کرتے ہیں کہ کہیں جیل سے ڈر نہ جائے... یہ میرا خیال کرتے ہیں اپنا خیال تو کبھی نہیں کرتے... میں بات اس لیے سمجھا رہا ہوں کہ تیرے ذہن میں کبھی غلط بات نہ آئے... بات یہ کہہ رہا تھا کہ میری قیادت کا فیصلہ ہے کہ ابھی جان دینی ہے... اگر قیادت کا فیصلہ ہو کہ جان لینی ہے ہم جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے... لیکن ہمارے ذمہ پالیسی نہیں ہے ہمارے ذمہ فیصلے نہیں ہیں... میری حیثیت مبلغ اور خطیب کی ہے... ہمارے ذمہ موقف کو بیان کرنا ہے۔فیصلہ تو قیادت نے کرنا ہے۔

میں بارہا یہ اسٹیج پہ کہتا ہوں کہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسٹیج پہ بیان کیا جائے گا... کب جان دینی ہے فیصلہ انہوں نے کرنا ہے... کب جان لینی ہے فیصلہ انہوں نے کرنا ہے... احتجاج کی بات کریں گے ہم احتجاج کی بات کریں گے... یہ روڈ بلاک کی بات کریں گے ہم روڈ بلاک کی بات کریں گے... یہ جان دینے کی بات کریں گے ہم جان دینے کی بات کریں گے... یہ جان لینے کی بات کریں گے ہم جان لینے کی بات کریں گے۔

میرے دوستو!اب آپ بتاؤ ہماری حیثیت قیادت کی ہے یا کارکن کی... ؟ (کارکن کی)بھائی قیادت ایک ہوتی ہے... کارکن ہزاروں ہوتے ہیں... ہر اسٹیج کا بندہ قائد بن جائے گا ان کو قیادت کون کہے گا... میں کہتا ہوں ہمارے ذمے فیصلے کرنے نہیں فیصلے ماننے ہیں... فیصلے کرنا ان کا کام ہے... فیصلہ ماننا ہمارا کام ہے۔ کبھی فیصلہ سمجھ نہیں آتا تب بھی ماننا پڑتا ہے۔

حدیبیہ کا معاہدہ:

حدیبیہ کے موقع پر کون نہیں جانتا ادھر مکہ والے آئے تھے... انہوں نے کہا جی معاہدہ کرنے لگے ہیں... یہ معاہدہ ہوا عروہ بن مسعود ثقفی کے درمیان... عروہ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بات کرتے ہو معاذاللہ یہی تو جھگڑا ہے... کہ ہم محمد رسول اللہ نہیں مانتے مان لیتے تو جھگڑا کون سا تھا... محمد بن عبد اللہ لکھو... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا علی! تو لکھ دے... فرمایا... یارسول اللہ میں نہیں لکھ سکتا... محمد رسول اللہ کو کاٹنا کتنا مشکل کام تھا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بتا کہاں لکھا ہے میں کاٹ دیتا ہوں... محمد بن عبد اللہ لکھ دے... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں چاہتے تھے فیصلہ تب بھی مانا۔

جذبات کی قربانی:

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے واپس جانا ہے... ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا یہ کیسے جائیں گے... حضرت ام سلمہ نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی پریشانی ہے آج آپ کے چہرہ مبارک پہ ملال ہے... فرمایا یہ چودہ سو میرے جانثار ہیں مدینے سے چل کے آئے ہیں... احرام باندھا ہے... یہ جذبات میں ہیں واپس

کیسے جائیں گے... ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عجیب ترکیب فرمائی، عرض کیا یارسول اللہ ان کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے... آپ باہر تشریف لے جائیں اور حلق کروادیں... یہ تو آپ پہ جان دینے والے ہیں... صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جذبات میں تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر جذبات قربان کر دیے ارے کارکن کا کام اپنے فیصلے قیادت کو دینا نہیں... قیادت کے فیصلے ماننا ہے آج میں اور آپ یہ بات طے کرلیں جو فیصلہ قیادت دے گی ہم اس کو ضرور مان کے جائیں گے۔

کانگریس سے اتحاد:

کن کو ساتھ ملانا ہے کن کو الگ کرنا ہے... یہ میرا اور آپ کا کام نہیں ہے۔ اور ایک بات کان کھول کے سن لو... کسی کے گھر جانا یہ اور بات ہے... اور کسی کا گھر آ جانا یہ اور بات ہے... میرے اکابر نے کانگرس کے دور میں اتحاد کانگرس سے کیا تھا... لیکن ان کے پاس گئے نہیں تھے... وہ آئے تھے... ان کا آنا اور ہے... میں صرف یہ کہتا ہوں ہر بات پہ الزام نہ دو... مجھے کبھی تعجب ہوتا ہے کبھی ان پہ الزام... کبھی مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم پہ الزام... میں نے کہا بھائی الزام کس بات کا ہے... جب قیادت مان لیا ہے تنقید کرنا چھوڑ دو... اگر تنقید کرنی ہے پھر قیادت ماننی چھوڑ دو... اللہ مجھے اور آپ کو بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دفاع خود خدا کرتا ہے .. کیوں؟:

کسی نے کہا مولانا تم عجیب لوگ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے گالی دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو خوش بیٹھے ہیں... تمہیں غصہ آرہا ہے... میں نے کہا نہ یار تو بات سمجھا ہی نہیں... ابھی میں جہلم اسٹیج پہ کھڑا ہوں... ابھی کوئی یہاں بندہ کھڑا ہو کے

مجھے گالی دے... میں تو برداشت کر جاؤں گا... میں تو تسلی سے سنتا رہوں گا... جوش ان کو آئے گا... لوگ ان سے پوچھیں گے مولانا عبد الحق خان بشیر قبلہ صاحب... اس کو تو غصہ نہیں آتا تمہیں کیوں آتا ہے... تو مولانا فوراً فرمائیں گے بھائی الیاس گھمن خود نہیں آیا میں نے بلایا ہے... اس کی توہین میری توہین ہے... میں بھی یہ بات کہتا ہوں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت خود نہیں کرتا...رب کرواتا ہے...جب پیغمبر کی توہین ہوتی ہے نبی خاموش رہتا ہے...تو خدا جواب دیتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے اعلان کیا نہیں ہے اعلان کروایا ہے...اگر نبی کی توہین پہ خدا بھی نہ بولا تو پھر تیری بات ٹھیک ہے... جس خدا نے نبی سے اعلان کروایا ہے اس خدا نے جواب بھی دیا ہے...اور ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانا ہے... تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع بھی کرنا ہے... نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگے گا جواب دینا ہمارا ایمان ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض لگے گا... تو جواب دینا میرا اور تیرا ایمان ہے... میں بات یہ سمجھا رہا تھا۔

عقیدہ عصمت انبیاء:

حضرت آدم سے کہ نبی معصوم ہیں... آدم نبی تھے پیغمبر سے گناہ نہیں ہوتا لیکن نبی بھول گئے ہیں... بھول کر کھائیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا... بھول کر پی لیں تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا... ہمارا عقیدہ تو یہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے تھے... اور بھول کر کام کرنے کو گناہ نہیں کہتے... پھر آپ کے ذہن میں سوال تو آنا چاہیے... کہ حضرت آدم جب بھول گئے تھے تو خدا نے ڈانٹا کیوں ہے...ربنا ظلمنا دعائیں کیوں مانگی ہیں چالیس سال تک روتے کیوں رہے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہو گا... امتی کا بھول

جانا اور ہے... نبی کا بھول جانا اور ہے۔ آدمی بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا... اگر بھول کر نماز میں بات کرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے... میں کہتا ہوں نبی کا بھول جانا یوں ہے کہ جیسے نمازی نماز میں بھول کر بات کر لیتا ہے... اور امتی کا بھول جانا یوں ہے کہ جیسے روزہ دار بھول کر کھا پی لیتا ہے۔ روزے میں بھولے تو مسئلہ اور ہے... اور نماز میں بھولے تو مسئلہ اور ہے۔

حبیبِ خدا کے صدقے:

حضرت آدم علیہ السلام بھولے تھے تو خدا نے تنبیہ کی ہے... اور آدم علیہ السلام نے دعا مانگی ہے ایک کا تذکرہ قرآن میں ہے... ایک کا حدیث میں ہے... حضرت آدم علیہ السلام نے دعا مانگی "یارب اسألك بحق محمد لما غفرت لی" اللہ تجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دے کے دعا مانگتا ہوں مجھے معاف کر دے... اللہ نے فرمایا آدم تجھے کیسے پتا چلا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے...

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا تھا "لما خلقتنی بیدك" جب آپ نے مجھے پیدا فرمایا "فنفخت فیی من روحك" میرے بدن میں روح ڈالی ہے "رفعت راسی" میں نے سر اٹھا کے دیکھا... تیرے عرش پہ لکھا ہوا تھا "لا اله الا الله محمد رسول الله" میں نے یقین کر لیا کہ پوری کائنات میں تجھے سب سے زیادہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوب ہیں۔

اللہ رب العزت نے فرمایا "صدقت یاآدم" آدم تو نے بالکل ٹھیک کہا ہے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دے کر مجھ سے معافی مانگی "قد غفرت لك" تحقیق میں نے تجھے معاف کر دیا...

آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں "لولا محمد لما خلقتك" کہ آدم میں نے اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں تجھے وجود ہی نہ دیتا۔

مستدرک حاکم ج3 ص216

میں یہ دلیل دے رہا تھا مجھے اور تجھے وجود ملا ہے حضرت آدم علیہ السلام کی وجہ سے حضرت آدم کو وجود ملا ہے... ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے... ہمیں جو وجود ملتا ہے وہ بھی نبی کی وجہ سے... ہمیں جو ایمان ملتا ہے... وہ بھی نبی کی وجہ سے ملتا ہے۔

ترجمانِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم:

وہ اس طرح کہ میرے اور تیرے ایمان کی بات نہیں ہے... حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ تک کے ایمان کی بات ہے... قرآن کریم میں ہے "واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم" اللہ نے حضرت آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکال کے پوچھا ہے "الست بربکم" بتاؤ میں تمہارا خدا ہوں یا نہیں... حکیم الاسلام قاری محمد طیب نور اللہ مرقدہ نے لکھا ہے... سارے انبیاء علیہم السلام بھی خاموش تھے... سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بولے ہیں... خدا تو ہی ہمارا رب ہے... پیغمبر کے بولنے کی وجہ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بولے ہیں... نبی کے بولنے کی وجہ سے ساری امتیں بولی ہیں۔

خطبات حکیم الاسلام

پھر میں یوں کہوں گا... انبیاء کو جو وجود ملا ہے میرے پیغمبر کی وجہ سے ملا ہے اگر ایمان ملا ہے میں امت کی بات نہیں کرتا میں تو انبیاء کی بات کرتا ہوں... حضرات

انبیاء کو بھی اخلاق ملتے ہیں... تو ہمارے پیغمبر کی وجہ سے ملتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے۔

زنان مصر اور زلیخا:

حضرت یوسف علیہ السلام پر جب زلیخا فریفتہ ہوئی تو مصر کی عورتوں نے طعنہ دیا کہ زلیخا تجھے کیا ہو گیا؟ تو غلام پر فریفتہ ہو گئی ہے... زلیخا نے کہا تھا تم نے غلام کو دیکھا ہی نہیں... ایک بار غلام کو دیکھو تو سہی... اس نے محل میں دستر خوان سجایا... اور اوپر چھریاں اور پھل رکھ دیے... حضرت یوسف علیہ السلام کو بلایا گیا... جب مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف کو دیکھا... قرآن کہتا ہے "وقطعن ایدیہن" انہوں نے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لواحی زلیخا لو راین جبینه ...لاثرن بالقطع القلوب علی الایدی

روح المعانی جز 13ص 77

جنہوں نے حضرت یوسف کو دیکھا انگلیاں کاٹ ڈالیں اگر میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتیں دل کاٹ لیتیں... حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیوں فرمایا...؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پیغمبر سے حسن نکلا ہے... اور حضرت یوسف کو ملا ہے میرے پیغمبر کو مرکز حسن کہتے ہیں... حضرت یوسف کو شاخ حسن کہتے ہیں... میرے پیغمبر سے اخلاق نکلتے ہیں... وہ مرکز اخلاق ہیں انبیاء کو ملتے ہیں... وہ شاخ اخلاق ہیں آپ کے بدن میں دل کو مرکز بدن کہتے ہیں... اور ہاتھ کو شاخ بدن کہتے ہیں۔

امی عائشہ نے سمجھایا کہ جس نے شاخ حسن کو دیکھا ہے... اس نے شاخ بدن کو کاٹا ہے... اگر مرکز حسن کو دیکھ لیتی تو مرکز بدن کو کاٹ ڈالتیں... اس دلیل کے بعد میں یہ کہنا چاہوں گا... جو میرے پیغمبر کی توہین کرتا ہے وجود پیغمبر کی وجہ سے ملا ہے

اس کے وجود کو زندہ رہنے کا حق حاصل نہیں...جو میرے پیغمبر کی توہین کرتا ہے ایمان جس کی وجہ سے ملا ہے...تو اس پر کفر کا فتویٰ نہ لگائیں تو بتاؤ کون سا لگے گا۔ جو پیغمبر کی توہین کرنے والا ہے وہ وجود سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے...ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے...اخلاق سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اسے زندہ رہنے کا بھی حق نہیں ہے... ایمان کا بھی حق نہیں ہے لوگ کہتے ہیں اگر وہ توبہ کرے تو معاف کر دینا چاہیے... میں نے کہا بالکل نہیں گستاخ پیغمبر توبہ بھی کرے معافی تب بھی نہیں ہے... عدالت تب بھی اسے سزائے موت دے گی... میں بات قتل کی نہیں کرتا... عدالتی سزائے موت کی کرتا ہوں ... یہ میرے اکابر کا فیصلہ ہے عدالت سزائے موت نہیں دے گی تو عام مسلمان قتل کرے گا... ملک کا امن برباد ہو گا ہم کہتے ہیں امن بھی رہ جائے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ناموس بھی رہ جائے۔

گستاخ رسول کو معافی نہیں:

اگرچہ معافی مانگ بھی لے تب بھی معافی نہیں ہو گی... پھر بھی قتل کیا جائے گا مجھ سے کسی نے سوال کیا... مولانا ہمیں بات سمجھ نہیں آئی کہ ایک بندہ زنا کر کے توبہ کرے معافی مل جاتی ہے... خدا کو گالی دے کر توبہ کرے معافی پھر بھی مل جاتی ہے... تو پھر پیغمبر کی توہین کرنے والا توبہ کرے تو معافی کیوں نہیں ملتی...؟ میں نے کہا اگر کسی بندے نے کسی کو قتل کیا... اس نے دو جرم کیے نمبر ایک خدا نے منع کیا تھا ناحق قتل نہ کرنا اس نے قتل کر کے خدا کے حکم کو توڑا ہے... اس نے جب بندے کی جان لی ہے تو اس کے حق کو ضائع کیا ہے... اب اس کے ذمہ دو چیزیں آ گئیں۔

1... بندے کو قتل کرنے کی وجہ سے دنیا میں قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

2...خدا کے حکم کو توڑا ہے اس لئے جہنم میں جائے گا۔

اب اس نے ایک معافی خدا سے مانگی ہے... اور ایک معافی ورثاء سے اگر ورثا معاف کر دیں یہ قصاص میں بچ جائے گا... اگر توبہ کرے گا تو جہنم سے بچ جائے گا اور اگر ورثا معاف کر دیں تو یہ توبہ نہیں کرتا... قصاص میں تو بچ جائے گا لیکن جہنم میں تو تب بھی جائے گا... جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے تو جرم دو کرتا ہے

1... خدا کے حکم کو توڑتا ہے۔

2...پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے۔

خدا تو اب بھی ہے... اگر خدا سے معافی مانگے گا خدا تو شاید معاف کر دے گا جہنم سے نکال دیں... لیکن جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے... وہ تو دنیا سے جا چکے ہیں... اب یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگے گا کیسے؟ اور پتا چلے گا کیسے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرما دیا ہے... ارے جس کی توہین کی ہے معاف تو وہ کرے گا... پھر ہی معاف ہو گا۔

ہماری توہین تو نہیں کی کہ ہم معاف کر دیں... توہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے... ہمارے معاف کرنے سے معاف نہیں ہوتی... اس کو قصاص میں توہین کی وجہ سے قتل کیا جائے گا... ہاں جب میدان محشر میں آئے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں گے تو معاف فرما دیں گے اگر نبی نہ چاہیں تو بالکل معاف نہیں کریں گے... لیکن مجھے اور تجھے تو معاف کرنے کا حق حاصل ہی نہیں ہے... ہم کون ہوتے ہیں معاف کرنے والے اس لئے گستاخ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا ہے... یہ توبہ کرے گا تب بھی اس کو قتل کیا جائے گا اگر تہہ دل سے توبہ کرتا ہے تو معاملہ اس کا اور اس کے خدا کا ہے۔

حلال زادے یا حرام زادے؟:

1...میں اور آپ حلال زادے ہیں...ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانا ہے نبی بدلنے کا معنی حلال زادے نہیں... حرام زادے ہے۔

2...جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے... اس کا وجود بھی نہیں رہتا... ایمان بھی نہیں رہتا... اخلاق بھی نہیں رہتے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کی سزا سزائے موت ہے... اگر توبہ کرلے تب بھی عدالت کو چاہیے کہ اسے سزائے موت دے کے عبرت کا نشان بنا دے۔ کہ آئندہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی کوئی جرأت نہ کرے... حق جل مجدہ مجھے اور آپ کو قبول فرمائے... میں آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ ہم طے کرلیں کہ ختم نبوت کے مسئلہ میں ہم نے کارکن بن کے رہنا ہے... قائدین بن کے نہیں رہنا... پالیسیاں قائدین کی ہوں گی... عمل ہم کریں گے... فیصلے قائدین کے ہوں گے عمل ہم کریں گے... فیصلے قائدین کے ہوں گے... مانیں گے ہم... فیصلہ پسند آئے تو بھی مان لیں نہ پسند آئے تو بھی مان لیں... ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ میں پوری امت ایک ہے... اللہ رب العزت مجھے اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

وما علینا الا البلاغ

عنوان ....شانِ صدیق اکبر

بمقام............ لاہور

خطبہ مسنونہ:

الحمد لله! الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيأت اعمالنا من يهده الله فلا مضلل له ومن يضلل فلا هادى له ونشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله۔

امابعد: فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ۔

سورة النساء آيت 69

عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصحابى كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم

مشكاة المصابيح جز 3ص 310

عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من أحد من أصحابي يموت بأرض إلا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيامة

مشكاة المصابيح جز 3 ص 309

عن أبي الدرداء قال قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا إلى الجنة وإن الملائكة لتضع أجنحتها لطالب رضا بما يصنع وإنه ليستغفر له دواب البر حتى الحيتان فى البحر وإن فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على الكواكب وإن العلماء ورثة الأنبياء وإن الأنبياء لم يدعوا دينارا ولا درهما ولكن ورثوا العلم فمن أخذ به فقد أخذ بحظ وافر۔

شعب الايمان بيهقى جز 2 ص 263

یا رب صل و سلم دائما ابدا

علیٰ حبیبك خیر الخلق کلھم

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعته

لکل ھول من الاھوال مقتحم

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید ، اللھم بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید

اشعار :

وہ درویش دربار شاہ رسولاں

وہ تصویر ایقان صدیق اکبر

گلستان آقا نے سینچا ہے دین کا

بہار گلستان صدیق اکبر

رسالت کی راہوں کا معصوم ساتھی

محمد کا ارمان صدیق اکبر

محمد تو سلطان ہیں انبیاء کے

صحابہ کا سلطان صدیق اکبر

کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو ، انکاری ہے

اس کوہ طلب میں ہم نے بھی دل و نظر کیا جاں واری ہے

کچھ اہل ستم کچھ اہل حشم میخانہ گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کے چھوڑ دیا دیکھا کہ یہ پتھر بھاری ہے
زخموں سے بدن گلزار سہی تم اپنے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

تمہید:

میرے واجب الاحترام !معزز علماء کرام ! اور طالب علم ساتھیو! آج انجمن اصلاح البیان کے زیر اہتمام آپ حضرات علمائے کرام کے خطابات کو سننے کے لیے حاضر ہوئے ہیں... میں بھی اپنے ساتھیوں کی خواہش پر چند ایک معروضات عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں... آپ حضرات میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں ممکن ہے... جو مجھے پہلی بار سن رہے ہوں یا دیکھ رہے ہوں... اس لیے میں آپ کے مزاج سے واقف نہیں ہوں اور آپ میرے مزاج سے واقف نہیں... جب تک آدمی کو کسی کے مزاج سے واقفیت نہ ہو... عموماً اس کی علمی موشگافیوں پر بھی انسان کو ہنسی محسوس ہوتی ہے... لیکن کسی کے مزاج سے واقفیت ہو اور تعلق اور محبت ہو تو... پھر اس کے بے ہودہ لطائف پر بھی...لوگ عش عش کرتے ہیں... اور اپنا سر دھنتے ہیں... واقفیت نہ ہو تو بہت سی باتیں عجیب لگتی ہیں... میری ایک عادت ہے کہ... میں تفصیلی اور لمبا بیان نہیں کرتا۔ مختصر کرتا ہوں... اپنے موضوع پہ عرض کرتا ہوں... میں کوشش کرتا ہوں کہ... اپنے مختصر وقت میں بات موضوع سے ادھر ادھر ہٹنے نہ پائے... مجھے جو میرے ساتھیوں نے حکم دیا...اس میں :

☆...ایک تو یہ تھا اصلاح البیان کے حوالے سے میں گزارش کروں۔

☆... دوسرا یہ تھا کہ مقام صحابہ پہ گفتگو کروں۔

☆... تیسرا یہ تھا کہ خلافت صدیق اکبر کو بیان کروں۔

☆... چوتھا یہ تھا کہ طلباء کی ذمہ داریاں عرض کروں۔

آپ حضرات خود انصاف کے ساتھ ارشاد فرمائیں... اگر میں ان چار موضوعات پہ بولنا شروع کروں... تو کتنا وقت چاہیے ؟ میں مختصر وقت میں سمیٹنا چاہوں... تب بھی نہیں سمیٹ سکتا... میں نے اپنے عنوان کے مطابق ایک آیت پڑھی... اور تین حدیثیں تلاوت کی ہیں... ممکن ہے میری اس آیت سے آپ میں سے اکثر لوگوں کو... موضوع کی مناسبت سمجھ نہیں آئی ہو گی... کہ ہم نے کہا: مقام صحابہ بیان کر!... اس نے آیت کون سی انتخاب کی؟ ہم نے کہا خلافت صدیق اکبر بیان کر! اس نے آیت کون سی انتخاب کی؟ اس آیت کو نہ ہم نے مقام صحابہ کے عنوان سے سنا... نہ ہی ہم نے اس آیت کو... کبھی طلباء کی ذمہ داریوں کے حوالے سے پڑھا۔

نہیں میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں... ان چاروں موضوعات کو بیان کیا... میرے اللہ نے توفیق عطاء فرمائی تو... میں تھوڑے سے وقت میں اپنے موضوع پر... گفتگو کر کے بات ختم کر دوں گا... اللہ مجھے حق اور سچ کہنے کی توفیق عطاء فرمائے... اللہ ہمیں صحیح معنوں میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث بنائے... اور جو نبوت کے وارث ہیں... اللہ ہمیں ان کی فہرست میں شامل فرمالے... اور اللہ ہمیں اس وراثت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

انعام یافتہ طبقات:

اللہ رب العزت نے اس آیت میں ارشاد فرمایا: "من یطع اللہ ورسولہ" جو

انسان... اللہ اور اللہ کے پیغمبر کی... اطاعت کرتا ہے "فاولٓئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهدآء والصالحين." اللہ تعالیٰ اس کا حشر ان لوگو ں کے ساتھ فرمائیں گے جو انبیاء تھے... ان لوگوں کے ساتھ حشر فرمائیں گے جو صدیقین تھے... اللہ ان کے ساتھ حشر فرمائے گا جو شہداء تھے اور جو صالحین تھے... اللہ تعالیٰ نے ان چار طبقوں کا ذکر کیا ہے۔

1... نبی 2... صدیق 3... شہید 4... صالح

اگر چہ تذکرہ چار طبقات کا ہے لیکن در حقیقت اللہ نے اس آیت میں دو چیزیں بیان کی ہیں۔

علم اور عمل:

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی انبیائے کرام علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار یا ایک لاکھ چوالیس ہزار آئے۔ تمام انبیاء بنیادی طور پر دو چیزیں لے کر آئے۔

1... پیغمبر علم لاتا ہے۔

2... پیغمبر عمل اور اخلاق لاتا ہے۔

اللہ نے ان دونوں چیزوں کو اس آیت میں بیان کیا... اگرچہ تذکرہ چار کا کیا... لیکن در حقیقت دو ہیں... کیوں؟

نبی و صدیق:

نبی اور صدیق میں اللہ نے تذکرہ علوم نبوت کا کیا... اس لیے کہ نبی علم کو لاتا ہے نبی علم میں اصل ہوتا ہے... صدیق فرع اور تابع ہوتا ہے... اس طرح اعمال جو

پیغمبر دے کر جاتا ہے... شہید اس میں اصل ہوتا ہے اور عام ولی اور صالح... اس کے تابع اور فرع ہوتے ہیں پیغمبر علم کو لاتا ہے... صدیق اس کی تصدیق کرتا ہے۔ قرآن کریم نے کہا: "وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ"

سورۃ زمر آیت نمبر 33

جو صداقت کو لے کر آیا وہ بھی متقی ہے... جس نے تصدیق کی وہ بھی متقی ہے... پیغمبر علم کو لانے والے... صدیق اس کی تصدیق کرنے والے... ایک علم میں اصل ہے... ایک علم میں فرع اور تابع ہے۔

مقامِ شہادت اور مقامِ ولایت :

اس طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو اعمال دے کر جاتا ہے... شہید اس میں اصل ہوتا ہے... اور ولی عام یعنی وہ ولی جس کو... شہادت کا مرتبہ نہیں ملتا... وہ ولی فرع اور تابع ہوتا ہے... کیوں؟ اس لیے کہ اعمال نبوت میں... شہید اپنی جان کی قربانی دیتا ہے... اور ولی اپنی خواہش کی قربانی دیتا ہے... خواہش قربان کرنی آسان ہے جان قربان کرنی مشکل ہے... جس نے مشکل زیادہ برداشت کی اللہ نے اسے بطور اصل کے ذکر کیا... اور جس نے قربانی کم دی ہے اللہ نے بطور فرع کے ذکر کیا... اللہ نے اعمال اور علوم کا ذکر اس آیت میں فرمایا... اب آگے چلیے! میں تھوڑی سی بات کرتا ہوں... اللہ نے فرمایا پہلے نبی ہے اور وہ علوم میں اصل ہے... صدیق اس کا تابع اور فرع ہے... شہید اعمال میں اصل ہے... ولی اس کا فرع اور تابع ہے۔

صحابہ جامع الصفات تھے:

لیکن اگر آپ صحابہ کی زندگی پر غور کریں نبی کو ایک طرف رکھ دیں... اللہ

کی قسم ایک لاکھ چوبیس ہزار... یا ایک لاکھ چوالیس ہزار اصحاب رسول... یہ سارے صدیق بھی تھے... صحابہ سارے شہید بھی تھے... صحابہ صالح بھی تھے... کوئی ایسا صحابی نہیں ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو... اور صدیق نہ ہو... کیوں؟ صدیق کا معنی یہ ہے کہ انسان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دے... بن دیکھے تصدیق کرے... غیب پہ ایمان لائے... لوگ تکذیب کریں وہ تائید کرے... کوئی ایسا صحابی نہیں ہے جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نہ کی ہو... سارے صحابہ کرام صدیق تھے... لیکن آپ یقیناً کہیں گے ہم نے تو... ابو بکر کو صدیق سنا ہے... عمر کو کبھی کسی نے صدیق نہیں کہا... عثمان کو کسی نے صدیق نہیں کہا... علی المرتضیٰ کو صدیق نہیں کہا۔

میرے طالب علم ساتھیو! اس کی وجہ یہ ہے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق بھی تھے... ابو بکر شجاع بھی تھے... ابو بکر سخی بھی تھے... ابو بکر عالم بھی تھے... اور اگر میں اس پر دلائل دوں اسی پہ وقت گزر جائے گا۔

جامع اوصاف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

میں اللہ کی قسم اٹھا کے ایک دعویٰ کرنا چاہتا ہوں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ میں... سب سے بڑے عالم ابو بکر صدیق تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے زیادہ سخی ابو بکر صدیق تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے زیادہ شجاع... اور بہادر ابو بکر صدیق تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سارے اوصاف کے جامع صدیق تھے... لیکن ہوا ایسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ کو اللہ نے سارے اوصاف دیے... کوئی ایسا صحابی نہیں ہے جو صدیق نہ ہو... سخی نہ ہو... عادل نہ ہو... بہادر نہ ہو... کیوں؟ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم اوصاف کو لے کر آئے تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوصاف صحابہ میں تقسیم کیے۔ اٹھایئے بخاری! اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **انما انا قاسم واللہ یعطی**

بخاری ج 1 ص 16

آپ صلی اللہ علیہ وسلم "قاسم" ہیں:

اللہ دیتا ہے؛ میں تقسیم کرتا ہوں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو رب نے کیا چیز دی تھی؟ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرنے کے لیے آئے... اگر کہو اللہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد دینے کی توفیق دی... تو حضور کے اپنے گھر میں... بعض ازواج سے اولاد نہیں تھی... اگر آپ کہ دو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ رزق دینا تھا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے گھر میں فقر اور فاقے کاٹتے رہے... اگر کہ دو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے آئے تھے کہ لوگ مصائب وآلام میں مبتلا نہ ہوں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو خود مشکلات جھیلتے رہے ہیں... بلکہ صحابی رسول نے عرض کیا... حضور! مجھے محبت ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو؟ کہا: مجھے محبت ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اگر مجھ سے محبت کرتے ہو... تو پھر مصائب کے لیے تیار ہو جاؤ... جو مجھ سے محبت کرے گا اس پر مصائب اس طرح آئیں گے... جیسے اونچی جگہ سے نیچے پانی گرتا ہے... معلوم ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی مصائب کو دور کرنے کے لیے نہیں آئے۔

میرے دوستو! پھر تم بتاؤ وہ کون سی نعمت تھی... جو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں... "انما انا قاسم واللہ یعطی" اللہ دیتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بطور روحانی طبیب :

مجھے کہنے دیجئے! انسان دنیا میں آیا روح کو بھی لے کر آیا... جسم کو بھی لے کر آیا... اللہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانیت کے اسباب دیے... روحانیت کے لیے مقویات دی ہیں... جسم کے لیے... جسم کی پرورش کے لیے اللہ نے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بھیجا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم طبیب بن کر آئے... مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طبیب نہیں تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طبیب تھے... میں دلیل کے طور پہ کہتا ہوں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طبیب ہوتے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پہ بخار نہ آتا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طبیب ہوتے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر میں درد نہ ہوتا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار سے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک سے خون نہ بہتا... کیوں جو خود امراض میں مبتلا ہو گا... امت کا اعلاج کیسے کرے گا...؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طبیب ہوتے... جسمانی امراض میں مبتلا نہ ہوتے... پیغمبر جتنے بھی دنیا میں آئے... وہ روحانی معالج بن کر آئے تھے... اس کو میں بنیاد بنا کر کہتا ہوں۔

عصمت الانبیاء پر عقلی دلیل:

اللہ کی قسم! آدم علیہ السلام سے لے کر... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک... جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے وہ معصوم تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی گناہ کا صدور نہیں ہوا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روحانی معالج تھے... اللہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو اتنا مزّکی... اتنا مصفیٰ اور مطیب کیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات میں آنے والے ہر فرد کی روح کو پاکیزہ کیا... کیوں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خود

مصفیٰ تھے...جو شخص یہ بھونکتا ہے پیغمبر معصوم نہیں تھے...پیغمبر سے یہ خطا ہوتی تھی... مجھے کہنے دیجئے وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق نہیں...وہ پیغمبر کا گستاخ ہے۔

میرے دوستو! پیغمبر معصوم تھے... کیوں؟ وہ روحانی معالج بن کر آئے تھے... اگر وہ خود روح کا مریض ہوتے... امت کا علاج کیسے کرتے... مجھے دکھ ہے ان بدبختوں پہ... جنہوں نے قرآن کی تفسیر لکھی... جس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تبرے کئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم نہیں مانا...ان کو اپنی تفسیر میں غور کرنا چاہیے... میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں... لاہور کے مسلمانوں میں چیلنج کر کے جاتا ہوں... جس کا جی چاہے میرے چیلنج کو قبول کرے... جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم نہیں مانا... اس نے تفسیر لکھی... مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم ''کی تفسیر بھی غلط کی ہے۔

اوصاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ:

اللہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم دیے پیغمبر نے علوم کو تقسیم فرمایا... اللہ نے پیغمبر کو اخلاق دیے پیغمبر نے اخلاق تقسیم فرمائے... حضور نے علوم کن کو دیے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو... پیغمبر نے اخلاق کس کو دیے اپنے صحابہ کو... یہی وجہ ہے آپ اٹھائیے روایات کو آپ نے سنا ہو گا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :أنا مدینة العلم و أبو بکر أساسها و عمر حیطانها و عثمان سقفها و علی بابها

مرقاۃ جز 17 ص 444 باب مناقب علی، المقاصد الحسنہ للسخاوی جز 1ص 170

اب ذرا توجہ کیجئے! اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو... اللہ نے دو چیزیں دیں تھیں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... جس علم کا میں شہر ہوں ابو بکر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ اس کی بنیاد ہیں... جس علم کا میں شہر ہوں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی دیوار ہیں... جس علم کا میں شہر ہوں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی چھت ہیں... جس علم کا میں شہر ہوں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا دروازہ ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے علوم کا تذکرہ یوں فرمایا... تو مجھے کہنے دیجئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لفظوں میں یوں فرما دیا... کہ اگر میرے علوم چاہییں صحابہ کے دروازے پہ آنا پڑے گا... میرے اخلاق چاہییں تو میرے صحابہ کے در پہ آنا پڑے گا... میرے صحابہ کے در پہ نہیں آؤ گے تمہیں میرے علوم بھی نہیں ملیں گے میرے اخلاق بھی نہیں ملیں گے۔

عنایات ربی اور تقسیم نبوی:

اٹھایئے بخاری! میں روایت کی شرح کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انما انا قاسم واللہ یعطی" اللہ دیتا گیا میں تقسیم کرتا گیا... مجھے رب نے سخاوت دی میں نے ابو بکر صدیق کو دی... مجھے رب نے عدالت دی میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی... مجھے رب نے حیاء دیا میں نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا... مجھے رب نے علم دیا میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا... مجھے رب نے اخلاق دیے میں نے صحابہ میں تقسیم کر چھوڑے... علوم مجھے رب نے دیے میں نے صحابہ میں تقسیم کر چھوڑے... جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو لینا ہو وہ حضرت ابو بکر صدیق کے در پہ آئے... عدالت لینی ہو حضرت عمر کے در پہ آئے... حیاء لینی ہو حضرت عثمان کے در پہ آئے... علم لینا ہو حضرت علی کے در پہ آئے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم چاہییے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دروازے پہ دستک دینی پڑے گی... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق چاہییے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی چوکھٹ پہ جھکنا پڑے گا۔

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کتنی چیزیں لے کر آئے؟ دو چیزیں... نمبر ایک علوم... نمبر دو اخلاق... آپ توجہ رکھیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول فرمایا تو نبوت سے دلیل مانگی تو وہ دلیل محبت تھی۔

پہلی مثال:

ایک آدمی مصر سے پڑھ کر آتا ہے لوگ کہتے ہیں ایوارڈ یافتہ ہے... جناب تلاوت سنا دو... اگر وہ اس سے نفرت کرتے ہیں تو کہہ دیں گے... اس کو کس نے ایوارڈ دیا اور کہہ دیں گے پتہ نہیں کیسے مصر سے ایوارڈ لے کر آیا... انہوں نے مال لیا ہو گا... یا انہوں نے سفارش کروائی... اس کا تو قرآن ٹھیک نہیں... لہجہ ٹھیک نہیں... اب انہوں نے قاری سے رکوع سنا ایک طبقہ یہ تھا... ایک طبقہ اور آیا وہ خوشیاں منانے والے تھے سبحان اللہ! قاری صاحب ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے آپ جامع قاسمیہ کے استاد ہو آپ مصر سے ایوارڈ لے کر آئے آپ تو عربوں سے جیت گئے... ہمارا جی چاہتا ہے کہ ایک رکوع آپ سنا دیں اب دیکھیں رکوع کا مطالبہ دونوں نے کیا... لیکن پہلے والے کا مطالبہ حسد کی وجہ سے تھا بغض کی وجہ سے تھا۔ دوسرے طبقے کا مطالبہ محبت کی وجہ سے تھا۔

مطالبہ صدیق بوجہ محبت:

تو پھر مجھے کہنے دیجئے! صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ باقی لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ آئے... مطالبے انہوں نے بھی کیے... مطالبہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کیا... ان کے مطالبے ضد پہ مبنی تھے... حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطالبہ محبت پہ مبنی تھا... دلیل انہوں نے بھی مانگی... دلیل اس نے بھی مانگی... وہ جل کے مانگتے رہے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلیل خوش ہو کر

مانگتا رہا ۔میری بات سمجھے ہو؟ اب جو کہتے ہیں دلیل صدیق نے بھی مانگی... وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیوں ؟ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دلیل محبت میں مانگی ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں... کوئی مجھے دلیل تو دیجئے! اب دلیل کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آزمانا چاہتے ہیں... اللہ کی قسم آزمانے کی بات نہیں۔

دوسری مثال:

آپ کا بیٹا پڑھ کر آتا ہے آپ کہتے ہیں بیٹا آپ نے سبع عشرہ میں قرآن پڑھا ہے ایک رکوع تو سناؤ آپ نے بیٹے کا امتحان نہیں لیا آپ نے محبت اور خوشی میں آ کے اس سے ایک رکوع سنا اس نے ایک روایت پڑھ دی آپ نے کہا بیٹا دوسری روایت سناؤ اس نے سنائی آپ نے ساتوں سنی یہ باپ خوشی میں سن رہا تھا لیکن کوئی جلنے والا انداز بدل کر مطالبہ کر رہا تھا میں کہتا ہوں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعوی اپنی جگہ پہ قائم رہا کہ صدیق وہ واحد صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے بغیر دلیل کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ توحید کو پڑھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پہ ایمان لایا۔

یارِ غار کا مزاج:

میرے دوستو! میں نے عرض کیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی رسول تھے جن کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں... کیوں؟ ابھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان نہیں کیا...ان کی ماں نے ان کا نام عبد اللہ رکھا...میں کہتا ہوں اس کی بات چھوڑیں... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے سب سے پہلا نکاح قتیلہ بنت سعد سے کیا... ان سے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا پیدا ہوا... بیٹے کا نام عبد اللہ رکھا... اور بیٹی کا نام اسماء تھا... اب دیکھیے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا بھی اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی بھی ہے بیٹے کا نام؟(عبد اللہ) ... ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری بیوی ام رومان تھیں... ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا... ایک بیٹی پیدا ہوئی، جو بیٹا پیدا ہوا... اس کا نام عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا... بیٹی کا نام عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں: "احب الاسماء الی اللہ عز وجل عبد اللہ وعبد الرحمٰن"

الفصل فی الملل والاھواء والنحل باب الکلام فی الاسم والمسمی ' جز 5 ص23

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کئی سال بعد اعلان کیا... اللہ کو سب سے پیارا نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے... اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کئے بغیر... پہلے بیٹے کا نام عبد اللہ رکھا... یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزاج تھا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت تھی کہ جو باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس سال بعد کہتے... صدیق اس پہ دس سال پہلے عمل کرتا میں کہتا ہوں صدیق تو سارے تھے مگر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق اکبر

سارے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہیں:

میرے دوستو! میں بات کو سمیٹتے ہوئے کہتا ہوں... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سارے اوصاف تھے... صحابہ صدیق بھی تھے... صحابہ شہید بھی تھے صحابہ صالح بھی تھے... اس لیے آپ کے ذہن میں بات آئے گی بہت سے صحابہ کی وفات... تو بستروں پر ہوئی ہے... نہیں میرے دوستو! اللہ کی قسم سارے صحابہ شہید تھے... یہ میرا

دعویٰ ہے... اس دعویٰ پہ دلیل لاتا ہوں... دلیل سے پہلے میں ایک اور مسئلہ بھی ضمناً کہہ دوں۔

حدیث پر اشکال کا جواب:

آپ نے ایک روایت پڑھی ہو گی یہ روایت عموماً بیان کی جاتی ہے... ہمارے بہت سے کم عقل اور کم علم وہ لوگ جو جہاد سے دور ہیں... بعض روایات کو بنیاد بنا کر بلاوجہ جہاد کے رستے میں رکاوٹ کھڑی کریں گے... آپ نے روایت کو سنا ہو گا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی دو شخص اکھٹے مسلمان ہوئے ایک شخص نے کلمہ پڑھا... دوسرے نے بھی کلمہ پڑھا دونوں کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے... ان میں سے ایک آدمی شہید ہو گیا... دوسرا ایک سال تک زندہ رہا... اور ایک سال کے بعد فوت ہوا... ایک صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رات کو خواب میں دیکھا: "رأیت المؤخر منهما دخل الجنة قبل الشهيد"

شہید ایک سال پہلے ہوا... دوسرا ایک سال بعد فوت ہوا... لیکن میں نے دیکھا... جو شہید پہلے ہوا تھا وہ جنت میں بعد میں گیا... "فتعجبت ذلك" مجھے دیکھ کر بڑا تعجب ہوا... "فذكرة ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم" میں نے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا... حضرت! یہ کیا معاملہ؟ شہید جنت میں بعد میں گیا... اور بغیر شہادت کے جانے والا جنت میں پہلے چلا گیا۔

اتحاف الخیرۃ المهرۃ رقم 6034 کتاب الادب

اس کو بنیاد بنا کر بہت سارے لوگوں نے کہا تم نماز پڑھ لو... تم روزہ رکھ لو اور دوسری عبادات کر لو... ارے تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو نہیں دیکھتے...

شہید تو جنت میں بعد میں گیا... دوسرا پہلے گیا۔

میرے دوستو! یہ اعتراض تمہیں اس لیے لگا... کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری روایات پہ نظر نہیں تھی... اللہ کی قسم... ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے طریقے پر چلتے ہوئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری روایات پر نظر ہوتی... تو کبھی اس شبہ میں مبتلا نہ ہوتے!

توجہ رکھنا! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من سأل الله تعالىٰ الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهداء۔

نسائی شریف رقم الحدیث 3162 ، صحیح ابن حبان رقم 3192

شہادت کی صورتیں:

شہادت کی دو صورتیں ہیں:

1... شہادت صوریہ 2... شہادت حقیقیہ

شہادت کی حقیقت:

شہادت حقیقیہ تو یہ ہے... کہ انسان اللہ کے رستہ میں اپنے آپ کو پیش کر دے اللہ چاہے اس کے جسم کو کٹوائے... اللہ نہ چاہے تو جسم کو؟ (نہ کٹوائے) بندہ خود کو اللہ کے رستہ میں پیش کرے... یہ تو اس کے اختیار میں ہے... لیکن گولی کھانا یہ انسان کے اختیار میں نہیں... تلوار سے جسم کے ٹکڑے کروانا... یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے... ایک انسان گیا اپنے آپ کو اللہ کے راستہ میں پیش کیا... شہادت ملے تب بھی اچھی بات... اس کے بس میں تھا پیش کرنا اس نے پیش کر دیا... یہ شہادت حقیقیہ ہے... کہ انسان اپنی جان کو لے کر اللہ کے سامنے پیش ہو جائے۔

شہادت کی صورت:

اب کبھی ایسے ہو گا اس کے بدن پہ تلوار چلے گی... اور کبھی ایسے ہو گا تلوار نہیں چلے گی... کسی کو شہادت کی صورت نصیب ہو گی... اور کسی کو شہادت کی صورت نصیب نہیں ہو گی... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من سأل اللہ تعالیٰ شھادۃ بصدق بلغه اللہ منازل الشھداء،

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو صدق دل سے اللہ سے شہادت مانگتا ہے... اللہ اس کو شہید کے مرتبہ تک پہنچاتے ہیں... وان مات علیٰ فراشه، اس کی موت بستر پہ آئے... اللہ تب بھی اس کو شہیدوں کی جگہ تک پہنچاتے ہیں۔

میرے دوستو! آپ بتاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کوئی ایسا شخص تھا... العیاذ باللہ جو دل سے شہادت کا متمنی نہ ہو؟ بولیں (سامعین... نہیں) جب سارے صحابہ شہادت کے متمنی تھے... کسی کو شہادت کی صورت نصیب ہوئی اور کسی کو نہ ہوئی... جن کو شہادت کی صورت ملی وہ بھی شہید جن کو شہادت کی صورت نہیں ملی وہ بھی؟ (شہید) شہادت کے متمنی تو سارے تھے... میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو بنیا د بنا کر کہا... کہ جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میدان جنگ میں کٹے وہ بھی شہید تھے... جو میدان جنگ میں نہیں کٹے بستر پہ طبعی وفات پائی... وہ بھی؟ (سامعین... شہید) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سارے شہید تھے سارے صدیق تھے۔

اشکال کا جواب:

اب میں اس حدیث کو تھوڑا سا حل کر دوں... ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال پہلے شہید ہوا... دوسرا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال بعد فوت ہوا... لیکن

یہ دونوں شہید تھے... ایک کو شہادت کی صورت ملی... اور دوسرے کو شہادت کی صورت نہیں ملی... لیکن شہادت کی حقیقت تو دونوں کو ملی تھی... دونوں لڑ رہے تھے... دونوں جنگ میں جا رہے تھے... میرے دوستو! اب ہوا ایسے... ایک سال پہلے ایک شہادت کی حقیقت اور صورت پا گیا... دوسرا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال بعد دنیا سے رخصت ہوا... شہادت کی حقیقت کو پا گیا... مگر شہادت کی صورت کو نہیں پایا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب کیا ارشاد فرمایا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... کیا اس نے ایک سال کے روزے نہیں رکھے...؟ کیا اس نے ایک سال کی نمازیں نہیں پڑھیں... کیا اس نے چھ ہزار یا ایک ہزار رکعتیں نہیں پڑھیں... اب اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا تذکرہ کیا۔

شہید تو دونوں تھے:

میں آپ سے سوال کرتا ہوں اگر دو مجاہد میدان جنگ میں چلے جائیں... اور دونوں میدان جنگ میں لڑتے رہیں... لیکن ایک مجھ جیسا کاہل اور سست ہو وہ تنہا لڑ رہا ہو... لیکن وہ ذکر نہ کرتا ہو... تسبیحات نہ پڑھتا ہو... وہ نفلی نمازیں نہ پڑھتا ہو... نفلی روزے نہ رکھتا ہو لیکن دوسرا مجاہد میدان جنگ میں لڑے بھی... قرآن کی تلاوت بھی کرے... وہ تسبیحات بھی پڑھے... وہ میدان جنگ میں روزے بھی رکھے... ایک میدان جنگ کا شہید تھا اس کے نامہ اعمال میں نفلی عبادات کم تھیں... اور ایک میدان جنگ کا دوسرا شہید تھا... اور اس کے نامہ اعمال میں اعمال زیادہ تھے... اب شہید تو دونوں تھے۔

لیکن اب جس کے نامہ اعمال میں... اعمال زیادہ ہوں گے پہلے وہ جائے گا... اس لیے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا خلاصہ یہ ہے... شہید تو دونوں

تھے... ایک کو شہادت کی حقیقت اور صورت ملی... دوسرے کو صورت نہیں ملی حقیقت ملی... لیکن دوسرے کے پاس اعمال بھی تھے شہادت بھی تھی پہلے کے پاس شہادت تھی اعمال نہ تھے... اس لیے وہ پیچھے رہ گیا دوسرا آگے بڑھ گیا... شہید تو دونوں تھے... میں کہتا ہوں... سارے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم صدیق بھی تھے... سارے صحابہ شہید بھی تھے... سارے صحابہ صالح بھی تھے۔

علم کسے کہتے ہیں؟

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دنیا سے چلے گئے... اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم علوم اور اعمال اس امت کو دے کر گئے ہیں... اگر ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پڑھا... پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث میں بھی ہوں... اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث آپ بھی ہیں... علوم کا معنی یہ نہیں ہے کہ ہم الفاظ پہ غور کریں... علم عمل کے ساتھ لیا اس کو علم کہتے ہیں... اگر عمل کے بغیر لیا قرآن اس کو علم نہیں کہتا... اللہ کی قسم قرآن اس کو علم کہتا ہے جس کے مطابق انسان عمل کرے... علم نافع تو وہ ہوا... علم حقیقی تو وہ ہوا... جو علم نافع نہیں اس علم کا ذرا بھی فائدہ نہیں... اللہ مجھے اور آپ کو علم نافع نصیب فرمائے اور دینی غیرت بھی نصیب فرمائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی دینی غیرت:

عزیز طالب علم ساتھیو! توجہ رکھنا! امام بخاری رحمہ اللہ کی دینی غیرت کا اندازہ لگائیں... امیر بخارا خالد بن احمد نے امام بخاری رحمہ اللہ سے فرمائش کی کہ آپ میرے گھر آ کے... میرے بچوں کو تاریخ اور جامع پڑھائیں... امام بخاری رحمہ اللہ نے

انکار کیا... اس نے کہا میرے پاس نہیں آتے... میں اپنے اولاد کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں... ان کو الگ بیٹھ کے پڑھا دو... بخاری نے کہا: یہ بھی نہیں ہو سکتا نہ تیرے گھر آؤں گا نہ حلقہ الگ لگاؤں گا۔

الہدی الساری رقم 493

طالب علمو! میں آپ سے ہاتھ جوڑ کے کہتا ہوں... اللہ کی قسم گھر گھر جا کر یہ ٹیوشن پڑھانا چھوڑ دو... رزق کا مالک اللہ ہے... وہ تمہیں ضرور رزق دے گا اس دین کو برباد مت کرو... ان مالداروں کے دروازے پہ جا کے جھکنا چھوڑ دو... ہمارے علماء نے کہا "بئس الفقیر علیٰ باب الامیر" بدترین فقیر وہ ہے جو امیروں کے دروازے پر جا کے دستک دے... ان چیزوں کو چھوڑ دو... بخاری کی سنت کو زندہ کر دو خالد بن احمد مزنی نے بخاری کو بخارا سے نکال دیا... جلاوطنی قبول کر لی... لیکن کسی کے در پہ جا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو پیش نہیں کیا...

میرے دوستو! ہمارے اکابر کا طرز یہ تھا میں کس کس بزرگ کا نام لوں جس کو دیکھو وہ ایک ہیرا تھا... ہمارے اکابر ڈٹے ہیں مگر کبھی کسی کے سامنے جھکے نہیں... اللہ مجھے بھی توفیق دے اللہ آپ کو بھی توفیق دے۔

غیرت سیکھو:

ڈٹ جاؤ! غیرت سیکھو! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو پڑھو... اس پر عمل کرو... آج دنیا دیکھتی ہے طلباء کی تعداد کم نہیں ہے... جتنی تعداد آج ہے کبھی شاید ماضی میں نہ ہو... لیکن کوئی تم سے نہیں ڈرتا... کوئی تم سے خوف نہیں کھاتا... تمہارے سامنے جھکنے کے لیے تیار نہیں... کیوں؟ ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو پڑھا...

لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت کو چھوڑ دیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو چھوڑ دیا... اے کاش! اس پر تھوڑا سا عمل کر لیتے... میں نے آپ کو کہا تھا مجھے مضمون تو چار دیے گئے تھے... ان میں سے ایک مضمون پر بولوں گا تو گھنٹے چاہییں... میں گھنٹے کی تو بات نہیں کرتا گھنٹوں میں مضمون نہیں سمٹتا۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک کی دینی غیرت:

میں آخری بات کہتا ہوں... حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا نام آپ نے سنا ہو گا... عبد اللہ بن مبارک کون تھے؟ آپ نے سنا ہے تذکرہ ان کا...؟ مجاہد بھی تھے... محدث بھی تھے... تاجر بھی تھے... حضرت عبد اللہ ابن مبارک نور اللہ مرقدہ... اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے... (آمین) آپ توجہ کرنا...! میں ایک بات کہہ کر ختم کرتا ہوں... فرماتے تھے اے لوگو...! میری بات کو یاد رکھ لو...! اگر یہ پانچ اشخاص نہ ہوتے میں تجارت نہ کرتا... میں تجارت چار علماء کی وجہ سے کرتا ہوں۔

1... سفیان ثوری رحمہ اللہ

2... سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ

3... فضیل بن سماک رحمہ اللہ

4... امام ابن علیہ رحمہ اللہ

ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے یہ چار نہ ہوتے میں تجارت نہ کرتا... عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت میں جاتے ان کو ھدایا دیتے... ان کے سال کے وظیفے برداشت کرتے... عبد اللہ بن مبارک کو پتہ چلا... کہ ان پانچ میں سے ابن علیہ رحمہ اللہ قاضی بن کر حکومت کی مرضی کے مطابق سٹیج پر بیٹھ گیا... وہ فیصلے برحق کرتا

ہو گا لیکن حکومت کا منصب جو قبول کر لیا... ابن مبارک رحمہ اللہ نے سنا پھر وہ دور آیا ابن علیہ رحمہ اللہ کی خدمت میں ابن مبارک نہیں گئے... ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن علیہ رحمہ اللہ کی خدمت میں وظیفہ نہیں بھیجا... ابن علیہ رحمہ اللہ ملنے کے لیے آئے... سلام کیا عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے... اوپر سر اٹھا کر جواب بھی نہیں دیا... انہوں نے کہا... حضرت کیا ہوا؟ مجھ سے تم روٹھ گئے ہو... مجھ سے ناراض کیوں ہوئے؟

عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يا جاعل العلم له بازيا
يصطاد اموال المساكين
احتلت للدنيا ولذاتها
بحيلة تذهب بالدين
فصرت مجنونا بها بعد ما
كنت دواء للمجانين
اين رواياتك في سردها
عن ابي عون وابن سيرين
اين رواياتك في ما مضى
في ترك ابواب السلاطين
ان قلت اكرهت فما ذا كذا
زل حمار العلم في الطين

سیر اعلام النبلاء ج 6 ص505

شاگرد ابو حنفیہ کا کلام:

یا جاعـــل العلـــم لــــه بازیا

اے علم کو ایسا باز بنانے والے

یصـــطاد امـــوال المســـا کین

جو غریبوں کے مالوں کا شکار کرتا ہے

احتلـــت للـــدنیا ولـــذاتها

تونے دنیا اور اس کی لذتوں کے (حصول) کے لئے

بحیلـــة تـــذهب بالـــدین

ایسا حلیہ اختیار کیا جو دین کا خاتمہ کر دے گا۔

فصرـــت مجنـــونا بهـــا بعـــد مـــا

پھر تو اس وجہ سے پاگل بن جائے گا

کنـــــت دواء للمجـــــانین

جبکہ تو پاگلوں کی دواء تھا (یعنی معالج تھا)

این روایاتـــــك فی سر دهـــــا

کہاں ہیں تیری روایات کا

عن ابی عـــــون وابن ســـــیرین

ابن عون اور ابن سیرین سے بیان کرنا

این روایاتـــــك فی مـــــا مضیٰ

کہاں ہیں تیری زمانہ ماضی کی روایات

فی ترك ابواب السلاطین

بادشاہوں کے دروازوں پر نہ جانے کی

ان قلت اکرھت فما ذا کذا

اگر تو شکوہ کرے میں نے (تجھے) مجبور کیا پھر کیا ہے۔

زل حمار العلم فی الطین

جس وقت علم کا گدھا کیچڑ میں پھنس جائے ۔

میں کہتا ہو علم کا گدھا تھا جو کیچڑ میں پھنس گیا... عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ میں نے اشعار میں نقل کیا... دعا کریں اللہ مجھے اور آپ کو علوم نبوت بھی عطاء فرمائے ... اللہ اخلاق نبوت بھی دے... اور اللہ ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت میں سے بھی کچھ حصہ نصیب فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

عنوان............مرتبہ صحابیت ومقام شہادت

مقام............جھنگ صدر

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔امابعد:فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم "وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ"

سورۃ النساء آیت 69

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما عن النبی قال: قال صلی اللہ علیہ وسلم من تمسك بسنتی عند فساد أمتی فلہ أجر مائة شھید۔

کتاب الزھد للبیہقی جز 1 ص 221

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَّاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

سنن ابی دائود جز 1 ص 560

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ

مصنف ابن ابی شیبہ جز 12 ص174

یا رب صل وسلم دائما ابدا

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ

لکل ھول من الاھوال مقتحم

کوئی کہانی نہ افسانہ اچھا لگتا ہے
فقط صحابہ کا ترانہ اچھا لگتا ہے
تم ساحل پہ بیٹھ کے مسکراتے رہو
مجھ کو تو طوفانوں سے ٹکرانا اچھا لگتا ہے

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے دوستو اور بھائیو! میں نے آپ حضرات کی خدمت میں قرآن کریم پارہ نمبر پانچ سورہ النساء کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے... ذخیرہ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تین مبارک احادیث تلاوت کی ہیں... اللہ رب العزت مجھے مسلک اہل السنت والجماعت کو دلائل کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے... اور حق جل مجدہ اگر بات سمجھ آجائے تو قبول حق کی توفیق عطاء فرمائے۔

آپ حضرات تھوڑا سا خیال رکھنا میں اپنے جلسہ کے ایک ایک سامع پر نگاہ رکھتا ہوں چہرے کی نقل و حرکات پر بھی بڑی توجہ کے ساتھ غور کرتا ہوں... میں بیٹھ کر بیان کر سکتا تھا آپ حضرات کا تو پہلا جلسہ ہو گا میں تو صبح لیہ... لیہ سے بھکر... بھکر سے فیصل آباد... فیصل آباد سے پھر جھنگ... تھکاوٹ کا احساس تو مجھے ہونا چاہیے لیکن میری عادت ہے کہ میں سامعین کا خیال کرتا ہوں اگر میں تقریر بیٹھ کر کرتا تو دور والے حضرات ایڑیاں اٹھا اٹھا کے دیکھتے میں نے کہا میں اکیلا ہی مشقت اٹھا لوں میں نے آپ حضرات کی راحت کے لئے کھڑے ہو کر بیان شروع کیا ہے... ورنہ خدا گواہ نہ مجھے کھڑے ہو کر بیان کرنے کا شوق ہے اور نہ ہی تسلسل کے ساتھ اتنے بیان کرنا

آدمی کے بس میں ہوتے ہیں... میں محض اپنے ساتھیوں سے اس نیت کے ساتھ کہ زندگی اور موت کا تو پتہ نہیں اور کم از کم آدمی کوشش کرے کہ ہمارے وہ مسکین قسم کے ورکر جنہیں کوئی نہیں پوچھتا آدمی ان کو تو خوش کرنے کی بھرپور کوشش کرے بڑوں بڑوں کے پاس تو ہر کوئی جاتا ہے لیکن چھوٹوں کے پاس جانے والا کوئی نہیں ہوتا

اصلاحِ نیت:

اس لیے میں دیہاتوں... میں قصبوں میں... گوٹھوں میں... اور چھوٹے چھوٹے چکوک میں... میں جاتا ہوں... جنت تو چھوٹوں کا بھی مسئلہ ہے... بڑوں کا بھی مسئلہ ہے... عقیدہ شہر کا بھی ہے... عقیدہ دیہات کا بھی ہے... میں گزارش اس لئے کر رہا ہوں... میں کوئی تمہید باندھ کر اپنے فضائل نہیں بیان کر رہا... عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میں کوشش کرتا ہوں... اپنے سامعین کی رعایت کروں... اور بات سمجھانے کی کوشش کروں میری معمول کی خطابت نہیں ہے، نہ خطابت کو میں کاروبار اور بزنس سمجھ کے کرتا ہوں... اللہ رب العزت ہمیں آخرت اور قبر کے لئے دین حق کی خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

انسانیت کے چار بلند مقامات:

میں نے قرآن کریم کی جو آیت کریمہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی... اس آیت میں اللہ رب العزت نے... انسانیت کے بلند وبالا چار مقامات کا تذکرہ کیا ہے:

1...مقام نبوت 2...مقام صحابیت 3...مقام شہادت 4...مقام ولایت

فرق مراتب:

ان میں سب سے زیادہ عظمت والا مقام نبوت کا ہے... اور اس کے بعد مقام صحابیت ہے...اس کے بعد مقام شہادت ہے... اور اس کے بعد مقام ولایت کا ہے۔ لیکن ان چار مقامات میں فرق یہ ہے کہ مقام نبوت اور مقام صحابیت یہ وہبی ہے۔ اور مقام شہادت اور مقام ولایت یہ کسبی ہے۔

وہب اور کسب کا معنی:

وہب اور کسب کا معنی یہ ہے۔ کہ بعض مقامات اللہ نے وہ پیدا کئے ہیں کہ جن کو آدمی محنت سے حاصل کر سکتا ہے... اور بعض مقامات خالق نے وہ بنائے ہیں کہ جن کو آدمی محنت سے حاصل نہیں کر سکتا... محض اللہ کی عطا سے ہی سے ملتے ہیں... اگر اللہ عطا فرمادے تو مل جاتے ہیں... اللہ عطا نہ فرمائے تو نہیں ملتے... ان میں ایک مقام نبوت کا ہے... کہ یہ محنت سے نہیں ملتا... عبادت سے نہیں ملتا... ریاضت سے نہیں ملتا... مجاہدات سے نہیں ملتا... یہ محض اللہ کی عطا سے ملتا ہے... مقام نبوت اگر کوئی آدمی چاہیے کہ میں روزے رکھ کے... تلاوت کر کے... جہاد کر کے حاصل کر لوں گا۔ اللہ کی قسم یہ ممکن نہیں... اس طرح اگر کوئی بندہ چاہے کہ میں محنت کر کے صحابیت کے مقام کو پالوں گا... یہ بھی بندے کے اختیار میں نہیں... اللہ رب العزت نے جہاں نبوت کا دروازہ بند فرمادیا... وہاں صحابیت کا دروازہ بھی بند فرمادیا ہے... اب قیامت کی صبح تک نہ کوئی نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے... نہ قیامت کی صبح تک نبی کی صحبت پا کے کوئی آدمی صحابیت کے مقام کو حاصل کر سکتا ہے... مقام نبوت بھی مقام وہب ہے... مقام صحابیت بھی مقام وہب ہے۔

ہر کلمہ گو اللہ کا ولی ہے:

لیکن مقام شہادت اور مقام ولایت یہ مقام کسب ہیں... کوئی بندہ بھی کلمہ پڑھنے کے بعد ولی بننا چاہے تو بن سکتا ہے... بلکہ میں ایک جملہ اس سے بڑھ کے کہتا ہوں... ہر وہ بندہ جس نے کلمہ پڑھا ہے وہ اللہ کا ولی ہے... نماز پڑھے تب بھی ولی ہے... نماز نہ پڑھے تب بھی ولی ہے... حج کرے تب بھی ولی ہے... حج نہ کرے تب بھی ولی ہے... اس کے چہرے پہ سنت کے مطابق داڑھی ہو... وہ تب بھی ولی ہے... اگر خدا نہ کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کٹواتا ہو... وہ تب بھی ولی ہے۔

آپ کہو گے کہ آپ نے عجیب بات کی ہے... عجیب بات میں نہیں کرتا آپ نے سنی ہی شاید پہلی بار ہو گی... اس پر دلیل اللہ کا قرآن بھی ہے... اور اس پر دلیل احناف کی کتاب ''عقیدہ طحاویہ'' بھی ہے... ہمارے عقیدہ کی کتاب میں یہ بات درج ہے قرآن کریم میں بھی یہ بات درج ہے قرآن کریم میں ہے: اللہ ولی الذین اٰمنوا

سورۃ بقرہ آیت نمبر 257

اللہ ولی ہے ہر اس شخص کا جو اللہ پر ایمان لایا... اللہ نے کلمہ پڑھنے والے کو اپنا ولی قرار دیا ہے... اب کلمہ گو اللہ کا ولی ہے ولایت کے مقامات اور مراتب ہیں... کوئی ولی چھوٹے درجے کا کوئی ولی بڑے درجے کا۔

ایک عام فہم مثال:

جیسے کوئی سکول میں داخل ہو جائے اس کو سکول اور مدرسے کا طالب علم کہتے ہیں۔ وہ سو نمبر لے کر پاس ہو جائے تب بھی طالب علم ہے... اگر وہ بیس نمبر لے کر فیل ہو جائے تب بھی طالب علم ہے... اگر روزانہ حاضریاں دے تب بھی طالب علم

ہے... اگر مہینہ میں دس ناغے کر کے اپنے ہیڈ ماسٹر سے جوتے کھائے... تب بھی طالب علم ہے... تو طالب علم میں یہ تو نہیں کہ نالائق کو طالب علم نہ کہو... اور لائق کو طالب علم کہو... سکول مدرسہ میں داخل ہو گیا... یہ طالب علم ہے... اگر محنت کی تو طالب علم اچھا ہے... اگر نہ محنت کی... تو طالب علم نکما ہے... تو جس آدمی نے کلمہ پڑھا ہے... وہ اللہ کا ولی ہے... اگر عبادات کے مقام بلند ہیں... تو ولی کامل درجہ کا... اور اگر عبادات اس کے نامہ اعمال میں کم یا نہیں ہیں... تو پھر بھی ولی چھوٹے درجہ کا ہے... لیکن ولی ضرور ہے... جو بھی کلمہ پڑھتا ہے... وہ کلمہ پڑھ کے ولایت کے مقام کو پا جاتا ہے... ولایت عامہ الگ ہے... ولایت خاصہ الگ ہے... یہ دعا کریں اللہ ہم سب کو ولایت کاملہ اور ولایت تامہ عطاء فرمائے... اور ہم ناقصین کو بھی اللہ کمال عطا فرمائے۔

شہادت ہر شخص پا سکتا ہے؟:

آپ کے ذہن میں سوال آیا ہو گا... اگر نہیں آیا تو سوال آنا چاہیے... میں سوال بھی اٹھاتا ہوں سوال کا جواب بھی دیتا ہوں... اگر آپ کے ذہن میں یہ بات آئے گی کہ مولانا آپ نے کہا... ہر بندہ شہادت کے مقام کو پا سکتا ہے... اس بات کو ہم نہیں مانتے... میں کہتا ہوں نہ ماننے کی وجہ کیا ہے... ؟ کتنے ہم نے مجاہد دیکھے ہیں... پندرہ مرتبہ محاذ پر گئے ہیں... بیسوں مرتبہ جہاد پہ گئے ہیں... لیکن وہ تو شہید نہیں ہوئے... اگر ہر بندہ شہادت حاصل کر سکتا... تو یہ پھر شہید نہ ہو جاتے۔

ہر محاذ کے جرنیل:

ہم نے تاریخ میں دیکھا ہے ممکن ہے چھوٹی موٹی مثال میں بھی رد کر دوں۔ لیکن اگر آپ تاریخ کی سب سے بہترین مثال دیں گے... حضرت ابو بکر صدیق رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کے ہر غزوہ کے ساتھی ہیں... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلمہ پڑھنے کے بعد... جب صحابی بنے ہیں تو ہر محاذ کے جرنیل ہیں... دو سو سے زیادہ جنگیں لڑی ہیں...بدن کے ہر حصہ کو زخمی کرایا ہے... لیکن خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو شہید نہیں ہوئے... ہم کیسے تمہاری بات مان لیں کہ ہر آدمی شہادت کو حاصل کر سکتا ہے... میں نے کہا یار...بات میری نہ مانو... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانو... لیکن سمجھو گے تو بات تب مانو گے...اگر نہیں سمجھتا تو بات کو مانے گا بھی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من سأل اللہ تعالیٰ الشہادۃ بصدق بلغه الله منازل الشهدآء وان مات علیٰ فراشه"

جو آدمی صدق دل سے شہادت کو مانگتا ہے... اگر اس کی بستر پہ موت آئے تب بھی اللہ اس کو مقام شہادت عطا فرما دیتے ہیں... کیوں کہ صدق دل سے مانگنا تیرے اور میرے بس میں تھا... اور میدان جہاد میں کٹوانا... یہ میرے اور تیرے بس میں نہیں تھا ہم نے پیش کرنا تھا...اور اس کے ٹکڑے کروانا... میرے اللہ کے ذمہ تھا... اللہ چاہیں شہادت کی صورت دے دیں...اللہ نہ چاہیں شہادت کی صورت نہ دیں... ایک شہادت کی صورت ہے... ایک شہادت کی حقیقت ہے۔

حقیقت شہادت اور صورت شہادت:

حقیقت شہادت یہ ہے... بندہ خود کو شہادت کے لئے پیش کر دے... اسباب شہادت اختیار کر لے... اور اگر خود کو شہادت کے لئے پیش کر دیا...اس کا بدن نہیں کٹا... تو یہ تب بھی شہید ہے...لیکن اگر آدمی کا بدن کٹا...اس کو صورت ملی ہے... تو کون سا ایسا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے کہ جو میدان جنگ میں نہ نکلا ہو... پیغمبر صلی

اللہ علیہ وسلم کا کون سا ایسا صحابی ہے... جس نے میدان جنگ میں نکل کے... اللہ سے شہادت نہ مانگی ہو... ہر صحابی شہادت مانگتا ہے... لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق کی قید بھی لگائی ہے ”من سأل اللہ تعالیٰ الشھادۃ بصدق“

صدق کسے کہتے ہیں:

صدق کا مطلب کیا ہے...؟ آپ کی مسجد میں تبلیغی جماعت آئی... انہوں نے کہا ہم نے تین دن یہاں گزارے ہیں... ہمیں تین دن کی جماعت چاہیے... آپ کھڑے ہو کر ارادہ کریں... کوئی آدمی کھڑے ہو کر ارادہ بھی نہیں کرتا... کہا بھائی پیسے برکت کے لیے جمع کرادیں... کوئی پیسے بھی جمع نہیں کرواتا... کہا بھائی بستر گھر سے لے کر آجائیں... بستر بھی گھر سے نہیں لاتا... اور پھر توجہ رکھنا! ایک آدمی نے نام بھی نہیں لکھوایا... ایک آدمی نے کرایہ بھی جمع نہیں کروایا... ایک آدمی نے بستر بھی نہیں لایا... تیرہ بندوں کی جماعت موجود ہے... جنہوں نے نام بھی لکھوادیا... کرایہ بھی جمع کرا دیا... اور بستر بھی لے کر آگئے۔

یہ جو آدمی زبان سے کہہ رہا تھا میں نے جانا ہے... نام بھی نہیں لکھوایا... اس نے اپنا کرایہ بھی جمع نہیں کروایا... اور اس نے بستر بھی نہیں لایا... اب ایمان سے بتاؤ اب یہ تیرہ بندوں کی جماعت جانے لگی... اور یہ بندہ گھر میں فوت ہو گیا... تو اس کو کیا قیامت کے دن ”سہ روزے“ میں نکلنے کا اجر ملے گا...؟ کبھی نہیں ملے گا... لیکن ان تیرہ بندوں میں سے جو نام بھی لکھوا چکے... بستر بھی لا چکے... کرایہ بھی جمع کروا چکے ہیں... ان میں سے کوئی بندہ گھر جائے... اور گھر جا کے فوت ہو جائے... اب تیرہ بندوں کی نہیں بارہ بندوں کی جماعت گئی ہے... لیکن جب قیامت کے دن آئیں گے... ان بارہ

کو بھی ''سہ روزے'' کا اجر ملے گا... اور وہ جو تیر ہوا اں گھر میں فوت ہوا... اس کو بھی سہ روزے کا اجر ؟(سامعین... ملے گا) کیوں اس لیے کہ اس نے صدق دل سے مانگا ہے... اسباب اختیار کر کے پھر خود کو اللہ کے حوالے کر دیا۔

ان شاء اللہ کا شرعی معنیٰ:

میں ایک بات ضمناً کہتا ہوں ایک ان شاء اللہ کا معنی شریعت کا ہے۔ ایک ان شاء اللہ کا معنی میرا اور تیرا ہے... شریعت نے ان شاء اللہ کا معنی کیا بیان کیا ہے... اپنا نام بھی لکھوا دے... تیار ہو کے آ بھی جا... اللہ چاہیں گے تو لے جائیں گے... اللہ چاہیں گے تو نہیں لے جائیں گے... اسباب جمع کر کے خود کو اللہ کے حوالے کر دے۔

ان شاء اللہ کا عرفی معنیٰ:

لیکن ہمارے ہاں ان شاء اللہ کا معنی کہ نام بھی نہیں لکھوائیں گے... اور خود بھی نہیں آئیں گے... اور کرایہ بھی جمع نہیں کروائیں گے... تو جانا ہے کہا جی ان شاء اللہ بھائی تو نے نام بھی نہیں لکھوایا... تو نے بستر بھی نہیں لایا... کرایہ بھی جمع نہیں کروایا۔ پھر ان شاء اللہ کا معنی کیا... ؟ اب ان شاء اللہ کا معنی یہ ہو گا کہ... میں تو پوری کوشش کروں گا کہ نہ جاؤں... اگر اللہ پھر بھی لے جائے تو اللہ کو کوئی روک نہیں سکتا... اب ہمارے ہاں ان شاء اللہ کا معنی یہ ہے... شریعت کے ہاں ان شاء اللہ کا معنی یہ نہیں ہے ہم اسباب جمع کئے بغیر کہتے ہیں میں نے یہ کام کرنا ہے یہ ان شاء اللہ کا مذاق ہے... اسباب جمع کر کے کہہ دے اللہ نے چاہا تو ہو گا یہ ان شاء اللہ کی حقیقت ہے۔

اسماعیلی ان شاءاللہ:

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا... اے بیٹے اسماعیل علیہ السلام میں نے خواب میں دیکھا ہے میں تجھے ذبح کر رہا ہوں... کہا ابا جی... !رب نے حکم دیا افعل ما تؤمر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو لٹایا ہے... تو بیٹے نے اپنے باپ سے کہا: "ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین"

سورۃ صافات پ 23 آیت نمبر102

لیٹنا میرا کام ہے... چھری چلانا آپ کا کام ہے... صبر دینا میرے اللہ کا کام ہے... لیکن یہ نہیں کہ آدمی لیٹنے کے لئے بھی تیار نہ ہو... چھری چلوانے کے لئے بھی تیار نہ ہو... اور پھر بھی کہہ دے "ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین" نہیں نہیں اسباب اختیار کرنے کے بعد ستجدنی کہنا یہ شریعت کی منشاء ہے... تو ان شاء اللہ کا معنی ایک وہ جو شریعت بیان کرے اور ان شاء اللہ کا ایک معنی وہ جو میں اور آپ بیان کریں... ہمارے بیان کردہ معنی کا نام شریعت نہیں... شریعت کے بیان کردہ معنی کا نام شریعت ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے:

"من سأل اللہ تعالیٰ الشھادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشھدآء وان مات علیٰ فراشہ" اب تم ایمان کے ساتھ بتاؤ ہر کلمہ گو مومن... جہاد میں جانے کا ارادہ کر سکتا ہے کہ نہیں... میدان جہاد میں جا سکتا ہے یا نہیں... اپنے مال کو پیش کر سکتا ہے... کہ نہیں آگے چلیے ! اللہ چاہے گا بدن کٹوا دے گا... اللہ نہیں چاہیے گا بندے کا بدن نہیں کٹوائے گا... اگر بدن کٹ جائے شہادت کی صورت بھی ملی... حقیقت بھی ملی ہے...

لیکن اگر بدن نہیں کٹا... یہ گھر پہ فوت بھی ہو جائے... شہادت کی صورت تو نہیں ملی... لیکن شہادت کی حقیقت تو مل گئی ہے... اگر یہ تیرے ذہن میں نقطہ آجائے ایک بہت بڑا اعتراض تیرا حل ہو گا... جس پر شاید تو نے کبھی توجہ نہیں کی۔

طالب علمانہ اشکال:

مجھے ایک طالب علم کہنے لگا، کہتا ہے مولانا ہم نے شہادت کے فضائل علماء سے بڑے سنے ہیں... ہم تو یہ سنتے ہیں آدمی اگر شہید ہو جائے بغیر حساب کے جنت میں جاتا ہے... بڑی جلدی جنت میں جاتا ہے... خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے اس کے سارے گناہ پہلے معاف ہو جاتے ہیں۔

لیکن ایک ہم نے حدیث پڑھی ہے جو ہمارے موقف کی تائید نہیں کرتی... میں نے کہا کون سی حدیث ہے... کہتا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں... دو بندے اکھٹے آئے... انہوں نے کلمہ پڑھا اور وہ مسلمان ہو گے... اور وہ دونوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے... ایک بندہ شہید ہو گیا... اور دوسرا ایک سال بعد فوت ہوا... صحابی کہتے ہیں "فرایت الموخر منهما دخل الجنة قبل الشهيد"

اتحاف الخیرہ المهرة رقم الحدیث 6034کتاب الادب

جو ایک سال بعد فوت ہوا... میں نے دیکھا وہ جنت میں پہلے گیا... "فتعجبت لذلك" مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا...فذكرت لذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بات ہمیں سمجھ نہیں آتی... ہم یہ سمجھتے تھے کہ شہید جنت میں پہلے جائے گا... لیکن میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے... اپنے گھر میں فوت ہونے والا یہ جنت میں پہلے گیا ہے۔

میرے دوستو توجہ رکھنا! صحابی کے جملہ پر غور کرنا کہتے ہیں "فتعجبت لذالك" مجھے تعجب ہوا ہے... صحابی کا تعجب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا ذہن یہ تھا کہ... شہید جنت میں پہلے جاتا ہے... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاں یہ مسئلہ مسلم تھا اگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاں یہ مسئلہ طے شدہ نہ ہوتا... اس پہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی تعجب نہ کرتا... میں سمجھانے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں۔

مسئلہ ترک قرأۃ خلف الامام:

صحیح مسلم میں حدیث موجود ہے... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا ہے... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ... جو آدمی سورۃ الفاتحہ نماز میں نہ پڑھے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فھی خداج خداج خداج غیر تمام

صحیح مسلم ج 1 ص169

اس آدمی کی نماز نامکمل ہے... نامکمل ہے... نماز نامکمل ہے... اب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بات فرمائی... اگر آدمی فاتحہ نہ پڑھے نماز نامکمل ہے... ایک تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہنے لگے... انہوں نے کہا "یا اباھریرۃ انا نکون وراء الامام "ہم کبھی کبھی امام کے پیچھے بھی ہوتے ہیں... اب توجہ رکھنا! جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا... کہ جو آدمی فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی... تو بندے نے سوال کیا... کہا ہم کبھی امام کے پیچھے ہوتے ہیں... اس کا معنی ان کے ذہن میں یہ تھا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے... جبھی تو انہوں نے کہا نا... ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں... ورنہ کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

پہلی مثال:

ابھی میں بیان سے فارغ ہوا آپ پوچھیں مولانا کہاں جانا ہے...؟ میں کہتا ہوں میں نے سرگودھا جانا ہے... ایک آدمی کہتا ہے ہمارا آدمی بھی ساتھ بٹھالیں... میں کہتا ہوں میرے ساتھ گھر والے ہیں... اب میں کیا بتانا چاہتا ہوں کہ گھر والے ساتھ ہوں... تو نامحرم کو گاڑی میں نہیں بٹھایا جاتا... یہی بتانا چاہتا ہوں نا... لیکن میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں نہیں بٹھاتا... میں نے کہا میرے ساتھ جی گھر والے ہیں...اس کا معنیٰ گھر والے ساتھ ہوں... تو دوسرا بندہ گاڑی میں بٹھایا نہیں جاتا... میں نے عذر بیان کیا ہے نا

دوسری مثال:

میں مثال دے کر کہتا ہوں اگر عصر کے بعد کا وقت ہو...یا زوال کا وقت ہو...تو میں آپ سے پوچھوں جو مسئلہ میں نے بیان کیا آپ کو سمجھ آگیا ؟ آپ کہتے ہیں جی سمجھ آگیا... میں کہتا ہوں جی سمجھ آگیا تو چلو دو رکعات شکرانے کے نفل پڑھ لو آپ کہتے ہیں مولانا یہ تو زوال کا وقت ہے... آپ کیا کہتے ہیں کہ اب کون سا وقت ہے ؟ (سامعین... زوال کا) آپ کیا بتانا چاہتے ہیں کہ زوال کے وقت میں نفل (سامعین... نہیں ہوتے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا...جو فاتحہ نہ پڑھے تو نماز اس کی ناقص ہے... تو تابعی نے کیا... کہا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں... یعنی ان کا ذہن یہ تھا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی جاتی... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اقرأبها فی نفسك میں نے کب کہا... کہ جب امام کے پیچھے ہو تو پڑھا کرو... میں نے تو کہا فی نفسك کہ جب تو اکیلا ہو تو فاتحہ پڑھ لیا کر...تو میں نے امام کی بات ہی نہیں کی۔

آمدم بر سر مطلب:

اب میں کہہ رہا تھا۔ توجہ رکھنا! جب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھی کہ میں نے دیکھا... شہید جنت میں بعد میں گیا... ایک سال بعد فوت ہونے والا... جنت میں پہلے گیا "فتعجبت" مجھے تعجب ہوا۔

تعجب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاں مسلم تھی کہ جو آدمی فوت ہو جائے... وہ جنت میں بعد میں جاتا ہے... اور جو شہید ہو جائے وہ جنت میں پہلے جاتا ہے... ذرا دلیل کا جواب سمجھنا میں نے اس کے لئے پہلے تمہید باندھی تھی۔

اشکال کا جواب:

اب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الیس ھو قد صام" کیا اس نے رمضان کے روزے نہیں رکھے... کیا اس نے ایک سال کی نمازیں نہیں پڑھیں... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں بھی پڑھی ہیں... رمضان کے روزے بھی رکھے ہیں... تو فرمایا جنت میں پہلے تو جائے گا... اب جس آدمی نے شہادت کو نہیں سمجھا... وہ کہتا ہے جی دیکھو میدان جنگ میں شہید ہونے والا یہ جنت میں بعد میں جاتا ہے... نماز اور روزے رکھنے والا یہ جنت میں پہلے جاتا ہے... اگر تم شہید ہو جاؤ گے تو جنت میں پہلے تم نہیں جاؤ گے... میں دس سال تک زندہ رہ کر نمازیں پڑھتا رہا تو میں جنت میں کیا بعد میں جاؤں گا۔

جنت میں پہلے جانے کی وجہ:

میں نے کہا میرا دوست تو نے توجہ نہیں کی... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صدق دل سے شہادت کو مانگتا ہے اللہ اس کو شہادت کا مقام عطا ؟(سامعین ۔ فرماتے ہیں)توجہ رکھنا!اللہ اس کو شہادت کا مقام عطا فرمادیتے ہیں...اب جو صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال پہلے شہید ہوا...شہادت تو وہ بھی مانگتا تھانا... اور جو ایک سال بعد فوت ہوا... وہ شہادت نہیں مانگتا تھا... ؟(سامعین...مانگتا تھا)وہ میدان جنگ میں نہیں جاتا تھا... یہ دونوں میدان جنگ کے غازی تھے... دونوں میدان جنگ کے مجاہد تھے... دونوں شہادت کو مانگتے تھے... فرق کیا ہوا...؟ایک کو شہادت کی صورت ملی ہے... اور دوسرے کو شہادت کی صورت ؟(سامعین... نہیں ملی)

لیکن شہادت کی حقیقت تو دونوں کو ملی ہے... جو صدق دل سے شہادت کو مانگے اللہ اس کو شہادت کا مقام دیتے ہیں... اور شہادت کی صورت پہلے کو بھی ملی... اور دوسرے کو شہادت کی حقیقت ملی... اب دونوں شہادت کے مقام پر فائز ہیں...گھر میں فوت ہونے والا بھی...اور میدان جنگ میں کٹ جانے والا بھی۔

ایک اور مثال سمجھیں:

اب تم مجھے بتاؤ آپ کے شہر میں دونوجوان شہید ہوں... ان میں سے ایک تہجد پڑھتا ہو... اور دوسرا تہجد نہ پڑھتا ہو...تو جہاں شہادت اور تہجد جمع ہو جائیں تو جنت میں پہلے کون جائے گا جہاں شہادت بھی ہے اور تہجد؟ (بھی ہے)... وہاں صرف شہادت ہے ساتھ تہجد نہیں... ایک آدمی کے پاس شہادت بھی ہو... اور ایک لاکھ روپے کی سخاوت بھی ہو... ایک کے پاس شہادت ہے اور دوسرے کے پاس شہادت

بھی ہے... اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ اللہ اللہ کہنے کا ذکر بھی ہے... اب آگے کون بڑھے گا... جہاں شہادت بھی ہے اور اللہ اللہ کہنے کا ذکر بھی ہے... تو میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں حدیثیں ملاؤ گے تو نتیجہ نکلے گا۔

ایک آدمی جو پہلے گیا ہے... وہ بھی شہید "بلغه الله منازل الشهدآء" اور جو بعد میں گیا ہے... وہ بھی شہید بلغه الله منازل الشهدآء وان مات علیٰ فراشه" دونوں کو مقام شہادت ملا ہے... لیکن ایک کو مقام شہادت کے ساتھ رمضان کے روزے بھی ملے ہیں... شہادت کے ساتھ ایک سال کی نمازیں بھی ملی ہیں... تو شہادت تو دونوں کو ملی ہے... ایک کے پاس اضافی نماز اور روزے ہیں... لہٰذا جنت میں پہلے اس نے جانا ہے نا... اور ہمیں اعتراض کہاں ہوتا ہے... ہم سمجھتے ہیں العیاذ باللہ صحابہ ہماری طرح تھے... یعنی جو جہاد میں جاتا ہے وہ تو جاتا ہے... جو نہیں جاتا وہ صرف نمازیں پڑھتا ہے... صحابہ میں ہر بندہ نمازی بھی تھا... ہر بندہ مجاہد بھی تھا۔ صحابہ میں ہر بندہ مبلغ بھی تھا... ان کی زندگی کجا اور تیری اور میری زندگی کجا... میرے دوستو! یوں غلط فہمیاں پیدا نہ کیا کرو!

سو شہیدوں کا اجر:

توجہ رکھنا! میں منزل شہادت پر بات کر رہا ہوں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد"

كتاب الزهد للبيهقي جز 1 ص 221

جو آدمی میری ایک مردہ سنت کو زندہ کرے گا... اللہ اس کو سو شہید کا ثواب دیں گے... جو آدمی میری ایک سنت کو زندہ کرے گا... اللہ اسے سو شہیدوں کا اجر عطاء فرمائیں گے... اچھا بھائی اگر میں میدان جنگ میں جا کر شہید ہوتا ہوں... تو ایک شہید

ہوا... اور اگر یہاں پر لوگ داڑھی نہیں رکھتے... سنت کو زندہ کر دیں تو کتنے شہیدوں کا اجر؟ (سامعین... سو شہیدوں کا) نکاح شریعت کے مطابق نہیں ہے... اگر کوئی شریعت کے مطابق نکاح کرے کتنے شہیدوں کا اجر؟ (سامعین... 100 کا) اب ایک بندہ کہتا ہے مولانا! آپ پاگلوں والی بات کرتے ہیں... میدان میں جا کر کٹو گے تو ایک شہید کا ثواب ہو گا... اور یہاں جھنگ میں رہ کر روزانہ دس سنتوں کو زندہ کریں گے... تو روزانہ ہزاروں شہیدوں کا ثواب ملے گا... ایک شہید کی بات نہ کرو... ہمیں ہزار شہید کا ثواب کمانے دو... لوگ کہتے ہیں دلیل تو بڑی زبردست ہے... تو یہ بے وقوف ہیں جو میدان میں نکل کے شہادت لیتے ہیں... تو لوگوں کے ذہن میں سوال آتا ہے نا۔

تنخواہ... اور... پروٹوکول:

میں نے کہا نہیں میرے دوست...! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو سمجھو... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ پہ غور کرو... الفاظ نبوت کو شرح اپنی مت دو... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد" جو آدمی ایک مردہ سنت کو زندہ کرتا ہے... اللہ اس کو سو شہید کا اجر دیتا ہے... ارے ایک اجر ہے اور ایک مقام ہے... مقام الگ چیز ہے... اجر الگ چیز ہے میں آج کی زبان میں کہنا چاہتا ہوں مقام کو پروٹوکول کہتے ہیں... اور اجر کو تنخواہ اور مزدوری کہتے ہیں... ارے تنخواہ الگ ہے... اور پروٹوکول الگ ہے... اگر آدمی کے پروٹوکول کو دیکھو تو بات الگ ہے... اگر اجرت اور تنخواہ کو دیکھو تو بات الگ ہے۔

تیرے پنجاب کا وزیر اعلیٰ آپ اس کی تنخواہ کو دیکھ لیں... ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نہیں ہے... مگر تیرے جھنگ میں ایک فیکٹری ہے... اس فیکٹری کے جی۔ایم کو

دیکھ لے تو جنرل مینجر کی تنخواہ دو لاکھ سے کم نہیں ہے... تو میرے دوستو! بات تو بڑی عجیب ہے تیرے پنجاب کا وزیر اعلیٰ وہ تنخواہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نہیں لیتا... اور فیکٹری کا جی۔ ایم دو لاکھ سے کم نہیں لیتا... تنخواہ جی۔ ایم کی زیادہ ہے... اور وزیر اعلیٰ کی کم ہے... لیکن میں دعوی کے ساتھ کہتا ہوں... تو سارے پنجاب کے جی۔ ایم ملا لے ارے جی ایم کو چھوڑ دے تو فیکٹریوں کے مالکان کو ملا لے... مالکان کو دیکھ لے جن کی روزانہ دس لاکھ کی آمدن ہے... ایک طرف وزیر اعلیٰ کی تنخواہ ہے... ایک طرف فیکٹریوں کے مالکان کی دس لاکھ یومیہ آمدن ہے... اگر آمدن دیکھے تو اس کی زیادہ ہے... اگر تنخواہ دیکھے تو اس کی زیادہ ہے... پروٹوکول دیکھیں تو اس کا زیادہ ہے۔

تو صبح جھنگ میں سڑک پہ نکلا... اشارے دیکھے بند ہیں پوچھا جی کیا ہوا... کہا جی آج وزیر اعلیٰ کا دورہ ہے... مولوی صاحب! سڑک پہ نہیں جانا... جی ایم صاحب سڑک پہ نہیں جانا... ملک صاحب آپ نے نہیں جانا... آج آپ نے نہیں جانا... آپ فیکٹری کے مالک ہونگے ٹھیک ہے... آپ روزانہ دس لاکھ کمائیں تو ٹھیک ہے... لیکن وزیر اعلیٰ جس روڈ پہ آئے... اس روڈ پر آپ نہیں جا سکتے... آپ پوچھیں کیوں یار...؟ تنخواہ میری زیادہ ہے... سڑک پہ میں نہیں آسکتا... تو وہ کہیں گے جناب تنخواہ الگ بات ہے... پاکستان کے پنجاب کے ہزار جی۔ ایم ملا لے... ایک وزیر اعلیٰ کے پروٹوکول کے برابر نہیں... پروٹوکول کا مسئلہ الگ ہے... ارے اجر اور مزدوری کا مسئلہ الگ ہے... جہاں شہادت کے اجر کی بات ہے... یہ بات الگ ہے... جہاں شہادت کے پروٹوکول کی بات ہے یہ بات الگ ہے۔

امت مرحومہ کے شہداء کا اعزاز:

حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احادیث کا مطالعہ کر کے دیکھ... فرمایا قیامت کے دن جب میری امت کا شہید آئے گا... اگر رستے میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر بھی کھڑے ہوں گے تو فرشتہ کہے گا... حضرت آپ ذرا رستہ چھوڑ دیں... فرمایا کیوں...؟ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا شہید آرہا ہے... میرے دوست! شہید کے پروٹوکول کی بات ہے... اگر تو نے ہزار سنت کو زندہ کیا ہے... لیکن اگر تیری موت گھر پر آئی ہے۔

تو میرا دوست تیرے کپڑوں کو اتار کے تجھے غسل دیا جائے گا... لیکن میدان جنگ میں کٹنے والے کے چہرے پہ داڑھی بھی نہیں ہے... میدان جنگ میں کٹنے والا وہ نماز بھی نہیں پڑھتا... لیکن شریعت کہے گی... نہ نہ اس کے بدن کے کپڑے بھی نہیں اتارنے... ارے وجہ کیا ہے...؟ یہ اس کا پروٹوکول ہے... ہمیں انہی کپڑوں میں اچھا لگتا ہے... اس کے کپڑے تم نے کاٹنے نہیں... اسی کپڑے کو کفن بنا دو... قیامت والے دن کفن والے آئیں گے... لیکن یہ انہی کپڑوں میں آئے گا... میں ان کپڑوں کو دیکھ کر داد دیتا ہوں۔

ارے یہ تو گھر میں فوت ہوا... نماز کی حالت میں بیت اللہ میں فوت ہوا... کہا جی اس کو غسل دے دو... اچھا جی... کہا شہید کو نہیں دینا... اللہ کیوں نہیں دینا... اس کے بدن پہ تو خون ہے... خون تو ناپاک ہوتا ہے... اسے تو پاک کرنا چاہیے... اور یہ طواف کرنے والا غسل کر کے گیا تھا... نئے کپڑے پہن کے گیا تھا... فرمایا نہیں نہیں... آج مسئلہ اجر کا نہیں آج مسئلہ پروٹوکول کا ہے... ارے اس کو کفن دینا ہے... لیکن اس کو

انہی کپڑوں میں دفن کرنا... یہ اس کے خون کا پروٹوکول ہے... اس کے کپڑوں کا پروٹو کول ہے۔

روز قیامت شہید کا پروٹوکول:

اگر یہ قیامت کے دن آئے گا... نماز والا پریشان ہو گا... اللہ میرا کیا بنے گا شہید پریشان نہیں ہے... وہ کہتا ہے اللہ اس کا کیا بنے گا... نمازی کہتا ہے میرا کیا بنے گا شہید کہتا ہے ان کا کیا بنے گا... اللہ فرماتے ہیں کیوں...؟ شہید کہے گا اللہ تنہا نہیں جاتا میرے استاد بھی جائیں گے... تنہا نہیں جاتا میرے دوست بھی جائیں گے... ارے سفارش پروٹوکول سے چلتی ہے... تنخواہوں سے کبھی سفارشیں نہیں چلا کرتیں... ارے سو شہید کا اجر تو ملے گا مگر ایک شہید کا پروٹوکول نہیں ملے گا... اللہ جنت میں تو جانا ہے۔

شہید کا جنازہ:

جنازہ آگیا فرمایا غسل بھی نہیں دینا... امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنازہ بھی نہیں پڑھنا... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا... "اللھم اغفرلحینا ومیتنا یہ تو اس کی معافی کے لئے ہے...ارے اس کی معافی کا تو خالق نے اعلان کیا "یغفرك فی اول دفعۃ من الدم "یہ تو بخشا گیا... اس کا جنازہ کیا پڑھنا... لیکن قربان جاؤں... امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فقاہت پر... فرمایا جنازہ کیوں نہ پڑھیں... یں اپنی زبان میں کہتا ہوں میرے امام نے سمجھایا ہے... کہ میت دو قسم کی ہوتی ہے۔

1... ایک میت وہ ہوتی ہے کہ جنازہ پڑھیں گے... چالیس بندے شریک ہو جائیں گے تو یہ میت بخشی جائے گی۔

2...اور ایک میت وہ ہوتی ہے کہ ہم جنازہ پڑھیں گے... اس کی وجہ سے ہم بخشے جائیں گے اس کا جنازہ یوں نہ پڑھ... کہ یہ تیرے جنازے کا محتاج ہے... بلکہ اس لئے پڑھنا کہ اس کے جنازے سے میں بخشا جاؤں گا... کبھی تو نے سوچا کہ لوگ شہیدوں کے جنازے میں کیوں دوڑتے ہیں... یہ شہادت کا پروٹوکول ہے۔

وقت شہادت اور پروٹوکول:

من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد

یہ سنت کو زندہ کرنے والا... اللہ سب کو توفیق عطاء فرمائے... اللہ مجھے اور تجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مرمٹنے کی توفیق دے... اور بدعت کو مٹانے کی توفیق دے دے... اگر سنت کو زندہ کرنے والا قیامت والے دن جنت میں گیا ہے... میرا اللہ پوچھے گا کچھ چاہیے اللہ سب کچھ مل گیا ہے... اللہ فرمائیں گے چاہیے تو مانگ لو... اللہ کچھ نہیں مانگنا... دنیا کی مشقت سے جنت میں آیا ہوں... اللہ مجھے اور کیا چاہیے... اللہ اس پروٹوکول والے سے پوچھے گا... کچھ تجھے بھی چاہیے... کہے گا اللہ کچھ مجھے بھی چاہیے کچھ مجھے بھی عطا کر دے نا... اللہ فرمائیں گے کیا چاہیے... اللہ ایک مرتبہ دنیا میں بھیج دے نا... کیوں میری جنت میں نعمتیں کم ہیں... میری جنت تجھے پسند نہیں ہے... یہ حور وغلمان تیرے لئے ہیں... ارے تیری خدمت کے لئے ہیں۔

کہا نہیں اللہ مجھے ایک مرتبہ بھیج دے نا... فرمایا کیوں...؟ جنت سے جانا چاہتا ہے... اللہ تیری جنت میں سارے مزے ہیں... تیری جنت مزدوری کا نام ہے۔ تیری جنت اجر کا نام ہے... اللہ میں اجر کی بات نہیں کرتا... جب تیری راہ میں کٹا تھا... اس وقت جو فرشتے اترے تھے... جو پروٹوکول وہ لائے تھے... اللہ وہ پروٹوکول جنت میں تو

نہیں ہے نا... ایک مرتبہ مجھے پھر بھیج دے... ارے پروٹوکول کا مسئلہ الگ ہے... اجرت کا مسئلہ الگ ہے۔

اجر اور قدر میں فرق:

من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد

جو میری ایک مردہ سنت کو زندہ کرے گا اللہ سو شہید کا اجر دیتا ہے... ارے اجر الگ ہے... قدر الگ ہے... بات اجر کی نہیں بات قدر کی ہے... بات اجرت کی نہیں بات پروٹوکول کی ہے...بات مزدوری کی نہیں مسئلہ مقام کا ہے... میدان جنگ میں جانے سے جو پروٹوکول ملتا ہے نا...وہ شہادت پہ گھر رہ کے صدق دل سے مانگنے پر وہ پروٹوکول نہیں ملا کرتے... پروٹوکول الگ ہے اجر الگ ہے... تو بات میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ کوئی آدمی بھی شہید ہونا چاہے... اب بتاؤ ہو سکتا ہے یا نہیں... اگر صدق دل سے مانگے گا اللہ شہادت کے مرتبہ تک پہنچادے گا۔

میں اس لئے کہتا ہوں حضرت ابو بکر صدیق کو...صورتاً شہادت نہ ملے... تب بھی شہید ہیں... حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے... اگر کسی کو شہادت کی صورت نہ ملے... وہ تب بھی شہید ہے... وہ شہادت تو مانگتے تھے... ارے ایک مقام نبوت کا ہے... ایک مقام صحابیت کا ہے... ایک مقام شہادت کا ہے... ایک مقام ولایت کا ہے... مقام نبوت تو وہب ہے... مقام صحابیت تو وہب ہے... لیکن مقام شہادت اور مقام ولایت یہ کسب ہے... جو تیرے بس میں نہیں اس کی تمنا بھی نہ کرنا... جو تیرے اختیار میں ہے... اس کی تمنا بھی کرنی ہے... اور کوشش بھی کرنی ہے۔

خدائی انتخاب... انتخاب لاجواب:

میرے دوستو توجہ رکھنا! میں کہتا ہوں ایک مسئلہ نبوت کا ہے... ایک مسئلہ صحابیت کا ہے... نبوت بھی انتخاب میرے اللہ کا ہے... صحابیت بھی انتخاب میرے اللہ کا ہے... لیکن شہادت اور ولایت یہ تو رب نے تجھے اختیار دیا... تیری مسجد میں امام موجود ہے... اس کا انتخاب تیری مسجد کی کمیٹی کا ہے... تیرے مدرسے کا مدرس اس کا انتخاب تیرے مہتمم کا ہے... انتخاب کالج کے پروفیسر کا یا پرنسپل کا ہو گا... لیکن نبوت تو انتخاب میرے اللہ کا ہے...پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابی"

معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم ج 4 ص 2117، الجامع لاخلاق الراوی ج 4 ص 71

اور ایک روایت میں اصحابی کی بجائے "اصحابا" آتا ہے

معجم الاوسط ص 144 ، مستدرک حاکم ج 2 ص632

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے میرے سر کو تاج نبوت کے لئے چنا میرے شاگردوں کے سروں کو تاج صحابیت کے لئے چنا... نبوت انتخاب بھی اللہ کا ہے صحابیت انتخاب بھی اللہ کا ہے... اگر اس امام پہ تنقید کرے گا تنقید مسجد کی کمیٹی پر ہو گی اگر تنقید مدرس پہ کرے گا تنقید مہتمم کے انتخاب پر ہو گی... اگر تنقید پروفیسر پر کرے گا تو تنقید کالج کے پروفیسر پہ ہو گی... اگر تنقید نبوت پر کرے گا تو تنقید انتخاب خداوندی پہ ہو گی... اگر تنقید صحابی پر کرے گا... تو تنقید انتخاب خداوندی پہ ہو گی۔

میرے دوستو! بندے کے انتخاب پہ تنقید کر لینا... خدا کے انتخاب پر کبھی تنقید نہ کرنا کیوں... ؟ نبوت مقام انتخاب خداوندی کا نام ہے... صحابیت مقام انتخاب خداوندی کا نام ہے... میں اگلی بات کہتا ہوں... جس طرح نبوت بھی عمل سے نہیں ملتی

صحابیت بھی عمل سے نہیں ملتی... اس پر میں دلیل دینا چاہتا ہوں... تو نے حدیث کئی بار سنی ہو گی۔

پہلے تو نے خطیب سے سنا ہو گا اپنے مسلک کے وکیل سے بھی سن... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ،وَلاَ نَصِيفَهُ۔

مصنف ابن ابی شیبہ جز 12 ص174

فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کبھی نازیبا جملہ نہ کہنا۔

تسبوا کا معنی:

تسبوا کا معنی یہ گالی دینا نہیں... عربی زبان میں گالی دینے کے لئے لفظ شتم آتا ہے... عربی زبان میں نازیبا جملے کے لیے لفظ "سب" آتا ہے... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا "لا تشتموا اصحابی" میرے صحابہ کو گالی نہ دینا... ارے گالی تو دینا بلا وجہ کافر کو بھی جائز نہیں ہے... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دینے کا کیا معنی ہوا... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا تسبوا اصحابی" ان کو نازیبا جملے نہ کہنا... ان کے بارے میں نازیبا خیال نہ لانا... کیا معنی؟ توجہ رکھنا! میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا صحابی کو برا نہ کہنا... ہاں ہاں! ارے ایک مسئلہ ہے کافر کا... ایک مسئلہ ہے متبع کا... ایک مسئلہ ہے مبتدع کا... ایک مسئلہ مومن کا ہے۔

مقام صحابہ بلند تر ہے:

کوئی آئے گا وہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہ الزام لگائے گا... کوئی آئے گا صحابہ پہ اعتراض کرے گا... فرمایا "لاتسبوا اصحابی" اعتراض بھی نہیں کرنا... انتخاب

خداوندی ہے... لیکن ممکن ہے کوئی مومن ہی کہہ دے... اللہ ہم اعتراض تو نہیں کرتے ہم الزام تو نہیں لگاتے... ہم تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ماننے والے ہیں... لیکن ہم ایک بات کہنا چاہتے ہیں... میں نے کہا تو بات کیا کہنا چاہتا ہے... ممکن ہے کوئی مومن کہہ دے فلاں صحابی قرآن کا حافظ تھا... میں نے کہا نہیں ہے... کہنے لگا میرا باپ تو حافظ تھا اچھا تو پھر کیا ہوا... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد تو حافظ نہیں ہے... میرے باپ کے دس بیٹے دس قرآن کے حافظ... فلاں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کتنے کئے؟ میں نے کہا جی ایک کیا تھا... کہتا ہے میرے ابو نے پچاس کیے ہیں... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرے کتنے کیے؟ میں نے کہا بھائی دو کیے... کہتا ہے میرے باپ نے تو سو کیے۔

اب کسی کے دل میں خیال نہ آئے... میرے باپ نے حج اتنے کیے... میرے باپ نے عمرے اتنے کیے... میرا باپ تو قرآن کا حافظ ہے... میرے بیٹے قرآن کے حافظ ہیں... تو تمہارے دل میں یہ خیال نہ آئے... کہ یہ عمل کی وجہ سے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ جائے گا... فرمایا ''لاتسبوا اصحابی'' اے ایمان والو! تم بھی میرے صحابی کے بارے میں نازیبا جملہ نہ کہنا... ارے وجہ کیا ہے... اگر تم حفظ کرو گے... تو ایک قرآن پڑھ لو گے... کتنی مرتبہ پڑھ لو گے... دس ہزار مرتبہ پڑھ لو گے ارے نمازیں پڑھو گے تو کتنی پڑھ لو گے...؟ ارے صدقے دو گے تو کتنے دو گے... ؟ ارے قرآن کا پڑھنا تو آسان ہے وہ اللہ نے بھیجا ہے... قرآن پڑھنا تو آسان ہے اس پہ لگتا جو کچھ نہیں... روزہ رکھنا تو آسان ہے اس پہ کچھ بچ جاتا ہے... سب سے زیادہ مشکل تو خرچ کرنا تھا نا۔

خرچ میں قیمتی چیز:

ارے خرچ کرنے میں مال بھی نہیں ہے... چاندی بھی نہیں ہے... ارے دنیا میں قیمتی مال سب سے زیادہ سونا ہے نا... سونا ایک ذرہ بھی کوئی نہیں دیتا... ارے مال موجود ہو لوگ زکوٰۃ بھی نہیں دیتے... عورت کے پاس زیور ہو... عورت زیور پہ مرتی ہے... ارے اصلی نہ ہو تو نقلی زیور بناتی ہے... تمہارے ہاں تو سب سے قیمتی سونا ہی ہے نا... فرمایا کتنا خرچ کر لو گے... ؟ ارے ایک من خرچ کرو گے اتنا تو کوئی خرچ نہیں کرتا... دس من صدقہ کر لو گے یہ تو کوئی نہیں کرتا... اچھا تم کتنا خرچ کر لو گے... اس دور میں مدینہ منورہ میں سب سے بڑی مثال احد پہاڑ کی تھی... کیونکہ قرب وجوار میں بلندی احد پہاڑ کی تھی... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... ارے چاندی تو کم قیمت ہے... جو تو کم قیمت ہے باقی اعمال تو آسان ہیں... مشکل تو خرچ ہے... اس میں بھی سونا... یہ سب سے مشکل ہے... احد پہاڑ کے برابر سونا یہ کتنا بڑا عمل ہے۔

فرمایا اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر لو... اور میرا صحابی ایک مٹھی جو آدھی مٹھی جو کی دے... یہ تمہارا احد پہاڑ کے برابر سونا میرے صحابی کی مٹھی بھر جو کے برابر بھی نہیں ہے... ارے تم نے قرآن پڑھا تو کیا ہوا... تیرا باپ حافظ ہوا تو کیا ہوا پچاس حج کئے تو کیا ہوا... ارے تیرے باپ نے سو عمرے کیے تو کیا ہوا... میرے صحابی کو عمرے پہ نہ تولنا... میرے صحابی کو اعمال پہ نہ پرکھنا... ارے وجہ یہ ہے حاجی کو عظمت حج کی وجہ سے ملتی ہے... قاری کو عظمت قرآن کی وجہ سے ملتی ہے... نمازی کو عظمت نماز کی وجہ سے ملتی ہے... مجاہد کو عظمت جہاد کی وجہ سے ملتی ہے... ارے مصدق کو عظمت صدقے کی وجہ سے ملتی ہے... مبلغ کو عظمت تبلیغ کی وجہ سے ملتی ہے۔

آپ نے خرید کر انمول کر دیا:

ارے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہ غور کرنا صحابی کو عظمت ملتی ہے صحبت نبوت کی وجہ سے ملتی ہے... ارے نماز کا مقام مانا وہ کم ہے... روزے کا مقام مانا وہ کم ہے... حج کا مقام مانا وہ کم ہے... صحبت نبوت کا مقام تو رب کعبہ کی قسم عرش سے بھی زیادہ ہے۔

اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ:

میرا عقیدہ ہے... اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ یہ ہے... کہ زمین پر عظمت والی جگہ یہ مسجد ہے... آگے جائیں تو بیت القدس ہے... آگے جائیں تو حرم مکہ ہے... آگے جائیں تو بیت اللہ ہے... آگے جائیں تو اللہ کی کرسی ہے... آگے جائیں تو لوح محفوظ ہے... آگے جائیں تو عرش معلیٰ ہے... کیا یہ عقیدہ تیرا نہیں ہے...

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی مٹی کے ذرے... جن میں شعور بھی نہیں ہے... جن میں دیکھنے والی آنکھ بھی نہیں ہے... جن کے سننے والے کان بھی نہیں ہیں...

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی مبارک کے ذرے۔ ارے مٹی کو تو لوگ بے جان کہتے ہیں مٹی کو تو لوگ بے شعور کہتے ہیں...

ہمارا عقیدہ یہ ہے مٹی کے قبر مبارک کے وہ ذرے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کے ساتھ ملے ہیں... وہ مسجد نبوی سے بھی اعلیٰ ہیں... وہ مسجد القدس سے بھی اعلیٰ ہیں وہ بیت اللہ سے بھی اعلیٰ ہیں...

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی مٹی کے ذرے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کے وجود سے ملے ہیں... وہ لوح محفوظ سے بھی اعلیٰ ہے... وہ اللہ کی کرسی سے بھی اعلیٰ ہیں... عرش معلیٰ سے بھی اعلیٰ ہیں۔

المہند ص 11

پھر میرے جھنگ کے سنی تو بتا... قبر مبارک کی مٹی کے وہ ذرے جن میں شعور بھی نہیں... جو لاشعور ہو کے اللہ کے عرش سے اعلیٰ ہیں۔

☆... صدیق تو شعور والا ہے۔ ☆... عمر تو عقل والا ہے۔

☆... عثمان تو علم والا ہے۔ ☆... علی تو عقل والا ہے۔

جس میں شعور نہیں ہے وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ملتا ہے... وہ عرش سے بھی بڑھ جاتا ہے... اور صدیق کے کندھے پہ تو خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتا ہے... ارے مٹی کے ذروں اور صحابی میں فرق کیا ہے... ؟ ارے مٹی میں تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خود گئے ہیں... صحابی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہے... وہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گیا ہے تو مٹی کے ذروں کو وجود ملا ہے... یہاں صحابی خود چل کے آیا ہے... اس لئے میں کہتا ہوں میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... میرے صحابی کو نماز میں نہ دیکھنا... ارے روزے میں نہ دیکھنا۔

یہ رتبہ بلند ملا جسے مل گیا:

رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں تھا... میرے دوستوں نے فون کیا... کہتا ہے مولانا کہاں بیٹھے ہو... میں نے کہا مسجد نبوی میں... کہتا ہے کون سی جگہ... میں نے کہا یہ مسجد نبوی کا صحن ہے... جہاں پر چھتریاں بنی ہوئی ہیں... مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرف منہ کرلے جو قبلہ کی مخالف سمت ہے... اس میں دوسرا استون ہے

میں اس کے نیچے بیٹھا ہوں... وہ آگئے اس میں ایک میرا عقیدت مند سنی نوجوان تھا...اور ایک میرا مریض بھی تھا... جہاں ڈاکٹر جاتے ہیں تو مریض تو آیا کرتے ہیں... کبھی دوائی لینے اور کبھی شرارت کرنے... میرا مریض کہنے لگا یہاں کیوں بیٹھے ہو... ؟

میں نے کہا میری مرضی کہتا ہے... وجہ میں نے کہا نہیں بیٹا ... میں تجھے وجہ بتاتا نہیں بلکہ دکھاتا ہوں... بتانا اور ہے دکھانا اور ہے... کیا معنی...؟ میں نے کہا اٹھاؤ نظر یہ ستون ہے... جہاں پہ ڈاٹ ختم ہوتی ہے... کیا لکھا ہوا ہے... کہتا ہے نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ (سامعین... سبحان اللہ) میں نے کہا یہاں کیا لکھا ہے...؟ کہتا ہے نعمان بن ثابت میں نے کہا... ادھر قبلہ کی طرف آ...ادھر کیا لکھا ہے ؟ کہتا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا ادھر... کہتا ہے عمر رضی اللہ عنہ... میں نے کہا ادھر کہتا ہے... عثمان میں نے کہا بائیں طرف... کہتا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... میں نے کہا دائیں طرف کہتا ہے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ... میں نے کہا بائیں طرف کہتا ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ... اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے کہا آگے کیا ہے... کہتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ... میں نے کہا یہاں آگے کیا لکھا ہے... کہتا ہے نعمان بن ثابت۔

میں نے کہا پھر میں یہ بات کہہ سکتا ہوں نا۔ کہ اللہ سے علم و عمل اس روضے والے کو ملا... اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب پیغمبر کو ملا... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نعمان بن ثابت کو ملا... میں کہہ سکتا ہوں میں شکریہ ادا کرتا ہوں نعمان بن ثابت کا... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لیتا ہے... میں شکریہ ادا کرتا ہوں وہ اس روضے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لیتے ہیں... میں کہتا ہوں ارے

ہاں ہاں "موتوابغیضکم" غیض غضب میں جل جا... مر جا... مر جا... جا میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کا رنگ بھی تو نہیں مٹا سکتا... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام چمکتے رہیں گے یہ بھی تو روضے سے کھرچ نہیں سکتا... میر انعمان بن ثابت بھی دمکتا رہے گا... اس کو بھی تو نہیں کھرچ سکتا... ارے میں نعمان بن ثابت سے اصحاب تک پہنچا ہوں... اور اصحاب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہوں۔

اس لئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میری منزل کا نام ہے... ابو حنیفہ راستے کا نام ہے... میں کہتا ہوں ہم نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو راستہ مان کے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو منزل مانا ہے... میرا مریض کہنے لگا بات سمجھ آگئی... میں نے کہا ارے مان بھی لے نا میں آج جھنگ میں بھی کہتا ہوں... اگر کوئی غیر مقلد ماں نے جنا ہو... ارے کوئی انگریز کا ایجنٹ موجود ہو... ارے جس مولوی کو تو نے مانا ہے... اس مولوی کا نام مدینہ منورہ کی مسجد کی بیت الخلاء میں بھی نہیں ہے... اور جس کو امام میں نے مانا ہے... اس کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کے سامنے... مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ستون پر موجود ہے تو بتا میں تیرے ملا کو مانوں... یا اپنے امام نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کو مانوں... جو آج بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کے سامنے ہے... قیامت کے دن نبوت کے ساتھ حوض کوثر پر ہو گا۔

مسئلہ توسل:

مجھے کہتا ہے مجھے یہ بتاؤ اس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں... میں نے کہا جی ہاں کہتا ہے... اگر کوئی بندہ دعا مانگے اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے میرا فلاں کام کر دے... اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے میرے گناہ معاف

کر دے... اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مجھے اولاد عطا کر دے... کیا یہ دعا مانگ سکتے ہیں... میں نے کہا تو بتا؟ کہتا ہے جی نہیں... مانگ سکتے ہیں...؟ میں نے کہا تیرا یہ عقیدہ ہے کہتا ہے میرا ذہن یہ ہے... دعا یہ مانگیں اللہ نماز کے وسیلہ سے... اللہ روزے کے وسیلہ سے... اللہ تلاوت کے وسیلہ سے... میں نے کہا کیا معنی... ؟ عمل کے وسیلہ سے مانگیں تو ٹھیک ہے... کہتا ہے ٹھیک ہے... میں نے کہا روضہ والے کے وسیلہ سے مانگیں تو... ؟ کہتا ہے ٹھیک نہیں ہے... میں نے کہا میرے دوست یہ بتا... یہ روزہ خود آیا ہے یا کوئی لے کر آیا ہے... نماز خود آئی ہے یا کوئی لے کر آیا ہے... کہتا ہے لے کر آیا ہے... میں نے کہا لے آنے والے کا نام بتا دے... کہتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... میں نے کہا روزے کا وسیلہ دیا جا سکتا ہے... تو لانے والے کا وسیلہ بھی دیا جا سکتا ہے... اگر جہاد کا دیا جا سکتا ہے... تو جہاد لانے والے کا دیا جا سکتا ہے۔

صحبت نبوی اور قرب خداوندی:

میں نے کہا تو یہ بتا تو نے نماز کا وسیلہ کیوں مانا... کہتا ہے نماز سے اللہ کا قرب ملتا ہے... میں نے کہا روزے کا وسیلہ کیوں مانا... کہتا ہے جی اللہ کا قرب ملتا ہے... میں نے کہا عمل کا وسیلہ کیوں مانا... کہتا ہے اللہ کا قرب ملتا ہے... میں نے کہا ایک عقیدہ تیرا ہے ایک عقیدہ میرا ہے... میرا عقیدہ یہ ہے نماز سے قرب ملتا ہے ضرور ملتا ہے۔ روزے سے قرب ملتا ہے ضرور ملتا ہے... لیکن ایمان کے بعد خدا کی قسم جو قرب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ملتا ہے وہ نماز سے بھی نہیں ملتا... وہ روزے سے بھی نہیں ملتا۔ بلند آواز سے ملتا ہے کہ نہیں...؟ (سامعین ملتا ہے) لیکن کجا نماز کجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود... ارے کہاں روزہ کہاں...؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا

وجود... کہاں تلاوت کہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود... میں نے کہا میرا دوست قرب ملتا ہے... لیکن جو قرب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ملتا ہے... وہ نماز اور روزے سے نہیں ملتا میں نے یوں بات نہیں سنائی میں اپنی دلیل دے کر تجھے بات سمجھانے لگا ہوں۔

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا تسبوا اصحابی" ارے اپنے عمل پہ ناز کر کے کبھی میرے صحابہ کے بارے میں غلط خیال نہ لانا... ارے وجہ یہ ہے تجھے قرب نماز سے ملے گا... صدقے سے ملے گا... ان کو تو قرب میری صحبت کی وجہ سے ملا ہے... ارے نماز کا قرب کجا میری صحبت کا قرب کجا... صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرب ملا ہے تو میرے وجود سے ملا ہے... عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرب ملا ہے میرے وجود سے ملا ہے... ارے یہ ساری اضافی چیزیں ہیں... اگر نماز نہ ہوتی یہ تب بھی صدیق تھا... روزہ نہ ہوتا یہ تب بھی صدیق تھا... اس کے لئے تو میری صحبت ہی کافی تھی... بقیہ اعمال کئے تو بہت اچھا۔

اصحاب پیغمبر اعتراض سے مبراء ہیں:

اس لئے ہم کہتے ہیں کبھی تو صحابی رسول پر اعتراض نہیں کر سکتا... اس لئے کہ تو اعتراض کرے گا... یا عقیدہ کی وجہ سے کرے گا... یا عمل کی وجہ سے کرے گا... عقیدہ کی وجہ سے بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی پر اعتراض نہیں ہے... عمل کی وجہ سے بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض نہیں ہے... لوگ پوچھتے ہیں کیوں؟ میں نے کہا وجہ یہ ہے...؟ اگر تو نے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مانا ہے... تو عقیدہ پر اعتراض نہیں... اس کی وجہ...؟ ارے عقیدہ میں خلل آجائے وہ صحابی

رہتا ہی نہیں... اب صحابی مان لیا اب عقیدہ کی بحث ہی ختم ہے...ارے عقیدہ میں خلل آیا وہ صحابی نہیں رہا عمل پہ اعتراض نہ کرنا... اس کی وجہ ہم نے عمل کی وجہ سے صحابی مانا ہی نہیں ہے... نہیں سمجھے... !ہم نے عمل کی وجہ سے صحابی مانا ہی نہیں۔

افق نبوت پر نمودار روشن ستارے:

آپ نے کہا بھائی یہ بہت بڑے عالم ہیں... آپ نے مسئلہ پوچھا اس کو مسئلہ نہ آئے لوگ کہتے ہیں کیسا مولوی ہے اس کو مسئلہ نہیں آتا... یہ بہت بڑا قرآن کا حافظ ہے۔ یہ سورۃ فاتحہ میں بھول جاتا ہے یہ کیا قرآن کا حافظ ہے... ارے حافظ تو تب ہوتا جب ہم اس کو قرآن کا حافظ ہونے کی وجہ سے مانتے... یہ تو تب ہوتا جب ہم نماز کی وجہ سے مانتے... ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو مانا ہے... حج اضافی چیز ہے...روزہ اضافی چیز ہے... ہم نے تو صحبت نبوت کی وجہ سے مانا ہے... عقیدہ پر اعتراض کرے گا صحابی رہتا ہی نہیں ہے... عمل کی وجہ سے اعتراض کرے گا ہم نے عمل کی وجہ سے مانا ہی نہیں ہے... ہم نے اس لئے کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ معیار حق ہیں... یہ تو صحبت نبوت سے صحابی یوں چمکتا ہے جیسا کہ آسمان کا ستارہ ہے... ارے آسمان پہ ستارہ بھی ہے... چاند بھی ہے... ستارہ چاند کی وجہ سے چمکتا ہے... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کی صحبت کی وجہ سے چمکتا ہے... ارے نبوت کی صحبت ہٹا دے چمک ختم ہے۔

تو میرے دوستو! مجھے یہ بات کہنے دو... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسی مثال دی ہے... ارے اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ھدایت ہے... تو صحابہ رضی اللہ عنہم نجوم ہدایت ہیں...یہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال کیوں دی

ہے... ارے ستاروں کو نور ملتا ہے وہ چاند سے ملتا ہے...تو میں یہ بات کہنے لگا ہوں... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر چاند ہے... تو میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ ستارے ہیں... ارے چاند اور ستارے میں فرق کیا ہے...؟ ارے اس بات کا خیال رکھنا ہمارا عقیدہ یہ تھا... ہر صحابی مومن ہے... ہمارا عقیدہ یہ تھا... ہر صحابی عادل ہے... ہمارا عقیدہ یہ تھا ہر صحابی حجت ہے... ہمارا عقیدہ یہ تھا ہر صحابی محفوظ ہے... لیکن اگلی بات پر غور کرنا... ہر صحابی اکیلا معصوم نہیں ہے... نبی اکیلا معصوم ہے... ہر صحابی الگ الگ معصوم نہیں ہے... اگر یہ سارے کسی مسئلے پر جمع ہو جائیں... تو ایسے ہی معصوم ہیں جیسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خود معصوم ہیں۔

مسئلہ سمجھ! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہدایت ہے... بولیں نا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہدایت ہے صحابی؟ (سامعین... نجوم ہدایت ہیں) اس لئے نبوت معصوم ہے... صحابہ جمع ہو جائیں تو معصوم ہیں... جس طرح نبوت کے فیصلے کا انکار یہ عصمت فیصلے کا انکار ہے... ارے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمع ہو جائیں تو عصمت نبوت کی طرح یہ بھی عصمت کا انکار ہے۔

توہین رسالت کی سزا سزائے موت کیوں؟:

توجہ رکھنا! ارے ایک مسئلہ نبوت کا ہے... ایک مسئلہ اصحاب نبوت کا ہے... صحبت نبوت کی وجہ سے میرے اللہ نے وہ مقام وہب عطاء کیا ہے... ہم اس لئے کہتے ہیں میرے دوستو! اس دلیل پہ غور کرنا... یہ جو ہم نے کہا ہے نبوت کی توہین کرے ارے سزائے موت دے دے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی توہین کرے سزا، سزائے عمر قید دے دے... لوگ پوچھتے ہیں ارے دونوں میں مناسبت کیا ہے؟

نبی کی توہین پہ سزائے موت کہتے ہو... صحابی کی توہین پہ سزائے عمر قید کہتے ہو... ارے یہاں تم سزائے موت تو نہیں کہتے۔

میں نے کہا ارے وجہ یہ ہے... نبوت کی توہین پہ سزائے موت اس وجہ سے کہ نبوت دینے والا تو میرا اللہ ہے... نبوت اللہ کا انتخاب ہے... انتخاب خداوندی کو دیکھ کر اس نے خالق کے انتخاب کا انکار کیا ہے... اس ظالم کو زندہ رہنے کا حق ہی نہیں ہے... اس کو سزائے موت دے دے... جو صحابہ کا گستاخ تھا... عمر قید کی بات کیوں کی ہے۔ میں نے کہا ارے ہاں ہاں! نبوت براہِ راست اللہ کا انتخاب ہے... اور صحابی بالواسطہ اللہ کا انتخاب ہے... نبوت انتخاب بلاواسطہ ہے صحابی بالواسطہ ہے...جب بالواسطہ ہو گا سزا کم ہو گی...بلاواسطہ ہو گا سزا بڑھ جائے گی... اگر بلاواسطہ کا انکار کیا تو سزا؛ سزائے موت ہے... بالواسطہ کا انکار کیا تو سزا؛ سزائے عمر قید ہے۔

صحبت نبوت کی اہمیت:

پھر لوگ پوچھتے ہیں تم اتنی سخت بات کیوں کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں نہیں! میرے دوست ارے تو نے توجہ ہی نہیں کی... وجہ یہ ہے ارے دنیا میں نمازی بڑے نیک لوگ ہیں...روزے دار بڑے نیک لوگ ہیں...لیکن کبھی تم نے غور کیا... ارے یہ نیک آدمی ہے کیوں...؟ ارے یہ نماز پڑھتا ہے... یہ نیک آدمی ہے کیوں...؟ مخصوص ایام کے روزے رکھتا ہے...ارے یہ نیک آدمی ہے کیوں...؟اس نے تبلیغی جماعت میں سال لگایا ہے... ہر سال چلہ لگاتا ہے... یہ نیک آدمی ہے اس نے دس مرتبہ جہاد کیا ہے... اس نے کہا پھر کیا ہوا... اس کی توہین کرتا ہے قرأت کی وجہ سے اس کو عظمت ملی ہے... یہ توہین قرأت کی ہے... روزے دار کی توہین کرتا ہے اس کو عظمت روزے

کی وجہ سے ملی ہے یہ توہین روزے کی ہے... نمازی کی توہین کرتا ہے تو توہین نماز کی ہے... اس کی توہین کرتا ہے تو نماز کی وجہ سے عظمت ملی ہے توہین نماز کی ہے... ارے اس کی توہین کرتا ہے توہین تبلیغ کی ہے کہ تبلیغ کی وجہ سے اس کو عظمت ملی ہے... یہ مجاہد ہے اس کی توہین کرتا ہے تو جہاد کی توہین ہے کیوں اس کو عظمت جہاد کی وجہ سے ملی ہے... میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معاملہ جو جدا ہے۔

اگر تو نے صحابی کی توہین کی ہے توہین نماز کی نہیں ہے... اگر صحابی کی توہین کی ہے تو میرا دوست یہ روزے کی توہین نہیں ہے... یہ توہین صحبت نبوت کی ہے... ایک توہین صحبت نبوت کی ہے... ایک توہین نبوت کی ہے اگر توہین نبوت کی کرے تو سزا، سزائے موت ہے... اگر توہین صحبت نبوت کی کرے تو تھوڑا سا نیچے آ کے سزا، سزائے عمر قید ہے... اس لیے ہم نے کہا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقام پہ تو غور کرنا۔ایک مقام نبوت کا ہے ایک مقام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے مقام نبوت بھی وہب ہے... مقام صحابیت بھی وہب ہے... اور ایک مقام شہادت ہے یہ مقام کسب ہے اور ایک مقام ولایت ہے یہ بھی مقام کسب ہے۔

تین طبقے:

1...ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن

2...صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

3...اہل بیت رضی اللہ عنہم

1:ازواج مطہرات:

توجہ رکھنا! ایک ذوق کی بات کہنا چاہتا ہوں... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب توحید کا اعلان کیا... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رسالت کا اعلان کیا... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملنے والے... ارے تین طبقات آئے... ایک طبقہ وہ ہے جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت کو دیکھا... اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کہتے ہیں... اسے پیغمبر کا حرم کہتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنھن... اسے امہات المومنین کہتے ہیں... یہ تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت کے مسئلے باہر پہنچائیں گی... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیوں...؟ فرمایا میں تو ہر آدمی کا نبی ہو... میں نے گھر کے مسئلے بھی دینے ہیں... میں نے باہر کے مسئلے بھی دینے ہیں۔

لیکن بہت سارے مسئلے ایسے ہیں جن کا تعلق حجاب سے ہوتا ہے میں براہِ راست مسئلہ دوں گا ہو سکتا ہے لوگ عجیب سمجھیں مسئلہ بیوی کو دوں گا بیوی عورتوں کو دے گی عورت اپنے خاوند کو دے گی خاوند اپنے شاگردوں کو دے گا تو اس طرح مسئلہ بڑے ادب کے ساتھ دنیا میں پھیل جائے گا... اللہ اس کے لئے مجھے ازواج دے دے نا... جو میری خلوت کے مسئلوں کو باہر لے جائیں... فرمایا میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تجھے ایک نہیں گیارہ دوں گا... اس لیے کہ تیری خلوت کے مسئلے زیادہ ہیں ممکن ہے ایک سمیٹ نہ سکے... میں گیارہ دیتا ہوں... اللہ نے گیارہ ازواج دیں ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنھن انہوں نے خلوت کے مسئلے امت کو جلوت میں دیے ہیں۔

2...صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم :

اللہ تو نے مجھے دنیا میں بھیجا "وما ارسلنك الا رحمة للعالمين"

سورۃ الانبیاء پ 17 آیت نمبر 107

رحمت بنا کے بھیجا... میں نے پوری دنیا میں دین دینا ہے... میں تو مدینہ میں

ہوں... میں تو تبوک تک گیا ہوں... میں کتنے سفر اکیلے کروں گا... میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعالمین ہے... تو اکیلا نہیں جا سکتا میں نے تجھے جماعت دی ہے... یہ جماعت پوری دنیا میں جائے گی... پھر ہو گا کیا...؟ فرمایا پھر ہو گا کیا...؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ترمذی کی روایت ہے... حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں ہیں فرماتے ہیں: "کان عثمان رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

ترمذی ج 2ص 211

ارے زمین پہ اللہ کا رسول یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عثمان مکہ میں یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول ہے حضرت معاذ یمن میں گئے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الحمد للہ الذی وفق رسول رسولہ لما یحب ویرضی رسول اللہ"

ترمذی ج 1 ص379

ارے لوگو! مدینہ میں میں اللہ کا رسول ہوں... اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن میں میرا رسول ہے... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو میرے نمائندے... میں کچھ نمائندے تجھے دوں گا... تو میری بات میں بد دیانتی العیاذ باللہ نہیں کرتا... وہ تیرے معاملہ میں دیانت کا معاملہ رکھیں گے... اللہ تو نے مجھے صحابہ دیے جو دین کو دنیا میں پھیلا دیں گے لیکن میں تو صرف پھیلانے کے لئے نہیں نا آیا ۔ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ"

سورۃ التوبۃ پ 10 آیت 33

اللہ میں تو دین غالب کرنے کے لئے آیا ہوں... صرف پھیلانے کے لئے تو نہیں آیا... غالب بھی کرنا ہے فرمایا کیا ہوا...؟ میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا نہیں۔

☆... میں تجھے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوں گا... 1100000 گیارہ لاکھ مربع میل پہ دین غالب کر دے گا۔

☆... میں تجھے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوں گا... 2200000 بائیس لاکھ مربع میل پہ دین غالب کر دے گا۔

☆... میں عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوں گا... 4400000 چوالیس لاکھ مربع میل پہ دین غالب کر دے گا۔

☆... میں تجھے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوں گا 64,65,000 چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل پہ دین غالب کر دے گا... میں غلبہ دین کے لئے تجھے اصحاب دوں گا... یہ بات تو ٹھیک ہے میری خلوت کے مسئلے باہر بھی چلے گئے... میرا دین دنیا میں پھیل بھی جائے گا... میرا دین غالب بھی ہو جائے گا۔

3...اہل بیت :

میری ایک تمنا بھی ہے یہ تو میرا مشن تھانا... کہ دین دنیا پہ غالب ہو جائے۔ اللہ میری ایک تمنا بھی ہے کیا وہ پوری ہو سکتی ہے: "والذی نفسی بیدہ لوددت انی اقتل فی سبیل اللہ"

نسائی ج 2ص 60

کہا اللہ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں... میں قسم نہ بھی اٹھاتا تو میں تو تیرا سچا نبی ہوں... میں تو تیرا سچا رسول ہوں... اللہ میری تمنا یہ ہے... میرے جسم کے ٹکڑے کے دیے جائیں... اللہ میری تمنا پوری کر دے نا... اللہ نے قرآن میں فرمایا "واللہ یعصمك من الناس"

سورۃ المائدۃ پ 6 آیت 67

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو میں پہلے اعلان کر چکا ہوں کہ... تجھے کافر قتل نہیں کر سکتا... اللہ تیرا اعلان بھی ٹھیک ہے... لیکن میری تمنا بھی پوری کر دے نا... اللہ تیرا اعلان بھی برحق ہے... لیکن میری تمنا کا کیا بنے گا... ؟ اللہ نے فرمایا ٹھیک ہے... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں تجھے یوں نہیں یوں دوں گا... اگر میں تجھے کٹوادوں... کافر کہے گا میں نے نبی کو کاٹ دیا... محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو مجھ سے گوارا نہیں ہے... کہ لوگ تجھے کاٹ دیں... لیکن میں تیری تمنا پوری کر دوں گا... اللہ وہ کیسے...؟ حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا؛ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں... حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بعد... دوسرے نمبر پر کلمہ پڑھنے والی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں۔

مدینہ منورہ میں آئی بڑی پریشان تھیں... حضور مجھے دکھ ہوا ہے... فرمایا ہوا کیا فرمایا میں نے رات خواب دیکھا... ہوا کیا آپ کے بدن کا ایک ٹکڑا کٹا ہے... اور کٹنے کے بعد میری گود میں گرا ہے... میں تو بڑی غم زدہ ہوں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی... فرمایا تجھے مبارک ہو... فرمایا کس بات کی... فرمایا میرا لخت جگر پیدا (حسین) ہو گا... لیکن تیری گود میں پرورش پائے گا... تجھے مبارک ہو... حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا ہے... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کا حصہ ہے۔

نبی کی تمنا کو اللہ نے پورا کر دیا... مگر کیسے؟ :

جب قاتل آجائے تو باپ کہتا ہے... ارے میرے بیٹے کو نہ مارنا... مجھے مار دے ارے یہ میری نشانی ہے... دنیا میری نشانی کو دیکھ لے... یہ میرے جسم کا حصہ ہے

ارے بیٹے کا کٹ جانا یہ باپ کا کٹ جانا ہے... بیٹے کا قتل ہو جانا یہ باپ کا قتل ہو جانا ہے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمنا کی ہے والذی نفسی محمد بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ اللہ میرا جی چاہتا ہے مجھے کاٹ دیا جائے... تو نے اعلان فرمایا تھا نا... کہ میں تجھے نہیں کٹنے دوں گا... میرے اللہ تمنا کا کیا کریں فرمایا میں نے تجھے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیا ہے تیرا مشن تھا نا کہ میری خلوت کے مسئلے باہر جائیں تجھے ازواج دیں ہیں۔ تیرا مشن تھا کہ میرا دین دنیا پہ غالب آجائے میں نے تجھے اصحاب دیے... تیری تمنا ہے مجھے دین کے لئے کاٹ دیا جائے... میں نے اس کے لیے تجھے آل دی ہے۔

تو میرے دوستو! ایک کام ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے... ایک کام اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے... ایک کام آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے... ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوت کے مسئلے باہر دیے... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کے دین کو غالب کیا ہے... آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کٹ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کو پورا کیا ہے۔

جو چلے تو جاں سے گزر گئے:

پھر میں دوسرے لفظوں میں کہتا ہوں ایک ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن ایک ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا... دنیا پہ دین غالب رہنا یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن ہے... دین پہ کٹ جانا یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا ہے... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم محرم کو... خود کو کٹوا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کیا ہے... اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس محرم کو... خود کو کٹوا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کو پورا کیا ہے... پھر تیرے ذہن میں سوال

آئے گا... نہیں آیا تو آنا چاہیے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا دن یکم محرم ہے... حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی شہید ہیں... شہادت کا دن دس محرم ہے... تیرے ذہن میں سوال آنا چاہیے... یہ یکم کو کیوں؟ وہ دس کو کیوں ہے...؟ اگر تو تاریخ پہ غور کرے تو اسلامی تاریخ میں پہلا وہ شخص جس کو امت نے امیر المومنین کا لقب دیا... وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ...؟ ارے امیر المومنین کے لقب کا آغاز بھی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے... اسلامی مہینوں کے اعتبار سے... شہادت کی داستاں چلی تو یکم محرم کو پہلے شہید عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں... ارے وجہ یہ ہے یکم محرم پہلے ہے دس محرم بعد میں ہے... ارے پہلے شہید، شہید مشن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے... اور دوسرا شہید وہ شہید تمنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے... مشن مقدم ہوتا ہے... تمنا موخر ہوتی ہے... مشن پہلے ہوتا ہے... تمنا بعد میں ہوتی ہے... مشن پہ کٹنے والا پہلے کٹا... تمنا پہ کٹنے والا بعد میں کٹا (نعرے) مشن اور ہے... تمنا اور ہے... بولیں نا مشن اور ہے تمنا؟

مشن مقدم ہوتا ہے اور تمنا مؤخر:

یہ جامعہ محمودیہ بنا ہے پوچھو مولانا سے "محمودیہ" کیوں بنا ہے...؟ تو فرماتے ہوں گے میرا جی چاہتا ہے جھنگ کا ہر بچہ قرآن کا حافظ بنے... ہر بچہ نمازی بنے... مولانا دنیا سے چلے گئے... اللہ حضرت جھنگوی رحمہ اللہ کے درجات کو بلند فرمائے... اللہ ان کے مشن کو دنیا میں عام کرے... مولانا عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم (شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ) موجود ہیں... میں نے آپ سے پہلے کہا تھا میں بلا وجہ کسی کی مدح نہیں

کرتا... میں کماؤ قسم کا خطیب نہیں ہوں... آپ میرے ساری سی ڈیز سن لیں... میرے سارے بیان ریکارڈ پر موجود ہیں... میں سوچ سوچ کے کسی کے بارے میں جملہ کہتا ہوں... ہم وہ جملے نہیں کہتے کہ بعد میں ہمیں پشیمانی اٹھانی پڑے۔

لیکن دکھ یہ ہے ہم زندگی میں قدر نہیں کرتے... لیکن جب بندہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے... پھر اس کے جنازے پہ کھڑے ہو کے لوگ آنسو بہاتے ہیں... ارے آنسو بہانے سے قبل دنیا میں قدر کر لونا... جو بات سمجھنا چاہتا ہوں مولانا جھنگوی رحمہ اللہ سے پوچھو حضرت مدرسہ کیوں بنایا...؟ وہ فرماتے ہوں گے میری تمنا ہر بچہ قرآن کا حافظ بن جائے...یہ مولانا کا مشن ہو گا... یہ محمودیہ کا مشن ہے... اچھا مولانا سے پوچھو حضرت آپ کیا چاہتے ہیں... ؟ یہ فرمائیں گے دورہ حدیث تک درجے چلے گئے... یہ ہمارا مشن تھا سارے درجے آگئے... یہ ہمارا مشن تھا... قرآن کی کلاس چل پڑی یہ ہمارا مشن تھا اچھا آپ چاہتے کیا ہیں...؟ کہا میرا دل چاہتا ہے یہ مسجد دو منزلہ بن جائے... یہ دارالاقامہ دو منزلہ بن جائے... میری تمنا ہے اب دورہ تک طلباء بھی ہیں حافظ بھی ہیں۔

اب دیکھو دورے تک لے جانا یہ مشن تھا نا... حفظ قرآن کو عام کرنا یہ مشن تھا۔ اور مسجد کو کئی منزلہ لے جانا یہ تمنا تھی... مشن مقدم ہے اور تمنا موخر ہوتی ہے... میں کہتا ہوں ایک کام ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا... ایک کام اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا... ایک کام آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا... اصحاب پیغمبر نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کیا اور جان دے کر پورا کیا... آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تمنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا کیا اور جان دے کر پورا کیا... تو مشن

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم والا اول ہے... تمنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم والا بعد میں ہے... اس میں کوئی گستاخی کی بات نہیں ہے۔

اس لئے ہم اہل السنت والجماعت اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مانتے ہیں... آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مانتے ہیں...تو میں کہہ رہا تھا اس قرآن کریم کی آیت کی روشنی میں بلند وبالا مقام کتنے ہیں؟(چار)

1... مقام نبوت 2... مقام صحابیت 3... مقام شہادت 4... مقام ولایت

یہ چار مقام میرے اللہ نے بیان کئے ہیں لیکن ان سے محبت کرنا تو ہمارے ذمہ میں ہے ان سے محبت کرے گا تو پھر مقام شہادت بھی مل جائے گا ان دو سے محبت کرے گا تو پھر مقام ولایت بھی مل جائے گا اگر ان دو سے نفرت کرے گا نا تو تیرا ایمان بھی چھن جائے گا اگر ان سے پیار کرے گا تو اگلے مقام بھی تجھے مل جائیں گے ان سے بغض کرے گا تو خدشہ ہے جو تھوڑا بہت ایمان ہے وہ بھی سلب ہو جائے تو دعا یہ کر اللہ مجھے اور تجھے مقام نبوت اور مقام صحابیت کو سمجھ کر ان سے محبت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اللہ مجھے اور تجھے مقام شہادت اور مقام ولایت عطا فرمائے ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عنوان: عمل محمدی......... عمل مسنون

بمقام... .... شیخوپورہ

خطبہ مسنونہ:

الحمد للّٰہ! الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ۔ اما بعد:

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا

سورۃ الاسراء پ 15 آیت نمبر9

عن عمر بن الخطاب قال أما إن نبیکم (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) قال إن اللّٰہ تعالی یرفع بھذا الکتاب أقواما ویضع بہ آخرین

تفسیر خازن الفصل الاول فی فضل القرآن وتلاوتہ جز 1 ص 4

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید، اللھم بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے نوجوانو غیور دوستو! اور بھائیو قرآن وسنت کانفرنس کے نام سے شیخوپورہ میں یہ کانفرنس منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم ضلع شیخوپورہ سے تعلق رکھنے

والے اہل السنت والجماعت کے سنی نوجوانوں کو یہ بات بتائیں کہ قرآن بھی ہمارے پاس ہے سنت بھی ہمارے پاس ہے... قرآن کریم کے الفاظ بھی کوفہ کے قاری نے ہمیں دیے ہیں۔ قرآن کریم کے الفاظ کی روایت بھی کوفی کے راوی کی ہے... قرآن کریم کا مفہوم دینے والا فقیہ بھی کوفہ کا رہنے والا ہے...اور یہ انوکھی بات نہیں ہے۔

تعجب ہے مجھے ان فتنہ انگیزوں پر:

لوگوں کو تعجب ہوتا ہے کوفہ کے قاری کی قرأت کو تو مانتے ہیں اور کوفہ کے قاری کی قرأت کے بعد راوی کی روایت بھی مانتے ہیں... مگر کوفہ کے فقیہ کی بات آئے تو پریشان ہوتے ہیں... آخر کوئی وجہ ہوگی...اس کی وجہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معجم کبیر کی روایت موجود ہے علامہ طبرانی فرماتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک دور آئے گا فقہاء کم ہوں گے... اور قراء زیادہ ہونگے... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دور وہ بھی آئے گا کہ لوگ فقیہ سے ڈریں گے ،عابد ،ولی اور صوفی سے نہیں ڈریں گے... کوفے کا قاری قرآن پڑھتا ہے لوگ نہیں ڈرتے... کوفے کا راوی رایت بیان کرتا ہے... لوگ نہیں ڈرتے کوفے کا فقیہ مسئلہ بیان کرتا ہے تو لوگ ڈرتے ہیں۔

وجہ اس کی قرآن کریم کے الفاظ کو نقل کرنے والا قاری عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کوفی ہے... مگر ایک قرآن کے الفاظ تھے ایک قرآن کا مفہوم تھا... قرآن کے الفاظ پڑھ کے مرزا غلام احمد قادیانی بھی امت کو گمراہ کرتا رہا... قرآن کے الفاظ پڑھ کے پرویز احمد لاہور کا منکر حدیث بھی امت کو گمراہ کرتا رہا... قرآن پڑھ کے تو آدمی کہہ سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے... اس کا معنی یہ ہے... آدمی الفاظ پڑھے تو معنی اپنی

طرف سے تو بیان کر سکتا ہے عوام کو معلوم نہیں ہے معنی کیا ہے... عوام قرآن کا لفظ تو دیکھ لے گی معنی سے بے خبر تھی۔ اس لئے الفاظ قرآن کو پڑھ کر دھوکا دینے والے موجود تھے۔

فقہاء کرام سے مشورہ کرنے کا نبوی حکم:

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ إن نزل بنا أمر ليس فيه بيان أمر ولا نهي فما تأمرنا قال تشاورون الفقهاء والعابدين"

معجم اوسط جز 2 ص 172

وفی روایۃ شاوروا فیہ الفقہاء

مجمع الزوائد باب فی الاجماع جز 1 ص 428

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قرآن تو موجود ہو گا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم الفاظ تو موجود ہوں گے... اگر ہمیں مسئلے کی ضرورت پیش آجائے... کیا ہم قرآن کی تلاوت کریں؟ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر مسئلہ کی حاجت پیش آجائے کیا حدیث کی تلاوت کریں؟ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تشاورون الفقهاء" میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بتا رہا ہوں مسئلہ کی حاجت پیش آجائے فقیہ سے رابطہ کرنا... کیوں کہ الفاظ قرآن پڑھ کے دھوکہ دیا جا سکتا ہے آج قرآن کی مخالفت کوئی نہیں کرتا... حدیث کے الفاظ پڑھ کے دھوکہ دیا جا سکتا ہے مخالفت کوئی نہیں کرتا... لیکن قرآن وحدیث کا معنی بیان کرنے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ قرآن کے پہرے دار بھی تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے پہرے دار بھی تھے۔

ایران سے امر تسر تک:

1 ...دنیا میں دو طبقے پیدا ہوئے ایک طبقہ ایران سے اٹھا اس نے کہا ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان نہیں مانتے۔

2...ایک طبقہ امر تسر سے اٹھا اس نے کہا ایمان تو مانتے ہیں حجت نہیں مانتے...

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان بھی مان صحابی کو حجت بھی مان صحابی کا ایمان بھی مان... صحابی کو؟(سامعین۔ حجت بھی مان) آپ حیران ہوں گے... بھلا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حجت نہ مانے۔ہاں ہاں !ایسا ایک طبقہ بہت بڑا موجود ہے... کہ جس کو آج تک تم نے اپنا سمجھا... اس لئے وہ تمہاری صفوں میں گھسا تم نے اپنا سمجھا... اپنے سینے سے لگایا...وہ تمہارے نوجوانوں کو تمہاری مسجد سے لے جاتا... اور تیری مسجد میں آ کے زکوٰۃ تجھ سے لیتا... تیری مسجد میں آ کے چندہ تجھ سے مانگتا رہا... تیرے گھر میں آ کے قربانی کی کھال تجھ سے لیتا رہا... تیری فصلوں میں جا کے عشر تجھ سے وصول کرتا رہا... تم نے کہا جی ہمارا ہے... اس کے عقیدہ میں اختلاف نہیں ہے یہ ہمارا ہے... ہمارا کہہ کے تم نے نوجوانوں کو اس کے حوالے کیا۔

صحبت طالع ترا طالع کند:

وہ اسی نوجوان کو لے گیا اکیس دن بعد وہ نوجوان آتا ہے...کہتا ہے مولوی صاحب تم تو کافر ہو... مولوی صاحب تم تو مشرک ہو... کیوں تم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو مانتے ہو... تم تو مشرک ہو تم قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہو... تم تو مشرک ہو تم حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو مانتے ہو... تو اپنا کہہ رہا تھا وہ تیرے اپنے کی وجہ

سے تیرے نوجوان کو باہر لے جا کر... کہ نہیں نہیں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا ماننے والا مسلمان نہیں ہے... میں نے کہا اگر تو اکابر علماء دیوبند کے ایمان کی بحث کرتا ہے... تو پھر میں تیرے ایمان پر بھی بحث کر سکتا ہوں... اگر تو مولانا تھانوی رحمہ اللہ پر بات کرتا ہے تو میں تیرے بزرگوں پر بھی بات کر سکتا ہوں۔

جھنگوی شہید کا فارمولہ:

یہ لہجہ میرا نہیں ہے یہ لہجہ قائد اہل السنت حضرت جھنگوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ انہوں نے فرمایا لوگ دفاع کرتے رہے... او جی شیعت نے یوں کہہ دیا... شیعت نے یوں کہہ دیا... میں کہتا ہوں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بات چھوڑ جس نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر الزام لگایا اس کے ایمان پہ پہلے بحث کرنا... تیری حیثیت کیا ہے... کہ تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہ بحث کرے... میں کہتا ہوں تیری حیثیت کیا ہے... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ پر بات کرے... ذات دی کوٹکرلی چھتیراں نال جھپے۔

کوٹکرلی سمجھتے ہونا اور کوٹکرلی نوں ماریاں اک روزے دا ثواب لبھدا اے۔ چل اس کرلی نوں مار نہ اس کو سیک تو دے... اس کو پتہ تو لگے کہ میں نے ہر کسی کے خلاف اپنی زبان کو دراز نہیں کرنا... میں کہہ رہا تھا ایک تھا قرآن کا لفظ ایک تھا قرآن کا معنٰی... عجیب بات یہ ہے تمہیں کہیں گے تم کوفی ہو پوچھو بھائی کوفی کیوں ہیں... تم کوفہ کے فقیہ کو مانتے ہو... تم کوفی کیوں تم نے کوفہ کے مجتہد کو مانا۔

اے اہل نظر... منصفی کرنا:

آپ اسے کہہ دو اگر میں کوفی ہوں تو توں ڈبل کوفی ہے... کیوں اس لیے کہ

جو قرآن تمہارے پاس موجود ہے... یہ قرأت قاری عاصم کی ہے اور وہ کوفی تھا... راوی قاری حفص رحمہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ کوفی تھا... اگر کوفے کے قاری کی قرأت کو مان کے بندہ کوفی بن سکتا ہے تو، تو بھی کوفی ہے... اگر قرأت کو مان کے کوفی نہیں بن سکتا پھر کوفے کے امام کی فقہ کو مان کے بھی کوفی کا طعنہ نہیں دیا جا سکتا... بات ٹھیک ہے یا غلط؟ (سامعین ـــ ٹھیک ہے) یوں الزام بلاوجہ تو ہمارے اوپر مت لگاؤ...

اب کس کے پیچھے ہو لیے؟:

دو تین ماہ قبل لاہور میں جلسہ تھا... میں نے ساتھیوں سے کہا کہ تم قرآن وسنت کے نام پر جلسے رکھو... میں نے جوں ہی ملک میں قرآن وسنت کے نام پر جلسے رکھنے شروع کئے... شیخوپورہ کے میں چوک سے گزرا تو لکھا ہوا تھا قرآن وسنت کانفرنس... میں نے کہا تم نے کیوں رکھنی شروع کر دی؟ اسے کہتے ہیں چور... اسے کیا کہتے ہیں (سامعین... چور) تمہارا تو سنت کا موقف ہی نہیں ہے... آج تک تم نے اپنا نام اہل السنت رکھنا پسند ہی نہیں کیا... آج تک تم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بات ہی نہیں کی ہے۔

محمدی سے احمدی کی طرف:

تم نے بات کی ہے ہم محمدی ہیں کہا کہ نہیں؟ بولیں (کہا) میں نے کہا ایک اٹھا تھا اس نے کہا کہ میں احمدی ہوں... کیا کہا تھا؟ (میں احمدی ہوں) تم اٹھے تو ہم محمدی ہیں... اور ہم نے کیا کہا؟ (سنی) ایک اٹھا جی میں محمدی ہوں... دوسرا اٹھا تو کیا کہتا ہے احمدی ہوں... یہ احمدی وہی تھا جو پہلے محمدی تھا... پھر احمدی بنا... پہلے کون تھا حوالے میرے ذمہ کوئی کہہ دے غلام احمد قادیانی پہلے یہ نہیں تھا... کہہ دو نہیں تھا میں

ثابت کر دوں گا... اگر اس کے مسئلے اب بھی تمہارے مسئلے نہ ہوں تو جرم میرا... اگر تمہارے مسئلے ہوئے تو پھر میں کہہ سکتا ہوں... ہم نے اس لیے اپنے آپ کو سنی کہا... لوگوں کو بڑا تعجب ہوا تم خود کو سنی کہتے ہو... میں نے کہا جی ہاں... ہم خود کو سنی کہتے ہیں... ایک ہوتا ہے سنی... ایک ہوتا ہے محمدی... دونوں میں فرق کیا ہے؟

عمل محمدی... عمل مسنون:

ایک ہوتی ہے نماز مسنون... ایک ہوتی ہے نماز محمدی دونوں میں فرق کیا تھا۔ ایک تھا عمل مسنون... ایک تھا عمل محمدی ان دونوں میں فرق کیا تھا؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں امت کے لئے جائز نہ ہو عمل محمدی ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں اور بعد میں چھوڑ دے عمل محمدی ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ ہو عمل محمدی ہے... لیکن یہ عمل مسنون نہیں ہے یہ عمل مسنون؟ (نہیں ہے... سامعین) تمہیں تھوڑی سی دیر لگ جانی ہے مسئلہ سمجھتے یہ مسنون نہیں ہے عمل مسنون اور ہے... عمل محمدی اور ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہو عمل محمدی۔

مثال... 1:

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح ایک نہیں کیا بیک وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح نو بھی تھے... بیک وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نو نکاح تھے معلوم ہو بیک وقت چار سے زیاد بیویاں رکھنا عمل مسنون نہیں ہے... عمل محمدی ہے... کوئی آدمی کہہ سکتا ہے جی پانچ عورتوں سے اکھٹا نکاح کرنا سنت ہے؟ (نہیں) عمل محمدی تو کہہ سکتا ہے... جو کام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اس کام کا انکار نہیں ہے...

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سے زیادہ بیک وقت نکاح میں بیویاں رکھیں... یہ عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا... امت کے لئے جائز نہیں ہے۔

مثال نمبر...2:

ایک کام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اب امت کے لئے ممکن نہیں ہے... آپ کہیں گے نبی کرے امت کے لئے ممکن نہ ہو... میں کہتا ہوں ہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے چلے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے چلے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طور سینا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طور سینا سے چلے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللحم... بیت اللحم سے چلے ہیں پیغمبر پہنچے ہیں بیت المقدس۔ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے ہیں آسمان پہلا، دوسرا، تیسرا یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عرش پہ گئے ہیں... ایک رات میں آنا اور جانا یہ عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے... امت کے لئے ممکن نہیں... بولیں نا امت کے لیے ممکن ؟ (نہیں) یہ معراج کا واقعہ عمل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ سکتا ہے... آج تک کوئی مولوی یہ بات نہیں کہہ سکا آئندہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ معراج پہ جانا سنت ہے۔

میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں... اگر آپ نے یہ میرے بنیادی جملے سمجھ لیے تو تمہارے سامنے ان کا دجل کھل جائے گا... تمہارے سامنے ان کا افتراء کھل جائے گا۔ تمہارے سامنے ان کے سارے ڈھکوسلے کھل جائیں گے... جو کہ کبھی رفع یدین کی بات کی ہے... کبھی آمین بالجہر کی بات کی ہے... کبھی فاتحہ خلف الامام کی بات کی ہے۔

پس پردہ کیا ہے... ؟:

اور اپنے دجل پہ پردہ ڈالنے کے لئے امام کعبہ کا نام لیا... اپنے دجل پہ پردہ ڈالنے کے لئے امام الحرمین کا نام لیا... خدا کی قسم امام الحرمین کا مسلک الگ ہے... اور تیرا الگ ہے... امام الحرمین کا مسلک بولیں (الگ ہے) تو کہہ دے تیرا مذہب امام کعبہ والا ہے... تو امام کعبہ کا مذہب نہیں مانتا یہ دجل اور جھوٹ ہے... میں رات ایبٹ آباد میں تھا ایک چٹ آگئی... کہتا ہے جی غیر مقلد کہتے ہیں اور میں اس علاقہ میں تھا جس علاقہ کا نام منار تھا... اور اس میں لشکر طیبہ کا معسکر تھا... اس سال وہاں معسکر آباد نہیں ہوا... سنیو! تم بیدار ہو جاؤ اگر ان کی حقیقت کا تمہیں پتہ چل جائے۔ تم ان کو مجاہد نہ سمجھو ان کو گورنمنٹ کا اور کفر کا ٹاؤٹ سمجھو... تمہیں یقین نہیں آتا کتاب کا حوالہ میں دیتا ہوں مارکیٹ سے خریدو کتاب پشتو زبان میں چھپی ہے... اور اس کا اردو ترجمہ ہوا ہے... رائے ونڈ اجتماع پر کتاب مارکیٹ میں آئی ہے... کتاب کا نام کیا ہے "گوانتا ناموبے کی ٹوٹی زنجیریں" یہ ذہن میں رکھ لو لکھنے والا وہ نوجوان ہے جو مسلکاً اہلحدیث تھا لشکر طیبہ کا تھا۔

یہ نوجوان گرفتار ہوا وہاں پہنچا ان کے الفاظ یہ ہیں... کہتا ہے ہم نے ان کے امیر کیلئے رات کو قنوت نازلہ پڑھ کے بد دعائیں مانگیں ہیں (عنوان قائم کیا ہے جماعۃ الدعوۃ کے حافظ سعید کے لئے گوانتاناموبے میں بد دعائیں)

گوانتاناموبے کی ٹوٹی زنجیریں ص 189

یہ کتاب میں نے نہیں لکھی... دیوبندی نے نہیں لکھی... بریلوی نہیں لکھتا۔ کتاب تمہارا نوجوان لکھتا ہے... حقائق وہ بے نقاب کرتا ہے... اگر غلط ہے تو بات اس سے کرو...

پڑھو جو اس میں حقائق لکھے ہیں... ملا عبد السلام ضعیف نے یہ کتاب لکھی ہے... ملا عبد السلام ضعیف کو جانتے ہو؟ افغانستان امارت اسلامیہ کا سفیر۔

امارت اسلامیہ کے مخالف:

افغانستا ن میں خلافت قائم ہوئی اس کی مخالفت یا ایران نے کی ہے...یا پاکستان میں لشکر طیبہ نے کی ہے... پھر میں کہہ سکتا ہوں نا...ڈر دے تسی ہو۔ پھر کہتے ہیں مولانا لہجہ لاہور والا رکھنا اگر لہجہ لاہور والا ہو تو پھر تم نے مجھے دوبارہ بلانا نہیں بلاؤ گے؟ (جی ہاں... سامعین) تسی سٹیج لاؤ تے سہی (یعنی تم سٹیج لگاؤ تو سہی) میرے رب نے توفیق عطاء فرمائی میں شیخوپورہ کے چوک میں تمہیں ننگا نہ کردوں تو مجھے دیوبندیت کا بیٹا نہ کہنا... کچھ تم بھی ہمت کرونا۔

میں کہتا ہوں تم رستہ روک کے دیکھو... مجھے کئی ساتھیوں نے کہا مولانا عسکری طاقت ہے ، ذرا خیال کرو... میں نے کہا عسکری طاقت ہے میری زندگی افغانستان کے پہاڑوں پہ گزری ہے...ان جیلوں میں سات سال گزارے ہیں... مجھے مت ڈاراؤ۔ یہ عسکری طاقت ہے... یہ عسکری طاقت نہیں اس پیشاب کی جھاگ کو میں بخوبی جانتا ہوں... میرے علم میں ہیں ساری عسکری طاقتیں... میری زبان مت کھلواؤ... میں اس لئے کہتا ہوں تم اگر مجاہد ہو مجاہد بن کے بات کرو... تم یہ اسٹیج مسلک کا لگا کے ”غزوہ“ میں زبان درازی ہم پر کرو۔

دارالعلوم دیوبند کی طرف منسوب غلط فتوے:

تم ”غزوہ“ میں دارالعلوم کی طرف غلط فتوے بیان کرو تمہیں معاف کر دیا جائے نہیں ہوگا...اگر تم بیان کروگے تمہارے نام نہاد مجاہدین کو میں ملا کی فہرست میں

رکھ کر تردید کروں گا... ان شاء اللہ ایمان سمجھ کے کروں گا... ٹھیک ہے غلط ہے؟ (سامعین۔ٹھیک ہے) دیوبند کے فتویٰ غزوہ میں اور غلط فتویٰ دارالعلوم دیوبند کی طرف غلط منسوب کیا... کہا جی دیوبند کے مفتی نے کہاہے گائے ذبح کرنا حرام ہے... کیوں جھوٹ بولتے ہو؟ دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ میں تردید موجود ہے... اور غزوہ میں اعلان کیا پھر ان بدبختوں نے فوٹوسٹیٹ کرا کے تقسیم کرائی ہے... میں علماء سے کہتا ہوں تم بیدار کیوں نہیں ہوتے حد ہوتی ہے فتنہ کی۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو...؟

یہاں اجنسیاں موجود ہیں میری بات کو نوٹ کریں... آج تک ہم نے مسلک اہلحدیث پہ کفر کا فتویٰ نہیں لگایا... ان کا ہر مناظر کہتا ہے دیوبندی مشرک... دیوبندی مشرک... فتویٰ وہ لگائیں تو تم ان کی کلاس لو کیوں نہیں لیتے... روکو نہ فرقہ واریت، روکو نہ ان کو... کرو نہ زبان ان کی بند... اور اگر یہ کافر بھی کہیں اور تم ان کی زبان بند نہ کر سکو... میں کہہ سکتا ہوں نا کہ تمہاری B ٹیم ہے... بولتے نہیں کہہ سکتا ہوں نا۔ ہماری قسمت ہم کافر کہہ دیں تو پرچہ... ہم کافر کہہ دیں اصحاب رسول کے دشمن کو تو جیل... اور ہمیں کافر کہہ دیں تو لینڈ کروزریں... پھر میں کہہ سکتا ہوں نا تمہاری B ٹیم ہے... کہہ سکتے ہیں کہ نہیں؟ (سامعین۔ کہہ سکتے ہیں) تو میں بھی کہہ سکتا ہوں... میں کہتا ہوں اگر یہاں پر کوئی غیر مقلد موجود ہو تو میری بات کو سنے... اپنے علماء سے گفتگو کرے اپنی زبان محتاط استعمال کرو... تم اپنا مسلک بیان کرو تمہیں کوئی نہیں روکتا... عقیدہ بیان کرو تمہیں کوئی نہیں منع کرتا... لیکن دیوبندیت پہ کفر کے فتوے نہ لگاؤ۔

پاش پاش ہوں گے ہم سے ٹکرانے والے:

کہیں ایسا نہ ہو کہ افغانستان پہ حملہ روس نے کیا ایک دور آیا روس حملہ کرنے لگا ادھر سے وزیر خارجہ لندن کی پہنچی اس نے روس کے صدر سے کہا ان پر حملہ کرنے سے پہلے مجھ سے تو پوچھ لیا ہوتا... ہم نے جو ان پر حملہ کر کے مزا چکھا تھا... اب وہ تم نے بھی چکھنا ہے... میں کہتا ہوں دیوبندیت پر حملہ کرنے سے پہلے پوچھو جو دیوبندیت سے ٹکرا چکے ہیں... کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا نام بھی اس ملک میں گالی بن جائے ...

میں کہتا ہوں اللہ کرے آپ بات سمجھیں میں کہہ رہا تھا مجھے نوجوان نے کہا اس موکل کے قریب جگہ تھی۔...میں نے اڑھائی گھنٹے کار پر سفر کیا اور آدھا گھنٹہ آگے مستقل جیپ پہ کیا... اتنا لمبا پہاڑی سفر کہا جی قریب معسکر ہے میں نے کہا بولنے کا مزا تو یہاں آئے گا... گفتگو کا مزا تو ادھر آئے گا... کیوں تمہارے پاس گن ہے... تمہارے پاس اسلحہ ہے... تم مجاہدین اسلام ہو... میں للکار رہا ہوں میری راہ روکو... گفتگو کا مزا تو ادھر آئے گا۔

امام کعبہ پر اجارہ داری:

مجھے کہتا ہے جی وہ کہتے ہیں امام کعبہ ہمارا ہے... شیخ سدیس اہلحدیث ہے دلیل کیا دی ہے...پاکستان میں الحمراء حال میں دو گھنٹے ہمارے پاس رہ کر نہیں گئے...میں نے کہا اشتہار چھپوائے قرآن وسنت کانفرنس عقیل نے... تاریخ انہوں نے لی آرام کا موقع انہوں نے دیا... کھانا یہ کھلاتے ہیں... اور بعد میں کہیں مولانا یہ اہلحدیث ہے ذرا ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کے گھر چائے پی لو... آپ صبح اعلان کر دو کہ مولانا الیاس گھمن اہلحدیث ہو گیا... کیوں رات ساڈے گھر چاہ نیی پیتی (یعنی رات کو ہمارے گھر

چائے نہیں پی)... مہمان امام کعبہ ہمارا... رہا جامعہ اشرفیہ... واپسی پر بیان پنجاب اور اسلام آباد وفاق المدارس میں... ہماری دعوت پہ آیا... مہمان ہمارا تھا... ہمارا اگر نہیں بنا تو دو گھنٹے دے کے تمہارا کیسے بنا ہے؟ دلیل تو ہوئی نا... پھر تم نے جو اس کے ترجمہ کی سی ڈی نشر کی ہے ذرا دیکھو وہ سی ڈی دیکھو... پھر سی ڈی کا حشر دیکھو... امام کعبہ بول رہا ہے کچھ پتہ نہیں کیا عربی پر سٹاپ ہے ترجمہ چل رہا ہے... اصل الفاظ ہوں تو لوگ سمجھیں نا امام کعبہ نے کیا کہا ہے۔

امام کعبہ کا دوٹوک فیصلہ :

اسلام آباد میں جملہ کہا اس نے کہا تھا... امام اعظم ابو حنیفہ ،امام مالک بن انس،امام محمد بن ادریس شافعی ،امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ۔ کہا یہ چاروں امام ہیں... جو ان کا احترام نہیں کرتا کم علم بھی ہے... بے وقوف بھی ہے... پھر امام کعبہ کے الفاظ کی روشنی میں... میں نا کہہ دوں جو وہ کہہ گیا ہے... امام کعبہ نے کہا جو ان کا احترام نہیں کرتا وہ کم علم بھی ہے اور؟ (بے وقوف بھی ہے) پھر کہو نا۔ یہ لکھ کر صبح اپنی مسجد کے باہر لگاؤ... کہ شیخ سدیس حفظہ اللہ نے کہہ دیا ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا جو احترام نہیں کرتا وہ کم علم بھی ہے بے وقوف بھی ہے... مسجد کے باہر لگا دو میں بھی کہہ دوں گا شیخ سدیس تمہارا ہے... نشر کر دو اس کو... خیر میں عرض یہ کر رہا تھا ایک ہے عمل محمدی... اور ایک ہے عمل مسنون۔

عمل محمدی اور عمل مسنون میں فرق:

بیک وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح چار سے زیادہ کئے... عمل محمدی ہے امت کے لئے جائز؟ (نہیں) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے ہیں عمل محمدی

ہے عمل مسنون نہیں... یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا یہ عمل محمدی تھا عمل مسنون نہیں تھا۔

مثال...3:

میں کہتا ہوں ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرمائے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ منورہ گئے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے... پھر نماز کا قبلہ بدل گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے... کعبہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے... عمل محمدی ہے۔ عمل مسنون نہیں ہے۔

بخاری ج 1 ص 57

مثال... 4:

اگر ایک عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کریں اور بیان جواز کے لیے کریں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ ہو... یہ عمل محمدی ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہیں جوتی پہن کے عمل مسنون نہیں ہے عمل محمدی ہے۔

بخاری ج 1 ص 56

مثال... 5:

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا عمل مسنون نہیں عمل محمدی ہے... بخاری میں روایت موجود ہے۔

بخاری ج 1 ص35

مثال... 6:

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہیں... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے بیٹھے ہیں... فرماتے ہیں... بخاری میں موجود ہے بخاری نے وضاحت کی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرمارہے تھے... ہوا چلی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوڑا سا دامن ہٹا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ران نظر آنے لگا... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا... تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اور سرکا دیا تو یہ عمل محمدی ہے عمل مسنون نہیں۔

بخاری ج 1 ص53

اور کسی موقع پر یوں عمل کرنا عمل محمدی ہے... تو کہہ دے بخاری میں نہیں ہے۔ حوالہ میرے ذمہ اگر بخاری میں ہو تو پھر ران کو ستر کہنا چھوڑ دیں... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ران نظر آیا... اس کی سند مضبوط ہے... مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا "الفخذ عورۃ" یہ ران ستر ہے۔

بخاری ج1 ص53

یہ مسئلہ زیادہ مضبوط ہے سند کا مضبوط ہونا اور بات ہے... اور مسئلہ کا مسنون ہونا اور بات ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں امت کے لئے جائز نہ ہو عمل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں اور پھر چھوڑ دیں... عمل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں جواز کے لئے... عادت نہ ہو ضرورۃً ہو عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے... میں کہتا ہوں عمل محمد اور ہے عمل مسنون اور ہے۔

تم سنی نہیں ہو:

یہی وجہ ہے ہم نے خود کو سنی کہا... ہم نے عمل وہ کرنا تھا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کریں... جس میں دوام ہو... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں جس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت ہو... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ہو... ہم نے نام سنی رکھا... تم نے عمل وہ دینا تھا جو کیا اور چھوڑ دیا... تو نے اپنا نام محمدی رکھا... ہم کون ہے؟ (سنی) وہ خود کو سنی نہیں کہتا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان نہ مانے... وہ بھی سنی نہیں کہتا جو ایمان تو مانتا ہے مگر حجت نہیں مانتا... بات ٹھیک ہے جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان نہ مانے وہ بھی سنی؟ (نہیں ہے) ایمان مانے مگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حجت نہ مانے... ہم ایمان بھی مانتے ہیں... حجت بھی مانتے ہیں... میں اس لئے کہہ رہا تھا اس لئے ہماری کانفرنس کا نام قرآن وسنت ہے۔

حدیث پرکھنے کا طریقہ:

اب جب سنت کے نام پر بات چل پڑی ہے ہم نے کہنا شروع کر دیا کہ عمل کا طریقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے... عمل کا طریقہ حدیث میں ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت موجود ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا... میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سنو! ایک وقت آئے گا تمہاری طرف میری منسوب کی ہوئی حدیثیں پہنچیں گی، "وما کان موافقا بکتاب اللہ وبسنتی" اگر قرآن اور میری سنت کے مطابق ہو گی "فھو منی" وہ تو میری ہو گی... لیکن اگر حدیث موجود ہو مگر میری سنت کے مطابق نہ ہو اس کو میری نہ ماننا... میں نے اس لئے کہا ایک

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مسئلہ ہے... ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مسئلہ ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔

عمل بالسنۃ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگرچہ میری حدیث میں ہو تم نے عمل سنت پر کرنا ہے:النکاح من سنتی

ابن ماجہ ص 132

یہ نکاح میری سنت ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جو میری سنت کو فساد امت میں زندہ کرے گا سو شہید کا رب اجر دے گا۔

مشکوۃ ج 1 ص 31

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا: حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من احیٰ سنۃ من سنتی امیتت بعدی۔

ابن ماجہ ص 19

ایک روایت میں یوں فرمایا جو میری سنت کو زندہ کرے گا وہ قیامت کے جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

ترمذی ج 2 ص553

ہم سنی ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بات کرتے ہیں... تو نے حدیث کا مسئلہ چھیڑا حدیث وہ بھی تھی... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص عمل تھا۔ حدیث وہ بھی تھی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت تھی... حدیث وہ بھی

تھی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مترک و منسوخ عمل تھا... لیکن سنت متروک بھی نہیں ہوتی... سنت منسوخ بھی نہیں ہوتی... سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص بھی نہیں ہے... امت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت دی ہے ہم نے سنت کو لیا ہم سنی بنے... تو جلسے کا نام قرآن و سنت ہے... تو اب یہ عنوان نہ رکھ کیوں رکھتا ہے؟ آپ کتابیں دیکھ لو ان کی بھی اور ہماری بھی جب ہم نکاح کرتے ہیں تو کہتے ہیں نکاح مسنون... ولیمہ مسنون... نماز مسنون۔ تراویح مسنون... داڑھی مسنون... یہ مسنون نہیں کہتا... یہ داڑھی کو بھی مسنون نہیں کہتا پوچھ لو... کہتا ہے محمدی داڑھی... بھائی محمدی داڑھی کہہ رہا ہے مسنون داڑھی کیوں نہیں کہتا مسنون نہیں کہے گا۔

عمل صحابی بھی سنت ہے:

کیوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اگر دیکھنی ہو اس کے لیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتا ہے... نبی عمل فرما دے آگئے چل پڑے یہ عمل مسنون ہے... ایک کام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہ کریں معنی عمل مسنون نہیں تھا۔

نماز عصر کے بعد دو نفل:

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد دو رکعات نفل پڑھتے... توجہ رکھنا! ایک آدمی عصر کی نماز کے بعد دو رکعات نفل پڑھ رہا ہے... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درے سے ٹھکائی کر دی... حضرت یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے ہیں... امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھ رہا

تھا... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درے مارے کیوں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ امت نہیں پڑھ سکتی... جو نہیں پڑھنے والے اس کی ترغیب ہے اور جو پڑھنے والے تھے اس سے روکا جارہا ہے۔

امام بخاری کی مان لو:

مغرب کی نماز سے قبل دو رکعات پڑھتے ہیں؟ (سامعین۔ نہیں) ہم نہیں پڑھتے کیوں ہم کہتے ہیں سنت نہیں ہے... جو بات ہم کہتے ہیں یہی بات امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں... صبح جاؤ بخاری ہم سے نہیں ان سے لو... کہو جی صحیح بخاری کھولو... کیا امام بخاری نے یہ مسئلہ لکھا ہے... مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات سنت ہے... کہا لکھا ہے امام بخاری فرماتے ہیں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن المزنی نے فرمایا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات نفل پڑھ لو... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لمن شاء" جی چاہے تو پڑھ لو... جی نہ چاہے تو نہ پڑھو سوال پیدا ہوتا ہے اگر یہ کرنے والا عمل تھا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیوں دیا...؟ عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا جواب دے رہے ہیں... جو سوال پیدا ہو سکتا تھا حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا ہے... امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے... یہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل کرے تو پڑھ لو دل نہ کرے تو نہ پڑھو... اختیار کیوں دیا ہے... حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: " كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

بخاری ج 1 ص 157 باب الصلوة قبل المغرب

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناپسند تھی کہ کہیں مغرب سے پہلے دو رکعات کو لوگ سنت نہ سمجھ لیں... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز سے قبل دو رکعات کو سنت سمجھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند تھا... ہم سنت نہ سمجھیں تو یہ سنت ہے اگر تو سنت کہہ دے تو یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند... جس بات کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرے وہ عمل سنت نہیں ہوتا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پسند کریں تو سنت بنتا ہے۔ بخاری میری بات کرتا ہے تیری تو بات ہی نہیں کرتا۔

میں نے ساتھیوں سے کہا میں نے مستقل اس پر بیان کیا ہے" بخاری تیرا یا میرا" یہ کیسٹ کا عنوان ہے... میں نے اس میں سندیں... اس میں روات اس میں شیوخ بخاری... اس میں ترجمۃ الباب بخاری... کے مسئلے ایک ایک کو لے کر بحث کی ہے... کہ بخاری تیرا نہیں ہے بخاری میرا ہے... میں یہ عرض کر رہا تھا عمل مسنون وہ تھا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کریں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمائیں... اور عمل مسنون صحابی بتاتا ہے۔

قرآن وحدیث یا قرآن وسنت:

ہم نے نام قرآن وسنت رکھا تھا ہم قرآن کریم کو پڑھتے ہیں توجہ رکھنا! لیکن اگلا مسئلہ ہم نے قرآن وحدیث کیوں نہیں کہا... ہم نے قرآن کے بعد سنت نام رکھا ہے۔ وجہ یہ ہے قرآن کریم کی آیات اگر چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ بنتی ہیں... امام سیوطی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق احادیث کی تعداد پچاس ہزار بنتی ہے... آپ کہو گے پچاس ہزار ہم نے تو سنا ہے امام بخاری رحمہ اللہ چھ لاکھ کا حافظ تھا... تو نے پچاس ہزار کہہ دیا۔

تعدد سند تعدد حدیث:

یہ بات سمجھو اگر حدیث ایک ہو نقل کرنے والے پانچ راوی ہوں محدثین کہتے ہیں یہ پانچ حدیثیں ہیں...سندیں بدلتی جائیں تو حدیثیں بڑھتی جاتی ہیں...اگر روایت ایک ہو مثال کے طور پہ مثال کے طور پہ کہہ رہا ہوں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں: "الصلوۃ عماد الدین" نماز دین کا ستون ہے۔

اگر اس کو نقل کریں گے دس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو محدثین کہیں گے دس حدیثیں ہیں... اگر اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ موزے پر مسح کرنا جائز ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرکے دیکھائیں ستر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نقل کریں... ہم اس کو کہیں گے یہ ستر حدیثیں ہیں...اگر متن ایک ہو ستر نقل کریں وہ ستر روایات بن جاتی ہیں... لیکن امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پچاس ہزار حدیثیں ہیں پچاس ہزار کا معنی حدیث کے متن پچاس ہزار ہیں... متن کتنے ہیں؟ (پچاس ہزار) سمجھ گئے ناں پچاس ہزار کیوں کہہ رہا ہوں...میں نے وضاحت اس لئے کہ ہے کل جو میرے خلاف تقریر ہوئی ہے مولانا الیاس گھمن نے کہا جی پچاس ہزار ہیں... بخاری تو چھ لاکھ کا حافظ تھا... تو یہ ساڑھے پانچ لاکھ کہاں سے آگئیں؟ اب بتاؤ دیوبندیو! تمہارے عالم کے پاس تو علم بھی نہیں ہے... یہ تقریر ہوئی ہے اس لئے میں نے پہلے سمجھا دیا کہ چھ لاکھ اور پچاس ہزار کا مطلب کیا ہے... یہ ہے پچاس ہزار کا معنی حدیث کے متون کی تعداد پچاس ہزار ہے۔

قرآن سے دامن خالی ہے:

توجہ رکھنا! قرآن کریم کی جتنی بھی آیات ہیں...میں یہ بات چیلنج کے ساتھ

کہتا ہوں ان آیات میں سے فاتحہ خلف الامام کو غیر مقلد ثابت نہیں کر سکتا... آمین بالجہر کو ثابت نہیں کر سکتا... رفع الیدین کو ثابت نہیں کر سکتا۔ جو مسئلے اس کے ہیں ان آیات میں سے ثابت نہیں کر سکتا... میں کہتا ہوں اس میں ثابت نہیں کر سکتا۔

آخری عمل محمدی ناسخ ہے:

یہ نفس حدیث تو پیش کرے گا جو بات میں نے شروع میں بیان کی تھی اس کے دجل کو بیان کرنے کے لیے میں نے ابھی تھوڑی سی بات شروع کی ہے... کہے گا او جی بخاری میں موجود ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین ثابت ہے... فاتحہ خلف الامام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے... آپ کہنا بات ثابت ہونے کی نہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل کیا تھا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا آخری عمل کیا تھا... بحث تو اس پہ چلتی ہے... ثابت ہونا اور بات ہے... عمل کرنا اور بات ہے۔

حدیث سے ایک مثال:

میں کہتا ہوں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا ثابت ہے... ثابت تو ہے اگر میں کہہ دوں جوتے پہن کے نماز پڑھنا ثابت ہے ثابت تو ہے... ثابت ہونا اور بات ہے اور اس کا مسنون ہونا اور بات ہے... قرآن کریم کی جو آیات ہیں... ان آیات میں وہ مسئلے بھی ہیں کہ جن پر عمل کرنا جائز نہیں۔ اور وہ مسئلے بھی ہیں کہ جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

قرآن میں بھی ناسخ منسوخ:

آپ کہو گے قرآن کریم کی آیت ہو اور اس پر عمل کرنا جائز نہ ہو... میں کہتا ہوں ہاں ہاں قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی ہے... اس میں رب نے مسئلہ بیان کیا... پھر دوسری آیت آگئی حکم بدل گیا... پھر تیسری آگئی حکم بدل گیا... اب پہلی آیت کو تو پڑھیں گے مگر عمل اس کے مسئلہ پر ؟(نہیں ہو گا) کیوں منسوخ ہو گیا... کیوں اس کے بعد مسئلہ اور آگیا... میں یہ بات کیوں کہہ رہا ہوں اگر آدمی پوری بات سمجھے تو اشکال پیدا نہیں ہوتا۔ میں پوری بات اس لئے کہتا ہوں کل جو میرے خلاف تقریر ہوئی ہے... مولوی الیاس گھمن کہہ گیا تھا قرآن کی ان آیات میں سے سب آیتوں پر عمل جائز نہیں اللہ نے قرآن اتارا ہے عمل کرنے کے لئے... کہتا ہے قرآن تے عمل کرنا جائز ہی نہیں۔ اینوں آندے نے مسلک دیوبند (یعنی اس کو مسلک دیوبند کہتے ہیں) میں کہتا ہوں نہیں نہیں... قرآن کی بعض آیات وہ ہے جن کا معنی ہی نہیں آتا عمل کیسے کرو گے... بھائی قرآن کی بعض آیات کا معنی؟ (نہیں آتا) الٓمٓ معنی کرو... عمل کرو... معنی آئے گا تو عمل کرے گے... جن کا معنی کسی کو آتا ہی نہیں... اللہ نے بتایا ہی نہیں... اب نہ بتایا، نہ ہمیں آیا، عمل بھی نہیں ہو گا۔؟

محکمات اور متشابہات:

میں کہتا ہوں بعض آیات وہ ہیں جن کو متشابہ کہتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کو محکم کہتے ہیں... توجہ رکھنا! اللہ رب العزت قرآن میں فرماتے ہیں: "هو الذی انزل علیك الکتاب منه اٰیٰت محکمٰت هن ام الکتاب واُخر متشابهات

سورۃ ال عمران پ 3 آیت نمبر 7

اللہ فرماتے ہیں قرآن کی آیات کی دو قسمیں ہیں :

1... محکم　　　2... متشابہ

محکم کسے کہتے ہیں؟:

محکم اسے کہتے ہیں کہ جس کا معنی سمجھ آتا ہو۔

متشابہ کسے کہتے ہیں؟:

متشابہ اسے کہتے ہیں جس کا معنی سمجھ میں نہ آتا ہو۔

اللہ فرماتے ہیں بندے بھی دو قسم کے ہیں... بعض اچھے ہیں اور اللہ والے ہیں... بعض گمراہ... اللہ دونوں میں فرق کیا ہے نشانی کیا ہے... قرآن تو دونوں پڑھیں گے... گمراہ کون ہو گا... ان میں سے نیک کون ہو گا؟ ہدایت یافتہ کون ہو گا۔؟

گمراہ لوگوں کی نشانی:

اللہ خود فرماتے ہیں: "واما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة " اللہ فرماتے ہیں جو گمراہ ہے وہ محکم آیات کو چھوڑ کر متشابہ لے گا... کیوں کہ معنی سمجھ میں نہیں آنا... تو فتنہ پھیل جائے گا... توجہ رکھنا میں نے رفتار کو آہستہ کیا ہے تمہیں مسئلہ سمجھانے کے لئے... اللہ نے فرمایا قرآن کی آیات ؟(دو قسم کی ہیں)

1... محکم　　　2... متشابہ

محکم وہ آیات جن کا معنی سمجھ میں آئے اور متشابہ وہ آیات جن کا معنی سمجھ میں نہ آئے بعض گمراہ بعض ہدایت یافتہ اللہ گمراہ لوگوں کی نشانی کیا ہے اللہ فرماتے ہیں گمراہ لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ تمہیں وہ آیتیں پیش کریں گے جو متشابہ ہوں۔

اہل حق کی علامت:

اور اہل حق کی نشانی یہ ہے وہ عقیدہ پر وہ آیت پڑھے گا جو محکم ہو...اللہ یہ متشابہ آیات کیوں پیش کرتے ہیں فرمایا "ابتغاء الفتنه" امت میں فتنہ پھیلانے کے لیے... تم جاؤنہ صبح میں یہ بات چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں... میری بات پر اعتماد کرنے کی بجائے صبح ان کے مولوی کے پاس جاؤ... کہو مولوی صاحب ہم ایک مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں...کہے گا بیٹا بتاؤ کہنا مسئلہ نہیں ہے عقیدہ ہے...بہت اچھا عقیدہ تو پہلے حل ہو نا چاہیے... حضرت ہمیں یہ بتاؤ نا ہم اللہ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھیں... کیا اللہ حاضر ناظر ہے کیا عقیدہ یہ رکھیں...کہے گا نہیں نہیں بیٹا اللہ حاضر ناظر نہیں ہے... اللہ تو عرش پر ہے۔ حضرت قرآن کی آیت ہے؟ جی آیت ہے... آیت کون سی؟ کہے گا: ثم استویٰ علی العرش، پوچھو حضرت یہ آیت متشابہ ہے یا محکم۔ نہیں سمجھے۔

ہم کہتے ہیں اللہ حاضر ناظر بولیں اللہ ؟ (حاضر ناظر) اور یہ کہتا ہے اللہ (عرش پر ہے) حضرت آیت پڑھو کون سی آیت پڑھے گا ثم استویٰ علی العرش پھر پوچھو حضرت یہ آیت محکم ہے یا متشابہ اب چپ ہو جائے گا... کیوں اس کو پتہ ہے کہ میں نے پھنسنا ہے... کہے گا میں قرآن دیا آیتاں پڑھنا تو تقسیم کر دہ پھر دہ اے... (یعنی میں قرآن کی آیت پڑھتا ہوں تو تقسیم کرتا ہے) کہو بھائی میں نے تقسیم نہیں کی اللہ نے فرمائی ہے... اگر کہے گا آیت متشابہ تو کون ہے بولو گمراہ... اللہ فرماتے ہیں گمراہ کی عادت یہ ہے کہ وہ آیت متشابہ پیش کرے گا... تاکہ فتنہ پھیل جائے... اور مومن کی عادت یہ ہے کہ محکم پیش کرے گا تاکہ فتنہ مٹ جائے۔

اللہ کے حاظر ناظر ہونے پر دلائل:

دلیل... 1 "واذاسالك عبادی عنی فانی قریب"

سورۃ البقرۃ پ2 آیت نمبر 186

میرے بندے پوچھیں رب کہاں پر ہے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہنا قریب ہے۔ قریب کا معنی عرش پر ہے؟ بولیں (سامعین۔۔۔۔ نہیں)

دلیل... 2: "ونحن اقرب الیہ من حبل الورید"

سورۃ ق پ 26 آیت نمبر 16

میں شہ رگ کے قریب ہوں... شہ رگ تو واڑی عرش تے ہے... (یعنی تمہاری شہ رگ عرش پر ہے)

دلیل... 3: فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون۔

سورۃ الواقعہ پ 27 آیت نمبر 83 تا 85

جب تمہاری جان نکلنے لگتی ہے میں تمہارے حلق سے قریب ہوتا ہوں اگرچہ لوگوں کو نظر میں نہیں آتا... لوگوں کو نظر؟ نہیں آتا۔

دلیل... 4: الم تر ان اللہ یعلم ما فی السمٰوات وما فی الارض ما یکون من نجویٰ ثلاثۃ الاھو رابعھم "تم تین ہو تو چوتھا اللہ "ولا خمسۃ الاھو سادسھم " تم پانچ ہو تو چھٹا اللہ" ولا ادنیٰ من ذٰلك ولا اکثر الا ھو معھم "تم کم ہو زیادہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

سورۃ المجادلہ پ 28 آیت نمبر 7

میں نے آیت محکم پڑھی تو نے آیت متشابہ پڑھی... اللہ کہتے ہیں گمراہ متشابہ پڑھتا ہے... توجہ رکھنا! میں ایک بات اور بتانے لگا ہوں یہ تو شاید آپ نے سنی ہو...

اگلی عرض کرنے لگا ہوں... میں اس لئے عوام میں کہتا ہوں کہ یہ باتیں عوام میں پھیلائی جارہی ہیں۔

اصل اختلاف کیا ہے؟:

اب رفع یدین پر مناظرہ نہیں ہے... اب آمین بالجہر پر مناظرہ نہیں ہے۔ اب فاتحہ خلف الامام پر مناظرہ نہیں ہے... میں تمہیں چیلنج دے کر جاتا ہوں کہ ان موضوعات پر مناظرہ کرو... اب نہیں کریں گے... غیر مقلد اپنے مولوی کے پاس جائے گا حضرت وہ رات کو چیلنج دے گیا تھا... مناظرہ کرنا چاہیے... مولوی کہتا ہے بیٹا ہمارا اصل اختلاف عقیدہ کا ہے ان سے کہہ عقیدہ پر مناظرہ کرو... میں کہتا ہوں پچاس سال تک تو مسائل پر مناظرہ کرتا رہا... تیرا اور میرا اختلاف نہیں تھا... تو پچاس سال تک تو نے مناظرے کیوں کئے؟ تجھے آج نظر آیا کہ اختلاف عقیدے کا ہے... تجھے پتہ ہے تیری مناظرے کی زبان الحمد للہ میں نے گُنگ کی ہے... تجھے پتہ ہے کہ میدان مناظرہ میں تیرے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسک گئی ہے... اب مسائل میں تو مناظرہ نہیں کر سکتا... نہیں جی مناظرہ عقیدہ پر ہو گا۔

مجھے منظور ہے:

میں نے کہاں ہاں ہاں مجھے منظور ہے... شیخوپورہ میں میدان سجا مناظرہ عقیدہ پر ہو گا... رب نے چاہاتو میں تیرا یہ شوق بھی پورا کر دوں گا... یہ نہیں ہو گا کہ تو عقیدہ پر چیلنج کرے اور ہم تیرے چیلنج کو قبول نہ کریں... میں کہتا ہوں مسائل پہ مناظرہ تھا اب بھاگا کیوں؟ اب یہ مسائل عوام میں کھلے ہیں... اب تو مسائل پہ مناظرہ چھوڑ کے دوڑا ہے...اب بات عقیدہ پر آئی ہے... اب عقیدہ چھیڑیں گے او جی رب

عرش پر ہے... میں کہتا ہوں رب عرش پر تھا... تو نے عقیدہ پیش کیا ہے... آیت محکم پیش کر... متشابہ چھوڑ دے... بات ٹھیک ہے یا غلط ؟(سامعین۔۔ ٹھیک ہے) ایک اور چھیڑے گا... اللہ جسم سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ جسمانیات سے پاک:

اللہ جسم سے پاک ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے... اللہ جسم کے اعضاء سے ؟(پاک ہے) جسم سے پاک ہے تو اعضاء سے بھی پاک ہے... اعضاء سے جسم بنتا ہے ہم کہتے ہیں اللہ جسم سے پاک جسم کے اعضاء سے پاک۔

غیر مقلد کا عقیدہ:

ہاتھ جسم ہے کہ نہیں عضو ہے نا... ہاتھ... پاؤں... آنکھ... پنڈلی... چہرہ ہے اللہ جسم سے پاک جسم کے اعضاء سے پاک... لیکن یہ کہے گا جی قرآن میں آتا ہے: "ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله یدالله فوق ایدیهم" کہتا ہے قرآن میں ہے اللہ کا ہاتھ ہے

سورۃ الفتح پ 26 آیت نمبر 10

یوم یکشف عن ساق اللہ قیامت کے دن ساق کو کھولیں گے ساق کا معنی پنڈلی ہے۔

سورۃ القلم پ 29 آیت نمبر 42

قرآن میں آرہا ہے: كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَه " ہر چیز ہلاک ہو جائے گی سوائے اللہ کے "وجہ" کے ۔

سورۃ القصص پ 20 آیت 88

کہتا ہے قرآن میں آرہا ہے "واصنع الفلك باعیننا" عین آنکھ کو کہتے ہیں۔

سورۃ الھود پ 12 آیت نمبر 37

ہم کہتے ہیں اللہ جسم سے پاک ہے جسم کے اعضاء سے پاک ہے... بولیں ہاتھ مخلوق کا ہوتا ہے خالق کا ؟ (نہیں ہوتا) پاؤں مخلوق کا ہے خالق کا ؟(سامعین ۔۔۔ نہیں ہے) مخلوق بولنے کے لئے زبان کی محتاج ہے... اللہ کلام کرنے کے لئے زبان کا محتاج ؟ (سامعین ۔۔۔ نہیں ہے) مخلوق دیکھنے میں آنکھ کی محتاج ہے... اللہ دیکھنے میں آنکھ کا محتاج ؟(سامعین ۔۔۔ نہیں ہے) مخلوق چلنے میں پاؤں کی محتاج ہے... اللہ چلنے میں پاؤں کا محتاج ؟ (سامعین ۔۔۔ نہیں ہے) ارے جسم کے اعضاء اس کے ہوتے ہیں جو کام کرنے میں اعضاء کا محتاج ہو۔ رب تو صمد ہے۔

صمدیت کیا ہے:

صمد کا معنی آپ کو نہیں آتا۔ میں بتاتا ہوں... میں ایسے کہتا ہوں نہیں آتا۔ اگر آتا ہوتا تو میں کیوں کہتا کہ نہیں آتا ہم نے ”صمد“ کا معنی پتہ ہے کیا کیا ہے... او جی جوان بیٹا مر گیا جی اللہ بے نیاز ہے... بے نیاز کا معنی وہ چاہے تو ظلم کرے وہ چاہے تو انصاف کرے... اللہ کو کون پوچھ سکتا ہے... نہیں نہیں ”صمد“ کا معنی یہ نہیں جو تو نے کیا ہے ”صمد“ کا معنی یہ ہے ”صمد“ اسے کہتے ہیں: ”الذی یحتاج الیہ کل شیء ولا یحتاج الی شیء“

صمد وہ ہے کائنات کی ہر چیز اس کی محتاج وہ کائنات میں کسی کا محتاج نہیں۔ یہ معنی ہے بے نیاز کا... اب سمجھے کائنات کی ہر چیز ؟ (اس کی محتاج) اور وہ کائنات میں کسی چیز کا محتاج؟ (نہیں ہے) ہم اس کا ترجمہ کرتے ہیں بے نیاز۔

اللہ بے نیاز ہے:

جو معنی نہیں سمجھتے کہتے ہیں جی فلاں بندے دے ڈنگر مر گئے نیں... کی

کر یے اللہ بے نیاز اے...(یعنی اگر کہا جائے کہ فلاں آدمی کے جانور مر گئے ہیں تو کہتے ہیں ہم کیا کریں اللہ بے نیاز ہے) ہمارے مزارعے ہیں ڈیرے پر میں اس کے پاس جا کر بیٹھتا ہوں تو باتیں چلتی ہیں... وہ ان پڑھ وہ مجھے مولوی سمجھتا ہے تو مجھ سے کوشش کرتا ہے مولوی والی باتیں کرنے کی... پھر وہ یہ باتیں کہتا ہے واہ اللہ سوھنیا! کسے نوں تو کھانڑتے نئیں دیندا کسے نوں تو رج دیندا اے، تینوں کون پچھدا اے (یعنی اے میرے اللہ کسی کو تو اتنا کم دیتا ہے کہ گزارا مشکل ہوتا ہے اور کسی کو بہت دیتا ہے تجھے کون پوچھنے والا ہے) اب وہ سمجھتا ہے بے نیاز کا معنی کیا ہے کہ ہم کسی طاقت والے سے پوچھ نہیں سکتے...خواہ ظلم کرے اللہ طاقت والا ہے جیسے کرے اسے کون پوچھ سکتا ہے... صمد کا معنی بے نیاز ہے اور بے نیاز کا معنی "الذی یحتاج الیہ کلُ شیء ولا یحتاج الی شیئ" صمد وہ ہے کائنات کی ہر چیز اس کی محتاج مگر وہ کسی کا محتاج نہیں۔

ہم دیکھنے میں آنکھ کے محتاج...اللہ دیکھتا ہے مگر بغیر آنکھ کے... اللہ آنکھ کا محتاج نہیں ہم بولنے میں زبان کے محتاج... اللہ بولتا ہے بغیر زبان کے... ہم چلنے میں محتاج ہیں اللہ کو کوئی احتیاجی نہیں...توجہ رکھنا! اللہ جسم سے پاک جسم کے اعضاء سے پاک... میں نے کئی بار ساتھیوں کو واقعہ سنایا شاید آپ میں سے بھی کسی نے سنا ہو۔

ڈھکوسلے کی مثال:

ایک غیر مقلد تھا حافظ آباد کا اس کی میری اس مسئلہ پر بحث ہو گئی... دلائل میں تو چپ ہو گیا دلائل میں تو بات نہ بن سکی...پھر اس نے ایک ڈھکوسلہ پھینکا...کیا پھینکا؟(ڈھکوسلہ) ڈھکوسلہ بتاتا ہوں کسے کہتے ہیں... مثلاً گوجرانولہ میں کوچوان ہے۔ تانگہ چلا رہا ہے... اور اچانک دائیں طرف تانگہ موڑا... ایک F.Sc. کا اسٹوڈنٹ

موٹر سائیکل پر بیٹھا ہوا ہے... اب اچانک جب اس نے تانگہ موڑا اب ظاہر ہے بریک لگانی بڑی مشکل تھی... بڑی مشکل سے بریک لگائی... نوجوان نے بڑی مشکل سے موٹر سائیکل کو کنٹرول کیا... اب وہ غصہ میں آکر بولا... باباجی سے کہتا ہے... ''باباجی سجے پاسے جوں اس نوں موڑنا سی تے ہتھ دا اشارہ تا دیندے''... باباجی کہندے نے ''پتر اے تینوں ترے فٹ دالمبا بانس نئیں دِسیا... ڈیڑھ فٹ دا ہتھ دس پیناسی؟... (یعنی لڑکے نے باباجی سے کہا باباجی اگر آپ نے دائیں طرف ٹرن ہونا تھا تو ہاتھ کا اشارہ کر دیتے... بابا جی نے لڑکے سے کہا آپ کو تین فٹ لمبا بانس تو نظر نہیں آیا، ڈیڑھ فٹ کا ہاتھ نظر آجانا تھا؟) تو آیاں ھے مینوں پڑھاون... وڈا عالم تے ویکھو (یعنی تو مجھے سمجھانے والا آیا ہے بڑا سمجھانے والا تو دیکھو) یہی آج ہمیں کہتے ہیں... تو یہ بابے نے ڈھکوسلہ مارا تھا تو دلیل پر جب تھک جاتا ہے تو پھر ڈھکوسلے شروع کرتا ہے۔

غیر مقلدین کا ڈھکوسلہ:

مجھے کہتا ہے اللہ ہر جگہ پہ حاضر ناظر ہے؟ میں نے کہا جی ہاں... پہلے میرا خیال یہ تھا کہ یہ جملہ ان کے مولوی اور مناظر نہیں کہتے... یہ جملہ شاید ان پڑھ لوگ کہتے ہیں۔ یہ لڑکا کالج کا تھا... حفظ کیا اور ہماری کمزوری کی وجہ سے کہ ہمارے ہیں... ہمارے ہیں وہ لڑکا ہمارا سمجھ کے ان کے پاس گیا... مسلک بدل گیا... واپس آیا کہتا ہے جی تم مشرک ہو... کیوں تم اللہ کو حاضر ناظر کہتے ہو... اور رب کو ہر جگہ پہ حاضر ناظر ماننا یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے... مسلمانوں کا نہیں حاشا وکلا... میں نے کہا بھائی دلائل کی بات کرو جب دلائل سے چپ ہوا... مجھے فوراً کہتا ہے مولانا اللہ ہر جگہ پہ حاضر ناظر ہے... میں نے کہا جی ہاں کہتا اللہ بیت الخلاء میں بھی ہے؟ (العیاذ باللہ) اگر آپ کہہ دیں ہے زبان

ساتھ نہیں دیتی... اگر آپ کہہ دیں نہیں ہے تو پھر حاضر ناظر تو نہ ہوا... میں پہلے سوچتا تھا کہ یہ اس کالج کے لڑکے نے جملہ کہا ہے... مولوی نہیں کہتے ہوں گے۔

طالب الرحمٰن زیدی کون ہے:

ان کا پروفیسر طالب الرحمن اسلام آباد میں رہتا ہے... اور مزے کی بات ہے غائبانہ نماز جنازہ کا انکار کرتا ہے... پہلے یہ کہتے تھے بھینس کی قربانی نہیں ہے... حافظ نعیم الحق ملتان میں پیدا ہوا اس نے ان کے سارے دلائل توڑ کر کہا... نہیں بھینس کی قربانی ہے بھینسے کی قربانی ہے... اس نے دلائل دینے شروع کئے۔

طالب الرحمٰن نے کتاب لکھی "آیئے عقیدہ سیکھئے "میں نے طالب الرحمٰن کی اس کتاب کا آپریشن نوشین پلازہ کے قریب جا کے کیا ہے... جہاں پر ان کی سی ڈیاں بنتی ہیں اور دنیا میں نشر ہوتی ہیں... خیابان سر سید راولپنڈی میں... آج تک اس کا جواب نہیں آیا... پانچ مولویوں کو بلا کر مجھے گالیاں دی مگر اس آپریشن کا جواب نہیں دیا... میں نے کہا میں نے تمہاری کتاب کا آپریشن کیا ہے تم اس کا جواب دو... طالب الرحمن اس کتاب میں یہ جملہ درج کرتا ہے... کہتا ہے اگر یہ تمہارا عقیدہ مان لیا جائے کہ اللہ ہر جگہ حاضر ناظر ہے... پھر اللہ سینما میں بھی ہو گا العیاذ باللہ... کہتا ہے پھر اللہ سینما میں بھی ہے۔

غیر مقلدین کے ڈھکوسلے کا جواب:

اب ہم پھنس جائیں گے کہ حاضر ناظر مانے... تو بیت الخلاء میں بھی ماننا پڑے گا... اس نوجوان نے مجھے جملہ کہا میں نے فوراً کہا بیٹا تو قرآن کا حافظ ہے... عثمان کہتا ہے جی میں قرآن کا حافظ ہوں... میں نے پوچھا قرآن تیرے سینے میں موجود ہے... کہتا

ہے جی میرے سینے میں موجود نہیں... میں نے کہا اچھا تیرے سینے میں محفوظ ہے... کہتا ہے جی محفوظ تو ہے... میں نے کہا کوئی دیہاتی آدمی کہہ دے میرے گھر میں دس من گندم موجود تو نہیں مگر محفوظ ہے... نہیں سمجھے گندم موجود تو نہیں مگر محفوظ ہے ایسا ہو سکتا ہے... بھائی موجود ہو گی تو محفوظ ہو گی... عقل دیکھو عقل کہتا ہے میرے سینے میں قرآن موجود نہیں ہے۔ میں نے کہا محفوظ ہے تو موجود ہو گا نا... کہتا ہے ہاں ہاں جی مجھے بات سمجھ آگئی کہتا ہے موجود بھی ہے۔

میں نے کہا مجھے اگلا مسئلہ بتا جب تم بیت الخلاء میں جاتے ہو قرآن کو بیت الخلاء میں لے کر جانا جائز ہے... کہتا ہے جی جائز نہیں... میں نے کہا عثمان جب تو بیت الخلاء میں جاتا ہے سینہ پھاڑ کے قرآن باہر رکھ کے جاتا ہے... قرآن کو تو بیت الخلاء میں لے کر جانا جائز نہیں تھا اور قرآن تیرے سینے میں موجود تھا... کہتا ہے قرآن میرے سینے میں ہے تو مگر وجود یعنی جسم سے پاک ہے... میں نے کہا اللہ ہر جگہ موجود مگر جسم سے پاک ہے۔ میں نے کہا قرآن تیرے سینے میں موجود تھا... تو بیت الخلاء میں گیا تو ہین نہیں ہے... کیوں جسم سے پاک ہے... اللہ بھی ہر جگہ موجود ہے... مگر جسم سے پاک ہے جسم سے؟ (پاک ہے) دونوں میں بڑا فرق ہے۔

حسی اور معنوی:

بعض چیزیں ہوتی ہیں معنوی... بعض چیزیں ہوتی ہیں حسی... معنوی چیز کو حسی چیز سے سمجھانا بڑا مشکل ہوتا ہے... میں مثال کے طور پر کہتا ہوں اگر تم سے کوئی پوچھے بھائی بیت الخلاء میں نور ہوتا ہے... آپ کیا کہو گے؟ (نہیں) جب یہ بلب جلتا ہے تو روشنی نور نہیں ہے... بتاؤ یہ پہنچ جاتی ہے لیکن اس کا وہ وجود نہیں ہوتا... اس لیے

اشکال بھی پیدا نہیں ہوتا... میں گزارش کر رہا تھا اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے... بات پھر لمبی ہو گئی... اللہ جسم سے پاک جسم کے اعضاء سے پاک۔

متشابہ آیات پڑھ کر دھوکہ دہی:

اچھا بھائی قرآن میں "وجه" تم کہتے ہو چہرے سے پاک ہے... قرآن میں ہے "عین" تم کہتے ہو آنکھ سے پاک... قرآن میں ہے "ساق" تم کہتے ہو پنڈلی سے پاک ہے... میں نے کہا دیکھو ہم نے قرآن کی آیت پڑھی ہے "قل هو الله احد ۔ الله الصمد"... اللہ صمد ہے وہ اپنے وجود میں جسم کا محتاج نہیں... توجہ رکھنا! ہم موجود ہونے میں جسم کے محتاج ہیں... اور اللہ موجود ہونے میں جسم کا محتاج نہیں... وہ صمد ہے ہم دیکھنے میں... چلنے میں... کھانے میں... پینے میں... اعضاء کے محتاج ہیں اللہ اعضاء کا محتاج نہیں... وہ صمد ہے میں نے آیت پڑھی ہے "لیس کمثله شیء" اللہ کی مثل کوئی شی نہیں۔ تو نے بھی قرآن کی آیت پڑھی "کل شیء هالك الاوجه ، واصنع الفلك باعيننا" میں نے پوچھا یہ لفظ عین ہے یہ محکم یا متشابہ... بولیں کہتا ہے متشابہ... میں نے کہا قرآن کہتا ہے "کل شیء هالك الا وجه" ہر چیز فنا ہو جائے گی اللہ کا وجہ فنا نہیں ہو گا... یہ آیت محکم ہے متشابہ کیا کہے گا متشابہ... قرآن کہتا ہے "واما الذين فی قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة" قرآن کہتا ہے جو گمراہ ہو وہ آیت وہ پڑھے گا جو متشابہ ہو... تاکہ فتنہ پھیل جائے۔

محکم آیات پڑھ کر اصلاح:

جو موحد ہو گا "راسخ فی العلم" ہو گا... ھدایت یافتہ ہو گا... وہ آیت محکم

پڑھے گا... میں فتنہ پھیلانا نہیں، مٹانا چاہتا ہوں آیت محکم پڑھتا ہوں... تو فتنہ پھیلانا چاہتا ہے، آیت متشابہ پڑھتا ہے... میں ساتھیوں سے کہتا ہوں ہر آدمی قرآن بیان کرتا ہے ذوق کے مطابق... واعظ بیان کرے گا اپنے ذوق کے مطابق... مفسر بیان کرے گا اپنے ذوق کے مطابق... خطیب بیان کرے گا اپنے ذوق کے مطابق... میں تو خطابت سبحان اللہ ماشاء اللہ والی نہیں کرتا... میں تو لچھے دار خطیب نہیں ہوں... میری زبان میں سریلے وہ چسکے نہیں ہیں... میں تو قرآن کھولتا ہوں مناظرانہ لہجہ میں... میں نے کہا تھا ہم نے عقیدہ لیا ہے قرآن سے... آیت محکم بیان کی ہے...اللہ کہتا ہے عقیدہ میں متشابھات سے استدلال کرنے والا گمراہ ہوتا ہے... محکمات سے استدلال کرنے والا ہدایت یافتہ ہوتا ہے... بات ٹھیک ہے؟(سامعین۔۔ٹھیک ہے)

منسوخ قابل عمل نہیں:

ہم بھی قرآن پڑھتے ہیں... تم بھی قرآن پڑھتے ہو... میں کہتا ہوں قرآن پڑھنا اور ہے قرآن کی شرح بیان کرنا اور ہے... قرآن کے بعد نمبر ہے سنت کا... میں عرض کر رہا تھا قرآن کریم کی آیات کتنی ہیں... چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ سب آیات پر عمل کر سکتے ہو؟(سامعین۔۔۔نہیں)اور وہ آیات جن کا حکم منسوخ ہو چکا ان پر عمل کر سکتے ہو؟ (سامعین۔۔۔نہیں) عمل کس پر کریں گے۔

1...آیت متشابہ نہ ہو بلکہ محکم ہو

2...اس آیت پر عمل کریں گے جس کا حکم منسوخ نہ ہو چکا ہو بلکہ ناسخ ہو۔

پھر میں کہہ سکتا ہوں... قرآن کریم کی ساری آیات مانتے ہیں... مگر ہر آیت پر عمل نہیں ہوتا... احادیث ساری مانتے ہیں مگر ہر حدیث پر عمل نہیں ہوتا... یہ

دھوکہ مت دے رفع یدین ثابت ہے... یہ دھوکہ مت دے آمین بالجہر ثابت ہے... یہ دھوکہ مت دے فاتحہ خلف الامام ثابت ہے...ثابت ہونا اور بات ہے مسنون ہونا اور بات ہے... یہ تو ہمارے مناظرے کی باتیں ہیں۔

رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل...؟:

توجہ رکھنا! میں بات سمیٹ کر کہتا ہوں...

☆...اگر رفع الیدین پیغمبر کا آخری عمل ہے... بخاری پیش کر دے میری شکست ہے

☆...اگر آمین بالجہر حضور کا آخری عمل ہے... بخاری پیش کر دے میری شکست

☆...فاتحہ خلف الامام پیغمبر کا آخری عمل ہے... بخاری پیش کر دے میری شکست

☆... سینے پر ہاتھ باندھنا آخری عمل ہے... بخاری پیش کر دے تو بھی شکست ہے۔

بخاری سے تجھے سینے پر ہاتھ باندھنا بھی نہیں ملے گا ثابت ہونا اور بات ہے... آخری عمل ہونا اور بات ہے... میں نے کہا میں آخری بات کہنے لگا ہوں۔

فتنے کے دور میں خلفاء راشدین کی اتباع:

توجہ رکھنا! اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" میرے صحابہ! ایک دور آئے گا: "انہ من یعش منکم من بعدی فسیری اختلافا کثیرا"

ترمذی ج 2 ص 96 ، ابن ماجہ ص 5

میری امت میں لوگ آئیں گے میں دنیا چھوڑ جاؤں گا... وہ اختلاف پیدا کریں گے... کوئی کچھ کہے گا... کوئی کچھ کہے گا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم کیا کریں... آج بھی لوگ کہتے ہیں ایک مولوی کچھ کہتا ہے ایک مولوی کچھ کہتا ہے... ہم کس کی بات مانیں... اس کا حکم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دے گئے ہیں... فرمایا ہم

کیا کریں اگر میرے جانے کے بعد میرے دین میں اختلاف شروع ہو جائے ”فعلیکم بسنتی“ قرآن و سنت... اب تونے حدیث کا نام چھوڑ دیا... اب جلسے قرآن و سنت اپنے دجل پہ پردہ ڈالنے کے لئے... تو قرآن و حدیث کے نام پر جلسہ کر۔

ہم قرآن و سنت کے نام پر جلسہ کریں تاکہ دیکھنے سے پتہ چل جائے یہ جلسہ کن کا ہے... ارے دھوکہ تو نہ دے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”علیکم بسنتی“ حدیث نہیں میری سنت پر عمل کرنا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کی سنت میں مسئلہ کا حل موجود نہ ہو... تو فرمایا ”وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین“ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے... پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے... پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے... پھر میرے خلیفہ راشد علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معیار بتادیا اختلاف پیدا ہو جائے تو پیش کس کو کرو سنت کو... اگر نہ ملے تو خلیفہ راشد کی سنت کو۔

خلفائے راشدین کی سنت پر عمل:

ایک آدمی کہتا ہے یہ خلیفہ راشد کی سنت ہے... دوسرا آدمی کہتا ہے میں خلیفہ راشد دا کلمہ نہیں پڑھیا میں تے نبی دا کلمہ پڑھیا اے... (یعنی میں نے خلیفہ راشد کا کلمہ نہیں پڑھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے) کہتا ہے میں نے خلیفہ کا کلمہ نہیں پڑھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلمہ نہیں پڑھا... میں نے کہا اچھا جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا تھا... میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔

بات کیسے مانوں؟:

باپ مرنے لگا بیٹے سے کہہ گیا بیٹا میرے جانے کے بعد اپنے چچا سے پوچھ کر رشتے کرنا... اپنی مرضی سے نہ کرنا... باپ فوت ہو گیا... اب بیٹا کسی اور جگہ شادی کرنا چاہتا تھا... چچا کہتا ہے بیٹا یہاں شادی نہیں کرنی... میں جانتا ہوں تو نہیں جانتا۔ اس خاندان کے معاملات میں سمجھتا ہوں... ہم اور یہ نہیں چل سکتے... بیٹا جذبات کو چھوڑ دے... میری بات کا خیال کرنا... تونے یوں نہیں کرنا... کہتا ہے چچا جی! اگر باپ ہوتا میں اس کی بات مان لیتا اب تو باپ موجود نہیں ہے...میں آپ کی بات کیسے مانوں؟

توجہ رکھنا! کہتے ہیں بھائی تمہارا چچا ہے باپ کی جگہ ہے... کہتا ہے باپ کی جگہ ہے باپ تو نہیں ہے... میں کیوں اس کی بات مانوں... رب قرآن میں کہتا ہے باپ کا احترام کرو چچا کی تو نہیں بات کی... اللہ نے کہا باپ کے سامنے نہ بولنا... چچا کے سامنے تو نہیں کہا... باپ ہوتا تو مان لیتا آپ تو چچا ہیں... آپ کی بات کیسے مانیں۔؟ مسجد میں آیا مولوی صاحب کے پاس لایا... حضرت آپ اس کو سمجھائیں میں ان پڑھ ہوں میری بات تو نہیں سمجھتا... مولوی صاحب نے کہا بیٹا جب تمہارے ابو جانے لگے تھے کوئی وصیت بھی کر کے گئے تھے... ؟ کہتا ہے جی... وصیت تو کی تھی... پوچھا بیٹا کیا وصیت کی تھی... ابو نے کہا تھا میں فوت ہو جاؤں نا... میرے مرنے کے بعد رشتے چچا سے پوچھ کر کرنا... مولوی صاحب نے کہا مسئلہ تو حل ہو گیا... اب چچا کی بات ماننا باپ کی بات ماننا ہے... چچا کی نہ ماننا باپ کی نہ ماننا ہے... جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے میں نہیں ہوں گا... ابو بکر ہوں گے... میں نہیں ہوں گا عمر ہوں گے... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھنا۔ ایک آدمی کہتا ہے میں نے نبی کا کلمہ پڑھا ہے حضرت عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا تو نہیں پڑھا... جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے... اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات ماننا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننا ہے... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات نہ ماننا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ ماننا ہے۔

صحابہ کرام اور غیر مقلدین:

تمہیں مرکز یرموک نظر آئیں گے... مرکز قادسیہ نظر آئیں گے... مرکز بدر و حنین نظر آئیں گے... مرکز عمر فاروق بنا نظر نہیں آئے گا... یہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے رکھنا تھا... کیوں نہیں رکھتے کیا عمر فاروق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین نہیں ہے... ؟ کیا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سسر نہیں ہے... ؟ کیا خلیفہ راشد نہیں ہے... ؟ کیا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لے کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت نہیں دی...؟ کہتا ہے ساریاں گلاں ٹھیک نے پر عمر بدعت کرے تے اسی وی من لیے...(یعنی غیر مقلد کہتا ہے آپ کی ساری باتیں ٹھیک ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدعت (العیاذ باللہ) کریں تو ہم مان لیں)لعنت ہے تیری سوچ پر (سامعین... لعنت ہے)ایک بار نہیں کروڑ بار لعنت ہے... العیاذ باللہ کہتا ہے عمر بدعت کرے اسی وی من لییے... عمر غلطی کرے تے اسی وی من لیئے... یہ جملہ انہوں نے بھی کہا... اور یہ جملہ ذاکر نائیک نے بھی کہا... جس کو تم محقق کہتے ہو۔

ذاکر نائیک کی تحقیق کو چیلنج:

اگر میں ذاکر نائیک کے خلاف بولوں ہمارے لوگ پتہ ہے کیا کہتے ہیں مولوی صاحب اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے...بڑا دین کا کام کر رہا ہے... اس امت کو

بڑا فائدہ ہو رہا ہے... توجہ رکھنا! عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دین کا فائدہ ہوا کہ نہیں ہوا...بڑا دین کا کام کیا کہ نہیں... ؟(سامعین... کیا)عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑا دین کا کام کرے دین کا فائدہ بھی ہو... اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق کو چیلنج کیا جا سکتا ہے تو ذاکر نائیک کی تحقیق کو چیلنج کیوں نہیں کیا جا سکتا... ؟وہ ان کی تحقیق کو چیلنج کرے تو نے داد دی ہے...اس دجال کی تحقیق کو میں چیلنج کروں گا۔

پھر مجھے داد دے میری مذمت بیان نہ کر... میں نے تو تیرا اصول بیان کیا ہے ذاکر نائیک کا اصول تھا...اگر ان کے خلاف بولا جا سکتا ہے تو تیرے خلاف بھی بولا جا سکتا ہے... کہتا ہے ہم عمر بن خطاب کی تحقیق کو دیکھیں گے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف ہیں عمر بن خطاب ایک طرف ہیں ہم نبی کی بات مانیں گے ہم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھوڑی مانیں گے... لوگ فوراً قبول کرتے ہیں...وہ کیا بتانا چاہتا ہے وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض فیصلے سنت کے مطابق تھے... اور بعض فیصلے خلاف...پھر خلیفہ راشد کا معنی کیا ہوا... پھر جنتی ہونے کا معنی کیا ہوا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کا معنی کیا ہوا۔

اس لیے میں کہتا ہوں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اختلاف ہو جائے تو بات ؟(خلیفہ راشد کی ماننا)جمعہ کے دن اذانیں دو... فیصلہ خلیفہ راشد کا... تین طلاق تین یا ایک فیصلہ خلیفہ راشد کا مانو... اب خلیفہ راشد کی بات تراویح بیس یا آٹھ نہیں مانتے اللہ ہمیں قرآن وسنت پر عمل کی توفیق دے۔

خلاصہ:

میں نے دو باتیں عرض کیں خلاصہ عرض کرتا ہوں... محکم کو لیں گے متشابہ

کو نہیں... جو محکم کو چھوڑ کر متشابہ کو پیش کرے آپ سمجھو کہ کون ہے؟ (گمراہ) کیوں اللہ کہہ رہا ہے... اگر آیت کا حکم منسوخ ہو تو نہیں لیں گے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے سر بچشم قبول ہے... ہم ان کو آنکھوں پر لگاتے ہیں... مانتے ہیں انکار نہیں کرتے... لیکن عمل اس پر ہو گا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے... سنت کسے کہیں گے عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہ ہو... عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرور تاًنہ فرمایا ہو... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل مسلسل کیا ہو اس کا نام سنت ہے... اللہ مجھے اور آپ کو قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

اس کے بعد سوالات وجوابات کی نشست ہوئی جس میں عوام الناس نے درج ذیل سوالات کیے اور حضرت متکلم اسلام نے ان کے علمی و تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں لکھا جاتا ہے۔

سوال:

کالی پگڑی باندھنا کیسا ہے؟

جواب:

کالی پگڑی باندھنا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کالی بھی ثابت ہے سفید بھی ثابت ہے ام المومنین امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے تو سفید گھر میں ہوتے تو کالی ایک آدمی نے کہا سفر میں کالی ہونی چاہیے میں نے کہا یہ سفر شیخوپورہ کا نہیں مدینہ کا ہے... ووہ صحرائی

علاقہ ہے صحرائی علاقوں میں مٹی نہیں ہوتی کہ میلی ہو جائے سفید بھی ثابت ہے سیاہ بھی ثابت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں فاتح بن کر گئے۔وعلیہ عمامۃ السوداء

ترمذی ج 1 ص 304

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پگڑی سیاہ تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فاتح بن کر گئے...سیاہ بھی ٹھیک ہے...سفید بھی ٹھیک ہے... سیاہ کو یوں نشانی بنانا کہ بطور علامت بن جائے یہ ٹھیک نہیں ہے...سفید کو بطور نشانی بنانا یہ نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے نہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ ہے... نہ اسلاف اولیاء کا طریقہ ہے۔ کالی پہنو تو ٹھیک ہے...سفید پہنو تو ٹھیک ہے... کسی ایک پگڑی کو بطور علامت پہننا یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے...جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت مقرر نہیں فرمائی...اختیار دیا ہے تو میں اور آپ کون ہوتے ہیں ایک کو پابند کر کے باقی کو چھوڑنے والے۔

سوال:

عبد الحفیظ فیصل آبادی کہتا ہے میں پہلے دیوبندی تھااب اہلحدیث ہوں وضاحت کریں۔؟

جواب:

ایک بات تو یہ ہے کہ عبد الحفیظ فیصل آبادی لشکر طیبہ والوں کا بھی مخالف ہے۔یہ تو پکی بات ہے بد دعائیں جلسوں میں دیتا ہے... اور تمہیں دیتا ہے اور لشکر طیبہ اہلحدیثوں کی جماعت ہے دیوبندیوں کی نہیں... تمہارا ہے تو تمہیں گالیں کیوں دیتا

ہے ؟اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ کرتوت تمہارے اب بھی گندے ہیں... یہ تو اس سے پوچھو نا جس کا جواں بیٹا تم نے مارا ہے اور کیوں مارا ہے... یہ عبد الحفیظ فیصل آبادی سے پوچھو مارا ہے اور کیوں مارا ہے... اس کا جواب مولانا دیں گے میں نہیں دیتا... مارنے کی وجہ کیا تھی دوسری بات یہ ہے کہ وہ سابقہ دیوبند ی نہیں ہے... عبد الحفیظ سابقہ مماتی ہے اور مماتی دیوبندی نہیں ہیں۔(سامعین۔بے شک)

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں بتعلق روح دنیا والے جسم کے ساتھ زندہ ہیں... جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نہیں مانتا وہ اہل السنت والجماعت میں سے خارج ہے... چہ جائیکہ ہم اس کو دیوبندی مانیں...وہ دیوبندی نہیں تھا... وہ بدعتی پہلے تھا بدعتی اب ہے...میری بات سمجھے! یہ تو ہمارا کھلا عقیدہ ہے... تمہیں نہیں یقین آتا یہ کوہاٹی تھا... مماتی تھا اہلحدیث بنا... دیوبندی بنا پھر گیا سی ڈی موجود ہے... اعلان کیا مولوی صفدر عثمانی نے ویڈیو سی ڈی میں اس نے کہا... مولانا آپ نے حیاتی ہونے کا اعلان کیا ہے...ہم کیسے مانیں آپ اہلحدیث ہیں... اکابر اہلحدیث کا عقیدہ حیات کا نہیں ہے... معلوم ہوا جس کا عقیدہ حیات کا نہیں وہ پہلے بھی غیر مقلد تھا... اب بھی غیر مقلد ہے... ہاں یوں کہہ سکتے ہیں پہلے نیم غیر مقلد تھا... اب کامل غیر مقلد ہے... اور اکمل غیر مقلد ہونے کا انتظار کرو مماتی نیم غیر مقلد ہے... اہلحدیث کامل غیر مقلد ہے... اور مرزائی اکمل غیر مقلد ہے۔

حضرت اوکاڑوی کا فرمان:

حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے

تھے کہ دنیا میں گمراہی کی پہلی سیڑھی غیر مقلدیت ہے... لیکن عنایت اللہ شاہ گجرات والے اٹھے انہوں نے ایک اسٹیشنی ان سے پہلے کھڑی کر دی... اب اور ہو گیا آسان آگے جانا۔ یہ میں یہاں نہیں کہہ رہا آپ سمجھیں کہ شیخوپورہ میں کہہ رہا ہے... یہ بات میں نے سرحد میں علماء کے مجمع میں بات کی ہے... ہزاروں کے اجتماعات میں کی ہے... سرحد میں جو بھی غیر مقلد ہو اوہ دیوبندی نہیں تھے سابقہ مماتی تھا... عبد الحفیظ سابقہ دیوبندی نہیں بلکہ مماتی ہے اور مماتی؟(سامعین۔۔۔دیوبندی نہیں)

عنوان............قرآن اور نعمان

مقام............لاہور

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔امابعد:فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

سورۃ المائدہ پ 6 آیت نمبر 3

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال... سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انھا ستکون فتنۃ۔قلت ما المخرج منھا یارسول اللہ ؟ قال کتاب اللہ فیہ نبأ ماقبلکم وخبر مابعد کم وحکم ما بینکم وھو الفصل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ۔ھو حبل اللہ المتین وھو الذکر الحکیم وھو الصراط المستقیم ھوالذی لایزیغ بہ الاھواء ولا تلتبس بہ الالسنۃ ولاتشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولاتنقضی عجائبہ وھو الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتّٰی قالوا انا سمعنا قرٰاناً عجباً یھدی الی الرشد فاٰمنا بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم۔

ترمذی ج 2 ص 118

عن عمر بن الخطاب قال أما إن نبیکم (صلی اللہ علیہ وسلم) قال إن اللہ تعالی یرفع بھذا الکتاب أقواما ویضع بہ آخرین

تفسیر خازن الفصل الاول فی فضل القرآن وتلاوتہ جز 1 ص 4

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یا رسول اللہ إن نزل بنا أمر لیس فیہ بیان أمر ولا نہی فما تأمرنا قال تشاورون الفقہاء والعابدین"

معجم اوسط جز 2 ص 172

وفی روایۃ شاوروا فیہ الفقہاء

مجمع الزوائد باب فی الاجماع جز 1 ص 428

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید ، اللھم بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید ۔

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو !مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستواور بھائیو... !ہماری آج کی کانفرنس کا عنوان ہے ''تقریب تکمیل درسِ قرآن'' میں ان شاء اللہ العزیز... اپنے عنوان کی مناسبت سے آپ حضرات کے سامنے گفتگو کروں گا... میں نے عنوان کی مناسبت سے ایک آیت کریمہ کا حصہ... اور ذخیرہ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تین احادیث تلاوت کی ہیں... قرآن کریم کی جو آیت کریمہ میں نے تلاوت کی ہے حق جل مجدہ نے اس میں اعلان فرمایا:''الیوم اکملت لکم دینکم ''کہ میں نے آج تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔

فتنوں سے حفاظت کا نبوی نسخہ:

حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی جو خاتم الانبیاء صلی اللہ

علیہ وسلم کی حدیث میں نے تلاوت کی ہے۔اس میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں...میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہا ستکون فتنۃ علی !ایک وقت آئے گا کہ یہ دنیا سراپا فتنہ بن جائے گی...ہر طرف فتنے ہی فتنے ہوں گے... تو میں نے حضرت سے عرض کیا ما المخرج منہا یارسول اللہ؟ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!ان فتنوں سے بچنے کا راستہ کیا ہو گا؟ ان فتنوں سے نجات کی صورت کیا ہو گی؟... ان فتنوں سے بچنے کے لئے کوئی آپ آسان ترکیب ارشاد فرمائیں... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھو کتاب اللہاے علی!اگر فتنوں سے بچنا چاہتے ہو... تو کلام اللہ کو اپنا دستور بنا لو فیہ نبأ ماقبلکم اس قرآن میں اللہ نے پہلے حالات وواقعات بتلائے ہیں وخبر ما بعدکم اور آئندہ آنے والے واقعات کی اطلاع دی ہے وحکم ما بینکم اور تمہارے درمیان ہونے والے نزاعات کے فیصلے کئے ہیں وھو الفصل لیس بالھزل قرآن کریم پکی بات کرتا ہے کچی بات نہیں کرتا "من ترکہ من جبار قصمہ اللہ" جو قرآن کو اس لئے چھوڑ دے گا اس کے مزاج میں اکڑپن ہے اللہ اس کو برباد کر دے گا ومن ابتغ الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ جو قرآن کو چھوڑ کر کسی اور کتاب سے ہدایت تلاش کرے گا اللہ گمراہی اس کا مقدر فرمادیں گے ھو حبل اللہ المتین یہ اللہ تک پہنچے کے لئے مظبوط رسی ہے وھو الذکر الحکیم یہ بہترین نصیحت اور حکمت والا ذکر ہے۔ھو الصراط المستقیم اور جنت اور رب تک پہنچے کا یہ معتدل رستہ ہے... یہ قرآن کریم وہ کلام ہے وھو الذی لا تلتبس بہ الالسنۃ زبان اس قرآن کو بدل نہیں سکتی ولا تزیغ بہ الاھواء خواہشات کی بنیاد پر قرآن میں تحریف نہیں ہو سکتی ولا تشبع منہ العلماء

قرآن کریم کی تلاوت اور معانی کو بیان کرنے سے علماء سیر نہیں ہوتے ولا یخلق عن کثرۃ الرد قرآن کی تلاوت کرتے جائیں قرآن پرانا محسوس نہیں ہوتا ولا تنقضی عجائبہ اگر قرآن سے نقطے نکالتے چلے جائیں اس کی حکمتیں عجائبات ختم نہیں ہوتے۔

و الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتیٰ قالوا جب قرآن کو پہلی مرتبہ جنات نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا... تو جنات پکار اٹھے انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فآمنا بہ ہم نے ایک عجیب کلام اور قرآن سنا ہے... ہم اس قرآن کی برکت سے اللہ پر ایمان لاتے ہیں... پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اے علی ! من قال بہ صدق جو قرآن کی بات کرتا ہے سچا ہے ومن حکم بہ عدل جو قرآن کے مطابق فیصلے کرے عادل ہے ومن عمل بہ اجر جو قرآن پر عمل کرے اللہ اجر دیتا ہے ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم اور جو انسان قرآن کی طرف دعوت دے وہ صراط مستقیم کی طرف اللہ کی جانب سے ھدایت یافتہ ہوتا ہے...

حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مبارک اور طویل حدیث کی روشنی میں؛ میں نے آپ حضرات کے سامنے گفتگو کرنی ہے... میری گفتگو کا عنوان ہو گا... ”قرآن اور نعمان“

کون نعمان؟:

نعمان سے مراد کون ہے... ؟ قرآن سے مراد کیا ہے... ؟ یہ مجھے بتانے کی حاجت نہیں ہے اس کو مسلمان بھی جانتا ہے اور کافر بھی جانتا ہے۔ اور نعمان سے میری مراد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد امتیوں میں سب سے بڑا انسان... حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی... اللہ ان کی قبر پر

کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے... نعمان سے میری مراد یہ عظیم شخصیت ہے... کہ جس کی تقلید کرنے والوں کی تعداد...اس وقت دنیا میں لاکھوں نہیں... کروڑوں سے متجاوز ہے... اور جس کے نام لینے والے پوری دنیا میں عام ہیں...یہ وہ شخص ہے کہ جس نے قرآن کے الفاظ کو عام کیا... جس نے قرآن کے معانی کو عام کیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی شرح کی... اور امت کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے مسائل کو لکھ کر... ترتیب کے ساتھ امت کے سامنے پیش کیا...چاہیے تو یہ تھا اس آدمی کا شکریہ ادا کیا جاتا... چاہیے تو یہ تھا اس انسان کی قدر کی جاتی... چاہیے تو یہ تھا جتنا بڑا کارنامہ اس نے سرانجام دیا...اتنے بڑے اس کو تمغے دیے جاتے... لیکن افسوس !اس شخص نے جتنا بڑا کردار ادا کیا... امت کے ایک بدبخت طبقے نے... اس طرح ان کے خلاف اپنی زبان کو دراز کیا۔

دشمنانِ نعمان کا تعاقب ضروری ہے :

اس کائنات میں تین طبقے پیدا ہوئے...ایک طبقہ نے ختم نبوت پر حملہ کیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اکابر علماء دیوبند نے اس فتنہ کا تعاقب کیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے اپنی جانیں نچھاور کیں... ختم نبوت کے لئے جیلیں کاٹیں... ختم نبوت کا مسئلہ پاکستان کی اسمبلیوں سے حل ہوا...ایک اور طبقہ پیدا ہوا... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر حملہ آور ہونے کے بعد...پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر حملہ آور ہوا... اکابر علماء دیوبند نے اپنے خون اور اپنی جانوں کو پیش کر کے... ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہن کے... ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عام کیا... ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا پرچم

اس کائنات میں لہرایا... ایک اور طبقہ پیدا ہوا... کہ جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بعد کائنات کے عظیم انسان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات گرامی کو نشانہ بنایا... اس عظیم انسان کی ذات پر حملہ کیا... آج یہ اس وقت کی ضرورت ہے کہ ان بدبختوں کا تعاقب کیا جائے... اور امام صاحب کے مناقب کو بیان کیا جائے... امام صاحب کا تذکرہ قرآن کی روشنی میں کیا جائے۔

اکابر سے لے کر اصاغر تک:

تو میں نے آپ کے سامنے عرض کیا ایک طبقے نے ختم نبوت پر حملہ کیا... تو دفاع بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے کیا... ایک طبقے نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کیا... تو دفاع بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے کیا... اور ایک طبقہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات پر حملہ کیا... تو دفاع ہم نے کیا... میں اکابر کی ترجمانی کرتے ہوئے اس بات کو فخر کے انداز میں کہتا ہوں... میرے اللہ کا احسان یہ ہے کہ اکابر علماء دیوبند سے لے کر اصاغر علماء دیوبند تک... اور عام آدمی سے لے کر خاص دیوبندی تک... تمام حضرات اس بات پر متفق ہیں... ہم اپنے عقیدے کو بیان بھی کرتے ہیں... ہم اپنے مسائل کو بھی بیان کرتے ہیں... لیکن اگر کوئی ہمارے عقیدے پر حملہ کرے... ہم دلائل کی قوت سے اس کا جواب بھی دیتے ہیں... تو تین طبقوں کا رستہ ہم نے روکا اور ہم نے دفاع کیا۔

علماء دیوبند اور خدائی انتخاب:

یہ میرے اللہ کا احسان ہے... اس کائنات کی عظیم شخصیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا مسئلہ آیا... کام اللہ نے ہم سے لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات کی عظیم شخصیات کا مسئلہ آیا کام اللہ نے ہم سے لیا... اصحاب پیغمبر کے بعد

کائنات کی عظیم شخصیت حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسئلہ آیا... اللہ نے کام ہم سے لیا... تو میں نے آج قرآن اور نعمان کے حوالے سے گفتگو اس بات پہ کرنی ہے۔

1... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا تذکرہ اللہ نے قرآن میں کیا ہے یا نہیں؟

2... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عقیدہ کا تذکرہ اللہ نے قرآن میں کیا ہے یا نہیں؟

3... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسائل کا تذکرہ اللہ نے قرآن میں کیا یا نہیں؟

نعمان اور قرآنی بشارت:

میں کہتا ہوں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات مبارکہ وہ شخصیت ہے کہ جس کی بشارت میرے اللہ نے قرآن میں دی ہے... میں نے علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث تلاوت کی ہے... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... کہ یہ کلام اللہ کی عظمت ہے فیه نباء ماقبلکم وخبرما بعدکم اگر اس میں گزشتہ انسانوں کے واقعات ہیں... تو آئندہ آنے والے حالات کی خبریں بھی ہیں... تو اللہ رب العزت نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات کی بشارت قرآن کریم میں بھی دی ہے... میں جو بات کر جاؤں گا... میرے اللہ نے چاہا تو ان شاء اللہ چیلنج کی حیثیت رکھے گی... اور میں آپ حضرات کو دعوت فکر دوں گا... کوئی چاہے تو چٹ (پرچی) لکھ کے میرے چیلنج کا آج جواب دے دے... اگر آج تم سے نہ ہو سکے تو اسٹیج لگا کر میرے چیلنج کا جواب دے دو۔

تو تیر آزما! ہم جگر آزمائیں:

جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات پہ تبرا کرتا ہے... امام صاحب کی ذات پہ

زبان طعن دراز کرتا ہے میں کھلے لفظوں میں کہتا ہوں... میں اپنے ادارے کی بات نہیں کرتا... تم جلسہ اپنے ادارے میں رکھو... میں اپنی مسجد کی بات نہیں کرتا... تم پروگرام اپنی مسجد میں رکھو... امام کے مناقب میں بیان کروں گا امام پر جرح تم کرنا... امام کی عدالت میں بیان کروں گا امام پہ تنقید تم کرنا... امام کی ثقاہت میں بیان کروں گا... ثقاہت میرے ذمہ جرح تیرے ذمہ... امام پہ تو دل کھول کر تبرا کرلے میں امام پہ دل کھول کے مناقب بیان کرلوں گا... لیکن سٹیج تیرا ہوگا بیان ہم دونوں کریں گے... مسجد تیری ہوگی گفتگو ہم دونوں کریں گے... تو اپنا ذوق پورا کرلے میں اپنا ذوق پورا کرلوں گا... فیصلہ عوام پہ چھوڑ دیں گے اگر تیرے حق میں فیصلہ آجائے میں تیرا موقف مان جاؤں گا... اگر میرے حق میں فیصلہ آجائے تو تجھے میرا موقف مان لینا چاہیے... لیکن میں اللہ کی ذات پہ بھروسہ کرکے کہتا ہوں... آج تمہیں میری باتیں انوکھی لگتی ہیں... لیکن میں نے پشاور تا کراچی بحمد اللہ سفر کیا ہے... میں نے اس فتنے کو للکارا ہے... اور بڑی جرأت اور طاقت کے ساتھ للکارا ہے... وہ دن گزر گئے کہ جب تم نے اپنے آپ کو میدان مناظرہ میں پیش کیا۔

پچاس ہزار روپے انعام:

تمہیں آج میری بات پہ یقین نہیں آئے گا... آج سے چند ماہ قبل میں نے اسی لاہور میں مماتیت کے فرزندوں کو چیلنج کیا تھا... لیکن آج تک میرے چیلنج کو کسی نے قبول نہیں کیا... میں اس کے لیے شیخوپورہ میں گیا... میں نے وہاں یہ چیلنج کیا... مگر تم نے قبول نہیں کیا... تم نے تھانے میں میرا عقیدہ لکھ کر تو دیا مگر تم نے میرا چیلنج قبول نہیں کیا... میں صوابی کے علاقے میں گیا... جہاں پنج پیر تمہارا گڑھ اور مرکز ہے... میں نے

پچاس ہزار انعام کا اعلان کیا... میں نے اپنا عقیدہ لکھ کر دیا لیٹر پیڈ پر تحریر لکھ کر دی... اگر تم میدان مناظرہ میں آنے کی ہمت کرو... مناظرہ بعد میں ہو گا حسب اعلان پچاس ہزار پہلے دوں گا... کیا میں نے لکھ کر نہیں دیا؟

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار:

دوران گفتگو اگر بات آئی تو میں عرض کروں کہ تم نے ہمارے عقیدہ کو مان لیا... اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں... صوابی کے مماتی اشاعۃ التوحید کے مولوی نے عقیدہ لکھ کر دیا... کہتا ہے انبیاء علیہم السلام اجساد عنصریہ کے ساتھ باتعلق روح زندہ ہیں...اور یہ مذہب جمہور اہل السنت والجماعت کا ہے... اور انبیاء علیہم السلام اجساد مثالیہ کے ساتھ باتعلق روح زندہ ہیں اور یہ مذہب محققین کا... میں نے کہا میں یہی کہتا تھا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ نہیں مانتا وہ اہل السنت والجماعت میں سے نہیں ہے... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نہیں مانتا تو اس کو محقق کہتا ہے...میں اس کو معتزلی کہتا ہوں...نام کوئی بھی رکھو... لیکن اس کا اہل السنت والجماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

خیر! میں عرض یہ کر رہا تھا میں نے واضح لفظوں میں بات کی ہے... کبھی لوگوں کو میری بات سمجھ نہیں آتی... لیکن جو میرے ذمہ دیوبندیت کا دفاع ہے میرے اللہ نے چاہا تو میں کروں گا...اگر تم نے مجھے احناف کی وکالت کے لیے کہہ دیا تو وکالت کرنا میرے ذمہ ہے پھر وکالت کا وکیل حق ادا کرتا ہے... پھر وہ یہ نہیں دیکھتا یہ میرے مد مقابل پر جرح کیسے ہوتی ہے... پھر وہ یہ نہیں دیکھتا کہ میرے مد مقابل کی ذات زیر بحث آتی ہے کہ نہیں...اگر تم امام صاحب کی ذات کو زیر بحث لاؤ گے میں

تیرے اکابر کو زیر بحث لاؤں گا... اگر تو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کو زیر بحث لائے گا... میں تجھے زیر بحث لاؤں گا... اگر قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے عقیدے پر بحث ہو گی تو میں تیرے عقیدے کو زیر بحث لاؤں گا...اگر شیخ الہند رحمہ اللہ پر تبرا کرے گا... تو میں تیرے اکابر پہ بات کروں گا...اگر مسئلہ پر بات کرے گا میں مسئلہ عرض کر دوں گا۔

میں نے عرض کیا :

1 ...امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات

2...امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عقائد

3...امام صاحب رحمہ اللہ کے مسائل

میں قرآن کریم کی آیت پڑھوں گا امام صاحب کے مناقب بیان کروں گا... پھر میں آیت پڑھوں گا امام صاحب کا عقیدہ پیش کروں گا...پھر میں آیت پیش کروں گا امام صاحب کے مسائل قرآن سے لاؤں گا... تاکہ تیرے اس دھوکہ کو واضح کیا جائے تو نے زبان درازی کی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہ... تو نے جھوٹ بولا حنفیت پہ... کہ ان کے پاس قیاس ہے... ان کے پاس فقہ ہے... ان کے پاس کتب ہیں...ان کے پاس امام کے اقوال ہیں...ان کے پاس قرآن وحدیث نہیں ہے۔

غیر مقلد قرآن پیش نہیں کر سکتا:

میں کہتا ہوں آؤ! قرآن سے مسئلہ میں بیان کرتا ہوں... قرآن سے مسئلہ تو بیان کر دے... ایک مناظرہ اسی پر ہو جائے... جو مسائل تم نے زیر بحث لائے... تم نے تین طلاق کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تم نے آمین بالجہر کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تم نے رفع الیدین کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تم

نے موت کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا بیان کرتا ہے... تم نے قبر کے عذاب کا مسئلہ چھیڑا اللہ کا قرآن کیا بیان کرتا ہے... تم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تم نے مسئلہ توسل بیان کیا اللہ کا قرآن کیا کہتا ہے... تم نے استشفاع عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ بیان کیا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تو نے استویٰ علی العرش کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تو نے صفات باری کو چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... جسمیت باری کو چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... رب کے قرآن پہ فیصلہ کر لے... عقیدہ تو بھی بیان کر دے... آیت تو بھی پڑھ دے... آیت میں بھی پڑھتا ہوں... مسائل کو چھیڑ دے قرآن تو بھی پڑھ... قرآن میں بھی پڑھتا ہوں... لیکن میرے اللہ نے چاہا فاتحہ خلف الامام پہ غیر مقلد قرآن پیش نہیں کر سکتا... آمین بالجہر پہ قرآن پیش نہیں کر سکتا... رفع یدین پہ قرآن پیش نہیں کر سکتا...

1. میں رفع یدین کے ترک پر قرآن کی آیت لاؤں گا...
2. آمین بالسر پر قرآن کی آیت لاؤں گا...
3. امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے پہ میں قرآن کی آیت لاؤں گا...
4. پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پہ میں قرآن کی آیت لاؤں گا...
5. مسئلہ توسل پہ قرآنی آیات لاؤں گا...
6. عرض اعمال پہ قرآنی آیات لاؤں گا۔
7. استشفاع عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ قرآنی آیات لاؤں گا...
8. استوی علی العرش پہ قرآنی آیت لاؤں گا...

مسئلہ پڑھ کے آیت کو تو بیان کر دے... مسئلہ میں مان لوں گا... آیت پڑھ کے

مسئلہ میں بیان کروں میرے موقف کو تو مان لے۔ میں رب کعبہ کی قسم اٹھا کے کہتا ہوں ان مسئلوں پر تیرے پاس قرآن کی آیت نہیں ہے... اگر تو کہتا ہے کہ آیت ہے تو پھر پڑھ دے... اور میں اسٹیج پر بھی چیلنج کر کے جاتا ہوں یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے... مسئلہ غیر مقلد کا ہو گا... مسجد غیر مقلد کی ہو گی... سٹیج غیر مقلد کا ہو گا... مسائل بیان ہوں گے... آیات میں بھی پڑھوں گا... آیات تو بھی پڑھ دے... قرآن میرے حق میں فیصلہ کرے تو مان لے... تیرے حق میں فیصلہ کرے میں مان لوں گا۔

قرآن اور نعمان:

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو رب نے قرآن میں بیان کیا۔ اصحاب پیغمبر رضی اللہ عنہم کو رب نے قرآن میں بیان کیا... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو رب نے قرآن میں بیان کیا... اٹھائیسواں پارہ سورۃ الجمعہ رب قرآن میں کہتا ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سورة الجمعة پ 28 آیت نمبر 2 ، 3

اللہ نے اعلان فرمایا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا امیین میں... امیین عرب تھے... امیین قریش مکہ تھے... امیین ہاشمی تھے... امیین عرب کے رہنے والے امیین اصحاب پیغمبر رضی اللہ عنہم کو رب نے قرآن میں کہا... رب نے کہا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا امیین میں بھیجا آخرین میں۔

''امیین'' سے مراد کون؟:

سوال یہ ہے امیین سے مراد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں... امیین سے مراد قریش مکہ ہیں... امیین سے مراد عرب کے باشندے ہیں... ''آخرین'' سے مراد کون ہیں؟ اٹھاروایات کو! مفسرین نے لکھا ہے: پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! امیین کا معنیٰ ہمیں سمجھ آگیا... کہ اس سے مراد اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں... آخرین سے مراد کون ہیں؟ جن میں رب نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا۔

''آخرین'' سے مراد کون؟:

آخرین سے مراد کون ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے فرمایا یہ وہ نوجوان ہے " لو کان العلم عند الثریا

مسند احمد ج 2 ص 422

وفی روایۃ لو کان الایمان عند الثریا

بخاری ج 2 ص 727

وفی روایۃ لو کان الاسلام عند الثریا لتناولہ رجال من اھل فارس

تاریخ ابو نعیم ص

اس نوجوان کی نسل میں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو اسلام کو لائیں گے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے فرمایا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا... سلمان فارسی تیری نسل سے ہوں گے آخرین کا مصداق وہ ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت دی ہے حضرت

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں...سارے مفسر اس بات پر متفق ہیں... کہ اس میں اشارہ امام صاحب کی ذات کی طرف ہے... مفسر کہتے ہیں اس میں اشارہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات کی طرف ہے... رب نے قرآن میں بشارت دی ہے اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تمہیں نبی بنا کے اصحاب میں بھیجا... میں نے تمہیں نبی بنا کر آخرین میں بھیجا۔ اس سے مراد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات ہے۔

تو پھر مجھے کہنے دیجئے! اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت رب قرآن میں بیان کرے ان کو ماننا ایمان ہے... ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی بشارت اللہ قرآن میں بیان کرے اس کو ماننا ایمان ہے... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنا ایمان ہے... ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا دفاع کا کرنا ایمان ہے... صحابی کا تذکرہ قرآن میں ہو تب بھی مان لے... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ رب قرآن میں بیان کرتا ہے... ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا تذکرہ بھی رب قرآن میں بیان کرتا ہے۔

اپنے اکابر پر مجھے فخر ہے:

مجھے نہیں سمجھ آتی تمہیں کیوں جھجک آتی ہے حنفی دیوبندی کہتے ہوئے... ایک M.N.A ایک ناظم اپنے علاقے کا ایک گٹر بنواتا ہے تو تعریف کرتا ہے یہ گٹر میں نے بنوایا ہے... وہ نالہ بناتا ہے تعریف کرتا ہے نالی میں نے بنائی ہے... اگر M.N.A اور ناظم گٹر بنانے پر فخر کرتا ہے... تو اکابر علماء دیوبند نے اللہ کی قسم ختم نبوت کو عام کیا ہے اپنی جان دے کے مجھے فخر ہے... ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بیان کیا ہے بیڑیاں پہن کے... انگریز کو للکارا بیڑی پہن کے۔ مجھے فخر ہے... انگریز کے ایجنٹ کو للکارا۔ مجھے فخر ہے... اپنے اکابر پہ مجھے فخر ہے... تجھے نہیں فخر دیوبندیت کا

تذکرہ چھوڑ دے... مجھے فخر ہے میں نام لوں گا جرأت کے ساتھ لوں گا...اکابر علمائے دیوبند کا دفاع کرنا میں اپنے ایمان کا حصہ مانتا ہوں۔

سر بکف سر بلند۔دیوبند دیوبند :

جس نے قرآن کی تفسیر جیل میں بیٹھ کر لکھی... میں اس کو چھوڑ دوں... تحریک چلائی جیل میں بیٹھ کے...میں اس کو چھوڑ دوں...جان دی ہے ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے... تذکرہ چھوڑ دوں... ایسا نہیں ہو گا... میں جرأت سے کہتا ہوں سر بکف سر بلند۔دیوبند دیوبند۔(پھر مولانا نے نعرے لگوائے) تجھ سے نعرہ نہیں لگتا میں تجھ سے نعرہ بھی لگوالوں گا... میری زبان نعرے پر بھی چلتی ہے... میں نے تمہیں کئی بار کہا میں نے مسئلہ کو بیان کیا ہے میں مسئلہ بیان کروں گا۔

میرے اکابر پر تبراء چھوڑ دو:

تم میرے اکابر کو بھونکنا چھوڑ دو... اگر تم نے میرے اکابر کو بھونکا...تو میں تمہاری کلاس لوں گا... مماتیو! تم بھی سنو... اگر تم نے قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو للکارا میں تیرے اکابر کی پگڑیاں اچھال دوں گا پھر مجھے مت کہنا کہ تم نے اکابر کو برا کہا ہے۔

میدان لگا کر تو دیکھ :

عقیدہ تم بیان کرو تمہیں ناز ہے میں لاہور میں پھر کہتا ہوں...عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ نہیں مانتا وہ سنی نہیں ہے... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ نہیں مانتا وہ دیوبندی بھی نہیں ہے... اگر تو اس پر مناظرہ کرنا چاہے میرا چیلنج ہے تو

قبول کر لے... شہداء مسجد میں آ... میں قبول کرتا ہوں... تو حقانیہ، عثمانیہ میں آ... میں قبول کرتا ہوں... مدرسہ تیرا ہو گا... میرا چیلنج قبول کر... اگر تو نے ماں کا دودھ پیا ہے... بیسیوں سال گزر گئے... تو نے میرے اکابر کو گالی دی ہے... میں نے تجھے جواب دیا ہے اور طاقت کے ساتھ دیا ہے... میرا چیلنج ہے قبول کر لے... ادارہ تیرا ہو گا... مناظر تیرا ہو گا... جواب میں دوں گا... میدان لگا کر تو دیکھ۔

آخری مناظرہ ہو گا:

میرے دوستو! تم بتاؤ میدان لگنا چاہیے کہ نہیں؟ (سامعین... لگنا چاہیے) تمہاری زبان گُنگ کیوں ہو گئی؟... عرصہ گزر گیا مجھے تمہارے تبرے سنتے ہوئے... میں کہتا ہوں زبان تم نے کھولی ہے میدان تم لگاؤ... میں اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے کہتا ہوں... اگر مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مناظرہ ہوا... تو یہ زندگی کا آخری مناظرہ ہو گا... اس کے بعد مناظرہ تمہارے ملک میں اس موضوع پر نہیں ہو گا... میں دیکھتا ہوں تو کون سی آیت پڑھتا ہے؟ ہمیں بھی سنا دے... تو کون سی حدیث پڑھتا ہے ہمیں بھی سنا دے... کون سے اقوال لاتا ہے ہمیں بھی سنا دے... تیری زبان گُنگ میں نے کی ہے۔

اگر تم میں جرأت ہے اسٹیج کی زبان چھوڑ دے مناظرے پر آ... عدالت میں آتا ہے تو آ... مدرسہ میں آتا ہے پھر آ... کیا میں نے تمہیں فائلیں بنا کر نہیں دیں...؟ تم نے فائلیں کیوں گم کر دیں؟... میں نے تحریر لکھ کر دی ہے... تم نے تحریریں کیوں ضائع کر دیں... میرے دوستو! میں کہتا ہوں کہ میرے اکابر کا عقیدہ قرآن کے مطابق ہے... میرے اکابر کے مسئلے قرآن کے مطابق ہیں... اللہ ہمیں توفیق دے ہم جرأت

کے ساتھ عقیدہ ضرور بیان کریں گے... ان شاء اللہ... بیان کرنا چاہیے کہ نہیں...؟

(سامعین... جی ضرور)

تم سابق دیوبندی مت لکھو؟

ایک عرصہ گزر گیا کہ جو بدبخت اٹھتا اہلحدیث سابق دیوبندی تم سابق دیوبندی نہیں ہو تم جھوٹ مت بولو... جو اکابر علماء دیوبند کے نظریات کو نہیں مانتا وہ دیوبندی نہیں ہے۔

تم سابق مماتی لکھو

تم سابق معتزلی لکھو

تم سابق نیم غیر مقلد لکھو

سابق دیوبندی مت لکھو... جس کا عقیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا نہیں ہے وہ سنی بھی نہیں... وہ دیوبندی بھی نہیں... بات ٹھیک ہے یا غلط؟ اب سنو! میں نے عرض کیا اللہ نے امام صاحب کی ذات کی بشارت قرآن میں دی ہے... یہ نعمان کی ذات کا مسئلہ تھا۔

عقائد ابو حنیفہ پر قرآنی دلائل:

عقیدہ (اللہ ہر جگہ ہے):

میں نعمان کے عقیدہ پر بات کرتا ہوں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے عقیدہ بیان کیا رب کی ذات کے بارے میں نعمان کا احناف کا عقیدہ یہ ہے "اللہ ہر جگہ پر ہے" صرف اللہ عرش پر نہیں ہے ہم نے عقیدہ بیان کیا میں کہتا ہوں اللہ ہر جگہ پر ہے

دلیل:

وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ

(1) سورۃ البقرۃ پ 1 آیت نمبر 115

مشرق بھی اللہ کا مغرب بھی اللہ کا تم جس طرف بھی چہرہ پھیر و وہاں پہ اللہ موجود ہو گا۔

عقیدہ (اللہ ہر کسی کے ساتھ ہے):

امام ابو حنفیہ رحمہ اللہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر کسی کے ساتھ ہے۔

دلیل اول:

رب نے قرآن میں بیان کیا مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا

سورۃ المجادلہ پ 28 آیت نمبر 7

عقیدہ (اللہ شہ رگ کے قریب ہے):

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ شہ رگ کے قریب ہے

دلیل ثانی:

رب قرآن میں بیان کرتا ہے: نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

سورۃ ق پ 26 آیت نمبر16

رب قرآن میں بیان کرتا ہے میں حبل الورید سے قریب ہوں... تمہاری شہ رگ سے قریب ہوں... اللہ ہر جگہ پہ فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ اللہ ہر کسی کے ساتھ ہے "إِلَّا

هُوَ مَعَهُمۡ "اللہ ہر کسی کے ساتھ ہے... اللہ قرآن میں کہتا ہے... میں نے رب کا قرآن بیان کیا... ایک طبقہ کہتا ہے نہیں !جی اللہ عرش پر ہے... میں کہتا ہوں تیرے پاس آیت کون سی ہے؟ کہتا ہے "الرَّحۡمَنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوَى... ثُمَّ اسۡتَوَى عَلَى الۡعَرۡشِ" میں نے کہا اسۡتَوَى عَلَى الۡعَرۡشِ کا معنی قطعاً یہ نہیں... تو نے جھوٹ بولا رب عرش پر ہے یہ قرآن میں نہیں ہے... رب کہتا ہے "ثُمَّ اسۡتَوَى عَلَى الۡعَرۡشِ "تو نے ایک آیت پڑھی ہے... میں چھ آیات پڑھتا ہوں۔

1... وَلِلَّهِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ فَأَيۡنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجۡهُ اللَّهِ

(1) سورۃ البقرۃ پ 1 آیت نمبر 115

2...حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "إِنَّ مَعِيَ رَبِّي "رب میرے ساتھ ہے۔

سورۃ الشعراء پ 19 آیت نمبر 62

3...پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے غار میں فرمایا "لَا تَحۡزَنۡ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا "اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

سورۃ التوبۃ پ 10 آیت نمبر 40

4...رب قرآن میں کہتا ہے مَا يَكُونُ مِنۡ نَجۡوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ وَلَا خَمۡسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ وَلَا أَدۡنَى مِنۡ ذَلِكَ وَلَا أَكۡثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمۡ أَيۡنَ مَا كَانُوا

سورۃ المجادلہ پ 28 آیت نمبر 7

5...اللہ قرآن میں اعلان کرتا ہے نَحۡنُ أَقۡرَبُ إِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيدِ

سورۃ ق پ 26 آیت نمبر16

6...رب قرآن میں اعلان کرتا ہے وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ کہ میں تمہارے قریب ہوں۔

سورۃ البقرۃ پ 2 آیت نمبر 186

اگر میں چھ آیات پڑھوں عقیدہ ثابت نہیں ہوتا تو تیری ایک آیت سے عقیدہ ثابت کیسے ہوا؟

استویٰ علی العرش کا مطلب:

تیری آیت کا معنی یہ تھا رب قرآن میں کہتا ہے: ”تبارک الذی بیدیہ الملک“ حکومت اللہ کے ہاتھ میں ہے معنی یہ نہیں... کہ اللہ نے حکومت کو ہاتھ میں پکڑا ہے یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ مجھے آپ کہہ دو کہ مولانا فلاں شخص سے مجھے کام ہے... میں کہہ دوں میری مٹھی میں ہے... اس سے کام لینا کوئی مسئلہ نہیں یہ تو میرے قبضہ میں ہے... جب کہتا ہوں کہ فلاں آدمی میری مٹھی میں ہے... معنی یہ کہ میرے قبضہ میں ہے... میرا تسلط ہے... رب کہتا ہے آسمان زمین کی حکومت میرے ہاتھ میں ہے... معنی یہ کہ قبضہ اللہ کا ہے... رب کہتا ہے کہ آسمان زمین پر میرا قبضہ ہے ”ثم استویٰ علی العرش“ عرش پہ قبضہ میرا ہے... اس کا معنی قبضہ تھا اس کا معنی یہ نہیں تھا کہ اللہ عرش پر رہتا ہے۔

قیامت کی صبح تک:

تم میرے تین سوالوں کو نوٹ کر لو... میں قیامت کی صبح تک تمہیں وقت دے کر جا رہا ہوں... میرے ان سوالات کا جواب دے... میں ایک دن دو دن کی بات نہیں کرتا... قیامت تک کے لئے کہتا ہوں... عرب و عجم سے کالے اور سفید دنیا بھر کے غیر مقلد جمع ہوں اور میرے سوالات کا جواب دیں... اگر تو کہتا ہے اللہ عرش پر ہے میرا پہلا سوال یہ ہے:

1... اللہ خالق ہے اور عرش مخلوق ہے... اگر تو کہتا ہے رب عرش پر ہے تو رب خالق ہے

عرش مخلوق ہے... اگر رب عرش پر ہے جب عرش نہیں تھا تو رب کہاں تھا؟

2... اللہ خالق ہے اور عرش مخلوق ہے... خالق غیر محدود ہے اور عرش محدود ہے... اگر اللہ عرش پر ہے کیا غیر محدود؛ محدود میں سما سکتا ہے؟

3... اگر اللہ عرش پر ہے... پھر اللہ مکین ہوا عرش مکان ہوا...اور دنیا کا اصول یہ ہے کہ مکان ہمیشہ مکین سے بڑا ہوتا ہے... تو اللہ اکبر کا کیا معنیٰ ہو گا؟

ایک عام فہم مثال:

تم گلی میں بیٹھے ہو گلی مکان ہے یہ تم سے بڑی ہے... تم گھر میں رہتے ہو گھر مکان ہے تم مکین ہو گھر تم سے بڑا ہے... اگر تم مسجد میں رہتے ہو... مسجد مکان ہے تم مکین ہو... مکان مکین سے بڑا ہوتا ہے... اگر رب عرش پہ مانو پھر ماننا پڑے گا عرش اللہ سے بڑا ہے... پھر اللہ اکبر کا معنیٰ کیا ہو گا؟... میں نے تین سوال کیے دنیا بھر کے غیر مقلدو! ایک اللہ خالق ہے اور خالق ازل سے ہے... عرش مخلوق ہے مخلوق ازل سے نہیں...جب عرش نہیں تھا رب کہاں تھا... ؟ دوسرا یہ کہ رب خالق ہے... جو غیر محدود ہے... عرش مخلوق ہے جو محدود ہے... کیا غیر محدود؛ محدود میں سما سکتا ہے... ؟ تیسرا یہ کہ اللہ مکین ہے... عرش کو تو نے مکان مانا... مکین سے مکان بڑا ہوتا ہے... اللہ عرش پر ہے تو عرش کو رب سے بڑا ماننا پڑے گا... اللہ اکبر کا معنیٰ کیا ہو گا...؟ میں نے عقیدہ قرآن سے بیان کیا... تجھ پر تین سوالات کیے... ان تین سوالات کا جواب تیرے ذمہ قرض ہے۔ میں نے عقیدہ بیان کیا نا... میرے عقیدہ پر تو اعتراض کر... میں جواب دیتا ہوں... میں نے سوال عقلی کے عقلی جواب دے۔

غیر مقلدین کا بھونڈا اعتراض:

ایک غیر مقلد نے عقلی سوال کیا... سوال سنو! سوال کرنے لگا ایسا بدبخت آدمی ہے عقل سے سوال کیا... مجھے کہتا ہے مولانا اللہ ہر جگہ ہے... میں نے کہا بالکل... میرا اللہ ہر جگہ پر موجود ہے... سوال سنو! کہتا ہے ہر جگہ پر ہے؟ میں نے کہا ہاں! ہر جگہ پر ہے... کہتا ہے مولانا ہوش سے بات کرو... میں نے کہا میں نے ہوش سے بات کی ہے... اللہ ہر جگہ پر ہے... کہتا ہے پھر لیٹرین میں بھی اللہ ہے؟ العیاذ باللہ۔

الزامی جواب:

میں نے کہا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نوجوان... تو قرآن کا حافظ ہے... ؟ کہتا ہے جی میں قرآن کا حافظ ہوں... میں نے کہا کیا قرآن تیرے سینے میں موجود ہے... ؟ کہتا ہے موجود نہیں... میں نے کہاں تیرے سینے میں محفوظ ہے... کہتا ہے جی محفوظ ہے... میں نے کہا محفوظ وہی ہوتا ہے جو موجود ہو... اب بتا! تیرے سینے میں قرآن موجود ہے... کہتا ہے جی میرے سینہ میں قرآن موجود ہے... میں نے کہا پھر مجھے مسئلہ بتا! بیت الخلاء میں قرآن کو لے کر جانا جائز ہے...؟ کہتا ہے جائز نہیں ہے... میں نے کہا بیت الخلاء میں قرآن لے کر جانا... ؟ کہتا ہے گناہ کبیرہ ہے... میں نے کہا تیرے سینے میں قرآن موجود ہے جب تو بیت الخلاء میں جاتا ہے... تو سینہ پھاڑ کے قرآن کو باہر رکھ کہ پھر بیت الخلاء میں جاتا ہے...؟ کہتا ہے نہیں نہیں مولانا!... میں نے کہا جواب تو دے نا!... فوراً کہنے لگا قرآن میرے سینے میں موجود ہے... مگر وجود سے پاک ہے... میں نے کہا قرآن جس طرح تیرے سینے میں موجود ہے... مگر وجود سے پاک ہے... میرا اللہ ہر جگہ پہ موجود ہے... مگر وجود سے پاک ہے... تو نے عقلی سوال کیا میں نے جواب دیا میں

نے عقلی سوال کیا... تو اپنے مولویوں کو اکٹھا کر کے تو بھی جواب دے دے نا... میرے سوالات کا جواب تو کیوں نہیں دیتا... میں نے عرض کیا میرے امام کا عقیدہ ہے اللہ ہر جگہ پر ہے... آگے سنیے میرے امام کا عقیدہ میں بیان کرتا چلا جاؤں۔

فقاہت اور قرآن:

میرا امام فقیہ تھا اللہ فقہ کا تذکرہ قرآن میں کرتا ہے: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ

سورۃ توبہ پ 11 آیت 122

تمہیں فقاہت حاصل کرنی چاہیے... امام فقیہ تھا... اللہ فقہ کا تذکرہ قرآن میں کرتا ہے... میرا امام مجتہد تھا اللہ اجتہاد کا تذکرہ قرآن میں کرتا ہے: وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ

سورۃ النساء پ 5 آیت نمبر 83

میرے امام کا اجتہاد، رب قرآن میں بیان کرتا ہے... آگے سنئے میرے امام کے اصول چار تھے۔

نعمان کے چار اصول اور قرآن:

1... قرآن 2... سنت 3... اجماع 4... قیاس

1... رب قرآن میں کہتا ہے اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ

سورۃ اعراف پ 8 آیت نمبر 3

2... رب نے قرآن میں بیان کیا۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي

سورۃ ال عمران پ 3 آیت 31

سنت کو رب نے قرآن میں بیان کیا۔

3...اجماع کو رب نے قرآن میں بیان کیا : وَمَنۡ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنۡ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدَى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ الۡمُؤۡمِنِينَ

سورة النساء پ 5 آیت 115

4...اللہ نے اجتہاد کو قرآن میں بیان کیا: فَاعۡتَبِرُوا يَا أُولِي الۡأَبۡصَارِ

سورة حشر پ 28آیت نمبر 2

اللہ نے قرآن میں بیان کیا۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں...میرے امام کے چار اصول ہیں رب قرآن میں بیان کرتا ہے۔

1 ... قرآن 2... سنت 3...اجماع 4... قیاس

تیرے دو اصول ہیں... کہتا ہے اہل حدیثوں کے دو اصول... فرمان خدا فرمان رسول... تو یہ دو اصول قرآن سے بیان کر دے... میں نے چار اصول بیان کر دیے... اگر میرے اصول قرآن میں ہو میں سچا... اگر تیرے اصول قرآن میں ہوں تو سچا... اس پر بحث کر لے۔

وہ وقت بھی قریب ہے جب :

میرے دیوبندی نوجوان! میں تمہیں بشارت دے کر کہتا ہوں میرے آج بھی موبائل میں میسج موجود ہے... غیر مقلدین کے مناظر کا مجھے کہتا ہے مولانا ہم اجماع بھی مانتے ہیں... ہم اجتہاد بھی مانتے ہیں... رفع یدین کا مناظرہ گوجرانوالہ کا دیکھ لے عمر صدیق مناظر کہنے لگا کہ ہم اجماع بھی مانتے ہیں... دیوبندیو! تم یاد رکھو پہلے غیر مقلد کہتا تھا ہم قرآن وحدیث کے علاوہ کچھ نہیں مانتے... اب اجماع بھی مانتا ہے... اجتہاد بھی مانتا ہے... تھوڑی سی ہمت اور کر لے اس نے اجماع کو بھی مان لیا... اجتہاد کو بھی مان لیا... وہ وقت آئے گا اس نے کہنا ہے میں تمہارے امام کو بھی مانتا ہوں۔

ماموں کانجن کا واقعہ:

تمہیں نہیں یقین آتا باہر شاید کیسٹ موجود ہو گی غیر مقلدین کا مولوی رانا شمشاد سلفی نے زبان درازی کی ہے... ماموں کانجن میں جاکر لشکر طیبہ نے جلسہ کرایا... شمشاد سلفی نے بیان کیا امام صاحب کی ذات پر ایک گھنٹہ بیان کیا... میں نے پورے اڑھائی گھنٹے جاکر اس کا جواب دیا... میں نے کہا غیر مقلدو تم پہ قرض ہے... شمشاد سلفی نے میرے امام پر جرح کی ہے... میں نے جوابات دیے... تو نے ہم پر دس اعتراضات کئے... میں نے جوابات دیے۔ پھر دس اعتراض میں نے کئے آج تک تم سے جواب نہیں بنا... اور ماموں کانجن کی زمین شمشاد سلفی کے لئے میں نے تنگ کر دی ہے... میں نے لشکر طیبہ سے کہا... میں تمہیں کہتا ہوں۔ تم اس لڑائی میں مت آؤ... اگر تم اس لڑئی میں آئے... تمہارے لئے عشر کی زمین تنگ ہو جائے گی... زکوۃ کی زمین تنگ ہو جائے گی... میرے امام پہ زبان درازی کرو گے... دیوبندی تمہیں عشر نہیں دے گا... امام پہ تبرا کرے گا تجھے زکوۃ نہیں ملے گی... امام پہ بھونک مارے گا جہاد کے نام پہ تیری ہونے والی بد معاشی بند کر دی جائے گی... وہ دن گیا آج تک شمشاد سلفی کو دوبارہ بھونکنے کی جرأت نہیں ہوئی... میں نے کہا تم سنو! کیسٹ موجود ہے میں نے کہا تم نے اعتراض کیا جواب میں نے دیا... میں نے اعتراض کیا جواب تم بھی دو۔

جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے:

یہی شمشاد سلفی میرے شہر سرگودھا میں آیا... تو کہتا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ فیصل آباد آیا رحمۃ اللہ علیہ... میں نے کہا اڑھائی گھنٹے کے آپریشن کے بعد تو نے ''رحمۃ اللہ علیہ'' کہنا شروع کر دیا... دیوبندیو! میں اللہ کی ذات پہ بھروسہ کر

کے خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں تم اپنے موقف کو جرأت کے ساتھ... تم اپنے موقف کو دلائل کے ساتھ... تم اپنے موقف کو ہمت کے ساتھ بیان کرو...اس غیر مقلد نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو بھی ماننا ہے میں تجربہ کی بنیاد پہ کہتا ہوں۔

مظفر گڑھ کا واقعہ:

میں مظفر گڑھ گیا غیر مقلد کی مسجد تھی... کسی نے تراویح آٹھ رکعات پڑھائی۔ میں نے بیان کیا لوگوں نے کہا ہم تراویح آٹھ رکعات نہیں پڑھتے... مظفر گڑھ اسلام نگر اس کے ساتھ بستی موجود ہے تم جا کر پوچھو... اسی رمضان المبارک میں یکم رمضان کو تراویح آٹھ پڑھائی لوگوں نے احتجاج کیا... آٹھ رکعات ثابت نہیں ہیں... تراویح بیس رکعات پڑھاؤ... غیر مقلد نے دو رمضان کو تراویح بیس رکعات پڑھائی... بیس رکعات تراویح شروع کر دی... میں کہتا ہوں تم ہمت سے کام لو یہ موقف کو بدلے گا... یہ انگریز کا ایجنٹ طبقہ موقف کو بدل جائے گا... انگریز نے ملک چھوڑا یہ مذہب چھوڑ جائے گا... تم اپنے موقف کو بیان تو کرو۔

باہمی اختلاف اور تقلید کا معمہ:

میں عرض یہ کر رہا تھا میرے امام کا عقیدہ رب نے قرآن میں بیان کیا... یہ فقیہ تھا... اللہ فقاہت کا تذکرہ قرآن میں بیان کرتا ہے... امام مجتہد تھا اجتہاد کا تذکرہ اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے... لوگ اعتراض کرتے ہیں... کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تم اس کو مانتے ہو... امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ، امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ یہ ان کے شاگرد ہیں... اور کئی مسئلے ایسے ہیں کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ، امام محمد رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی نہیں مانتے... تم نے امام کی تقلید کیسے کی ہے... ؟وہ امام جس کی

شاگرد نہیں مانتے... تو پھر ہم امام کی بات کیسے مان لیں؟

میں کہتا ہوں اللہ تیرا کرم ہے... کہ جس دور میں سلیمان علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام تھے اس دور میں غیر مقلد موجود نہیں تھے... ورنہ یہ ظالم اللہ کے نبی کی بات بھی نہ مانتے... حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کے نبی تھے... حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ کے نبی تھے... داؤد بڑے نبی تھے سلیمان چھوٹے نبی تھے... حضرت داؤد علیہ السلام باپ تھے... حضرت سلیمان بیٹے تھے۔رب قرآن میں مسئلہ بیان کرتا ہے۔

داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا اجتہادی اختلاف:

ایک چرواہا اپنی بکریاں لے کر جارہا تھا... ایک کسان کی کھیت میں گئی... ان بکریوں نے کسان کے کھیت سے چر لیا... حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دونوں فیصلہ لے کر آئے... حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا تیرا نقصان ہوا اتنے پیسے طے ہو گئے... اتنا کھیت طے ہو گیا... اس کی بکریاں کھیت والے کو دے دو... اس کے کھیت کے بدلے میں دے دو... یہ دونوں پھر گئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس... حضرت سلیمان اللہ کے نبی تھے... حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا نہیں نہیں ... !!فیصلہ یوں کرو کہ کھیت والے تیرا نقصان ہوا... بکری والے تو نے نقصان کیا... تجھے چاہئے اس کو بکریاں دے دے... اور کھیت والے کو چاہیے اپنا کھیت دے دے... یہ اس کے کھیت پر محنت کرے گا وہ اس کی بکریوں کا دودھ پیئے گا... جب کھیت بڑا ہو جائے گا کھیت تیرے حوالے بکریاں اس کے حوالے... اب فیصلہ داؤد علیہ السلام نے کیا تھا... اجتہاد کی وجہ سے وہ بڑا تھا فیصلہ سلیمان علیہ السلام نے کیا تھا اجتہاد کی وجہ سے یہ چھوٹا تھا... اللہ سے قرآن میں پوچھو اللہ تو کیا فرماتا ہے رب کہتا ہے ۔ إِذۡ يَحۡكُمَانِ فِي ٱلۡحَرۡثِ إِذۡ

نَفَشَتۡ فِيهِ غَنَمُ ٱلۡقَوۡمِ

سورة الانبياء پ 17 آیت نمبر 78

ایک فیصلہ داؤد نے کیا... ایک فیصلہ سلیمان نے کیا علیہم السلام فَفَهَّمۡنَٰهَا سُلَيۡمَٰنَ فیصلہ سلیمان کا زیادہ بہتر تھا... رب حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی ٹھیک کہتا ہے رب سلیمان علیہم السلام کو بھی ٹھیک کہتا ہے... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فیصلہ کرے وہ بھی ٹھیک ہے شاگرد خلاف کرے وہ بھی ٹھیک ہے... میں کہتا ہوں غیر مقلدو! اگر آج تم نے یہ کہا کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تیرا فیصلہ شاگرد نہیں مانتا ہم کیسے لے لیں... اگر اس دور میں غیر مقلد ہوتا یہ بدبخت بھونک مارتا... حضرت داؤد علیہ السلام سے کہتے... تیرا فیصلہ تیرا بیٹا نہیں مانتا ہم کیسے مان لیں... رب کہتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام باپ تھے اور بڑے تھے وہ بھی ٹھیک ہے... حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹے تھے چھوٹے تھے یہ بھی ٹھیک ہے۔

میں قرآنی آیات سے استدلال کرکے کہتا ہوں... حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ بڑے تھے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں... امام مالک رحمہ اللہ چھوٹے ہیں وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں... امام شافعی رحمہ اللہ چھوٹے ہیں یہ بھی ٹھیک کہتے ہیں... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ چھوٹے ہیں یہ بھی ٹھیک کہتے ہیں... اگر دو نبی مجتہد ہو جائیں اختلاف کریں وہ بھی سچے... تو مجتہد اختلاف کرے دونوں سچے۔

مشاجرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم:

آگے چلیئے! میں کہتا ہوں میں امام صاحب کی فقاہت پر قرآن لایا ہوں... امام کے اجتہادی اختلاف پر قرآن لایا ہوں... بعض لوگوں نے کہا اصحاب پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم میں اختلاف نہیں ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اختلاف ہوا...مشاجرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بحث چھیڑی... کہتا ہے دونوں صحابی آپس میں لڑ پڑے ہیں... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا یہ سارے آپس میں لڑ پڑے... کہتا ہے ان میں حق پہ کون تھا...؟ میں کہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حق پر تھے... امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ٹھیک تھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حق پر تھے... حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ٹھیک تھے... میں کسی ایک کو باطل نہیں کہتا میں دونوں کو ٹھیک کہتا ہوں... دونوں جنتی کہتا ہوں... میں کہتا ہوں امام صاحب کا موقف یہ ہے... نعمان بن ثابت کا موقف یہ ہے... کہ جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں اختلاف ہوا وہ دونوں مجتہد تھے... وہ دونوں سچے تھے... دونوں جنتی تھے... دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے... لوگ فوراً کہتے ہیں جب دو لڑ پڑیں... تو ایک حق پر ہو گا... ایک باطل پر ہو گا... میں نے کہا قرآن سے فیصلہ کریں اللہ کا قرآن کیا کہتا ہے؟

یہ معرکہ حق وباطل نہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی تھے... حضرت ہارون علیہ السلام اللہ کے نبی تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لینے گئے ہیں... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے پیچھے پوجنا شروع کر دیا ایک گائے کے بچھڑے کو... حضرت ہارون علیہ السلام نے روکا بھی ہے... قوم نے پوجا شروع کر دی... موسیٰ علیہ السلام واپس آئے حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی کو پکڑا... حضرت ہارون علیہ السلام کے سر کے

بالوں کو پکڑا... حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا: قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي
سورۃ طہ پ 16 آیت نمبر 95

میرے ماں کے بیٹے... اے موسیٰ مجھے مارتا کیوں ہے...؟ مجھ سے لڑتا کیوں ہے... ؟ میں کہنا یہ چاہتا ہوں... موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں... ہارون علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں دونوں آپس میں لڑیں ہیں ان میں حق پر کون تھا...؟ ان میں باطل پر کون تھا... ؟ اگر دو نبی آپس میں لڑیں دونوں حق پر ہو سکتے ہیں... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں لڑیں حق پر ہو سکتے ہیں... تو رب بیان کرتا ہے نا... اگر دونوں نبی لڑیں دونوں حق پر ہیں... مجھے ایک رافضی نے کہا مولانا وہ دونوں نبی تھے... وہ دونوں لڑ پڑے... میں نے کہا بالکل لڑ پڑے... قرآن کہتا ہے ان میں اختلاف ہوا... میں نے کہا مانتے ہو؟ کہتا ہے مولانا وہ اختلاف تو ان کی رائے کا تھا... میں نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام میں رائے کا اختلاف تھا... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بھی رائے کا اختلاف تھا... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں بھی رائے کا اختلاف تھا... ان میں رائے کا اختلاف تھا تو ان میں بھی رائے کا اختلاف تھا۔ آگے کہنے لگا ان میں تو بعد میں وحی آگئی تھی... اللہ نے بتادیا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ مسئلہ یوں ہے... جب وحی آگئی تو بحث ختم ہو گئی... میں کہتا ہوں تو نے میرے موقف کو مان لیا۔

اہل السنت والجماعت کا موقف یہ ہے... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وحی نہیں آتی... اہل السنت والجماعت کا موقف یہ ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وحی نہیں آتی... وحی کے دروازے اللہ نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

پر بند کر دیے... پھر مرزا قادیانی پر وحی آئے جو اس کا قائل ہو گا وہ مسلمان نہیں... جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وحی کا قائل ہو وہ بھی مسلمان نہیں... حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ پہ وحی کا قائل ہو مسلمان نہیں... پھر مجھے کہنے دیجئے... حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی تو غلط فہمی ختم ہو گئی... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ وحی نہیں آتی غلط فہمی ختم نہیں ہوئی... اگر وحی آتی تو ختم ہو جاتی نا... تو تو نے میرا موقف مان لیا ان پر وحی آئی تھی تو اختلاف ختم ہو گیا... یہاں وحی نہیں ختم نہیں ہوا۔

قول صحابی، فعل صحابی اور فہم صحابی :

سنو !اہل السنت والجماعت کا موقف کیا ہے؟ امام صاحب فرماتے ہیں:

”واذا جاء عن الصحابة اخترنا ولم نخرج من قولهم واذاجاء عن التابعين ونحن رجال وهم رجال اجتهدوا ونجتهد“

اخبار ابی حنیفہ لامام صمیری ص 10

امام صاحب کا موقف سنو !فرمایا دلیل آجائے حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سر بچشم قبول ہے... اگر حدیث آجائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے... مسئلہ آجائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قول آجائے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کا... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہے ”لم نخرج من قولھم “ میں ان میں سے ایک کے قول کو مان لوں گا۔ میں صحابی کے قول سے نکلتا نہیں ہوں... کیوں نہیں نکلتا؟ توجہ رکھنا! امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ صحابی کے قول کو حجت مانتا ہے... صحابی کے فعل کو حجت مانتا ہے۔ صحابی کے فہم کو حجت مانتا ہے... امام صاحب کا موقف قول صحابہ حجت ہے... امام صاحب کا موقف فعل صحابی حجت ہے...

امام صاحب کا قول فہم صحابی حجت ہے... رب قرآن میں کہتا ہے: فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا

سورۃ بقرہ پ 1 آیت نمبر 137

ایمان ایسا لا جیسا صحابی لایا، رب قرآن میں کہتا ہے: وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ

سورۃ توبہ پ 11 آیت نمبر 100

عمل ایسے کر جیسے صحابی کرتا ہے... امام صاحب صحابی کے ایمان کو حجت مانتا ہے... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ صحابی کے فعل کو حجت کہتا ہے۔

قرآن وحدیث کو کب مانا:

ایک بات ذہن نشین کرلیں! میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حجت ہونے پہ ایک بات کہتا ہوں... اللہ نے قرآن اتارا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر اتارا نا... اللہ نے قرآن نازل کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے باہر نکلا... تو قرآن بنا... میں کہتا ہوں یہی قرآن آسمان پر موجود تھا... یہی قرآن لوح محفوظ میں موجود تھا... یہی قرآن عرش پر موجود تھا... ہم نے قرآن تب مانا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی زمین پر ارشاد فرمائیں گے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی سرزمین پر ارشاد فرمائیں گے... خیبر کی زمین پر ارشاد فرمائیں گے... مگر ہم نے اس ارشاد کو حدیث تب مانا۔

☆... جب ابو بکر فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆... جب حضرت عمر فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆... جب حضرت عثمان فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆... جب حضرت علی فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆...جب امیر معاویہ فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے کہنے دیجئے ! قرآن موجود تھا ہم نے قرآن تب مانا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ کہہ دے... حدیث موجود تھی ہم نے تب مانا جب صحابی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دے... قرآن ہم تک پہنچنے میں زبان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج ہے... حدیث پیغمبر ہم تک پہنچنے میں زبان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محتاج ہے... زبان صحابی نہ چلے حدیث نہیں بنتی... زبان پیغمبر نہ چلے قرآن نہیں بنتا... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف یہ ہے ہم صحابی کو حجت مانتے ہیں۔

میں عرض یہ کر رہا تھا قرآن اور نعمان کے حوالے سے میں نے عقیدہ بیان کیا میں کہتا ہوں امام صاحب کا موقف... اہل السنت والجماعت کا موقف یہ ہے... یہ تو میں نے دنیا میں ہونے والے عقائد پہ بات کی... اگر آپ کہہ دیں تو میں کچھ عقیدے موت کے بعد کے بھی بیان کرتا ہوں۔

موت...اختتام زندگی یا انتقال زندگی:

انسان پہ موت آتی ہے کون نہیں مانتا... لیکن ایک عقیدہ مسلمان کا ایک عقیدہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا...ایک عقیدہ دنیا کے کافر کا... مسلمان اور کافر کے عقیدہ میں کیا فرق ہے۔ کافر کہتا ہے جب انسان مرتا ہے تو ختم جاتا ہے مسلمان کہتا ہے نہیں نہیں بالکل ختم نہیں ہوتا... بلکہ موت آتی ہے تھوڑی دیر کے لئے پھر حیات ملتی ہے... کافر کہتا ہے نہیں نہیں یہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو گیا... وجود ختم ہو گیا... اب یہ دوبارہ زندہ نہیں ہو گا... اب یہ دوبارہ پیدا نہیں ہو گا... میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ کافر کا نظریہ یہ ہے

کہ موت دائمی ہے... مسلمان کا نظریہ یہ ہے کہ موت ذائقہ اورعامی سی چیز ہے... معمولی سی چیز ہے... اس میں دوام نہیں ہوتا... ایک اور بات کہتا ہوں کافر کہتا ہے اختتام زندگی ہے... مسلمان کہتا ہے انتقال زندگی ہے...اللہ سے پوچھو رب قرآن میں کہتا ہے: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

سورۃ ال عمران پ 4 آیت نمبر 185

رب نہیں کہتا کہ جب موت آتی ہے ہمیشہ آتی ہے... رب کہتا ہے موت آتی ہے تو چکھی جاتی ہے... چکھنے میں دوام نہیں ہوتا چکھنے میں آن ہوتا ہے... چکھنے میں ہیشگی نہیں لگتی چکھنے میں سیکنڈ لگتے ہیں... موت آئی چند سیکنڈ کے لیے موقف میرا تھا رب قرآن میں بیان کرتا ہے... موت آگئی اب موت کے بعد آدمی کو حیات ملتی ہے یا نہیں ملتی۔ اہل السنت والجماعت کا موقف... قرآن کہتا ہے حیات ملتی ہے۔

امام ابو حنیفہ کا پیروکار کون ؟:

نعمان کا عقیدہ حیات ملتی ہے... تم کہو گے کہاں موجود ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فقہ الاکبر میں لکھا ہے... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عقیدہ کی کتاب الفقہ الاکبر موجود ہے۔ امام صاحب نے لکھا ہے: ”واعادۃ الروح الی العبد فی قبرہ حق“

الفقہ الاکبر ص 100

کہ روح کا قبر میں جسم کی طرف لوٹ کے آنا یہ حق ہے... امام صاحب کی کتاب موجود ہے... کبھی مماتی کہتا ہے یہ امام صاحب کی کتاب تو نہیں ہے... میں کہتا ہوں اگر نہیں ہے تو پھر سوانح شیخ غلام اللہ خان اٹھالے کہ مولانا غلام اللہ خان کا جب بریلویوں سے مناظرہ ہوا تو مولانا نے بریلوی سے کہا تو فقہ حنفی کو مانتا ہے... کہتا ہے جی مانتا ہوں۔ امام صاحب کا مقلد ہے... کہتا ہے جی مقلد ہوں... تو پھر مولانا نے بطور دلیل

کے پیش کی... اگر فقہ اکبر امام صاحب کی نہیں ہے تو مولانا غلام اللہ انہوں نے کیوں پیش کی... پھر مجھے کہنے دیجئے...! امام صاحب کی کتاب تھی تو مولانا غلام اللہ خان نے پیش کی ہے...

روح کا قبر میں لوٹنا:

میں کہنا یہ چاہتا ہوں اب روح لوٹتی ہے تو قبر میں حیات ملتی ہے۔ رب قرآن میں فرماتا ہے: كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

سورہ بقرہ پ 1 آیت نمبر 28

ارے تم رب کا انکار کرتے ہو تم مردے تھے رب نے زندہ کر دیا... پھر تمہیں رب موت دے گا "ثم یحییکم "اللہ پھر زندگی دے گا... تم مردے تھے پھر رب نے زندہ کیا اس دنیا... میں پھر اللہ موت دے گا اس دنیا میں... پھر اللہ زندہ کرے گا قبر میں "ثم یحییکم "قبر میں حیات موجود ہے... فوراً کہیں گے کہ قبر میں لوگ زندہ ہیں... ہم نے کہا زندہ ہیں... اچھا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ ہیں؟ ہم نے کہا زندہ ہیں۔

عمر مبارک کتنے سال تھی؟:

ایک سوال آئے گا... یاد رکھنا! کہتا ہے جی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی ہے؟ ہم نے کہا جی 63 سال... کہتا ہے جب زندہ ہیں تو عمر 63 سال تو نہ ہوئی نا... عمر تو لمبی ہو گئی تم نے 63 سال بھی مانا... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ بھی مانا۔

سوال پر سوال:

میرا ایک سوال ہو گا... ان سے پوچھو! بھائی تیری عمر کتنی ہے؟ کہتا ہے جی 25 سال... تیری عمر کتنی ہے جی 22 سال... اس سے پوچھو کہ تیری 22 سال عمر ہے... تم جب ماں کے پیٹ میں تھے تو زندہ تھے یا نہیں؟ کہتا ہے جی میں زندہ تھا... تو پھر تم نے 22 سال۔ کہا تم نے ساڑھے بائیس سال کیوں نہیں...؟ کہا ماں کے پیٹ کی زندگی ہے ہم عمر میں شامل نہیں کرتے... زندگی ماں کے پیٹ میں ملتی ہے مگر عمر کا حصہ نہیں ہے... قبر میں زندگی ملتی ہے مگر عمر کا حصہ نہیں ہے... شروع اس وقت ہوتی ہے جب انسان ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے... ختم تب ہوتی ہے جب قبر کے پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں زندہ عمر کا حصہ نہیں... قبر کے پیٹ میں زندہ عمر کا حصہ نہیں ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اب بھی زندہ ہیں عمر کا حصہ نہیں۔

میں عرض یہ کر رہا تھا ہمارا عقیدہ سنیے! ہم نے کہا جب انسان قبر میں ہے تو زندہ ہے۔ ارے قبر میں کیسے زندہ؟ جیسے سونے والا زندہ... تم کہو گے کہاں موجود ہے؟ میں کہتا ہوں قرآن میں موجود ہے۔

اللہ قرآن میں فرماتے ہیں... جب مشرک قیامت کے دن اٹھے گا۔ سورۃ یٰس کی تلاوت کر لے مشرک قیامت کو کہے گا: قَالُوا يَاوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا

سورۃ یٰس پ 23 آیت نمبر 52

ارے کس نے ہم کو اٹھا دیا سونے کی جگہ سے... مشرک بھی کہتا ہے یہ مرقد سونے کی جگہ ہے... تو مسلمان ہو کے مرقد نہیں مانتا... ہم نے سونے کی جگہ مانا رب قرآن میں کہتا ہے۔

عقیدہ عذاب قبر:

ہم نے کہا قبر میں عذاب ہوتا ہے... لوگ کہتے ہیں جی کیسے ہوتا ہے؟ میں کہتا ہوں ایک جہنم میں ہو گا... ایک عذاب قبر میں ہو گا... ایک عذاب دنیا میں ہو گا... ہم نے تینوں عذابوں کو مان لیا... جب دنیا میں عذاب آتا ہے... آدمی کے پورے جسم کو گھیر لیتا ہے... جب قبر میں عذاب آتا ہے جہنم پیش کر دی جاتی ہے... جب جہنم میں داخل ہو گا تو پھر جہنم میں داخل ہو گا... اب میں کہنا چاہتا ہوں... کہ دنیا کے عذاب کو گھیرنے والا عذاب کہتے ہیں... قبر کے عذاب کو عرض نار کہتے ہیں... جہنم کے عذاب کو دخول نار کہتے ہیں... اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے: "بآل فرعون سوء العذاب" کہ فرعونیوں پر عذاب آیا عذاب نے گھیر لیا "النار یعرضون علیھا" قبر میں جہنم پیش ہوتی ہے "ویوم تقوم الساعۃ ادخلواآل فرعون" اور جب قیامت کا دن ہو گا جہنم میں داخل ہوں گے۔

سورۃ مومن پ 24 آیت نمبر 45، 46

عرض نار قبر میں... دخول نار جہنم میں... اور یہاں گھیرنے والا عذاب ہے جو میرا عقیدہ تھا رب قرآن میں بیان کرتا ہے:

قبر کی تنگی:

ہم نے کہا قبر تنگ ہو جاتی ہے تم نے کہا کہاں؟ قرآن میں موجود ہے... جب انسان قبر میں جاتا ہے اگر یہ نافرمان تھا اگر یہ کافر تھا... قبر تنگ ہوتی ہے... اللہ قرآن میں کہتا ہے: وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

سورۃ طٰہٰ پ 16 آیت نمبر 124

جو انسان رب کے ذکر کو چھوڑتا ہے... ایمان سے منہ موڑ تا لیتا ہے... کافر ہو جاتا ہے... اللہ فرماتے ہیں فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا میں اس پہ قبر کی زندگی تنگ کر دیتا ہوں... حوالے میرے ذمہ... مفسرین کے اقوال میرے ذمہ... اس سے مراد قبر کی زندگی ہے۔ اللہ قبر کو اس پر تنگ کر دیتا ہے... قیامت کو اٹھے گا اندھا... میں کہنا یہ چاہتا ہوں... یہ موت آئی یہ عارضی تھی... رب قرآن میں بیان کرتا ہے... قبر میں حیات ملی رب قرآن میں بیان کرتا ہے... قبر کی زندگی تنگ ہوتی ہے اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے... جہنم پیش ہوتی ہے اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے۔

میری بات سنو! ایک بات کہنا چاہتا ہوں یہ عقیدہ نعمان کا ہے نا... بولیں کس کا ہے؟ (سامعین... نعمان رحمہ اللہ تعالیٰ) میں کہہ رہا تھا قرآن اور نعمان کہ نعمان کے عقیدہ پر قرآن سنو! تم کیسے کہتے ہو تمہارے پاس قرآن نہیں ہے... کبھی تعجب ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں جی قرآن نہیں ہے۔

حیات شہداء کا عقیدہ:

میں کہتا ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پہ جان کٹانے والے شہید کو ہم زندہ کہتے ہیں... شہید کے جسم کو زندہ کہتے ہیں... روح بھی زندہ تھی... شہید کا جسم بھی زندہ تھا... کہو گے جی کہاں پہ؟ اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِن لَّا تَشْعُرُونَ

سورة بقرة پ 2 آیت نمبر 154

تم "من یقتل" کو مردہ مت کہو "من یقتل" کون ہے؟ (جسم) اللہ فرماتے ہیں جو جسم قتل ہوتا ہے اس جسم کو مردہ مت کہو... رائے ونڈ اجتماع کی بات ہے۔ آدمی

جہاں بھی جاتا ہے اسے اپنا شکار مل ہی جاتا ہے... رائے ونڈ کے اجتماع پہ میں اپنے سٹال پر موجود تھا کہ تین مماتی مولوی اور ایک مفتی ان کی بد قسمتی کہ اللہ ان کو گھیر کر ہمارے پاس لے آیا... وہ کہنے لگے جی ہم نے بات کرنی ہے... میں نے کہا ان کو لاؤ وہ میرے نام سے واقف نہیں تھے... عصر کی نماز کے بعد جب بیٹھے تو انہوں نے مجھ سے سوالات کیے مماتیوں کے ذہن میں ہوتا ہے کہ ہمارے سوالات بڑے علمی ہیں... ہمارے سوالات کا انہیں جواب نہیں آتا... وہ سمجھتے ہیں ہم بڑی نقطہ دانی رکھتے ہیں۔

حجت اجماع اور قرآن:

میں جامع بنوریہ کراچی میں گیا یہ کراچی کا مدرسہ ہے... مدرسہ میں سبق پڑھانے کے لئے... بنوریہ میں دورے کا طالب علم پٹھان تھا... سرحد کا رہنے والا تھا۔ وہ سبق میں آیا بعد میں مجھ سے کہتا ہے مولانا میں نے آپ سے ایک سوال کرنا ہے... سوال سنیے... ! کہتا ہے جی آپ بتائیں قرآن حجت ہے... میں نے کہا بالکل دلیل شرعی ہے۔ سنت ؟ میں نے کہا دلیل شرعی ہے... کہتا ہے جی اجماعِ امت ؟ میں نے کہا دلیل شرعی ہے۔ وہ کیونکہ غیر مقلد سے متأثر تھا مولوی عبد السلام رستمی جو غیر مقلد ہوا اور بیس لاکھ روپیہ لے کر غیر مقلد ہوا... اپنی موت کے مقدمہ سے ڈر کے غیر مقلد ہوا... تم کہہ دو یہ بنیاد نہیں تو ثابت کرنا میرے ذمہ ہے نا۔ میں جانتا ہوں وہ کیسے غیر مقلد ہوا... کتاب لکھی گئی۔ ”ہم اہلحدیث کیوں ہوئے“ اس میں عبد السلام رستمی کا انٹرویو پڑھو... انسان کو پڑھ کے شرم آتی ہے یا اللہ ! یہ لوگ بھی صاحب علم ہوں گے۔

ہم اہل حدیث کیوں ہوئے ص 156

خیر میں کہنا یہ چاہتا ہوں ! مجھے کہتا ہے جی اجماع دلیل شرعی ہے... میں نے

کہا دلیل شرعی ہے... کہتا مولانا آپ بتائیں کہ اجماع کے حجت ہونے پر دلیل کیا ہے۔
میں نے کہا رب قرآن میں کہتا ہے: وَمَنۡ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنۡ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ الۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِ جَهَنَّمَ

سورۃ النساء پ 5 آیت نمبر 115

جو مومنین کے رستہ کو چھوڑ دیتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔

مخالفتِ اجماع کی دو سزائیں:

میں کہتا ہوں ایک بات ذہن میں رکھ لیں! جو آدمی اجماع کو نہیں مانتا اللہ اس کو دو سزائیں دیتا ہے... ایک سزا دنیا میں... ایک سزا آخرت میں... لوگ کہتے ہیں مماتی ٹھیک کیوں نہیں ہوتے؟ غیر مقلد ٹھیک کیوں نہیں ہوتا؟ یہ ضد پہ کیوں آتا ہے؟ رب قرآن میں کہتا ہے "من یشاقق الرسول" جو مخالفت رسول کی کرے وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ الۡمُؤۡمِنِينَ مومنین کا اجماعی راستہ چھوڑ دے نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ دنیا میں سزاء یہ ہوگی اللہ ہدایت نہیں دے گا... جہاں جائے گا رب اس کو جانے دے گا "وَنُصۡلِهِ جَهَنَّمَ" آخرت کی سزا جہنم ہوگی... اجماع کے منکر کو اللہ دنیا میں ضلالت دیتا ہے... اجماع کے منکر کو رب آخرت میں جہنم دیتا ہے۔

اجماع دلیل شرعی ہے:

کہنے لگا اجماع دلیل شرعی ہے؟ میں نے قرآن کی آیت پڑھی... مجھے کہتا ہے مولانا یہی دلیل ہے... میں نے کہا اسی پہ بات کر لو اجماع حجت ہے... میں نے دلیل پیش کر دی فوراً کہنے لگا یہ بتاؤ یہ قرآن اصلی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں قرآن اصلی ہے۔ دلیل کیا میں نے کہا اجماع امت... یہ عوام شاید بات نہ سمجھے یہ دینی مدرسہ کا طالب علم

اور مولوی سمجھے گا... کہ کہتا ہے قرآن موقوف ہے اجماع پہ... اجماع موقوف ہے قرآن پہ... اس کو تو دَوْر کہتے ہیں اور دور تو باطل ہوتا ہے اس کو اپنی منطق پہ بڑا ناز تھا۔

میں نے کہا کم عقل آدمی تو دَور کا معنیٰ ہی نہیں جانتا... صاحب قطبی نے اپنی کتاب قطبی ص26 پر دَور کی تعریف کی ہے... اے کاش تو نے دَور کی تعریف پڑھی ہوتی۔ "توقف شئی الی مایتوقف الیه ذلك شی من جهة واحدة" اگر توقف ہو اور جہت ایک ہو تو دور ہوتا ہے جہت بدل جائے تو دور نہیں ہوتا... باپ موقوف ہے بیٹے پر بیٹا موقوف ہے باپ پر یہ دور نہیں... باپ بیٹے پر کیوں موقوف ہے؟ اگر بیٹا نہ ہوتا اس کو باپ کون کہتا... یہ باپ کہلوانے میں بیٹے کے وجود کا محتاج ہے... اور بیٹا موقوف ہے باپ پر باپ نہ ہوتا تو بیٹے کو وجود کیسے ملتا... ؟ بیٹا موقوف ہے باپ پہ اپنے وجود میں... باپ موقوف ہے بیٹے پہ اپنے باپ کہلوانے میں... یہ دور نہیں ہے۔

اجماع حجت ہے موقوف ہے قرآن پہ... قرآن موقوف ہے اجماع پہ اپنے ثبوت کے اعتبار سے... ہم کہیں گے قرآن ثابت کیسے ہے اجماع سے... اجماع ثابت کیسے ہے قرآن سے... تو قرآن موقوف ہے اجماع پر بطور ثبوت کے... اجماع موقوف ہے قرآن پہ بطور حجت کے... اس کا توقف اور ہے اس کا توقف اور ہے... جہت بدل جائے دور نہیں ہوتا۔ اب یہ بات عوام کو سمجھ نہیں آئے گی طلباء کے لئے میں نے یہ بات کہہ دی ہے... میں نے جب اس کے علم کو پرکھا... میں نے کہا تمہیں غلط فہمی ہے ہمیں منطق نہیں آتی... ہمیں فلسفہ نہیں آتا... تمہیں غلط فہمی ہے ہمیں ہیت اور ریاضی نہیں آتی۔

مقام شکر ہے:

بحمد اللہ میں تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں حضرت اقدس مولانا اسلم شیخوپوری دامت برکاتہم میں نے ان کے پاس نحو میر شرح مائۃ عامل پڑھی ہے... حضرت سے صبح جا کے پوچھ لو جس سال میں نے نحو میر پڑھی ہے اس کے بعد ایک سال نحو میر پڑھائی ہے... پھر مجھے شیخ نے فرمایا تیرے جانے کے بعد پھر مجھے نحو میر پڑھانے میں لطف نہیں آیا۔ بعد میں میں نے نحو میر پڑھانی چھوڑ دی ہے... آپ صبح شیخ سے پوچھو میں بات غلط کہتا ہوں تو... میں نے بحمد اللہ نحو میر کو فاتحہ کی طرح یاد کیا ہے... میں نے ارشاد الصرف کے ۸۵ قوانین کو فاتحہ کی طرح یاد کیا ہے... میں نے منطق کے متن یاد کئے ہیں... تم میرے اساتذہ سے بنوریہ میں پوچھو... تم میرے اساتذہ سے امدادیہ میں پوچھو... میں نے جب بھی پرچے حل کیے میں پہلے کتاب کا متن لکھتا... پھر میں کتاب کی شرح لکھتا... میں نے کبھی الف اور ب میں ب کا انتخاب اپنانے کے لئے ب کا انتخاب نہیں کیا میں ہمیشہ پرچہ میں الف جز لکھتا ب جز نہیں لکھتا تھا۔

میں کہنا یہ چاہتا ہوں تحدیث بالنعمۃ کے طور پر میں نے بحمد اللہ زمانہ طالب علمی میں محنت کی ہے... اچانک ابھر کر آپ کے سامنے نہیں آیا... میں عرض کر رہا تھا۔ وہ فوراً خاموش ہو گیا... وہ مماتی تھا فوراً گُنگ ہو گیا... میں نے کہا میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں یہ اشکال جو تو نے پیدا کیا یہ اشکال تیرا نہیں یہ عبد السلام رستم کا ہے... کہتا ہے بالکل انہی کا ہے میں نے کہا اس کو اشکال کا جواب نہیں آیا اگر کسی سے رابطہ کرتا اس ظالم کو بھی جواب آجاتا تھا۔

خیر! میں عرض یہ کر رہا تھا... وہ یہ اشکال پیدا کریں گے... اور غلط فہمیاں پیدا

کریں گے... جیسے میں نے قرآن کی آیت پڑھی... مماتی مجھے کہتا ہے آپ بتائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں زندہ ہیں... کہتا ہے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم منصوص ہے؟ میں نے کہا جی منصوص ہے... نص کون سی؟ میں نے کہا قطعی الثبوت ظنی الدلالت ہے میں لمبی بحث نہیں کرتا عوام سمجھے تو فائدہ نہ سمجھے تو فائدہ۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا واقعہ:

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ بیان کیا عوام کو سمجھ نہیں آئی... کسی مولوی نے کہا حضرت آپ نے علمی بیان کیا تھا عوام کو سمجھ نہیں آئی... بیان کرنے کا فائدہ...؟ وہ حکیم الامت تھے... فرمایا سمجھ آگئی تو فائدہ نہ سمجھ آئی تو فائدہ... اگر سمجھ آگیا تو مسئلہ حل ہو گیا اگر سمجھ نہیں آئی تو عوام کا یہ ذہن تو بن جائے گا نا کہ مولوی وہ علوم رکھتا ہے جو ہم نہیں سمجھ سکتے اگر عوام کا یہ ذہن بن جائے مولوی علوم میں ہم پر فوقیت رکھتا ہے پھر بحث ختم ہو جائے... پھر مناظرے ختم ہو جائیں ہر روز آدمی کہتا ہے مجھ سے بات کرو... مجھ سے مناظرہ کرو... میں کہتا ہوں اگر یہ ذہن بن جائے مولوی علوم میں فوقیت رکھتا ہے... تو مسئلہ ہی حل ہو گیا۔

کیا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم منصوص ہے؟

میں عرض کر رہا ہوں... کہتا ہے جی عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ میں نے کہا منصوص ہے... کہتا ہے نص کون سی ہے...؟ میں نے کہا قطعی الثبوت ظنی الدلالت ہے... مجھے کہتا ہے اس کا منکر کون ہے؟ میں نے کہا اہل السنت والجماعت سے خارج ہے... کہتا ہے کیوں؟ میں نے کہا اس لئے کہ ظن میں احتمال موجود ہوتا ہے... ظنی الدلالت تھی اور احتمال موجود تھا اگر معنی میں احتمال آجائے تو منکر کو کافر نہیں

کہتے... اہل السنت سے خارج کہتے ہیں... مجھے کہتا ہے مولانا بہت اچھا... مولانا آیت پڑھیں... میں نے کہا آیت سنیں وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ رب کہتا ہے "لمن یقتل" کو مردہ مت کہو... مجھے کہتا ہے یہاں تو رب نے شہید کی بات کی ہے نبی کی بات نہیں کی... میں نے کہا کاش حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو تو پڑھ لیتا... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شہید مقتول فی سبیل اللہ ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مقتول فی اللہ ہیں اگر مقتول فی سبیل اللہ زندہ ہے تو مقتول فی اللہ زندہ کیوں نہیں؟

مقالات حکمت ص 60

اب بتا" من یقتل" کون ہے...؟ کہتا ہے جسد... میں نے کہا کون سا؟ کہتا ہے جسد عنصری... میں نے کہا رب کہتا ہے اس کو مردہ مت کہو... کہتا ہے جی نہ کہو... میں نے کہا پھر کیا کہوں؟ کہتا ہے جی میری بات سنو... میں نے کہا بتاؤ کیا... کہتا رب کہتا ہے میت نہ کہو حیات کہو کہتا ہے حیات کے کئی معنی ہیں:

حیات اور ممات کا معنیٰ:

سنو لاہور کے نوجوانو! میرا چیلنج سنو! مماتی حیات کے معنی بیان کرے گا... میں کہتا ہوں حیات انسان کی ہو اور تعلق روح کے بغیر ہو ایک معنی بیان کر دے... نہیں سمجھے تم حیات ہو اور تعلق روح کے بغیر ہو ایک معنی ایک معنی بیان کر دے... ہماری بحث تو انسان کی حیات کے بارے میں ہے نا... ہماری بحث پرندوں کی حیات کے بارے میں نہیں ہے... ہمارے بحث درندوں کی حیات کے بارے میں نہیں ہے۔... ہمارے بحث انسان کی حیات کے بارے میں ہے انسان زندہ ہو اور زندگی کا معنی تعلق

روح کے بغیر ہو۔ ایک معنی تم بیان کر دو میں تمہیں اپنی شکست لکھ کر دوں گا... بیان تو کروا نہیں کہو بھائی تم بیان کرو... تم ثابت کرو... تم یہ کیسٹ صبح پیش کر دو... تم کہو کہ بھائی بیان کرو... تم ثابت کرو خیر میں عرض کر رہا تھا... بیٹھے رہے جب تنگ آ گئے نا اٹھنے لگا... تو اللہ کی شان دیکھیں راے ونڈ پنڈال میں ہمارے سٹال پر نعرہ لگا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منطقی اعتراف وانکار... ؟:

میں ذرہ منطق چھیڑتا ہوں علماء کے لیے... مجھے کہتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ابدی ہے... میں نے کہا ابدی ہے۔ کہتا ہے ابدی ہے تو پھر قدیم ہوئی... میں نے کہا جنت ابدی ہے... کہتا ہے ابدی ہے... تو پھر قدیم ہوئی... جہنم ابدی ہے ؟ابدی ہے تو پھر قدیم ہوئی... میں نے کہا جب ہم جنت میں جائیں گے ابدی ہوں گے... کہتا ہے ابدی ہوں گے... میں نے کہا قدیم ہوئے... کہتا ہے جی نہیں... میں نے کہا جی نہیں کیا ہوتا ہے... میں نے کہا کم عقل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ابدی ہے مگر قدیم نہیں ہے جنت ابدی ہے مگر قدیم نہیں ہے۔ جہنم ابدی ہے مگر قدیم نہیں ہے... ہم جنت میں ابدی ہوں ے مگر قدیم نہیں ہوں گے... کیونکہ قدیم کے لیے ابد بھی چاہیے ازل بھی چاہیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ابدی تو ہے ازلی نہیں ہے... ہم ابدی تو ہوں گے ازلی نہیں ہوں گے... قدیم ہوتا ہے جو ازل تا ابد ہو... تجھے قدیم کا معنی بھی نہیں آتا۔

میں نے کہا بابا جاؤ ! ایک سال منطق اور پڑھو... تم دس دس سال منطق پڑھتے ہو... ایک بار آدمی پڑھ لے اور کام کی پڑھ لے... تو مسئلہ حل ہوتا ہے... خیر !وہ

وہاں سے اٹھا مجھے ساتھیوں نے کہا جب ہم ادھر گئے... وہ کہہ رہا تھا یار تم مجھے لے گئے تھے یہ تو مناظر لگتا ہے... میرے نام سے واقف نہیں تھا.. کہتا ہے یہ تو مناظر لگتا ہے... تو اس نے کہا تجھے کس نے کہا تھا اس کو چھیڑ... تم نہ بات چھیڑتے

غیر مقلد غائبانہ جنازہ کیوں پڑھتے ہیں:

خیر میں عرض کر رہا تھا کہ شہید کا جسم... زندہ بولیں شہید کا جسم؟ (سامعین... زندہ) مجھے ایک نوجوان نے کہا یہ وسوسے ڈالتے ہیں... میں اس لئے کہتا ہوں کہتا ہے شہید زندہ۔ ہم نے کہا زندہ... کہتا ہے شہید پہ جنازہ پڑھتے ہو... ؟ میں نے کہا پڑھتے ہیں... ایک مسئلہ ذہن نشین کر لیں... یہ جو غیر مقلد شہید پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھتے ہیں یہ دجل سے کام لیتے ہیں... غیر مقلدین کا مذہب حکیم صادق سیالکوٹی نے صلوۃ الرسول میں لکھا ہے... کہ شہید کا جنازہ ہے ہی نہیں... اہلحدیثوں کا مسلک کہ شہید کا جنازہ ہے ہی نہیں... میں سچ کہتا ہوں غیر مقلد کا مذہب کہ شہید کا جنازہ ہے ہی نہیں کہتا ہے شہید کو بغیر جنازے کے دفن کر دو... جب ہے ہی نہیں تو غائبانہ کیسے ہوا؟ صرف چندہ کے لئے شہید ایک ہوا... جنازے سو ہوں گے... یہ بتانے کے لیے کہ ہمارے سو اللہ کے ہاں پہنچ گئے۔

غائبانہ نماز جنازہ اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ:

ایک بات اور ذہن نشین کر لو! کہ غائبانہ نماز جنازہ کے تو امام شافعی بھی قائل ہیں مگر شرطوں کے ساتھ قائل ہیں... تم نے شرطیں بھی سنی ہیں۔... امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں غائبانہ نماز جنازہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے:

(۱) جس علاقہ میں شہید دنیا سے گیا ہے اس علاقہ میں اس کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔

(۲)... کہ جس کی تم نے نماز جنازہ پڑھنی ہے وہ جانب قبلہ ہو۔

کشمیر کی طرف نہ ہو وہ تمہارے قبلہ کی جانب ہو امام شافعی کی شرطیں تمہیں کیوں یاد نہیں... ہمارے لوگ بھی عجیب ہیں غیر مقلد خود کو نبی سمجھتے ہیں... ہم ان کو امام شافعی سمجھ لیتے ہیں... اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

ایک وسوسہ اور اس کا ازالہ:

خیر! میں عرض یہ کر رہا تھا کہتا ہے جی شہید زندہ... آپ کیا کہو گے... ؟ ہم کیا کہیں گے... زندہ۔ کہتا ہے جی پڑھو جنازہ... میں نے کہا پڑھتے ہیں... کہتا ہے جی دعا میں نے کہا "اللھم اغفرلحینا" کہتا ہے زندہ... دھوکہ سنو دھوکہ... دجل سنو کہتا ہے جب شہید زندہ ہے تو میتنا کیوں... پھر یوں کہنا چاہیے اب یہ بندیالوی گردان پڑھ رہا ہے "اللھم اغفرلحینا حینا " لوگ کہتے ہیں غلط ہے... کہتا ہے کیوں غلط ہے؟ زندہ نہیں ہے "اللھم اغفرلحینا حینا کہتا ہے کیوں زندہ نہیں ہے لوگ کہتے ہیں زندہ ہے کہتا ہے پھر مجھے پڑھنے دونا... حینا جب زندہ ہے تو مجھ سے میتنا کیوں پڑھاتے ہو... جب یہ مماتی نے مجھ پہ سوال کیا نا میں نے کہا... سامنے جب تم جس کا جنازہ پڑھتے ہو وہ سامنے مذکر ہے تو پھر پڑھو" ذکرنا ذکرنا " انثنا کیوں پڑھتے ہو؟ سامنے عورت تو نہیں پڑی... نہیں سمجھے سامنے ابا جی پڑے ہیں نا... ابا جی کو انثنا کیوں کہتے ہو؟ نہیں بات سمجھے پھر کہونا "وذکرنا وذکرنا... وانثنا وانثنا" میں نے کہا پڑھو... دجل کھلا کہ نہیں؟

میں نے کہا کم عقل سنو! اگر میت جس کا سامنے جنازہ ہے وہ شہید ہو گا یا غیر شہید ہو گا... اگر شہید ہو گا "حینا " اگر غیر شہید ہو گا "میتنا" رب نے لفظ دو دیے ہیں ... ایک شہید کے لئے ایک غیر شہید کے لئے... اگر شہید ہو گا "حینا اگر غیر

شہید ہو گا "میتنا" اگر مذکر ہو گا 'ذکرنا' اگر مونث ہو گا 'انثنا'... رب نے دو جنازوں کے لئے دو لفظ دیے ہیں۔ مگر دونوں لفظ ایک جنازے میں آپ پڑھتے ہیں... اب دجل سے کام لیں گے۔

اِدھر ٹانکا اُدھر ادھڑا... اُدھر ٹانکا اِدھر ادھڑا:

خیر! میں عرض کر رہا تھا قرآن اور نعمان ہم نے کہا شہید زندہ ہے۔ ہم نے کیا کہا (سامعین... شہید زندہ ہے) ہم نے کیا پیش کیا قرآن وہ کہتے ہیں نہیں جی مسلم کی حدیث میں ہے... اور کیا کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ قرآن سے... ارے جب عقیدہ قرآن سے ہے تو مسلم کی طرف کیوں گیا؟ قرآن پڑھ نا!... یہ بات آپ ذہن نشین فرمالیں جب آپ قرآن پڑھیں گے مماتی حدیث کی طرف آئے گا... جب آپ الانبیاء حدیث پڑھیں گے... انك میت قرآن پڑھے گا... آپ حدیث پڑھیں وہ قرآن... میں کہتا ہوں جب رب کا قرآن کہتا ہے شہید زندہ... یہ کہتا ہے مسلم کی حدیث ہے شہید کی روح سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہے... اور اس کے پوٹوں میں سیر کرتی ہے... تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کی روح زندہ ہوتی ہے... ہاں! میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو نہیں فرمایا جسم زندہ نہیں ہوتا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کو بھی زندہ کہہ دیا روح کو بھی زندہ کہہ دیا۔

روح جسم کا قضیہ:

میں نے اس مماتی سے یہ پوچھا مجھے بتا جب آدمی سو جاتا ہے اس کی روح کہاں پر ہوتی ہے... آدمی کی روح جسم میں یا جسم سے باہر ہے... کہتا ہے جب آدمی سو گیا آدمی کی روح جسم سے نکل گئی... میں نے کہا نکل کر کہاں گئی؟ جب آدمی سو کر اٹھا

آپ نے اٹھ کر کہا آج میں نے عمرہ کیا... عمرہ تیرے جسم نے نہیں کیا... جسم یہاں پر تھا عمرہ کس نے کیا؟ کہتا ہے آج میں سو گیا میں نے ابا جی سے خواب میں ملاقات کی ہے... تیرے ابا جی قبرستان میں تھے... تو گھر پر تھا تو ملاقات کس نے کی ہے؟ تیری روح نے ملاقات تیرے باپ سے کی ہے... تو نے عمرہ کیا تیری روح مدینہ میں گئی ہے... تیری روح مدرسہ میں گئی ہے... تیری روح دوستوں سے ملاقات کرنے گئی ہے... تیری روح بازار میں شاپنگ کرنے گئی ہے جسم تو نہیں گیا... میرا سوال یہ ہے تیرا جسم یہاں پر تھا روح سیر کر رہی تھی جسم زندہ تھا یا مردہ۔؟ کہتا ہے زندہ تھا... میں نے کہا جسم میں روح نہیں ہے تو نے زندہ کیوں مانا؟ کہتا ہے اگرچہ میری روح مکہ میں تھی میرا جسم یہاں تھا... میں نے کہا میں بھی کہتا ہوں شہید کا جسم زندہ اس گڑھے میں... شہید کی روح جنت میں سیر کرتی ہے تیری روح مکہ میں... تیرا جسم یہاں پر تو زندہ تعلق کی وجہ سے شہید کی روح علیین میں شہید کا جسم یہاں پہ شہید زندہ تعلق کی وجہ سے۔

کہتا ہے جی ہمارا تعلق تو نظر آتا ہے... ہمارا سانس ہے... رگیں حرکت کر رہی ہیں... ہمارا خون چل رہا ہے... یہ تعلق نظر آتا ہے... میں نے کہا اس تعلق کو تو نے مانا اپنی آنکھ کی وجہ سے... ہم نے اس تعلق کو مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے... آنکھ دھوکہ کھا سکتی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں دھوکہ کھا سکتا... ہم نے تو زندہ مان لیا... میں کہتا ہوں اگلی بات سمجھیں... ایک بات ذہن نشین کر لو! ہم شہید کی روح کو بھی زندہ مانتے ہیں ہم شہید کے جسم کو بھی زندہ مانتے ہیں۔ ہم کیسے زندہ مانتے ہیں۔

شیعہ سے اختلاف:

ہمارا آل تشیع سے ایک اختلاف ہے... رافضی معنی اور بیان کرتا ہے ہم معنی اور بیان کرتے ہیں اہل السنت والجماعت سے پوچھو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اہل بیت میں سے... رافضی کہتا ہے نہیں امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہل بیت میں سے نہیں العیاذ باللہ... کہتا ہے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اہل بیت میں سے نہیں... اس سے پوچھو اہل بیت میں سے کون ہے؟ کہتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین کو لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو لیا پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر چادر پھیلائی فرمایا: اللَّهُمَّ هَؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي اللَّهُمَّ هَؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي

معجم کبیر طبرانی جز 3 ص 91

اس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے... اس میں فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھی... اس میں حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو اہل بیت فرمایا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو اہل بیت فرمایا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نواسوں کو اہل بیت فرمایا... تو کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے مانا... میں نے کہا رافضیو سنو! ہم اہل بیت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی مانتے ہیں... ہم اہل بیت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مانتے ہیں... ہم اہل بیت میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور پیغمبر کے نواسوں کو بھی مانتے ہیں... ہم نے قرآن پڑھا... ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج

مطہرات کو اہل بیت میں مان لیا۔ ہم نے حدیث پڑھی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا... کو اہل بیت مان لیا پیغمبر کی حدیث کی وجہ سے... نہ ہم نے قرآن چھوڑا... نہ ہم نے حدیث چھوڑی۔

ہم نے شہید کے جسم کو زندہ مانا قرآن کی وجہ سے... ہم نے شہید کی روح کو زندہ مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے... ہم نے دونوں کو مانا دونوں کو زندہ مان لیا... ہم نے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا... میں عرض کر رہا تھا یہ تو قرآن اور نعمان پہ میں نے چند عقیدے بیان کئے... اگر وقت ہو تو میں مسائل شروع کروں... میں کہتا ہوں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے جو مسائل اللہ نے قرآن میں بیان کئے... مسئلے سنتا جا امام صاحب کے موقف پہ قرآن سن۔

مسئلہ طلاق ثلاثہ اور قرآن:

اللہ حفاظت فرمائے اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے... تو تین طلاق کے بعد تین ہو گی یا ایک ہو گی... ؟ قرآن کہتا ہے تین ہوں گی... تو کہتا ہے ایک ہو گی... میرا دعوی ہے اگر غیر مقلد یہ بات کہتا ہے قرآن کو مانتا ہے تو ایک آیت پڑھ دے کہ اپنی بیوی کو تین طلاق دی جائیں تو ایک طلاق ہوتی ہے... قرآن کی آیت پڑھ دے میں تیرے موقف کو مان جاؤں گا... میں آیت پڑھتا ہوں... اللہ نے مسئلہ قرآن میں بیان کیا... کہ اگر بیوی کو تین طلاق دو تو یہ تین ہوتی ہیں... توجہ رکھنا! ہمارا اور ان کا اختلاف کیا ہے... ؟ اگر ایک مجلس میں تین طلاق دی جائیں... تین دنوں میں دی جائیں وہ بھی کہتا ہے تین ہوتی ہیں... جھگڑا کس بات میں ہے...؟ اگر ایک مجلس ہو بیوی کو تین طلاق دو... ہم کہتے ہیں تین ہوتی ہیں... وہ کہتا ہے ایک ہوتی ہے... میں کہتا

ہوں اللہ قرآن میں کہتا ہے: ''الطلاق مرتان'' طلاق دو مرتبہ دے دی فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

سورة بقرة پ 2 آیت نمبر 230

اگر تم نے دو کے بعد تیسری طلاق دے دی ہے... طلاقیں تین ہو گئی... اللہ مجلس کو بیان نہیں کرتا... مجلس ایک ہو تب بھی تین ہوں گی... مجلس بدل جائے تب بھی تین ہوں گی... رب قرآن میں مسئلہ بیان کرتا ہے علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے روح المعانی میں امت کا اجماع نقل کیا ہے کہ اگر تین طلاق دے دو اسی آیت کی روشنی میں تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں... میں کہتا ہوں اگر تو کہتا ہے تین طلاقیں... اگر ایک مجلس میں دی جائیں ایک ہوتی ہے... قرآن پڑھ دے... تیرے پاس قرآن نہیں ہے... میرا موقف یہ ہے کہ اگر تین طلاق ایک مجلس میں دی جائیں... تب بھی تین ہیں اگر الگ مجلس میں دی جائیں... تب بھی تین ہیں... قرآن نے مسئلہ کو عام بیان کیا... امام نے مسئلہ کو عام رکھا... تو نے مسئلہ کو خاص بیان کیا تو خاص آیت پڑھ دے... ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف عام ہے... تم تین مجلسوں میں دے دو تب بھی تین ہوں گی... ایک مجلس میں دو... تب بھی تین ہوں گی... اللہ نے مسئلہ کو عام بیان کیا: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

مسئلہ رضاعت اور قرآن:

کہ اگر کوئی ماں... اپنے بیٹے کو دودھ پلائے... دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے... لیکن اگر کسی نے اڑھائی سال میں... اپنی ماں کا دودھ پی لیا... رضاعی بیٹا بن جائے گا... وہ رضاعی ماں بن جائے گی... غیر مقلد قرآن پڑھتا ہے کہتا ہے جی اللہ قرآن میں

کہتا ہے "حولین کاملین لمن اراد" اللہ قرآن میں کہتا ہے کہ دودھ پلانے کی مدت دوسال ہے... میں کہتاہوں غیر مقلد تونے آدھے قرآن کو پڑھا... تونے پورے قرآن کو نہیں پڑھا۔ اللہ قرآن میں کہتا ہے: وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا

سورۃ احقاف پ 26 آیت نمبر 15

بچے کو گود میں لینا اور بچے کا دودھ چھڑانا... قرآن کہتا ہے 30 مہینے ہے۔ اور تیس مہینے دوسال کو نہیں کہتے... تیس مہینے اڑھائی سال کو کہتے ہیں... ایک ہے بچے کو گود میں رکھنا اور بچے کو دودھ چھڑانا قرآن کہتا ہے 30 مہینے... اور دوسری آیت کہتی ہے دوسال... امام ابوحنیفہ تیری فقاہت پہ قربان جائیں... تیری قبر پہ اللہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے... (آمین) امام ابوحنیفہ نے مسئلہ بیان کیا... دونوں آیتوں کو ملا دیا... امام صاحب فرماتے ہیں عورت کے لئے بچے کو دودھ پلانے کی... اصل مدت تو دوسال ہے... دوسال تک دودھ پلانا چاہیے... لیکن اگر کسی نے دوسال کے بعد... اڑھائی سال دودھ پلا دیا... تو تب بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی... ایک ہے مسئلہ مدت رضاعت کا... حرمت رضاعت کا مسئلہ اور ہے... ہم سے پوچھو ماں بچے کو کتنے سال دودھ پلائے...؟ ہم کہیں گے دوسال پلائے... اگر اڑھائی سال کے دوران بچے نے پی لیا... تو ماں حرام ہو جائے گی... کیونکہ قرآن کہتا ہے "ثلا ثون شھرا" ہم نے دوسال کو بھی مانا... ہم نے اڑھائی سال کو بھی مانا... امام صاحب نے اڑھائی سال بیان کیا... اللہ نے مسئلہ قرآن میں بیان کیا... تیرے پاس قرآن نہیں ہے... امام صاحب کے مسئلہ پر اللہ کا قرآن ہے۔

ترک قرأۃ خلف الامام اور قرآن:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب امام قرآن پڑھے امام کے پیچھے چپ ہو جاؤ... فاتحہ نہ پڑھو... پوری 114 سورتیں تجھے نہیں پڑھنی چاہیے۔رب قرآن میں کہتا ہے:وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

سورۃ اعراف پ 9 آیت نمبر 204

جب قرآن پڑھا جائے تم سنو اور چپ ہو جاؤ... تم سنو اور چپ ہو جاؤ... تم سنو اور چپ ہو جاؤ... اللہ نے دو مرتبہ حکم الگ الگ دیا... کبھی لوگ کہتے ہیں امام فجر کی نماز پڑھے ہم سنیں بات سمجھ آتی ہے... مغرب کی نماز پڑھے ہم سنیں بات سمجھ آتی ہے۔عشاء کی نماز پڑھے ہم سنیں بات سمجھ آتی ہے... لیکن ظہر میں تو امام کا قرآن ہم نہیں سن سکتے پھر سننے کا معنی...؟ عصر میں امام قرآن پڑھے... ہم نہیں سن سکتے پھر سننے کا معنی... رب نے اعلان کیا توجہ رکھنا...!

نمازیں دو قسم کی ہیں:

1... ایک نماز وہ ہے جس میں امام اونچا پڑھے اسے جہری نماز کہتے ہیں۔

2... نماز وہ جس میں قرآن آہستہ پڑھیں اس کو سری نماز کہتے ہیں۔

فجر، مغرب اور عشاء یہ جہری نمازیں ہیں... ظہر، عصر یہ سری نمازیں ہیں۔ اللہ نے دونوں کا حکم... ایک آیت میں بیان کر دیا فرمایا" واذا قری القرآن "جب قرآن پڑھا جائے... اور تمہیں قرآن کی آواز آتی ہے" فاستمعوا لہ" قرآن کو سنا کرو جب سنیں گے... تو چپ بھی رہیں گے... جو آدمی بولتا ہے وہ سننے والا نہیں ہوتا... رب کہتا ہے... تم سنا کرو معنی چپ بھی رہا کرو... اللہ "استمعوا لہ" کے اندر سننا بھی آ

گیا... تونے "انصتوا" چپ رہنے کا...

جواب سنو! اگر نماز جہری ہو گی تمہیں قرآن کی آواز آئے گی سنا کرو... اگر نماز سری ہو گی... تمہیں قرآن کی آواز نہیں آئے گی... تم نے سنا نہیں 'انصتوا' چپ اب بھی رہنا ہے۔ بولیں تب بھی رہنا ہے... اب بھی رہنا ہے... میں کہتا ہوں غیر مقلدو میرا چیلنج ہے... کہ تم ایک آیت پڑھ دو کہ رب قرآن میں کہتا ہے... تم امام کے پیچھے فاتحہ پڑھا کرو آگے سنو:

مسئلہ آمین بالسر اور قرآن:

ہم کہتے ہیں جب امام نماز پڑھائے تم نماز پڑھو تو آمین آہستہ کہو... آمین اونچی آواز سے مت کہو... آمین تمہیں آہستہ کہنی چاہیے... اللہ کے قرآن سے فیصلہ پوچھو بات سنو...! یہ جو ہم کہتے ہیں آمین... تو آمین کیا ہے... ؟ یا آمین قرآن ہو گا... یا آمین دعا ہو گی... یا آمین ذکر ہو گا... آمین کی حیثیت کیا ہے...؟ آمین قرآن تو نہیں ہے... اس لئے الحمد سے والناس تک پورے قرآن میں آمین نہیں ہے... یا آمین دعا ہو گی یا آمین اللہ کا ذکر ہو گا امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھو تو... امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: "قال عطاء آمین الدعا"

بخاری ج 1 ص 107

بخاری کہتا ہے عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا آمین دعا ہے... اچھا اگر دعا ہے تو دعا آہستہ پڑھیں یا اونچی آواز سے رب سے قرآن میں فیصلہ کراؤ۔ رب قرآن میں کہتا ہے: اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً

سورۃ اعراف پ 8 آیت نمبر 55

تمہیں دعا آہستہ مانگنی چاہیے اگر آمین ذکر ہے اللہ قرآن میں کہتا ہے:

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً

سورۃ اعراف پ 9 آیت نمبر 205

رب کہتا ہے اگر آمین دعا ہے تب بھی آہستہ مانگو اگر آمین ذکر ہے تب بھی آہستہ مانگو اگر آمین قرآن ہے پھر اونچی پڑھ لے پھر معنی اور ہو گا اگر آمین دعا ہے تو پھر رب کا حکم یہ ہے کہ آہستہ مانگو اگر آمین ذکر ہے تو رب کا حکم یہ ہے کہ آہستہ مانگو۔

مسئلہ ترک رفع یدین اور قرآن:

رفع یدین کا مسئلہ آجائے گا رب سے پوچھو رب کہتا ہے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ۔

سورۃ مومنون پ 18 آیت نمبر 1 ، 2

وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے...جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں... ارے خشوع کا معنی کیا ہے...؟ پیغمبر کے صحابی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان تفسیر ابن عباس کے اندر موجود ہے... فرماتے ہیں۔"خاشعون" کا معنی:

"مخبتون متواضعون لا یلتفتون یمینا ولا شمالا ولا یرفعون ایدیہم فی الصلوۃ "

تفسیر ابن عباس ص 212

نماز میں خشوع یہ ہے نہ دائیں دیکھیں نہ بائیں نہ حرکت کر بالکل سکون سے کھڑا ہو جا اور نماز میں رفع یدین نہ کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے امام سیوطی نے "تدریب الراوی" میں لکھا حاکم نے امام بخاری کا اصول بیان کیا ہے:"ان تفسیر الصحابی الذی شھد الوحی والتنزیل انہ حدیث مسند "

تدریب الراوی ج 1 ص 157، مستدرک حاکم ج 1 ص 211

جب صحابی قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے وہ تفسیر دیکھنے میں ہے در حقیقت حدیث مسند ہے... تو صحابی نے تفسیر کر دی ہے" خاشعون "کا معنی نماز میں رفع یدین نہ کر... !میں نے آیت پڑھی نماز میں رفع یدین نہ کرنا نماز کا خشوع ہے... میں نے آیت پڑھی دعا آہستہ مانگ... میں نے آیت پڑھی ذکر آہستہ کر... میں نے آیت پڑھی قرآن نہ پڑھ امام کے پیچھے... امام صاحب کے موقف پہ اللہ کا قرآن بولتا ہے۔

نعمان اور شوق قرآن:

میں عرض یہ کر رہا تھا قرآن اور نعمان کے حوالے سے... یہ تم نے کیسے کہہ دیا ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن نہیں ہے... جس جگہ سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو گرفتار کر کے جیل میں لے جایا گیا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس جگہ پر آٹھ ہزار مرتبہ قرآن ختم کیا... آگے چلیے میں آخری بات کہتا ہوں حضرت امام صاحب کی میں نے ذات سے شروع کیا تھا میں ذات پہ ختم کرتا ہوں... میں نے کہا تھا امام صاحب کی ذات کی بشارت اللہ نے قرآن میں دی ہے... آخری بات سنو!

نعمان اور عبادت رحمان:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ ان کی قبر پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے (آمین) ہم کہتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ چالیس سال تک عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز پڑھتے رہے غیر مقلد کہتے ہیں پوری رات جاگ کر عبادت کرنا کہاں پر ہے میں نے کہا قرآن کہتا ہے:

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا۔

سورۃ فرقان پ 19 آیت نمبر 64

تو یبیتون کا معنی پوری رات نہیں ہے ؟ آدھی ہو تو بھی یبیتون... نصف ہو تو بھی یبیتون... ایک تہائی ہو تو بھی یبیتون... اور اگر پوری رات ہو تو بھی "یبیتون" اور جو پوری رات جاگ کر رب کی عبادت کرے... عبادت بھی کیسے سجدے اور قیام کرے سجدہ اور قیام تو نماز کو کہتے ہیں نا... اگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ... اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے (آمین) وہ پوری رات جاگ کر عبادت کرے... اللہ قرآن میں پوری رات جاگ کر عبادت کرنے والوں کی تعریف کرتے ہیں... اگر امام کی ذات کی بشارت ہے وہ بھی قرآن میں موجود ہے... امام کی پوری رات جاگنے کی عبادت ہے وہ بھی قرآن میں موجود ہے... قرآن بولتا ہے مگر تو نے پڑھا نہیں... قرآن بولتا ہے مگر تو نے سمجھا نہیں... میں کہتا ہوں ارے غیر مقلدو! ضد کو چھوڑ دو امام کے موقف کو سمجھ لے... مماتیو! ضد کو چھوڑ دو... علماء دیوبند کے موقف کو سمجھو... اللہ مجھے اور آپ کو اپنے موقف پہ ثابت قدمی کے ساتھ رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

عنوان..........فقہ کی حقیقت کیا ہے

مقام... ....لاہور

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ وحدہ لاشریك لہ والصلوۃ والسلام علیٰ نبی بعدہ امابعد:

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

سورۃ المائدہ پ6 آیت نمبر 3

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید

تمہید:

میرے محترم بزرگو اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے بھائیو اور دوستو! ہماری آج کی اس نشست کا عنوان ہے ”فقہ کی حقیقت کیا ہے؟ فقہ کہتے کسے ہیں؟“ یہ اگر آپ ذہن میں بات بٹھالیں گے کہ فقہ کی تعریف کیا ہے...؟ فقہ کسے کہتے ہیں؟ تو سارے اشکالات شبہات خود بخود ختم ہو جائیں گے... آپ حضرات سن رہے ہیں کہ بہت سے لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں ہمارے اوپر... کہ آپ لوگ اللہ کے قرآن کی بات نہیں مانتے بلکہ اپنے امام کی بات مانتے ہیں... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانتے۔ بلکہ اماموں کی بات مانتے ہیں... قرآن وحدیث چھوڑ کر فقہ حنفی کی بات کرتے ہیں۔ یہ سارے سوالات جتنے کیے جاتے ہیں... یہ سارے سوال جتنے کیے جارہے ہیں... اگر ہم نے یہ سمجھ لیا کہ فقہ کسے کہتے ہیں؟ یہ سارے سوال خود

بخود ختم ہو جائیں گے... اس کے لیے میں نے قرآن کریم چھٹا پارہ سورہ مائدہ کی آیت نمبر 3 تلاوت کی ہے یہ میں آیت کے نمبر اور سورۃ اس لئے عرض کرتا ہوں... کہ اگر آپ میں سے کوئی گھر جاکر ترجمہ والا قرآن کریم پڑھ لیں یا اردو قرآن کریم کی تفسیر دیکھ لیں... تو اس کو اگر حوالہ ذہن میں ہو گا تو گھر جاکر بھی دیکھ سکتا ہے۔

آیت کا شانِ نزول:

قرآن کریم چھٹا پارہ آیت نمبر 3 میں اللہ رب العزت نے اعلان فرمایا:
الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں تشریف فرما تھے... تو اللہ رب العزت نے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔
معارف القرآن مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ ج 3 ص 32

اور اس کے بیاسی یا تریاسی دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں رہے تو اس کے بعد اللہ کے نبی اس دنیا کو چھوڑ کر عالم آخرت کی طرف منتقل ہو گئے۔

موت کا معنٰی:

کیونکہ میں یہ الفاظ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کے ہاں موت کا معنی اور ہے... اور کفار کے ہاں موت کا معنٰی اور ہے... کفار کے ہاں موت کا معنی ہے فنا ہو جانا... اور مسلمان کے ہاں موت کا معنی فنا ہو جانا نہیں بلکہ ایک جہاں کو چھوڑ کر دوسرے جہاں میں منتقل ہو جانا... آپ نے سنا ہو گا کہ ہمارے بعض صوفیا اور اکابر اہل اللہ فرماتے ہیں "الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب"

تفسیر مظہری جز 1 ص 97

کہ موت ایک پل کا نام ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملا دیتا ہے... ہم چاہتے ہیں اپنے نبی کو دیکھ لیں اب ان آنکھوں سے اس دنیا میں دیکھ نہیں سکتے... ہم چاہتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیں جنہوں نے ہم تک دین پہنچایا... ان کو دیکھ لیں لیکن اس دنیا میں چلتا پھرتا ہوا دیکھ نہیں سکتے... ہم چاہتے ہیں اپنے رب کی اور خالق کی اور مالک کی زیارت کریں۔

قرآن کا فیصلہ:

لیکن یہ قرآن کریم کا اٹل فیصلہ ہے: لَا تُدۡرِكُهُ الۡأَبۡصَارُ وَهُوَ يُدۡرِكُ الۡأَبۡصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الۡخَبِيرُ۔

سورۃ الانعام پ 7 آیت نمبر 104

کہ تم ان آنکھوں سے اللہ کو نہیں دیکھ سکتے... خواہش کے باوجود نہیں دیکھ سکتے فرمایا "الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب" یہ تمہاری خواہش وہ ہے کہ جس کو موت والا پل گزارنے کے بعد اللہ پوری فرمادے گا... تو موت کا معنی فنائیت نہیں بلکہ موت کا معنی ہے ایک جہاں کو چھوڑ کر دوسرے جہاں میں منتقل ہو جانا... اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری... اور یہ اتنے واضح اور عمدہ آیت تھی... اور اس قدر عظمت والی تھی... کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ جو حضرات پہلے یہودی تھے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے... انہوں نے کہا کہ اگر یہ آیت جو تمہارے نبی پر اتری ہے... اور اس وقت کے علماء یہود نے بھی یہ بات کی اگر یہ موسی علیہ السلام پر اترتی تو جس دن آیت اترتی ہم اس دن کو عید منایا کرتے... اتنی اہم آیت ہے کہ اللہ رب العزت نے اعلان فرمایا: الۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ وَأَتۡمَمۡتُ

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا کہ میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اپنی نعمت کو تمہارے اوپر پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام اور دین کو میں نے پسند کر لیا...

اعلان نبوت کے وقت دیگر مذاہب وکتب:

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کی توحید اور اپنی نبوت کا اعلان فرمایا... تو اس وقت اس عالم دنیا میں تین کتابیں موجود تھی... اور دو مذہب موجود تھے... یہ الگ بات ہے کہ وہ کتابیں اپنی اصلی شکل وصورت میں موجود نہیں تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ مذہب اپنی اصلی صورت میں موجود نہیں تھا... لیکن جیسا کیسا بھی تھا آسمانی دو مذہب اور آسمانی تین کتابوں کا چرچا تھا... حضرت داؤد علیہ السلام پر اترنے والی زبور... حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اترنے والی تورات... اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آسمان سے اترنے والی کتاب انجیل... یہ کتابیں موجود تھیں... اگرچہ اصلی شکل میں نہیں تھیں... مذہب یہودیت بھی موجود تھا... اور مذہب عیسائیت بھی موجود تھا... اگرچہ اس میں ترمیم کر دی گئی تھی۔

نبوت دائمی ہوتی ہے:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین مطہر کا اعلان فرمایا... تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي

ترمذی ج 2 ص 45 معجم کبیر طبرانی جز 19 ص 6

میں آخری نبی ہوں اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا... پہلے نبی برحق تھے قرآن کریم نے ہمیں تعلیم دی۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ

سورة بقرة پ 1 آیت نمبر 136

ہم سارے انبیاء کو نبی مانتے ہیں اور نبی ہونے کی وجہ سے ان میں فرق نہیں کرتے... حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السام تک سارے انبیاء کو نبی مانتے ہیں... لیکن اپنے زمانے کا نبی مانتے ہیں... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد ان کی نبوت تو باقی ہے... ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو گئی... حضرت آدم کی نبوت ختم ہو گئی... اللہ رب العزت کا اصول یہ ہے کہ وہ جب بھی کسی کو نبوت کا منصب عطاء فرماتے ہیں تو واپس نہیں لیتے... لیکن ان کی شریعت پر عمل کرنا منسوخ ہو گیا... ایک ہے نبی کی نبوت کا ختم ہونا... اور ایک ہے نبی جو شریعت لے کر آیا تھا اس شریعت پر عمل کا منسوخ ہو جانا... ان انبیاء کی نبوت کو تو دوام حاصل ہے۔

اور حضرت آدم اسوقت بھی نبی تھے آج بھی نبی ہیں... قیامت والے دن بھی بطور نبی کھڑے ہوں گے... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت بھی نبی تھے... آج بھی نبی ہیں... اور قیامت کے دن بھی بطور نبی اللہ کے سامنے پیش ہونگے... لیکن اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد گزشتہ انبیاء کی شریعت کو تو اللہ نے منسوخ کر دیا... اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد اب اگر کوئی انسان نجات اور کامیابی چاہتا ہے... تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراھیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرنے سے کامیاب نہیں ہو گا بلکہ کامیاب ہو گا... تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنے کی وجہ سے... یہ تو اسلام کا دعویٰ تھا۔

اور اہل اسلام جب یہودیوں اور عیسائیوں سے بات کرتے ہیں... اعتراض

کرتے ہیں... کہ ہم نے یہودیت سے کہا تمہارا دین منسوخ ہو گیا... عیسائیوں سے کہا کہ تمہارا دین منسوخ ہو گیا... اب قیامت تک کے لئے نہ عیسائیت کا دین چلے گا۔ نہ یہودیت کی شریعت چلے گی... بلکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت چلے گی... اس پر ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ بات کہنی تھی کہ ہماری شریعت کیوں منسوخ ہو گئی... تمہاری شریعت پر عمل کیا جا سکتا ہے تو ہماری شریعت پر عمل کیوں نہیں ہوتا...؟ اگر تمہارا قرآن آسمانی ہے تو ہماری کتابیں بھی آسمانی ہیں... ہم نے ان پر ایک بنیادی سوال کیا... یہ ساری تمہید ذہن میں ہو گی تو پھر فقہ کی تعریف کو سننے میں اور یاد کرنے میں آپ کو لطف محسوس ہو گا... ہمارا بنیادی اشکال یہ تھا۔

عبادت کس چیز کا نام ہے:

اللہ رب العزت نے انسانوں کو پیدا فرمایا اور یہ انسان قیامت تک کے لئے پیدا ہوتے رہیں گے... جب قیامت آئے گی تو اس کے بعد انسانوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو جائے گا... جب تک انسان نے آنا ہے تو انسان نے اللہ کی عبادت بھی کرنی ہے۔ اور اللہ کی عبادت نام ہے احکام شریعت پر عمل کرنے کا... اب ظاہر ہے انسان کی زندگی میں مختلف حالات اور اعمال پیش آتے ہیں... تو ہر حالت کے اعتبار سے اس کو حکم شریعت چاہیے تھا۔

یہودیت اور عیسائیت پر اعتراض:

ہم نے یہودیوں سے کہا کہ تمہاری تورات میں قیامت تک آنے والے مسائل کا حل موجود نہیں... ہم نے عیسائیوں سے کہا کہ تمہاری انجیل میں قیامت تک پیش آنے والے مسائل کا حل موجود نہیں... تو ہمیں ایسی کتاب چاہیے جو قیامت تک

آنے والے مسائل کا حل پیش کر دے... اس سوال کا جواب یہودیوں کے پاس موجود نہیں تھا... اور اس سوال کا جواب عیسائیوں کے پاس بھی موجود نہیں تھا... یہودی اور عیسائی اس سوال کا جواب تو نہ دے سکے۔

یہودیت اور عیسائیت کا اعتراض:

البتہ یہودیوں اور عیسائیوں نے یہی سوال ہمارے اوپر بھی کر دیا... یہودی کہنے لگے اگر ہماری تورات میں قیامت تک آنیوالے مسائل کا حل موجود نہیں تو تمہارے قرآن میں بھی تو قیامت تک آنے والے سارے مسائل کا حل موجود نہیں... عیسائیوں نے کہا اگر ہماری انجیل میں سارے مسائل کا حل موجود نہیں تو... تمہارے قرآن میں قیامت تک آنے والے سارے مسائل کا حل موجود نہیں... مثلا دیکھیں بہت سارے مسائل پیش آئیں گے... کہ مسئلہ موجود ہے لیکن قرآن کھول کر دیکھیں تو قرآن میں اس کا حل نظر نہیں آتا مثلا:

مسئلہ... 1 :

اگر کسی آدمی نے روزہ رکھا ہو تو حالت صوم یعنی روزے کی حالت میں بیمار پڑ جائے... ایسے آدمی کو انجیکشن اور ٹیکہ لگوانا پڑ جائے کیا ٹیکہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں ٹوٹے گا... اس مسئلہ کا حل قرآن کریم کے اندر موجود نہیں۔

مسئلہ...2:

اب اگر کوئی انسان بیمار ہو اور اس کے جسم کا خون خشک ہو جائے نچڑ جائے یا زخمی ہوا اور ایکسیڈنٹ کی وجہ سے کوئی عضو کٹ گیا... اور اس کے جسم سے خون نکل

گیا... اب ڈاکٹر حضرات کہتے ہیں کہ کسی اور آدمی کا اس کو خون دو گے تو جان بچے گی ورنہ جان نہیں بچے گی... اسے کہتے ہیں انتقال خون کا مسئلہ... قرآن کریم سے پوچھیں کہ ایک انسان کا خون دوسرے انسان کو دینا جائز ہے یا نہیں... تو قرآن کریم میں یہ مسئلہ موجود نہیں۔

مسئلہ... 3

اگر ایک آدمی کا گردہ فیل ہو جائے... اور اس کو ڈاکٹر نکال دیں اور ساتھ دوسرا اگردہ بھی فیل ہو جائے اب گردہ نکال دیں تو موت واقعہ ہو گی... اب اس کے بچنے کی ایک ہی صوت ہے کہ کسی اور آدمی کا گردہ نکال کر اس آدمی کو لگا دیں... اب ایک آدمی کا گردہ دوسرے آدمی کو لگانا جائز ہے یا نہیں... اب یہ مسئلہ قرآن کریم کے اندر موجود نہیں۔

مسئلہ... 4:

ایک آدمی سر سے گنجا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اپنے سر پہ بال لگوالوں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں ہمارے پاس نسخہ موجود ہے ہم کسی اور کے بال اس کے سر پہ لگا دیں گے... تو سر اصلی حالت میں محسوس ہو گا... تو آیا یہ نقلی بال لگوا کر سر کو اصلی بنانا جائز ہے یا نہیں... تو یہ مسئلہ قرآن کے اندر موجود نہیں۔

مسئلہ... 5:

ہمارے ہاں ایک اور بڑا مسئلہ پیش آتا ہے لڑکا لاہور میں رہتا ہے... اور لڑکی سعودیہ میں رہتی ہے یا لڑکی انگلینڈ یا امریکہ میں رہتی ہے... یا لڑکی یہاں ہے اور

لڑکا ملک سے باہر ہے... ان دونوں کی شادی کرنا چاہیں... تو آنے جانے میں دقت پیش آتی ہے تو آج کل لوگ ٹیلی فون پر نکاح کرتے ہیں... کیا وہ ٹیلی فونک نکاح کرنے سے نکاح ہو جاتا ہے یا نکاح نہیں ہوتا... انٹرنیٹ پہ نکاح کریں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں ہوتا... یہ مسئلہ قرآن کریم کے اندر موجود نہیں۔

مسئلہ... 6:

جب امام قرآن کریم کی تلاوت کرے یا دوسرا کوئی آدمی قرآن کریم کی تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت والی آیت کو پڑھے تو سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہے... لیکن اگر قاری صاحب قرآن پڑھے اور قرآن ٹیپ ریکارڈ کے اندر موجود ہو... آپ ٹیپ ریکارڈ پر قرآن پڑھیں اور قرآن کریم کو سنیں... اور اس میں سجدہ تلاوت والی آیت کو سنیں اب ٹیپ ریکارڈ سے سننے والے قرآن کریم کی وجہ سے سجدہ تلاوت واجب ہو گا یا واجب نہیں ہو گا... تو یہ مسئلہ قرآن کریم کے اندر موجود نہیں... اب آپ بتلائیں یہودیوں کا اعتراض ٹھیک ہوا کہ نہیں... بتاؤ بھائی بتاؤنا ؟ (سامعین۔ ٹھیک ہے) اب یہودی کہہ رہیں ہیں کہ جو سوال تمہارا تھا وہ سوال ہمارا ہے... جو اعتراض تمہارا تھا وہی اعتراض ہمارا ہے۔

دین کامل کس طرح ہے:

ہم نے یہودیوں سے کہا دیکھئے جب ہم دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے کتاب کامل اور مکمل ہے تو کامل اور مکمل ہونے کی تشریح بھی ہم کریں گے... جب ہم نے یہ دعوی کیا کہ ہمارا قرآن کامل ہے... قرآن میں سارے مسائل کا حل موجود ہے... اس قرآن کی تشریح کون کرے گا... یہ ہم کریں گے... ہم یہودیوں اور عیسائیوں سے دو

باتیں عرض کرتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں ایک چیز موجود ہے جو تورات اور انجیل میں موجود نہیں...وہ کیا ہے؟ایک ہوتا ہے متن... ایک ہوتی ہے شرح۔

حدیث قرآن کی شرح ہے:

قرآن کریم متن ہے... اور اللہ کے پیغمبر کی احادیث مبارکہ اس متن کی شرح ہیں... تورات کا متن موجود ہے مگر شرح موجود نہیں... انجیل کا متن موجود ہے اور انجیل کی شرح موجود نہیں... قرآن کریم کا متن بھی موجود ہے اور قرآن کریم کی شرح احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں... اگر ایک مسئلہ متن سے حل نہیں ہو گا تو وہ قرآن کی تفسیر احادیث مبارکہ جو شرح ہے اس سے حل ہو گا... تو ہم کہتے ہیں تورات انجیل کی شرح موجود نہیں جب کہ قرآن کی شرح موجود ہے... اور شرح سے مراد یہ ہے کہ ایسی شرح جو نبی خود فرمائیں... تورات کی ایسی تفسیر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام خود کریں... انجیل کی ایسی تفسیر جو حضرت عیسی علیہ السلام خود کریں... یہ تفسیر تمہارے پاس موجود نہیں اور ایسی تفسیر جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خود کریں وہ ہمارے پاس اصلی حالت میں موجود ہے... تو تورات انجیل اور قرآن میں فرق ہوا کہ نہیں... دوسری بات اس سے بھی زیادہ اہم سمجھیں۔

قرآن کریم ایک قانون ہے:

ہم کہتے ہیں قرآن کریم ایک قانون ہے اور قانون پر عمل کرنے کے لئے قانون کی ساری کتابوں کو دیکھا جاتا ہے... ایک یا دو کو دیکھ کر پورے قانون کو سمجھا نہیں جاتا۔ ہم نے قرآن کریم پر غور کیا... ہم نے کیا کرنا تھا آئمہ مجتہدین نے کیا...ہم نے تو ان کو دیکھ کر آگے نقل کر دیا... آئمہ مجتہدین نے قرآن کریم میں غور کیا کہ

قرآن کریم میں رب نے کامل اور مکمل ہونے کا اعلان بھی فرمایا ہے... قیامت تک آنے والے سارے مسئلے قرآن کریم کے اندر موجود ہیں... تو سارے مسئلے قرآن میں کیسے موجود ہیں... اب آپ یہ سنیں کہ سارے مسئلے قرآن میں کیسے موجود ہیں۔

چار قرآنی اصول:

قرآن کریم نے یہ بیان کیا کہ اگر کوئی بھی مسئلہ پیش آجائے تو اس مسئلہ کے حل کرنے کے چار اصول ہیں... کتنے اصول ہیں؟ (سامعین چار) میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں فقہ کی تعریف بالکل آخر میں کروں گا... یہ ساری باتیں ذہن میں ہوئیں تو پھر فقہ کی تعریف آسانی سے سمجھ آجائے گی... قرآن کریم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی بھی مسئلہ پیش آجائے تو مسئلے کے حل کے لئے چار طریقے ہیں۔

پہلا اصول......اتباع قرآن:

اللہ رب العزت اعلان فرماتے ہیں: اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ

سورۃ اعراف پ 8 آیت نمبر 3

کہ تم اس قرآن کی بات مان لو... جو اللہ نے قرآن تمہارے لئے تمہاری طرف نازل کیا... اگر تمہیں کوئی مسئلہ پیش آجائے تو وہ مسئلہ تم قرآن کریم سے کھول کر دیکھ لینا اور قرآن تمہیں وہ مسئلہ بیان کر دے گا۔

دوسرا اصول.....اطاعت رسول:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

سورۃ آل عمران پ 3 آیت نمبر 31

اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو... اور اللہ کی محبت کو لینا چاہتے ہو... اللہ

سے محبت کرنا اور اللہ سے محبت لینا یہ اعمال شریعت پر عمل کرنے سے ہوتی ہے... آدمی شریعت پر عمل کرے تو اللہ کا محبوب بنتا ہے اور شریعت پر عمل نہ کرے تو اللہ کا محبوب نہیں بنتا۔ اگر اللہ سے محبت لینا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ کیا ہے "فاتبعونی" کہ اللہ کے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں مان لو... تو تم سے اللہ محبت کرے گا... اب اگر کوئی مسئلہ پیش آجائے تو ہم مسئلہ قرآن کریم کے اندر دیکھیں گے... اگر کوئی مسئلہ پیش آجائے تو اس مسئلہ کا حل ہم اللہ کے نبی کی سنت سے دیکھیں گے... دو اصول بیان ہو گئے۔

تیسرا اصول.....اجماع امت:

اللہ رب العزت اعلان فرماتے ہیں: وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنۡ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا

سورۃ النساء پ 5 آیت نمبر 115

جو آدمی اللہ کے رسول کی بات نہ مانے... اور مومنین جس مسئلہ پر اتفاق کر لیں... مومنین جس مسئلہ پر چلنے پر اتفاق کر لیں... مسلمانوں اور مومنین کے اجماعی اور اتفاقی راستہ کو نہ مانے... تو اللہ فرماتے ہیں میں اس کو دو سزائیں دیتا ہوں۔

منکرین اجماع کی سزاء:

ایک سزا دنیا میں اور ایک سزا آخرت میں دنیا کی سزا کیا ہے "نولہ ما تولی" میں اس کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا... وہ جہاں جاتا ہے میں اس کو جانے دیتا ہوں۔ اور آخرت کی سزاء کیا ہے "ونصلہ جھنم" میں آخرت میں اس کو جہنم دوں گا... تو جو آدمی اجماع امت کا انکار کر دے اللہ کتنی سزائیں دیتے ہیں؟ (سامعین... دو) یہی وجہ

ہے آپ پورے معاشرے میں گھوم لیں... جو اجماع امت کا انکار کرتا ہے اس کا عموماً ضابطہ یہ ہے کہ ھدایت کی توفیق نہیں ملتی... کیونکہ اللہ نے اعلان کیا ہے کہ جو آدمی اجماع امت کا انکار کرے" نوله ماتولیٰ ونصله جهنم' دنیا میں میں اس کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور قیامت میں میں اسکو جنت نہیں دیتا... کیونکہ جنت نے تو ملنا ہے ہدایت کے اوپر... جب ہدایت ہی سلب ہوگئی تو اللہ رب العزت اس کو جنت کیسے عطاء فرمائیں گے... اب دیکھیں قرآن کریم کی آیت میں اللہ نے ارشاد فرمایا اگر کسی مسئلہ پر ایمان والے اتفاق کرلیں تو اس مسئلہ کو ماننا چاہئے کہ نہیں...؟ بولو بھائی (سامعین۔ ماننا چاہئے)

چوتھا اصول......اجتہاد:

اللہ فرماتے ہیں: وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ

سورة لقمان پ 21 آیت نمبر 15

اے لوگوں تم اس آدمی کی بات بھی مان لیا کرو جو آدمی تمہیں اللہ کے دین کی طرف لے کر آئے... اس آدمی کی بات مان لینا چاہئے جو خود بھی اللہ کی طرف آتا ہو اور تمہیں بھی اللہ کی طرف لے کر جاتا ہو... اب دیکھیں واتبع سبیل من اناب الی میں اللہ کا رسول مراد نہیں بلکہ ہر وہ شخص مراد ہے جو آدمی کو دین پر چلائے... اور آدمی کو اللہ تک لے جائے... اب ہم کہتے ہیں اس آیت میں وہ شخص مراد ہے کہ جو آدمی اجتہاد کرے اور اجتہاد کے ساتھ جو مسئلہ قرآن میں صراحتاً موجود نہ ہو... اللہ کے نبی کی حدیث میں صراحتاً موجود نہ ہو... اور اجتہاد کرکے مسئلہ بیان کرے... مسئلہ قرآن وسنت کے خلاف بھی نہ ہو... اور اس کا اجتہاد ایسا ہو جو آدمی کو دین پر چلنے کی طرف لے جائے... ایسے آدمی کی بات کو بھی ماننا ضروری ہے... اب قرآن نے کتنے

اصول بیان کئے ؟(سامعین ۔۔چار) قرآن کہتا ہے اگر کوئی مسئلہ پیش آجائے تو مسئلے کا پہلا حل کیا ہے قرآن... دوسرا حل سنت... اور تیسرا حل اجماع... اور چوتھا قیاس... یہ قرآن کریم نے بھی بیان کیا ہے۔

احادیث مبارکہ اور چار اصول:

اور یہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیان کیا ہے... حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے سنی ہو گی... حدیث معاذ اس حدیث کا نام ہے یہ ترمذی کے اندر بھی موجود ہے۔

ترمذی ج 1 ص 247

ابو داؤد کے اندر بھی موجود ہے۔

ابو داود ج 2 ص 149

مسند امام احمد بن حنبل میں بھی موجود ہے۔

مسند امام احمد بن حنبل ج 5 ص 272 ، 286

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یمن کا عامل اور گورنر بنا کے بھیجا... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا" بم تقضی یا معاذ" اے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر لوگ تم سے مسئلہ پوچھیں... تو مسئلہ کا حل کہاں سے نکالے گا حضرت معاذ نے فرمایا:

نمبر...1:

بکتاب اللہ ۔اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مسئلہ کا حل قرآن سے نکالوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا"ان لم تجد" اگر تجھے کوئی مسئلہ کتاب

اللہ میں نہ ملے؟ حضرت معاذ نے کہا

نمبر...2:

" بسنۃ رسول اللہ" میں یہ مسئلہ اللہ کے نبی کی سنت سے نکالوں گا... فرمایا" فان لم تجد " اگر مسئلہ قرآن میں نہ ملے... اور مسئلہ نبی کی سنت میں بھی نہ ملے تو؟ حضرت معاذ نے کہا:

نمبر...3:

اجتھد برأی۔ اللہ کے نبی پھر میں اجتہاد کروں گا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے " فضرب یدہ علیٰ صدرہ" اللہ کے نبی نے اپنا مبارک ہاتھ حضرت معاذ کے سینے پر پھیرا... کیوں کہ سینے میں علوم ہوں تو اجتہاد کی توفیق ملتی ہے... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کے سینے کو کھولنے کے لئے اپنا ہاتھ مبارک حضرت معاذ کے سینے پر پھیرا... تاکہ اللہ اس کا سینہ اجتھاد کے لئے کھول دے... پھر اللہ کے نبی نے فرمایا: الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ بما یرضی بہ رسولہ۔ اے اللہ میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے میرے نمائندہ کو اس بات کی توفیق عطاء فرمائی جس سے میں اللہ کا رسول راضی ہوں... تو حضرت معاذ نے مسائل کے کتنے حل بیان کئے۔

1... کتاب اللہ 2... سنت رسول 3... اجتہاد

حدیث نمبر2:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا: "ان اللہ لا یجمع امت محمد علی الضلالۃ"

ترمذی ج 2 ص 39

اللہ کبھی بھی میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے... امت سے مراد وہ ہے جو نبی کا دین قبول کرنے والی امت ہو... ایسی امت گمراہی پر کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتی۔ یہ جو میں کہہ رہا ہوں امت سے مراد وہ امت جو دین قبول کر لے اس پر حدیث کے الفاظ دلیل ہیں... کہ میری امت کو اللہ گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے... جس نے نبی کا کلمہ نہیں پڑھا وہ تو پہلے ہی گمراہ ہے... اس کا دین پر آنے کا مطلب ہی کوئی نہیں بنتا...

امت کی دو قسمیں ہیں:

1... امت اجابت 2...امت دعوت

امت دعوت سے مراد:

امت دعوت کہتے ہیں کہ جن کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی بن کر آئے مگر انہوں نے حضور کے دین کو قبول نہیں کیا۔

امت اجابت سے مراد:

امت اجابت کہتے ہیں جنہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو قبول کیا ہے... تو امت اجابت کہتے ہیں مسلمانوں کو...تو اس حدیث میں امت اجابت مراد ہے... امت دعوت مراد نہیں کیوں میں نے کہا اس حدیث کے الفاظ ہی دلیل ہیں اس بات پر کہ امت اجابت ہی مراد ہے... کیونکہ امت دعوت وہ ہے جو گمراہ ہے اوراللہ کے نبی فرماتے ہیں کہ اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا... جو پہلے ہدایت پر آچکی ہے اور ھدایت پہ آنے والی کو امت اجابت کہتے ہیں... امت دعوت

نہیں کہتے اب آپ لوگ سمجھنا کہ اللہ رب العزت نے مسائل کے حل کے لیے اصول بیان کئے ہیں چار۔

1... قرآن کریم 2... سنت رسول صل اللہ علیہ وسلم

3... اجماع امت 4... اجتہاد (جسے قیاس شرعی کہتے ہیں)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ چار اصول بیان فرمائے۔

عیسائیوں اور یہودیوں کو چیلنج:

اب بات سمجھیں کہ فقہ کسے کہتے ہیں اب فقہ کی تعریف آپ ذہن میں رکھیں جب عیسایوں اور یہودیوں نے ہم سے سوال کیا... تمہارا قرآن بھی کامل اور مکمل نہیں۔ تمہارے قرآن میں بھی بہت سارے مسائل ہم نے دیکھے جو قرآن میں نہیں... ہم کہتے ہیں کہ سارے مسائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں... لیکن موجود ہیں ان اصولوں کی روشنی میں... جو اصول ہمیں قرآن نے دیئے کتنے دیے؟ (سامعین ۔۔ چار)... اب جو مسئلہ قرآن سے ثابت ہو وہ بھی دین... جو سنت سے ثابت ہو وہ بھی دین... جو اجماع سے ثابت ہو وہ بھی دین... جو اجتہاد سے ثابت ہو وہ بھی دین... ہم کہتے ہیں عیسائیوں اور یہودیوں تم دنیا میں ایک بھی ایسا مسئلہ لے آؤ جو مسئلہ قرآن سے بھی حل نہ ہو... سنت سے بھی حل نہ ہو... اجماع امت سے بھی حل نہ ہو... اور اجتہاد سے بھی حل نہ ہو... ایسا کوئی مسئلہ نہیں لایا جا سکتا... جو ان چاروں اصولوں میں سے کسی سے بھی حل نہ ہو... اب مسئلہ تو حل ہو گا لیکن حل کس سے ہو گا؟ (سامعین۔۔ چار اصولوں سے)

اور یہ اللہ نے چار اصول کہاں دیے؟ (سامعین ۔ قرآن میں) اللہ نے

قیامت تک آنے والے سارے مسائل کے چار اصول دیے اور چاروں اصول قرآن کریم کے اندر موجود ہیں... اب ہم یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ قیامت تک آنے والے سارے مسائل کا حل قرآن کریم کے اندر موجود ہے... لیکن قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق۔ اصول چھوڑو گے پھر قرآن میں مسائل کا حل موجو د نہیں... اصول کے مطابق آؤ گے پھر قرآن کریم کے اندر مسائل موجود ہیں۔

سارے مسائل کا حل کس میں؟

اب اگلی بات سمجھیں! اگر کوئی یہودی یا کوئی عیسائی چلو وہ تو سوال بعد میں کرے گا... جو مسئلے قرآن سے نکلتے ہیں یہ مسئلے بھی لکھے جا چکے ہیں...جو مسئلے اللہ کے نبی سے ثابت وہ مسئلے بھی لکھے جا چکے ہیں... جو اجماع امت سے ثابت ہیں وہ بھی جو اجتہاد سے ثابت ہیں وہ بھی لکھے جا چکے ہیں... یہ مسئلے لکھے ہوئے کہاں پر ہیں؟ (سامعین۔ فقہ میں) اب دیکھو جو مسئلے قرآن سے ثابت ہوتے ہیں وہ سارے قرآن میں لکھے ہیں...؟ بولیں کہاں لکھے ہوئے ہیں... ؟(سامعین فقہ میں) اور جو مسئلے اللہ کے نبی سے ثابت ہوتے ہیں جو مسئلے اجماع سے ثابت ہوتے ہیں کہاں لکھے ہیں...؟ (سامعین فقہ میں) اور جو مسئلے اجتہاد سے ثابت ہوتے ہیں کہاں لکھے ہیں فقہ میں۔

فقہ کے مسئلوں کی تعداد:

علامہ عینی نے فرمایا ہمارے اصحاب نے کہا "قال اصحابنا" ہمارے آئمہ احناف فرماتے ہیں... کہ صرف فقہاء احناف نے علامہ عینیؒ کے زمانہ تک... آج سے بھی سات سو سال پہلے... جو مسائل قرآن کریم... احادیث مبارکہ... اور اجماع امت اور اجتہاد سے نکالے ہیں ان کی تعداد گیارہ لاکھ نوے ہزار ہے... کتنے مسئلے... ؟

(سامعین۔ گیارہ لاکھ نوے ہزار) اب یہ سارے مسئلے کہاں پر ہیں؟ قرآن کریم میں؟ اب یہ گیارہ لاکھ نوے ہزار مسئلے صاف طور پر حدیث میں ہیں...؟ میں یہ کہہ رہا ہوں سارے مسائل کا حل موجود ہے لیکن کہاں پر فقہ میں... اب اگر کوئی یہودی یا عیسائی آپ سے کہے ہمیں ایسی کتاب دو جس میں موجودہ زمانے کے سارے مسئلے لکھیں ہوئے ہوں تو آپ قرآن دیں گے؟ آپ حدیث دیں گے؟(سامعین۔ نہیں)

فقہ دینے کی وجہ:

کیوں اس لئے کہ انتقال خون کا مسئلہ قرآن میں لکھا ہوا نہیں اور فقہ میں لکھا ہوا ہے... اعضاء کی پیوند کاری کا مسئلہ احادیث میں نہیں فقہ میں لکھا ہوا ہے... ٹیلی فونک نکاح کا مسئلہ قرآن میں نہیں فقہ میں لکھا ہوا ہے... حالت روزہ میں انجکشن لگوانے کا مسئلہ قرآن وحدیث میں موجود نہیں فقہ میں لکھے ہوئے ہیں... اگر کوئی یہودی کوئی عیسائی میں کہتا ہوں اس بات کو عام کر دیں اگر دنیا کا کوئی کافر مسلمان ہو... اور مسلمان ہونے کے بعد آپ سے پوچھے حضرت صاحب... مولوی صاحب... یہ میرے مسلمان بھائی ہیں مجھے ایسی کتاب دو... جس کتاب میں موجودہ زمانے میں پیش آنے والے سارے مسائل کا حل موجود ہو... آپ کون سی کتاب دیں گے؟ (سامعین۔ فقہ) بتائیں قرآن دیں گے قرآن میں تو نہیں ہے احادیث دیں گے اب آپ کیا دیں گے؟

تو یہودیوں اور عیسائیوں نے جو اعتراض کیا تھا... تمہارا دین ناقص ہے۔ تمہارا قرآن ناقص ہے... ہم نے کہا ہمارا قرآن ناقص نہیں... بلکہ کامل اور مکمل ہے... اس نے کہا اگر تمہارا دین کامل ہے تو بتاؤ یہ تمہارا کامل دین کہاں لکھا ہوا ہے... ہم نے کیا

جواب دیا بولیں... ؟(سامعین... فقہ)

فقہ کی تعریف:

اب سنیں فقہ کی تعریف ذہن میں رکھ لیں... اب آخری بات میں کہتا ہوں جس کے لئے میں نے تمہید باندھی ہے... قرآن کریم... سنت رسول... اجماع امت... اجتہاد مجتہد یعنی قیاس شرعی... ان چاروں اصولوں سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے... اب بولیں کیا تعریف کریں گے...؟ (سامعین۔ قرآن کریم۔ سنت رسول۔ اجماع امت۔ اور قیاس شرعی کا نام فقہ ہے)

اب بتاؤ فقہ قرآن حدیث کے خلاف ہے... ؟فقہ تو کہتے ہی اسے ہیں جو قرآن سے نکلا ہو... فقہ تو کہتے ہی اسے ہیں جو احادیث سے نکلا ہو... فقہ کہتے ہی اسے ہیں جو اجماع امت سے نکلا ہو... پھر تم نے امت کو دھوکا دینے کے لئے کیسے کہہ دیا کہ فقہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے... فقہ قرآن کے خلاف نہیں... فقہ قرآن سے نکلے ہوئے مسائل کا نام ہے... اب میری بات سنیں میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں آپ کے سامنے دو باتیں عرض کروں گا۔

فقہ کا انکار کیوں؟

دوسری بات یہ کہ فقہ کا انکار کیوں ہے... ؟فقہ کسے کہتے ہیں جواب آگیا (سامعین ۔۔۔آگیا) فقہ کسے کہتے ہیں قرآن کریم سنت رسول اجماع امت اور قیاس شرعی سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے...اور فقہ کا انکار کیوں ہے؟اصل میں یہودیوں اور عیسائیوں نے اعتراض کیا تھا کہ مسلمانو تمہارا دین ناقص ہے... ہم نے کہا ہمارا دین کامل ہے... اور ہم نے دین کے کامل ہونے کے لئے بطور جواب فقہ کو پیش کیا

تھا۔ اور عیسائیوں نے فقہ کا انکار کر دیا... تاکہ ہمارا اعتراض مسلمانوں پر باقی رہے... میری بات آپ سمجھ گئے! ہم نے ان کے اعتراض کا جواب کیا دیا تھا... فقہ اب لوگ فقہ کا انکار کرتے ہیں... یہ انکار اس لئے نہیں کرتے کہ فقہ کا انکار کرنا قرآن وحدیث کی خدمت ہے... فقہ کا انکار کرنا یہودیوں اور عیسائیوں کی خدمت ہے... فقہ کا انکار اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ اسلام پر یہودیوں اور عیسائیوں کا اعتراض باقی رہ جائے... اس لئے تو ان کو پیدا کس نے کیا عیسائیوں نے کیا تھا۔

مثال:

آخر جب بھی آپ علاقہ میں اپنا امیدوار کھڑا کرتے ہیں آپ کا کوئی مقصد نہیں ہوتا... بتاؤ بھائی جب آپ اپنا ناظم یا کونسلر کھڑا کرتے ہیں... تو آپ کو مفادات وابستہ نہیں ہوتے... ؟ان کو کیوں کہ عیسائیوں نے کھڑا کیا تھا... نیا نام دے کر کھڑا کیا تھا... اور انگریز کے خلاف نفرت کی فضاء کو ختم کرنے کے لئے کھڑا کیا تھا...عیسائیوں کا مقصد کیا تھا کہ جو ہم نے اعتراض دین پر کئے تھے...ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے تم ہمارے اعتراضات ثابت کر دو... اعتراضات کو پکا کر دو...تو فقہ کا انکار کرنا اسلام کی خدمت نہیں...فقہ کا انکار کرنا قرآن وحدیث کی خدمت نہیں...بلکہ فقہ کا انکار کرنا یہودیوں اور عیسائیوں کی خدمت ہے... تو میری بات سمجھ آگئی...آپ کو میں نے دو باتیں عرض کی تھی میں خلاصہ پھر کہتا ہوں تاکہ آپ بات کو یاد فرمالیں

خلاصہ بیان:

میں نے آپ کو کہا تھا قرآن کریم نے اعلان کیا: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا کہ دین کامل ہے... اور یہودیوں

اور عیسائیوں کو ہم نے کہا تھا کہ تمہاری تورات اور انجیل کامل نہیں ہے... اس کے اندر قیامت تک پیش آنے والے سارے مسائل کا حل موجود نہیں ہے... یہودی عیسائی ہمیں کہتے تھے کہ تمہارے قرآن میں بھی قیامت تک پیش آنے والے سارے مسائل کا حل موجود نہیں ہے... ہم نے کہا کہ قرآن نے چار اصول دیے ہیں۔

1... اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ میں قرآن کو بیان فرمایا۔

2... قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي یہ اتباع سنت ہو گیا۔

3... وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا میں اجماع امت۔

4... وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ میں قیاس شرعی اور اجتہاد کو اللہ رب العزت نے بیان فرمایا۔

قیامت تک آنے والے سارے مسائل کا حل قرآن میں موجود ہے۔ مگر چار اصولوں کی روشنی میں ان چار اصولوں سے جو مسائل ثابت ہوں اسکا نام فقہ ہے... یہ فقہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوالوں کا جواب تھا... تو تم ہمارے نہیں ان کے تھے... بعض لوگ نسبت ہماری طرف کرتے ہیں...انہوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اعتراض کو پکا کرنے کے لئے کہہ دیا کہ ہم فقہ کا انکار کرتے ہیں... تا کہ یہودیوں کا سوال باقی رہ جائے... کہ دین مسلمانوں کا ناقص ہے... حالانکہ ناقص نہیں الحمد للہ کامل اور مکمل ہے بات سمجھ آگئی اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ ساری باتیں سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

اصولوں میں اسلوب قرآنی:

میں ایک بات ضمناً عرض کر دیتا ہوں قرآن کریم کے اصول کتنے ہیں؟ (سامعین ۔چار) اللہ نے پہلے دو اصولوں کے لئے الفاظ الگ استعمال کئے... اور دوسرے دو اصولوں کے لئے الفاظ الگ استعمال کئے... یہ عجیب بات ہے۔ قرآن کریم نے کہا "اتبعوا ماانزل" قرآن کے لئے کہا... اور اللہ کے نبی کی سنت کے لئے کہا"فاتبعونی" اور اجماع کی باری آئی تو"ویتبع غیر سبیل" سبیل کہا... یہ نہیں کہا "ویتبع غیر المومنین نہیں کہا سبیل کا لفظ ذکر کیا... اور جب اجتہاد کی باری آئی تو یہ نہیں کہا" اتبع سبیل من اناب"۔ سبیل کہتے ہیں مذہب کو... اور مذہب کا معنی کیا ہوتا ہے راستہ... ہم سارے حنفی دنیا میں کہہ رہے ہیں... کہ ہم امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب مانتے ہیں... غیر مقلد کہتا ہے کہ مذہب کا معنی قرآن سے دو... ہم نے کہا قرآن نے کہا"واتبع سبیل من اناب" "ای مذہب"من اناب الی" یعنی مجتہد کے مذہب کی پیروی کیا کرو... جب قرآن کی باری آئی تو مذہب نہیں کہا... جب نبی کی باری آئی تو مذہب (سامعین نہیں کہا) اور مجتہد کی بات آئی تو پھر مذہب کہا۔

مناظرہ سیالکوٹ:

ہمارا رات مناظرہ تھا سیالکوٹ میں... ایسے ہی خواہ مخواہ جاتے جاتے طے ہو گیا تین چار گھنٹے مناظرہ رہا... میرے سامنے غیر مقلد نے ایضاح الادلہ شیخ الہند کی عبارت پیش کی وہ عبارت واقعی غلط تھی... کاتب نے غلط لکھ دیا... حضرت نے غلط لکھا میں نہیں کہتا... قرآن کریم کی آیت پیش کی کہتا ہے قرآن کریم کہتا ہے "فان تنازعتم فی شیء

فردوہ الی اللہ والرسول" حضرت نے وہاں اولی الامر بھی لکھا ہے... کہتا ہے دیکھیں حضرت نے تحریف کی ہے... جو لفظ قرآن نہیں تھا قرآن میں داخل کر دیا... اور اللہ کی شان یہ کہ وہ جب کسی کے موت کے فیصلے فرمائے یا شکست کے فیصلے فرمائے... اسباب کیسے عطاء فرماتے ہیں... میں نے آیت پڑھی "واتبع سبیل من اناب الی" اور جب غیر مقلد نے پڑھی کہتا ہے "واتبع من اناب الی" میں نے کہا... اگر شیخ الہند سے غلطی ہوگئی تو غلطی تو تو نے بھی کی ہے... تو قرآن غلط نہیں پڑھ رہا... اگر ان سے غلط لکھا گیا تو تو نے غلط پڑھا... کہتا ہے میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں... میں نے کہا ان سے غلطی میں لکھا گیا اور تم سے غلطی میں پڑھا گیا بات برابر ہوگئی... بھائی آدمی غلطی سے لکھ بھی سکتا ہے... اگر غلطی سے بیان کر سکتا ہے تو لکھ نہیں سکتا... اب دیکھیں جو اعتراض ہم پر تھا وہ اعتراض اس پر پلٹ گیا نا۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا:

یہ اعتراض آپ نے سنا ہوگا کہتے ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے تو صحابہ نے تین دن بعد دفن کیا... اور جب ان کا خمینی مرا... تو خلافت کا مسئلہ پہلے اٹھایا... اور دفن تین دن بعد کیا... اللہ کبھی کبھی اعتراض دشمن کے گھر سے صاف کیا کرتا ہے... تو جو اعتراض اس نے شیخ الہند پر کیا... اللہ نے زبان روک کر اعتراض کا جواب فورا دلوایا... میں نے کہا بابا یہ ہمارے شیخ الہند کی کرامت ہے... اس کا جواب غیر مقلد کے پاس نہیں تھا... بس یہ کہتا رہا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی... میں نے کہا یہ تو تو کہتا ہے مجھ سے غلطی ہوگئی میں کہتا ہوں حضرت سے غلطی ہوگئی... تو بات برابر ہوگئی۔

تو میں آپ سے گزارش کر رہا تھا... کہ اللہ نے مذہب کا لفظ استعمال کیا ہے یا

نہیں... مذہب کا لفظ استعمال کیا اس سے ہم مجتہد کے مذہب کی بات کرتے ہیں... اور نبی کے مذہب کی نہیں نبی کے دین کی بات کہتے ہیں... اللہ کے نبی کی طرف نسبت آئے تو نبی کا دین کہتے ہیں... اور ابو حنیفہ کی طرف نسبت آئے تو دین نہیں کہتے بلکہ مذہب کہتے ہیں... اور مذہب کا معنی ہے راستہ۔

غیر مقلدین کے شوشے:

اس لئے جب کوئی غیر مقلد آپ سے پوچھے کہ آپ کا مذہب حنفی ہے اور ہمارا محمدی... جب بھی کوئی سوال ہو گا تو شوشہ چھوڑتے ہیں میرا دعوی ہے کہ غیر مقلد دلیل نہیں دیتا شوشے چھوڑتا ہے... وسوسے ڈالتا ہے... ڈھکوسلے مارتا ہے... غیر مقلدین کا مزاج ہے ڈھکوسلے پر ڈھکوسلے چلائیں گے... غیر مقلد ایک عام آدمی کو پکڑیں گے کہیں گے کہ آپ کا مذہب کیا ہے حنفی... اچھا... آپ کا مذہب کیا ہے محمدی... تیسرے آدمی سے کہیں گے کہ چاچا جی آپ بتاؤ ایک آدمی کہتا ہے میرا مذہب حنفی ہے... اور ایک کہتا ہے میرا مذہب محمدی تو سچا کون ہے... چاچے نے فورا کہنا ہے محمدی... کیوں کہہ رہا ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے... آدمی کیسے کہے کہ میں نبی کی بات چھوڑ کر ابو حنیفہ کی بات مانتا ہوں... یہ اس کا ایمان ہی گوارا نہیں کرتا... لیکن انہوں نے دھوکا دینے کے لئے کہنا ہے... چاچے نے فورا کہنا ہے مذہب محمدی ٹھیک ہے... میں مذہب محمدی مانتا ہوں... مذہب حنفی نہیں مانتا۔

میں کہتا ہوں سوال اٹھانے والا وہ ہے جس جاہل کو مذہب کا معنی ہی نہیں آتا۔ مذہب عربی زبان کا لفظ ہے اور مذہب کا معنی ہوتا ہے راستہ... جب ہم سے کوئی سوال کرتا ہے تمہارا مذہب کیا ہے... وہ ہم سے پوچھتا ہے کہ تمہارا راستہ کیا ہے... ہم کہتے ہیں کہ ہمارا

راستہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہے اور ہماری منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... ہم پوچھتے ہیں کہ تمہاری منزل کیا ہے... اس لئے ہم نے کہا اس کی کوئی منزل نہیں یہ بدلتا رہے گا... قرآن نے کہا "نوله ما تولى" اس کی کوئی منزل نہیں... اس کو جدھر جاتا ہے جانے دو... دنیا میں کوئی منزل نہیں... ہاں آخرت میں جہنم کی منزل متعین ہے "ونصله جهنم" اللہ نے قرآن میں اعلان کیا ہے... خیر یہ میرا عنوان نہیں... میں اس پر پھر کبھی ان شاء اللہ تفصیل سے عرض کروں گا... کہ اجتہاد نہ ماننے کے نقصانات کتنے ہوتے ہیں تو میں نے دو باتیں عرض کی نمبر ایک فقہ کسے کہتے ہیں... نمبر دو فقہ کا انکار کیوں ہے... یہ دو باتیں سمجھ آگئی ہیں نا کیوں بھائی؟ (سامعین... سمجھ آگئی) نہیں آئی تو میں پھر دوبارہ بیان شروع کر دیتا ہوں... آپ بڑے شوق سے چٹیں لکھیں میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا... آپ چٹیں لکھتے لکھتے تھک جائیں گے ان شاء اللہ میں جواب دیتے نہیں تھکوں گا... نہیں یقین آتا تو آزما کر دیکھ لو... لوگ کہتے ہیں کہ دعوی کرتا ہے میں نے کہا دعوی کو توڑ دو۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اس کے بعد سوالات وجوابات کی نشست ہوئی جس میں عوام الناس نے درج ذیل سوالات کیے اور حضرت متکلم اسلام نے ان کے علمی و تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں لکھا جاتا ہے۔

سوالوں کے جواب:

سوال:

عتیق الرحمن شاہ غیر مقلد کی حقیقت بیان فرمائیں...؟

جواب:

میں کراچی میں تھا یہ فروری کے مہینے کی بات ہے... عبد اللہ شاہ مظہر جو مجاہدین کے ذمہ دار ہیں... یہ انکا رشتہ دار ہے عتیق الرحمٰن شاہ... مجھے عبد اللہ شاہ مظہر نے فون کیا اور میں اپنے حضرت حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم کے ہاں سہ روزہ لگا رہا تھا... میرے مناظرے تھے وہ ختم ہو گئے... تو سہ روزہ لگانے چلا گیا... ایک دن مکمل ہوا تو شاہ صاحب کا رات فون آ گیا... انہوں نے فرمایا عتیق الرحمٰن شاہ پنجاب سے آ گیا ہے اور وہ کہتا ہے میں شاہ صاحب کا پوتا ہوں اور وہ چیلنج دے رہا ہے اس سے گفتگو کریں... میں نے کہا یہ جواب آپ دیں گے کیونکہ آپ کا رشتہ دار ہے... ہاں علمی بات اس سے میں کروں گا... اس کو پکڑو عتیق الرحمٰن شاہ سے بات طے ہو گئی... اور اس کے حقیقی بھائی کے گھر ہوئی... اور دن کے دو بجے کا وقت طے ہوا... عبد اللہ شاہ مظہر گاڑی کی ڈرائیونگ فرما رہے تھے... ان کی گاڑی میں بیٹھ کر شیخ الحدیث جامعہ اشرف المدارس مولانا عبد الرشید ان کے کتب خانے سے ہم نے کتب اٹھائیں... عتیق الرحمٰن کے بھائی کے گھر گئے... مگر عتیق الرحمٰن وہاں گفتگو کرنے نہیں آیا۔

پھر فون آ گیا عتیق الرحمٰن کے بھائی کو... عتیق الرحمٰن کے بھائی نے کہا بھائی تو کدھر ہے عتیق الرحمٰن کہتا ہے میں ضیاء الدین پیر زادہ کے گھر میں ہوں... یہ انہی کے متعلقین میں سے ہے... ہم نے وہاں سے گاڑی دوڑائی اور ضیاء الدین پیر زادہ کے گھر گئے... عتیق الرحمٰن وہاں سے بھی دوڑ گیا... میرے سامنے حقیقت یہ ہے اگر آپ کے سامنے حقیقت کوئی اور ہے تو آپ بتا دیں... ہمیں تو اتنا پتہ ہے کہ پہلے حنفی تھا اس کو ایک لڑکی ملی تو یہ غیر مقلد بن گیا... تو لڑکی کی وجہ سے مذہب بدلنا یہ مسلمانوں کی شان

نہیں ہے... آپ جا کر اس کا پتہ کرائیں اس کے گھر میں پہلے بیوی موجود تھی... دوسری اس کو غیر مقلدوں نے دی ہے... اس طرح ایک غیر مقلد صادق کوہاٹی تھا... پہلے مماتی تھا پھر غیر مقلد ہوا... آپ میری بات کو محسوس نہ فرمائیں... فرما بھی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اتنے لوگ پہلے محسوس کرتے ہیں... ایک اور کر لے گا تو کیا فرق پڑے گا۔

لیکن ایک بات میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں اور میں نے اشاعت التوحید والوں سے بھی یہ کی کہ اشاعت التوحید والوں نے غیر مقلدوں کے لئے دروازے کھولے ہیں... آپ گنتے جائیں احمد سعید کا بیٹا پہلے مماتی پھر غیر مقلد ہوا... صادق کوہاٹی پہلے مماتی پھر غیر مقلد ہوا... قاضی عبد الرشید پہلے مماتی پھر غیر مقلد ہوا... یہ دروازے کھولے ہیں... کیوں کہ غیر مقلدیت نام ہے اکابر پہ عدم اعتمادی کا... یہاں عدم اعتماد سکھایا جاتا ہے... اور یہ پہلی سیڑھی ہے اور وہ آخری سیڑھی ہے... اور اس سے اگلی سیڑھی مرزائیت ہے... کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے غیر مقلد تھا... پھر مرزائی ہوا... خیر عتیق الرحمٰن کی حقیقت جو میرے سامنے ہے میں نے بتا دی... جو آپ کے سامنے ہے آپ بتا دیں۔

سوال:

قرآن سے مسائل کا حل ہر آدمی کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:

یہ وہی کر سکتا ہے جو قرآن کریم کو جانتا ہو... اور علوم عالیہ کو جانتا ہو۔ جو قرآن سمجھنے کے لئے بہت مفید ہیں... ہر آدمی کے بس میں نہیں مسائل کا حل کرنا... ہر آدمی سب مسائل پر عمل کرے تو بڑی غنیمت کی بات ہے... ہر آدمی عمل کرنے

کے لئے تیار نہیں تو مسئلے حل کہاں سے کرے گا۔

سوال:

مجتہد کون ہوتا ہے اور اجتہاد کی اجازت کس کو ہے؟

جواب:

مجتہد تو وہی ہوتا ہے جو اجتہاد کرے... مجتہد کسے کہتے ہیں دو باتیں یاد کرلیں ایک ہوتا ہے مجتہد... ایک ہوتا ہے مقلد... اور ایک ہوتا ہے غیر مقلد... قرآن وحدیث قانون شریعت ہے... جو آدمی قانون شریعت کا ماہر ہو اسے مجتہد کہتے ہیں... جو ماہر کی بات پر اعتماد کرکے اسے مان لے اسے مقلد کہتے ہیں...جو قانون شریعت کا ماہر بھی نہ ہو۔ اور ماہر کی بات بھی نہ مانے اسے غیر مقلد کہتے ہیں... تو مجتہد کسے کہتے ہیں جو قانون شریعت کا ماہر ہو...میں وہ تعریف کر رہا ہوں جسے عام آدمی بھی سمجھے... علماء کے لئے نہیں عوام کے لئے ورنہ تقلید کی تعریف تو بہت لمبی ہے... جو قانون شریعت کا ماہر ہو اسے مجتہد کہتے ہیں... اور جو ماہر کی بات مانے اسے مقلد کہتے ہیں... جو قانون شریعت کے ماہر کی بات نہ مانے اسے غیر مقلد کہتے ہیں... اور ان کا وجود پہلے نہیں تھا یہ برصغیر میں انگریز کے آنے کے بعد شروع ہوا... ترجمان وھابیہ ص10 پہ نواب صدیق حسن خود فرماتے ہیں کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے لوگ مذہب حنفی پر قائم ہیں... جب سے اسلام آیا تو اسلام لانے والے کون تھے...؟ یہ میں نہیں کہتا خود غیر مقلد کہتا ہے۔

سوال :

کہتے ہیں طلاق ثلاثہ دینے کے بعد غیر مقلد ہو جانا کیسا ہے ایسے آدمی کے بارے میں کیا فیصلہ ہے...؟

جواب :

دیکھیں بھائی طلاق ثلاثہ اگر کوئی اپنی بیوی کو دے دے تو نئی عورت سے شادی کرے... غیر مقلد ہونے کی کیا ضرورت ہے... بھائی اگر آپ نے بیوی کو طلاق دے دی ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے... ہر ایک کے گھر کو محفوظ رکھے... اللہ ہر ایک کے گھر کو آباد فرمائے... اگر بیوی کو کسی وجہ سے طلاق دینی پڑ جائے تو کسی اور سے شادی کرے۔ اللہ رب العزت نے یہ تھوڑا حکم دیا ہے کہ تم نے جس سے نکاح کیا دوبارہ اسی کے ساتھ کرو۔ چھوڑ دو... اس کو جتنے دن آپ کا ملاپ مقدر میں تھا ہو گیا... اب جدائی مقدر میں تھی اللہ کی تقدیر پر راضی ہو جاؤ... کسی اور سے نکاح کر لو... اس لئے طلاق ثلاثہ دینے کے بعد غیر مقلد ہونا یہ پرلے درجے کی حماقت ہے... اور بیوقوفی ہے... اللہ سب کو محفوظ رکھے اس کی کوئی گنجائش نہیں...طلاق کا مسئلہ تو اتنا ہی ہے بس دیکھیں بھائی کوئی سوال کرنا ہے تو کر لو... بعد میں یہ نہ کہنا کہ ٹائم تھوڑا تھا... ٹائم آپ کے پاس تھوڑا ہے میرے پاس نہیں اپنا اعتراض میرے کھاتے میں نہ ڈالنا...

سوال:

کہتے ہیں مجتہد پر اجتہاد واجب ہے مقلد پر تقلید واجب ہے اور غیر مقلد پر تعزیر واجب ہے مولانا اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالی...؟

جواب:

بالکل ٹھیک ہے کہ مجتہد پر اجتہاد واجب... مقلد پر تقلید واجب... اور غیر مقلد پر تعزیر واجب یہ فتوی ہمارا نہیں ہے علماء حرمین کا ہے اور یہ فتوی چھپ کر مارکیٹ میں آچکا ہے کہ جو آدمی غیر مقلد ہے ائمہ کی تقلید نہیں کرتا اس پر تعزیر واجب ہے اس کو کوڑے مارنے چاہیے یہ فتوی ہمارا نہیں علماء حرمین کا فتوی ہے حضرت مولانا منیر احمد صاحب کی کتاب ہے شرعی فیصلے اس کے اندر یہ فتوی درج ہے ۔

سوال:

کہتے ہیں پیوند کاری انتقال خون کا مسئلہ فقہ کی کس کتاب میں ہے؟

جواب:

حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے کتاب لکھی اس کے اندر بھی موجود ہے... ہماری کتب احناف کے اندر بھی موجود ہے... ہماری جو اس دور کی فتوی کی کتب آئی ہیں آپ کوئی ایک کتاب اٹھالیں انتقال خون کا مسئلہ آپ کو مل جائے گا۔ایک کتاب نہیں بہت سی کتب میں لکھا ہوا ہے۔

سوال:

کیا امام ابو حنیفہ کی شوری میں چالیس علماء تھے... ؟

جواب:

مناقب موفق لابی حنیفہ آپ اس کو پڑھ لیں آپ کو مل جائے گا۔

عنوان.............فقہ کی عظمت واہمیت

مقام........................لاہور

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔ امابعد:فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا

سورۃ مائدہ پ 6 آیت نمبر 3

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایاتین علیٰ امتی ما اتی علیٰ بنی اسرائیل حذوالنعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لایاتین فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علیٰ ثلاث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدہ قالوا من ھی یارسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی۔

ترمذی ج 2 ص 93

یارب صــل وســلم دائمـا ابــدا
علیٰ حبیبــک خــیر الخلــق کلھــم
ھــو الحبیــب الــذی ترجی شــفاعتہ
لــکل ھــول من الاھــوال مقــتحم

درود شریف:

"اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ

ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید“

تمہید:

میرے نہایت قابل صد احترام معزز علماء کرام... اور میرے طالب علم ساتھیو اور بھائیو... میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم چھٹا پارہ سورہ مائدہ کی آیت نمبر تین کا ایک حصہ تلاوت کیا ہے... ذخیرہ احادیث میں سے جامع ترمذی ابواب الایمان کی آخری احادیث میں سے ایک حدیث تلاوت کی ہے... اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ میں ایک اہم مضمون کو ارشاد فرمایا ہے... اور جو حدیث مبارکہ میں نے آپ حضرات کے سامنے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی تلاوت کی ہے... اس حدیث مبارکہ میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک آنے والے مختلف فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ کا تذکرہ کیا ہے... آپ حضرات کے سامنے ان شاء اللہ العزیز بقیہ پانچ ایام میں بھی تقابل ادیان کے موضوع پر تفصیلی گفتگو ہو گی۔

آج کی یہ ہماری گفتگو پورے تقابل ادیان کے لیے بنیادی اور اساسی حیثیت رکھتی ہے... میں آپ حضرات کے سامنے چند ایک اصولوں پہ مبنی ایسی گفتگو عرض کر دوں گا اگر آپ حضرات اس پر توجہ فرمائیں گے... تو باقی آنے والے سارے موضوعات کے لئے مفید ثابت ہو گی... اور اگر ان چیزوں کو آپ نے سمجھ لیا اور سمجھنے سے بڑھ کر آئندہ اس کو بیان کرنے کا سلیقہ اللہ آپ کو عطاء فرمادے... تو آپ محسوس فرمائیں گے کہ اسلام کے نام پر دنیا میں پلنے والے فتنے... اسلام کے نام پر دنیا میں چلنے والے فرقے... کم از کم ان شاء اللہ آپ کو خود محسوس ہو گا کہ ان میں سے حق کون

ہے... اور باطل کون ہے... حق اور باطل کی پہچان کرنا بنیادی چیز ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت سے جہاں اور دعائیں ارشاد فرماتے ہیں... ان میں سے ایک دعا اللہ رب العزت سے یہ عرض کرتے کہ یااللہ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه یا اللہ مجھے حق کا حق ہونا دیکھا دے اور پھر اس حق کو میرا رزق بنا دے... اور اے اللہ باطل کا باطل ہونا مجھے بتا دے "وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه" اور اس اجتناب باطل کو میرا رزق بنادے... آپ اس حدیث مبارک پہ غور فرمائیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے عجیب الفاظ ارشاد فرمائے ہیں۔

حضرت میرے شیخ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم اس کی وہبی تشریح فرماتے ہیں... حضرت فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یااللہ مجھے حق کا حق ہونا دکھا... اور پھر مجھے حق کی اتباع کی توفیق عطا فرما... یہ دعا نہیں مانگی... اے اللہ مجھے باطل کا باطل ہونا دکھا اور باطل سے بچنے کی توفیق عطا فرما... بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا یہ فرمائی... الفاظ نبوت پہ آپ غور فرمائیں الفاظ نبوت کیا ہیں۔اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه اتباع حق کو میرا رزق بنادے وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه اور اجتناب باطل کو میرا رزق بنا دے۔ ساتھ آپ دوسری حدیث ملالیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان النفس لن تموت حتی تستکمل رزقھا

شرح السنة بحواله زاد الطالبين ص 40

کہ جب تک کوئی ذات کوئی نفس کوئی انسان اور شخص... اپنے رزق کو مکمل نہیں کرتا اس کی موت نہیں آتی... اگر اتباع حق اللہ نے آپ کا رزق بنا دیا ہے تو جب تک اتباع حق نصیب نہیں ہو گا تو موت نہیں آئے گی... اجتناب باطل کو اللہ نے رزق بنا دیا تو جب تک اجتناب باطل نہیں ہو گا موت نہیں آئے گی... آپ اندازہ فرمائیں کیسے الفاظ نبوت ہیں... ہمارے ہاں عموما ایسے ہوتا ہے ہم الفاظ نبوت پڑھتے ہیں لیکن الفاظ نبوت کے حقائق ہمارے سامنے نہیں ہوتے جس کی وجہ سے بہت سارے مسائل ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اللہ رب العزت کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نور اللہ مرقدہ پر کہ وہ الفاظ پیغمبر کو لیتے پھر ان کی تہ میں ڈوب کر ان سے معانی اور مطالب کو نکال لیتے... اور یہ کام فقہاء کرام کا ہے۔

فہم معانی احادیث اور فقہاء کرام:

خود امام ترمذی رحمہ اللہ نے ترمذی کتاب الجنائز میں اس بات کو تسلیم فرمایا ہے فقہاء کے بارے میں فرماتے ہیں: هم اعلم بمعانی الحدیث۔

ترمذی ج 1 ص 193

کہ حدیث کا معنی محدث نہیں جانتا جس قدر حدیث کا معنی فقیہ جانتا ہے اور خود محدثین کو اس بات کا اعتراف ہے۔

فقہاء طبیب اور محدثین پنساری:

یامعشر الفقهاء أنتم الأطباء ونحن الصیادلة فقہاء اور محدثین کی مثال ایسے ہی ہے... کہ جیسے ایک پنساری... اور ایک ماہر طبیب کی ہوتی ہے۔

حدائق الحنفیہ ص 98

کہ پنساری کے پاس اس کے مطب میں ادویات تو بہت ہوتی ہیں لیکن وہ طبیب نہیں ہوتا... اور ہر دوائی کا استعمال کرنا نہیں جانتا... اور اگر آپ کسی طبیب کے ہاں تشریف لے جائیں تو طبیب کے کمرے میں ادویات زیادہ نہیں ہوتی... اگر آپ سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں تو اس کے کمرے میں آپ کو ادویات زیادہ نظر نہیں آئیں گی... لیکن مرض کی تشخیص یہ ماہر طبیب اور ڈاکٹر کرے گا... نسخہ آپ کو لکھ کر دے گا اور وہ آپ کو کسی پنساری یا میڈیکل سٹور سے مل جائے گا... اب کوئی آدمی میڈیکل سٹور پہ ہزاروں ادویات کو رکھا ہوا دیکھ کر یہ فیصلہ کرے کہ یہ ماہر ڈاکٹر ہوگا... تو یہ اس آدمی کی غلط فہمی ہے۔

غیر مقلدین کا ایک عمومی شوشہ:

یہ میں کیوں کہتا ہوں ہمارے ہاں عموماً غیر مقلدین ایک شوشہ چھوڑتے ہیں کہ اگر ہم رفع یدین کرتے ہیں... نماز میں تو صحیح بخاری میں رفع یدین کی پانچ احادیث ہیں... صحیح مسلم میں رفع یدین کی چھ احادیث ہیں... تو دیکھو پانچ بخاری میں اور چھ مسلم میں گیارہ ہو گئی... اب یوں روایات کو گنواتے چلے جائیں گے اور کہتے ہیں ہمارے پاس اڑھائی سو احادیث رفع یدین کی ہیں۔

ایک اصول:

میرے بھائی اگر اڑھائی سو احادیث رفع یدین کی ہوں... تو ترک کے لئے تو ایک ہی کافی ہے... اگر ایک عمل اللہ کے پیغمبر نے 23 سال کیا ہو اور مرض الوفات سے ایک دن پہلے ہی کوئی عمل منسوخ ہو جائے... اور اتنی بات کہ حضور 23 سال فرماتے رہیں اور آخر میں نہیں کیا تو کتنے وہ لوگ تھے جو اس عمل کو دیکھ رہے تھے اور

آخر میں حضور نے چھوڑ دیا... تو کرنے پہ آپ کے پاس ہزار اقوال مل جائیں گے... اور ترک پر ایک مل جائے گا لیکن ترک کا ایک قول اتنا قوی ہو گا... کہ وہ کرنے کے ہزاروں اقوال ایک طرف چھوڑ دے گا... یہ اصولی بات ہے... ورنہ ایسی بات نہیں کہ ترک رفع یدین پر ہمارے پاس احادیث نہیں ہیں... وہ ان موضوعات پر جب گفتگو ہو گی تو آپ کے سامنے آجائیں گی۔

ترک رفع یدین اور مجموعہ احادیث:

بحمد اللہ تعالیٰ ترک رفع یدین پر ابھی تک ہم نے بارہ سو احادیث و آثار جمع کر لیے ہیں... بارہ سو احادیث ترک رفع یدین پر ان شاء اللہ یہ چھپ کر بھی اللہ رب العزت نے توفیق عطا فرمائی تو آپ کے سامنے آجائیں گی... میں عرض کر رہا ہوں کہ اصولی بات سمجھیں !حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لے کر آئے... میں تین چار باتیں آج کی نشست میں عرض کروں گا... تو تین چار باتیں آپ ذہن میں رکھ لیں اس کے بعد وقت بچے گا تو اگلی بات کر لیں گے... نہیں وقت بچے گا تو پھر کبھی سہی... اور اگر آپ مناسب سمجھیں گے تو میں ان شاء اللہ اپنی گفتگو تھوڑی سے کم کرنے کے بعد آخر میں آپ حضرات کو موقع دوں گا کہ آپ کوئی سوالات فرمانا چاہیں تو چٹیں لکھ کر آپ سوال کر لیں... کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنا موضوع بیان کر دوں اور میرے موضوع کے متعلق آپ حضرات کے پاس سوالات ہوں... اعتراضات ہوں... شبہات ہوں اور چلے جانے کے بعد آپ کے ذہن میں خیال آئے اگر ہم یہ مسئلہ پوچھ لیتے یہ سوال کر لیتے ہماری الجھن دور ہو جاتی لیکن سوال نہ کرنے کی وجہ سے ہماری الجھن دور نہیں ہوئی... اس لئے اگر آپ حضرات فرمائیں کہ پورا وقت بارہ بجے تک میں

بیان کرتا رہوں میں اس کے لئے بھی تیار ہوں اگر آپ فرمائیں میں بیان پہلے ختم کر دوں اور بعد میں سوالات کے لئے وقت دے دیں میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

آپ حضرات فرمائیں کون سی ترتیب مناسب رہے گی... دیکھیں یہ جلسہ نہیں ہے آپ حضرات ذہن میں رکھ لیں ہماری آج کی نشست جلسہ نہیں ہے یہ خطیبانہ بیان نہیں ہے... اس لئے کہ جلسہ کا مزاج اور ہوتا ہے اور کلاس اور سبق کا مزاج اور ہوتا ہے... آج کی اس نشست کو اور آئندہ پانچ ایام کی نشستوں کو آپ کلاس اور سبق سمجھیں... اور سبق میں کوئی بات تدریس کی مسند پہ بیٹھنے والا کہتا ہے... اور کوئی بات تعلیم کی مسند پہ بیٹھنے والا کہتا ہے... تو مل کر دو طرفہ بات چلتی ہے... تو سبق پکا ہوتا ہے... اور اگر ایک بات ایک آدمی کہتا چلا جائے اور سامنے والے کی کسی الجھن اور سوال کو صاف نہ کیا جائے تو عام طور پر مشاہدہ یہ ہے کہ سبق سمجھ نہیں آتا... اور بات مکمل نہیں ہوتی... اس لئے میں آپ حضرات کے مشورہ کے مطابق اپنا بیان بارہ بجے سے پہلے ختم کر دوں گا... اور پھر آپ کو وقت دوں گا کہ آپ کھل کر سوالات کریں اس کا طریقہ یہ ہو گا... کہ آپ حضرات پرچی یا چٹ لکھ دیں... اور اگر جواب مجھے آتا ہوا تو دوں گا... اور نہیں آتا ہو گا تو معذرت کر لوں گا... اور پھر کبھی ان شاء اللہ دے دیں گے... جو جواب آئے گا وہ آپ کے سامنے ہو گا... جو نہیں آتا ہو گا جواب تو پھر صحیح... یہ الگ بات ہے کہ ان شاء اللہ مجھے امید نہیں کہ اس کی نوبت آئے... کہ چٹ لکھیں اور جواب نہ بنے ان شاء اللہ ایسا ہو گا نہیں... لیکن میں پھر بھی کہتا ہوں کہ ایسا جواب جو مجھے نہ آتا ہو گا تو اللہ توفیق عطا فرمائے اس کو موخر کریں گے... اور بعد میں اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

چند اصولی باتیں :

آپ حضرات چار پانچ باتیں اصولی سمجھیں۔

1...پہلی بات

کہ ہم اپنے آپ کو اہل السنت والجماعت کہتے ہیں... میں اس کی تشریح بڑی آسان اور مختصر کروں گا... اور عام تشریحات سے ذرا ہٹ کر کروں گا اس لئے آپ اس کو سنجیدگی کے ساتھ نوٹ فرمالیں... کہ ہم اپنے آپ کو اہل السنت والجماعت کہتے ہیں... کہ اہل السنت والجماعت کا مطلب کیا ہے؟

2...دوسری بات

ہمارے ہاں آج کا موضوع یہ ہو گا کہ جب اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں اعلان فرمادیا کہ دین کامل اور مکمل ہے... تو دین کے کامل ہونے کا مطلب کیا ہے؟

3... تیسری بات

ہم مسلمان ہیں ہم کلمہ گو ہیں... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لے کر آئے... ہمیں اس شریعت پر عمل کرنے کا حکم دیا گیاتو شریعت پر عمل کرنے کے طریقے کتنے ہیں۔

4...چوتھی بات

ہمارے ہاں دین میں چار زمانے گزرے ہیں اور ان چار زمانوں میں شریعت پر عمل کیسے ہوتا تھا۔

چار بہترین ادوار:

1...ایک ہے زمانہ نبوت کا۔

2... اور ایک ہے زمانہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا۔

3... ایک ہے زمانہ تابعین اور اتباع تابعین کا۔

4...اور ایک ہے اتباع تابعین سے لے کر قیامت تک کا زمانہ۔

یہ چار زمانے آپ تقسیم فرمالیں...اور یہ تقسیم میری اپنی نہیں ہے... یہ تقسیم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تقسیم فرمائی ہے: خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

شرح صحیح للبخاری لابن بطال جز 6 ص 155

تین زمانے اور اس کے بعد چوتھا زمانہ شروع ہو جائے گا... تو چاروں زمانوں میں شریعت پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہے... کتنی باتیں ہوگئی (سامعین چار) چار باتیں

1 ...ہم اہل السنت والجماعت ہیں تو اہل السنت والجماعت کا مطلب کیا؟

2...دین کے کامل ہونے کا مطلب کیا ہے؟

3...شریعت پر عمل کرنے کے طریقے کتنے ہیں؟

4... شریعت پر عمل کرنے کے اعتبار سے چار زمانے ہیں اور ہر زمانے میں شریعت پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہے۔

اس لیے کہ بعض لکھنے والے ہوتے ہیں اور بعض اپنے حافظے پر اعتماد کر کے یاد کرنے والے ہوتے ہیں...ہر ایک کی بات الگ الگ ہے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ الگ تھا... اور امام بخاری کے

ساتھیوں کا معاملہ الگ تھا... بعض لکھنے والے اور بعض زبانی یاد کرنے والے... تو میں کوشش کروں گا اگر آپ حضرات میں سے کوئی میری گفتگو لکھنا چاہے تو آسانی کے ساتھ لکھ سکے... ہر آدمی اپنے گھر میں کمپیوٹر کی سہولت نہیں رکھتا کہ سی ڈی سن لے... ہر آدمی کے پاس ٹیپ ریکارڈ بھی نہیں ہوتا کہ ٹیپ ریکارڈ پہ بات کو سن لے... اور ہر آدمی کے پاس اتنی صلاحیت بھی نہیں ہوتی... اتنی وسعت بھی نہیں ہوتی اس لئے میں کوشش کروں گا کہ اتنے آسان الفاظ آپ کے سامنے لاؤں... اور اتنی آہستہ گفتگو کروں کہ آپ حضرات اس گفتگو کو با آسانی نوٹ فرما سکیں...اور یاد فرما سکیں...

اہل السنت کا معنی کیا ہے:

اہل السنت والجماعت کا معنی کیا ہے کیوں اس لئے کہ دنیا میں جتنے فرقے خود کو مسلمان کہتے ہیں...وہ مسلمان ہیں یا مسلمان نہیں...یہ معاملہ ان کا اور ان کے اللہ کا ہے... ہم دلائل کے ساتھ بات کرنے کے تو مکلف ہیں...باقی معاملہ اللہ اور بندے کے مابین ہے... ہم دلائل کے ساتھ تو یہ بات کریں گے ہم کر سکتے ہیں... ہمارا فریق مخالف اور مد مقابل بھی دلائل کے ساتھ اپنی بات کو ثابت کرے... اس کو حق حاصل ہے دلائل کی دنیا میں ایسی لڑائی کی بات نہیں... کہ آپ کسی کی دلیل کو سننے کے لئے تیار نہ ہوں دلیل سنیں اور دلیل کا جواب دیں...تو دنیا میں جتنے طبقات خود کو مسلمان کہتے ہیں ہر مسلمان کہلانے والے طبقے نے اپنا نام تجویز کیا ہے... ہم اپنا نام تجویز کرتے ہیں اہل السنت والجماعت یعنی بحیثیت مسلمان خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مختلف طبقات اور فرقے ہیں... اور ہر فرقے نے اپنا علامتی اور

شناختی نام رکھاہے ہم نے اپنا علامتی اور شناختی نام طے کیاہے اہل السنت الجماعت۔

اہل السنت والجماعت نام کا ثبوت:

ایک ہے اہل السنت والجماعت کا ثبوت کیاہے یہ احادیث آپ کے سامنے آتی ہیں... ممکن ہے آئندہ بھی آتی رہیں میں اس کے اثبات پر دلائل نہیں دے رہا... اس پر گفتگو کر رہاہوں کہ اہل السنت والجماعت کا معنی کیاہے... دلائل اس بات کے یہ الگ موضوع ہے... اہل السنت والجماعت کا معنی ہونا یہ الگ موضوع ہے... اب یہ تو سن لیاہے کہ در منثور کی روایت میں موجود ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ

تفسیر در منثور ج 1 ص 112

یہ آپ نے سنا کہ قیامت کو بعض چہرے سیاہ ہونگے اور بعض چہرے سفید ہونگے... صحابہ رضی اللہ عنھم نے پوچھا اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سفید چہرے کن کے ہونگے فرمایا" ھم اھل السنة والجماعة "سیاہ چہرے کن کے ہوں گے "ھم اھل بدعة والضلالة؛ اہل السنت والجماعت کے چہرے سفید ہوں گے... اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے... آپ نے سنااس قسم کی اور بھی روایات ہیں... تو میں عرض کر رہاہوں اہل السنت کا معنی کیاہے۔

سنت کا معنی:

پہلی بات اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سنت کسے کہتے ہیں اور جماعت کسے کہتے ہیں... سنت کا معنی ہوتاہے الطریقة المسلوکة المرضیة فی الدین

التعریفات للجرجانی ص 88

دین میں ایسا طریقہ جو پسندیدہ ہو اور تسلسل کے ساتھ چلا جا رہا ہو... تو سنت کا معنی کیا کریں گے... دین کا ایسا پسندیدہ طریقہ کہ جو تسلسل کے ساتھ چلا آ رہا ہو... اس کا نام ہے سنت۔ کیا ہے؟(سامعین۔ سنت)

سنت کی قسمیں:

پھر سنت کی تین قسمیں ہیں:

1... سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

2... سنت خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

3... سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کتنی قسمیں ہوئیں؟(سامعین.. تین) جس طرح سنت رسول پر عمل کرنا ضروری ہے... اسی طرح سنت خلفاء راشدین پر عمل کرنا ضروری ہے... اور اسی طرح سنت صحابہ پر عمل کرنا بھی ضروری ہے... جس طرح سنت رسول کو چھوڑنے والا یہ تارک سنت ہے۔ اسی طرح سنت خلفاء راشدین کو بھی چھوڑنے والا تارک سنت ہے... اسی طرح سنت صحابہ کو چھوڑنے ولا بھی تارک سنت ہے... جس طرح سنت رسول کے مد مقابل عمل پیش کرنے والا بدعتی ہے... اسی طرح سنت خلفاء راشدین کے مد مقابل عمل پیش کرنے والا بدعتی ہے... اور اسی طرح سنت صحابہ کے مد مقابل دین پیش کرنے والا بدعتی ہے۔ بات ذہن میں آگئی تو سنت کا کیا معنی کریں گے "الطریقة المسلوکة المرضیة فی الدین" دین کا ایسا پسندیدہ طریقہ جو تسلسل کے ساتھ چلے اس کو سنت کہتے ہیں... اگر تسلسل کے ساتھ نہ چلے تو اس کو سنت نہیں کہتے... ایک بات اور بھی ذھن میں رکھ لیں میں مزید آسانی کے لئے کہتا ہوں۔

علم کی اقسام:

علم کی تین قسمیں ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم کی تین قسمیں ہیں:

1... فریضہ محکمہ 2... سنت قائمہ 3... آیت محکمہ

یہ ذہن میں رکھ لیں کہ ٹوٹل تین قسمیں ہیں... علم شریعیہ کی ایسا علم کہ جس پر عمل کرنا ضروری ہے... یا آیت محکمہ ہو۔... یا فریضہ محکمہ ہو... یا سنت قائمہ۔

مشکوۃ ج 1 ص 36

آیت محکمہ:

آیت محکمہ ہم کیوں کہتے ہیں قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں بعض آیات محکمات ہیں اور بعض آیات متشابہات ہیں اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں خود ارشاد فرمایا محکمات کی پیروی کرنے والے اہل ایمان ہیں اور متشابہات کے پیچھے پڑنے والے اہل ضلالت اور گمراہ ہیں اس لئے ایک آیت محکمہ ہے اور ایک آیت متشابہ اور شریعت کے مسائل آیت محکمات بیان کرتی ہیں آیات متشابہات بیان نہیں کرتیں۔

دے رہے ہیں جو تمہیں اپنی رفاقت کا فریب!

اہل بدعت کا طریقہ یہ ہے کہ دنیا میں انسانیت کو گمراہ کرنے کے لئے محکم آیات کو پیش نہیں کریں گے... متشابھات آیات کو پیش کرنے کے بعد امت میں شوشے ڈالیں گے... جس سے بچنے کے لئے اللہ نے سورۃ الناس میں تذکرہ کیا: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) إِلَٰهِ النَّاسِ (3) مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

اللہ نے ایسے لوگوں سے بچنے کا حکم دیا... کہ پناہ مانگو ایسے لوگوں سے... دور رہو جو محکم کو چھوڑ کر... متشابہات کو لے کر وسوسے پیدا کریں... تو متشابہات سے بچیئے اب توجہ رکھنا۔

سنت قائمہ:

کہ سنت قائمہ کا تذکرہ کیوں کیا؟ ایک ہوتی ہے سنت اور ایک ہوتی ہے سنت قائمہ ہم سنت کی بات نہیں کرتے بلکہ سنت قائمہ کی بات کرتے ہیں مثلا آپ دیکھیں صحیح بخاری کو اس میں احادیث ہیں احادیث کیا ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قرأۃ کہاں سے شروع فرماتے تھے... اب اتنی بات بتا دینا کافی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأۃ کو الحمد للہ سے شروع کیا... لیکن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ نہیں فرماتے بلکہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) یستفتحون القرأۃ بالحمد للہ رب العالمین

صحیح بخاری ج 1 ص103

سوال:

میرا سوال یہ ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہنا چاہیے تھا... کہ اللہ کے نبی سورۃ فاتحہ سے قراۃ کو شروع فرماتے تھے... اللہ کے نبی کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیوں کیا؟

جواب:

اللہ کے نبی کے ساتھ حضرت ابو بکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ اس لئے کیا یہ بتانے کے لئے کہ الحمد کو قراۃ کہنا یہ پیغمبر کی سنت نہیں بلکہ سنت قائمہ ہے...

اگر یہ سنت قائمہ نہ ہوتی حضرت ابو بکر اس کو لے کر آگے نہ چلتے... خلفاء راشدین کا پیغمبر کے عمل کو آگے چلانا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سنت قائمہ ہے... اگر پیغمبر کا عمل ہو اور خلفاء راشدین آگے نہ چلائیں... اگر عمل پیغمبر کا ہو اور صحابہ آگے نہ چلائیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سنت وہ سنت نہیں کہ جس پر عمل کرنا امت کے لئے ضروری ہے... میری بات سمجھ گئے میں یہ بات کیوں کہ رہا ہوں کہ اس سے بہت سارے دھوکے آپ کے سامنے آئیں گے... یہ حدیث بخاری میں ہے... یہ حدیث مسلم میں ہے... یہ حدیث ترمذی میں ہے... اس سے ہمیں کوئی بحث نہیں یہ احادیث ہیں میں احادیث کا اقرار کرتا ہوں۔

سوال:

سوال یہ ہے اب دیکھیں امام بخاری سے پوچھیں وماخلق الذکر والانثی" قرآن کریم میں ہے لیکن امام بخاری صحیح بخاری میں اس موقع پر کیا نقل کرتے ہیں "وماخلق الذکر والانثی" نہیں بلکہ "والذکر والانثی"

بخاری ج 2 ص 737

لیکن آپ قرآن میں "وماخلق الذکر والانثی" پڑتے ہیں؟ یا" والذکر والانثی" پڑتے ہیں... اب دیکھیں بخاری کی روایت ہے پر دنیا کا کوئی بھی قاری عمل نہیں کر رہا... اب دنیا کا کوئی بھی مسلمان اس پر عمل نہیں کر رہا... حدیث بخاری کی ہے حدیث بھی صحیح ہے... اللہ کے پیغمبر سے ثابت ہے عمل کیوں نہیں ہو گا؟

جواب:

اس لئے کہ" والذکر ولانثی" پڑھنا یہ سنت قائمہ نہیں ہے" وماخلق

الذکر والانثی ''پڑھنا یہ سنت قائمہ ہے... تو میری بات سمجھ گئے! تو میں اس لئے کہتا ہوں کہ بنیادی باتیں ذہن میں رکھ لیں... تو ایک ہے سنت اور ایک ہے سنت خلفاء راشدین... اور سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اب بات ذہن میں آگئی۔

جماعت سے مراد؟

جماعت کے دو معنی ہیں :

ا...جماعت سے مراد جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

2...جماعت سے مراد ماہرین سنت۔

جماعت سے مراد ان لوگوں کی جماعت ہے جو سنت کے ماہر ہیں... ایسے کہتے ہیں جماعت تو جماعت کا ایک معنی جماعت صحابہ... اور دوسرا معنی ماہرین سنت... اب آیئے اہل السنت والجماعت کا معنی کیجئے... ہم اہل السنت والجماعت ہیں مطلب یہ ہے کہ ہم سنت پر عمل کرتے ہیں... اور جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھ کر عمل کرتے ہیں... صحابی سنت کہہ دے ہم مان لیتے ہیں... صحابی سنت نہ کہے ہم نہیں مانتے... میری بات سمجھ گئے! کیوں اس لئے کہ اللہ کے پیغمبر نے اپنا دین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیا... جس قدر دین کو صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتا ہے... اس قدر دین کو بعد کا آدمی نہیں سمجھتا... صحابی نے پیغمبر کے عمل کو دیکھا اور پیغمبر سے دین کو سمجھا... صحابی نے پیغمبر کے اقوال کو براہ راست لیا... اور پیغمبر کے افعال کو براہ راست دیکھا... اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہم اہل السنت والجماعت ہیں کہ ہم سنت پر عمل کی دعوت دیتے ہیں... لیکن جماعت صحابہ سے پوچھ کر۔

اہل سنت اور اہل بدعت میں فرق:

جو آدمی سنت پر دعوت دے عمل کرنے کی اور جماعت صحابہ سے پوچھ کر وہ اہل السنت والجماعت ہے... اور جو سنت پر عمل کرنے کی دعوت دے اور جماعت صحابہ کے بغیر لے جائے وہ اہل سنت نہیں... یہ اہل بدعت ہے... اور اہل ضلالت ہے... جب ہم نے یہ کہا ہم سنت پر عمل کی دعوت دیتے ہیں... ہم سنت پر عمل کرتے ہیں... مگر جماعت صحابہ سے پوچھ کر کیونکہ۔

احادیث متعارض ہوں تو اصول:

پہلا اصول:

حضرت امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ایک اصول بیان کیا ہے "باب لحم الصید عن المحرم "اس کے تحت نمبر 2 "باب من لا یقطع الصلاۃ شی" اس کے تحت امام ابو دوٗد اصول بیان فرماتے ہیں:"اذاتنازع الخبران عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم"اگر ایک مسئلہ پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث دو آجائیں" نزل الی ماعمل بہ اصحابہ بعدہ" ہم یہ دیکھیں گے کہ پیغمبر کے جانے کے بعد صحابہ نے کیا عمل کیا ہم عمل کریں گے۔

سنن ابی داود ج 1 ص 263

اور جس پر صحابہ نے عمل چھوڑ دیا ہم عمل؟(سامعین۔ چھوڑ دیں گے) اب امام ابو دوٗد نے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنے کے لئے معیار کس کو قرار دیا؟(سامعین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو)

دوسرا اصول:

امام بخاری نے بھی اصول بیان کیا امام بخاریؒ اصول اپنے ذوق کے مطابق بیان کرتے ہیں بخاری جلد اول پر باب قائم کیا کہ '' انما جعل الامام لیؤتم '' باب قائم کیا۔

بخاری ج 1 ص 95

آگے احادیث لائے ہیں دو قسم کی :

1... اللہ کے پیغمبر نے مرض کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے پیچھے بیٹھ کر پڑھی اس کے بعد پھر ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض کی وجہ سے نماز بیٹھ کر پڑھی... اور صحابہ سے فرمایا تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو... پہلا عمل کیا تھا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور مقتدی بھی بیٹھ کر... دوسرا عمل کیا کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے مقتدی کھڑے ہو کر... دونوں احادیث بخاری کی ہیں... دونوں صحیح ہیں... عمل کس پر کریں امام بخاری رحمہ اللہ اپنے استاد حمیدی رحمہ اللہ سے اصول بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں قال الحمیدی امام حمیدی رحمہ اللہ نے اصول بیان کیا :''انما یوخذ بالاخر فالاخر من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ''

بخاری ج 1 ص 96

ہم دیکھیں گے اللہ کے پیغمبر کا آخری عمل کیا ہے... ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو لیں گے اور پہلے کو چھوڑ دیں گے... یہ تو ہو گیا اصول اب اگلی بات سنیں آخری عمل پہلا عمل بتائے گا کون؟ بتاؤ(سامعین۔ صحابہ) صحابہ بتائیں گے نا اس لئے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل پر عمل کریں گے... اور پہلے

فعل کو چھوڑ دیں گے لیکن یہ فعل پہلا ہے یہ فعل آخری ہے یہ بتانے والا صحابی ہے۔

گُر سکھا دیں گے بادشاہی کے:

مثلا ابھی چند دن پہلے کی بات ہے مناظرہ ہوا رفع یدین کے موضوع پر کھاریاں میں تین چار دن پہلے کی بات ہے... پیش کی بخاری کی روایتیں امام بخاری نے پانچ احادیث بیان کی ہیں... اللہ کے نبی رفع یدین فرماتے تھے... ایک بات آپ ذہن میں رکھ لیں اصولی طور پر جو رفع یدین پر پڑھائیں گے وہ آپ حضرات سبق پڑھیں گے... میں اصولی بات عرض کر رہا ہوں... اگر آپ کی غیر مقلدین سے رفع یدین پر بحث ہو آپ پہلے یہ پوچھیں غیر مقلدین سے... کہ تمہارا عمل کیا ہے... سوال آپ کیا کریں گے ؟(تمہارا عمل کیا ہے)

غیر مقلدین کا عمل:

غیر مقلدین کا عمل یہ ہے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا... اور جب تیسری رکعات سے اٹھے تو رفع یدین کرنا... اور باقی مقامات پر رفع یدین نہ کرنا... اب پورا عمل کیا ہے تکبیر تحریمہ کے وقت... رکوع جاتے وقت... رکوع سے اٹھتے وقت... اور تیسری رکعات سے اٹھتے وقت... رفع یدین کرنا اور باقی مقامات پر رفع یدین نہ کرنا... یہ عمل ان کا ہے۔

احناف کا عمل:

ہمارا عمل کیا ہے... تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا... اور باقی کسی مقام پہ رفع یدین نہ کرنا... اب ایک عمل ہمارا ہے اور ایک عمل ان کا۔

چیلنج:

غیر مقلد بیٹھے رہے کبھی بخاری کھولیں کبھی کوئی... میں نے کہا کتابیں ساری بند کر دیں... میں اڑھائی سو احادیث کا مطالبہ نہیں کرتا... میرا دنیائے غیر مقلدیت سے مطالبہ ہے تم ایک صحیح حدیث پیش کرو... صحیح نہیں پیش کر سکتے ضعیف ہی پیش کرو... ضعیف نہیں پیش کر سکتے موضوع پیش کرو... کوئی غیر مقلد آنے کے لئے تیار نہیں... میں کہتا ہوں صحیح پیش کرو... صحیح نہیں ملتی اور ان شاء اللہ نہیں ملے گی۔ تم ضعیف پیش کرو اس پر ضعیف بھی نہیں ملے گی ان شاء اللہ... پھر کون سی پیش کریں؟ (سامعین... موضوع) لیکن موضوع سے مراد... اب نہیں کرنی جو موضوعات پہلے لکھی گئی ہیں ان میں سے پیش کرو... تو کہے کہ موضوع سے مراد من گھڑت احادیث کا مطالبہ میں نے پورا کر دیا... موضوعات سے مراد وہ موضوع جو محدثین نے پہلے لکھ دی ہوں۔ کہ یہ حدیثیں موضوع ہیں... کیا پیش کرو میں نے کہا ایک حدیث پیش کرو جو کہ حدیث تمہارے پورے عمل کو ثابت کرے... کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مقامات پر رفع یدین کرتے تھے... اور باقی مقامات پر نہیں کرتے تھے... کہتے کیوں میں نے کہا کیوں اس کا جواب سنیں! ہمارا اور آپ کا ایک مسئلہ پر اتفاق ہے... ایک اصول پر اتفاق ہے اتفاق کس بات پر ہے۔

فریقین کی باہم اتفاقی باتیں:

کہ ہم فریقین اس بات پہ متفق ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے رفع یدین کرتے تھے... سجدہ سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے... ہمارا فریقین کا اتفاق ہے ”کلما خفض“ نبی جب بھی جھکتے جب بھی اٹھتے رفع یدین کرتے

تھے۔ 28 مقام پر چار رکعات نماز میں رفع یدین کرنا یہ صحاح ستہ کی کتب سے ثابت ہے۔ کتنے مقامات پر؟ (سامعین 28 مقامات پر) اب فریقین متفق ہیں کہ نبی پاک رفع یدین کتنے مقامات پر کرتے 28 مقامات پر... اس پر دونوں متفق ہیں... آپ اس پر گھبرائیں نہ دونوں حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن مقامات پر رفع یدین کرتے تھے رفع یدین فرماتے تھے اس بات پر اتفاق ہے۔

2... اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مقامات پر رفع یدین چھوڑ دیا تھا... دونوں میں اتفاق ہو گیا... میری بات آپ سمجھ رہے ہیں... اس پر تو اتفاق ہے کہ اللہ کے نبی کئی مقامات پر رفع یدین فرماتے تھے... اس بات پر بھی اتفاق ہے کئی مقامات پہ چھوڑ دیا۔

فریقین کے مابین اختلافی مسئلہ:

اختلاف کس میں ہے ہم کہتے ہیں تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہر مقام پر چھوڑ دیا تھا... اور غیر مقلد کہتے ہیں کہ تکبیر... رکوع کو جاتے... اٹھتے... اس کے علاوہ چھوڑ دیا تھا۔... بات سمجھ گئے...؟ دو باتوں میں اتفاق ہے اور ایک میں اختلاف ہے... ان دونوں باتوں میں اتفاق ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کن کن مقامات پر رفع یدین کیا۔

رفع یدین کے اٹھائیس مقامات:

28 مقامات میں چار رکعات والی نماز میں رفع یدین کرنا صحاح ستہ کی کتب سے ثابت ہے... 28 مقامات گن لو گے یا میں گنوا دوں؟ بتا دیا کرو میں کہہ رہا ہوں یہ سبق ہے... اس لئے مجھ سے پوچھو ٹھیک ہے ان مسائل پر گفتگو آگے یہ حضرات

فرماتے رہیں گے... چار مقامات پر دیکھیں...چار رکعات میں رکوع کتنے ہیں؟ (سامعین۔ چار) سجدے کتنے ہیں؟ (سامعین ۔آٹھ) آٹھ کو دو سے ضرب دو 16 ...اور دوسرے 24 ہوگئے اور ایک شروع کا کتنے ہوگئے؟ (سامعین 25) اب گنتے چلے جائیں جب آپ نے تیسری رکعات سے اٹھنا ہے تو؟ (سامعین 26) اب چوتھی سے اٹھنا ہے تو کتنے ہوگئے (سامعین 27) اور ایک تکبیر تحریمہ کا (28) تو ان اٹھائیس مقامات کی رفع یدین کرنا کتب صحاح ستہ سے ثابت ہے... اب بات سمجھیں اتفاق کتنی باتوں پر ہو گیا؟ دو

فریقین کے نزدیک اتفاقی مقام:

1... کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی مقامات پر رفع یدین فرماتے تھے۔

2... دوسرا اتفاق کہ بہت سارے مقامات پر رفع یدین چھوڑ دیا۔

جھگڑا کیا ہے ہم یہ کہتے ہیں تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی مقام پر چھوڑ دیا تھا... اور غیر مقلد کہتا نہیں تکبیر تحریمہ رکوع جاتے... اٹھتے... تیسری رکعات سے اٹھتے وقت کرتے... باقی چھوڑ دیا تھا... اب میں ایسی روایت پیش کرنے کا پابند ہوں کہ میرا عمل یہ ہے اور میرا دعوی یہ ہے... میں اس کے مطابق ایسی حدیث پیش کروں گا کہ اللہ کے پیغمبر نے شروع میں کیا اور باقی سارے چھوڑ دیئے... اور غیر مقلد ایسی حدیث پیش کرے گا کہ اللہ کے پیغمبر نے تکبیر تحریمہ رکوع جاتے اٹھتے اور تیسری رکعات سے اٹھتے کیا اور باقی چھوڑ دیا... میں اپنے عمل پر حدیث پیش کر لوں گا... لیکن اللہ کی قسم غیر مقلد اپنے عمل پر صحیح چھوڑیں ضعیف روایت بھی پیش نہیں کر سکے گا... میری بات آپ سمجھ گئے تو اس نے بخاری کی روایات پیش کیں میں نے کہا کرو پیش بخاری

کی...اب بخاری کی روایات تو یہ کہیں اللہ کے نبی نے ان مقامات پر تو کئے... ٹھیک ہے۔

دو سوال:

1...میں دو سوال آپ سے کرتا ہوں پہلا سوال یہ کہ بخاری نے یہ نہیں بتایا کہ یہ اللہ کے پیغمبر کا آخری عمل ہے۔

2...دوسرا سوال میرا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے جن مقامات پر رفع یدین کرنے کا تذکرہ کیا اس کو تو میں مانتا ہوں تم نہیں مانتے... ہم تو مانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے تھے... ہم تو مانتے ہیں ہمیں جھگڑا یہ نہیں تم ایسی حدیث پیش کرو کہ ان مقامات پر کیا...اور باقی مقامات پر چھوڑ دیا۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا:

آپ کے سامنے یہ کتاب ہے نورالعینین فی اثبات رفع الیدین زبیر علی زئی نے کتاب لکھی ہے... میں زبیر علی زئی کے گھر گیا کوئی مناظر مولوی یوں نہیں جاتا... زبیر علی زئی اٹک حضرو اس کے گھر گیا... میں نے گھر جا کر کہا علامہ صاحب ذرہ یہ رفع یدین والی کتاب لاؤ... ہمیں شیخ ایک بات سمجھنی ہے آگئی کتاب... میں نے کہا اس کتاب میں تم نے یہ طریقہ بتایا ہے کہ اس نمبر کی حدیث ہو گی تو یہ ثابت ہو گا... اس نمبر کی حدیث ہو گی تو یہ ثابت ہو گا...تو نے لکھا ہے کہ پانچ نمبر کے تحت میں ایسی حدیث لاؤں گا جن میں ان مقامات کے رفع یدین کا اثبات ہو گا... دس مقامات میں اور باقی اٹھائیس کی نفی ہو گی۔ آپ نے کہا میں ایسی حدیث لاؤں گا لیکن آپ نے طریق نافع سے عبد اللہ بن عمر کی صحیح بخاری سے پیش کی ہے اس میں دس کا اثبات تو ہے اٹھارہ کی نفی نہیں ہے... مجھے کہتا ہے یہ کاتب کی غلطی ہے۔

میں نے کہا مسودہ لاؤ وہ مسودہ اٹھا کر لایا وہاں بھی ایسے ہی تھا... میں نے کہا اگر کاتب سے مراد زبیر علی زئی ہے تو ٹھیک ہے... کاتب کی غلطی ہے میں مان لیتا ہوں اور اگر زبیر علی زئی نہیں ہے تو میرا چیلنج ہے اس مسودہ میں کس نے لکھا... مسودہ تو مصنف اپنی طرف سے لکھتا ہے... اب اس کا زبیر علی زئی کے پاس جواب نہ تھا... میں نے اس کے گھر میں جا کر یہ بات کی... میں نے آپ سے اس لئے گزارش کی ہے کہ گھبرائیں مت۔ ہمارے پاس بحمد اللہ تعالیٰ یقین کیجئے احد پہاڑ سے مضبوط دلائل ہیں... لیکن ہمارے دلائل آپ کے سامنے نہیں ہیں... اس لئے ہم پریشان ہوتے ہیں... میری آپ بات سمجھ گئے؟ تو میں بات کیا کر رہا تھا اللہ کرے ذہن میں ہو... میں آپ سے عرض یہ کر رہا تھا کہ عمل کرنا نبی کی سنت پر پوچھنا کس سے (سامعین: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے) کیوں کہ سنت پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آئے... اور آخری عمل بتانے والا صحابی ہے... غیر صحابی آخری عمل کی تعیین نہیں کر سکتا۔

مماتیوں سے گفتگو:

اچھا ضمن میں ایک بات آگئی کل کی بات ہے کل ہماری بحث ہوئی مماتیوں سے انہوں نے بڑا اودھم مچا رکھا ہے... شور مچایا ہے پورے ملک میں یہ یہاں قریب ہے۔ وزیر آباد وہاں مدرسہ ہے تعلیم القرآن وہاں پر مولوی محمدی صاحب (یعنی مولانا اسمعیل محمدی دامت برکاتھم) کے پاس ایک بار گئے مناظرہ کرو... مناظرہ کرو... میں نے کہا ان سے وقت طے کرو... جمعرات کے دن صبح 8 بجے وقت طے ہوا کہاں پر... میں نے کہا تمہارے مدرسہ میں اپنے گھر رکھو... ان کے مدرسہ میں میں صبح پہنچ گیا وہ کہنے

لگے آپ کیوں آئے میں نے کہا میں نہیں آسکتا... ہماری محمدی صاحب سے بات تھی میں نے کہا جس جماعت کا میں ناظم اعلیٰ ہوں مولانا محمدی صاحب اسی اتحاد اہل السنت والجماعت کے مناظر ہیں... میں نے مولانا محمدی دامت برکاتہم کو منع کر دیا کہ مناظرہ میں کروں گا... آپ نہیں کریں گے... مجھ سے کرو کہنے لگے نہیں ہم تو محمدی صاحب سے اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارا لوکل مسئلہ ہے... وزیر آباد کی سطح کا اصل میں ان بیچاروں کے ساتھ ہوا یہ کہ وزیر آباد کی ایک کالونی میں ان کا امام مماتی تھا... اور محلہ کے لوگوں نے تبلیغ سے نکال دیا... تبلیغی جب جوش میں آئیں آپ کہتے ہیں تبلیغی نظریاتی کام نہیں کرتے میں کہتا ہوں آپ ان کو کام سمجھاتے نہیں ہیں... ان کو مسئلہ سمجھ آیا کہ مماتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی انہوں نے امام کو نکال دیا... کہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی... نماز نہیں ہوتی امام نکال دیا اب پریشانی تھی کہتے ہیں کہ ہمارا مقامی مسئلہ ہے... اب میں ان مقامی علماء کے نام نہیں لیتا کیونکہ بات چلنی ہے آپ کے پاس سی ڈی آجائے گی... سارا پروگرام ویڈیو میں موجود ہیں... میں نے کہا اس کو آن کرو... کہتے ہیں کیوں... میں نے کہا بعد میں آپ جھوٹ جو بولیں گے کہتے ہیں نہیں بولیں گے... میں نے کہا میں بولوں گا کوئی تو بولے گا نا جھوٹ تو دونوں کو پابند کرنے کے لئے کیمرہ لگا لیتے ہیں۔

اب خاموش ہو گئے کیمرہ لگ گیا میں اس میں نام نہیں لیتا جب ویڈیو آئے گی آپ خود مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر لیں گئے... کہ ہوا کیا بات چلتی رہی میں نے کہاں مولانا آپ کہا کے ہیں کہتے ہیں میں کینٹ گوجرانوالہ کا... آپ کہاں کے ہیں میں حافظ آباد کا... آپ کہاں کے ہیں میں پنڈی اٹک کا... تو میں نے کہا مسئلہ وزیر آباد کا ہے یہ کیا

لوکل مسئلہ ہے کہنے لگے ہم مدرس ہیں... میں نے کہا میں بیان کرنے آیا دونوں میں کوئی فرق نہیں آپ مدرس بن کے آئے میں خطیب بن کے آ گیا... کوئی فرق نہیں پڑھتا مسئلہ لوکل ہے اور سارے باہر سے آئے ہیں... مولانا اسماعیل محمدی صاحب کہاں کے ہیں کہتے ہیں حویلی بہادر شاہ جھنگ کے... میں نے کہا عجیب لوکل مسئلہ ہے کہ تم پوری دنیا کے مولوی جمع ہو اور میری بات سننے کے لئے تیار نہیں ہو... میں نے کہا تم کہہ دو ہم تم سے بات نہیں کرتے ٹھیک ہے میں نہیں کرتا ویڈیو آن ہے اب یہ کہنا مشکل ہے۔

خیر بات شروع ہو گئی بڑی لمبی بات ہے آپ اس کو دیکھ لیں گے میں خلاصہ عرض کرنے لگا ہوں کہتے ہیں کہ مناظرہ کس بات پر ہو گا... انہوں نے تحریر لکھ کر دی لیکن مناظرہ شروع ہونے سے پہلے میں نے کہا مولانا یہ تحریر آپ کی ہے کہتے ہیں جی ہماری ہے... میں نے کہا اس پر آپ کے دستخط تو نہیں ہیں... ہماری مہر ہے میں نے کہا کل آپ کہہ دیں گے مولانا الیاس گھمن نے خود مہر بنوا کر لگا دی تھی... میں کیا جواب دوں گا۔ آپ دستخط کریں یا آپ کہہ دو ہم نے نہیں لکھا... صرف مہر لگا دی تھی آپ نبی پر جھوٹ بول سکتے ہیں مجھ پر بولنا کیا مشکل ہے... آپ پہلے اس پر دستخط کرو مجھے پتہ تھا کہ اگر اب میں نے دستخط نہ کروائے تو بعد میں نہیں ہونے... مجھے اچھی طرح پتہ تھا میں نے کہا آپ دستخط کریں... ایک کہتا ہے بعد میں میں نے کہا ابھی کرو جب تک دستخط نہیں کرو گے میں بات شروع نہیں کروں گا... دستخط کرو کہ تحریر تم نے لکھی ہے دستخط بھی اور وہ تحریر بھی ان شاء اللہ آپ کو کیمرہ کی آنکھ میں مل جائے گی... دستخط ہو گئے اب تحریر کہاں سے شروع کی ہے۔

مماتیوں کا اقرار:

کہتے مسلک علماء دیوبند کی دو جماعتوں میں مسئلہ حیات الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات 1957ء سے اختلاف ہوا ہے... آگے عبارت کوئی لکھی میں نے کہا آپ نے پہلی جو عبارت اور سطر لکھی ہے میری گفتگو اس پر ہو گی... اگلا مناظرہ بعد میں ہو گا۔ کہتے ہیں کیا مطلب میں نے کہا آپ نے تسلیم فرمالیا ہے کہ دیوبند کی دو جماعتوں میں اختلاف 1957 ہوا... تو میرا سوال یہ ہے کہ 1957 سے پہلے اتفاق کس مسئلہ پر تھا؟ وہ مسئلہ بتائیں 1957 سے تو اختلاف ہوا یہ آپ نے لکھا ہے... میں نے نہیں لکھا... تو پہلے اتفاق تھا کہتے ہیں نہیں یہ تو مفہوم مخالف ہیں... مولانا آپ حنفی ہیں شافعی نہیں ہیں ہمارے اصول کے تحت بات کرو... میں نے کہا میں مفہوم مخالف نہیں لے رہا میں آپ سے پوچھ رہا ہوں 1957 کے بعد کا اختلاف آپ نے لکھا آپ بتائیں 1957 سے اختلاف شروع اور مفہوم مخالف کیا ہے 1957 سے پہلے اتفاق تھا... اب نہ مانا... تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں 1957 سے پہلے اتفاق تھا یا اختلاف تھا؟ اگر اختلاف پہلے تھا تو آپ نے جھوٹ لکھا... اور اگر اتفاق تھا تو آپ وضاحت فرمائیں... کہ اتفاق کس مسئلہ پر تھا... جس مسئلہ پر پہلے اتفاق تھا اس پر ہم بھی کر لیتے ہیں کیا ضرورت ہے مناظرہ کرنے کی... اب جب کوئی بات نہ چلی بڑا لمبا مناظرہ جو میں اصولی بات بتانے لگا ہوں وہ سمجھ یہ ضمن میں بات آ گئی... میں نے اس کو کہا مولانا ہمارا دو باتوں پر اتفاق ہے:

1... ہمارے دیوبند کے نظریات قرآن وسنت کے مطابق ہیں میں نے کہا آپ مانتے ہیں کہتا ہے مانتا ہوں۔

2... میں نے کہا دوسرا ہمارا اس بات پر اتفاق ہے ہم دونوں کہتے ہیں کہ ہم دیوبندی ہیں... اس پر اتفاق ہے میں کہتا ہوں ہم دیوبندی آپ کہتے ہیں ہم دیوبندی اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ دیوبند کے عقائد قرآن وسنت کے ؟(سامعین۔ مطابق ہیں) اختلاف اس بات پر ہے کہ علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کیا... یہ میری بات آپ سمجھ رہے ہیں۔

علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانتا وہ دیوبندی نہیں ہے... آپ کہتے ہیں کہ علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی نہیں ہے... جس کا عقیدہ حیات النبی نہیں ہیں وہ دیوبندی ہے... بس آپ اس موضوع کو پورے ملک میں عام کرو... ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ مماتی ایسے دوڑے گا جیسے کوا غلیل سے دوڑتا ہے... اس کو پورے ملک میں عام کرو اس کی مجھے ضرورت کیوں پیش آئی۔

مماتیوں کے خلاف مناظرے کی وجہ:

میں نے اس عنوان پر مماتیوں کے خلاف مناظرہ کیوں کھڑا کیا اسکی وجہ سمجھیں آپ... اشتہارات پڑھیں مولانا عبد السلام رستم والے سابق دیوبندی... مولانا عامر کلیم غیر مقلد سابق دیوبندی... آپ پڑھتے جائے مولانا سیف اللہ خالد سابق دیوبندی غیر مقلد مولانا عصمت اللہ سابق دیوبندی... قاری مختار غیر مقلد سابق دیوبندی... لائن لگ گئی تو جس سابق دیوبندی کو تلاش کرو تو اندر سے مماتی نکلتا ہے... تم مماتی تو نہیں ہو (سامعین۔ نہیں) ماشاء اللہ آپ تو حیاتی ہو آپ تو کم از کم سارے حیاتی ہو... میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ جس کو تلاش کرو اندر سے کیا نکلتا ہے مماتی...

اب یہ میرے لئے مسئلہ تھا کہ میں پورے ملک میں اس کو صاف کرتا کہ جن کو تم نے غیر مقلد کیا ہے وہ دیوبندی نہیں تھے وہ نیم غیر مقلد تھے... اب وہ پورے غیر مقلد ہیں بات ٹھیک ہے یا نہیں؟(سامعین۔۔۔ ٹھیک ہے)

تو میں اس لئے کہتا ہوں کہ یہ اصولی بات ہے میں نے ان حضرات سے کہا تھا کہ ہمارا دو مسئلوں پر اتفاق ہے... نمبر ایک علماء دیوبند کے عقائد قرآن و سنت کے مطابق ہیں... نمبر دو اور دیوبندی ہم ہیں... اب سوال یہ تھا کہ علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کیا میں کہتا ہوں دیوبندیوں کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ کہتے ہیں ممات النبی ہے۔

سیف اللہ خالد کون؟

پرچی آئی ہے کہ سیف اللہ خالد کون ہے...؟ماشاء اللہ بڑا اچھا لکھا ہے اس کی وضاحت ہو جانی چاہیے... سیف اللہ خالد وہ ہے کہ جس کو یہ باپ کہتا ہے وہ اس کو حرامی کہتا ہے... میرا کوٹ عبد المالک میں چیلنج اب بھی موجود ہے وہاں 9 جولائی کو جلسہ تھا غیر مقلدین نے 15 جولائی کو رکھا تھا... اشتہار پر لکھا تھا علامہ سیف اللہ خالد سابق حنفی دیوبندی بن علامہ احمد سعید ملتانی... میں نے کہا تم دو باتیں ثابت کرو... کہ سیف اللہ خالد کے باپ کا نام احمد سعید ہو... میں غیر مقلد ہو جاؤں گا... مسلک اہلحدیث قبول کر لوں گا... تم اس کا باپ احمد سعید ثابت کر دو میرے چیلنج کو قبول کرنا چاہیے یا نہیں؟ بتاؤ نا(سامعین... کرنا چاہیے) نہیں قبول کیا۔

”اللہ کی رضا“...چہ معنی دارد...؟

سیف اللہ خالد آیا پندرہ جولائی کو بیان کیا میں نے کیسٹ منگوائی میں نے

پوری کیسٹ سنی سیف اللہ خالد کہتا ہے... میں یہاں پر آیا مجھے حضرات نے کہا ایک مولانا صاحب آئے تھے آپ ان کی کیسٹ سنو... اور اس کے بعد بیان کرو میں نے کہا ہم اہلحدیث علماء کیسٹیں سن کر بیان نہیں کرتے... الحمدللہ اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں آپ سن لیں کیسٹ یہ دلیل دی ہے... اللہ کی رضا کی... کیسٹ سننا یہ اللہ کی رضا نہیں ہے میں نے کہا تم سے پہلے جو اہلحدیث مولوی کیسٹ سن کر جواب دے رہے تھے... وہ تو اللہ کے لئے بیان نہیں کر رہے تھے... ایک اسٹیج پر دو موقف ایک اللہ کی رضا کے لئے بول رہا ہے۔ اور ایک اللہ کی رضا کے لئے نہیں بول رہا... دو مولوی ہیں ایک کا موقف ہے کہ کیسٹ سن کر بیان کرنا اللہ کی رضا ہے... اور ایک کا موقف یہ ہے کہ کیسٹ سن کر بیان کرنا ریاکاری ہے... تو ایک اسٹیج پر ریاکار اور مخلصین بھی جمع ہیں... ایسے کہتے ہیں غیر مقلدیت جہاں ہر قسم کا گند جمع ہو اس کا نام غیر مقلدیت ہے۔

باپ ہو تو ایسا:

مولانا نے بڑی معقول بات کی ہے (نوٹ کسی نے پوچھا سیف اللہ سے مراد کون ہے) اس سے مراد پیر سیف اللہ نہیں ہے سیف اللہ خالد وہ جو خود کو احمد سعید کا بیٹا کہتا ہے... اور احمد سعید کہتا ہے یہ حرامی ہے... اس کے باپ کا نام احمد سعید نہیں ہے اس کے باپ کا نام رمضان خیرو ہے... حوالے میرے ذمے ہیں... میری بات آپ سمجھ گئے یہ علامہ احمد سعید صاحب نے ماشاء اللہ اس بیان کو ریکارڈ کرایا ہے... ماشاء اللہ باپ ہو تو ایسا میں نے چیلنج دیا میں نے کہا یہ دیوبندی نہیں ہے... تم اس کو سابق دیوبندی ہونا ثابت کر دو میں مسلک اہلحدیث قبول کر لوں گا... بھائی میں اس لئے بحث کر رہا ہوں کہ مماتی دیوبندی؟ (سامعین نہیں)

نیم غیر مقلد کامل غیر مقلد ہو گیا... کامل سے اگلا درجہ اکمل کا ہے... تو مرزائی ہو گیا... ہمیں کوئی جھگڑا نہیں تم ہوتے ہو اور اس کی لسٹیں ہیں... پہلے نیم تھے... پھر کامل ہوئے... اور کامل سے اکمل ہوئے... کہتے رہیں ہمیں کوئی فرق نہیں پڑھتا تو میں اس لئے کہتا ہوں کہ اصول اپنے پاس رکھو تو دنیا کا کوئی باطل تم سے مناظرہ کرنے کی جرأت ان شاء اللہ نہیں کرے گا... میرے جواب کے لئے ایک آیا مولانا یحییٰ عارفی غیر مقلد نے اس کو بلایا تھا اس نے میرے سوال کا جواب کیسے دیا کہتا مولانا نے علامہ سیف اللہ خالد سے دو سوال کئے ایک ان کی ذات کے متعلق ہے اور ایک نظریے کے متعلق... نظریے کے متعلق کی بات تو میں کروں گا کہ دیوبندیوں میں دو قسم کے لوگ ہیں... پانچ فیصد مماتی ہیں اور پچانوے فیصد حیاتی ہیں... دیوبندی حیاتی یہ جواب ہو رہا ہے یحییٰ عارفی جواب دے رہا ہے غیر مقلد کہتا ہے دیوبندیوں میں پانچ فیصد مماتی ہیں اور پچانوے فیصد حیاتی ہیں۔

یہ اب نئی اصطلاح نکل گئی پانچ فیصد مماتی اور پچانوے فیصد حیاتی اور جواب دینے والا کون ہے (سامعین۔ غیر مقلد) بھائی جواب اس کو دینے دو جس سے میں نے سوال کیا ہے... وہ بتائے کون سا دیوبندی ہے جو مماتی تھا... اور دوسرے سوال کی باری آئی تو یحییٰ عارفی صاحب کہتے ہیں کہ یہ سوال علامہ صاحب کی ذات کے متعلق ہے جواب وہی دے سکتے ہیں... بہر حال میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر مولانا گھمن کی بات ٹھیک ہے تو ہمیں اشتہار پر آئندہ ایسی بات نہیں لکھنی چاہیئے... میرے پاس کیسٹیں ہیں میں منگواتا ہوں اور پوری بات سنتا ہوں... میں نے کہا ان شاء اللہ میرا یہ چیلنج لوہے کے گاڈر کی طرح کھڑا ہے... تم اس کو توڑ نہیں سکتے ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

مماتی دیوبندی ہیں یا نہیں؟

اس لئے ہمارا مماتیوں سے مناظرے کا عنوان یہ ہے کہ مماتی دیوبندی ہیں یا دیوبندی نہیں... یہ جھگڑا نہیں کہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے ثابت ہے یا نہیں... مجھے فورا مماتی کہنے لگا مولانا آپ کیسی بحث کرتے ہیں... بریلوی سے ہمارے عبارات اکابر پر مناظرے ہوتے ہیں تو آپ عبارات اکابر پر قرآن وسنت کو پیش نہیں کرتے ہیں... کہ غیر مقلد اور بریلوی کہتا ہے کہ تمہارے دیوبند کی عبارتیں قرآن وسنت کے خلاف ہیں... ہم قرآن وسنت سے ان کو ثابت کرتے ہیں... میں نے کہا تم کہتے ہو کہ ان کی عبارتیں قرآن وسنت کے مطابق ہیں... اب دیوبند کی عبارتوں کو قرآن وسنت سے ثابت کرنے کے لئے میرا اور آپ کا جھگڑا نہیں ہو گا... وہ تو ہم ویسے ہی مانتے ہیں کہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں... جھگڑا اس پر ہو گا کہ علماء دیوبند کی عبارت ہے کیا لیکن ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ میں بات دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں مماتی اس پر مناظرہ آپ کے ساتھ نہیں کرے گا۔

اللہ نے چاہا تو ایک وہ دن آئے گا مماتی عقیدہ حیات النبی قبول کرے گا یا اپنے ساتھ دیوبندی لکھنا چھوڑ دے گا... یہ تحریک چلانی چاہیے کہ نہیں؟ (سامعین چلانی چاہیے) جو میری تائید کرتا ہے ہاتھ کھڑا کرے تاکہ مجھے بھی پتہ چلے کہ میرے ساتھ بھی دس آدمی ہیں... اللہ آپ کو خوش رکھے میں آپ سے بات کر رہا تھا اور یہ بات ضمناً آگئی اور یہ بات مجھے بتانی چاہیے درمیان میں ایسی باتیں آجائیں تو آدمی کو اصول فٹ کرنا آجاتے ہیں... تو میں نے آپ سے کہا ہمارا نام ہے ؟(سامعین اہل السنت والجماعت) بات ذہن میں ہے کیونکہ ساتھ چلانا ہے۔

سنت سے مراد:

ہمارا نام اہل السنت والجماعت... اہل السنت والجماعت کا معنی میں نے کیا بیان کیا کہ عمل سنت پر کریں اور جماعت صحابہ سے پوچھ کر... اب سنت سے مراد سنت رسول بھی ہے... سنت خلفاء راشدین بھی ہے... اور سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہے... جو سنت رسول کے مقابل میں کوئی عمل لاتا ہے یہ بھی بدعتی ہے... سنت خلفاء راشدین کے مقابل لاتا ہے یہ بھی بدعتی ہے... اور سنت صحابہ کے مقابل لاتا ہے یہ بھی بدعتی ہے... سنت رسول بڑی عام سی بات ہے آپ اس کو سمجھتے ہیں... سنت خلفاء میں اکثر ہر جگہ اس کا تذکرہ کرتا ہوں... اور اس بات کو آپ نوٹ کریں اور پلے باندھے دلیلیں تو کئی ہیں۔

دلیل:

ایک دلیل عام فہم کو ہر موقع پر لاتا ہوں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا"

ابو داود ج 2 ص 287

اے میرے صحابہ جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ دین میں اختلاف بہت دیکھے گا" فعلیکم بسنتی" اس اختلاف کو میری سنت سے حل کرنا "وسنۃ الخلفاء الرشدین المھدیین" اور خلفائے راشدین کی سنت سے حل کرنا... تو جس طرح سنت رسول پر عمل کرنا ضروری ہے تو اس طرح سنت خلفاء پر عمل کرنا بھی ضروری ہے... یہ میں نے دلیل کہاں سے لی ہے یہ بھی نوٹ کریں... کہ کہاں سے دلیل لایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

المھدیین ''آگے فرمایا ''تمسکوا بھا عضوا علیھا بالنواجذ'' جب سنت رسول اور سنت خلفاء ہیں تو یہ دو ہو گئی ایک سنت رسول... اور ایک سنت خلفاء... تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمانا چاہیے ''تمسکوا بھا'' اس لئے کہ تثنیہ کے لئے ھا نہیں ھما آتا ہے فرمانا چاہیے تھا'' تمسکوا بھما عضواعلیھما''پیغمبر نے ھما نہیں فرمایاپیغمبر بلکہ ''تمسکوا بھا'' کہا''عضواعلیھا'' کہا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھے سنتیں کہنے کے باوجود''تمسکوا بھا'' کہنااس بات کی دلیل ہے... کہ خلفاءراشدین کی سنت پر عمل کرنا اس طرح ضروری ہے جس طرح سنت رسول پر عمل کرناضروری ہے۔

یہ ظاہراً دو ہیں لیکن حقیقتاً ایک ہے... ہیں تو نام الگ الگ لیکن در حقیقت ایک ہیں...اس لئے جو آدمی یہ بات کہتا ہے کہ میں نے فاروق کا کلمہ نہیں پڑھامیں نے نبی کا کلمہ پڑھا ہے... میں بات فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیوں مانوں...یہ دعوت سنت کی نہیں دیتابلکہ دعوت بدعت کی دیتا ہے... یہ دعوت کس کی دیتا ہے؟ (سامعین... بدعت کی)

غیر مقلدین اور بریلویوں میں فرق:

اور آپ حیران ہوں گے میں اس لئے یہ بات کہ رہاہوں... کہ غیر مقلدین اہل بدعت ہیں... یہ بدعتی ٹولہ ہے... اللہ کے لئے مسلمانو اس کو سمجھو اور بریلویوں سے بڑا بدعتی ٹولہ ہے... بریلوی بدعتی نمبر دو ہے اور غیر مقلد بدعتی نمبر ایک ہے... آپ کہو گے وہ کیسے وہ ایسے کہ بریلویوں اور غیر مقلدین میں فرق ہے... فرق کیا ہے کہ بریلوی وہ باتیں بھی مان لیتا ہے جو نہیں ماننی چاہیے... اور غیر مقلد ان کو بھی چھوڑ دیتا ہے جو ماننی چاہیے... تو پہلا نمبر کن کا ہوا بتلاؤ بھائی؟(سامعین غیر مقلدین کا) اگر کہو تو میں

اللہ سے شروع ہو جاؤں نبی سے نہیں میں اکثر کہتا ہوں دیکھیں میں اس عقیدہ پر بات نہیں کرتا میں عموما دلائل دیا کرتا ہوں۔

خدا کے بارے میں عقیدہ :

ہمارا عقیدہ کیا ہے کہ اللہ ہر جگہ ؟(سامعین۔ حاضر ناظر ہے)اور بریلویوں کا عقیدہ اللہ کے علاوہ نبی بھی ہر جگہ حاضر ناظر... اور غیر مقلد کیا کہتا ہے اللہ بھی حاضر و ناظر نہیں...

فتاویٰ ستاریہ ج 3 ص 56

میں جھوٹ نہیں بولتا... ان کی کتابیں پڑھ لیں... کسی غیر مقلد سے پوچھ لیں جا کر... انہوں نے لکھا ہے... غیر مقلدین اس کا پرچار کھلے عام کرتے ہیں... تو ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ حاضر ناظر ہے... بریلوی کہتے ہیں اللہ کے علاوہ نبی بھی ہے... غیر مقلد کہتے ہیں اللہ بھی نہیں ہے... تو پہلا نمبر کس کا ہوا غیر مقلد کا یا بریلوی کا ؟ (سامعین۔ غیر مقلد کا)تو یہ نمبر ایک بدعتی اور وہ نمبر دو بدعتی۔

نبی کے بارے میں عقیدہ :

اور اس کے بعد اللہ کے نبی کی بات مانیں... ہم کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننی چاہیے... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کی بات یہ ہمارا موقف ہے... صحابہ کی بات ماننی چاہیے... اور اگر ان کی اتباع کرنے والا شریعت کے مطابق ولی ہو تو اس کی بات بھی ماننی چاہیے ٹھیک ہے... لیکن بریلوی کیا کہتا ہے کہ اگر اپنا نام کوئی پیر رکھ لے شریعت کے خلاف بھی کرے تو بھی ماننی چاہیے... تو بریلویوں نے ان کو بھی ماننے کے اندر داخل کر لیا... جن کی بات نہیں ماننی چاہیے... اور

غیر مقلد کہتا ہے نبی کی بات بھی نہیں ماننی چاہیے آپ کہتے ہیں وہ کیسے حوالہ تو میرے ذمہ ہے محمد جونا گڑھی اپنی کتاب طریق محمدی میں لکھتا ہے اللہ محفوظ فرمائے... کہتا ہے تم ائمہ کی بات کرتے ہو تم صحابہ کی بات کرتے ہو اگر نبی پاک بھی کوئی بات بغیر وحی الٰہی کے اپنی رائے سے فرمائیں تو اس کا ماننا بھی جائز نہیں... تو کس کا انکار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا... اب بتاؤ یہ نمبر ون ہوا کہ نہ ہوا؟ بولیں اچھا آگے چلیں حضور کے بعد کون آتے ہیں؟

خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں عقیدہ:

خلفاء راشدین کے بارے میں غیر مقلد کا موقف آپ کے سامنے ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حوالہ دے کر کہہ دیا طریق محمدی میں محمد جونا گڑھی کہتا ہے غیر مقلدین کا ٹاپ کلاس کا مفسر... محمد جونا گڑھی لیکن اللہ پاک کا شکر اور احسان دیکھیں 27جون کو میرا مناظرہ تقلید پر سیالکوٹ میں ہوا... اور میرے مناظرے کا میری طرف سے گواہ محمد جونا گڑھی کا پوتا احمد حنفی تھا... اور ہمارے مناظرے میں ٹیپ ریکارڈ کرنے والا واچ مین یہ حامد محمد جونا گڑھی کا پوتا تھا... اور دونوں میرے مناظرہ میں میری طرف سے شریک تھے... سیالکوٹ 27جون کینٹ میں غیر مقلدین کے ساتھ تقلید کے مسئلہ پر تھا "يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ"

سورة روم پ 21 آیت نمبر 19

جب چاہے تو مردوں میں زندہ کو پیدا فرمادے... اللہ کی شان اللہ چاہیے تو گمراہوں سے اہل حق پیدا کر دے... یہ میرے اللہ کا احسان ہے... بتاؤ نمبر ون ہوا کہ

نہ ہوا... بولو ناخلفاء راشدین کے بعد کون ہیں؟(سامعین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں عقیدہ:

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ان کا موقف سنیں یہی محمد جونا گڑھی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں عنوان قائم کرتا ہے کہتا ہے درایت صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معتبر نہیں۔

شمع محمدی ص 19

درایت اور روایت میں فرق:

درایت کا معنی آپ علماء تو سمجھ گئے ہوں گے... ایک ہوتا ہے الفاظ نبوت کو نقل کرنا... ایک ہوتا ہے الفاظ نبوت کا معنی بیان کرنا... الفاظ نبوت کے نقل کرنے کو راویت کہتے ہیں... اور الفاظ نبوت کا معنی بیان کرنے کو درایت کہتے ہیں...ہم کہتے ہیں صحابہ نبی کے الفاظ نقل کرے تو یہ بھی حجت ہے... اور معنی بیان کرے یہ بھی حجت ہے... غیر مقلد کہتا ہے نہیں اگر کوئی صحابی نبی کے الفاظ نقل کرے تو ہم مان لیں گے... لیکن اگر نبی کے الفاظ کا معنی بیان کرے تو ہم نہیں مانیں گے... محمد جونا گڑھی کہتا ہے درایت صحابہ حجت نہیں... انہوں نے صحابہ کو چھوڑ دیا کہ نہیں؟

شمع محمدی ص 19

غیر مقلدین کا عقیدہ:

غیر مقلدین کا عقیدہ یہ ہے کہ قول صحابہ حجت نہیں... فعل صحابی حجت نہیں۔ فہم صحابی حجت نہیں۔

فتاویٰ نذیریہ ج 1 ص 340،622

اس نے صحابہ کو بھی چھوڑ دیا بتاؤ نمبر ون ہے کہ نہیں؟ بتاؤ بھائی بریلویوں کا کیا قصور ہے وہ تو کہتے ہیں تم ولی کی بات کرتے ہو ولی کی بلی وی غیب جانندی اے (یعنی ولی کی بلی بھی غیب جانتی ہے... وہ آگے گیا یعنی ان کو داخل کیا جن کو نہیں کرنا چاہیے تھا... اور اس نے ان کو نکال دیا جن کے بغیر گاڑی چلتی نہیں... او ظالموں خلفاء راشدین اور صحابہ کو چھوڑ کر دین پر عمل کرنا ایسے ہی ہے جیسے آدمی پائلٹ کو اتار دے اور جہاز کو اڑانا شروع کر دے... کبھی جہاز بغیر پائلٹ کے اڑا ہے... کبھی گاڑی بغیر ڈرائیور کے چلی ہے اللہ کی قسم اگر دین وشریعت کا نام جہاز ہے تو صحابی اس کا پائلٹ ہے... اگر دین وشریعت کا نام گاڑی ہے تو صحابی اس کا ڈرائیور ہے... اور اس کے بغیر دین شریعت کی گاڑی نہیں چل سکتی۔

ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں غیر مقلدین کا عقیدہ:

ائمہ ان کے بارے میں بتانے کی حاجت نہیں ہے کیوں کہ آئمہ کی بات ماننا غیر مقلدین کے نزدیک شرک ہے... تقلید شرک ہے... پروفیسر عبداللہ بہاولپوری رسائل بہاولپوری میں لکھتا ہے کہتا ہے ہر مشرک پہلے مقلد ہوتا ہے پھر مشرک۔

رسائل بہاولپوری ص 52

بتاؤ اس کو ماننے کے لئے بھی تیار نہیں... میں نے اس لئے کہا کہ بریلوی بدعتی نمبر دو ہے اور یہ بدعتی نمبر ایک۔

میں حنفی کیوں ہوا...؟

ابھی پچھلے سفر میں میرے ساتھ ایک ساتھی تھا... جو باشوق میرے ساتھ ایک ہفتہ ڈرائیور رہا... اس نے کہا میری خواہش ہے کہ چند دن خدمت کروں اور

واقعتا بڑی خدمت کی... اور میں تعجب کر رہا تھا کہ صبح صبح اٹھ کر جوتی پالش کرنی... صبح صبح اٹھ کر گاڑی صاف کرنی... ایک ہفتہ ساتھ چلتا رہا اوکاڑے کا رہنے والا تھا... یعقوب اس کا نام ہے اور فوجی ہے... فوج کا تھا جہاد کے اندر گیا باڈر کراس کرتے ہوئے پکڑا گیا... فوج کے اندر اس کو سزا ہو گئی گرفتار ہو گیا... جیسے ہماری فوج کی عادت ہے بعد میں اس کو پاکستان کے بہت بڑے عالم مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے رہائی ملی... مولانا نے ان کو رہائی دلائی اللہ ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے... وہ فوجی تھا غیر مقلد تھا حنفی ہوا... حنفی ہونے کی وجہ وہ کہتا میں غیر مقلد تھا اور ایبٹ آباد فوج میں تھا... تو میں نے غیر مقلد مولوی کا بیان سنا وہ کہ رہا تھا کہ ہم تراویح نہیں پڑھتے تراویح بدعت ہے۔ اور اس بدعت کا موجد فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (معاذاللہ) ہے... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدعتی ہیں... میں اس جملے کو سن کر غیر مقلدیت سے توبہ کر کے حنفی بن گیا۔

میں نام دے رہا ہوں آپ اس کا پتہ کریں یعقوب فوجی اوکاڑہ کا رہنے والا صرف اس لئے مسلک اہلحدیث چھوڑا کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدعتی کہتے ہیں... اور میں ان کے ساتھ ان کو بدعتی ماننے کے لئے تیار نہیں... اب بتاؤ نمبر ون بدعتی کون ہوا جو صحابہ کو بدعتی کہے اگر وہ بھی بدعتی نہیں... تو میرے دوستو بتاؤ! تم بدعتی کس کو کہو گے... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے آپ نے سنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ

بخاری جز 8 ص 15

جب آدمی کسی کو کافر کہے یا فاسق کہے جس کو کہہ رہا ہے... وہ کافر اور فاسق نہ ہو تو یہ فتوٰی کہنے والے پر لوٹتا ہے... تو جو شخص صحابہ کو بدعتی کہتا ہے صحابہ تو بدعتی نہیں تھے تو کہنے والا کون ہوا؟ (بدعتی) فتوی تو سخت لگانا چاہیے تھا لیکن میں فتوی اپنی پسلی کے مطابق لگارہا ہوں... اپنی پسلی کے مطابق آدمی جنگ کرتا ہے... اس لئے میں کہہ رہا ہوں غیر مقلد بدعتی ہے اور بدعتی نمبر ون... اور بریلوی بدعتی ہے بدعتی نمبر ٹو... میں کہتا ہوں دو نمبر بدعتی کا نمبر بعد میں آئے گا اور ایک نمبر بدعتی کا پہلے آئے گا... ہم نے پہلے کو چھوڑ دیا اور دوسرے کا تعاقب شروع کر دیا... میں کوئی بریلویت کا دفاع نہیں کر رہا آپ ذہن میں رکھ لیں میں قطعاً دفاع نہیں کر رہا...

بریلویوں کے ساتھ مناظرہ:

یہاں لاہور میں بریلویوں کے ساتھ مناظرہ طے ہو رہا تھا... ہمارے ساتھی یہاں موقع پر موجود ہیں مناظرہ طے ہوا بریلویوں کے ساتھ عبارات اکابر پر... ابھی پرسوں جو مماتیوں کے ساتھ مناظرہ جس کا میں نے تذکرہ کیا... مماتی کہتا مولانا عبارات اکابر پر مناظرہ کرنا بڑا مشکل ہے... میں نے کہا ان کے لئے مشکل ہے جو عبارات اکابر سے منحرف ہیں نہیں سمجھے... کہتے جی عبارات اکابر پر مناظرہ بڑا مشکل ہے میں نے کہا ان کے لئے جو عبارات اکابر سے باغی ہیں ان کے لئے تو ہے وہ دفاع کیسے کریں... ہاں آپ کے لئے مشکل ہے میرے لئے مشکل نہیں... خیر بات چلی ساتھیوں نے کہا مناظرہ ہو گا میں نے کہا کس پر... کہتے ہیں بریلوی کہتے ہیں جو موضوع تمہارا دل چاہے رکھ لو... میں نے کہا مختار کل کا رکھ لو... حاضر ناظر کا رکھ لو... جب یہ بات طے کی بریلوی دوڑ گئے وہ کہتے ہیں بھائی ہمارا تو مناظرہ ہو گا عبارات اکابر پر... میں نے کہا آپ لوگوں

نے اختیار دیا تھا... ہمیں کہتے ہے نہیں عبارات اکابر پر ہو گا...ساتھیوں نے مجھ سے فون پر رابطہ کیا میں نے کہا کہ عبارات اکابر پر مناظرہ رکھو... لیکن عبارت یہ لکھو... کہ احمد رضا بریلوی مسلک کے بزرگ ہیں اور وہ گستاخ رسول تھے اور گستاخ رسول کافر ہوتا ہے آپ اس پر مناظرہ کریں...جب یہ گئے تو بریلوی کہتے ہیں نہیں اس پر مناظرہ نہیں ہو گا۔ میں نے کہا کہ عبارات اکابر پر ہو گا... اگر مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ بزرگ ہیں تو احمد رضا بھی تو بزرگ ہے... اگر میرے بزرگ کی عبارت پہ بحث ہو سکتی ہے تو تیرے بزرگ کی عبارت پر بحث کیسے نہیں ہو سکتی...عبارات اکابر کا یہ معنی نہیں کہ دیوبند اکابر کی عبارات پہ بحث ہو... تو جس طرح دیوبند ی اکابر کی عبارت پہ بحث ہو سکتی ہے تو بریلوی اکابر کی عبارت پر بھی بحث ہو سکتی ہے۔

یا احمد رضا کو اکابر میں ماننا چھوڑ دو یا اس کی عبارات پہ تیاری کرو... اب چونکہ ہمارے مناظرہ کا عنوان یہ نہیں تھا اس لئے بریلوی ناچ رہے تھے... یہ عنوان ٹھیک ہے یا غلط ہے؟(سامعین۔ٹھیک ہے)پہلے عنوان یہ تھا کہ وہ عبارات اکابر پر اعتراض کرتا ہم صفائی دیتے... میں نے کہا ہم اعتراض کرتے ہیں تم صفائی دو... یا احمد رضا خان کو بزرگ ماننا چھوڑ دو یا اس کی عبارتوں کا دفاع کرو... اب بریلوی دوڑے کہتے ہیں ہمارے اکابر پر بھی ہو گا... تمہارے پر بھی ہو گا... میں نے کہا ٹھیک ہے مان لو لکھ دو ہم نے المہند کو لکھ دیا... ان عبارات کے مطابق جو احمد رضا خان نے اعتراض کئے تھے حسام الحرمین میں اس ترتیب پر مناظرہ ہو گا... خیر عبارت لکھی گئی اب بریلویوں نے دوڑنا شروع کر دیا اور اپنی جان چھڑائی... کس جگہ مناظرہ ہو گا جہاں چاہو ہم نے کہا ٹاؤن شپ طے کیا۔ کہتے ٹاؤن شپ میں نہیں شادی ہال میں ہو گا۔

میں نے کہا ان کو کہہ دو ہماری شرطیں ہیں کہ ایک ساتھ لے کر آؤ کہ اگر تمہاری شکست ہو گی تو ہمیں نکاح میں دو گے... شادی ہال میں مناظرہ کر لو کہتے ہیں کیا مطلب میں نے کہا مطلب بڑا صاف ہے شادی ہال میں شادی ہوتی ہے مناظرے تھوڑے ہوتے ہیں... شادی ہال کیوں بناتے ہیں شادی کے لئے یا مناظرے کے لئے... ہمارا بندوبست کرا دو شادی ہال میں مناظرہ کر لو... اگر بندوبست نہیں کرتے تو پھر مناظرہ شادی ہال میں نہیں ہو گا مسجد میں ہو گا... الحمد للہ ثم الحمد للہ وہ نہیں آئے اور دوڑ گئے میں کہتا ہوں مناظرے کا عنوان سمجھو۔

مناظرہ سیالکوٹ:

اب تقلید کے موضوع پر ہم مجیب ہوتے ہے اور غیر مقلد سائل ہوتا ہے... ایسے ہی ہوتا ہے ہم کہتے ہیں تقلید واجب ہے... ہم دلائل دیتے ہیں وہ اعتراض کرتا ہے۔ جب میرا سیالکوٹ میں غیر مقلدین کے ساتھ مناظرہ شروع ہوا تو میں نے پہلا سوال یہ کیا کہ مولانا آپ بتائیں کہ مناظرہ تقلید مطلق پر ہو گا... مجھے کہتا ہے کہ مولانا تقلید شخصی پر میں نے کہا نہیں تقلید مطلق پر ہو گا... کہتا آپ تقلید شخصی کو مانتے ہو میں نے کہا بالکل مانتا ہوں۔ میں نے کہا آپ تقلید مطلق کو مانتے ہو... کہتا ہے نہیں مانتا... میں نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے تو تقلید مطلق کو مانتا ہے اظہار نہیں کر رہا... اور میں مناظرے کے درمیان منوالوں گا کہ تو تقلید مطلق کو مانتا ہے... میں یہ عنوان کیوں لا رہا ہوں غیر مقلد تقلید مطلق پر مناظرے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔

تقلید مطلق کسے کہتے ہیں:

تقلید مطلق کا معنی کیا... کسی بھی آدمی کی بات کو اعتماد کے ساتھ بغیر مطالبہ

دلیل کے مان لینا تقلید مطلق ہے... اور شخص معین کی بات کو ماننا تقلید شخصی ہے... تقلید مطلق تو وہ کرتا ہے لہذا تقلید مطلق پر وہ مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گا... پندرہ منٹ لگے الحمد للہ وہ تقلید مطلق پر تیار ہو گیا... اب عوام بات سن رہی تھی اور میری طرف سے جو میرے ساتھ تھے آپ حیران ہونگے وہ سارے تبلیغی... سارے جماعت کے ساتھی میری جو ٹیم تھی وہ سارے تبلیغی جماعت کے... وہ خود سمجھے میری بات کو میں نے کہا بھائی ان کو سمجھاؤ خیر الحمد للہ انہوں نے میری بات کو سمجھا... جب تقلید مطلق طے ہو گیا غیر مقلد کہتا ہے مولانا بات شروع کریں... میں نے کہا ہم شروع تھوڑی کریں گے تم بتلاؤ تم تقلید کو کیا کہتے ہو۔ کہتا ہے بدعت ہے... قرآن وحدیث میں کوئی وجود نہیں... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل ثابت نہیں... میں نے کہا نہ حضرت اتنا شور نہ کرو۔

میں چھوٹی سے بات کہتا ہوں... تقلید شرک ہے یا شرک نہیں... اب پھر دائیں بائیں لگا رہا جب بات کرے میں نے کہا میرا ایک ہی سوال ہے تقلید شرک ہے یا نہیں... میں کہہ رہا ہوں بدعت ہے... میں نے کہا جواب دیں اس کا مطلب ہے کہ شرک نہیں ہے... اب غیر مقلد نہیں آرہا ہمارے تبلیغی بھائی کہتے ہیں یار یہ بات تو ہمیں سمجھ آگئی ہے کہ جب بدعت ہے تو شرک نہیں ہو گا... اب ہمارے ساتھی الحمد للہ تبلیغی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے اب وہ غیر مقلد کہنے پر مجبور ہو گیا۔

میں نے کہا جب تک تم فتوی نہیں لگاؤ گے میں مناظرہ شروع نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ تم تقلید کو شرک کہتے ہو... کہنے لگا مولانا جو بات میں کروں گا مناظرہ اس پر ہو گا جو ساتھ لڑکے آئے تھے میں نے کہا بیٹا آپ بتاؤ تقلید شرک ہے یا نہیں

؟ کہتاہے الحمدللہ شرک ہے... میں نے کہاجو الحمدللہ تو کہتاہے اپنے مولوی سے بھی کہہ دے وہ بھی الحمدللہ کہہ دے بات سنو وہ لڑکا کہتا ہے میں کوئی مولوی صاحب کی تقلید کرتاہوں... میں نے کہا اچھا اگر تو مولوی صاحب کی تقلید نہیں کرتا تو مناظرہ تو کرلے جو شرک کہتاہے... اس کو کیوں لایا مناظر بناکے اس کی تقلید کرتاہے تبھی تو مناظر اس کو مانا ہے... ورنہ مناظرہ تو کرلے اب جواب کوئی نہیں بن رہا۔

معاون شیخ الحدیث کا حال:

آخر کار ساتھ اسکے جو شیخ الحدیث مولوی اسلم معاون کا حال یہ تھا... اس نے کہاجی "کہہ دو شرک" ڈٹھی جائے گی (دیکھا جائے گا)... میں نے کہا تو کہہ دے پھر ویکھی جائے گی لگ پتا جائے گا... کہتاشرک ہے مولانا... بات شروع کریں... میں نے کہا میں یوں نہیں شروع کرتا میں نے کہا تقلید شرک ہے تو اس پر دستخط کرو... کہتا ہے آپ کریں میں نے کہا تقلید واجب ہے محمد الیاس گھمن... میں نے کہا اب آپ کریں... میں نے دو گواہ بنالئے... میں نے کہا اب آپ دعوی ثابت کرو کہتا ہے کیوں تقلید کو واجب آپ کہتے ہیں۔ میں نے کہا میں کیوں ثابث کروں میں نے لوگوں سے کہا کہ بھائی دیکھو مولوی صاحب نے کہا تقلید شرک ہے... اور میں کہتا ہوں تقلید واجب ہے... تو پہلے فتوی کس نے لگایا لوگوں نے کیا مولوی صاحب نے میں نے کہا جو فتوی پہلے لگائے وہ دلیل پہلے دے... جو فتوی بعد میں لگائے وہ دلیل بعد میں دے... پہلے فتوی حضرت نے لگایالہذا پہلے دلیل یہ دیں گے... جب ان کی دلیلیں ختم ہوگئی تو دلیل میں دوں گا۔

مناظرہ تقلید پر اور مدعی غیر مقلد... اب وہ دلیلیں دے رہاہے تقلید شرک

ہے اور میں توڑ رہا ہوں... مجھے اب دلیل دینے کی ضرورت نہیں تقلید کے واجب ہونے پر۔ میں اس لئے کہتا ہوں اصولی گفتگو سمجھو آدمی کو اصولی گفتگو کرنی آجائے تو یقین کریں دنیا کا غیر مقلد کیا کوئی باطل آپ کے سامنے آہی نہیں سکتا... اس لئے بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے بہت سارے ساتھی تعجب بھی کرتے ہیں لیکن میں تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ جب بھی کوئی فتنہ فون کرے میں کہتا ہوں ہم حاضر ہیں... اس لئے کہ ہمیں اپنے اصولوں پر استحضار ہے... اور ہمیں پتہ ہے کہ اپنے اصولوں کی بنیاد پر ہر فرقے سے گفتگو کیسے کرنی ہے... بات سمجھ گئے اصول پکے ہوتے ہیں تو میں اس لئے کہہ رہا تھا اہلحدیث غیر مقلد بدعتی ہے اور بدعتی نمبر ون ہے... ان کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو بدعتیوں کے ساتھ کرنا چاہیے... ان کو قرآن و سنت پر عمل کرنے والے کہہ کر نہ ساتھ ملایا کریں۔

قیامت کے دن روشنیوں والے:

اس لئے ہم کہتے ہیں قیامت کے دن روشنیاں ان کو نصیب ہونگی جو اہل السنت والجماعت ہیں... کیوں اللہ کی قسم پیغمبر آفتاب نبوت ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبر کے نجوم ھدایت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں... تو روشنیاں ان کو ملیں گی جو ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مانتے ہیں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ما من أحد من أصحابي يموت بأرض إلا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيامة

مشکوٰۃ ج 2 ص 562

کہ میرا صحابی رضی اللہ عنہ جس سرزمین پہ فوت ہو گا قیامت کے دن انکا قائد بھی ہو گا اور ان کا نور بھی ہو گا... جب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرا چمکے گا تو جو

اس کے سامنے کھڑا ہو گا تو اس کا چہرہ نہیں چمکے گا... ؟اس کا بھی چمکے گا... اگر سورج روشن ہوتا ہے تو سورج پڑتا ہے ہر چیز پر لیکن روشنیاں آئینہ سے نکلتی ہیں... دیواروں سے روشنی کبھی بھی نہیں نکلا کرتی... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نور پڑے گا لیکن اگر سامنے آئینہ ہو گا تو روشن ہو جائے گا... اور اگر کالے پتھر کی دیوار ہو گی تو وہ روشن نہیں ہو گی... اس لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ اس بات کو سمجھو کہ ہم اہل السنت والجماعت ہیں ایک بات ذہن میں آگئی۔

دوسری بات سمجھیں خلفاء راشدین کے متعلق ایک بات کہہ دوں... چلو اگلی بات کے ساتھ کہہ دوں گا... تکمیل دین کے حوالے سے اگلی بات میں نے کہا اہل السنت والجماعت کا ایک معنی اور ہے... اور سنت رسول بھی ذہن میں رکھ لیں... اور سنت صحابہ اور سنت خلفاء راشدین کے بارے میں ایک اصولی بات اپنے ذھن میں رکھ لیں... یہ بات سمجھ لیں گے تو تراویح کا مسئلہ... طلاق کا مسئلہ... جمعہ کے دن دوسری اذان کا مسئلہ اور بہت سارے امت کے اجماعی مسائل اسی سے حل ہونگے... اور غیر مقلدین کے جواب آپ اسی مسئلہ سے دیتے چلے جائیں گے۔

راولپنڈی کا واقعہ :

راولپنڈی میں تھے ایک بزرگ آئے اور ان کے ساتھ ایک بوڑھے آدمی غیر مقلد تھے... جیسے غیر مقلدین کا طریقہ واردات ہے وہ بوڑھا آیا اور کہتا میں جہلم میں مولانا عبداللطیف جہلمی دا بیان سنداسی... بڑا مزا اوندا سی... نال اک پراں مسجد سی... غیر مقلداں دی... میں سوچیا انہا دی گل تاں سنیے... عبداللطیف ہمیشہ کہتے یہ گندے ہیں میں نے کہا سنو تو سہی... یعنی آدمی یہ کہہ دے کہ گٹر ہے گٹر ہے تو آپ ایک

مرتبہ ناک ضرور ڈالیں گے بدبو آتی ہے کہ نہیں... یہی مطلب ہے اس کا... آپ کہتے ہیں مولوی صاحب نے دس مرتبہ گٹر کہا میں سونگوں تو سہی یہ کیا ہے مشک گلاب نہ ہو... عجیب بات ہے کہتا حضرت بار بار فرماتے گندے ہیں میں دیکھو تو سہی گندے ہیں کہ نہیں... کہتا میں چلا گیا میں نے مولانا مدنی صاحب کا بیان سنا بڑا متاثر ہوا... قرآن وحدیث کی بات جب کریں قرآن وحدیث کی بات... اور مولانا مدنی فرماتے تھے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے آدمی تھے... امام صاحب تو نیک عالم تھے... لیکن جو حنفی ہیں انہوں نے خود مسئلے گھڑے ہیں... اور نسبت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی ہے... امام صاحب کے یہ مسئلے نہیں ہیں۔

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا:

کیونکہ براہ راست امام صاحب پر تبرا کریں گے تو عوام جوتے مارے گی اس لئے امام صاحب پر تبرا کرنے کی بجائے یہ کہہ دو یہ مسئلے غلط ہیں... لیکن امام صاحب نے نہیں کہا بعد کے لوگوں نے نسبت امام صاحب کی طرف کر دی ہے... تاکہ حنفیت کا رد بھی ہو جائے اور عوام سے جوتے پڑنے سے بھی بچ جائیں... دونوں باتوں کا دفاع کرنے کے لئے موقف اختیار کیا... میں نے کہا اچھا بابا تو مطلب کی بات کر... باتیں ہوتی رہیں تین چار سوال لے کر آیا میں نے جواب سمجھائے الحمد للہ بڑا مطمئن ہوا۔

غیر مقلدین کی عادت:

1...اب غیر مقلدین کی عادت ہے کہ جب بھی آپ مطمئن کریں گے ایک اور شوشہ چھوڑے گا... اور اس کے ذہن میں ہوتا ہے کہ شاید یہ مجھے مطمئن نہ کر سکے... شاید کام چل جائے... وہ کوئی نہ کوئی بات ساتھ کہتا چلا جائے گا... آپ دو باتیں ذہن میں رکھ

پس جب بھی غیر مقلد آپ سے بات کرے گا... اور آپ کو کہے گا آپ بات کریں میں سن رہا ہوں...یا آپ بات کریں گے وہ کتاب دیکھے گا اگر اس کے پاس کتاب ہوئی تو...وہ دیکھے گا آپ کی طرف اور ساتھ ساتھ جواب سوچتا رہے گا... تاکہ آپ کی دلیل اس کے دماغ میں ہی نہ جائے... یہ طرز ہے غیر مقلدین کا جب آپ گفتگو کریں گے۔

2... جب یہ مرحلہ آپ نے حل کر لیا کہ بات سنالی ایک بات سمجھ آئی تو سمجھنے سے پہلے ایک اور بات شروع کر دے گا... تاکہ ایک بات حل نہ ہو... اور دوسری بات شروع ہو جائے... ایک موضوع پر کبھی غیر مقلد آپ سے بات نہیں کرے گا... مجھے کہنے لگا مولانا میں ایک سوالآپ سے کرتا ہوں میں نے کہا فرمائیں... اصل اس کا تعلق ہے دین کامل کے ساتھ لیکن خلفاء راشدین کی بات آئی میں بات سمجھانے لگا ہوں تاکہ کل کوئی بات کہہ دے تو آپ کے ذھن میں بھی ہونی چاہیے۔

محبت صحابہ یا بغض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم...؟

مجھے کہتا ہے مولانا دین کامل ہے... میں نے کہا کامل ہے... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کامل ہوا... یہ جو آپ کہتے ہیں تراویح بیس رکعات حضرت عمر کے دور میں شروع ہوئی میں نہیں مانتا... کیوں نہیں مانتا اس لئے کہ دین کامل ہو گیا اور کامل ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اضافہ کرنا بھی بدعت ہے... جب نبی پاک نے دین کامل دیا تو اس میں میں کیسے مان لوں کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین میں کمی کی کر سکتے ہیں... اب بظاہر فاروق اعظم کی محبت ہے یا نہیں؟ بولیں بھائی۔ اب دیکھیں غیر مقلدین نے اس بوڑھے بیچارے کو کیسے زہر پیلایا... اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے انسان تصور بھی نہیں کر سکتا... اس انداز میں مجھے کہتا ہے کہ فاروق اعظم کے

بارے میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لو کان بعدی نبی لکان عمر
ترمذی ج 2 ص 209

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر تو اللہ نے حق کو جاری کر دیا... میں نہیں مانتا کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین کے اندر اضافہ کریں... میں نہیں مانتا میں نے کہا اچھا آپ پھر کیا کہتے ہیں... میں کہتا ہوں خلفاء راشدین کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا دین دیا تھا اتنا ہی آگے پہنچایا... جو لوگ کہتے ہیں حضرت عثمان نے حضرت علی نے فلاں فلاں خلیفہ راشد نے اضافہ کیا وہ غلط کہتے ہیں... اور ان خلفاء کی طرف نسبت غلط ہے اب دیکھیں کہ صحابہ کے ساتھ محبت کا کتنا پیارا عنوان ہے... اتنا پیارا عنوان کہ آپ کے لئے عوام میں جواب دینا مشکل ہو جائے۔

تین ضروری باتیں:

میں نے کہا چاچا جی اب تین باتیں آپ سمجھیں۔

1... یا تو یہ مان لیں کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے اندر اضافے کا اختیار دیا تھا۔

2... دوسری بات یہ مان لیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں دیا تھا... اور خلفاء راشدین نے اضافہ کیا تھا... اور العیاذ باللہ گناہ کیا تھا۔

3... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں دیا تھا... اور خلفاء راشدین نے اضافہ بھی نہیں کیا تھا... جو لوگ کہتے ہیں اضافہ کیا تھا وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔

مولانا آپ یہ لکھ لیں بس میں جو کہتا ہوں لکھ لیں وہ بڑی اہم بات ہوتی ہے... میں نے کہا بابا جی آپ فرمائیں آپ کیا بات کہنا چاہتے ہیں... جب بھی کسی سے بات کرو تو یوں

وضاحت بڑی کیا کرو غیر مقلد وضاحت نہیں کرے گا... جب آپ لوگ کریں گے تو آس پاس کے لوگ سنیں گے اور کہیں گے مولانا بات ٹھیک کہتے ہیں... جیسا کہ میں نے پہلے رفع یدین پر بات آپ کے سامنے سمجھائی... جس جگہ پر ہماری گفتگو تھی آپ یقین کریں لوگ سننے والے عش عش کر اٹھے... کہ مولوی صاحب جو بات کہتے ہیں ہمیں سمجھ آتی ہے۔ اس پر میں نے جو گفتگو سنائی غیر مقلد ایک بھی حدیث نہیں پیش کر سکا میں نے کہا کہ اب کہہ دو کہ نہیں نہیں آئندہ دکھا دیں گے... کوئی بات نہیں ہمیں وقت دے دو کہتا ہے جی ہم دکھا دیں گے... اب دکھا میں نے کہا سنو! میں نے پھر سنائی میں نے کہا امام بخاری کا استاد... امام حمیدی اپنی کتاب مسند حمیدی میں لکھتا ہے... عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اخبار الفقہاء والمحدثین میں علامہ کرمانی لکھتا ہے... امام ابو داؤد کہتا ہے... سنو سنن نسائی والا کہتا ہے... سنو حوالوں کی جب لائنیں لگائیں سننے والے پریشان ہو گئے ترک رفع یدین پر اتنی احادیث موجود ہیں میں نے تین باتیں کی۔

باباجی کا جواب:

باباجی کا جواب سنو باباجی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کو اضافے کا اختیار نہیں دیا... میں نے کہا ٹھیک ہے... میں نے کہا باباجی پکے رہنا اپنی بات پر، ابھی آپ نے بھاگنا ہے... میں نے کہا باباجی آپ کو غیر مقلد نے گمراہ کرنے کے لئے ایسی بات کی ہے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے... بابا کہنے لگا مولانا آپ یہ کیسی بات کرتے ہیں... میں قسم چک کے آکھنا اے گل مینوں غیر مقلد انہی سمجھائی... اے میرے دل وچ آئی اے... میں نے کہا عجیب بات یہ ہے جو انہوں نے کتابوں میں لکھی ہے وہ تیرے دل میں آئی ہے... ہمارے دل میں کیوں نہیں آئی... یعنی جو بات وہ

لکھتے ہیں وہ تیرے دل میں کیسے آئی... یہ مجھے بات نہیں سمجھ آرہی۔

ہم یہاں گوجرنوالہ گئے جلسہ تھا بیان کیا مماتیت کا گڑھ ہے بہت سارے لڑکے اکھٹے ہو گئے نوجوان کلین شیو تھے... کہتے ہیں مولوی صاحب دیکھو اَسی مولوی نہی بالکل جاہل ہاں... ان پڑھ ہاں... اسی دو چار گلاں پو چھنڑیاں نے بالکل ساڈی گل تے یقین کرو... اے گلاں سانوں کسے سمجھایاں نہی بس ساڈے دل وچ سوال اوندے نے ساڈادل کر دا اے کر یے... اندازہ کرو سوال کیا بہت سارے سوالات۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عذاب وثواب کا مشاہدہ:

ایک سوال یہ کیا میں نے پہلے لاہور میں بھی سنایا تھا... مجھے کہتا ہے نبی پاک معراج پر گئے میں نے کہا جی گئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب وثواب کا مشاہدہ کیا...؟ میں نے کہا کیا... کہتا ہے عذاب اس قبر میں... مشاہدہ اوپر... کیسے؟ کیا ہمارا اہل السنت والجماعت کا موقف کیا ہے... کہ عذاب وثواب کس قبر میں؟ (سامعین اسی قبر میں) جس قبر میں مردے کو دفن کیا جاتا ہے... اسی میں عذاب وثواب ہے... کہتا ہے آپ کہتے ہیں عذاب وثواب اس قبر میں نبی نے تو مشاہدہ اوپر کیا تھا... اگر عذاب اس قبر میں مشاہدہ کیسے کیا تھا؟ اب بتاؤ یہ بات دل میں آئی ہوتی ہے یا کسی مولوی نے سمجھائی ہوتی ہے (سامعین... سمجھائی ہوتی ہے) یہ بات کبھی آپ کے دل میں آئی... معراج کے واقعات آپ نے سنے ہیں... تقریریں سنی ہیں کبھی اشکال آپ کے ذہن میں آیا... جو خطباء تقریریں کرتے ہیں ان سے پوچھو کبھی ان کے ذہن میں آیا۔

یہ کہتا ہے میرے دل وچ آیا... میں نے کہا بہت اچھی بات ہے میں نے کہا تیرے دل وچ سوال آیا میرے دل وچ جواب آیا... اور تجھے کسی نے سوال نہیں بتایا

میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں مجھے کسی نے جواب نہیں بتایا... میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں اگر سوال تیرا ہے تو بہت اچھی بات تو جواب میرا ہے تیرا اپنا سوال میرا اپنا جواب... اب جواب سنیں میں نے اسے کہا کہ ثواب کی بات فی الحال رہنے دیں میں عذاب کی بات کرتا ہوں عذاب اچھے آدمی کو ہوتا ہے یا برے کو؟... کہتا ہے برے کو... میں نے کہا برے کی روح کو ہوتا ہے یا جسم کو... ؟ کہتا ہے روح کو... میں نے کہا برے کہ روح سجین میں ہوتی ہے یا علیین میں...؟ کہتا ہے سجین... میں میں نے کہا سجین اوپر ہے یا نیچے...؟ کہتا ہے نیچے۔ میں نے کہا اوپر مشاہدہ حضور نے کس بات کا کیا... آپ نہیں سمجھے بات کو میں نے کہا یہ بات تو عام ہے جو تیرے دل کی بات ہے... میں تو وہ پوچھ رہا ہوں۔ میں نے کہا عذاب برے کو یا نیک کو کہتا ہے برے کو... روح کو یا جسم کو یہ اس کا عقیدہ ہے... ہم تو روح مع الجسم کے قائل ہیں... کہتا ہے روح کو... میں نے کہا برے کی روح سجین میں یا علیین میں... کہتا ہے سجین میں... میں نے کہا سجین اوپر ہے یا نیچے؟ کہتا ہے نیچے... میں نے کہا اوپر مشاہدہ کس بات کا تھا...؟ کہندا اے ہنڑ تسی دسو میں نے کہا میں تے دساں گا... گل فر ہمارے اوپر آگئی تسی دسو... میں نے کہا بھائی بات سمجھو امام صاحب کا جو موقف تھا وہ ظاہر ہے جو بڑوں کا مزاج ہے وہ چھوٹوں میں منتقل ہوتا ہے۔ فطری بات ہے ہم نے انکو امام مانا تو ان کا ذوق ہماری طرف منتقل ہونا ہے... ہم ذوق حنفی کے پابند ہیں۔

تطبیق احادیث میں ذوق ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

میں نے کہا امام صاحب کا ذوق یہ تھا... اللہ کے پیغمبر کی اگر دو حدیثیں آجائیں تو چھوڑنا نہیں ہے دونوں پر عمل کرنا ہے... ہم کسی ایک کو نہیں چھوڑتے ہم

دونوں پر عمل کرتے ہیں... میں اس پر ایک مثال دیتا ہوں... غیر مقلدین کا اور ہمارا جب جھگڑا ہوتا ہے... تو غیر مقلد کہتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ سینے کے اوپر باندھیں... اور ہم کیا کہتے ہیں؟ (سامعین۔ناف کے نیچے) میں اس لئے کہتا ہوں ہمیں اپنے موقف کا نہیں پتہ ہم کہتے ہیں... نماز میں ناف کے نیچے بائیں ہتھیلی دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں... تین انگلیاں کلائی پر رکھیں... چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے آپ بائیں ہاتھ کو پکڑ کر رکھیں۔ اب ہم پورا مسئلہ بیان کرتے ہیں... غیر مقلدین پورا مسئلہ بیان نہیں کرتے کیوں اس کے پاس حدیث ہے نہیں... اور ہمارے پاس کئی حدیثیں ہیں۔

حدیث نمبر... 1

صحیح ابن حبان کی روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نحن معاشر الانبیاء امرنا ان نمسك بایماننا علی شمائلنا

صحیح ابن حبان ج 3 ص 130

ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑیں ایک حدیث ہو گئی دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑیں۔

حدیث نمبر... 2

"من سنة الصلاة وضع الكف على الكف تحت السرة"

حاشیہ ابی داود ج 1 ص 117

نماز کی سنت اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ یعنی ہتھیلی کے اوپر ہو... اب دیکھیں حدیث کئی قسم کی آ گئی... کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

حدیث نمبر... 3

ایک حدیث آگئی کہ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑیں۔

ترمذی ج 1 ص 59

حدیث نمبر... 4

حدیث بخاری کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے باب وضع الیمنی علی الیسری

بخاری ج 1 ص 102

امام بخاری نے باب قائم کیا حدیثیں کتنی ہو گئیں؟ (سامعین چار)

اب امام صاحب فرماتے ہیں چاروں پر عمل کرو... دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں کی پشت پر رکھو... اس پر بھی عمل ہو گیا یہ تین انگلیاں بائیں کی کلائی پر رکھ دو... اوراس پر بھی عمل ہو گیا... اور ہاتھ ناف کے نیچے رکھو تا کہ چاروں احادیث پر عمل ہو جائے... ہم چاروں احادیث پر عمل کرتے ہیں... اور غیر مقلد ایک پر بھی نہیں کرتا۔ اب بتاؤ ہم نے تمام احادیث پر عمل کیا یا نہیں یہ امام صاحب کا ذوق ہے... اب ظاہر ہے وہ ذوق ادھر منتقل ہونا ہے... میں نے کہا ہم احادیث کو چھوڑتے نہیں ہیں... جو حدیث میں ہے کہ تحت السرۃ ہم اس کو بھی مانتے ہیں۔ اللہ کے نبی اوپر گئے مشاہدہ ہوا ہم اس کو بھی مانتے ہیں... اگر چہ احادیث دو قسم کی ہیں اور زیادہ مسئلہ انہی سے ثابت ہے کہ حضور کو عذاب کا مشاہدہ بیت المقدس سے پہلے پہلے ہوا تھا... زمین پر حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی "سیرت المصطفیٰ" میں یہی لکھا ہے... مشاہدہ پہلے ہوا تھا... لیکن میں اس روایت کو مان لیتا ہوں تمہاری فہم کے مطابق مانتا

ہوں۔

میں نے کہا بھائی جب رات کو چاند نکلتا ہے تو آپ یہ کہتے ہیں کہ آج یہ چاند کتنا خوبصورت ہے... یہ کہتے ہیں وہ کہتے ہیں ؟(سامعین ۔یہ) یہ چاند کتنا خوبصورت ہے اور رات کو جب ستارے نکلتے ہیں تو کیا کہتے ہیں کہ یہ ستارہ اگر یہاں ہو تو صبح صادق ہو جاتی ہے... یہ ستارہ یہاں پر ہو تو رات کے تین بج جاتے ہیں... اور یہ ستارہ یہاں پہ ہو تو نو بج جاتے ہیں... آپ ستارے کی طرف اشارہ یہ کا کرتے ہیں یا وہ کا کرتے ہیں؟ (سامعین یہ کا) حالانکہ یہ اسم اشارہ قریب کا ہے... اور ستارہ آپ سے دور ہے... تو اس میں اشارہ قریب کا نہیں بعید کا ہونا چاہیے تھا... آپ کے اور ستارے کے درمیان کروڑوں کلو میٹروں کا فاصلہ موجود ہے... لیکن اللہ نے جب آپ کے درمیان اور ستارے کے درمیان حجاب ختم کر دیا... آپ نے بعید کو "یہ" کہہ دیا... اللہ کے پیغمبر اوپر سے ارشاد فرمارہے تھے لیکن اللہ نے پیغمبر اور قبر کے درمیان پر دے ختم کر دیے... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر سے پوچھا اس کو عذاب کیوں ہوتا ہے... تو یہ کہہ سکتا ہے پیغمبر "اس" نہیں کہہ سکتا؟ کہتا ہے جی گل سمجھ آگئی... میں نے کہا اب اگلا سوال کر الحمد للہ ثم الحمد للہ میرا یہ مشاہدہ ہے دلائل کی دنیا میں آپ کوئی مماتی لائیں خلوت میں بیٹھ کر گفتگو کرے میرے رب نے چاہا تو حیاتی ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا آئے خلوت میں ظاہر ہے کہ جلوت میں عزت نفس کا مسئلہ بن جاتا ہے اس لئے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: "فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ"
سورۃ طٰہٰ پ 16 آیت نمبر 44

اے موسیٰ تو کبھی ان کو علیحدگی میں بات سمجھا یا کر۔ آدمی لوگوں کے

درمیان بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا... اللہ ہم سب کو راہ حق پر قائم ودائم رکھے۔

عنوان......... شیطان اور خناس

بمقام... .... لاہور

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔امابعد:فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ' وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

سورۃ الذاریات پ 27 آیت نمبر 56

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید۔

تمہید:

میرے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو! اور مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوانو دوستو بھائیو !اتحاد اہل السنت والجماعت کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع جو منعقد ہو گا... آج کی تقریر سے اس کا آغاز کیا جارہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ حق جل مجدہ عافیت کے ساتھ ہر ماہ اس اجتماع کو منعقد کرنے کی توفیق عطاء فرمائے... اللہ رب العزت شرور اور مسائل سے محفوظ رکھے... جو دینی کاموں کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں... آپ حضرات اس بارے میں سعادت اور مبارک بادی کے مستحق ہیں۔

نیک کام کا اجر :

کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا‘‘

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جز 12ص 300

کہ جو انسان نیک کام شروع کرتا ہے اس نیک کام کا اجر اللہ اس کو بھی عطاء فرماتا ہے... اور جو انسان اس نیک کام کو کرتا ہے ان سب کا اجر اللہ اس کرنے والے کو عطا فرماتے ہیں... اس ماہانہ اجتماع میں ان شاء اللہ العزیز جس طرح مولانا عبد الشکور حقانی دامت برکاتہم صاحب فرما رہے تھے ایک تو آئندہ ہونے والے اجتماعات کا اعلان بھی کر دیا جائے گا... اور ہر اجتماع میں بیان کئے جانے والا مسئلہ اور عقیدے کا اعلان پہلے کر دیا جائے گا... مثال کے طور پر آج ہمارا پہلا اجتماع ہے...اس میں بنیادی گفتگو عقائد اور مسائل کے حوالے سے آج عرض کر دوں گا...ان شاء اللہ آئندہ جو پانچ جنوری کو اجتماع ہو گا... اس اجتماع میں آپ کے سامنے سردیوں میں پیش آنے والا ایک اہم مسئلہ کہ جرابوں پر مسح ہوتا ہے یا نہیں ہوتا...اس مسئلہ پر ان شاء اللہ تفصیلاً گفتگو ہو گی۔

اس لئے کہ یہ موسم اور سیزن کے حوالے سے ایک اہم مسئلہ ہے... پھر آئندہ جو اجتماع ہو گا اس کا اعلان پانچ جنوری میں کر دیا جائے گا...تاکہ آنے والے حضرات یہ بات ذہن نشین فرمالیں... کہ آج اس مسئلہ پر گفتگو ہو گی...اور اس مسئلہ کے متعلق مذہب مخالف کی اگر آپ نے کتاب کا مطالعہ کیا ہو... کسی شخص نے آپ کو دلیل دی ہو... آپ کے ذہن میں وسوسہ یا شبہ پیدا کیا ہو... آپ اس وسوسے اور شبہ کو لیں

کر آئیں گے تو اس اجتماع میں ان شاء اللہ سارے وساوس اور شبہات صاف ہو جائیں گے... پھر بھی اگر کوئی مسئلہ دوران تقریر مقرر بیان نہیں کرتا اس کے دماغ اور ذہن میں بات نہیں رہتی آپ حضرات بیان کے اختتام پر چٹ لکھ کر خطیب کے حوالے فرما دیں... اور جو چٹ آپ دیں گے اس کا جواب ان شاء اللہ اسٹیج سے آجائے گا۔

اجتماع کا مقصد:

نتیجہ یہ نکلے گا... کہ ایک مسئلہ ہر مہینہ دلائل کے ساتھ ہمارے سامنے آتا رہے گا... تو اللہ رب العزت نے چاہا... تو اہل سنت کے وہ معروف مسائل جن پہ عموماً اہل باطل حملہ آور ہوتے ہیں... ان مسائل پر آپ عمل کریں گے... تو صرف اس لئے نہیں کہ ہمارے اکابر نے فرمایا اس لئے بھی کہ ہمارے اکابر کے پاس وہ دلیل تھی... جو ہمیں پہلے نہیں آتی تھی۔ مگر اب آگئی ہے... تو اس اجتماع کا بنیادی مقصد یہ ہے... نہ یہ کہ کسی فرقہ پر کیچڑ اچھالنا... کسی پر طنز کرنا... اور طعن کرنا... نہ کسی پر سب وشتم کرنا... یہ قطعاً اجتماع کے مقاصد میں سے نہیں ہے... ہم اپنے اہل السنت والجماعت کے عقائد اور مسائل کا تحفظ اور بقاء چاہتے ہیں... ہم یہ چاہتے ہیں کہ جس شخص نے کلمہ پڑھا اور وہ مسلمان ہے اور شرک وبدعت سے بے زار ہو کر اہل السنت والجماعت میں شامل ہوا... کم از کم اس آدمی کو اپنے مسائل اور دلائل آئیں... اگر دلائل اور مسائل یاد نہیں ہوتے تو کم از کم وہ اس نتیجے پر ضرور پہنچے گا... کہ ہمارے اکابر کے پاس دلائل موجود ہیں... اگرچہ ہمیں نہیں آتے۔

اس کا ذہن اور دماغ مطمئن ہو گا... تو پھر ظاہر ہے کہ جب انسان کام کرتا ہے تو اس کے کام کرنے کی نوعیت بڑھ جاتی ہے... ایک ہوتا ہے آدمی کو مشاہدہ کی وجہ

سے چیز ملتی ہے... یا آدمی کو چیز ملتی ہے یقین اور تجربہ کی بنیاد پر... اور کبھی ایک چیز کو انسان حاصل کرتا محض اعتماد کی وجہ سے... اگر آدمی کو اعتماد بھی ہو یقین اور تجربہ بھی ہو تو آدمی مزید یقین اور قوت کے ساتھ اس پر عمل کرتا ہے... حق جل مجدہ مزید ہمیں اپنے عقائد اور مسائل کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے کی توفیق عطا فرمائے... میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم کی مختصر سی آیت تلاوت کی ہے "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"

سورة الذاريات پ 27 آیت نمبر 56

خالق نے اس آیت میں اعلان کیا ہے میں نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ اللہ نے انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت قرار دیا۔

عبادت کسے کہتے ہیں:

عبادت کسے کہتے ہیں ہر آدمی عبادت کی شرح اپنے ذوق کے مطابق کرے گا... اہل السنت والجماعت کے ہاں عبادت کس عمل کو کہتے ہیں... عمل وہ عبادت ہے جس میں بنیادی طور پر تین شرطیں پائی جائیں... اگر ان میں سے ایک بھی شرط مفقود اور گم ہو گئی تو عمل عبادت نہیں بنتا۔

1... جو عمل ہم کرنا چاہتے ہیں اس عمل کا حکم اللہ نے دیا ہو۔

2... جو عمل ہم کرنا چاہتے ہیں اس عمل کا طریقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہو

3... جو طریقہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اس کو نقل اصحاب پیغمبر نے فرمایا ہو۔

تو عبادت کسے کہیں گے آسان لفظوں میں عبادت کا معنی یاد رکھ لیں... حکم

اللہ کا ہو طریقہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو... اور نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر ہوں... اگر حکم اللہ کا نہ ہو تو بھی عبادت نہیں ہو گا... اگر طریقہ پیغمبر کا نہیں ہے تو بھی عبادت نہیں ہو گا... اگر نقل اصحاب پیغمبر نہ کریں گے تو بھی عبادت نہیں بنے گی... اب یہ بات ہمیں کیسے معلوم ہو کہ حکم اللہ کا ہے... ہمیں کیسے پتہ چلے طریقہ پیغمبر کا ہے... ہمیں کیسے معلوم ہو کہ نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر ہیں... یہ انسان براہ راست خود مطالعہ کر کے حاصل نہیں کر سکتا... اس کے لئے آدمی کو دو چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

1... آدمی کے پاس علم ہو۔

2... آدمی کا اصحاب علم سے رابطہ ہو آدمی کا مطالعہ بھی ہو... اور صاحب مطالعہ سے تعلق بھی ہو آدمی کے پاس کتب بھی ہوں... اور کتب کے ماہرین کے ساتھ تعلق بھی ہو... یہ دو باتیں معلوم ہوں تو انسان حکم شریعت کو سمجھتا ہے... اگر یہ دو باتیں انسان کو معلوم نہ ہوں تو انسان حکم شریعت کو نہیں سمجھتا... میں نے ان دو باتوں کا تذکرہ اس لئے کیا یہ بات ذہن نشین کر لیں۔

دنیا دار العمل اور آخرت دار الجزاء:

خالق نے اس جہان کو پیدا کیا اللہ نے اس جہاں کو دار العمل بنایا اللہ نے آئندہ آنے والے جہان کو دار الجزاء بنایا... ہم عمل کریں گے اس دنیا میں اس کا بدلہ اور جزا دیں گے اس جہاں میں تو اس دنیا میں عمل کون سے کریں گے جس عمل پر اللہ جزا اچھی دے گا... کون سا عمل کریں گے جس پر اللہ بدلہ دے گا تو وہ عمل ہو گا عبادت کے لائق اور عبادت وہ عمل ہو گا کہ جس میں تین چیزیں ہوں تو عمل عبادت نہیں بنتا

موجد اپنی ایجاد کو تباہ نہیں کرتا:

اللہ نے اس جہان کو پیدا کیا... یہ مخلوق اللہ کی ہے اور صرف مخلوق نہیں یہ اشرف المخلوق انسان ہے... اور دنیا کا کوئی موجد اپنی ایجاد کو برباد نہیں کرتا... تو اللہ اپنی مخلوق کو برباد کیسے کر سکتا ہے... اگر معمار اور مستری ایک مکان کو تعمیر کرے تو مستری کبھی بھی نہیں چاہتا کہ میرا مکان ٹوٹ جائے... مستری کبھی نہیں چاہتا کہ میرا مکان تباہ ہو جائے۔ مستری کبھی نہیں چاہتا یہ ایک الگ بات ہے کہ مکان کی ایک مدت ہے... اس مدت کے بعد مکان نے گرنا ہی تھا... لیکن مستری نہیں چاہتا۔...اللہ رب العزت تو خالق ہیں اللہ نے اشرف المخلوقات کو پیدا کیا... تو رب یہ نہیں چاہتا کہ میرا بندہ فنا ہو جائے... رب یہ نہیں چاہتا کہ میرا بندہ برباد ہو جائے... اللہ رب العزت بندہ کی پیدائش کے بعد بندہ کو ابدی زندگی عطاء فرماتے ہیں... ہاں یوں ہو گا کہ کبھی انسان کی ہیئت بدل جائے گی۔ کبھی انسان کے وجود کا نقشہ بدل جائے گا... بندہ بندہ ہی رہتا ہے جب رب نے اس کے اندر روح ڈال دی... یہ بچہ تھا بچپن سے جوان ہوا جوانی سے بڑھاپے سے موت تک۔

موت کا معنی:

کہ موت کا معنی یہ تھا کہ انسان اس عالم سے اس عالم میں منتقل ہو گیا... اس جہاں سے اس جہاں میں چلا گیا... انسان فناء نہیں ہوتا بلکہ جہان بدل جاتا ہے... اگلے جہان میں وجود موجود ہے مگر ہمیں نظر نہیں آتا... عالم حشر میں موجود ہو گا... پھر ہمیں نظر نہیں آئے گا... ایک جہاں یہ ہے... اور ایک جہاں وہ ہے... اللہ اس جہاں میں بندے کو اچھی حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں... اس جہاں میں بھی اللہ بندے کو اچھی

حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں... اس لئے خالق نے قرآن کے اندر ایک دعا کا حکم دیا... یہ بندے مانگیں کیوں کہ یہ بندے مجھے بڑے پسند ہیں :

دنیا اور آخرت اچھی ہونے کی دعا:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سورۃ بقرۃ پ 2 آیت نمبر 201

اللہ دنیا دے تو اچھی دے... اللہ آخرت دے تو بھی اچھی دے... یہ کمال نہیں ہے کہ آدمی کہے ہم اللہ سے جنت مانگتے ہیں... دنیا نہیں مانگتے ارے دنیا کیوں نہیں مانگتے ارے دنیا کو کیوں نہیں مانگتا رب نے دنیا تیرے لیے پیدا کی... تجھے مانگنی چاہیے حرام طریقہ سے نہ مانگ حلال طریقہ سے مانگ... ذلت کے ساتھ نہ مانگ عزت کے ساتھ مانگ فقر کوئی کمال نہیں ہے... میں عرض کرتا ہوں اللہ چاہتا ہے کہ اس دنیا میں بھی بندہ دنیا پائے تو اچھی پائے اگلے جہاں میں آخرت پائے تو بھی اچھی پائے ۔

دنیا کے حصول کے لئے تین چیزیں:

جو بندہ اس دنیا میں دنیا کا حصول چاہے تو اللہ رب العزت نے اس دنیا میں دنیا کے حصول کے لئے تین چیزوں کا اہتمام فرمایا:

1...ایک ہوتا ہے کسی چیز کے حصول کے لئے سیزن ۔

2...ایک ہوتا ہے کسی چیز کے حصول کے لئے منڈی ۔

3...اس نعمت کے حصول کے لئے ماہرین ۔

مثال نمبر 1:

یہ تین چیزیں ہیں اگر آپ گندم لینا چاہیں تو گندم آپ کے بازار سے بھی مل

جائے گی... لیکن گندم منڈی سے بھی مل جائے گی... دونوں میں فرق کیا ہے آپ کے امر سدھو میں گندم مہنگی ہو گی... لیکن منڈی میں سستی ہو گی... گندم آپ کو آج بھی ملے گی آج گندم کو کاشت کیا جارہا ہے... جن دنوں میں گندم کی کٹوتی ہوتی ہے آپ ان دنوں میں لو تو سستی ملے گی... اگر سیزن میں خریدو تو گندم سستی ملتی ہے... اگر سیزن کے بعد خریدو تو گندم مہنگی ملتی ہے... اللہ نے دنیا کی نعمت کے لئے دو چیزیں بنائی

1... اس نعمت کے لئے سیزن

2...اس نعمت کے لئے منڈی

اگر انسان سیزن میں چیز لے تو پیسے کم لگتے ہیں اور مال زیادہ ملتا ہے... اگر منڈی میں جا کر لیں تو پیسے کم لگتے ہیں اور مال زیادہ ملتا ہے... اور اگر سیزن بھی موجود ہو منڈی بھی موجود ہو... مگر انسان کبھی خطاء کر جاتا ہے... تو اس کے لئے ہم تلاش کرتے ہیں کسی ماہر کو... ابھی قربانی کا سیزن آرہا ہے۔

مثال نمبر2:

قربانی کے جانور تلاش کریں گے ہم جانور کے لئے امر سدھو کے بازار میں نہیں آتے... بلکہ جانوروں کی منڈی میں جاتے ہیں... ہم کوشش کرتے ہیں کہ قصائی لے لیں ہمیں دھوکا نہ لگ جائے... ہمارے ساتھ فراڈ نہ ہو جائے... ایسا آدمی لے لیں جو جو جانور خریدنے کا ماہر ہو... تاکہ ہمیں دھوکا نہ لگے... منڈی میں گئے ہم۔ ہم نے ماہر کو تلاش کیا سیزن موجود ہے... مگر ہم نے ماہر کو تلاش کیا... اگر آپ دنیا کی نعمت لینا چاہیں تو ایک سیزن میں لیں... اور منڈی میں جا کر لیں... اور ماہر کو لے کر جائیں... تو جس طرح دنیا کے حصول کے لئے میرے رب نے سیزن بنائے... دنیا کے حصول

کے لئے میرے رب نے منڈی بنائی... اور سیزن اور منڈی کو سمجھنے کے لئے رب نے ماہرین پیدا کئے۔

منڈی کو سمجھنے کیلئے ماہرین کی ضرورت:

ایک بات اور ذہن نشین فرمالیں اس بات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے... کبھی سیزن بھی موجود ہو گا... منڈی بھی موجود ہو گی... آپ مال کو لینا چاہیں گے لیکن دنیا کے لوگ آپ کو خراب کرنے کے لئے لوکل مارکیٹ میں چھوڑتے ہیں... وہ آپ کی منڈی میں مال کو نقصان دیتا ہے... سیزن موجود ہونے کے باوجود مال کو خراب کرتا ہے... وہ مال کو تباہ کرتا ہے... اس سے بچنے کے لئے پھر ہم ترتیب لگاتے ہیں... کہ منڈی میں جائیں... پھر بھی ہمارے ساتھ دھوکا ہو جائے... ماہر موجود ہے ہمارے ساتھ پھر بھی فراڈ ہو جائے... ہم ان دھوکا بازوں اور فراڈیوں سے بچنے کے لیے ترتیب بناتے ہیں۔ بالکل اللہ نے عبادت کیے لئے ایک سیزن بنایا ہے... عبادت کے لئے ایک منڈی رکھی ہے... میں اس منڈی کو مقام مقدس کہتا ہوں... رب نے عبادت کے لئے موسم بھی بنایا... رب نے عبادت کے لئے مقامات مقدسہ بھی بنائے... کہ اگر اس سیزن میں عبادت کرو اجر بڑھ جاتا ہے... سیزن گزر جائے عبادت کرو اجر کم ملتا ہے۔

مثال نمبر 3:

رمضان میں عبادت کریں اجر ستر گنا ہے... رمضان کے علاوہ شوال میں کریں اب ستر گنا نہیں ہے ایک گنا ہی ملے گا... تو اللہ رب العزت نے موسم بنایا... اور پانچ وقت رب نے یہ سیزن اوقات بنائے ہیں... ظہر کی نماز ظہر میں پڑھیں اجر الگ ہے... ظہر قضاء کر کے پڑھیں اجر کم ہے... عصر کی نماز عصر میں پڑھیں تو اجر زیادہ

ہے... عصر کی نماز قضاء کر کے مغرب میں پڑھیں تو اجر کم ہے... وقت میں عبادت کریں محنت وہی ہو گی مشقت وہی ہو گی اجر بڑھ جائے گا... ہفتہ کے دن رب نے سیزن بنایا جمعہ... اب جمعہ کے دن رب نے جو برکات عطاء فرمائی ہیں... وہ عام دنوں میں نہیں ہیں اور پورے سال میں برکت کا مہینہ اللہ نے بنایا رمضان۔

رمضان برکت کا مہینہ:

جو رمضان میں برکات ہیں وہ غیر رمضان میں نہیں... سال بھر کی راتیں موجود مگر جو ثواب لیلۃ القدر میں ملتا ہے... وہ عام رات کو نہیں ملتا... میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رب نے موسم بنائے ہیں... روزانہ پانچ اوقات مقرر کر دیئے... ہفتہ میں جمعہ کا دن بنایا... سال میں رمضان کا مہینہ مقرر کیا... رمضان کا مہینہ یہ تو موسم اور سیزن تھے... آگے آپ اہم مقامات کو دیکھیں... آپ وضو کریں اور وضو کر کے گھر میں نماز پڑھیں ایک نماز کا اجر ملے گا... اگر مسجد میں پڑھیں گے تو ستائیس نمازوں کا اجر ملے گا... بیت المقدس میں جا کر پڑھیں ایک ہزار کا اجر ملے گا... مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھیں پچاس ہزار کا اجر ملے گا... فی سبیل اللہ پڑھیں انچاس کروڑ کا اجر ملے گا... اجر بڑھ گیا۔ جب جگہ بدلی ہے اجر بدلا ہے... موسم بدلا اجر بدلا... میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح دنیا کی نعمت کے لئے اللہ سیزن بھی بناتے ہیں... دنیا کی نعمت کے لئے اللہ منڈی بھی بناتے ہیں... دینی عبادات کے لئے موسم بھی بنایا ہے... اللہ نے دینی عبادات کے لئے مقدس مقامات بھی بنائے ہیں... اب میرے اور آپ کے ذمہ موسم کی عبادت موسم میں کریں... ہمارے ذمہ عبادت مقامات مقدسہ میں کریں

عبادت کا ماہر کون ہے...؟

عبادت کریں اپنی مرضی سے نہ کریں... جو عبادت کا ماہر ہے عبادت کریں تو اس سے پوچھیں... جو عبادت کو جانتا ہے عبادت کا ماہر کون ہے... ؟

1...اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس پہ اللہ آسمان سے وحی بھیجتا ہے۔

2...پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو وحی کو اترتے دیکھتا ہے۔

3... مجتہد اور فقیہ جو قرآن وسنت پر نظر رکھتا ہے۔

عبادت کر عبادت کے موسم میں... عبادت کر عبادت کی جگہ میں... عبادت کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر... اگر نبی کا زمانہ نہیں پایا عبادت کر صحابی سے پوچھ کر۔ اگر صحابی کا زمانہ نہیں پایا عبادت کر مجتہد سے پوچھ کر... نتیجہ کیا نکلے گا جو پیغمبر کے ساتھ لگ جاتا ہے وہ شیطان سے بچ جاتا ہے... پیغمبر کے صحابی کے ساتھ لگ جاتا ہے تب بھی شیطان سے بچ گیا... اور اگر مجتہد کے ساتھ لگ گیا تو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انما فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد“

ترمذی ج 2 ص 554

اگر عبادت کرتا ہے مگر وہ ماہر نہیں ہے... عبادت کرتا ہے مگر وہ مجتہد نہیں ہے۔ عبادت کرتا ہے مگر وہ فقیہ نہیں ہے... شیطان اس سے بھی ڈرتا ہے... میں نے ایک جملہ عرض کیا تھا... اگر آپ کو یاد ہو کہ سیزن موجود ہو گا... منڈی موجود ہو گی... ماہر موجود ہو گا... مگر تمہیں دنیا کی نعمت میں بعض لوگ دھوکہ دیں گے... اس دھوکہ باز سے بچنا بھی ضروری ہے... بالکل اس طرح عبادات شریعت میں تمہیں موسم بھی مل گیا... عبادت کے لیے مقامات مقدسہ بھی مل گئے... عبادات شریعت میں مجتہد اور

فقیہ بھی مل گیا... لیکن ابھی دو قسم کے افراد باقی ہیں۔

شیطان اور خناس:

جنہوں نے تیری عبادت کو برباد کرنا ہے... ان میں ایک قسم کا نام شیطان ہے... دوسری قسم کا نام خناس ہے... شیطان یہ چاہے گا کہ تو نماز نہ پڑھے... تو روزے نہ رکھے... شیطان یہ چاہے گا تو حج نہ کرے... شیطان یہ چاہے گا تو عبادت نہ کرے۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتا تو نماز نہ پڑھ... وہ سمجھتا ہے جوتیاں لگیں گی... وہ یہ نہیں کہہ سکتا روزہ نہ رکھ وہ سمجھتا ہے جوتیاں پڑیں گی... وہ کہے گا نماز پڑھو مگر یوں تاکہ قبول نہ ہو... روزہ رکھو مگر یوں تاکہ قبول نہ ہو... نماز پڑھائے گا مگر غیر مقبول... حج کروائے گا مگر غیر مقبول۔ وہ روزہ رکھوائے گا مگر غیر مقبول... میں عرض کرتا ہوں صرف بات کو سمجھانے کے لئے رمضان کا ماہ تو گزر گیا... اس پر میں نے بات نہیں کرنی میں تو قربانی پر بات کروں گا

خناس کا طریقہ واردات:

رمضان المبارک کے حوالے سے رب نے تجھے دو چیزیں دیں:

1...رمضان کا روزہ 2...رمضان کی تراویح

تم شیطان کی محنت دیکھو شیطان یہ کہے گا تم نے رمضان کا روزہ نہیں رکھنا... تم نے تراویح نہیں پڑھنی... تاکہ جہنم میں جائے... لیکن خناس کیا کہے گا وہ یہ نہیں کہے گا کہ تم نے روزہ نہیں رکھنا... لوگ جوتے ماریں گے... ارے تو مولوی ہے تو نے داڑھی رکھی ہے تو کیا انسان ہے کہ ہمیں روزے سے منع کرتا ہے... یہ کہے گا نہیں نہیں تم نے روزہ رکھنا ہے مگر ایک کام کر لو صبح صادق ہو تو روزہ رکھ لو... ابھی سورج

ڈوبنے میں پانچ منٹ باقی ہوں تو روزہ کھول دو... مجھے آپ بتاؤ کہ ایک آدمی روزہ رکھ لے اور روزہ کھولنے میں ایک منٹ باقی ہو اور روزہ کھول دے اس نے کھولا نہیں ہے... اس نے روزے کو توڑا ہے۔ روزہ نہ رکھے گا گناہ ایک ہو گا... رکھ کر توڑے گا تو گناہ دو ہوں گے... ایک روزہ توڑنے کا... دوسرا کفارہ ادا نہ کرنے کا... ایک جرم روزے کی توہین کرنے کا۔ میں کہتا ہوں شیطان کا جرم کم ہے... خناس کا جرم زیادہ ہے... شیطان نے یہی کیا کہ تجھے روزہ نہیں رکھنے دیا... مگر خناس نے کیا کام کیا تجھ سے روزہ رکھوالیا تجھے دن کو بھوکا رکھا... دن کو پیاسا رکھا... مگر شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے کہا جی روزہ کھول لو۔ ارے کیوں روزہ کھول لوں... ابھی حنفی نہیں کھولتے... ہم روزہ کھولیں گے حنفیت کی ضد میں... سنیت کی ضد میں... ایک منٹ پہلے روزہ کھلوا دیا... یہ روزہ کھلوایا نہیں یہ روزہ تڑوایا ہے... روزہ کی توہین الگ جرم... روزہ تڑوایا الگ جرم... کفارہ اداء نہ کیا الگ جرم... شیطان نے محنت کی روزہ نہ رکھنے دیا... خناس نے محنت کی کہ روزہ رکھنے دیا... اور برباد کر دیا۔

اب بتاؤ جرم زیادہ کس کا ہے...؟ تو نے کھایا تو سہی تو نے پیا تو سہی اگر شیطان کی بات مانی ہے... تجھے پانی ملا اجر نہیں ملا... کھانا بھی ملا اجر نہیں ملا۔ خناس کی بات مانی ہے تجھے دنیا بھی نہیں ملی تجھے دین بھی نہیں ملا... شیطان کا جرم کم ہے خناس کا جرم زیادہ ہے... میری بات سمجھ آئی...؟ اب دن کو روزہ تھا شیطان نے حملہ کیا... اس کے حملے کو تو جانتا ہے... مگر خناس کے حملے کوئی نہیں جانتا۔

تراویح میں حملہ... شیطان وخناس:

رمضان المبارک کی رات آئی تو اللہ نے حکم دیا... کہ تم تراویح پڑھو

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تراویح پڑھو... یہ تراویح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفہ تھا... شیطان کہتا ہے نہیں تو گیم دیکھ... تو نے تراویح نہیں پڑھنی... تو دکان پہ بیٹھ جا... عید کا موسم قریب ہے تو مال کما... تو نے تراویح نہیں پڑھنی... یہ جرم تو شیطان نے کیا... لیکن خناس آیا اس نے کہا تو نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھ لی ہے... اب تو تہجد کی باجماعت پڑھ لے اب تو نے وتر پڑھ لیے... اب دوبارہ تجھے تہجد پڑنے کی حاجت نہیں ہے... تو نے تہجد جو پڑھ لیے... اللہ وہ تراویح کدھر گئی... رب نے جو رمضان میں حکم دیا تھا... خناس بولا نہیں۔ نہیں... جب رات کو تم نفل پڑھتے ہو... جب رمضان کے علاوہ پڑھو اس کا نام تہجد ہے... جب تم نے رمضان میں پڑھے اس کا نام تراویح ہے۔

تو تراویح شیطان بھی چھڑا گیا تراویح خناس بھی چھڑا گیا... فرق کیا ہے شیطان نے تراویح چھوڑائی ہے لوگوں نے لعنت بھیجی ہے... خناس نے تراویح چھوڑائی ہے مگر لعنت کوئی نہیں بھیجتا... کہتا ہے میں نے حدیث پر عمل کیا... میں نے سنت پر عمل کیا۔ تو جرم شیطان کا کم ہے خناس کا زیادہ ہے... اگر انسان تراویح نہیں پڑھتا تو جرم وہ بھی کرتا ہے... اور تہجد پڑھ کر نام تراویح دیتا ہے جرم وہ بھی کرتا ہے... میں کہنا یہ چاہتا ہوں اب دیکھو رمضان میں ایک دن کا روزہ تھا... خناس نے محنت کی روزہ رکھا... مگر اجر سے محروم کر دیا... شیطان نے محنت کی کہ روزہ رکھنے ہی نہیں دیا... رات کو تراویح تھی شیطان نے محنت کی کہ تراویح بھی نہ پڑھنے دیں... اور یہ تو یہ بھی نہیں کہتا کہ میں تراویح نہیں پڑھتا اب تجھے خوش بھی کر گیا۔

ہلاک ہونے والا طبقہ:

اسی کو رب قرآن میں کہتا ہے میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو کہہ دے سورۃ

کہف کا آخر رکوع پڑھو میرا رب کہتا ہے میرا پیغمبر اعلان کرو: قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا اے لوگوں میں تمہیں بتا نہ دو دنیا میں برباد ہونے والے وہ لوگ ہیں: الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

سورة کہف پ 16 آیت نمبر 103 ، 104

رب ان کے عمل کی قیمت نہیں لگاتا... اللہ ان کے عمل کا بدلہ نہیں لگاتا... وہ سمجھتے ہیں کہ کام کرتے ہیں ان کا عمل مقبول نہیں ہے... خناس نے روزہ رکھوا کر تڑوا دیا... تو سمجھتا ہے کہ میرا روزہ موجود ہے... مگر تیرے نامہ اعمال میں نہیں ہے... میں کہنا یہ چاہتا ہوں ایک محنت شیطان کرتا ہے ایک محنت خناس کرتا ہے... شیطان عبادت کرنے نہیں دیتا اور خناس عبادت کروا کے عبادت کو خراب کر دیتا ہے... کوئی بات سمجھ آئی کہ نہیں (سامعین آگئی)

عبادت کا سیزن:

میں عرض کیا کر رہا تھا ایک عبادت تھی... اور ایک دنیا کے عمل تھے... دنیا کے عمل میں کیا چیزیں تھیں۔

1... سیزن 2... منڈی 3... ماہر سیزن

منڈی بھی موجود ہے... ماہر بھی موجود ہے... لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جو مال تو لے کر آیا ہے کہیں کیڑا نہ لگ جائے... سپرے کرنا... تو بازار سے کنوں لے کر آیا... اس کو کسی ٹھنڈی جگہ پر رکھ دے... تم دنیا کے مال کو منڈی سے لیتے ہو... لیکن مال محفوظ رکھنے کا انتظام بھی تو کرتے ہو... ہم نے عبادت کی ہے... حکم اللہ کا تھا... مان لیا طریقہ پیغمبر کا تھا مان لیا... نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر تھے مان لیا... اب توجہ رکھنا! ہم نے

کہا حکم اللہ کا ہو... طریقہ پیغمبر کا ہو... نقل کرنے والے کون ہوں اصحاب پیغمبر۔ اور بتانے والا مجتہد اور فقیہہ ہونا چاہیے... ہم نے چار طبقوں کا اعلان کیا تھا... دنیا کے سارے لوگ کہتے ہیں ہم حکم وہ مانیں گے جو اللہ کا ہو۔

تین طبقے... تین چیزوں کا انکار:

ایک طبقہ وہ پیدا ہوا یہ پرویزیت کا فتنہ ہے یہ تیرے لاہور کا فتنہ ہے منکرین حدیث نے کہا... ہم حدیث پیغمبر کو نہیں مانتے... کیوں نہیں مانتے... ؟ حکم اللہ کا تھا وہ پیغمبر کے طریقے کا انکار کر گیا... ایک طبقہ اور پیدا ہوا وہ کہتا ہے میں اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا... کیوں...؟ نقل اصحاب پیغمبر نے کرنا تھا... ایک اور طبقہ پیدا ہوا یہ کہتا ہے میں مجتہد کو نہیں مانتا... کیوں...؟ یہ مجتہد وہ ماہر تھا جس نے تجھے اصحاب پیغمبر سے نقل ہونے والا طریقہ محفوظ کر کے اور لکھ کر تجھے دینا تھا... ایک آدمی طریقہ پیغمبر کا انکار کرتے ہوئے حدیث کا نکار کر گیا... ایک ناقلین پیغمبر کا انکار کرتے ہوئے اصحاب پیغمبر کا انکار کر گیا... تیسرا طبقہ صحابہ سے نقل کردہ طریقے کو لکھنے والے مجتہدین کا انکار کر گیا۔

اگر تو پیغمبر کو نہیں مانتا... حدیث پیغمبر کو نہیں مانتا تجھے طریقہ پیغمبر نہیں ملے گا۔ اصحاب پیغمبر کو نہیں مانتا تجھے نقل کرنے والا شخص نہیں ملے گا... اگر مجتہد کو نہیں مانتا تو تجھے لکھا ہوا پیغمبر کا طریقہ کون دے گا... پیغمبر کو ماننا پڑے گا اللہ کا حکم تجھے سمجھ آئے گا... پیغمبر کا صحابی رضی اللہ عنہ ماننا پڑے گا طریقہ نقل ہو کر آجائے گا... مجتہد اور فقیہہ کو ماننا پڑے گا تا کہ لکھا ہو طریقہ تجھے موصول ہو جائے... یہ تین باتیں تو ہم نے مان لیں... اگلی بات جس پر میں نے تھوڑی سی بات کرنی ہے... میں نے آج کی نشست

میں یہ مسئلہ سمجھانا ہے کہ ایک شیطان اور ایک خناس... بات ذ ہن میں آگئی؟ ایک شیطان اور ایک؟ (سامعین۔۔۔ خناس)

عبادت کسے کہتے ہیں :

میں نے آج کی نشست میں یہ بیان کرنا تھا کہ عبادت کسے کہتے ہیں اس کے لئے تین باتیں :

1... حکم اللہ کا ہو 2... طریقہ پیغمبر کا ہو

3... نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر ہوں تو عبادت بنتی ہے۔

اگر حکم اللہ کا نہ ہو تو عبادت نہیں بنتی... طریقہ پیغمبر کا نہ ہو عبادت نہیں بنتی نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر نہ ہوں تو عبادت نہیں بنتی... اب عبادت کو روکنے کے لئے دو طبقے پیدا ہوں گے... ایک طبقہ شیطان کا ہو گا... اور ایک طبقہ خناس کا ہو گا... شیطان یہ چاہئے گا کہ تو عبادت نہ کرے... مگر خناس یہ چاہے گا کہ تو عبادت کرے... مگر اجر نہ ملے... یہ تیرے اجر کو برباد کرے گا عمل کو تباہ کرے گا... میں نے اس کے لئے ایک مثال رمضان کے روزے کی دی ہے... اگلی مثال میں آپ کو قربانی کے حوالے سے دیتا ہوں... کہ ہم قربانی کرتے ہیں اللہ کا حکم سمجھ کر... پیغمبر کا طریقہ سمجھ کر... اصحاب پیغمبر نے دیا ہے اس کو ہم مانتے ہیں۔

قربانی واجب ہے:

اہل السنت کہتے ہیں کہ قربانی واجب ہے... مگر شیطان کہتا ہے کہ قربانی کرنی نہیں ہے... خناس آیا کہتا ہے کرنی تو ہے مگر واجب نہیں ہے... سنت ہے کر لیا تو بھی ٹھیک ہے... نہ کیا تو بھی ٹھیک ہے... حملہ کر گیا اس نے ایک درجہ پیچھے کر دیا... یہ بالکل

ایسے ہی ہے۔

جیسے جاوید غامدی سے کسی نے پوچھا ارے پردہ کرنا چاہیے کہ نہیں کہتا ہے پردہ فرض تو نہیں کر لو تو بہتر ہے... ایک مسئلہ ذاکر نائیک سے پوچھا پردے کا مسئلہ وہ کہتا ہے واجب تو نہیں ہے... کر لے تو گناہ نہیں ہے... کوئی حرج نہیں... کر بھی سکتے ہیں۔ اس سے پوچھو قربانی کہتا ہے قربانی واجب نہیں... اب مقصد کیا تھا کہ قربانی کے عمل کو کم کر دو اہمیت کو گھٹا دو... تاکہ لوگ قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں... آگے چلیے پھر ہم نے قربانی کرنی تھی تو شریعت نے پہلے یہ مسئلہ بیان کیا اگر قربانی کریں جو قربانی واجب ہے۔

قربانی کے جانور:

تو قربانی کس جانور کی کرو... ہم نے کہا کہ قربانی کرو بکری کی... یا بھیڑ کی قربانی کرو بکرے کی... یا دنبہ کی... قربانی کرو قربانی کرو گائے کی یا بھینس کی... قربانی کرو اونٹ کی... یہ تین قسم کے جانور جن کا شریعت نے حکم دیا ہے... تم ان کی قربانی کرو یہ مسئلے صراحتاً روایات میں موجود ہیں... مجھے احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کی حاجت نہیں یہ سارے جانتے ہیں۔

قربانی کس پر واجب ہے:

جو انسان صاحب نصاب ہو گا قربانی وہ کرے گا... اگر والد صاحب نصاب ہے قربانی الگ دے... اگر بیٹا صاحب نصاب ہے قربانی الگ دے... بیوی صاحب نصاب ہے قربانی الگ دے... ۔اگر صاحب استطاعت خاوند ہے حج الگ فرض ہے... اگر صاحب استطاعت بیوی ہے حج الگ فرض ہے... اگر صاحب استطاعت والدین

ہیں... یہ مسئلے صراحتاً روایات میں موجود ہیں... اس پر مجھے احادیث پڑھنے کی حاجت نہیں... یہ سارے جانتے ہیں۔

اب قربانی کون کرے گا...؟

جو انسان صاحب نصاب ہو گا... قربانی وہ کرے گا اگر والد صاحب نصاب ہے قربانی الگ ہے... قربانی الگ دے اگر بیٹا صاحب نصاب ہے... قربانی الگ دے بیوی صاحب نصاب ہے... قربانی الگ دے اگر صاحب استطاعت خاوند ہے... حج الگ فرض ہے اگر صاحب استطاعت بیوی ہے... حج الگ فرض ہے اور اگر صاحب استطاعت والدین ہیں... حج الگ فرض ہے اگر صاحب استطاعت اولاد ہے... حج الگ فرض ہے تو جس پر استطاعت ہو گی حج الگ فرض ہے۔ جس کے پاس نصاب ہو گا... اس پر زکوۃ ہو گی... اس لیے اصول کا یہی تقاضا ہے جس پہ نصاب ہو گا... قربانی اس پر واجب ہو گی... اب شیطان کیا کہے گا تم نے قربانی نہیں دینی۔

خناس اور قربانی:

مگر خناس کیا کہے گا تم نے قربانی تو دینی ہے... باپ الگ قربانی نہ دے۔ بیٹا الگ قربانی نہ دے... خاوند الگ قربانی نہ دے... بیوی الگ قربانی نہ دے... اگر خاندان کا سربراہ ایک بکری دے دے تو پورے خاندان کی طرف سے قربانی ہو گئی... ہر ایک کو قربانی کرنے کی اجازت نہیں...اب دیکھو اس ظالم نے حملہ کر دیا... یہ حملہ کرنے والا کون ہے خناس... جب میں خناس کا لفظ کہوں تو مجھے کہنے کی حاجت نہیں آپ اچھی طرح سمجھتے ہو کہ میں کس کے بارے میں کہہ رہا ہوں... آپ جاؤ اور جا کر ان سے مسئلہ پوچھو قربانی کون دے گا... کہتا ہے اگر خاندان کی طرف سے ایک سربراہ

خاندان ایک بکری دے دے تو قربانی پورے خاندان کی طرف سے ہو گئی... کیونکہ اگر بیٹا صاحب نصاب تھا اس نے قربانی ختم کر دی... بیوی صاحب نصاب تھی تو قربانی ختم کر دی۔ دیکھو اگر شیطان ہوتا تو لوگ اس کو جوتیاں مارتے... کہ تو ہمیں قربانی نہیں کرنے دیتا... لیکن یہ تو خناس تھا کہتا ہے دیکھو قربانی تو میں نے کرنے دی ہے... جو خاندان کا سربراہ تھا اس نے دی ہے... تو سب کی طرف سے ہو گئی... اب دلیل دے گا کہتا ہے دیکھو۔

خناس کی دلیل:

زبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص ہوتا جو گھر کا سربراہ تھا... وہ ایک بکری ذبح کرتا سارے گھر والے کھالیتے۔ تو گھر کا الگ الگ فرد قربانی نہ کرتا... ایک فرد کرتا... باقی سارے گھر والے کھالیتے... تو پیغمبر کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریقہ یہ تھا... حالانکہ ظالم نے جھوٹ بولا خود اللہ کے پیغمبر کا طریقہ یہ نہیں تھا... پیغمبر کے صحابہ کا کیسے ہوتا... اصل مسئلہ یہ تھا کہ اصحاب پیغمبر کے دور میں دولت کی فراوانی نہیں تھی... پیغمبر کے دور میں دولت کم تھی... اب ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ اگر صاحب نصاب صرف گھر کا سربراہ ہو قربانی وہ کرے گا... سارے کھالیں گے مسئلہ یہ تھا نہ ان کے بیٹے صاحب نصاب تھے... نہ ان کی بیوی صاحب نصاب تھی... صرف تنہا ایک فرد نے قربانی دی۔

مسئلہ صرف حدیث پیغمبر میں اتنا تھا... کہ صحابی خود فرماتے ہیں کہ اگر گھر کا سربراہ بکری کی قربانی کر لیتا اور دوسرے کے پاس جب دولت ہی نہیں تھی وہ قربانی کرتے کیسے کرتے... وہ صاحب نصاب نہیں تھے قربانی کرتے کیسے...؟ حدیث کا معنی

غلط بیان کیا اور امت کو قربانی سے دور کر دیا... اب شیطان کی محنت کیا تھی کہ قربانی کرے کوئی نہ... مگر خناس اس نے تجھے بہانہ دیا... قربانی سے اس نے بھی جان چھڑائی ہے... اس نے تجھے عنوان دیا۔

انگریز کو خوش کرنے والے طبقے:

1...ایک انگریز ہے وہ کہتا ہے جہاد بالکل حرام ہے... جہاد شریعت میں ہے ہی نہیں... اس لیے جہاد کرنا ہی نہیں چاہیے... لیکن انگریز نے ایک طبقہ پیدا کیا وہ کون اس طبقہ کا نام ہے مرزا غلام احمد قادیانی وہ کہتا ہے جہاد کرنا ہی نہیں چاہیے... کیوں کہتا ہے جہاد تو پیغمبر کے دور کی بات ہے... جب صحابہ جاتے رستہ میں جنگل ہوتے حفاظت کے لئے اسلحہ اٹھاتے اب وہ دور ختم ہو گیا... اب ہمیں کوئی ضرورت نہیں اسلحہ ٹھانے کی اس نے بھی انکار کیا۔

2... ایک طبقہ وہ تھا اس نے اعلاء الاعلام کتاب لکھی ایک اور طبقہ پیدا ہوا وہ کہتا ہے کہ جہاد نہیں کرنا چاہیے... جہاد کے لئے شرط ہے کہ خلیفہ ہو دنیا میں کوئی خلیفہ نہیں ہے ہم بھی جہاد نہیں کرتے... تو انہوں نے انکار کرنا تھا بہانے تلاش کئے... شیطان کہتا ہے جہاد کرو ہی نہ... خناس کہتا ہے ہم جہاد کے تو قائل ہیں مگر وہ شرط نہیں پائی جاتی اس لئے ہم نے جہاد نہیں کیا... انکار تو دونوں کر گئے ہیں... میں کہتا ہوں اسطرح شیطان کہتا ہے قربانی دینی ہی نہیں... اور خناس کہتا ہے جب سربراہ نے قربانی دے دی تو بیٹے کی قربانی ہو گئی... اولاد کی قربانی ہو گئی ہے... قربانی سے اس نے بھی دور کیا... مگر ظالم نے بہانہ ایسا بنایا کہ لوگ قربانی کرتے بھی نہیں ہیں پھر سمجھتے ہیں کہ ہم نے قربانی کر لی... قربانی کرتے بھی نہیں ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے قربانی؟ (سامعین۔ کر لی)

جانور کی عمر میں اہل السنت کا مسلک:

ایک نیا مسئلہ اب شریعت کا مسئلہ کیا ہے کہ اگر ایک بکری، یا بھیڑ، یا دنبہ، یا بکرا اگر تم نے قربانی میں دینا ہے... تو ایک سال کا ہونا چاہیے... لیکن دنبہ اور بھیڑ کے لئے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اجازت دی کہ اگر یہ سال کا نہ ہو... چھ ماہ کا ہو۔ مگر دیکھنے میں ایک سال کا لگے۔

ترمذی ج 1 ص 410

تو تم قربان کر سکتے ہو یہ گنجائش بکری اور بکرے کے اندر نہیں ہے... یہ بھیڑ اور دنبہ کے اندر موجود ہے... مگر مسئلہ پوچھو اہلسنت والجماعت سے وہ کہیں گے بکری ایسی قربانی میں دو کہ جس کی ایک سال عمر مکمل ہو جسے عربی میں ثنی کہتے ہیں۔

خناس کا مسلک:

خناس سے پوچھو کہتا ہے نہیں عمر کا کوئی اعتبار نہیں... اس کے لئے شرط ہے کہ دوندا ہو... بکری ہو تو دوندی... بکرا ہو تو دوندا... دوندی دوندا کو سمجھتے ہو... ؟ کہ جس کے دو دانت گرے ہوں... ہم نے کہا حدیث موجود ہے معنی غلط کر دیا... لیکن یہ ظالم معنی خود بھی نہ سمجھا اور دوسروں کو سمجھانے میں غلطی کر گیا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... حضرت جابر کی روایت موجود ہے: "لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ"

صحیح مسلم ج 2 ص 155، ابو داود ج 2 ص 30، سنن ابن ماجہ جز 9 ص 299

کہ تم قربانی میں ایک مسنیٰ دو۔

منی کہتے کسے ہیں :

مسنہ اسے کہتے ہیں جس کا ایک سال پورا ہو جائے... لغت میں مسنہ اسے کہتے ہیں جو دوندا ہو... اب ہم نے کہا مسنہ کا معنی ایک سال والا... یہ کہتا ہے مسنہ کا معنی دوندا۔ اس سے پوچھو تم نے دوندا معنی کیوں کیا... کہتا ہے جی لغت میں آیا ہے...ہم نے کہا مسئلہ لغت کا نہیں شریعت کے ماہرین سے پوچھو... کن سے پوچھو؟ (سامعین ماہرین) مسئلہ لغت کا نہیں ہے مسئلہ شریعت کا ہے... اگر کسی لفظ کا معنی بیان کریں گے مثلا اذان کا معنی لغت میں کیا ہے... اذان کا معنی ماہر شریعت نے کیا بیان کیا... فقہاء اور محدثین نے کیا بیان کیا۔

اذان کا معنی لغت میں:

اب لغت کہتی ہے اذان کا معنی اعلان... اور شریعت اذان کسے کہتی ہے... اللہ اکبر سے لاالہ الااللہ تک یہ کلمات بلند آواز سے وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر پڑھنا اس کا نام اذان ہے... لغت میں اذان کا معنی اور بیان کیا... شریعت نے اذان کا معنی اور بیان کیا...اگر تم لغت کی بات مانتے ہو تو عشاء کے اب پونے سات ہو گئے۔

مثال :

اب پونے سات بجے ایک آدمی نے مسجد میں آکر اعلان کر دیا... کہ بھائی مسجد کے باہر بازار میں صبح گوشت ہو گا جو تمہیں سو روپے کلو ملے گا... جو دوست لینا چاہے لے لیں... ادھر مولانا صاحب نے مؤذن سے کہا بھائی اذان دے دو... کہتا ہے کیوں بھائی وقت ہو گیا... اذان تو ہو گئی مؤذن کہتا ہے۔ یہ دیکھو

لغت میں لکھا ہے اذان اعلان کو کہتے ہیں... یہ دیکھو المنجد میں لکھا ہے آپ کہو گے کم عقل میں لغت کی بات نہیں کرتا... میں شریعت کی بات کرتا ہوں... مجھے یہ نہ بتا کہ اذان کا معنی لغت والا کیا بیان کرتا ہے... مجھے یہ بتا کہ شریعت والا کیا بیان کرتا ہے... میں مانتا ہوں مسنہ کا معنی لغت میں دوندا بھی ہے... مسنہ کا معنی ایک سال والا بھی ہے... شریعت والا معنی اگر دوندا کرے... میں یہ مان لوں گا... شریعت والا معنی اگر ایک سال والا کرے تو یہ مان لے۔

مسنہ کا معنی:

دیکھیں شریعت والا معنی کون سا بیان کرتا ہے... سارے فقہاء سارے محدث مسنہ کا معنی جس کی عمر ایک سال ہو... تو مسئلہ شریعت کا ہو گا... تو بات شریعت کے ماہر کی مانیں گے... اگر مسئلہ لغت کا ہو گا... تو بات لغت کے ماہر کی مانیں گے... بات سمجھ آئی چلو میں بات اور آسان کرتا ہو میں کہتا ہوں مصیبت تو یہ ہے کہ ہم نے بیان کے دوران کبھی دلائل سنے نہیں... مزاج بنایا نہیں... ہمیں ایسے بیان میں مزہ آتا ہے سبحان اللہ ماشاء اللہ۔

میں کہتا ہوں اللہ کرے اس ماہانہ اجتماع کی برکت سے اگر آپ حضرات نے پابندی فرمائی تو ان شاء اللہ تمہیں دلائل یاد کرنے میں بڑا لطف آئے گا... بغیر دلیل کے بیان ہوا تو تم نے کہنا ہے آج مزا نہیں آیا... آپ دیکھنا تھوڑا سا ذوق بن جانے دیں پھر دیکھنا دلیل کے ساتھ بات سننے کا مزا کتنا آتا ہے... میں کہتا ہوں مسنہ کا معنی ایک سال والا ہے اب میں دلیل کے طور پر اسی حدیث کو پیش کرتا ہوں ”لاتذبحوا الامسنۃ“ تم نے مسنہ کو ذبح کرنا ہے۔ اگر تمہارے پاس مشکل ہو مسنہ نہ ملے

"فتذبحوا جذعة من الضان "اگر تمہیں مسنہ نہ مل سکے تو پھر تم جذعہ کو ذبح کرنا۔

سوال:

سوال یہ ہے جذعہ کسے کہتے ہیں جذعہ من الضان اس کا معنی کیا ہے... ؟

جواب :

جذعة من الضان کا معنی سارے محدث... جذعة من الضان کا معنی سارے فقہاء... جذعة من الضان کا معنی سارے لغت والے بیان کرتے ہیں سال والا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تمیں ایک سال والا نہ مل سکے ایک سال کا تمہیں دنبہ نہ ملے... ایک سال کی تمہیں بھیڑ نہ ملے... تو پھر تم چھ ماہ کا وہ دنبہ ذبح کرو جو دیکھنے میں ایک سال کا لگے... اگر مسنہ کا معنی دو دانت والا تھا تو پیغمبر چھ ماہ والا نہ فرماتے... پیغمبر فرماتے اگر تمہیں دو دانت والا نہیں ملتا تو ایک دانت والا ذبح کر لو جو دیکھنے میں دوندے کی طرح نظر آئے... پیغمبر نے فرمایا ذبح تم مسنہ کو کرو... اگر مسنہ نہیں ملتا تو جذعہ ذبح کر لو... جذعہ کا معنی چھ ماہ والا ہے... معلوم ہو جس طرح جذعہ کا معنی چھ ماہ ہے... مسنہ کا معنی ایک سال ہے... سال والا نہیں ملتا تو چھ ماہ والا ذبح کر لو... چھ ماہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ مسنہ کا معنی ایک سال ہے... مسنہ کا معنی دوندا ہو گا تو جذعہ کا معنی ایک سال والا ہو گا سمجھ آگئی۔

ڈیرہ غازی خان کا واقعہ:

میں ایک دفعہ گیا ڈیرہ غازی خان تو جس مولوی صاحب نے مجھے بلایا تھا مجھے کہتا ہے کہ تو پچھلی بار تقریر کر کے گیا تھا... تو میں نے گھر کر جا کر اپنی بیٹی کو دی وہ

مدرسہ میں دورہ حدیث میں پڑھتی ہے... ایک مرتبہ بیان سنا کہتی ہے ابو سمجھ نہیں آئی... میں نے کہا ولا سن... ولا سمجھتے ہو نا... کہ پھر سن... پھر سنا کہتی ہے ابو کچھ کچھ بات سمجھ آئی... میں نے کہا ولا سن... وہ کہتا ہے تین مرتبہ سنی تو میری بیٹی کو کچھ جا کر بات سمجھ آئی یہ تو اس کی کیفیت ہے جو عالمہ بن رہی ہے... اور جو علم کا ویسے ہی دشمن ہے... زور آدمی لگاتا ہے درس میں... جلسے میں آدمی زور بھی لگاتا ہے آگے بھی چلتا ہے... اس لئے میں گزارش کرتا ہوں اس کو آپ جب دو تین مرتبہ سنیں گے پھر یاد کریں گے پھر کوئی خناس آپ سے بات کرے گا تو... جواب آپ خود دو گے... دینے چاہیئے نا بھائی ہمیشہ کہاں سے مناظر تلاش کرتے پھرو گے... اب سنو! مسئلہ ایک سال والا اس نے کہا دو نداا ب آگے چلیں۔

بھینس کی قربانی اور غیر مقلدین:

ہم نے کہا قربانی میں کون سا جانور ذبح کرو... ہم نے کہا گائے ذبح کرلو تو بھی ٹھیک ہے... بھینس ذبح کرلو تو بھی ٹھیک ہے... یہ کہتا ہے کہ نہیں گائے کی قربانی تو دے سکتے ہو... تم بھینس کی قربانی نہیں دے سکتے... ہم نے کہا اگر حدیث میں موجود ہو تو پھر کہتا ہے... بے شک موجود ہو بھائی کون سی حدیث... حضرت علی سے منقول ہے روایات میں موجود ہے حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھینس کا نام لے کر کہا میں نے کہا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمادے تو... پھر کہتا ہے فرمادے پھر کیا ہوا... ہم نے کلمہ نبی کا پڑھا ہے... میں نے کہا اے ظالم اگر تو نے کلمہ نبی کا پڑھا ہے تو علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کلمہ نہیں پڑھا تھا... علی المرتضی پیغمبر کی زبان کو نہیں سمجھ سکا... جب شریعت نے کہا کہ گائے کو ذبح کرو تو گائے کا معنی علی المرتضی نے پیغمبر

کی زبان سے سنایا... میں اور تو نے سنا اگر صحابی اس بقرہ کا معنی گائے بھی کرے اور اس بقرہ کا معنی بھینس بھی کرے تو۔ پھر میں نے کہا کہ بقرہ جس طرح تم گائے کو کہہ سکتے ہو اس طرح تم بھینس کو بھی کہہ سکتے ہو۔

بھینس بھی گائے ہی کی ایک قسم ہے... ہم نے اس کو الگ الگ شمار کیا لیکن جب زکوۃ کا مسئلہ ہو گا... تو جو نصاب گائے کا وہی نصاب بھینس کا۔

مصنف عبدالرزاق ج 4 ص 23

تو بھینس اور گائے جب ان دونوں میں زکوۃ لگے... فقہاء نصاب ایک شمار کرتے ہیں... میں نے پہلے عرض کیا تھا... کہ عبادت کرنے کے لئے تم ماہر کے پاس جاؤ گے... جب ماہر گائے اور بھینس کا حکم ایک شمار کرے تو تمہیں ایک شمار کرنا چاہیے...وہ ایک شمار نہ کرے تو تمہیں بھی ایک شمار نہیں کرنا چاہیے... اگر مسئلہ قربانی کا ہو گا... یا زکوۃ کا ہو گا... تو زکوۃ کے بارے میں جو مسئلہ گائے کا وہ ہی حکم بھینس کا۔

قیاس بھی دلیل شرعی ہے:

ہم اس پر قیاس کر کے کہتے ہیں کہ جو حکم گائے کا وہی حکم بھینس کا... اور قیاس دلیل شرعی ہے اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے... یا قیاس کے دلیل شرعی ہونے کا انکار کر دے۔ یا بھینس کو گائے کی طرح قبول کر لے... تم قربانی دو گے تو نہیں مانیں گے... اگر تم نے قربانی دے دی تو کھال لینے کے لیے تمہارے دروازے پر موجود ہونگے... پھر اس کو کبھی نہیں کہتا کہ اس کی قربانی جائز نہیں... اللہ کی شان دیکھیں ملتان کا ایک خناس ہے حافظ نعیم الحق ملتانی اس نے مستقل کتاب لکھی ہے "بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ" ان کے سارے دلائل کو رد کر کے احناف کے موقف کی تائید

کی ہے... کہتا ہے گائے بھی ٹھیک ہے بھینس بھی ٹھیک ہے... اب تم نے ماننا شروع کر دیا ہے۔

اونٹ کی قربانی اور مسلک اہلسنت والجماعت:

اب ذبح کرنا تھا اونٹ کو اونٹ میں کتنے حصے اور گائے میں کتنے حصے... ہم کہتے ہیں اگر تم ذبح کرو گائے کو تب بھی سات حصے... اور اگر تم ذبح کرو اونٹ کو تب بھی سات حصے... ہمارے پاس دلائل موجود ہیں... اور عجیب بات ہے ہمارے پاس اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قولی بھی ہے... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث فعلی بھی ہے... اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قیاس بھی ہے... مگر خناس کے پاس کچھ بھی موجود نہیں مگر ماننے کے لئے تیار تب بھی نہیں ہو گا۔

دلیل... 1:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ روایت موجود ہے ابو دوٗد کے اندر اللہ کے پیغمبر نے فرمایا: "البقرۃ عن سبعة والجزور عن سبعة

ابو داود ج 2 ص 32

اگر گائے ہو تب بھی حصے سات ہونے چاہیے اگر اونٹ ہو تب بھی حصے سات ہونے چاہیے ۔

دلیل... 2:

یہی حضرت جابر فرماتے ہیں "نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیة"

ہم نے حدیبیہ کے مقام پر قربانی دی "البدنة عن سبعة والبقرۃ عن سبعة"

ترمذی ج 1 ص 408، ابو داود ج 2 ص 32

ہم اونٹ کے اندر بھی سات آدمی شریک تھے اور گائے کے اندر بھی سات آدمی شریک تھے... تو قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تھا... فعل پیغمبر بھی ساتھ تھا۔خود صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی یہی تھا "أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ - صلی اللہ علیہ وسلم -وَهُمْ مُتَوَافِرُونَ كَانُوا يَذْبَحُونَ الْبَقَرَةَ وَالْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ"

كتاب الحج من المحلی جز 2 ص 83

میں نے اصحاب محمد کو پایا... کہ وہ قربانی میں جب گائے ذبح کرتے تو سات... حصے ہوتے اگر اونٹ ہو حصے تب بھی سات ہوتے۔

قیاس پر دلیل پیغمبر:

حضرت عباس فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص آیا اس نے کہا اللہ کے پیغمبر میرے ذمہ اونٹ کو ذبح کرنا ہے میں نے نذر مانی تھی... میں نے اونٹ کو ذبح کرنا ہے۔ میں کیا کروں میں اونٹ کو ذبح کرنا چاہتا ہوں مگر مجھے اونٹ ملتا نہیں... کہ میں خرید کے ذبح کروں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" سبع شاة "فرمایا تو سات بکریاں خرید اگر دس بکریاں ہوتی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دس بکریاں فرماتے... سات کا فرمانا اس بات کی دلیل ہے اونٹ سات کی طرف سے ہوتا ہے... دس کی طرف سے نہیں ہوتا۔ لیکن یہ کہنا نہیں جی اونٹ ہو تو دس حصے... اور گائے ہو تو سات حصے... کوئی نہ کوئی دلیل خناس بھی دے گا۔

خناس کی دلیل:

ان کی دلیل سنو !جامع ترمذی میں روایت موجود ہے صحاح ستہ کی کتاب ہے... کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر کے صحابی حضور کے چچا کے بیٹے

ہیں... ابن عباس فرماتے ہیں ”کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر“ ہم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ”فحضر الاضحی “کہتے ہیں کہ دس ذوالحجہ آگیا... ہم نے قربانی کرنا چاہی تو ہم نے قربانی کیسے کی... ہم نے جانور ذبح کیا تو گائے سات کی طرف سے اور اونٹ دس کی طرف سے... کہتا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پیغمبر کی موجودگی میں ذبح کیا جامع ترمذی میں روایت موجود ہے۔

جامع ترمذی ج 1 ص 408

ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہیں... توجہ کرنا۔ ہم کہتے ہیں کہ ترمذی میں یہ حدیث ہے یا کوئی اور بھی حدیث موجود ہے... جب یہ تمہارے سامنے ترمذی لائے آپ نے چھوڑنا نہیں ہے کہنا کہ اگلی حدیث پڑھ آگے حدیث ہے۔

دلیل احناف:

حضرت جابر کی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"ذبحنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیہ البقرۃ عن سبعۃ البدنۃ عن سبعۃ"

جامع ترمذی ج 1 ص 408

ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قربانی کی... تو گائے میں سات حصے اونٹ میں سات حصے... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں گائے میں بھی سات... اونٹ میں دس حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں گائے میں بھی سات اونٹ میں بھی سات... اب ابن عباس کی حدیث اور ہے حضرت جابر کی حدیث اور ہے غیر مقلد کیا کہے گا ساڈی وی تے حدیث اے نا... ہماری بھی حدیث ہے ہم کہیں گے امام ترمذی سے فیصلہ کرواؤ۔

امام ترمذی کا فیصلہ :

امام ترمذی فرماتے ہیں: ”حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب لانعرف الامن فضل ابن موسی“

جامع ترمذی ج 1 ص 408

کہ جو حدیث ابن عباس ہے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند میں ایک راوی ہے فضل کے علاوہ اور تمہیں کہیں سے روایت نہیں ملے گی... اور جب حضرت جابر کی باری آئی تو امام ترمذی فرماتے ہیں: وعلیٰ ھذا العمل عند اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم۔

جامع ترمذی ج 1 ص 408

کہ حدیث جابر بھی ہے حدیث ابن عباس بھی ہے مگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ دیا... حضرت جابر کی حدیث پہ عمل کیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حدیث متروک ہے... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حدیث معمول ہے... ابن عباس کی حدیث منسوخ ہے حضرت جابر کی حدیث حدیث ناسخ ہے... تیرے پاس حدیث موجود ہے مگر منسوخ ہے... میرے پاس حدیث موجود ہے مگر ناسخ ہے... تیرے پاس موجود ہے مگر متروک ہے... میرے پاس موجود ہے مگر معمول ہے... (سامعین سبحان اللہ) اب مانو فیصلہ کو... اب نہیں مانیں گے اب مانو امام ترمذی کی بات کو... یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی بات نہیں امام ترمذی رحمہ اللہ کی بات ہے... یہ فقہ کا مسئلہ نہیں یہ جامع ترمذی حدیث کا مسئلہ ہے... اب تو مان لے... اب نہیں مانے گا اب دوڑے گا اب بات سمجھو۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کا اختلاف:

ایک مسئلہ ہے یہودیوں کا...ایک مسئلہ ہے عیسائیوں کا... یہودیوں اور عیسائیوں سے ہمارا کیا اختلاف ہے... یہودی کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں اللہ کے نبی ہیں...عیسائی کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں ہم بھی کہتے ہیں اللہ کے نبی ہیں... اختلاف کیا ہے یہودی کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور آخری نبی ہیں... اس کے بعد اور کوئی نبی نہیں... عیسائی کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور آخری نبی ہیں... ان کے بعد کوئی نبی نہیں...ہم نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مگر ان کی شریعت منسوخ ہے... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی مگر ان کی شریعت منسوخ ہے... ہم نے حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو نبی مانا مگر ان کی شریعتوں کو منسوخ مانا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو مانا مگر ناسخ مانا...یہودی عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو مانتے ہیں مگر منسوخ نہیں مانتے... اس نے ایسے نبی کا نام لیا جس کی شریعت منسوخ ہے... ہم نے ایسے نبی کا نام لیا جن کی شریعت ناسخ ہے۔

غیر مقلد نے ایسی حدیث کو پیش کیا جو منسوخ ہے... ہم نے ایسی حدیث کو پیش کیا جو ناسخ ہے... تو یہودی اور عیسائی شریعت منسوخ مانتا ہے...تو حدیثیں منسوخ مانتا ہے... ہم منسوخ شریعت والے نبی پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر کلمہ ناسخ شریعت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہیں... اس طرح ہم عمل کریں گے تو ناسخ حدیث پہ... جس طرح اس نے شریعت منسوخ مانی... ہم نے ناسخ مانی... تو نے حدیث منسوخ مانی... ہم نے ناسخ مانی... تیرا طریقہ یہودیت کا... تیرا طریقہ عیسائیت کا... ہمارا طریقہ

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا... ایک تیرا طریقہ... ایک ہمارا طریقہ... تو میں عرض کر رہا ہوں امام ترمذی پہلے کون سی حدیث لائے... پہلے کون سی لائے دس والی اور پھر کون سی لائے؟ (سامعین ۔۔۔۔ سات والی)

محدثین کا ناسخ منسوخ حدیث کے بارے میں عمومی اصول:

اگر ایک محدث حدیث بیان کرے گا ایک حدیث پہلے بیان کرے ایک بعد میں بیان کرے... یہ تو میری بات لوہے کی لکیر کی طرح لکھ لو... اگر مسئلہ آئے گا رفع یدین کا محدثین حدیث بیان کریں گے... مگر پہلے رفع یدین کی پھر ترک رفع یدین کی... پہلے آمین بالجہر کی پھر آمین بالسر کی... پہلے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی پھر فاتحہ چھوڑنے کی... محدثین ایسا کیوں کرتے ہیں وجہ۔

دلیل:

حضرت امام نووی صحیح مسلم کے شارح نے باب قائم کیا "باب الوضوء مما مست النار" کہ اگر آدمی ایسے پانی کو استعمال کرے جس پانی کو آگ پر گرم کر لیا گیا ہو... امام مسلم نے حدیث نقل کی کون سی... امام مسلم چھ حدثیں لایا کہ تم ایسے پانی کو استعمال کر لو جو پانی آگ پر گرم کر لیا گیا ہو... تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر امام مسلم لائے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا... اور وہ آگ پر پکایا گیا تھا... پیغمبر نے گوشت کھایا مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ وضو نہیں کیا... پہلے امام مسلم حدیث وہ لائے جس پر آگ پہ پکی ہوئی چیز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے... پھر حدیثیں وہ لایا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا... امام نووی جو صحیح مسلم کے شارح ہیں اس کے تحت لکھتے ہیں: ذکر مسلم فی ھذا الباب الحدیث الواردۃ

بالوضوء مما مست النار ثم عقبها بالحديث الواردة بترك الوضوء مما مست النار

مسلم ج 1 ص 456

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مسلم پہلے حدیث وہ لائے کہ آگ سے پکی ہوئی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے... پھر حدیثیں وہ لائے کہ جس میں آگ سے پکی ہوئی چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا... یہ امام مسلم نے طریقہ اختیار کیا کیوں فرمایا۔

امام نووی فرماتے ہیں: هذه عادة مسلم وغيره من ائمة الحديث يذكرون الحديث الذى يرونها منسوخة ثم يعقبوها بالناسخ

حاشیہ مسلم للنووی ج 1 ص 456

محدثین کا اصول یہ ہے کہ پہلے حدیثیں وہ لائیں گے... جو منسوخ ہوں پھر حدیث وہ لائیں گے جو ناسخ ہو... پھر مجھے کہنے دیجئے پہلے محدث حدیث رفع یدین کی لاتا ہے پھر ترک رفع یدین کی لاتا ہے:

نسائی ج 2 ص 161

مثلا معنی یہ کہ محدثین کے ہاں رفع یدین منسوخ ہے۔ محدث پہلے آمین بالجہر کی لاتا ہے پھر آمین بالسر کی لاتا ہے

ترمذی ج 1 ص 161

معنی یہ کہ ان کے ہاں آمین بالجہر منسوخ ہے... امام داؤد پہلے حدیث امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی پھر لائے فاتحہ چھوڑنے کی

ابوداود ج 1 ص 126

ان کے ہاں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا منسوخ ہے... امام ترمذی پہلے حدیث لائے ،اونٹ کے دس حصے ہیں پھر لائے اونٹ کے سات حصے ہیں۔

ترمذی ج 1 ص 408

امام ترمذی کے ہاں دس والا منسوخ ہے... اور سات والا ناسخ ہے... میں نے تو پورے بیان میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی بات ہی نہیں کی... کی امام شافعی کی تو بات ہی نہیں کی... تم جھوٹ بولتے ہو کہ ہمارے پاس احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کے پاس امام کے قول ہیں... جھوٹ مت بولو رب کعبہ کی قسم ہمارے پاس امام کا قول بھی ہے اور وہ قول جس حدیث پر مبنی ہے وہ حدیث بھی ہے۔

خناس کا دھوکہ:

کبھی خناس کہتا ہے کہ تم تو مقلد ہو اور مقلد دلیل تلاش نہیں کرتا... مقلد دلیل پیش نہیں کر سکتا... میں کہتا ہوں خناس تو نے دھوکہ دیا مقلد دلیل نہیں پیش کر سکتا... مگر امام پیش کر سکتا ہے تجھ جیسے بدعقیدہ کو... وہ کہتا ہے کہ مقلد کی دلیل امام کا قول ہوتا ہے مقلد کی دلیل امام کا مذہب ہوتا ہے... مقلد آیت اور حدیث سے دلیل نہیں پکڑتا... میں بھی مانتا ہوں ہماری دلیل امام کا قول ہے... مگر اپنوں کے لئے... جب کوئی غیر آئے گا وہ کہے گا تمہارے امام کا قول حدیث کے خلاف ہے پھر تجھے حدیث نہیں پیش کریں گے پھر تو پیش کریں گے بھائی... ہمارے مدرسہ میں نحو پڑھائی جاتی ہے ہم استاد سے نہیں پوچھتے آپ نے نحو کیوں پڑھائی ہے... اگر کوئی اور پوچھے تو پھر دلیل نہیں دیں گے... ایک ہے مہتمم سے دلیل نہ مانگنا... ایک ہے اس بدباطن کو دلیل دینا جو مانتا ہی نہیں ہے۔

خناس کی بے وقوفی:

یہ خناس پتہ ہے کیا کہیں گے... ایک ہے ہمارا مدرسہ... ایک ہے دیوبندیوں کا مدرسہ... ہمارے مدرسہ میں آؤ تو پہلے سال حدیث... ان کے مدرسہ میں جاؤ تو آخری

سال حدیث... توجہ رکھنا! خناس کہے گا ان کے مدرسہ میں آؤ تو آخری سال حدیث ہمارے مدرسہ میں جاؤ تو پہلے سال حدیث... میں نے کہا اس لئے کہ تم بے وقوف ہو اور یہ عقل مند ہیں... اب تو ہراج صاحب بیٹھے ہیں ایڈووکیٹ ہیں... سپریم کورٹ کے دعا کرو اللہ ان کو M.N.A بنائے... تم نہ محنت کرنا بنیں گے کہو انشاء اللہ... ہمارے ایک استاد تھے بڑی عجیب بات فرمایا کرتے تھے فرمایا کرتے تھے۔

ان شاءاللہ کا معنی:

ان شاء اللہ کا معنی ہمارے ہاں اور ہے اللہ کے ہاں اور ہے... اللہ کے ہاں ان شاء اللہ کا معنی یہ کہ ہم پوری کوشش کریں گے رب چاہے گا نتیجہ نکلے گا نہیں چاہے گا تو نہیں نکلے گا... ہمارے ہاں ان شاء اللہ کا معنی حقانی صاحب اعلان کریں گے کہ آئندہ پانچ جنوری کو جلسہ ہو گا آؤ گے؟ (سامعین ۔۔۔۔ان شاء اللہ آئیں گے) مطلب کیا موٹر سائیکل بھی نہیں لینا گاڑی پر بھی نہیں بیٹھنا آرہے ہو یار انشاء اللہ... مطلب ہم پوری کوشش کریں گے نہ آئیں اور اگر اللہ لے آئے تو کون روکنے والا ہے... ہم پوری کوشش کریں گے کمپین نہ چلائیں ہم پوری کوشش کریں گے ووٹ نہ ڈالیں... ہم پوری کوشش کریں گے ان کے خلاف گفتگو کریں... اگر پھر بھی جیت جائے تو اللہ اب ان شاء اللہ نہیں بھائی

M.N.A کیسا ہو؟:

ایک بات ذہن نشین کر لو... ہم جمہوری اور مروجہ سیاست کی بات نہیں کرتے... لیکن تمہارے ووٹ سے کسی نہ کسی نے M.N.A بننا ہے... تم نہیں دو گے تو بھی بننا ہے... تم دو گے تو بھی بننا ہے... تو پھر تم اس ریش والے کو بھجواؤ... تم اس

داڑھی والے کو بھجواؤ...جو کلمہ حق بیان تو کرے نا... الحمد للہ ماشاء اللہ میں کوئی ہراج صاحب کے منہ پر تو بات نہیں کرتا... انہوں نے کلمہ حق میری عدالت میں اس وقت بیان کیا جب میں پنڈی جیل میں تھا تو لاہور کے وکیلوں نے کہا ہراج صاحب بچو تم نے مر جانا ہے... اس نے کہا... مرنا تو ویسے ہی ہے ایک عالم کی خاطر مر جاؤں تو میری سعادت ہے...مجھے ان سے محبت اس لئے نہیں کہ وکیل ہیں... بلکہ میں پنڈی جیل میں تھا... تو ہراج صاحب آئے... تو میں نے مزاحا کہا کہ آپ کے دو لباس ہیں ایک یہ (یعنی داڑھی) اور ایک لباس یہ کالا...کالے کوٹ نے تمہیں حکومت سے چھڑانا ہے... اور اس داڑھی نے تجھے آخرت میں اللہ کے عذاب سے چھڑالینا ہے... ان شاء اللہ۔

الحمد للہ ہم نے آزما کر دیکھا ہے... آج تک آپ نے میرا ووٹوں پر بیان سیاست پر بیان نہیں سنا ہو گا... لیکن اس عنوان پر جب اچھا آدمی آئے گا ہم اس کے ووٹر نہیں بلکہ سپورٹر ہیں... بولتے نہیں ہو؟(ان شاء اللہ) تو اڈی ان شاء اللہ وی مٹھی پے گئی اے... تمہیں عداوت کس سے ہے مجلس سے مجھے پتہ ہے... جو جو بیاری ہے میں بھی اسی ملک کا باشندہ ہوں... میں نے عرض کی ہے کہ دعا کرو کہ ہمارے بندے اسمبلی میں جائیں اور ہماری آواز بلند ہو... ہم کہتے ہیں کہ آواز بلند ہو تو ایسا آدمی اسمبلی میں بھیجو جو حق گو ہو لال مسجد کے مسئلہ میں آپ کے علم میں نہیں ہراج صاحب گئے ہیں... سپریم کورٹ نے جو وفد تجویز کیا تھا اس میں ہراج صاحب بھی موجود تھے... تو ایسے تو کوئی نہیں نامزد کرتا مطلب یہ ہے کہ بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ جن کا ایک کردار ہوتا ہے... مگر وہ منظر پر نہیں ہوتا... اور افراد ان سے واقف نہیں ہوتے... دعا کریں اللہ ان کو اسمبلی میں لے جائے۔

وکیل اچھے بھی ہوتے ہیں:

تو میں عرض کر رہا تھا کہتے ہیں ان کے مدرسہ میں جاؤ تو آخری سال حدیث ہمارے مدرسہ میں آؤ تو پہلے سال حدیث... میں نے کہا اس لئے کہ تم بے وقوف ہو اور یہ عقل مند... میں مثال دینے لگا تھا کہ ہر اج صاحب وکیل ہیں آپ نے فیصلہ کیا کہ وکیل اچھے بھی ہوتے ہیں... آپ جو شعر سنا کرتے ہیں وکیلوں کے بارے میں میں وہ شعر نہیں سناتا... اس وکیل نے وہ توڑ دیا ہے... آپ یقین کریں ہمارے وہ ساتھی جو بند کمروں میں ہوتے ہیں کئی کئی سال تک وہ تہہ خانوں میں رکھے ہوتے ہیں... کوئی ان کا پتہ نہیں چل رہا تھا ان کو ان تہہ خانوں سے نکالنے والے چند وکیل اور یہ جج تھے... آپ کے ہاں کوئی قیمت نہیں یہ اس ماں سے پوچھو جس کے بیٹے کو دوبارہ زندگی ملی ہے اور آپ حیران ہونگے کہ اس کیس میں لڑنے والا کوئی مرد نہیں تھا... ایک عورت تھی آمنہ مسعود افتخار چوہدری ایسے نہیں ہلا... پہلے دن رٹ اس نے خارج کر دی آمنہ مسعود نے باہر سے سپریم کورٹ کو لگائی کنڈی... چیف جسٹس افتخار نے اس کو کہا یہ کیا اس نے کہا میں باہر بیٹھی ہوں... تو اندر میں صبح تجھ سے پوچھوں گی کہ بیوی بچوں سے الگ ہو تو کیا گزرتی ہے... بھائی وکیل جب عدالت کو تالا لگائے تب ہی پکڑے جب کوئی جج کہے۔ توہین عدالت ہے... صرف تالے پر پولیس نہیں آتی... میری اور آپ کی بات اور ہے۔ اس کے اس احتجاج پہ چیف جسٹس افتخار کو بھی غیرت آئی خیر یہ میرا عنوان نہیں ہے... میں نے عرض کیا کہ اس عنوان پر کن کن لوگوں نے قربانی دی ہے اور بہت سارے لوگ جن کے والدین... ان کے بارے میں مایوس ہو چکے تھے... ان کو دوبارہ زندگیاں ملی ہیں۔

عقل منداور بے وقوف کون:

تو خیر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ کا جی چاہا کہ ہم بھی اپنا بیٹا وکیل بنائیں اب آپ کے محلے میں دو اسکول ہیں... ایک سکول والا کہتا ہے کہ بھائی اپنا بیٹا ہمارے پاس بھجواؤ ہم ان شاء اللہ اس کو پہلے سال وہ کتاب دیں گے... جو آخری سال وکیلوں کو پڑھائی جاتی ہے... پہلے سال چار سال کے بچے کو... دوسرا کہنے لگا کہ نہیں ہم آپ کے بچے کو پہلے سال پریپ میں داخل کر کے اے بی سی پڑھائیں گے... اب تم کہاں داخل کراؤ گے (سامعین ۔۔۔۔ پرپ والے میں) اب یہ جو پہلے سال اے۔بی۔ سی پڑھا کے دس سال بعد وہ کتاب دیتا ہے وہ عقل مند ہے... اور جو پہلے سال پڑھاتا ہے وہ بے وقوف ہے۔

ہم بخاری آخری سال دیتے ہیں ہم سمجھتے ہیں... کہ دس سال کا بچہ بخاری نہیں سمجھ سکتا... پہلے نحو دو... پہلے صرف دو پہلے گرائمر دو... پہلے منطق دو... مگر یوں نہیں ہم نے پہلے سال اس کو چہل حدیث پڑھائی... ہم نے دوسرے سال زادالطالبین پڑھائی... ہم نے تیسرے سال ریاض الصالحین پڑھائی... ہم نے چوتھے سال آثار السنن پڑھائی... ہم نے پانچویں سال ان کو مشکوۃ پڑھائی ہے... ہم نے چھٹے سال اس کو بخاری دی ہے... یہ نہیں ہے کہ آخر میں بخاری دی درمیان میں حدیثیں نہیں دیں... بلکہ ہم درجہ بدرجہ اس کو لے کر گئے ہیں... جس لڑکے کو ہم نے قرآن حفظ کرانا تھا ہم نے پہلے نورانی قاعدہ دیا... پھر تیسواں پارہ دیا... پھر پورا قرآن دیا... اب یہ ترتیب بہتر تھی یا وہ ترتیب بہتر تھی... اب کم عقل کا علاج اللہ ہی کرے... تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ایک خناس ہے اور ایک شیطان ہے... بات ذہن میں ہے اب شیطان کہے گا قربانی نہ دو... خناس

کہے گا قربانی دو... لیکن اجر میں تمہیں نہیں لینے دوں گا... میں بھی تو اس کا بھائی ہوں۔

اجماع کا پہلا منکر:

ہمارے پاکستان کے پیر ہیں پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم انہوں نے بھی ایک بات ماشاء اللہ بڑے کام کی لکھی ہے خطبات فقیر جلد 9 میں... یہ بات لکھی ہے فرماتے ہیں کہ جب رب نے شیطان سے کہا کہ سجدہ کرو... کہتے ہیں شیطان نے نہیں کیا اور سارے ملائکہ نے کیا... وہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے اجماع کا منکر شیطان ہوا... اجماع ملائکہ کا انکار کس نے کیا؟ (سامعین۔۔۔ شیطان نے)

اجماع کے منکر کی سزائیں:

اور اجماع کے منکر کو رب دو سزائیں دیتا ہے... یہ انہوں نے نہیں لکھا یہ اگلی بات میں کہہ رہا ہوں... انہوں نے تو یہ لکھا ہے کہ اس دنیا میں اجماع کا منکر شیطان ہے میں کہتا ہوں وہ شیطان ہے... یہ خناس ہے خناس شیطان کا بھائی ہے... اور رب اجماع کے منکر کو دو سزائیں دیتا ہے۔

1...نولہ ما تولیٰ دنیا میں رب ہدایت نہیں دیتا

2...ونصلہ جہنم ... آخرت میں رب جنت نہیں دیتا۔

سورة النساء پ 5 آیت 115

تو یہ اجماع کے منکر کی دو سزائیں ہیں... رب نے قرآن میں بیان کی ہیں... تو ایک محنت شیطان کی اور ایک محنت اس خناس کی۔

قربانی کے ایام اور مسلک اہل سنت:

اب اگلی بات کہتا ہوں کہ قربانی کتنے دن... ؟ پوری دنیا کہے گی کہ قربانی تین

دن دو... دس ذوالحجہ کو... گیارہ ذوالحجہ کو... بارہ ذوالحجہ کو... شیطان کہے گا نہیں قربانی دینی ہی نہیں ہے۔

خناس کا مسلک اور دلیل:

اور خناس کہے گا دینی تو ہے مگر چوتھے دن... کیوں تا کہ قربانی بھی ہو جائے اور اجر بھی نہ ملے... دلیل سنو! اور عقل پہ ماتم کرو دلیل کیا دیتا ہے... جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں... اور وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" ایام التشریق کلھا ایام ذبح" کہ جتنے ایام تشریق ہیں وہ سارے قربانی کے دن ہیں... تشریق کسے کہتے ہیں جو نمازوں کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ہم تکبیرات جو پڑھتے ہیں اس کو کہتے ہیں جن دنوں میں تکبیرات پڑھی جاتی ہیں... ان کا نام ایام تشریق اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :ایام تشریق کلھا ایام ذبح کہ جتنے تشریق کے ایام ہیں وہ سارے قربانی کے دن ہیں... اور ایام تشریق 13 ذوالحجہ تک ہیں... لہذا قربانی بھی 13 ذوالحجۃ تک... دلیل سنو 13 ذوالحجہ تک کی۔

خناس کی دلیل کا جواب:

اچھا اس سے پوچھو کہ شروع کہاں سے ہیں... ہے نہ دھو کہ اس سے پوچھو شروع کہاں سے ہیں... اگر ایام تشریق تیرہ ذوالحجہ تک ہیں تو شروع؟(سامعین نو سے) تو پھر قربانی! ایام تشریق 9 کو ہے مگر قربانی نہیں 13 کو ہے قربانی نہیں ... پھر مان لے کہ یہ حدیث اور ہے اور باقی حدیثیں اور ہیں... بارہ راوی بارہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو روایت نقل کرتے ہیں ان میں ذبح کا لفظ نہیں ہے... اگر ایک روایت کرتا ہے اس

میں ذبح کا لفظ ہے... اگر جمہور اور ثقہ راوی ایک طرف ہو جائیں اور ایک ثقہ ایک طرف ہو جائے ثقہ ثقات کی مخالفت کرے اس حدیث کو شاذ کہتے ہیں... میں نے حدیث صحیح پیش کی تو نے حدیث شاذ پیش کی... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من شذ شذ فی النار

مشکوۃ ص 31

جو کٹ جائے وہ جہنم میں جاتا ہے تمہیں شاذ مبارک ہمیں ثقات مبارک... ہمیں جمہور مبارک تو بات سمجھو کیسے دھوکہ دیتے ہیں... ہم بھی سوچتے ہیں یا اللہ ان کو مصیبت کیا پڑی ہے نیا مسئلہ نکال لیتے ہیں۔

غیر مقلدین اور چوتھے دن قربانی:

ملتان میں گیا ہمارے ایک دوست ہیں ان کا بیٹا غیر مقلد ہو گیا... مجھے کہتا ہے مولانا بڑا دکھ ہوتا ہے میں نے کہا کس بات پر... کہتا ہے تین دن ہمارے دیوبندیوں کی کھالیں جمع کرتے رہیں گے... اور جب چوتھا دن آئے گا اب ہماری قربانی تو ختم ہو گئی اور یہ چوتھے دن جانور کو ذبح کر کے گوشت کھائیں گے... اور بیٹھ کر گپیں ہانکیں گے... یہ تین دن ہم قربانی کرتے رہیں گے یہ کھالیں اکٹھی کرتے رہیں گے... اور چوتھے دن قربانی کی اور مزے اڑا رہے ہیں... اب مقصد قربانی نہیں تھا مقصد فتح تھی... کہ ہم نے ان کی قربانی کی کھالیں چھین لیں... ہم نے مال غنیمت جمع کر لیا تو اس کا نام جشن رکھتا اس کا نام قربانی تو نہ رکھتا... یہ مجھے ملتان میں کہا کہ ظالم اسطرح کرتے ہیں۔

خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے...

خیر ایک بات سمجھو! کہ اگر گائے ہو تو سات آدمی اگر اونٹ ہو تو سات

آدمی لیکن شرکت کرنے والا کون ہو...ایک سکھ آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... ایک ہندو آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... ایک مرزائی آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... ایک رافضی آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... حتی کہ اگر ایک بھی کافر آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... مگر فتاوی علماء حدیث کے اندر لکھا ہوا ہے کہتا ہے کہ سات حصے داروں میں اگر ایک مرزائی آجائے قربانی ہو جائے گی۔

فتاویٰ علمائے حدیث ج 13 ص 89

محنت دیکھو محنت تو شیطان کی محنت تھی کہ قربانی کرے ہی نہ... اور خناس کی کیا تھی کہ کرے مگر برباد ہو جائے... آگے چلیے ہم نے کہا قربانی میں دو تو بکری... قربانی میں دو تو گائیں... قربانی میں دو تو اونٹ... اور یہ خناس ایسا انسان ہے کہ اگر نہ ماننے پر آیا تو بھینس کا انکار کر گیا۔

خناس اور مرغی کی قربانی:

اور اگر ماننے پر آیا تو فتاوٰی ستاریہ کے اندر مسئلہ موجود ہے مفتی عبد الستار خناس سے مسئلہ پوچھا گیا... حضرت اب تو بکرا بہت مہنگا ہو گیا ہے ہم قربانی کرنا چاہتے ہیں تو کیا کریں کہتا ہے اگر بکرا مہنگا ہو گیا تو مرغ تو مل سکتا ہے... تم مرغ کی قربانی دے دو رب قبول کرے گا۔

فتاویٰ ستاریہ ج 2 ص 72

سبحان اللہ اب اس کو مفتی کہتے انسان کو شرم آتی ہے... ایسا بے شرم اور ایسا بے ضمیر انسان کہ اگر ہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی بات کریں گے جو اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والا... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد ہے کہتا

ہے ابو حنیفہ... انکار کرنے پر آئے تو اصحاب پیغمبر کے شاگرد کا انکار کردے... اور ماننے پر آئے تو مفتی عبد الستار کو مان لے مسئلہ سنو۔

خناس اور انڈے کی قربانی:

اس نے کہا اگر مرغی بھی موجود نہ ہو... کہتا ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے کہ... جو انسان جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد میں سب سے پہلے آئے۔اس کو اونٹ صدقہ کرنے کا... جو اس کے بعد آئے تو گائے صدقہ کرنے کا... اس کے بعد تو بکری صدقہ کرنے کا... سب سے آخر میں آئے تو انڈہ صدقہ کرنے کا... کہتا ہے انڈہ کے صدقہ کرنے پر جو اجر مل جاتا ہے تو انڈے کی قربانی پر اجر نہیں ملے گا

فتاویٰ ستاریہ ج 4 ص 40

یہ ہے قیاس کا دشمن اور کر رہا ہے قیاس... او ظالم تجھے تو قیاس نہیں کرنا چاہیے تھا... اس لئے ہم کہتے ہیں قیاس ملائکہ نے بھی کیا تھا... شیطان نے بھی کیا تھا۔ قیاس شیطان نے بھی کیا تھا... شیطاں نے قیاس کیا تھا نا جب اللہ نے کہا "اسجدوا لآدم" شیطان کہتا ہے اے اللہ یہ مٹی سے میں آگ سے... آگ نہیں جھکتی مٹی جھکتی ہے... میں نہیں جھکتا... آدم جھکے... تو ایک قیاس شیطان نے کیا اور ایک قیاس خناس نے کیا ہے دونوں قیاس اور دشمن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے... خیر اب دیکھو !میں بات کو سمیٹ کر کہتا ہوں... اب دیکھو مولانا عبد الشکور حقانی صاحب دامت برکاتہم اعلان فرمارہے تھے... آپ کوشش کرو کے پانچ جنوری کو عشاء کی نماز یہاں پڑھو... یا عشاء کے متصل بعد تشریف لائیں... تاکہ بات انسان کو پوری سمجھ آئے... ورنہ پوری بات سمجھ نہیں آتی۔

پیدائش انسانی کا مقصد:

میں نے ایک آیت پڑھی تھی ”وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون“ اللہ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا... تو میں عرض یہ کر رہا تھا دنیا کے حصول کے لئے ایک سیزن ہے... دنیا کے حصول کیلئے ایک منڈی ہے... عبادت کے لئے مقامات مقدسہ جو منڈی کا درجہ رکھتے ہیں... اور عبادات کو حاصل کرنے کے لئے ماہرین شریعت ہیں... جس طرح دنیا کی نعمت آدمی حاصل کر کے اس کو کیڑے سے بچانا ضروری ہے... جو فصل کو تباہ کر دے... تمہاری اس دنیا کی نعمت کو تباہ کر دے... جو عبادت آپ نے کی ہے سیزن میں کی ہے... منڈی میں کی ہے... ماہرین سے پوچھ کر کی ہے... اس عبادت کو بچانا بھی ضروری ہے... تا کو سنڈی نہ لگ جائے... اس کو کیڑا نہ لگ جائے... اس کو ایسی بیماری نہ لگ جائے... کہ جس سے عبادت برباد ہو جائے اگلی بات میں نے عرض کی تھی۔

عبادت کے لئے تین شرائط:

کہ عبادت کی لئے تین شرطیں ہیں:

1... اللہ کا حکم ہو۔ 2... عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو۔

3... نقل کرنے والے پیغمبر کے صحابہ ہوں۔

پھر میں نے عرض کیا تھا کہ سمجھانے والا مجتہد اور فقیہ ہو اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

کچھ تو غور کیجئے!:

اب ایک محنت شیطان کرے گا ایک محنت خناس کرے گا... شیطان یہ محنت کرے گا کہ بندہ عبادت نہ کرے... اور خناس محنت اس انداز میں کرے گا کہ عبادت اس انداز میں کرے کہ اس کی عبادت برباد ہو جائے... میں نے مثال آپ کے سامنے رمضان کی رکھی... اب میں نے مثال آپ کے سامنے قربانی کی دی... کہ شیطان کہے گا قربانی نہ دو اور خناس کہے گا کہ قربانی تو دو لیکن خاندان کی طرف سے ایک دے... تاکہ باقی سب کی چھٹی ہو جائے... میں نے کہا ظالم پھر گائے کا کیا قصور ہے... اگر اس بات کو مان لیا جائے پھر اونٹ کا کیا قصور ہے...میں نے کہا اگر ایک بکری پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے... تو ایک گائے پورے محلے والوں کی طرف سے کافی ہو... اور ایک اونٹ پوری بستی والوں کی طرف سے کافی ہوتا... اگر قیامت کو اللہ کی عدالت میں اونٹ نے کیس دائر کر دیا... کہ اے اللہ بکری پورے خاندان کی طرف سے اور میں اونٹ صرف دس آدمیوں کی طرف سے تو بتاؤ اس اونٹ کو اللہ کی عدالت میں کیا جواب دو گے... تم نے جو اتنا بڑا جھوٹ بولا پھر کہتا ہے جی نہیں ایک بکری سب کی طرف سے نمبر دو کہتا ہے بھینس کی قربانی نہیں یہاں سے برباد کر گیا۔

کہتا ہے اونٹ میں دس حصے ہیں... اونٹ کو برباد کر گیا کہتا ہے اس میں قادیانی شریک ہو جائے تب بھی قربانی ہو جائے گی اس کو ذبح کر گیا...اگر تمہارے پاس نہ ہو تو مرغ ذبح کر دو... اگر مرغ نہ ہو تو انڈہ دے دو... تو قربانی ہو گی... تو اس نے اس انداز میں قربانی کو پیش کیا... کہ شیطان کہے گا قربانی نہ دو خناس کہے گا قربانی دو مگر اس انداز میں دو کہ قربانی بھی دو مگر اجر نہ ملے... تو وہی محنت شیطان کی وہی محنت خناس کی

اس کے بعد سوالات وجوابات کی نشست ہوئی جس میں عوام الناس نے درج ذیل سوالات کیے اور حضرت متکلم اسلام نے ان کے علمی و تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں لکھا جاتا ہے۔

سوالات کے جوابات:

سوال :

کیا خناس انڈے کی کھال لے لیتے ہیں اس کے بارے میں کوئی مشاہدہ ہے تو بیان فرمائیں... ؟

جواب :

مشاہدہ تو میرا نہیں آپ کا تجربہ ہے اور آپ نے تو کھالیں دی ہو نگی کتنے لوگ ہیں جنہوں نے اس خناس کو کھال دی ہو گی... تو میرا مشاہدہ آپ کا تجربہ اور تجربے کا درجہ مشاہدہ سے بلند ہوتا ہے۔

سوال:

غیر مقلد حنفیوں کی مسجد میں دوسری جماعت کرواتے ہیں کیا کیا جائے ؟

جواب :

ان کو روک دیا جائے۔

سوال :

غیر مقلد کو اونٹ کی قربانی میں شامل کرنا کیسا ہے...؟

جواب:

ہم کہتے ہیں اونٹ کجا اس کو کسی بڑے جانور مثلا گائے بھینس میں بھی شامل نہیں کرنا چاہیے۔

سوال:

ڈاڑھی منڈانے والے کی اذان یا اقامت کا کیا حکم ہے...؟

جواب :

مکروہ ہے... کہ داڑھی منڈا اذان بھی نہ دے اور اقامت بھی نہ کہے۔ بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ جو داڑھی منڈاتا ہے یا کترواتا ہے پہلی صف میں کھڑا ہی نہ ہو... وہ تھوڑا سا پیچھے کھڑا ہو دیکھیں اس میں ناراض ہونے والی کیا بات ہے... یہ مسجد کا معاملہ شریعت کا معاملہ ہے... اگر شوق ہے تو پھر بسم اللہ پڑھ کے رکھ لو۔

سوال :

مغرب کے بعد والی سنتوں کو نماز سے پہلے پڑھنے کا کیا حکم ہے...؟

جواب :

کوئی بھی نماز کی سنت جو بعد والی ہے اس کو پہلے پڑھو گے تو اداء نہیں ہو گی... اور یہ مغرب سے پہلے سنت امام بخاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے حضرت عبد اللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول کے حوالے سے کہ اس کو سنت سمجھنا مکروہ ہے... صحابی کہہ رہا ہے کہ سنت سمجھنا مکروہ ہے... اور یہ کہہ رہا ہے سنت ہے۔

سوال:

غیر مقلد کو جہاد کے لئے قربانی کی کھالیں دینا کیسا ہے...؟

جواب:

ارے قربانی کی کھالیں اس کو دو جو جہاد کرتا ہو... اس نے جہاد کے نام پر پورے ملک میں اڈے بنا کے تمہارے خلاف فتویٰ کی مشین چلا دی ہے... غیر مقلدیت کا بانی تھا عبد الحق بنارسی پہلا غیر مقلد اور عبد الحق وہ تھا جو سید احمد شہید رحمہ اللہ کی فوج میں تھا اور وہاں سے دوڑ گیا... تو یہ جہاد کے بھگوڑے ہیں... ان سے جا کر پوچھو کہ کشمیر کے نام پر تمہیں ماہانہ کتنا فنڈ ملتا ہے... یہ ایک مستقل بحث ہے تو یہ جہاد نہیں کرتے... جہاد کے نام پر چندہ بٹور کر ہمارے عقیدے برباد کرتے ہیں۔

سوال :

نماز سے قبل زور سے سلام کرنا کیسا ہے جب کہ اکثر نمازی سنن اور اذکار میں مصروف ہوتے ہیں... ؟

جواب :

جب مسجد میں تشریف لائیں تو سلام نہ کہیں... اپنی عبادت میں مصروف ہو جائیں... آدمی کھانا کھا رہا ہو تو اس کو سلام نہیں کرنا چاہیے... تو جو عبادت میں ہو اس کو سلام کرنے کا معنی کیا... مسجد میں لوگ اپنی اپنی عبادت کے اندر مصروف ہوتے ہیں اس لئے ان کو سلام کر کے اپنی طرف متوجہ کرنا ٹھیک نہیں... اگر اذان ہو رہی ہو تو اس کا جواب دینا سنت ہے... لیکن اس آدمی کے لئے جو مسجد سے باہر ہو... جو آدمی مسجد

میں موجود ہو تلاوت میں مشغول ہو... اس کے لئے اذان کا جواب نہیں ہے... اذان کے جواب کا معنی تھا لبیک وہ تو پہلے آ چکا... تو اذان کا جواب دینا ٹھیک نہیں ہے تو اس کو سلام کرنا کیسے جائز ہے... بلکہ مسئلہ تو یہاں تک ہے کہ نماز کی انتظار کرنا نماز ہے تو جس طرح نمازی کو سلام کرنا ٹھیک نہیں اس طرح منتظر صلوٰۃ کو بھی سلام کرنا ٹھیک نہیں... ایک آدمی تلاوت کر رہا ہے نماز پڑھ رہا ہے عبادت میں لگا ہے اس کو لگا رہنے دو۔

سوال :

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن مماتی کو شامل کرنا کیسا ہے...؟

جواب:

ان کو دور ہی رکھو بد عقیدہ آدمی کو اپنی قربانی میں شامل نہ کرو اپنی قربانیاں بھی خالص رکھو... اللہ ہم سب کو خالص عبادت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

عنوان..... عبد الرحمن شاہین (غیر مقلد) کا علمی محاسبہ

مقام......... جھنگ

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔ امابعد:فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

سورۃ مائدہ پ 6آیت نمبر3

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان منھم من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ

ابن ماجہ ص 5 ، ترمذی ج 2 ص 96

یا رب صــــل وســـــلم دائمـــــا ابــــدا
علیٰ حبیبــــک خـــیر الخلـــق کلھــــم
ھـــــو الحبیــــب الــــذی ترجی شــــفاعتہ
لـــــکل ھـــــول من الاھـــــوال مقـــــتحم

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور دوستو اور بھائیو! ہماری آج کی اس نشست کا عنوان خالصتاً درس قرآن کریم ہے... قرآن کریم کے درس کے حوالے سے میں آپ حضرات کی خدمت میں مختصر عرض کروں گا... حق جل مجدہ ہمیں قرآن کریم پڑھنے کی سمجھنے کی... اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے... قرآن کریم کے بہت سارے حقوق ہمارے اکابر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور قرآن کریم کی آیت کی روشنی میں تحریر فرمائے ہیں... میں نے اس کا خلاصہ عرض کیا ہے... قرآن کریم کے بنیادی طور پر تین حق ہیں۔

حقوق قرآن:

1... قرآن کریم کو پڑھنا 2... قرآن کریم کو سمجھنا 3... قرآن کریم پر عمل کرنا

اب انسان اس قرآن کریم کو پڑھے گا بھی... اس قرآن کریم کو سمجھے گا بھی اور اس قرآن کریم پر عمل بھی کرے گا سوال یہ ہے اس قرآن کریم کو انسان پڑھے گا تو کیسے... ؟اس قرآن کو سمجھے گا تو کیسے...؟اس قرآن پر عمل کرے گا تو کیسے...؟اللہ رب العزت نے ان سب سوالات کا جواب... قرآن کریم میں ارشاد فرمایا... رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سوالات کا جواب... اپنے مبارک ارشادات میں بڑی وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمادیے۔

1... قرآن کریم کو پڑھنا

اگر قرآن کریم پڑھنے کے لئے بغیر استاد کے ہی کافی ہوتا... تو اللہ رب العزت اس قرآن کریم کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ بھیجتے... بلکہ اللہ اس قرآن کو بیت اللہ کی چھت پر رکھ دیتے... اوراعلان کر دیا جاتا اس قرآن کریم کو پڑھ لو... لیکن خالق نے اس قرآن کو پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سینہ پر نازل کیا ہے... اور اس کے بعد اللہ نے اس امت کو قرآن پڑھنے کا حکم دیا... معلوم ہوا کہ ہم قرآن کے الفاظ سمجھنے میں بھی محتاج ہیں... اور قرآن کریم کا معنی سمجھنے میں بھی محتاج ہیں۔

بعثت نبوی کا مقصد:

جب اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد بیان کیا؛ فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

سورة ال عمران پ 4 آيت 164

میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ایسا عطا کیا... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے قرآن کی آیات کی تلاوت کرتا ہے... میں نے تمہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسا عطا کیا جو پیغمبر تمہیں آیات کا معنی سمجھاتا ہے... میں نے تمہیں پیغمبر وہ عطا کیا جو پیغمبر تمہارے سامنے حکمت کی باتیں ارشاد فرماتا ہے... میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں وہ عطا کیا جو تزکیہ کر کے تمہارے دلوں کی صفائی کرتا ہے... تو ایک ہے اس قرآن کی تلاوت کرنا... ایک ہے اس قرآن کے معانی اور حکمت کو سمجھنا... اور

اس قرآن کریم پر عمل کرنا۔

قرآن پر عمل اور ضرورت علماء:

الفاظ قرآن پڑھنے کے لئے انسان اس شخص کا محتاج ہے جو قرآن کے الفاظ جانتا ہو... قرآن کے معانی سمجھنے کے لئے انسان اس عالم اور فقیہ کا محتاج ہے... جو قرآن کریم کا مفہوم سمجھتا ہو... قرآن کریم کو سمجھ کر عمل کرنے کے لئے انسان اس صاحب دل اور اھل اللہ کا محتاج ہے... جس کی صحبت میں رہ کر انسان کو قرآن کریم پر عمل کی توفیق مل جائے۔

الفاظ قرآن اور تقلید:

دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں مل سکتا... جو الفاظ قرآن صرف تجوید کی کتابیں پڑھ کے مخارج کو دیکھنے کے بعد یہ کہہ دے... کہ میں قرآن پڑھ لوں گا... مخرج کو وہ جانتا ہو گا قواعد تجوید سے واقف ہو گا... لیکن قرآن آئے گا تب... جب انسان قاری پر اعتماد کرے... اگر قاری قرآن پر اعتماد نہیں کرتا... انسان تجوید کے ساتھ قرآن کے تلفظ کو ادا نہیں کر سکتا... اگر قاری پر اعتماد نہیں کرتا... تو انسان کو الفاظ قرآن سمجھ نہیں آسکتے... قاری پر اعتماد کرے گا... تو انسان قرآن پڑھے گا... قاری پر اعتماد کرنے کا معنی کیا ہے... ؟ قاری جب اس کو قرآن پڑھانا شروع کرتا ہے... تو کہتا ہے بیٹا پڑھو الف... لام زبر۔ ال۔ یہ کہتا ہے جی الف اس نے کہا جی ح زبر۔ م ساکن۔۔ حم۔ الحم... د پیش دالحمد... قاری پر اعتماد کیا تو الحمد کا لفظ سمجھ آیا۔

اگر قاری پر اعتماد نہ کرے بلکہ قاری کے سامنے کھڑے ہو کر... انسان ضدی اور ہٹ دھرم اور غیر مقلد بن کر کھڑا ہو جائے... اور کہہ دے قاری صاحب

میں اس قرآن کے ہمزہ پر زبر نہیں پڑھتا... مجھے پہلے دلیل سے قائل کرو... میں اس ح پر زبر نہیں پڑھتا مجھے دلیل سے قائل کرو... میں لام پر سکون اور جزم نہیں پڑھتا... مجھے دلیل سے قائل کرو۔ میں دال پر پیش اور ضمہ نہیں پڑھتا... مجھے دلیل سے قائل کرو... تو قاری صاحب کہیں گے بیٹا ابھی تیری اتنی عقل نہیں ہے... کہ تو اس ہمزہ وصلی کی زبر کو سمجھ سکے... ابھی تیرے اندر اتنی عقل نہیں ہے... کہ لام تعریف کے سکون کو سمجھ سکے... ابھی تیرے اندر اتنی عقل نہیں ہے... کہ تو مبتدا کے دال کے ضمہ کو سمجھ سکے تو نہیں سمجھتا۔

اور اگر آج کی میری مجلس میں کوئی کم عقل غیر مقلد موجود ہو... شاید میرے الفاظ کو وہ بھی نہ سمجھے... کہ مولانا ہمزہ وصلی کسے کہتے ہیں...؟ لام تعریف کسے کہتے ہیں... یہ دال مبتدا کی کسے کہتے ہیں... ممکن ہے کہ نہ سمجھے... سمجھ اس کو خود نہیں آئے گی تو بعد میں اعتراض کرے گا کہ مولانا گھمن نے وہ جملہ کہہ دیا جو قرآن میں نہیں ملتا... جملہ وہ کہ دیا جو ہمیں سمجھ نہیں آیا... تجھے اپنی عقل پہ ماتم کرنا چاہیے تھا... مولانا گھمن پہ تجھے گلہ نہیں کرنا چاہیے... گلہ کرے عبد الرحمن شاھین تو بات بنتی ہے۔

غیر مقلد مولوی کا سفید جھوٹ:

عبد الرحمٰن شاہین وہی شخص ہے کہ جس شخص کے ساتھ مناظرہ ہوا... اور ملتان میں مناظرہ ہوا... میں کہتا ہوں اس عبد الرحمن شاہین کو چاہیے تھا... کہ جب یہ ملتان سے اس فیصل مسجد جھنگ آیا... اور اس نے یہ کہا کہ الیاس گھمن اور عبد اللہ عابد چار مئی کو دوڑے ہیں... میں کہتا ہوں کہ اس بات پہ مناظرہ کر لیا جائے... حق اور باطل کا فیصلہ کر لیا جائے... کہ عبد الرحمن شاہین 4 تاریخ کو کہاں تھا... میرے علم میں نہیں

ہے...چار کو میں کہا تھا... اس کم عقل کے علم میں نہیں ہے... میں تین مئی کو رات مظفر آباد آزاد کشمیر میں تھا چار مئی کو پلندری آزاد کشمیر میں تھا... کہتا ہے چار مئی کو الیاس گھمن دوڑا تھا۔ میں کہتا ہوں ”لعنۃ اللہ علی الکاذبین “ اللہ اس پر ایک بار نہیں کروڑ بار لعنت بھیج۔ جو جھوٹ بولتا ہے... خود کو شیخ الحدیث کہہ کے جھوٹ بولے تو بڑا جرم ہے... خود کو شیخ القرآن کہہ کے جھوٹ بولے تو بڑا جرم ہے۔

مناظرہ کوٹ ادو میں کیا ہوا؟

میں تیرے علم کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں کہ جب کوٹ ادو گزشتہ سال رفع یدین کے موضوع پر مناظرہ تھا... تو گدھے کی طرح لیٹ کر تو نے کہا تھا الیاس گھمن کے ساتھ آدمی کیوں آئے... مناظرہ میں نہیں کرتا... وہ دن تجھے بھول گیا جب کوٹ ادو میں مناظرہ طے ہوا... تو کہتا ہے۔ D.S.P نے پابندی لگا دی... میں نے کہا مناظرہ ہو گا D.S.P نے یہاں مظفر گڑھ اور کوٹ ادو کی حدود میں پابندی لگائی ہے نا... کوٹ ادو کی حدود سے نکل جاؤ... کوٹ ادو کی حدود سے نکال کر تجھے مناظرہ کے لئے تیار کرنے والا کون تھا؟ اس شخص کا نام تجھے لینا چاہیے تھے نا...پھر حویلی میں جب گئے تو لیٹ گیا وہاں وکیل موجود تھے... ایک وکیل حنفی... اور ایک وکیل دیوبندی... یہ گزشتہ سال کی بات ہے... یہ تو مناظرہ کے ثالث تھے... تو یہ لیٹ کر کہتا ہے کہ میں مناظرہ نہیں کرتا... کہا بھائی تو مناظرہ کیوں نہیں کرتا... کہتا ہے مناظرہ میں طے ہوا تھا کہ چار مناظر اور معاونین آئیں گے... اور پانچ پانچ اس قبیلہ اور برادری کے لوگ ہوں گے... یہ زیادہ کیوں آئے ہیں... میں نے کہا تجھے کوئی نہیں جانتا... تیری دنیا میں کوئی قیمت نہیں ہے... تجھے گارڈ اور حفاظتی آدمی کی ضرورت نہیں ہے... یہ تو میرے ساتھ

میرے حفاظتی گارڈ کے طور پر آئے ہیں... ان کو میں کہاں نکال دو... کہتا ہے جی شرط میں طے ہے میں نے کہا چلو حویلی سے باہر نکال دیتے ہیں... مناظرہ حویلی کے اندر ہونا ہے... تو جائے مناظرہ پر نہیں ہوں گے... تو جائے مناظرہ پر تو بیٹھ جا... کہتا ہے نہیں کروں گا... ان کے وکلاء نے کہا جی نہیں مانتا۔

میں نے کہا عبد الرحمن شاہین کی عادت ہے یہ رات ایک بجے سے پہلے مناظرہ نہیں شروع کرے گا... تم یہ بات نوٹ کر لو... جب رات ایک بج جائے گا پھر مناظرہ شروع کرے گا... کیونکہ ادھر صبح اذان کا وقت ہو گا... لوگ کہیں گے گھر جانا ہے... یہ کہے گا نہیں میں نے مناظرہ کئے بغیر جانے ہی نہیں دینا... پہلے ایک بجے تک خراب کرے گا... اور جب گھر جانے کا وقت ہو گا تو بڑھکنا شروع کر دے گا... وہی ہوا... وکلاء نے کہا تم ٹھیک کہتے تھے رات ایک بجے سے پہلے شروع نہیں ہوا... میں نے کہا اس کو چاہیے نا... اس مناظرہ کی کیسٹیں لے آتا... کیوں بیان نہیں کرتا اور یہاں ملتان ایک کوٹھی کے اندر میرے علم میں ہے... خاکوانی میرا ایک دوست ہے... میرا اس کی کوٹھی میں مناظرہ قرأت خلف الامام پہ ہوا۔

عبد الرحمٰن شاہین کی شکست فاش:

مولانا عبد اللہ عابد اور اسی عبد الرحمن شاہین کا... میں غیر مقلدوں سے کہتا ہوں عبد الرحمٰن شاہین کو کہو... تمہیں کیسٹیں دے... پھر اس مناظرہ کی سی ڈی اپنی فیصل مسجد کے سامنے لگاؤ... اور اپنی عوام کو اپنے شیخ الحدیث کی ذلت کے مناظر دکھاؤ... اگر تمہارے پاس کیسٹ نہیں ہے پھر الیاس گھمن سے کیسٹ لو... تمہیں وڈیو سی ڈی میں دیتا ہوں... فیصلے تم کرنا عبد الرحمن شاہین جیتا ہے یا مولانا عبد اللہ

عابد جیتا ہے... لاؤ سی ڈیاں تم کیوں نہیں لاتے... میں ابھی ساتھیوں کو کہہ رہا تھا... کہتے ہیں مولانا تیرے بیان کے بعد شنید ہے فلاں کو لائیں گے... میں نے کہا کہ فلاں فلاں کو چھوڑ دو... انہیں کہیں کہ باری باری فلاں فلاں کو لائیں... اور ایک ایک کی کلاس میں لوں گا... جس جس کو یہ لائیں گے اس اس کے مناظرے تمہارے سامنے میں پیش کرتا چلا جاؤں گا... لکھ کے نہیں دیتے۔

تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور رافضیوں کا عقیدہ:

مولانا الیاس گھمن نے دعویٰ کیا لکھ کر نہیں دیا... میں نے کہا عقل کے اندھوں میں نے اس وقت بھی یہی کہا تھا... کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور شیعوں کا عقیدہ اور نظریہ ہے... عبد الرحمن شاہین اس بحث کو زیر بحث نہیں لایا... اس نے دو گھنٹے میں ایک مرتبہ بھی یہ نہیں کہا یہ مرزائیوں اور شیعوں کا عقیدہ ہے... اس کو چاہیے تھا کہ تردید کرتا الیاس گھمن نے غلط کہا ہے تردید کرنی چاہیے تھی کہ نہیں... تم نے تردید نہیں کی معلوم ہوا کہ تم مانتے ہو... کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور شیعوں کا عقیدہ ہے... کہتے ہیں لکھ کے نہیں دیتا... میں نے عامر کلیم کو گزشتہ سال پندرہ محرم کو تونسہ بستی بغلانی میں لکھ کر دیا ہے... میری تحریر ویڈیو ریکارڈ پر موجود ہے... میں نے کہا تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور شیعوں کا عقیدہ اور نظریہ ہے... پورے تین گھنٹے کے مناظرہ میں ایک مرتبہ بھی عامر کلیم نے اس بات کو چیلنج نہیں کیا تم اس سی ڈی کو دیکھ لو... لیکن یہ سی ڈی تمہیں شاید غیر مقلد نہ دے یہ سی ڈی تمہیں میں دوں گا... آج بھی باہر موجود ہو گی عامر کلیم کے ساتھ ہونے والا مناظرہ جس میں میں نے لکھ کر دیا... کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور شیعوں کا نظریہ ہے... یہ سی

ڈی باہر موجود ہے... فیصل مسجد کے غیر مقلدوں اپنے غیر مقلد سے کہو وہ بھی سی ڈی دے اور جس طرح قرأۃ خلف الامام کے مناظرہ پہ عبد الرحمن شاہین نے جو گل کھلائے ہیں نا... وہ سی ڈی اس سے بھی مانگو اگر تمہیں نہیں دیتا تو مجھ سے لو۔

زباں میری ہے بات ان کی:

عبد الرحمن شاہین گفتگو کے درمیان کہہ رہا تھا کدھر گیا صادق کوہاٹی... جس کو تم بندر کی طرح لیے پھرتے تھے... میں نے کہا یہ وہی صادق کوہاٹی ہے جس نے ملتان میں جا کر کہا تھا یہ عبد الرحمن شاہین نہیں ہے یہ عبد الرحمن گھوگی ہے... یہ کس نے کہا تھا؟ (سامعین۔۔۔ صادق کوہاٹی نے) اس سے پوچھو نا جو تم کو گھوگی کہا کرتا تھا... تم نے کیسے قبول کر لیا میں اپنی زبان نہایت کنٹرول کر کے گفتگو کر رہا ہوں... ورنہ اس نے ملتان میں ٹیلی فون پر عبد الرحمن شاہین سے جو بات کی ہے نا... اگر وہ جملے میں نقل کر دو عبد الرحمٰن شاہین کی زبان میں... میں کہتا ہوں اس نے یہ کہا تھا اگر میں نے بات کی نا تم اوپر سے نیچے تک جل جاؤ گے۔

یہ لفظ ہماری زبان کو زیب نہیں دیتے... ورنہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں اگر میں نے تمہارا کچا چٹھا کھولنا شروع کیا نا... اگر ملتان کا تیرا کردار میں زیر بحث لایا نا۔ تیری مسجد کے نمازیوں کے دستخط لایا... تیرے خلاف لکھے جانے والے اشتہارات کو لایا... تو بحمد اللہ میں نے تیری زبان کو گنگ کر دینا ہے۔... پھر تیرے اند جرأت نہیں ہو گی کہ تو بات کرے... جب میں تمہاری ذاتیات پہ بات نہیں کرتا... تمہیں زبان درازی نہیں کرنی چاہیے۔

کیا یہ جرم ہے؟:

عبد الرحمن شاہین کہتا ہے میں اشتہاری سے گفتگو نہیں کرتا... میں بھگوڑے سے گفتگو نہیں کرتا... میں مفرور سے گفتگو نہیں کرتا... یہ تیرا باپ الیاس گھمن یہاں سیٹلائٹ ٹاون کی مسجد میں بیٹھا ہے... اگر میں اشتہاری ہوتا... یوں لوڈ سپیکروں پہ گفتگو نہ کرتا... اگر مفرور ہوتا یوں گفتگو نہ کرتا... میں نے ہر جگہ پہ گفتگو کی ہے... اگر میں بھگوڑا تھا تم پولیس کو کہہ دیتے... بھگوڑا ہے... اگر میں اشتہاری ہوں کسی کو درخواست دے دو یہ اشتہاری ہے... بھگوڑا احمد سعید تھا... جو آج گوجرانوالہ کی جیل میں پڑا ہے وہ تیرا باپ بھگوڑا تھا جس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا گیا میں کہتا ہوں بھگوڑے؛ بھگوڑے میں فرق ہے اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے اشتہاری ہونا جرم ہے تو سب سے پہلے... اس دین میں اشتہاری قرار دیا جانے والا خاتم الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تھا... اس کے سر کی قیمت ابو جہل اینڈ کمپنی نے نہیں لگائی تھی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کی قیمت نہیں لگی تھی...؟

میں کہتا ہوں کیا ناموس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اشتہاری ہونا جرم ہے ناموس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اشتہاری ہونا جرم ہے... جرم تو نے بھی کیا ہے لیکن میں نے کوئی جرم نہیں کیا... ہم نے ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کی ہے توڑ نکے کی چوٹ پہ کی ہے... ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی بات کی ہے ہم نے ہتھکڑی پہن کے کی ہے... ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کی ہے بحمد اللہ ہم نے گن گرج کے ساتھ کی ہے... ہم نے اپنے موقف کو نہیں بدلا اور بات ذہن نشین کر لیں ۔

گلہ کند استادرا... :

میں کہتا ہوں شیخ سعدی شیرازی نے کہا تھا: ''سعدیا شیرازیا مدے سبق نہ کم زاد را کم زاد را چوں عاقل شود گلہ کند استاذ را''

سعدی شیرازی نے ٹھیک کہا تھا کہ کم زاد کو سبق مت دینا اگر کم زاد کو زبان مل گئی استاد پہ زبان درازی شروع کرے گا... اس فیصل مسجد میں عبد الرحمن شاہین کہہ کر گیا ہے کہتا ہے میں نے علامہ تونسوی سے پڑھا ہے... میں نے دیوبندیت سے پڑھا ہے... او ظالم! جن سے پڑھا جائے ان کو بھونکنا تو کوئی نہیں ہے نا... کہتا ہیں نے علامہ تونسوی سے پڑھا ہے... کسی نے علامہ تونسوی کو چٹ دی ہے کہ شیعت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں... ؟علامہ تونسوی نے کہا پہلے تم نے حق نواز کو مروایا اب مجھے مروانا چاہتے ہو... یہ تو نے علامہ تونسوی کا عیب بیان کیا... میں کہتا ہوں دجل سے کام لینے والے بدبخت تو نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی عبارت پیش کی ہے... الاشباہ والنظائر کی عبارت پیش کی ہے... تو نے ارواح ثلاثہ کی عبارت پیش کی ہے ارے تو نے نورالانوار کی عبارت پیش کی ہے میں جرأت کے ساتھ کہتا ہوں تو نے فتاوٰی عالمگیری کی عبارت پیش کی ہے اپنی زبان کھول لے اگر یہ عبارت قرآن کے خلاف ہے تو کہہ دے حاجی امداد اللہ مکی یہ گستاخ قرآن تھا اگر یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے کہہ دے گستاخ سنت تھا اگر تو کہتا ہے علمائے دیوبند کا موقف ٹھیک نہیں ہے عبارتیں پیش کی ہیں فتویٰ لگانے کی جرأت تو تیرے اندر بھی نہیں ہے۔

گستاخی تیری شان میں... :

عبد الرحمٰن شاہین تو بدعتی ہے... عبد الرحمٰن شاہین تو گمراہ ہے... پیغمبر صلی

اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا گستاخ ہے... تو ناموس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے والا بدبخت اور لعین انسان ہے... کیا تو نے بھونک اس مسجد میں آکر نہیں ماری تو نے یہ جملہ نہیں کہا... میں کہتا ہوں میں نے کہا تھا کہ تین طلاق کو ایک کہنا یہ شیعت کا مذہب ہے میں لکھ کے دینے کے لئے تیار ہوں... میں نے کہا تھا تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیت کا مذہب ہے میں لکھ کے دینے کے لئے تیار ہوں... تو نے یہ کہا تھا جوتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو یا غیر پیغمبر کی ہو جوتی میں کوئی فرق نہیں ہے... تو بھی لکھ دے... تو نے کہا تھا یہ نعلین (مبارک) کا نقشہ ڈنمارک سے آیا ہے... یہ جملے تو لکھ دے... اپنا دعوی میں لکھ دوں گا... بات ٹھیک ہے یا غلط...؟(سامعین... ٹھیک ہے)

کیاپدی کیاپدی کاشوربہ:

عبد الرحمن شاہین کہتا ہے نبی اور غیر نبی کی جوتی میں کوئی فرق نہیں... میں کہتا ہوں تیرے سر پہ بھی تھوکا جائے... شاید جرم نہ ہو... لیکن اہانت کی نیت سے نبی کی جوتی پر تھوکنا کفر ہے (سامعین... بے شک) اہانت کی نیت سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی پہ تھوکنا کفر ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات بھی مقدس ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بھی مقدس ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب بھی مقدس ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی بھی مقدس ہے... تو نے یہ کیسے زبان درازی کی ہے کہ نبی اور غیر نبی کی جوتی میں کوئی فرق نہیں... دجل اور کذب کی حد ہوتی ہے... میں کہتا ہوں تو نے جملہ کہا یہ لکھ دے... لکھنا چاہیے کہ نہیں؟(سامعین... لکھنا چاہیے) میں کہتا ہوں فیصل مسجد والوں تم کہو اس شیخ الحدیث سے کہو لکھ دے۔

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی :

تو مولانا تقی عثمانی کی بات کرتا ہے... علامہ تقی عثمانی کی تجھ کو ہوا بھی نہیں لگی۔ علامہ تقی عثمانی کی تو بات کرتا ہے علامہ تقی عثمانی کی معارف القرآن کی آٹھ جلدوں کا انگریزی میں ترجمہ کرنے والا یہ شیخ القرآن انسان ہے... علامہ تقی عثمانی یہ فتح الملھم کو مکمل کرنے والا شیخ الحدیث انسان ہے۔...علامہ تقی عثمانی سپریم کوٹ کی عدالت میں بیٹھ کر بغیر تنخواہ کے فیصلے کرنے والا جج ہے... پاکستان کی تاریخ میں کوئی ایک شخص پیش کرو جو عدالت میں آئے اور بغیر تنخواہ کے فتویٰ دے... جب تک علامہ تقی عثمانی سپریم کوٹ کا جج رہا ہے... ایک دن ایک پیسہ بھی تنخواہ کا وصول نہیں کیا۔ اور جب حکومت نے سود کے حق میں ان سے فتویٰ لینا چاہا... تو علامہ تقی عثمانی نے اس عدالت کو جوتے کی نوک پہ رکھ کے اڑا دیا ہے... تیرے اکابر انگریز کے ایجنٹ تھے... تم نے جہاد کی منسوخیت کے فتوے دیے ہیں... اور تقی عثمانی ڈٹ گیا ہے... میں تجھے تقی عثمانی کی نہیں...رفیع عثمانی کے جوتے کی نوک کے برابر بھی نہیں سمجھتا... (سامعین... بیشک) اپنا علم تو دیکھ نا... میں تیرے علم کو جانتا ہوں... میں نے کہا میں نے ابھی تیرے علم پہ بات کی ہے اگر تو نے زبان کو لگام نہ دی میں تیرے کردار کو زیر بحث لاؤں گا... پھر میں بتاؤں گا ملتان میں تو نے کون سے گل کھلائے ہیں...یہ مجھے کردار بیان کرنا چاہیے کہ نہیں میں نے جلسہ میں کہا تھا... میں نے مسئلہ کی بات کی ہے میں نے تمہارے اکابر پر بات نہیں کی۔

ہمارے اکابر ہمارے سر کا تاج ہیں :

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ میرے سر کا تاج ہے... مولانا اشرف

علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ میرے سر کا تاج ہیں... مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ میرے سر کا تاج ہیں... اللہ کی قسم یہ میرے سر کے تاج ہیں... اگر تم نے میرے سر کے تاج سے کھیلنے کی کوشش کی... عبد الرحمن شاہین تیری جرأت نہیں ہے... میں تیری دستار کو جوتے کی نوک پہ نہ اڑا دوں تو

فیصل گراؤنڈ میں فیصلہ ہو گا:

میں نے کہا اور میں نے جرأت کے ساتھ کہا میں نے کہا میں لکھ کے دیتا ہوں کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیت کا مذہب ہے... تین طلاق کو ایک کہنا شیعت کا مذہب ہے... تو غیرت کھا اور تو بھی لکھ دے... کہ نبی اور غیر نبی کی جوتی میں کوئی فرق نہیں... تو بھی لکھ دے کہ یہ نعلین کا نقشہ ڈنمارک سے آیا ہے... یہ لکھ کر دے... آؤ غیر مقلدو! جھنگ والوں میں تمہیں چیلنج کر کے جا رہا ہوں... جو تاریخ تم کہہ دو گے میں تاریخ قبول کر لوں گا... یہی فیصل گراؤنڈ ہو گا... فیصل مسجد کے سامنے اسی گراؤنڈ میں عبد الرحمن شاہین کو تم لاؤ... اسی گراؤنڈ میں وہ کہہ دے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی اور غیر نبی کی جوتی میں کوئی فرق نہیں ہے... اور یہ نقشہ ڈنمارک سے آیا ہے... یہ جملہ تو لکھ دے اور تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیت کا مذہب ہے... یہ جملہ میں لکھ دوں گا... تاریخ تم رکھو... چیلنج میرا ہے... میرا ہے یا نہیں...؟ (سامعین... ہے)

میرا ٹیلی فون تمہارے پاس موجود ہے... جرأت کرو... مجھے فون کرو... کبھی اس کی گود میں... کبھی اس کی گود میں لکھ دو نا... لکھ دو نا... یہ میری تحریر تمہارے پاس موجود نہیں ہے میں نے عامر کلیم کے منہ پر ماری تھی تحریر... تم نے کیا جواب دے لیا تھا... آج تک تم نے جواب نہیں دیا اور آئندہ بھی نہیں دو گے... آج کی نشست میں

میں محض درس قرآن پہ گفتگو کروں گا... اور جھنگ والوں میں تم سے وعدہ لے کے جارہاہوں اگر آئندہ اس مسجد میں اکابر علماء دیوبند پر تم نے گفتگو کی... اور اگر تم نے فقہ حنفیت کے حوالے سے زبان درازی کی... میرے اللہ نے چاہاتو اسی چوک میں اسی مسجد میں میں تمھیں ننگا کر جاؤں گا... اور میں تمھیں بتاؤں گا دیوبندیت کسے کہتے ہیں۔

حد ہوتی ہے زبان درازی کی... حد ہوتی ہے بکواس کرنے کی... میں نے کئی بار، ان حضرات سے کہا میں نے لہجہ نرم اس لئے رکھا کہ مناسب نہیں ان حالات میں ان سے جنگ لڑنا... ہماری جنگ افغانستان میں امریکہ جیسے کفر کے ساتھ ہے... ہماری جنگ بیت المقدس میں اسرائیل جیسے یہودی کے ساتھ ہے... ہم اس جنگ کی وجہ ان مسائل کو زیر بحث نہیں لانا چاہتے... لیکن اگر تم زیر بحث لاؤ گے میں اپنا ایمان سمجھ کر اس کا دفاع بھی ضرور کروں گا... کرنا چاہیے کہ نہیں؟(سامعین... کرنا چاہیے)میں نے آج تمہارے اکابر کی بات نہیں کی۔

غیر مقلدین اور ابن عربی رحمہ اللہ:

کہتا ہے ابو بکر ابن عربی کی تعریف حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے... تو میں نے مان لیا... لیکن نواب صدیق حسن خان نے بھی تو" التاج المکلل" میں کی ہے ابو بکر ابن عربی کی تعریف کی ہے۔

التاج المکلل ص 123

اب تمھیں مسئلہ کا بھی پتہ نہیں ابو بکر ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام وہ کیوں لے گیا... وحدۃ الوجود کا مسئلہ چھیڑا... میں نے کہا میں اس مسئلہ پر تفصیلا بحث نہیں کروں گا۔...ابو بکر ابن عربی رحمہ اللہ نے جو کتب لکھی ہیں اس کی تعریف حکیم الامت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بھی کی ہے... لیکن ٹاپ کلاس کے غیر مقلد نواب صدیق حسن خان... جو نواب نہیں تھا بلکہ ملکہ بھوپال سے نکاح ہوا، اس نکاح کی وجہ سے نواب بنا... پہلے نواب نہیں تھا... تمہارا تو یہ عالم... تمہارا تو یہ مجتہد... اور مولوی نوابی کی وجہ سے نواب کہلاتا تھا... دجل کی حد ہوتی ہے ملکہ بھوپال نے انگریز کو درخوست لکھی تھی... کہ میں نے جس شخص سے نکاح کیا ہے اب یہ بھی نواب بنے اس کو اکیس توپوں کی سلامی دی جائے... تمہیں وہ وقت یاد نہیں ہے کہ ملکہ بھوپال نواب صدیق حسن خان کے نکاح میں آئی ہے۔

ملکہ حسن اور انگریز:

انگریز کو جب کسی مسئلہ پہ ان سے گلا ہوا...انگریز نالاں ہوا...نواب صدیق کی بیوی ملکہ حسن چالیس دن انگریز کے محل میں رہ کر نہیں آئی...وہ کیا کرنے کے لئے گئی تھی وہ کس کو ماننے کے لئے گئی تھی...میں نے کہا میں آج زبان کنٹرول کر کے کہہ رہا ہوں اگر تم نے بات کی میں آئندہ یہ مسائل بھی زیر بحث لاؤں گا...لانے چاہیے کہ نہیں (سامعین۔لانے چاہیے) میں تذکرہ کرو گا پھر نواب صدیق کا...میں تذکرہ کروں گا تمہارے میاں نذیر حسین دھلوی کا... جس نے انگریز میم کو اٹھایا اور تین مہینے اپنے گھر رکھ کر علاج کیا... پھر اس کو انگریز کے حوالے کیا پھر انگریز نے پلاٹ دیے ۔

الحیات بعد المات ص 123

الاٹیے، پلاٹیے، طلاقیے :

اس لئے میں کہتا ہوں تمہارا نام اہلحدیث نہیں ہے... تمہارا نام الاٹیے، پلاٹیے طلاقیے ہے... میں نے کہا تم پڑھو نا بسم اللہ میں تمہیں بتاؤں گا... کہ میرے لہجہ

میں کتنی شدت ہے ۔... تم نے دیوبندیت کی زبان کو دیکھا ہی نہیں ہے... تم نے دیوبندی دل کو دیکھا ہی نہیں ہے... میں دلائل کے ساتھ ثابت کروں گا تم انگریز کے ایجنٹ ہو... میں دلائل کے ساتھ ثابت کروں گا کہ تم نے زبان بولی ہے ایران کی... جو علاج ان کا وہی علاج تمہارا ہو گا۔ (سامعین ۔ بے شک) میں نے اس لئے کہا کہ ان کا نام الاٹیے، پلاٹیے، طلاقیے ہے۔

بٹالوی غیر مقلد اور منسوخیت جہاد:

کیوں محمد حسین بٹالوی نے کتاب لکھی "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" اس میں فتوی دیا کہ جہاد منسوخ ہے۔"

الاقتصاد فی مسائل الجہاد ص 17، 48

اور پورے پنجاب کے غیر مقلد مولویوں سے دستخط کرائے... پھر انگریز بہادر کو درخواست دی کہ ہم نے جہاد کے ختم ہونے کا اعلان کیا ہے۔...جو جہاد کرتے ہیں ان کو وہابی کہتے ہیں لوگ ہمیں بھی وہابی کہہ کر بدنام کرتے ہیں ہم وہابی نہیں ہیں۔... ہمیں نام کوئی اور آلاٹ کر دو... اگر تمہیں کتاب چاہیے اس کتاب کا مصنف دیوبندی نہیں اس کتاب کو چھاپنے والا دیوبند یت کا کتب خانہ نہیں... پنجاب حکومت کے بی اے کے نصاب میں کتاب شامل ہے۔ صفحہ ۱۴۹ پر عنوان قائم کیا ہے... اہلحدیث اور مسلک وفاداری... انگریز سے وفادرای کے سلسلے میں انگریز نے انہیں نام الاٹ کیا... اس لئے میں کہتا ہوں تم اہلحدیث نہیں تم... الاٹیے (سامعین... بے شک) انگریز کی خدمت کی... انگریز نے صلہ میں پلاٹ دئے... لہذا تم پلاٹیے... تمہارے مذہب کی اشاعت کی وجہ اگر کوئی تین طلاق اپنی بیوی کو اکٹھی دے دے میرا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آجاتے ہیں اللہ کے نبی ناراض ہو جاتے ہیں... کہ تم نے تین طلاق اکھٹی کیوں دی ہیں... تمہیں نہیں دینی چاہیے اگر نبی کو پتہ چلتا نبی ناراض ہوتا عبد الرحمٰن شاہین خوش ہوتا ہے... نبی کو پتہ چلتا ناراض ہوتے عامر کلیم خوش ہوتا ہے۔ کیوں اب یہ تین طلاق دے جو بیٹھا اس نے پھنس کے مسلک قبول کرنا ہے۔ تمہارے مذہب کی اشاعت کی بنیاد یہی تین طلاق کو ایک کہنا ہے... اس لئے میں کہتا ہوں تمہارا مذہب طلاقیے تم کہو نا بلند آواز سے (سامعین۔ الاٹیے... پلاٹیے... طلاقیے) تم آئندہ کرواؤ بیان... علماء دیوبند کے حوالے پیش کرو... میرے رب نے چاہا تو تمہارے حوالوں کی باری آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

فقہ حنفی بمقابلہ فقہ منفی:

کہتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فتوی دیا ہے کہ اڑھائی سال تک بچہ اپنی ماں کا یا بچہ کسی عورت کا دودھ پی لے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے... کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اڑھائی سال تک دودھ پینا جائز ہے... تجھے ابو حنیفہ کا مسلک نظر آیا لیکن "نزل الابرار من فقہ النبی المختار" تیری فقہ تجھے نظر نہیں آئی۔ عنوان تو دیکھ نا میری فقہ کا نام تھا ھدایہ... میری فقہ کا نام تھا کنز الدقائق... میری فقہ کا نام تھا قدوری... جس پر تو نے تبصرہ کیا... فقہ کا نام کیا ہے نزل الابرار نزل کہتے ہیں جنت کی مہمانی کو... ابرار کہتے ہیں جنتی لوگوں کو من النبی المختار یعنی پسندیدہ نبی کی فقہ۔ یہ جنتی آدمیوں کی مہمان نوازی کی جارہی ہے۔... مسئلہ کیا لکھا ہے کہتا ہے:" **ویجوز ارضاع الکبیر لو کان ذالحیۃ لتجوز النظر**"

نزل الابرار ص 77

اگر داڑھی والا ہو تو عورت کا دودھ پی سکتا ہے... تاکہ اس عورت کا دیکھنا حلال اور جائز ہو جائے... ہائے ہائے فتویٰ تو ہوا نا... او نظر بازو... نظر باز کیا کہتا ہے: ویجوز ارضاع الکبیر ' دودھ پی سکتا ہے تاکہ نظر بازی جائز ہو جائے... یعنی جس عورت کو تم دیکھنا چاہتے ہو دودھ پی لو تمہاری رضاعی ماں بن جائے گی۔... دیکھنا جائز ہو گیا فقہ تو ہوئی نا... ابھی تو میں نے ایک دو حوالے پیش کئے ہیں... میں ان شاء اللہ تمہارے حوالوں کی لائن نہ لگا دو تو۔

تن آسانیاں اور شریعت سے دوری:

یقین کیجئے واللہ قسم اٹھا کہ کہتا ہوں گوجرانوالہ میں گیا... ایک نوجوان آیا مجھے کہتا ہے مولانا ایک مسئلہ پوچھنا ہے کہتا ہے میری کزن سے مجھے محبت ہے... مولانا کیا کروں... میں نے کہا شادی کر لو... کہتا ہے وہ تو مشکل ہے... میں نے کہا پھر توبہ کر لو... اب اگلی بات سنو! کہتا ہے میں ایک غیر مقلد مولوی کے پاس گیا... میں نے اس کے سامنے مسئلہ رکھا۔

حلالہ یا حرامہ... ؟

لوگ کہتے ہیں لوگ غیر مقلد کیوں ہو رہے ہیں... ظالم جب مسئلہ تو یہ بتائے گا کہ سردی لگ جائے تو جراب پہ مسح کر لے پاؤں دھونے کی حاجت نہیں لوگ تو آئیں گے کرکٹ کھیلنے کے لئے جھنگ سے تین کلومیٹر باہر چلا جا نماز قصر ہو گئی لوگ تو غیر مقلد ہوں گے نا...اور بارش ہو گئی دو نمازیں اکٹھی پڑھ لے غیر مقلد ہوں گے نا... تین طلاق دے دیں... پھر اس حرامے کو ایک کہہ کے گھر بٹھا لیں لوگ تو غیر مقلد ہونگے... ہم پہ الزام ہے حلالہ، حلالہ، حلالہ... میں کہتا ہوں ہمارا حلالہ... تمہارا حرامہ...

حلالی حلالہ کرتے ہیں۔ حرامی حرامہ کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں فیصل مسجد کے متولیو تم سنو! اب صدر فیصل مسجد بھی سنے... سیکرٹری بھی سنے... اگر تم بلاؤ گے تو تمہیں سننے کی ہمت بھی کرنا پڑے گی... ہم نے گالیاں سنی ہیں... ہم نے ٹھنڈے دل سے سنی ہیں... تمہارے فتوے سنے ہیں... پھر زبان درازی کیا کرتے ہیں... کہتے ہیں نہیں نہیں تم اپنا مسلک بیان کرو ہم اپنا مسلک بیان کرتے ہیں... یہ دو گھنٹہ عبد الرحمٰن شاہین نے اپنا مسلک بیان کیا ہے... ؟ کبھی حوالہ کبھی یہ حوالہ... میں کہتا ہوں حرامی حرامہ کرتے ہیں حلالی حلالہ کرتے ہیں... حلالی بلند آواز سے (حلالی حلالہ کرتے ہیں) ہم حلالی ہیں۔ ہمیں حلالہ مبارک... تم حرامی تمہیں حرامہ مبارک... میں قرآن کی آیت پڑھتا ہوں. فَإِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنۡ بَعۡدُ حَتَّىٰ تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهُ

سورۃ بقرۃ پ 2 آیت نمبر 230

اللہ حلالے کی آیت قرآن میں بیان کرتا ہے... تو بھی کوئی آیت حرامے کی دکھا دے جو مسئلہ تو نے بیان کیا... اس کو بھی بیان کر دے نا... قرآن کا دعویٰ کرنے والے کوئی آیت تو بھی پڑھ دے... اب سنو! کہتے ہیں غیر مقلدیت پھیل رہی ہے۔ پھیلے گی نہیں... مرزائیت پھیل رہی ہے ربوہ میں جاؤ تو مال ملتا ہے... پھیلے گی نہیں... ملتا ہے تو پھیلے گی۔

کسی پہ جام شراب جائز... کسی پہ پانی حرام اب بھی:

میں جو بات کہہ رہا ہوں وہ سمجھو! کہتا ہے جی غیر مقلد مولوی سے میں نے پوچھا وہ تو اور کہتا تھا... میں نے کہا وہ تھا جو اور؛ اور ہی تو کہنا تھا... میں نے کہا وہ کیا کہتا تھا

اس نے کہا کہ اپنی کزن کا دودھ پی لے دیکھنا حلال ہو جائے گا... تیری محبت بھی رہ جائے گی اور جائز طریقے سے دیکھنا بھی جائز ہو جائے گا... میں نے کہا بیٹا بات سن اصل پردہ چہرے کا ہے یا چھاتی کا... زیادہ سخت پردہ کس کا ہو گا...؟ چھاتی کا ہو گا چہرہ بھی ستر ہے مگر زیادہ ستر کیا ہے... ؟(چھاتی) دیکھنا چہرے کو تھا جو گناہ تھا... اس گناہ کو جائز کرنے کے لئے اس سے بڑا گناہ کر لو... نہیں سمجھے حرام کیا تھا چہرے کا دیکھنا... اس کو دیکھنے کے لئے اس سے بڑا حرام کا ارتکاب کرو... یعنی بڑے سے بڑا حرام کا ارتکاب کرو گے تو چھوٹا گناہ حلال ہو جائے گا... میں نے کہا یہ فقہ غیر مقلد کی ہو سکتی ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نہیں ہو سکتی۔(بے شک) میں عرض یہ کر رہا تھا میرا عنوان تو درس قرآن ہے... میں نے درس قرآن پہ بات کرنی ہے... میں نے دو چار باتیں صرف اس لئے کی تا کہ تم اپنی زبان کو کنٹرول کرو۔

اپنے اکابر کو سمجھا لو میرے اکابر کے خلاف زبان درازی مت کریں... ورنہ میں ان کی وہ کلاس لوں گا جس کو سنبھالنا کم از کم تمہارے بس میں نہیں ہو گا... تم نے کل جو منت کرنی ہے... تم نے کل جو ترلے کرنے ہیں... تم نے کل جو انتظامیہ کے پاس آنا ہے تم نے کل جو جامعہ محمودیہ میں جا کر کہنا ہے... حضرت اس نوجوان کو سمجھاؤ... پھر حضرت نے بھی وہی بات کہنی ہے... مجھے یہاں ایک ساتھی نے کہا مولانا لدھیانوی صاحب کو ایک آدمی نے کہا کہ حضرت مولانا الیاس گھمن کو سمجھاؤ... جھنگ میں آکر اختلافی مسائل بیان کرتا ہے... اس سے ہماری ساخت متاثر ہو گی۔

مجھے جو جواب ملا بڑا معقول تھا... واللہ اعلم بات کہاں تک ہے... میرے علم میں نہیں ہے... جس نے مجھے بتایا کہتا ہے مولانا نے کہا اس کا مشن ہے بیان کرنا تم اپنی

زبان روک لو... وہ خود بخود باز آجائے گا... میں جھنگ کی فضاء تم سے بہتر سمجھتا ہوں... لیکن جھنگ کی فضاء کا معنی یہ نہیں کہ ہم ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تمہیں اتحاد کی طرف بلاتے رہیں... اور تم اتحاد کی آڑ میں میرے اکابر کو بھونکتے رہو... ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔ ایسا ہر گز نہیں ہو گا... (بے شک)

تو میں عرض کر رہا تھا میں نے بات کرنی ہے درس قرآن کے حوالے سے یہ بات تو ضمناً آگئی میں نے گزارش کی ہے۔

1... قرآن کو پڑھنا 2... قرآن کو سمجھنا 3... قرآن پر عمل کرنا

1... قرآن پڑھنا:

قرآن پڑھنے کے لئے کس کے پاس جاؤ گے (سامعین۔ قاری کے پاس) قاری کہتا ہے الف پہ زبر پڑھو... دلیل مانگتے ہو؟ (سامعین۔ نہیں) تو یہ تو تقلید ہو گئی اور تقلید تو ان کے ہاں شرک ہے... گیا تھا قرآن پڑھنے کے لئے مسجد میں واپس آیا تو مشرک۔ دلیل جو نہیں پوچھی... غیر مقلد کہتا ہے امام سے مسئلہ پوچھتے ہیں دلیل نہیں مانگتے تو تم جو اولاد کو قرآن پڑھاتے ہو... تو دلیل تو اولاد نہیں مانگتی... نوجوان قاری سے قرآن پڑھتا ہے تو دلیل نہیں مانگتا... مسئلہ پوچھنا دلیل نہ مانگنا اگر یہ شرک ہے... تو تم نے قرآن کے ہمزہ پر زبر بھی پڑھی ہے شرک بھی کیا ہے... پھر مسئلہ تو ہمارا ثابت ہو گا۔ تمہارا تو ثابت نہیں ہو گا... قرآن کو پڑھنے کے لئے تمہیں قاری پر اعتماد کرنا پڑے گا جب تک اعتماد نہیں کرو گے تم قرات کو پڑھ نہیں سکتے۔

مسئلہ کوفہ والے کا اور قرأت بھی؟:

صبح جاؤ تمہیں فیصل مسجد کا نمازی ملے... فیصل مسجد کا مولوی ملے... فیصل

مسجد کا متولی ملے... تم نے ایک جملہ کہنا ہے کوفیوں کیا حال ہے... کیا کہنا ہے؟(کوفیوں کیا حال ہے) وہ کہے گا میں تو کوفی نہیں ہوں... اس کو کہنا کہ تو کوفی ہے... اس نے کہنا ہے وہ کیسے آپ نے کہنا ہے کہ قرأت مکہ کے قاری کی ایک قرأت مدینہ کے قاری کی... اور تو قرأت پڑھتا ہے قاری عاصم کی... جو کوفی تھا... قاری عاصم کون تھا؟ (کوفی) ابو حفص راوی ہے کون تھا؟(کوفی) اس سے پوچھو! جو قرات تو پڑھتا ہے وہ تو کوفے والے کی ہے۔ تو تو کوفہ کے امام کا دشمن تھا... پھر کوفے کی قرات کو کیوں پڑھتا ہے... تجھے چاہیے تھا قرأت مکہ کے قاری کی لیتا... تجھے چاہے تھا روایت مکے کے راوی کی لیتا... تو نے مکہ کے قاری کی قرات کو نہیں لیا... تو نے مدینہ کے قاری کی قرأت کو نہیں لیا... تو نے کوفہ کے قاری کی قرات کو لیا... اگر کوفے کے امام کی فقہ لینے سے آدمی کوفی بن جاتا ہے... تو کوفے کے قاری کی قرات کو ماننے سے کوفی کیوں نہیں بنتا... ؟

اور کوفہ کے امام کی فقہ ماننے سے کوفی بنتا ہے... تو پھر کوفے کے قاری کی قرات کو ماننے سے؟ (سامعین کوفی) کوفی ہے یا نہیں بولتے نہیں؟ (کوفی) اور طعنہ ہمیں دیتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم مکہ والے... اور یہ کوفہ والے... اس سے پوچھو بھائی قرآن کی تو سات قراتیں ہیں... جو قرات تمہارے پاس ہے یہ مکہ کے قاری کی یا کوفہ کے... جواب کیا ملے گا(کوفے کے) اگر کوفہ کے امام کا مسئلہ ماننے سے آدمی کوفی بن جاتا ہے تو کوفہ کے قاری کی قرات سے کوفی (بن جاتا ہے) ایک مسئلہ میں نے سمجھایا قرآن کا پہلا حق قرآن پڑھنا... اور کتنی قراتیں ہیں؟ (سات) ہمارے پاس کون سے قاری کی ہے؟ (قاری عاصم کوفی کی)

2...قرآن کو سمجھنا:

قرآن کریم کو سمجھنا... اب قرآن کریم کو سمجھے گا کون؟ عربی نہیں جانتا... تو کیسے سمجھے... گرائمر نہیں جانتا تو کیسے سمجھے... محاورات عرب نہیں جانتا تو کیسے سمجھے۔ لغت اشتقاق کو نہیں جانتا تو کیسے سمجھے گا... اگر تم یہ بات کہ دو قرآن سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر آدمی قرآن کا ترجمہ خود کرے... اگر یہ ضروری ہے تو تم نے اپنے مولوی کا ترجمہ اپنی عوام کو کیوں دیتے ہو؟ اگر ہر آدمی کے ذمہ تھا ترجمہ خود کرنا تم نے مولوی کا ترجمہ کیوں دیا۔ کبھی تم نے ترجمہ محمد جونا گڑھی کا دیا۔

نیم رافضی ٹولہ:

اور یہ محمد جونا گڑھی کون ہے جو تفسیر احسن البیان لکھتا ہے اور یہی محمد جونا گڑھی اپنی کتاب شمع محمدی میں لکھتا ہے۔ کہ تم امام اور مجتہد کی بات کرتے ہو۔ اگر نبی بغیر وحی کے بات کرے ہم نبی کی بات کو بھی حجت نہیں مانتے... یہی محمد جونا گڑھی شمع محمدی میں لکھتا ہے کہتا ہے تم امام کی بات کرتے ہو ہم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو بھی معتبر نہیں سمجھتے۔ (نوٹ عنوان قائم کرتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا)

شمع محمدی ص 19

کہتا ہے تم امام کی بات کرتے ہو ہم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فہم کو بھی معتبر نہیں سمجھتے اور اعتراض ہمارے اوپر۔

الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا:

عبد الرحمن شاہین ہے... شیخ الحدیث ہے... کیا بات ہے علم تو

ہوا... کہتا ہے نورالانوار میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیہ نہیں تھے... نورالانوار میں لکھا ہوا ہے... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقسیم کی ہے بعض فقیہ تھے بعض فقیہ نہیں تھے... کہتا ہے نورالانوار والے نے توہین کی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھا ہے وہ فقیہ نہیں تھے میں کہتا ہوں تو جھوٹ بولتا ہے... نورالانوار والے کی عبارت یہ نہیں ہے... اس کی عبارت تو اور ہے وہ کہتا ہے: ان عرف بالعدالۃ والضبط دون الفقہ "بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے ہونگے... فقیہ تو ہونگے... مگر فقہ میں مشہور نہیں ہوں گے۔

نور الانوار ص 183

بات قابل غور ہے:

مولانا حق نواز شہید رحمہ اللہ تعالیٰ قرآن کے حافظ تھے کے نہیں...؟ (سامعین... تھے) لوگ کبھی کہتے ہیں حافظ حق نواز جھنگوی کیا کہتے ہیں؟ (سامعین۔ مولانا حق نواز جھنگوی رحمہ اللہ) مولانا بھی تھے... حافظ بھی تھے... مگر حفظ میں شہرت نہیں تھی... اگر کوئی کہتا کہ بھائی جاؤ پیپلیاں والی مسجد سے حافظ بلا کے لاؤ... کبھی کسی نے کہا کہ مولانا آؤ تمہیں بلا رہے ہیں... اگر بلاؤ تو آپ کہیں گے حافظ صاحب یہ نہیں وہ بیٹھے ہیں... مگر ان کے حافظ ہونے کی شہرت نہیں... ایک ہوتا ہے فقیہ ہونا... ایک ہوتا ہے فقاہت کی شہرت۔ نورالانوار والا کہتا ہے: " ان عرف بالعدالۃ والضبط دون الفقہ کابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہ "

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیہ تو ہو گا... مگر فقہ میں شہرت نہیں ہو گی...

شہرت نہ ہونا اور بات ہے اور فقیہ نہ ہونا اور بات ہے... عبارت کو تو نے نہ سمجھا تجھے اپنی عقل پہ ماتم کرنا چاہیے تھا... کہتا ہے تقی عثمانی کو لاؤ... ہائے ہائے تقی عثمانی کو لاؤ... میں کہتا ہوں ''ذات کی کوٹکرلی تے چھتیراں نال جھپے'' نورالانوار کی عبارت نہیں آتی اور کہتا ہے کس کو لاؤ؟ (سامعین... مفتی تقی عثمانی صاحب کو)

بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا:

کہتے ہیں ایک آدمی تھا... گھٹیا قوم کا تھا... ناراض نہ ہونا میراثی تھا... تھا وہ گھٹیا...اس کو عشق چڑھا شہزادی سے... تو لوگوں نے کہا کم عقل وہاں عشق لڑا جہاں ملنے کی امید تو ہو... یہاں تجھے جوتے پڑیں گے... اور کچھ بھی نہیں ملے گا... کہتا ہے میں مانتا ہوں میں شہزادی کے پائے کا نہیں ہوں... بازار میں جوتے پڑیں گے مگر نام تو شہزادی کے عاشقوں میں آجائے گا... عبدالرحمٰن شاہین سمجھتا ہے کہ تقی عثمانی کے سامنے آنے سے جوتے تو پڑیں گے مگر لوگ کہیں گے تھا مناظر... تقی عثمانی سے لڑ رہا ہے۔ جس طرح اس عاشق کو یقین تھا کہ مجھے جوتے پڑیں گے لیکن لوگ عاشق تو کہیں گے نا۔

یہ بھی سمجھتا ہے عبداللہ عابد کے جوتے ابھی تک تجھے ہضم نہیں ہوئے... مولانا تقی عثمانی کا نام لیا... کہ لوگ سمجھیں بہت بڑا عالم ہے... نورالانوار کی عبارت حل نہیں کر سکتا... اور مناظرہ مولانا تقی عثمانی سے... جس کو عرب نے بھی فقیہ مانا... اور تجھے تو تیری مسجد کی انتظامیہ نے نہیں مانا (سامعین... بے شک) کیوں نہیں مانا وہ پھر سہی... مولانا حق نواز جھنگوی رحمہ اللہ نے جب چتروڑی کا آپریشن کیا تھا کبیر والا میں تو مولانا نے فرمایا میں بتاؤں گا لیکن میں اکابر سے پوچھ کے... پھر سہی اگر تو باز نہ آیا تو میں پھر بتاؤں گا تجھے انتظامیہ نے قبول کیوں نہیں کیا...

ناداں یہ سمجھ بیٹھے قوت انتقام ہی نہیں:

پھر سہی ان شاء اللہ آئندہ دفعہ کچھ عبارتیں جو تیرے پاس ہیں دو چار اور پڑھ لے کہتا ہے "اللھم صل علیٰ اشرف علی" ابھی باقی ہے "لاالہ الااللہ اشرف علی" ابھی باقی ہے... میں نے کہا وہ ساری پڑھ لے میں پھر تیرا آپریشن کروں گا... اور آپریشن کا حق ادا کر دوں گا... پھر تیسری بار میں دیکھوں گا عبد الرحمٰن شاہین کیسے آتا ہے... ابھی میں بڑی نرم زبان لا رہا ہوں... ابھی میں بڑی رک رک کے بات کہہ رہا ہوں... ابھی میں بڑی باتیں محفوظ کر کے بات کو رہا ہوں... میں نے ابھی تک تمہاری کتابوں کے حوالے تمہارے بزرگوں کے حوالے... تمہاری کرامتیں... اور تمہارے مسئلے... میں نے ابھی تک بیان نہیں کئے... تم نے ہمارے اکابر پر جملے تو کسے... میں نے ابھی تک تمہارے اکابر پر جملے نہیں کسے۔

عبد الرحمٰن شاہین کی کم علمی کے نظارے:

1... کبھی حوالہ دیا تذکرۃ الرشید کا اور کم عقل اتنا کہ حوالہ دے رہا ہے براھین قاطعہ کا کہتا ہے بجواب انوار ساطعہ... مصنف کا نام رشید احمد گنگوہی... میں کہتا ہوں کم عقل شیخ الحدیث براھین قاطعہ کے مصنف کا نام رشید احمد گنگوہی نہیں خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ہے... فیصل مسجد کے اہلحدیثو اپنے شیخ الحدیث کو نام یاد کراؤ پھر ایک کتاب کا حوالہ دیا۔

2...صوفی اقبال مدینہ منورہ والا خلیفہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی۔ میں کہتا ہوں صوفی اقبال خلیفہ تھا مگر شیخ الحدیث حضرت زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ کا اپنی اصلاح کر۔

3... کہتا ہے علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی زینب دی ہے عمر بن خطاب کو۔ میں کہتا ہوں زینب نہیں دی ام کلثوم دی ہے... اس شیخ الحدیث کی اصلاح کرو... مناظرہ کس سے ؟(حضرت مفتی تقی عثمانی سے) بلے بھائی بلے شاباش دو اس مناظر کو۔

کہتا ہے میں شیخ الحدیث ہوں... میں مہتمم ہوں... میرا مقابلہ حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی کرے... ارے کم عقل ایک بات ذہن نشین فرمالو میں نے کہا ہم نے کبھی اس موضوع پر بات نہیں کی میں اپنے مدرسہ میں پڑھانے کے لئے داخلہ صرف اس طالب علم کو دیتا ہوں جو دورہ حدیث کرنے کے بعد آئے... تیرے پاس تو اولی ثانیہ کا بچہ آئے گا میرے پاس تو پڑھنے والا آتا ہے کہ جس نے دورہ حدیث کر کے درس نظامی کا علم مکمل کر لیا ہو... اب بتا تیرے علم کی سطح بلند ہو گی یا میرے علم کی... ایسے تو آدمی شیخ الحدیث نہیں بنتا کہتا ہے چلیں پھر سہی میں نے کہا تم ایک مرتبہ سارے علوم اکٹھے کر لو پھر اللہ نے چاہا تو میں نمبر وار جواب دوں گا... کہ اس نے کس موقع پر غلط کہا کس موقع پر غلط کہا۔

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ :

میں کہتا ہوں کم عقلو! جس کو خواب اور بیداری کی حالت کا پتہ نہ ہو... کہتا ہے ایک شخص یہی ''تذکرۃ الرشید'' لکھنے والا... حضرت مولانا عاشق الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے مولانا عاشق الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ایک بندے نے خواب دیکھا... اللہ کے پیغمبر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا... کہ تو تو میری سیرت لکھ رہا ہے... حضرت گنگوہی کا تذکرہ لکھا جا رہا تھا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری سیرت لکھ رہا ہے... آگے بھائی اس شخص نے کہا حضرت مجھے تعجب ہے

آپ عربی ہو کر اردو میں بات کیسے کرتے ہیں...اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے علماء دیوبند کے مدرسہ سے ہمارا تعلق قائم ہوا ہے ہم نے اردو زبان بولنا شروع کی ہے... فورا کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معلم خدا ہے... انہوں نے علماء دیوبند کو نبی کا معلم مان لیا۔

کم عقل تو نے خواب تو خود بیان کی ہے... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں فرمارہے کہ میں نے علماء دیوبند سے اردو زبان سیکھی ہے... بلکہ فرمایا جب سے علماء دیوبند سے ہمارا تعلق ہوا ہم نے اردو زبان بھی بولی ہے... سیکھانے والا کون ہے ؟ (خدا) یہ کیا کہتا ہے گستاخی دیکھو ہم نبی کا معلم اللہ کو مانتے ہیں...اور یہ نبی کا معلم علماء دیوبند کو مانتے ہیں...اور خود کیا کہہ رہا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں جب سے علماء دیوبند سے ہمارا تعلق ہوا ہے ہم نے اردو زبان بولنا شروع کر دی ہے...تو کس بے وقوف نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو العیاذ باللہ علماء دیوبند نے سیکھائی ہے...مسئلہ بیداری کا نہیں مسئلہ خواب کا تھا...مسئلہ کس کا تھا؟(خواب کا)خواب کے اندر اگر انسان دیکھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان بول رہے ہیں یہ تو کوئی کفر نہیں ہے۔کوئی آدمی خواب میں دیکھے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور زبان میں گفتگو فرمارہے ہیں یہ تو کوئی کفر نہیں ہے... اس میں کفر کی کون سی بات ہے... کہتے ہیں علماء دیوبند نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے... میں یہ کہہ رہا تھا جو بیداری اور خواب میں فرق نہیں کر سکتا یہ شیخ الحدیث ہے... اور چیلنج کس کو؟(مفتی تقی عثمانی کو)اللہ کچھ عقل اور فہم عطا فرمادے۔اللہ کچھ سمجھ عطا فرمادے۔

میں کہتا ہوں تیسرا حق کیا ہے... قرآن کریم پر عمل کرنا... میں نے گزارش

یہ کی تھی کہ قرآن کریم کو پڑھنے کے لئے انسان قاری کا محتاج ہے... قاری کے پاس جاتا ہے مگر قاری سے دلیل نہیں مانگتا... اس کو قرآن آجاتا ہے... قرآن سمجھنے کے لئے انسان مفسر کا محتاج ہے انسان قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لئے فقہاء کا محتاج ہے۔

فقہاء کرام اور معانی حدیث:

اور یہ بات میں نہیں کہتا امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں حدیث مبارکہ کو کتاب الجنائز میں بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے... اس معنی کو فقہاء زیادہ جانتے ہیں کیوں "هم اعلم بمعاني الحديث"

ترمذی ج 1 ص 193

جو معنی حدیث کا فقیہ جانتا ہے وہ دوسرا نہیں جانتا... پھر مجھے کہنے دے کہ فقیہ حدیث کا معنی عام آدمی سے زیادہ جانتا ہے۔ اور حدیث شرح قرآن کی ہے... تو جو فقیہ قرآن کو سمجھ سکتا ہے دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا... مسئلہ یہ تھا قرآن پڑھنا تھا قاری سے مگر دلیل کا مطالبہ نہیں کیا... دلیل کو سمجھنا تھا فقیہ سے مگر دلیل کا مطالبہ نہیں کیا۔

علماء دیوبند کا معتدل انداز تحریر:

کبھی غیر مقلد کہتا ہے حکیم الامت اشرف تھانوی رحمہ اللہ کا بہشتی زیور ملاحظہ کر لو... مفتی کفایت اللہ کا کہتا ہے تعلیم الاسلام ملاحظہ کر لو... ایک کتاب ہماری لکھی گئی ہے زبیر علی زئی (غیر مقلد) لکھتا ہے... یہ صلوۃ الرسول لکھنے والا یہ سیالکوٹی لکھتا ہے کہتا ہے جی ہماری کتاب میں حدیث ساتھ موجود ہے قرآن کی آیت موجود ہے... مگر علماء دیوبند مسئلہ بتاتے ہیں قرآن کی آیت نہیں پڑھتے... حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھتے۔ میں کہتا ہوں کیوں نہیں لکھتے وجہ... کہ علماء دیوبند ہیں غلام

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز یہ تھا۔

میں چیلنج کے طور پر یہ بات کہہ رہا ہوں تم اس کو قبول کر لو... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز تھا...امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے استاد امام ابو بکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب لکھتا ہے... کون سی مصنف ابن ابی شیبہ کے نام پہ... اس میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فتاوٰی موجود ہیں... مگر اکثر فتاویٰ جات کے بعد قرآن کی آیت موجود نہیں اکثر فتاوٰی کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود نہیں... مصنف عبد الرزاق میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فتوے موجود ہیں... مگر ہر فتوی کے بعد آیت اور حدیث نہیں ہے۔ عوام مسئلہ پوچھے اور فتوی دے دے اور ساتھ آیت اور حدیث نہ لکھے... یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرز ہے... کس کا طرز ہے؟ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا) اٹھاؤ نا امام بخاری کے استاد کی کتاب کو اٹھاؤ... علماء دیوبند بھی یہی کہتے ہیں... اس کا معنی یہ نہیں تھا علماء دیوبند کے پاس دلائل نہیں ہیں... اس بدبخت نے دجل سے کام لیا... میں کہتا ہوں پوری بات کیا تھی... علماء دیوبند نے امت پہ احسان کیا۔

عجب مرد قلندر تھا:

اگر تمہیں مسئلہ چاہیے اور ساتھ قرآن کی آیت بھی چاہیے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے احکام القرآن لکھوا دیا... اگر تمہیں مسئلہ بھی چاہیے ساتھ حدیث بھی چاہیے اکیس جلدوں میں اعلاء السنن لکھوا دی... اگر مسئلہ چاہیے اور ساتھ دلیل نہ ہو بہشتی زیور لکھوا دیا (سبحان اللہ) کیا تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کمال

کیا... اگر مسئلہ چاہیے اور ساتھ قرآن کی آیت بھی چاہیے تو کتاب کا نام؟(احکام القرآن) اگر مسئلہ کے ساتھ حدیث چاہیے تو کتاب کا نام اعلاء السنن... اگر وقت کم ہے... تم دلیل نہیں یاد کرسکتے... فہم کم ہے... دلیل نہیں سمجھ سکتے... تو کتاب کا نام؟ (بہشتی زیور) یہ تو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کمال تھا... تم نے کمال کو بھی عیب میں بدل دیا... تو پھر میں کہتا ہوں یہ فتوی کا طرز علماء دیوبند نے اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے... اگر اعتراض کرنا ہے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہ کر۔ بات ٹھیک ہے یا غلط ہے (سامعین۔ ٹھیک ہے)

علماء دیوبند کا فیض عام:

میں عرض کررہا تھا اگر قرآن سمجھنا ہے تو اعتماد کس پہ کر فقیہ پہ... اگر پڑھنا ہے تو کس پہ؟ (قاری پر) اگر عمل کرنا ہے تو اعتماد کس پہ ولی پر... پیر طریقت مرشد شیخ اہل اللہ پر کیوں بھائی کہاں پہ میں کہتا ہوں سارے مسئلے رب نے قرآن میں بیان کر دیے ہیں اگر تمہارے پاس علم نہیں ہے تو فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

سورة النحل پ 14 آیت نمبر 43

اگر علم نہیں ہے تو اہل ذکر سے مسئلہ پوچھ لو... رب نے یہ نہیں کہا کہ مسئلہ پوچھنا تو ساتھ دلیل بھی پوچھنا... اگر تمہیں علم نہیں "فاسئلو اهل الذکر" اہل علم سے پوچھ لو۔ علم آجائے گا اور اگر تقوی نہیں ہے تم نے تقوی اختیار کرنا ہے فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

سورة توبة پ 11 آیت 119

اگر تمہیں قرآن پر عمل چاہیے تو پھر تم صادقین کے ساتھ مل جاؤ... تمہیں تقوی مل جائے گا... قاری کی درس گاہ میں آ تجھے الفاظ قرآن مل جائیں گے... تم فقہاء

کے پاس آؤ قرآن کا معنی مل جائے گا... اور اگر تم شیخ اور مرشد کے پاس آؤ تو تمہیں عمل مل جائے گا... علماء دیوبند کے پاس قراء بھی موجود ہیں... علماء دیوبند کے پاس فقہاء بھی موجود ہیں... علماء دیوبند کے پاس بحمد اللہ تعالیٰ مشائخ اور مرشد بھی موجود ہیں۔

جس میں کھایا اسی میں چھید:

اگر تو نے قرآن پڑھا ہے دستک دی ہے علماء دیوبند کے دروازے پہ... پڑھنا علماء دیوبند سے ہے اور گالیاں بھی علماء دیوبند کو... عبد الرحمن شاہین کہتا ہے اب مناظرہ ان سے کرواؤ۔ نہیں سمجھے۔ شیخ سعدی نے کہا تھا: "سعدیا شیر ازیا مدے سبق کم زادرا... کم زادراچوں عاقل شود گلہ کند استادرا" کہا اس کم زاد کو سبق مت پڑھانا اگر اس کم زاد کو سبق دے گا جب کچھ سمجھ بوجھ آئے گی تو گالیاں استاد کو دے گا... یہ بھی کہتا ہے کہتا ہے میں نے پڑھا علامہ تونسوی سے ہے... اور گالیاں کس کو دینی ہیں علامہ تونسوی کو... پڑھا کس سے ہے علماء دیوبند سے زبان درازی کس پر کرنی ہے علماء دیوبند پر... کہتا ہے یہ بخاری کیسے پڑھاتے ہیں مجھے پتہ ہے... پڑھی ان سے کہتا ہے مجھے پتہ ہے... کیا بات ہے میں اس لیے کہتا ہوں حضرت شیخ سعدی نے بالکل سچ فرمایا اللہ ہمیں کم زاد اور کمینوں سے محفوظ رکھے۔ تو میں نے عرض کیا تھا قرآن کے تین حق ہیں۔

حقوق قرآن:

1... قرآن کو پڑھنا 2... قرآن کو سمجھنا 3... قرآن پر عمل کرنا

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن پڑھنے کی بھی توفیق دے قرآن پر عمل کرنے کی بھی توفیق دے قرآن کو سمجھنے کی بھی توفیق دے میں نے مختصر سی گفتگو کی ہے صرف آج یہ بتانے کیلیے کہ تین حق ہیں اللہ ہمیں ان حقوق پر پابندی کی توفیق عطاء فرمائے ۔

عبد الرحمٰن شاہین کے نام لینے کی وجہ:

اور ضمناً میں نے بات عبد الرحمٰن شاہین کا نام لے کر قصداً کی...اب غیر مقلد پتہ ہے کیا کہتا ہے تم نے چیلنج اہلحدیثوں کو دیا تھا... عبد الرحمٰن شاہین کو نہیں دیا تھا...ہم جس کو چاہیں لے آئیں میں کہتا ہوں تم عبد الرحمٰن شاہین کو لے آؤ تمہاری مرضی...عبد الرحمٰن شاہین سے کسی بڑے علامہ کو لے آؤ تمہاری مرضی... میں تو یہ نہیں کہتا کہ عبد الرحمٰن شاہین ہی کو لاؤ... میں تو نہیں کہتا تم جس کو چاہو لاؤ...لیکن کوئی ایک آکر یہ کہہ تو دے نا۔ کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں کا مذہب نہیں...کوئی تو کہہ دے کسی کی زبان سے کہلوادو میں آخری بات کہتا ہوں:

ایک جملہ عبد الرحمٰن شاہین نے کہا ایک جملہ میں کہتا ہوں... اس نے کیا کہا نبی اور غیر نبی کے جوتے میں ؟(سامعین...کوئی فرق نہیں)العیاذ باللہ...میں پوچھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاگنے اور امتی کے جاگنے میں فرق ہے یا نہیں...نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے اور غیر نبی کے سونے میں فرق ہے یا نہیں...نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور غیر نبی کے لباس میں فرق ہے یا نہیں... نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور غیر نبی کے بال میں فرق ہے یا نہیں... ارے بال تیرا اور میرا بھی ہے... ناخن تیرا اور میرا بھی ہے... ناخن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت :

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصیت کر کے گئے ہیں کہ جب میں مرنے لگوں تو میرے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بال موجود ہیں... یہ بال میرے منہ پہ رکھ دو... یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخن ہیں۔میری آنکھوں پہ رکھ دو...

کوئی فرق تھا تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصیت کرتے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص اور امتی کی قمیص میں کوئی فرق نہیں ہے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور امتی کی قبر میں کوئی فرق نہیں ہے؟

اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ:

ہمارے علماء نے اہل السنت والجماعت کے علماء نے اجماعی یہ مسئلہ لکھا ہے کہ مدینہ منورہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی مٹی کے وہ ذرے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ملے ہیں وہ عرش اور کرسی سے بھی اعلیٰ ہیں۔

المہند ص 11

اگر ذرہ مٹی کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے مل جائے وہ عرش سے بڑھ جاتا ہے... وہ جوتی وہ چمڑا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر سے مس کر جائے وہ نعلین مبارک اور میرا تیرا جوتا برابر ہو گیا اسے توہین نبوت نہ کہوں تو اسے اور کون سا لفظ کہوں غیر مقلدوں کو چاہیے کہ لکھوا دیں اس سے کی جوتی میں کوئی فرق نہیں... اگلا جملہ کہتا ہے جو تمہارے پاس نقشہ بنا ہوا ہے یہ ڈنمارک سے آیا ہے... العیاذ باللہ یعنی تو نے اس کو وہ جو خاکے لکھ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی تھی اس کے ساتھ ملا دیا اب عبد الرحمٰن شاہین کو چاہیے کہ وہ لکھ دے۔ اللہ ہمیں اہل حق کے ساتھ وابستگی نصیب فرمائے اور عافیت کے ساتھ دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

نام	محمد الیاس گھمن
ولادت	12-04-1969
مقام ولادت	87 جنوبی، سرگودھا
تعلیم	حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
تدریس	(سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زیمبیا، افریقہ ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا
مناصب	سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروس ، سرپرست احناف ٹرسٹ انٹرنیشنل
تبلیغی اسفار	ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زیمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، یمن، بحرین
تصانیف	عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ، اصول مناظرہ ، فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ نماز اہل السنۃ والجماعۃ ، فرقہ اہل حدیث پاک وہند کا تحقیقی جائزہ شہید کربلا اور ماہ محرم، قربانی کے فضائل ومسائل، صراط مستقیم کورس (مین وخواتین) فرقہ مماتیہ کا تحقیقی جائزہ، کیا واقعی فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے، حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ، خطبات متکلم اسلام مضامین متکلم اسلام، مجالس متکلم اسلام، مواعظ متکلم اسلام (برائے خواتین)
بیعت وخلافت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ امین العلماء قطب العصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ
اصلاح وارشاد	خانقاہ اشرفیہ اختریہ 87 جنوبی، سرگودھا

خطباتِ متکلمِ اسلام 2

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

خطباتِ متکلمِ اسلام

(جلد دوم)

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

فہرست

آئین اسلام
جامع مسجد بلال حویلیاں

فہرست

خطبہ مسنونہ

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلہ ومن یضلل فلاھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔

سورۃ المائدۃ آیت3 پ6

وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخر إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ o

پ14 سورۃ الحجر آیت 9

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ o

پ10 سورۃ التوبۃ آیت 33

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا۔

مسند الطیالسی رقم الحدیث 2365

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ۔

سنن الکبریٰ بیہقی رقم الحدیث 21301

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِالسَّيْفِ حَتَّى يُعْبَدَ اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي۔

مسند احمد رقم الحدیث5114

یا رب صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبك خیر الخلق کلهم

هو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعته

لکل هول من الاهوال مقتحم

دورد شریف:

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید۔

تمہید:

معزز علماء کرام اور میرے نہایت قابل صد احترام بزرگو مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور مسلمان نوجوان بھائیو! میں نے آپ حضرات کے سامنے آج کی کانفرنس کے مطابق ''آئین اسلام'' کے حوالے سے قرآن کریم کی تین مقامات سے تلاوت کی اور ذخیرۂ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تین مبارک احادیث تلاوت کی ہیں میں کوشش کروں گا کہ دلائل کے ساتھ آپ حضرات کے سامنے دو تین باتیں عرض کروں:

1. اسلام کا آئین کیا ہے۔؟
2. اسلام کے آئین کے نفاذ کا طریقہ کیا ہے۔؟
3. اسلام کے آئین کو سمجھنے والے ماہرین کون ہیں۔؟

یہ تین باتیں میں آپ حضرات کی خدمت میں اختصار کے ساتھ پیش کروں

گا اگر آپ حضرات نے ان تین باتوں کو دلائل کے ساتھ سمجھ لیا تو بہت سارے اشکالات اور اعتراضات جو اہل بدعت اور گمراہ لوگ دین کے نام پر لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں میرے اللہ نے چاہا تو ایک ایک اعتراض اور شبہ آپ حضرات کے ذہن سے نکل جائے گا اور آئندہ اگر اہل بدعت آپ کے ذہن میں ڈالنا بھی چاہیں گے تو بھی آپ کا دماغ اس اعتراض کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہو گا۔

دیتے ہیں یہ دھوکا بازی گر کھلا:

آپ حضرات آئے دن سنتے رہتے ہیں کہ ہم اہل السنت والجماعت ہیں ہم مسلمان ہیں ہم حنفی ہیں اور روزانہ آپ اس پر اہل بدعت کی طرف سے اہل ضلالت اور گمراہ لوگوں کی طرف سے اعتراض بھی سنتے ہیں کہ آپ نے کلمہ کس کا پڑھا ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کلمہ کون سا پڑھتے ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب آپ نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا اس کلمے میں دو جز ہیں لا الہ الا اللہ اور دوسرا محمد رسول اللہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کلمہ کے اندر دو باتوں کا اعتراف کیا ہے۔

1) ہم اللہ رب العزت کی حاکمیت کو مانیں گے۔

2) ہم اللہ کے دیے ہوئے اس نظام کو مانیں گے جو ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دے گا۔

تو ہم نے دو باتیں مانی ہیں یا اللہ کی مانی ہے یا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مانی ہے۔ جب تم نے کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ درمیان سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہاں سے نکل آیا؟؟ امام ابو حنیفہ نہ لا الہ الا اللہ میں ہے اور نہ ہی امام ابو

حنیفہ محمد رسول اللہ میں ہے۔ تم نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اللہ نے تمہیں قرآن دیا قرآن کی تشریح کے لیے محمد رسول اللہ کو مبعوث فرمایا اور اس نبی نے قرآن کی شرح کر دی جب اللہ نے بطور آئین اور قانون کے یہ قرآن دے دیا اور اس قرآن کی شرح اور تفصیل کرنے کے لیے اپنا حبیب محمد رسول اللہ دے دیا اب مسئلے قرآن کے اندر بھی موجود ہیں پھر یہ فقہ کیا بلا ہے؟

قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے۔۔۔۔؟

توجہ رکھنا !!!!

- وہ قرآن جو مکہ میں اترا۔
- وہ قرآن جو مدینہ میں اترا۔
- وہ قرآن جو خاتم الانبیاء پر اترا۔
- وہ قرآن مکہ اور مدینہ والا کیا اصلی شکل میں موجود نہیں ہے؟
- قرآن کی شرح جو خاتم الانبیاء نے فرمائی کیا اصلی شکل میں موجود نہیں ہے؟

جب پیغمبر کا فرمان اور قرآن اصلی شکل میں موجود ہے پھر تمہیں مکہ اور مدینہ چھوڑ کر کوفہ جانے کی کیا ضرورت پیش آئی؟

- تم نہیں جانتے کہ کوفہ والوں نے حضرت حسین کو شہید کیا تھا!
- تم نہیں جانتے کوفیوں کا کردار کیا ہے؟
- تم نے مکہ چھوڑا۔
- تم نے مدینہ چھوڑا۔

سوچنے کا انداز:

تم نے کوفہ کے دین کو لیا، تم امام بخاری کے دین کو کیوں نہیں لیتے؟ امام بخاری وہ بات کرتا ہے جو مدینہ کی تھی، تم نے ہدایہ کی بات کی ہے جو کوفہ والا کرتا ہے، تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ نے نبیوں کو بندوں کا امام بنا کر بھیجا۔ کائنات میں جتنے نبی آئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے نبی امام تھے اور ان میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو سب سے بڑے امام تھے اس کا معنیٰ یہ ہے رسول اللہ خود سب سے بڑے امام ہیں پھر تم نے "امام اعظم" کو سب سے بڑا امام کیسے مان لیا؟ یہ وہ اعتراضات تھے جو ہمارے دماغ میں ڈال دیے جاتے ہیں اور ہمارا سیدھا سا مسلمان جن کے پاس دلائل نہیں ہیں جلد پریشان ہو گا تو میں نے اس لیے دوستوں سے عرض کیا کہ آپ آئین کے حوالے سے دو تین باتیں بنیادی سمجھ لیں آپ خود محسوس فرمائیں گے کہ ہم نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے لیکن اس کے باوجود فقہ کی بات کیوں کرتے ہیں۔

فقہ پر اعتراض لاعلمی ہے؟:

فقہ پر اعتراض وہی آدمی کرتا ہے جو فقہ کا معنیٰ نہیں جانتا امام ابو حنیفہ پر اعتراض وہی آدمی کرتا ہے جو امام ابو حنیفہ کی شخصیت کو نہیں جانتا اگر کوئی انسان فقہ کا معنیٰ جانتا ہوتا تو فقہ پر اعتراض نہ کرتا۔ اگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات اور کردار جانتا ہوتا تو امام ابو حنیفہ پر اعتراض نہ کرتا میں اس بحث کو ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ اس انداز میں لاؤں گا کہ آپ محسوس فرمائیں گے کہ فقہ کسے کہتے ہیں؟ ان شاء اللہ آسان لفظوں میں فقہ کا معنیٰ وہ کروں گا کہ اس فقہ کا معنیٰ کرنے کے لیے آپ کو

دلائل یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اگر آپ نے اردو پڑھی ہے آپ کو تب بھی فقہ کا معنٰی آئے گا اگر آپ نے اردو نہیں پڑھی آپ کو تب بھی فقہ کا معنٰی آئے گا اگر آپ نے مدرسے میں داخلہ لیا ہے آپ کو تب بھی فقہ کا معنٰی آئے گا اور اگر آپ نے مدرسے میں نہیں پڑھا تب بھی فقہ کا معنٰی آئے گا۔

میرے دوستو! آئین اسلام کے حوالے سے میں نے بات کرنی ہے میں جانتا ہوں کہ آپ میں سے اکثر حضرات قرآن پاک کا ترجمہ نہیں جانتے میں جانتا ہوں کہ اکثر حضرات احادیث کا معنٰی نہیں جانتے لیکن کم از کم اپنے ملک کے حوالے سے بہت ساری باتیں جانتے ہیں اگر وہ بات آپ اپنے دماغ میں رکھ لیں تو پھر آپ کے لیے فقہ، مجتہد اور مقلد ان باتوں کو سمجھنا بہت آسان ہو گا۔

معنیٰ کا سمجھنا اور بیان کرنا:

مثال کے طور پر میں آپ سے پوچھوں قانون کسے کہتے ہیں؟ آپ جانتے ہوں گے لیکن قانون کا معنٰی آپ کو نہیں آتا اگر میں آپ سے پوچھوں قانون کا معنٰی کیا ہے؟ آپ کو قانون کا معنٰی نہیں آنا آپ قانون کا مطلب سمجھتے ہیں لیکن قانون کا معنٰی آپ اپنی زبان سے بیان کرنا چاہیں تو؟ (سامعین.... نہیں کر سکتے) آپ نے کہنا ہے: یعنی کہ...... مطلب یہ ہے کہ ...... میں کہنا یہ چاہتا ہوں .... لیکن آسان لفظوں میں آپ کو قانون کا معنٰی آئے گا نہیں حالانکہ آپ سمجھتے ہیں کہ قانون کسے کہتے ہیں؟ دنیا میں بہت ساری باتیں ہیں انسان ان کا معنٰی سمجھتا ہے لیکن اگر سمجھانا چاہے تو سمجھا نہیں سکتا۔ ایسی بات جس کو ہر عام خاص آدمی سمجھ سکتا ہو فقہ اور اسلام کی زبان میں اسے کہتے ہیں بدیہیات۔ کیا کہتے ہیں؟ (سامعین... بدیہیات) شریعت میں بدیہیات کا انکار کفر ہے۔

کفر کا معنیٰ اور گلاس:

میں ایک مثال دیتا ہوں ختم نبوت کی تحریک چلی ختم نبوت کا نعرہ لگایا لوگ ختم نبوت کے لیے اپنی جان دے رہے تھے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے ان لوگوں کو بلایا جو قربانیاں دے رہے تھے۔ کہا بھائی تم ختم نبوت کے منکر کو "کافر" کہتے ہو؟ جی ہاں! اچھا کفر کی تعریف کیا ہے؟ تم کفر کا معنی بیان کرو؟ عدالت میں کھڑے ہیں کفر کا معنیٰ نہیں آتا۔ جج نے کہا جب تم کفر کا معنی نہیں جانتے تم مرزائیوں کو کافر کیوں کہتے ہو؟ پہلے کفر کی تعریف کرو اور کفر کی تعریف کرنے کے بعد مرزائیوں کو کافر کہو! اس کے بعد تحریک چلاؤ ایک کو بلایا، دوسرے کو بلایا، تیسرے کو بلایا کوئی آدمی اس کا جواب نہیں دے رہا۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ حنفی تھے، دیوبندی تھے جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث تھے حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جج صاحب آپ مجھے عدالت میں طلب کرو غالباً یہ جسٹس منیر تھا۔ حضرت کاندھلوی کو طلب کیا حضرت ادریس کاندھلوی عدالت میں گئے اور جج سے فرمایا کہ اب آپ سوال کریں جج کہتا ہے مولانا میں نے ان لوگوں سے پوچھا جو مرزائیوں کو کافر کہتے ہیں کہ بتاؤ کفر کا معنیٰ کیا ہے؟ ان میں سے کوئی آدمی کفر کا معنی تو نہیں بتا سکا مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پھر مرزائیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟

مولانا کاندھلوی امام المعقول تھے مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے جج سے پوچھا کہ جج صاحب میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ آپ بتاؤ کہ گلاس کسے کہتے ہیں؟ جج کہتا ہے جی تھوڑا سا لمبا برتن ہو تھوڑا سا گول ہو جس کے اندر پانی ڈالا جائے۔

حضرت نے فرمایا اس کو بڑا کپ کہہ لیا جائے تو پھر کیا حرج ہے؟ کہتا ہے جی وہ کپ سے تھوڑا سا بڑا ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا اس کو چھوٹا جگ کہہ لیں تو پھر کیا حرج ہے؟ آپ نے جو تعریف کی ہے اس کو میں بڑا کپ کہتا ہوں۔ جج کہتا ہے نہیں جی بڑے کپ سے تھوڑا سا بڑا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا اس کو ہمارے ہاں چھوٹا جگ کہتے ہیں۔ اب جج پریشان حضرت نے فرمایا اب بتا اب تو کیا تعریف کرے گا؟ حضرت نے جج سے کہا کہ باوجود اس کے کہ توں ہائی کورٹ کا جج ہے لیکن توں اتنا نالائق کہ تو گلاس کی تعریف نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں سے تو کفر کی تعریف پوچھتا ہے!!!

حضرت نے فرمایا دیکھو یہ مسلمان مرزائیت کو کافر کہتے ہیں مگر کافر کا معنی نہیں جانتے نہ جاننے کے باوجود ان کے دماغ میں کفر کا معنی موجود ہے زبان سے بیان نہیں کر سکتے اسے بدیہیات کہتے ہیں۔ تو میں نے مثال دے کر آپ حضرات سے کہا کہ اگر میں آپ حضرات میں سے کسی سے پوچھو تو آپ نے سے قانون کا معنیٰ بیان کرنے والے پورے مجمع میں ایک یا دو ہوں گے قانون کا معنیٰ آپ نہیں کریں گے لیکن

- یعنی کہ......
- مطلب یہ ہے کہ......
- مقصد یہ ہے کہ......
- میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ......
- میری مراد یہ ہے کہ......

آپ نے یوں اس کو گھسیٹتے چلے جانا ہے لیکن آپ کے دماغ میں موجود ہے کہ قانون کا مطلب کیا ہے بعینہ اسی طرح فقہ کا معنیٰ ہمارے دماغ میں موجود ہے لیکن اس

فقہ کا معنیٰ ہم کر نہیں سکتے اس لیے غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ میں ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ فقہ کا معنیٰ اتنا آسان کر کے رکھ دوں گا کہ آپ حضرات فقہ کے معنیٰ کے اندر کبھی کسی دھوکے کا شکار نہیں ہوں گے ان شاء اللہ۔

قانون کے متعلق 6 اہم باتیں:

قانون کسے کہتے ہیں؟ آپ جانتے ہیں:

1) پاکستان کا قانون۔

2) پاکستان کے قانون ساز ادارے۔

3) پاکستان کے قانون دان افراد۔

4) پاکستان کی عدالتیں جہاں فیصلے ہوتے ہیں۔

5) فیصلوں کو ماننے والے لوگ۔

6) فیصلوں کا انکار کرنے والے لوگ۔

آپ 6 باتیں ذہن میں رکھیں تو آپ آئین اسلام کانفرنس کو سمجھیں گے میں اپنی بات کو تھوڑی دیر بعد میں شروع کروں گا کیونکہ بات علمی ہے اور آپ کو سمجھنے میں دیر لگ جائے گی لیکن مجھے امید ہے آپ حضرات نے اگر تھوڑی سی توجہ فرمائی تو ان شاء اللہ آپ بہت جلد سمجھ جائیں گے ان شاء اللہ۔ اب کتنی باتیں ہو گئیں؟(سامعین.....6)یہ کل چھ چیزیں ہیں اب میں ایک ایک کر کے سمجھاتا ہوں اس کے بعد آئین اسلام کی وضاحت کروں گا پھر آپ حضرات کے سامنے:

❖ فقہ بھی آئے گی۔

❖ آئین بھی آئے گا۔

❖ قانون بھی آئے گا۔

❖ مجتہد بھی آئے گا۔

❖ اجماع بھی آئے گا۔

یہ ساری باتیں آپ نے ان شاء اللہ ان چھ باتوں سے سمجھ جانی ہیں۔

پاکستان کے قوانین اور آئین ساز ادارے:

ہمارے پاکستان کے قانون کے مطابق ہماری پاکستان کی زبان کے مطابق ایک ہے پاکستان کا آئین اور ایک ہے آئین ساز ادارہ۔ ہمارے ہاں آئین ساز ادارے کو اسمبلی کہتے ہیں آپ نے دیکھا ہو گا کبھی کبھی عدالت میں اسمبلی کے لیے لفظ بولا جاتا ہے مقننہ۔ مقننہ کا معنیٰ ہوتا ہے قانون ساز ادارہ۔ ایک ہے پاکستان کا قانون اور ایک ہے پاکستان کا قانون ساز ادارہ جیسے آپ "اسمبلی" کہتے ہیں۔ اور پاکستان کے قانون کے ماہر جسے آپ پاکستان کی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کا جج کہتے ہیں۔ اور ایک ہے عدالت وہ کٹہرا جہاں پر بیٹھ کے ہمارے پاکستان کے قانون کے ماہر فیصلے کرتے ہیں اور اس عدالت میں آنے والا ملزم اس عدالت میں آنے والا مدعی جو عدالت کے احکام کی تعمیل کرتا ہے اور جو عدالت کے احکام کی تعمیل نہیں کرتا۔ جو عدالت کے احکام کی تعمیل کرے وہ عدالت کے رحم و کرم پر ہوتا ہے عدالت چاہے تو قانون کی بنیاد پر اس کو سزا دے۔ عدالت چاہے تو اختیارات استعمال کرتے ہوئے ملزم کو معاف کر دے۔ اور ایک آدمی عدالت کے احکام کا انکار کرتا ہے اسے عدالت "باغی" کہتی ہے اور اسے عدالت کے احکام کا انکار کرنے والا کہتے ہیں اس کی سزا عام مجرم سے زیادہ ہے۔

شریعت کے قوانین اور آئین ساز ادارے:

میرے دوستو! بالکل اس طرح ایک ہے شریعت میں آئین اور ایک ہے آئین ساز ادارہ یہ چیزیں ہماری شریعت میں بھی موجود ہیں اگر کوئی آپ سے پوچھے جو کلمہ آپ نے پڑھا ہے جس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر آپ ایمان لے کر آئے آپ بتاؤ کہ

- تمہاری شریعت
- تمہارے مذہب
- تمہارے ایمان
- تمہارے اسلام کا آئین کیا ہے؟

تو آپ بلا جھجک کہہ دیجئے کہ ہمارا آئین اللہ کا قرآن ہے۔ بولیں ہمارا آئین کیا ہے؟(سامعین... اللہ کا قرآن) اگر کوئی آپ سے پوچھے اس قانون کے آئین ساز ادارے کا نام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ قانون ساز اور مقننہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے ہمارا محمد اگرچہ اکیلا ہے لیکن پیغمبر کی حیثیت ایک جماعت کی ہے خاتم الانبیاء یہ قانون ساز ادارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

قانون ساز اور قانون دان:

اس قانون ساز ادارے کے بعد قانون کے ماہرین ہیں ارے یہ کون ہیں؟ ہمارے ہاں اسلامی زبان میں قانون کے ماہر اور قانون دان کو "مجتہد" کہتے ہیں یہ مجتہد قانون کا ماہر بھی ہے قانون دان بھی ہے، قانون ساز نہیں ہے۔ قانون ساز قانون کو بناتا ہے اور قانون کا ماہر اس قانون کی شرح کرتا ہے ہمارا مجتہد قانون بناتا نہیں ہمارا

مجتہد مسئلہ بناتا نہیں بلکہ پیغمبر کے دیے ہوئے قانون کی شرح کرتا ہے۔

اسلامی عدالت:

ہماری شریعت کی عدالتیں اور ہیں اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ پاکستان کی عدالت کون سی ہے؟ آپ ہائی کورٹ کی عمارت کی طرف اشارہ کریں گے۔ اگر کوئی پوچھے پاکستان کی عدالت کون سی ہے؟ آپ سپریم کورٹ کی عدالت کا اشارہ کریں گے ارے مسلمانو تم بتاؤ! آپ سے کوئی پوچھے اسلامی عدالت کون سی ہے؟ آپ اپنی مسجد کا اشارہ کریں گے کہ یہ ہماری مسجد عدالت ہے۔

مقلد اور باغی غیر مقلد:

اس کے بعد ایک آدمی آئے گا جو عدالت کے احکام کو مان لے گا، عدالت میں فیصلہ کرنے والے کا نام مجتہد ہو گا جو مجتہد کے فیصلے کو مانے گا ایسے انسان کو مقلد کہتے ہیں اور جو مجتہد کے احکام کو نہیں مانتا ایسے آدمی کو باغی کہتے ہیں جسے تم اپنی زبان میں باغی کہتے ہو ہم اس کو شریعت کی زبان میں غیر مقلد کہتے ہیں۔

سنگل، ڈبل اور فل بنچ کا فیصلہ:

میری بات سمجھیں اچھا آپ کہتے ہیں آئین؟ ہم نے قرآن کہا۔ توجہ رکھنا ضمناً میں ایک اور بات درمیان میں کہتا ہوں آپ نے ہائی کورٹ کے جج دیکھے ہوں گے آپ نے سپریم کورٹ کے جج دیکھے ہوں گے لیکن اگر آپ نے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں کو نہیں دیکھا تو آپ نے اخبارات کے ذریعے ان کے فیصلوں کو دیکھا ہو گا آپ نے ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعے ان کے فیصلوں کو سنا ہو گا۔ آپ نے عموماً

دیکھا ہو گا ہمارے ہاں ایک زبان استعمال ہوتی ہے یہ سنگل جج کا فیصلہ ہے یہ ڈبل بنچ کا فیصلہ ہے اور یہ فل بورڈ کا فیصلہ ہے۔ ہمارے ہاں فیصلے تین قسم کے شمار ہوتے ہیں توجہ رکھنا ہمارے ہاں فیصلے کتنے قسم کے شمار ہوتے ہیں؟(سامعین .... تین قسم کے)

1) سنگل جج کا فیصلہ۔

2) ڈبل بنچ کا فیصلہ۔

3) فل بورڈ کا فیصلہ۔

میں آپ کو علمی بات اپنی زبان میں سمجھانے لگا ہوں میرے دوستو! اگر سنگل جج اور اس کے مقابلے میں ڈبل بنچ کا فیصلہ ہو تو سنگل کو چھوڑ کر ڈبل کے فیصلے کو ماناجاتا ہے اگر ڈبل کے فیصلے کے مقابلے میں فل بنچ کا فیصلہ آجائے تو ڈبل کے فیصلے کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اجماع امت کو چیلنج...؟

اس طرح ہمارے ہاں ایک قانون کا ماہر ہے کبھی قانون کا ماہر اکیلے فیصلہ کرتا ہے کبھی قانون کے ماہر جمع ہو کر جمہور فیصلہ کرتے ہیں کبھی جمہور سے بڑھ کے اجماع ہوتا ہے اگر ایک کا فیصلہ ہو اسے کہتے ہیں مجتہد کا فیصلہ اگر مجتہد زیادہ ہو جائیں تو کہتے ہیں جمہور کا فیصلہ اور اگر امت کا اجماع ہو جائے تو یہ فل بنچ کا فیصلہ ایک ہے D.B (ڈبل بنچ) کا فیصلہ اور ایک ہے فل بنچ کا فیصلہ۔ میرے دوستو اب میں ایک بات کہنے لگا ہوں ہمارے ہاں اگر سنگل جج کا فیصلہ ہو آپ اس کو چیلنج کریں گے تو ڈبل جج فیصلہ دے گا لیکن حویلیاں کے مسلمانو! تم بتاؤ! اگر فیصلہ فل کورٹ کر دے تو فل کورٹ کے فیصلے کے بعد آپ کہیں دوبارہ درخواست دے سکتے ہیں؟ فل کورٹ کے فیصلے کو چیلنج

کر سکتے ہیں (سامعین ..... نہیں) اس لیے ہم مسلمان کہتے ہیں جس مسئلہ پر اجماع ہو جائے یعنی مجتہد ایک نہ ہو مجتہد دو نہ ہوں جمہور ہوں بلکہ امت کے مجتہدین کا اجماع ہو جائے اس کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

میرے دوستو! میں آپ حضرات کے سامنے ایک اور بات عرض کرنے لگا ہوں ہمارے ہاں مجتہد کو قانون دان اور قانون کا ماہر کہتے ہیں۔ پیغمبر کے زمانہ میں:

- سب سے بڑے قانون کے ماہر کا نام ابو بکر صدیق ہے۔
- دوسرے قانون کے ماہر کا نام عمر فاروق تھا۔
- تیسرے قانون کے ماہر کا نام عثمان غنی تھا۔
- چوتھے قانون کے ماہر کا نام علی المرتضی تھا رضوان اللہ علیہم اجمعین۔
- خلفاء راشدین کے بعد قانون کے ماہرین کا نام صحابہ تھا۔

ان کے قانون کے ماہرین کے بعد تابعین کا دور تھا یہ قانون کے ماہرین تھے اس اصول کو ذہن میں رکھ لیجئے اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں اگر:

- کسی مسئلہ پر دور اول یعنی خلفاء راشدین کا اجماع ہو جائے اس فیصلے کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔
- کسی مسئلے پر صحابہ اجماع کریں اس کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔
- جس پر ائمہ مجتہدین فیصلہ کریں اس کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

جو آدمی فل کورٹ کو چیلنج کرتا ہے وہ یوں سمجھے کہ قانون کی دھجیاں بکھیرتا ہے جو فل کورٹ کے فیصلے کو نہیں مانتا تمہارے ہاں اس کو باغی کہتے ہیں ہمارے ہاں اس کو غیر مقلد یعنی اہل السنت والجماعت سے خارج کہتے ہیں۔

تراویح اور اجماع صحابہ:

میری بات آپ سمجھیں ابھی تو میں نے تمہید باندھی ہے ابھی تو میں نے اپنی بات کو چلانا ہے۔ میں نے ابھی بیان شروع نہیں کیا اس لیے کہ مجھے مفتی صاحب نے فرمایا کہ آپ دل کھول کر تسلی کے ساتھ بیان کریں اگر آپ میں سے کچھ لوگ اٹھ کے چلے بھی گئے تو مجھے نقصان نہیں، نقصان ان کو ہے۔ اگر آپ نے سماعت فرمایا لیا تو آپ محسوس فرمائیں گے اور پھر میں دیکھو گا کہ دنیا کا کوئی غیر مقلد کوئی بدعتی یا گمراہ وہ آپ کو کیسے چیلنج کرتا ہے؟ میرے دوستو! ہم نے اپنے دلائل کو سمجھا نہیں ہے ہم نے اپنی فقہ کو سمجھا نہیں ورنہ کوئی تجھے اور مجھے چیلنج کر دے؟؟؟ نہیں نہیں!! چیلنج کوئی نہیں کر سکتا۔ آپ رمضان المبارک میں تراویح پڑھتے ہیں تو کتنی؟(سامعین....20رکعات) اب لوگ دلائل تلاش کرتے ہیں میں نے کہا سارے دلائل چھوڑ دو ملا علی قاری نے مرقات میں اس پر اجماع نقل کیا ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں: اجمع الصحابۃ علی ان التراویح عشرون رکعۃ۔

مرقات ج 3ص194

کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد سارے صحابہ نے اجماع کر لیا تھا کہ تراویح بیس رکعات ہیں۔

پھر مجھے کہنے دیجئے شرعی عدالت کے فل کورٹ کا فیصلہ ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں جو بیس رکعات کو نہیں مانتا وہ شریعت کے سپریم کورٹ کے جج کے فیصلے کا انکار کرتا ہے اس منکر کو:

1. ہمارے لفظوں میں "غیر مقلد" کہتے ہیں۔

2. دوسرے لفظوں میں "باغی" کہتے ہیں۔

3. تیسرے لفظوں میں "اہل السنت والجماعت سے خارج" کہتے ہیں۔

یہ تو بڑا صاف صاف مسئلہ ہے۔ خیر میں نے عرض کیا ہمارے ہاں قانون کا نام کیا ہے؟ بولیں (سامعین ... قرآن)

یہود و نصاریٰ پر مسلمانوں کا اعتراض:

آپ کے قرآن میں ایک اعتراض ہے یہ اعتراض کون سا ہے؟ یہ اعتراض وہ تھا جو آپ نے یہود پر کیا یہ اعتراض وہ تھا جو آپ نے عیسائیوں پر کیا۔ یہود کے لئے تورات اتری اور عیسائیوں کے لئے انجیل آئی، اس کو عیسائیوں نے مان لیا۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا ہم نے قرآن کو مان لیا۔ ہم تورات پر عمل نہیں کرتے ہم انجیل پر عمل نہیں کرتے، اس کی دو وجہ ہیں۔

1. ہم کہتے ہیں تورات اور انجیل پہلے دور کی ہے، تورات کا زمانہ گزر گیا، انجیل کا زمانہ گزر گیا۔ یہ اپنے دور کے لئے تھیں اب ان کا زمانہ گزر گیا انجیل کا زمانہ گزر گیا یہ اپنے دور کے لئے تھی اب اس کا زمانہ نہیں رہا اب ہم اس پر عمل نہیں کریں گے تورات، انجیل کے مسائل وہ تھے جو پہلے دور کے تھے اب اس دور کے لیے تورات انجیل کے مسائل نہیں ہیں۔

2. دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے عیسائیوں اور یہودیوں سے کہا ہم تورات اور انجیل کو اس لیے نہیں مانتے کہ ہمارے دین نے قیامت تک کے لیے رہنا ہے اللہ کے دین نے قیامت تک کے لیے چلنا ہے۔ تورات اور انجیل میں قیامت تک آنے والے مسائل کا حل موجود نہیں ہے، قیامت تک آنے والے مسائل کے اعتبار سے تورات

بھی ناقص ہے انجیل بھی ناقص ہے ہمیں ایسی کامل کتاب چاہیے جو قیامت تک آنے والے مسائل کا حل بیان کرے کیونکہ تورات مسائل کا حل بیان نہیں کرتی اس لیے ہم تورات پر عمل نہیں کرتے، انجیل مسائل کا حل بیان نہیں کرتی اس لیے ہم انجیل پر عمل نہیں کرتے ہم نے تورات اور انجیل کو چھوڑ دیا یہ ہم نے اعتراض کیا تھا۔

یہود و نصاریٰ کا مسلمانوں پر اعتراض

یہودیوں اور عیسائیوں نے پلٹ کے تمہارے اوپر اعتراض کیا اچھا اگر ہماری تورات ناقص ہے قیامت تک آنے والے مسائل کا حل بیان نہیں کرتی اگر ہماری انجیل ناقص ہے تو جو قانون تم نے لیا قرآن اس میں بھی قیامت تک آنے والے سارے مسائل کا حل نہیں اس میں بھی سارے مسائل کا حل نہیں ہے۔ اگر ہماری کتاب ناقص ہے تو تمہاری کتاب بھی ناقص ہے اس سوال کا جواب کیسے دو گے؟

کیا قرآن ناقص ہے (العیاذ باللہ):

1) یہودی پوچھتا ہے مسلمانو! تم نے روزہ رکھا؟ جی ہم نے روزہ رکھا۔ اچھا روزے میں تم بیمار ہو گئے بیماری کہ وجہ سے تمہیں انجکشن لگوانا پڑ جائے اب انجکشن لگوانے سے تمہارا روزہ ٹوٹ جائے گا کہ نہیں؟ ٹوٹے گا۔ مسئلہ ہمیں قرآن سے بتلاؤ ہم نے کہا قرآن میں نہیں ہے یہودی کہتا ہے تمہاری کتاب تو ناقص ہو گئی۔

2) تمہارا مسلمان تھا وہ سفر کر رہا تھا اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اس کی وجہ سے اس کے بدن کا ایک حصہ کٹا اس کے بدن سے خون نکلا اسے خون لگوانا پڑا اسے انتقال خون کہتے ہیں ایک انسان کا خون دوسرے انسان کو لگوانا جائز ہے یا ناجائز؟ تم قرآن سے ثابت کرو! ہم نے کہا قرآن میں نہیں ہے۔ یہودی کہتا ہے تمہارا قرآن تو ناقص ہوا۔

3) یہودی نے سوال کیا تمہارا ایک لڑکا حویلیاں میں رہتا ہے اور تمہاری لڑکی سعودیہ میں رہتی ہے دونوں کا تم رشتہ کرنا چاہتے ہو آنے جانے کا انتظام نہیں یہ نکاح تمہارا ٹیلی فونک ہو گا یہ جو تم نے ٹیلی فونک نکاح کیا یہ نکاح ہو گا یا نہیں ہو گا؟ ہمیں قرآن سے بتاؤ؟ یہودی کہتا ہے تم نے جو اعتراض میری کتاب پر کیا تھا یہ اعتراض تم پر بھی ہے قرآن بھی ناقص ہے عیسائی بولا ارے ہماری انجیل اور تمہارے قرآن میں پھر کیا فرق ہے؟ ہمارے نبی نے قانون دیا وہ بھی ناقص تھا تمہارے نبی نے قانون دیا وہ بھی ناقص تھا پھر تو تو نے ناقص کو چھوڑ کے ناقص کو لیا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا تمہارا قانون کامل ہوتا۔

لیکن ہمارا دعویٰ یہ ہے یہودیوں کی تورات ناقص ہے عیسائیوں کی انجیل ناقص ہے اور قرآن؟(سامعین...کامل) اچھا جب ہمارا قرآن کامل ہے تو یہودی کہتا ہے ہمارے سوال کا جواب دو ہم نے کہا ہاں ہاں! ہم تمہارے سوال کا جواب دیں گے۔

قرآن کامل ہے:

یہودیوں کے اعتراض کے ہمارے پاس دو جواب ہیں میرے دوستو توجہ رکھنا! ہم نے کہا یہودیو سنو!

- ایک ہوتا ہے قانون۔
- ایک ہوتا ہے قانون کا متن۔
- اور ایک ہوتی ہے قانون کی شرح۔

ہمارے ملک کا ایک آئین ہے اور ایک آئین کا متن مثلاً ایک 73 کا آئین ہے ایک اس کی شرح۔ ہم نے کہا یہودیو! تم کو تمہارے پیغمبر نے تورات کی صورت میں

قانون کا متن دیا۔ عیسائیو! تمہارے نبی نے انجیل کی شکل میں قانون کا متن دیا لیکن حضرت موسیٰ نے جو جو قانون کی شرح حدیث کی صورت میں کی وہ شرح لاؤ کہاں ہے؟ عیسائیو! تمہارے نبی نے قانون کی صورت میں تمہیں متن دیا اس کی شرح جو تمہارے پیغمبر کی حدیث ہے اس کو لاؤ؟

ہمارے پاس شرح بھی موجود ہے تمہارے پاس متن موجود ہے مگر اس کی شرح پیغمبر کی حدیث موجود نہیں ہمارے پاس متن بھی موجود ہے شرح بھی موجود ہے اس لیے تمہارا قانون ناقص ہے ہمارا قانون کامل۔

سادہ لوح دین دار طبقہ؟:

جب ہم نے کہا ہمارا قرآن کامل ہے ہم سے پوچھو تو سہی تمہارا قرآن کامل کیسے ہے؟ میں ضمناً ایک بات عرض کرتا چلوں ہمارے مسلمان ایک بات سے بڑا دھوکا کھاتے ہیں اور یہ دھوکا دینے والے کون ہیں؟ دین دار اور دھوکا کھانے والے بھی دین دار۔ ہم مناظرہ کریں رفع الیدین پر مسلمان کہے گا رفع الیدین پر مناظرہ کیوں کرتے ہو؟ یہ کوئی مناظرے والی بات ہے دلیل دیکھیے دلیل اتنی اچھی کی عام آدمی اس دلیل کا جواب نہیں دے سکتا ارے بھائی رفع الیدین پر کیا ضرورت ہے مناظرہ کرنے کی اللہ کے پیغمبر نے رفع یدین کیا؟ جی کیا۔ پھر چھوڑ دیا؟ جی چھوڑ دیا۔

اب دلیل سنیئے ایک سادہ مسلمان جو علم نہیں رکھتا مگر دین کا درد رکھتا ہے سوال کرتا ہے میرے نبی نے رفع یدین کیا پھر چھوڑ دیا رفع یدین کرنا بھی نبی کی ادا ہے اور رفع یدین چھوڑنا بھی نبی کی ادا ہے یہ دونوں ادائیں اللہ کے نبی کی ہیں اللہ نے دونوں اداؤں کے لیے آدمی پیدا کر دیے ایک ادا ہے کرنے والی، اللہ نے کرنے والے پیدا کر

دیے۔ ایک ادا نہ کرنے والی اللہ نے نہ کرنے والے پیدا کر دیے۔ میرا اللہ دونوں ادائیں زندہ رکھنا چاہتا تھا تم کیوں جھگڑتے ہو؟ یہ تو میرے نبی کی ادئیں ہیں اللہ کو دونوں ادئیں پسند تھیں اللہ نے دونوں کے کرنے والے آدمی پیدا کر دیے۔

سادگی چھوڑیے....باطل فائدہ اٹھارہا ہے:

اچھا میرے دوستو! کوئی عیسائی آپ کو کہے انجیل اللہ نے عیسیٰ پر بھیجی اللہ کو پسند تھی کہ نہیں بولیں؟ (سامعین....پسند تھی) قرآن اللہ نے حضور پر اتارا قرآن اللہ کو پسند تھا کہ نہیں؟ انجیل بھی اللہ کی بھیجی ہوئی، تورات بھی اللہ کی بھیجی ہوئی قرآن بھی اللہ کا بھیجا ہوا اللہ کو تینوں کتابیں پسند تھیں اللہ نے ایک امت انجیل کے لیے پیدا کر دی ایک امت تورات کے لیے پیدا کر دی ایک امت قرآن کے لیے پیدا کر دی اللہ چاہتا ہے میری چاروں کتابیں زبور سمیت اللہ کو داوٗد بھی اچھے لگتے ہیں سب انبیاء بھی اچھے لگتے ہیں اچھا اگر کوئی آدمی کہہ دے اللہ کو نبی بھی اچھے لگتے ہیں کتابیں بھی اچھی لگتی ہیں اس لیے اللہ نے ہر نبی کے لیے الگ الگ افراد پیدا کر دیے۔ مسلمانو! لڑتے کیوں ہو تم اس کا کیا جواب دو گے۔؟

اب تمہارے سے جواب نہیں بنتا اچھا میں اگلا سوال کرتا ہوں اللہ کے نبی بیت المقدس کی طرف منہ کرتے ہیں سترہ مہینے نماز پڑھتے ہیں۔

بخاری ج1ص57

آپ نماز پڑھتے ہیں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اب دس آدمی آتے ہیں وہ کہتے ہیں بھائی ہم تو نماز پڑھیں گے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے۔ بھائی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز کیوں پڑھو گے؟ وہ کہتا ہے بخاری میں لکھا ہے جب

اللہ کے نبی نے پڑھی ہیں ہم کیوں نہ پڑھیں؟ جب اللہ کے نبی کے لئے جائز ہیں تو ہمارے لیے کیوں نا جائز ہیں؟

دین کا درد اور علم:

وہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتا ہے ہم بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں پھر ہم اسے چیلنج کرتے ہیں کہ بھائی ہم سے مناظرہ کرو کہ قبلہ کون سا ہے اور ایک دین دار آدمی اٹھا جس کے اندر دین کا درد تھا علم نہیں ہے وہ کہتا ہے مولانا جھگڑا کس بات کا؟ یہ بھی نبی کی ادا وہ بھی نبی کی ادا۔ اللہ نے اس ادا کے لیے بھی افراد پیدا کئے اللہ نے اس ادا کے لیے بھی افراد پیدا کئے۔ اللہ چاہتا ہے دونوں ادائیں زندہ رہیں لہٰذا وہ بھی ٹھیک تم بھی ٹھیک دلیل مان لو گے؟(سامعین .... نہیں) اب کیوں نہیں مانتے آپ؟ جواب پتا ہے کیا دیں گے آپ نے کہنا ہے دیکھو بھائی:

- اللہ کو تورات پسند تھی مگر اس دور کے لیے۔
- اللہ کو انجیل پسند تھی مگر اس دور کے لیے۔
- اللہ کو بیت المقدس قبلہ پسند تھا مگر اس دور کے لیے۔

میں کہتا ہوں جس طرح:

- اللہ کو انجیل پسند تھی مگر اس دور کے لیے۔
- تورات پسند تھی مگر اس دور کے لیے۔
- زبور پسند تھی مگر اس دور کے لیے۔
- بیت المقدس قبلہ پسند تھا مگر اس دور کے لیے۔
- اسی طرح رفع یدین پسند تھا مگر اس دور کے لیے۔

کس دور میں:

- جس دور میں نماز میں باتیں کرنا بھی جائز تھا۔
- جس دور میں نماز میں چلنا بھی جائز تھا۔
- جس دور میں نماز میں پوچھنا بھی پسند تھا۔

اس دور میں رفع یدین بھی پسند تھا جب اللہ نے نماز میں باتوں کو ناپسند کیا تو رفع یدین کو بھی ناپسند کیا تو جس طرح تورات گئی انجیل گئی پہلے زمانہ کی رفع یدین بھی گئی۔ اب نبی کے آخری دور کی بات کرو پہلی باتیں نہیں چل سکتیں کوئی آدمی کہے یہ عجیب بات ہے پہلے پسند تھیں پھر ناپسند یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

وقت کا تقاضا:

میرے دوستو! میں ایک بات ضمناً عرض کرتا ہوں ایک بچہ ہے عمر چھ سال ہے اس کی عمر دو سال ہے ماں اس کو گود میں لے کر چومتی بھی ہے ماں اس کو بند کمرے میں بھی چومتی ہے ماں اس کو گاڑی میں بیٹھ کر بھی چومتی ہے اگر ماں اس کو ڈاکٹر کے پاس لے جائے ماں اس کو وہاں بھی چومتی ہے لیکن جب یہی دو سال کا بیٹا 18 سال کا جوان ہو جائے اور ماں سے کہے ماں مجھے اس طرح بازار میں چوم جس طرح دو سال میں چومتی تھی ماں کہتی ہے تجھے شرم نہیں آتی بیٹا کہے اچھا اس وقت چومنا ٹھیک تھا اب چومنا حرام ہو گیا پہلے ٹھیک تھا اب ٹھیک نہیں ہے۔؟

تمہاری گود میں بچی ہے توجہ رکھنا! آپ میرے پاس لائے مولانا دم کرو! میں دم بعد میں کرتا ہوں پہلے بچی کا بوسہ لیتا ہوں آپ خوش ہوتے ہیں ماشاء اللہ میری بچی کتنی مبارک ہے حضرت نے بوسہ دیا۔ یہی بچی اگر 13 سال کی ہو آپ لائیں اگر دم

کرانے کے لیے اب بوسے کا اشارہ بھی کروں آپ نے کہنا ہے مولوی صاحب شرم کرو! میں کہوں یہ عجیب بات ہے 13 سال پہلے صحیح تھا اب غلط ہو گیا؟ بھائی پہلے عمر اور تھی تو مسئلہ اور تھا اور اب عمر اور ہے تو مسئلہ اور ہے۔

یہ مسجد ہے آپ نے مسجد کی تعمیر شروع کی مولوی صاحب نے اعلان کیا بھائی ہم اس مسجد کی توسیع کرنا چاہتے ہیں مسجد کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں آپ آئے سو اینٹ دے گئے ایک آدمی آیا اس نے دس بوریاں سیمنٹ دے دیں ایک آدمی نے دو سو روپیہ دیا مفتی صاحب نے یہاں بیٹھ کے چندہ کا اعلان کر دیا اور باہر صحن میں اینٹیں اکھٹری ہوئی تھیں ایک آدمی آیا جوتے اتارنے لگا آپ نے کہا چھوڑ اینٹیں اکھٹری ہیں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ جوتی سمیت آیا آپ نے برداشت کیا لیکن مسجد میں اعلان ہوا آپ چندہ دے رہے تھے آپ سیمنٹ دے رہے تھے آپ بجری دے رہے تھے۔ آپ میں سے کوئی آدمی سعودیہ چلا گیا ایک سال بعد واپس آیا اب مسجد بن چکی تھی سنگ مرمر لگ گیا تھا مسجد میں قالین بچھے ہیں اور ایک آدمی اپنی گاڑی پہ دس بوری سیمنٹ کے رکھتا ہے اور لے کے اپنے نوکر سے کہتا ہے کہ یہ مسجد کے محراب میں رکھ دو مفتی صاحب نے ایک سال پہلے اعلان کیا تھا مسجد میں رکھو یہ رکھنے گیا آپ نے کہا باہر نکال دو اس نے کہا مفتی صاحب ایک سال پہلے مسجد کے محراب میں سیمنٹ رکھنا ٹھیک تھا ایک سال بعد حرام ہو گیا؟ میں پچھلے سال آیا آپ نے کہا تھا کوئی ضرورت نہیں جوتی پہن کے آؤ ایک سال پہلے مسجد میں جوتی پہن کے آنا جائز تھا ایک سال بعد حرام ہو گیا؟ کیا جواب دو گے؟

تکمیل اسلام اور احکام:

آپ نے کہنا ہے پہلے مسجد بن رہی تھی جب مسجد زیر تعمیر تھی حکم اور تھا مسجد مکمل ہو گئی حکم اور ہے۔ اس طرح میرے دوستو! جب اسلام مکمل نہیں تھا حکم اور تھا جب مکمل ہوا حکم اور ہے ابھی اسلام مکمل نہیں تھا:

- بھائی کون سی رکعت ہے؟ دوسری ابھی اسلام مکمل نہیں تھا۔
- السلام علیکم و علیکم السلام ساتھ اشارے بھی ہوتے ہیں ابھی اسلام مکمل نہیں تھا۔
- صحابہ رفع الیدین کرتے تھے اسلام مکمل نہیں تھا۔
- آمین اونچی آواز سے کہتے تھے سیکھنے کے لیے ابھی اسلام مکمل نہیں تھا۔

جب اسلام مکمل ہوا یہ اس دور کی باتیں ہیں جب اسلام زیر تعمیر تھا زیر تکمیل تھا میرے دوستو! جب ایک مسجد زیر تعمیر ہو احکام اور ہوتے ہیں بالکل اس طرح جب اسلام مکمل نہیں تھا حکم اور تھا اور اب احکام اور ہیں۔ اب پہلے دور کی باتیں امت کے سامنے پیش کرنا یہ دھوکہ ہے دین نہیں ہے۔

رفع یدین کا انکار نہیں:

میں انکار نہیں کرتا بخاری میں رفع یدین نہیں لیکن یہ پہلے دور کی بات ہے ہم نے کب انکار کیا کہ بخاری میں رفع یدین نہیں ہے۔ ہم نے کہا بخاری میں چار مرتبہ ہے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور بیٹھ کر کرنے کی ایک بھی نہیں۔ کرو بخاری پر عمل۔

بخاری ج1ص35

یہ غیر مقلدین ایک اور بات بھی کہتے ہیں کہ عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔ کیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي حکم سب کو

ہے سارے نماز پڑھو جیسے میں پڑھتا ہوں۔

سنن الکبریٰ بیہقی رقم الحدیث 443

حکم عورتوں کو بھی ہے حکم مردوں کو بھی ہے ہم کہتے ہیں قرآن نے کہا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

پ21 سورۃ احزاب آیت21

میرا پیغمبر تمہارے لیے نمونہ ہے لہٰذا مردوں کے لیے بھی عورتوں کے لیے بھی قرآن کہتا ہے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا جو پیغمبر دے عمل کرلو۔

پ28 سورۃ الحشر آیت7

مردوں کے لیے بھی عورتوں کے لیے بھی ہے بخاری میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی روایت موجود ہے عمل کرو! مردوں کے لیے بھی عورتوں کے لیے بھی ہے۔ ہاں ہاں آپ دیکھ سکتے ہیں دلیل اب کوئی اس پر عمل کرنے والا نہیں ہے پھر کہتے ہیں حضرت اس کا مطلب یہ ہے ..... تو پھر ہم کہتے ہیں رفع یدین والی کا مطلب یہ ہے.... اس کا مطلب یہ ہے تو بات حل ہوتی ہے جب ہم کہیں اس کا مطلب یہ ہے تو پھر بات حل کیوں نہیں ہوتی۔؟

قرآن کے چار بنیادی اصول:

خیر یہ بات توضمناً آگئی میں نے آپ حضرات کے سامنے سوال اٹھایا تھا اب میں سوال یاد کرا دیتا ہوں میں نے سوال اٹھایا تھا یہودی اور عیسائی کہتے ہیں تمہاری کتاب ناقص ہے میں نے اس سوال کا ایک جواب دیا تھا اب سوال کا دوسرا جواب ذہن نشین کر لو! ہم کہتے ہیں یہودیو! تورات ناقص ہے، عیسائیو! انجیل ناقص ہے قرآن

ناقص نہیں ہے قرآن کامل ہے یہودی کہتے ہیں تمہارے قرآن میں مسئلے نہیں ہیں ہم کہتے ہیں مسئلے موجود ہیں لیکن تمہیں نکالنے نہیں آتے کتاب ہماری ہے تو مسئلے نکالنے ہم سے سیکھو میں آپ کی مسجد میں آتا ہوں اور آکر بٹن دباتا ہوں مفتی صاحب نے کہنا ہے کیا بات ہے جی پنکھے نہیں چلتے مفتی صاحب کہتے ہیں تمہیں نہیں پتہ تو ہم سے پوچھ لو بھائی مسجد ہماری ہے فٹنگ ہم نے کرائی ہے ہم سے پوچھوگے تو جلدی پنکھا چل جائے گا ہم سے نہیں پوچھوگے تو تم سے نہیں چلے گا۔ ہم کہتے ہیں یہودیو اور عیسائیو قرآن سے مسئلے کیسے نکلتے ہیں؟ تم بھی ہم سے پوچھو! تمہارے ایجنٹ بھی ہم سے پوچھیں۔ نہیں سمجھے ؟ ہم نے کہا ہم سے پوچھو! یہودی کہتے ہیں: وہ کیسے ؟ ہم نے کہا اللہ نے قرآن میں اصول دیے ہیں اگر ان اصولوں کو سامنے رکھوگے تو قیامت تک آنے والے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ وہ اصول کون سے ہیں؟ قرآن نے مسئلے نکالنے کے لیے چار اصول دیے ہیں کتنے اصول دیے ہیں۔ بولیں ؟(سامعین .... چار) یہ بات میں نے آپ کو یاد کرائی ہے اس سے تمہیں ”آئینِ اسلام“ عنوان سمجھ میں آنا ہے۔

قرآن و سنت، اجماع و قیاس:

1. اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ اگر تمہیں کوئی مسئلہ پیش آجائے تم قرآن کو دیکھنا۔

پ8 سورة اعراف آیت3

2. اگر مسئلہ نظر نہ آئے اللہ رب العزت نے فرمایا قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي اے میرے پیغمبر ان سے کہہ دو اگر تم شریعت پر عمل کر کے اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری کی بات مانو۔ پہلا اصول دیا کہ تم میرے پیغمبر پر اترا ہوا قرآن دیکھ لو

دوسرا اصول یہ دیا کہ میرے پیغمبر کی دی ہوئی شرح میرے پیغمبر کی سنت کو دیکھ لو۔
پ3 سورۃ آل عمران آیت 31

3. رب تعالی قرآن میں فرماتے ہیں وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۔
پ5 سورۃ النساء آیت 115

میرے پیغمبر کے علاوہ میرے پیغمبر کے ماننے والے ایمان والے ان مومنین کی اتفاقی بات کو دیکھنا جو بات میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے یہ بھی ٹھیک ہے اور میرے پیغمبر پر ایمان لانے والے جس بات پر متفق ہو جائیں یہ بھی ٹھیک ہے یہ اللہ نے تیسرا اصول دیا اس اصول کا نام "اجماع" ہے۔

4. توجہ رکھنا! اللہ تعالی نے ایک اور اصول دیا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۔
پ21 سورۃ لقمان آیت 15

فرمایا اگر کوئی مجتہد ہو اور اجتہاد کرے تمہیں کوئی میرے دین کی طرف لے کر چلے تو میرے مجتہد کی بات کو بھی مان لینا اللہ نے یہ چار اصول بیان فرمائے۔

1) مسائل کو حل کرنے کا پہلا اصول "قرآن" ہے۔
2) اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی "سنت" ہے۔
3) اس کے بعد "اجماع امت" ہے۔
4) اس کے بعد قیاس شرعی۔

یہودیو! تم قیامت تک آنے والا ایک مسئلہ بیان کرو تم جو بھی مسئلہ لاؤ گے اس مسئلے کو قرآن بیان کرے گا یا پیغمبر کی سنت بیان کرے گی یا اجماع امت بیان کرے گا یا اس مسئلہ کو مجتہد کا قیاس بیان کرے گا کتنے اصول ہوئے؟(سامعین ...چار)

فقہ کی آسان تعریف:

اب میرا چیلنج ہے ہم کہتے ہیں یہودیو اور عیسائیو! جو اصول قرآن نے بیان کیے یہ اصول تورات وانجیل میں بولیں؟ (سامعین .... نہیں) اب جو مسئلہ قرآن سے نکلے جو مسئلہ سنت سے نکلے اور جو مسئلہ اجماع امت سے نکلے اور قیاس شرعی سے نکلے جو مسئلہ ان چار اصولوں سے ثابت ہو اسے کیا کہتے ہیں؟ (سامعین... فقہ) اب آپ سے کوئی پوچھے فقہ کی تعریف کیا ہے؟ آپ کہہ دیں قرآن و سنت اجماع و قیاس سے ثابت شدہ مسائل کا نام "فقہ" ہے۔ اب جو کہتا ہے فقہ قرآن کے خلاف ہے وہ جھوٹ بولتا ہے یہ زبان درازی کرتا ہے ہم کہتے ہیں نہیں نہیں!! قرآن و سنت اجماع اور قیاس شرعی سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے۔ یہ چار اصول کس نے دیے بولیں؟ (سامعین .... قرآن نے) اور قرآن شریعت کا آئین ہے۔

یہودیت اور عیسائیت دم توڑ گئی:

میرے دوستو! حویلیاں کے مسلمانو! اگر تم یہ بات کہہ دو اسلام کے آئین کا نام قرآن ہے تو بھی ٹھیک ہے اگر کہہ دو اسلام کے آئین کا نام فقہ ہے تو بھی ٹھیک ہے توجہ رکھنا! یہودیوں نے سوال کیا تھا تمہاری کتاب ناقص ہے، عیسائیوں نے سوال کیا تمہاری کتاب ناقص ہے، ہم نے عیسائیوں کو جواب دیا قرآن نے چار اصول بیان کئے ان چار اصولوں سے جو مسائل نکلے گے اس کا نام فقہ ہے۔ اب دوسرے لفظوں میں کہتا ہوں یہودیوں اور عیسائیوں نے جو اعتراض کیا تھا تمہارا قرآن ناقص ہے تم نے کتنے جواب دیے؟ (سامعین .... دو)

قرآن کی علمی اور عملی صورت:

پہلے جواب کا خلاصہ یہ ہے تورات اور انجیل موجود ہے مگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی شرح حدیث کی صورت میں موجود نہیں۔ قرآن کی شرح پیغمبر کی حدیث کی صورت میں موجود ہے اور دوسرا جواب یہ تھا قرآن نے چار اصول دیے ان چار اصولوں سے مسائل نکلیں گے تم ایک مسئلہ ثابت کر دو جو مسلمانوں کا ان چار اصولوں سے نہ نکلتا ہو ؟؟ ہم قرآن کو ناقص مان لیں گے اگر سارے مسئلے ان چار اصولوں سے نکلیں پھر تمہیں ماننا چاہیے کہ قرآن کامل ہے۔ قرآن کے کامل ہونے کی ایک صورت ہے عملی اور صورت ہے علمی۔ قرآن کی علمی صورت کے کامل ہونے کا نام اصول شریعت ہے، قرآن کے عملی صورت کا نام فقہ ہے۔ توجہ رکھنا! یہودیوں اور عیسائیوں کے سوال کے جواب میں ہم نے کس چیز کو پیش کیا؟ (سامعین ... فقہ کو)

باغیوں سے سلوک:

اب جو آدمی فقہ کا انکار کرتا ہے وہ اسلام کی خدمت نہیں کرتا وہ یہودیت اور عیسائیت کے اعتراض کو پختہ کرتا ہے اور اس کو پختہ کرنا چاہیے کیوں "جس کا کھایئے اس کا گایئے" نمک حلالی کا تقاضا یہ ہے کہ غیر مقلد فقہ کا انکار کرے۔ اگر فقہ کا انکار نہیں کرتا یہ تو نمک حرامی ہے میری بات سمجھ آئی ہے آپ کو؟ (سامعین..... جی سمجھ آئی) اب توجہ ایک ہے آئین اور قانون؛ ایک ہے قانون ساز، ایک ہے قانون کا ماہر اور ایک ہے عدالت اور ایک ہے عدالت کے فیصلوں کو ماننے والا اور ایک ہے عدالت کے فیصلوں کو نہ ماننے والا۔

اب آپ میرے ساتھ چلیں۔ آئین اسلام کا نام کیا ہے؟ (سامعین... فقہ)

اور قانون ساز کا نام؟(سامعین ... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) قانون دان کا نام؟ (سامعین... مجتہد) اور عدالت کا نام؟(سامعین ...مسجد) اور فیصلوں کو ماننے والے کا نام؟(سامعین... مقلد) اور انکار کرنے والے کا نام ؟ (سامعین ...غیر مقلد)اب اگر کوئی آپ سے پوچھے آئین اسلام کا نام کیا ہے آپ کہہ دو فقہ ہے۔ اور جو اسلام کے آئین کا انکار کر دے وہ غیر مقلد ہے اور آئین کو ماننے والا یہ وفادار ہے اور آئین کا انکار کرنے والا یہ باغی ہے یہ کون ہے؟(سامعین ...باغی)

اس بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ مقلدین؛فاداروں کا نام ہے غداروں کا کیا تعلق ہے تمہارے ساتھ ۔غدار آئے جہاد کے نام پر بھیک مانگنے کے لیے دوگے ؟(سامعین .... نہیں)غدار کسی مسجد کا امام ہو پیچھے نماز پڑھوگے ؟(سامعین .... نہیں)

جس نے بدعتی کی تعظیم کی ....:

ابھی چند دن کی بات ہے میں عارف والا گیا ہمارا ایک نوجوان تھا اس کی منگنی تھی غیر مقلدن سے میں نے کہا توڑ دے اس کو۔ میں نے کہا دلیل سُن! یہ بدعتی ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ جو بدعتی کا احترام کرتا ہے وہ شریعت کو مٹانے میں مدد کرتا ہے۔

شعب الایمان رقم الحدیث 9018

کل تمہارا داماد آئے گا اٹھ کر نہیں ملوگے تم اس کا حترام نہیں کروگے کیا مصیبت پڑی ہے غداروں کے ساتھ رشتہ کرنے کی جب وفاداروں کے ہاں رشتہ موجود ہے۔

جسٹس اور چیف جسٹس:

اب میں تھوڑی سی بات اور کرنے لگا ہوں آئین اسلام کا نام فقہ ہے قانون ساز کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ماہر کا نام مجتہد ہے اس پر مثال سنیے قانون دان اور قانون کے ماہر کو ہماری زبان میں چیف جسٹس کہتے ہیں لیکن جج کی دو قسمیں ہیں: جسٹس، چیف جسٹس۔

مقلد اور غیر مقلد کی آسان تعریف:

جسٹس اور چیف جسٹس میں فرق ہوتا ہے جسٹس کا مرتبہ نیچے ہے اور چیف جسٹس کا اوپر ہے۔ ایک ہوتا ہے مجتہد اور ایک ہوتا ہے امام مجتہد اور ایک ہوتا ہے کہ مجتہد تو ہے لیکن اس کا اجتہاد چلا نہیں جیسے سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام زفر، رحمہم اللہ اور ایک ہے کہ مجتہد بھی ہے اور اس کا اجتہاد بھی چلتا ہے:

- وہ ہے نعمان بن ثابت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ
- وہ ہے امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ
- وہ ہے امام مالک بن انس رحمہ اللہ
- وہ ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

ان کی حیثیت چیف جسٹس کی تھی اور اگر کسی مسئلے پر چاروں عدالتوں کے چیف جسٹس جمع ہو جائیں ان کے فیصلے کو مان لینا چاہیے کہ نہیں؟(سامعین...مان لینا چاہیے) میرے دوستو! میں نے بڑے اختصار کے ساتھ آپ حضرات کے سامنے بات کی ہے اللہ کرے میری بات آپ کو سمجھ آجائے اب میں آخری بات کرتا ہوں میں نے مقلد اور غیر مقلد کی تعریف بڑے آسان لفظوں میں کی ہے۔

تقلید کی آسان تعریف

میں مظفر گڑھ میں تھا مجھے ایک چٹ آئی کہ مولانا مقلد اور غیر مقلد کی آسان لفظوں میں تعریف سمجھا دیں جس کو عام آدمی بھی سمجھ سکے۔ میں نے کہا کبھی آپ نے ٹریکٹر ٹرالی دیکھی ہے آپ نے دیکھا ہو گا ٹریکٹر اور ٹرالی کے پیچھے ایک جملہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ "پاس کر یا برداشت کر" میں نے کہا جو پاس کرے اس کو "مجتہد" کہتے ہیں جو برداشت کرے اس کو "مقلد" کہتے ہیں اور جو پاس بھی نہ کر سکے اور برداشت بھی نہ کر سکے اندر ہی اندر جلتا رہے اس کو "غیر مقلد" کہتے ہیں۔ یہ اسلام کی گاڑی کیوں دوڑ رہی ہے، لوگ نمازیں کیوں پڑھ رہے ہیں، یہ اندر اندر جل رہا ہے اللہ کے پیغمبر فرماتے ہیں جب دو مسلمان ملیں تو سب سے پہلے سلام کریں مصافحہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم مصافحہ کرتے ہو اور مصافحہ کرنے کے بعد ابھی تک تم جدا نہیں ہوتے کہ اللہ تمہارے دونوں ہاتھوں کے گناہ؟(سامعین .... معاف فرما دیتا ہے) دونوں ہاتھوں سے گناہ کرتے ہو یا ایک سے؟(سامعین...دونوں سے) اور جب مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرو گے تو گناہ ایک کے ختم ہوں گے یا دونوں کے؟(سامعین .... دونوں کے) اور اگر ایک سے کرو گے تو ایک سے قیامت کے دن سب اعضاء گواہی دیں گے ناں۔ تو بھائی جب گناہوں کی معافی تھی تو غیر مقلد کہتا ہے ایک کو بخشوا لو اور ایک کو رہنے دو۔ اگر دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرو گے دونوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے ہم سوچتے تھے کہ شیطان جلتا ہے اب پتہ چلا کہ ایک اور بھی جلتا ہے اب پریشان ہے نہ پاس ہو رہا ہے نہ برداشت۔ دو مسلمان مصافحہ کر رہے ہیں چھڑا بھی نہیں سکتا اور گناہ معاف ہوتے برداشت بھی نہیں کر سکتا، جل رہا ہے۔

❖ آپ آئے مسجد میں سردی تھی پاؤں دھونے تھے ہم کہتے ہیں پاؤں دھوؤ! کہتا ہے ناں ناں جراب پر مسح کرلو ضرورت ہی نہیں ہے پاؤں دھونے کی جراب پر مسح کافی ہے۔

❖ جمعہ کا دن آیا ہم کہتے ہیں اذانیں کتنی؟(سامعین ...دو) کہتا ہے ایک

❖ ہم کہتے ہیں خطبے؟(سامعین ...دو) کہتا ہے ایک۔

❖ تکبیر کے وقت ہم کہتے ہیں اللہ اکبر کہو کتنی مرتبہ؟(سامعین ...دومرتبہ) اشھد ان لا الہ الا اللہ دومرتبہ۔یہ کیا کہتا ہے؟ایک۔

❖ رمضان المبارک آگیا یہ سیزن ہے عبادت کا ابھی مولانا فرمارہے تھے کہ یہ عبادت کا سیزن ہے ہم کہتے ہیں تراویح بیس کہتا ہے آٹھ۔

آپ کو تعجب ہو گا کہ مولوی صاحب نے کیسی بات کی ہے میرے دوستو آپ کو تعجب اس لیے ہے کہ آپ نے غیر مقلدیت کو پڑھا نہیں ہے آپ غیر مقلدین کی کوئی کتاب اٹھالو کسی غیر مقلد مولوی کے پاس جاؤ غیر مقلد کہتا ہے تراویح کوئی مستقل عبادت نہیں ہے تہجد رمضان کے علاوہ پڑھتے تھے وہ رمضان میں تراویح بن گئے وہ کوئی مستقل تراویح کا قائل نہیں ہے۔ مسلمان تراویح پڑھ رہے ہیں یہ جل رہا ہے کیونکہ مسجدیں آباد ہورہی ہیں۔

عبادت گھٹاؤ کھانا بڑھاؤ مہم:

بڑی عید آئی ہم نے کہا قربانی تین دن۔غیر مقلد کیا کہتا ہے چار دن دو یعنی عبادت کرو تو جلتا ہے اور کھانے کی باری آئے تو بڑھتا ہے۔ غیر مقلدیت نام ہے عبادت گھٹاؤ اور کھانا بڑھاؤ۔

پاس کر یا برداشت کر:

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ٹرالی کے پیچھے جملہ لکھا ہوتا ہے پاس کر یا برداشت کر تو پاس کرنے والے کو مجتہد کہتے ہیں اور برداشت کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں۔

ہارن دو رستہ لو:

اور ایک جملہ اور بھی ہوتا ہے کہ "ہارن دو اور رستہ لو" یہ کون ہے؟ عام مسلمان جس کو دین کا کوئی پتہ نہیں غیر مقلد آئے گا اس کے ساتھ بریلوی آئے گا اس کے ساتھ مرزائی آئے تو اس کے ساتھ رافضی آئے تو اس کے ساتھ جو بھی ہارن دے کر آئے اس کو لے جائے۔

نہ چھیڑ ملنگاں نوں:

اور ایک ٹرالی کے پیچھے یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ "نہ چھیڑ ملنگاں نوں" یہ کون ہیں؟ بریلوی، درباری مخلوق نہ چھیڑ ملنگاں نوں تو کتنی قسمیں ہوئی ٹرالی کے جملوں کی؟ (سامعین... تین) پاس کر یا برداشت کر۔ ہارن دو رستہ لو۔ نہ چھیڑ ملنگاں نوں۔

فقہ بطور آئین:

میں نے یہ بات آسانی کے لیے آپ کے سامنے عرض کر دی ہے میں کئی انداز میں مقلد کی تعریف لا رہا ہوں اللہ کرے آپ میری بات سمجھ جائیں اور اللہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب اگر کوئی آپ سے پوچھے آئین اسلام کا معنٰی کیا ہے تو کیا کہو گے؟ (سامعین... فقہ) اس لیے میرا دعویٰ ہے کہ آج تک بطور آئین کے کسی ملک میں صرف قرآن کو نہیں رکھا گیا بلکہ بطور آئین کے فقہ کو رکھا گیا

ہے اور یہ اللہ کا احسان ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا چیف جسٹس قاضی امام ابو یوسف رحمہ اللہ وہ امام ابو حنیفہ کا شاگرد تھا، حنفی تھا۔ میں نے مختصر سی بات کی ہے اللہ کرے آپ سمجھ جائیں اللہ ہم سب کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امام ابو حنیفہ مقلد یا غیر مقلد؟:

میں صرف ایک دو شبہات دور کر کے بات ختم کر تا ہوں غیر مقلد سوال کرتے ہیں مجھ سے ایک نے سوال کیا کہ اس کا جواب دیں میں نے کہا فرمائیں کہتا ہے تقلید کر نا واجب ہے؟ میں نے کہا واجب ہے۔ کہتا ہے ہر مسلمان پر؟ میں نے کہا ہر مسلمان پر۔ کہتا ہے اچھا اگر ہر مسلمان پر تقلید کرنا واجب ہے تو امام ابو حنیفہ کس کے مقلد تھے؟ یہ سوال آپ سے ہونا ہے اور آپ نے پھنس جانا ہے۔ اس لیے آپ اس کا جواب سنیں کہتا ہے امام ابو حنیفہ کس کے مقلد تھے؟ تمہارا تو امام غیر مقلد تھا میں نے کہا: میرا ایک سوال ہے کیا ہر انسان کے لیے نبی کا کلمہ پڑھنا فرض ہے؟ کہتا ہے جی ہاں میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیونکہ انسان ہیں تو آپ نے کس کا کلمہ پڑھا؟ کہتا ہے وہ تو خود نبی تھے۔ میں نے کہا اچھا یہ بات بتا باجماعت نماز کس کو کہتے ہیں؟ کہتا ہے ایک امام ہو اور باقی اس کے مقتدی اس کو ”نماز با جماعت“ کہتے ہیں۔ میں نے کہا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا؟ کہتا ہے واجب ہے۔ میں نے کہا پھر تم سارے جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہو اور تمہارا امام بغیر جماعت کے پڑھتا ہے؟ کہتا ہے وہ تو خود امام تھے۔ میں نے کہا تقلید کرنا واجب ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خود امام تھے۔ اب اپنا سا منہ لے کر بیٹھ گیا اللہ ہم سب کو سمجھ اور دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

بنیادی عقائد
مدرسہ فیض القرآن تتلے والی

فہرست

خطبہ مسنونہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضللہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولنا محمدا عبدہ ورسولہ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

پ 30 سورة العصر

دورد شریف:

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید۔

تمہید:

اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور سنی نوجوان بھائیو اور معزز علماء کرام! میں نے آپ حضرات کی خدمت میں قرآن کریم کی مختصر سورۃ تلاوت کی ہے اس سورۃ میں اللہ رب العزت قسم اٹھاکر ایک مضمون بیان فرماتے ہیں "وَالْعَصْرِ" قسم ہے زمانے کی "إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ" بے شک وہ انسان کامیاب ہو گا "إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا" جس کا عقیدہ ٹھیک ہو "وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ" اور نیک اعمال کرتا ہو وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ اور صحیح عقیدہ اور نیک عمل کی دعوت دیتا ہو "وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ" اگر صحیح

عقیدہ اور نیک عمل کی راہ میں مشکلات آئیں تو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتا ہو۔

عقیدہ اور عمل کا تعلق:

پہلی بات عقیدہ ہے اور دوسری بات عمل۔ عمل کا تعلق آدمی کے جسم اور بدن کے ساتھ ہے عقیدہ کا تعلق آدمی کے دل اور قلب کے ساتھ ہے اللہ رب العزت نے عقیدے کا محل دل کو کیوں بنایا؟ اور عمل کا محل جسم کو کیوں بنایا؟ یہ بڑی واضح اور طے شدہ عقلی بات ہے کہ جس پر کوئی آیت یا حدیث پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

قیمتی سامان کی حفاظت:

دنیا کے اندر یہ طے شدہ اصول ہے کہ چیز جتنی مہنگی ہوتی ہے اس کی حفاظت اتنی زیادہ کی جاتی ہے اس کے رکھنے کا محل اتنا ہی محفوظ ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے شہر میں جوتوں کی دکان دیکھی کپڑوں کی دکان دیکھی اور سبزی کی دکان بھی کپڑے جوتے اور سبزی کی دکان پر کوئی گارڈ نہیں ہوتا کوئی پہرے دار نہیں رکھے جاتے لیکن جس دکان کے اندر سونا ہو وہاں پہرے دار بھی ہوتے ہیں وہ دکان لاک اپ بھی ہوتی ہے اس کی حفاظت کا بندوبست زیادہ کیا جاتا ہے کیوں کہ جو قیمت سونے اور چاندی کی ہے وہ قیمت سبزی کپڑے اور جوتے کی نہیں۔ تو چیز جس قدر قیمتی ہو اس کے رکھنے کا محل بھی اس قدر قیمتی ہوتا ہے اللہ رب العزت کے خزانے میں عمل بھی ہے اور عقیدہ بھی ہے جس قدر قیمت عقیدہ کی ہے اس قدر قیمت عمل کی نہیں ہے کیونکہ عقیدہ قیمتی تھا اللہ رب العزت نے اس کے رکھنے کا محل محفوظ یعنی دل رکھا اور عمل اس کے مقابلے میں کم قیمت تھا اس کے رکھنے کی جگہ نسبتاً غیر محفوظ جسم رکھا تو جو جسم اور دل میں نسبت ہے وہ عقیدہ اور عمل میں نسبت ہے۔

اعضائے جسمانی اور عقیدہ و عمل:

اس کی دوسری وجہ بھی ذہن نشین فرمالیں اگر آدمی کے اعضائے بدن کٹ جائیں آدمی پھر بھی زندہ رہتا ہے۔ اگر آدمی کی آنکھ کٹ جائے پھر بھی زندہ رہتا ہے، ناک کٹ جائے تب بھی زندہ رہتا ہے، پاؤں کٹ جائے تب بھی زندہ رہتا ہے۔ آپ نے کتنے ایسے مریض اور معذور دیکھے ہیں دونوں ہاتھ کٹے ہیں، دونوں پاؤں کٹے ہیں، آنکھ نکلی ہے تب بھی زندہ ہیں لیکن پوری دنیا میں ایک بھی بندہ آپ کو ایسا نہیں ملے گا کہ جس کا تھوڑا سا دل کٹ جائے اور وہ پھر بھی زندہ رہے۔ زندہ رہنے کے لیے جسم کا پورا ثابت صحیح ہونا ضروری نہیں لیکن دل کا سالم ہونا ضروری ہے اس طرح مومن ہونے کے لیے عقائد کا ٹھیک ہونا ضروری ہے اعمال میں کوتاہی ہو تو مومن رہتا ہے عقیدہ میں کوتاہی رہ جائے تو مومن نہیں رہتا دل کے بعض اجزا کاٹ دیے جائیں تو بندہ زندہ نہیں رہ سکتا اور جسم کے بعض اجزاء کاٹ دیے جائیں تو بندہ زندہ رہ سکتا ہے اس طرح بعض عقائد ختم کر دیے جائیں تو بندہ مومن نہیں رہتا لیکن بعض اعمال میں خلل آجائے تو بندہ مومن رہتا ہے یہ دو باتیں آپ ذہن نشین کر لیں اور غور فرمائیں کہ عقیدہ کی محنت زیادہ ضروری ہے یا عمل کی محنت زیادہ ضروری ہے؟

عقیدہ کی اہمیت:

اس لیے اللہ رب العزت نے فرمایا ”وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا“ نجات پانے کے لئے جو پہلی چیز ضروری ہے وہ عقیدہ ہے اور ہمارے ہاں عقیدے میں ہی کوتاہی ہے اعمال پر زور دیتے ہیں عقیدہ پر زور نہیں دیتے بدعقیدگی کا جرم بدعملی سے کہیں زیادہ ہے اور اللہ رب العزت نے عقیدہ کی اہمیت کو بیان کرنے

کے لیے فرمایا: "لَئِنۡ أَشۡرَكۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الۡخَاسِرِینَ"

پ24 سورۃ الزمر آیت65

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر یہ وحی آئی لَئِنۡ أَشۡرَكۡتَ عام مفسرین اس کا معنٰی یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے نبی کو خطاب کر کے فرمایا میرا پیغمبر اگر آپ سے بھی عقیدہ میں خلل آ گیا تو آپ کے عمل بھی ضائع ہوں گے۔

مولوی ضیاء اللہ شاہ بخاری کی ہرزہ سرائی:

ضیاء اللہ شاہ بخاری نے اس آیت کا ترجمہ کیا۔ زبان کانپتی ہے کہتا ہے اللہ نے فرمایا نبی سے اور نبی پاک نے فرمایا کہ اللہ نے یہ بات مجھے بتادی ہے کہ ہم نے تجھے سرداری دی ہے یہ دیا ہے وہ دیا ہے اگر (العیاذ باللہ) نقل کفر کفر نباشد "لیکن خدا نے مجھے بتایا "لَئِنۡ أَشۡرَكۡتَ" اے میرے نبی اگر تو نے شرک کیا تو میں تجھے سرداروں کی جگہ سے اٹھا کے چوڑھے کی جگہ پر بٹھا دوں گا۔"

العیاذ باللہ نقل کفر کفر نباشد لعنت بھیجو اس پر یہ موحد ہے؟ میرے پاس کیسٹ موجود ہے مجھ سے کیسٹ منگوا لیں ضیاء اللہ شاہ بخاری کا بیان ہے میں کہتا ہوں کس چیز کو تم توحید کہتے ہو؟ ہماری سمجھ سے ماوراء ہے۔

موحدوں والی شکل تو اپناؤ:

ریاض میں اسی جنوری میں جمعہ کے بعد میرا بیان تھا اور اللہ کی شان دیکھیں بیان بھی اس بندے کے گھر میں جو مسلکاً اہلحدیث ہے مجھے نہیں پتہ کہ یہ اہل حدیث ہے رمضان المبارک میں؛ میں مکہ مکرمہ گیا تو اس سے حرم میں ملاقات ہو گئی اس نے مجھ سے باتیں پوچھیں میں نے جواب دیا اس نے مجھ سے نمبر لے لیا میں نے اسے نمبر

دے دیا میں جب سعودیہ پہنچا تو میں نے اسے فون کیا: "کیا حال ہے؟ ٹھیک ٹھاک" اب مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ بندہ کون ہے؟ میں نے کہا" یار میں نے آپ کا نمبر محفوظ کیا تھا آپ کون ہیں؟" کہتا ہے "ملیں گے تو پتہ چل جائے گا میں کون ہوں؟ میں نے کہا ٹھیک ہے۔" اس کو میرے بارے میں علم نہیں تھا کہ پاکستان میں یہ غیر مقلدین کے خلاف کام کرتا ہے میں نے کہا میں "ریاض" آرہا ہوں کہتا ہے بہت اچھا پھر ریاض پہنچ کر میں نے فون کیا کہتا ہر جمعہ کے روز ہمارے ہاں درس ہوتا ہے آج آپ درس دیں میں نے کہا چلو میں دے دیتا ہوں میں نے سمجھا اپنا ساتھی ہے۔ آئے السلام علیکم ان کے سلام ہی بتاتا ہے کہ یہ طبقہ اور ہے۔

وہاں جب میں گیا تو میں نے محسوس کیا کہ میں کسی اور جگہ بیٹھا ہوں کہتا ہے درس شروع کریں میں نے پھر وہاں پر توحید کے موضوع پر گفتگو کی جو میں بات بتانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ توحید کی آڑ میں بے ادبی کرنا اس کو توحید نہیں کہتے اس کو توحید کے نام پر بے دینی کہتے ہیں موحد اور خدا کے دربار میں ننگے سر کھڑا ہو یہ کیسے ممکن ہے؟ ایک سپاہی I.G کے سامنے ننگے سر کھڑا نہیں ہوتا اور خدا کو سجدہ کرنے والا خدا کے سامنے ننگے سر کھڑا ہو ہم کیسے مان لیں کہ یہ توحیدی ہے؟ توحیدی اور اکڑ کے نماز میں کھڑا ہو ہماری سمجھ سے باہر ہے؟ ہو توحیدی اور قرآن اٹھا کے جوتے کی جگہ پہ رکھے ہماری سمجھ سے باہر ہے؟ ہو توحیدی اور ٹانگیں قبلہ کی طرف پھیلا کر بیٹھ جائے ہماری سمجھ سے باہر ہے؟ سمجھ نہیں آتی کیسی توحید ہے؟

توحید کی آڑ میں...مذموم منصوبے:

خیر! میں عرض کر رہا تھا" وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ "بعض لوگ توحید

کی آڑ میں:

- ✪ کبھی نبوت پہ حملہ۔
- ✪ کبھی کرامت پہ حملہ
- ✪ توحید کی آڑ میں ولایت پر حملہ
- ✪ توحید کی آڑ میں عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ
- ✪ توحید کی آڑ میں کبھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر حملہ

یہ نئے نئے حملے کریں گے اور عنوان توحید کا ہو گا۔

نبی کو قبر میں زندہ مانا تو......؟:

مجھے ایک بندہ کہنے لگا ہم اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے قائل نہیں کہ یہ توحید کے خلاف ہے میں نے کہا کیوں توحید کے خلاف ہے؟ ہمیں بھی سمجھاؤ کہتا ہے اللہ بھی "حی" نبی بھی "حی" اللہ کو بھی ہمیشہ کے لیے زندہ مانا نبی کو بھی ہمیشہ کے لیے زندہ مانیں یہ تو شرک ہو گیا۔ میں نے کہا تو یہ بتا دیکھنے والے کو عربی زبان میں کیا کہتے ہیں کہتا "بصیر" میں نے کہا تو دیکھتا ہے؟ کہتا ہے جی ہاں۔ میں نے کہا کیا خدا بھی دیکھتا ہے؟ کہتا ہے جی ہاں میں نے کہا خدا بھی بصیر تو بھی بصیر یہ تو شرک ہوا تیری آنکھیں نکال دینی چاہییں تا کہ تو نہ دیکھے اور شرک نہ ہو۔

میں نے کہا سننے والے کو کیا کہتے ہیں؟ کہتا "سمیع" میں نے کہا اللہ پاک سنتے ہیں؟ کہتا ہے جی ہاں۔ میں نے کہا آپ بھی سنتے ہیں؟ کہتا ہے جی ہاں۔ میں نے کہا تیرے کان پھوڑ دینے چاہییں تا کہ تو سمیع نہ رہے اور شرک نہ ہو۔ کہتا ہے جب ہم کہتے ہیں بندہ سنتا ہے معنی اور ہو تا ہے۔ خدا سنتا ہے معنی اور ہو تا ہے۔ خدا دیکھتا ہے

معنی اور ہو تا ہے بندہ دیکھتا ہے معنی اور ہو تا ہے۔ میں نے کہا جب ہم کہتے ہیں نبی زندہ ہے معنی اور ہو تا ہے خدا زندہ معنی اور ہو تا ہے ۔ اس کی حیات اور ہے اور نبی کی حیات اور ہے۔

ازلی اور ابدی میں پہلا فرق:

اس میں فرق ہے وہ یہ کہ خدا کی حیات ازلی بھی ہے ابدی بھی ہے نبی کی حیات ازلی نہیں ابدی ہے اور ابدی حیات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ابدی حیات تو ہمیں بھی ملے گی بھائی اللہ ہم سب کو جنت میں لے جائے (سامعین.... آمین) تو جنت میں جانے کے بعد موت آئے گی؟ (سامعین..... نہیں) تو جنت میں حیات کون سی ہو گی؟ (سامعین .... ابدی) تو پھر شرک ہو جائے گا فرق کیا ہے؟ ہمیں حیات کچھ سال بعد ملے گی نبی کو پہلے ملی ہے تو ابدی حیات ہر امتی کو ملنی ہے جو کلمہ گو ہے۔ خدا کی حیات ازلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ازلی نہیں؛ ابدی ہے۔ خدا کی حیات اور ہے اور نبی کی حیات اور ہے۔

ازلی اور ابدی میں دوسرا فرق:

اور اس میں دوسرا فرق یہ ہے کہ اللہ کی حیات ہمیشہ سے ہے ہمیشہ کے لیے ہے درمیان میں ایک سیکنڈ موت کا نہیں ہے اور پیغمبر کو حیات ملی ہے پھر نبی پر وفات آئی ہے پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات ملی ہے۔ تو نبی کو حیات ملنے کے بعد موت ملتی ہے اور خدا کی حیات میں انقطاع نہیں، تسلسل ہے۔ وہ حیات الگ ہے یہ حیات الگ ہے ۔

مسئلہ سماعِ موتیٰ اور توحید:

ایک شخص کہنے لگا ہم کہتے ہیں جی قبروں والے نہیں سنتے۔ میں نے کہا وجہ؟ کہتا ہے یہ توحید ہے اس لیے کہ جب یہ کہیں کہ سنتے ہیں تو لوگ کہیں گے دیتے بھی ہیں۔ میں نے کہا تو نے کہا توحید یہ ہے کہ نہیں سنتے؟ اگر سنتے کہیں تو لوگ کہیں گے دیتے بھی ہیں۔ میں نے کہا توحید تو یہ ہے کہ سنتے ہیں دے تب بھی نہیں سکتے۔ نہیں سمجھے؟ سنتے ہیں دے تب بھی؟(سامعین .... نہیں سکتے) ایک بندہ سنتا نہیں اس لیے نہیں دیتا یہ کون سی توحید ہے سن کر بھی نہیں دے سکتا یہ توحید ہے۔ میں نے کہا تم کس توحید کی بات کرتے ہو؟ بلاوجہ توحید کے نام پر کبھی پیغمبر کی حیات پر حملہ کبھی کرامت پر حملہ کیا یہ توحید ہے؟

قدرتِ خداوندی اور کرامت:

میں بہاولپور کے قصبہ مبارک پور میں گیا دو آدمی آ گئے سکول ٹیچر تھے مجھے کہتے ہیں ہم پہلے دیوبندی تھے اب ہم اہلحدیث ہوئے ہیں میں نے کہا اب مرزائی ہو جاؤ مجھے کیا فرق پڑتا ہے؟ رب نے سارے بندے تو جنت میں نہیں بھیجنے جہنم بھی تو بنائی ہے۔ اصل میں ان کے ذہن میں ہوتا ہے کہ ہمارے سوالوں کا کوئی جواب نہیں دے سکتا میں نے کہا ہم پریشان نہیں ہوتے ہمیں اپنے مسلک پر بڑا اطمینان ہے۔

مجھے آپ دلیل بتا دیں جس کو دیکھ کر آپ اہلحدیث ہوئے ہیں اس کا جواب میرے ذمہ ہے ہدایت اللہ کے ذمے۔ مجھے کہتا ہے فضائل حج میں حضرت شیخ زکریا رحمہ اللہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بندہ حج کے لیے جا رہا تھا راستے میں بیمار پڑا اور لیٹ گیا اور کوئی علاج کرنے والا اس کو نہ ملا ایک شخص آیا اور اس نے کہا میں نبی ہوں

اور خدا نے مجھے تیرے علاج کے لیے بھیجا ہے یہ حضرت شیخ زکریا نے کفر لکھا ہے۔ میں نے کہا اس میں کفر کیا ہے؟ کہتا ہے بندہ مرنے کے بعد دنیا میں نہیں آسکتا اگر آیا ہے تو کفر ہے۔

میں نے کہا حضرت شیخ رحمہ اللہ نے یہ نہیں لکھا کہ "آیا" ہے بلکہ اس نے یہ کہا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں مجھے اللہ نے "بھیجا" ہے۔ آنا اور ہے اور بھیجنا اور ہے میں نے کہا کوئی بندہ یہ کہے کہ مرنے کے بعد آدمی دنیا میں "آ" سکتا ہے یہ بات الگ ہے اور کوئی کہے کہ خدا مرنے کے بعد بندے کو "لا" سکتا ہے، یہ بات الگ ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے میں آسمان پر جاسکتا ہوں یہ غلط ہے اور ایک آدمی یہ کہے کہ خدا ہم سب کو ابھی آسمان پر لے جاسکتا ہے تو کیا یہ بھی غلط ہے؟

حیات بعد الممات...بنی اسرائیل کا مقتول:

اب اس کو تھوڑی سی بات سمجھ آئی۔ میں نے کہا اگر یہ بات قرآن میں موجود ہو تو پھر؟ کیا تم قرآن بھی چھوڑ دو گے؟ کہتا ہے قرآن میں نہیں ہے۔ میں نے کہا اگر میں ثابت کر دوں تو؟ پھر کہتا ہے ہم مان لیں گے۔ میں نے کہا اللہ رب العزت قرآن میں فرماتے ہیں سورۃ البقرہ میں ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک بندہ قتل ہوا قاتل نہیں ملتا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس گے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے بات کی اللہ نے وحی بھیجی فرمایا ان سے کہہ دو ایک گائے ذبح کریں اور اس کا ایک ٹکڑا مقتول کے بدن سے لگا دیں مقتول زندہ ہو کر خود بتائے گا کہ قاتل کون ہے؟ میں نے کہا ایسا ہوا؟ کہتا ہے جی ہوا ہے۔ میں نے کہا اب کہہ دو کہ قرآن میں بھی کفر ہے اب خاموش۔

حیات بعد الممات... اور واقعہ حزقیل علیہ السلام:

"أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ "ہزاروں کی تعداد میں لوگ تھے اللہ کے نبی نے کہا جہاد کرو! کہا جی نہیں کرتے! مر گئے "وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا "موت دے دی" ثُمَّ أَحْيَاهُمْ "پھر ایک نہیں اللہ ہزاروں کو زندہ کر کے اس دنیا میں لائے۔ کہہ دو کفر ہے۔

پ 2سورة البقرة آیت 243

حیات بعد الممات...اور واقعہ عزیر علیہ السلام:

تیسرے پارے میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا "حضرت عزیر علیہ السلام تھے یا کوئی اور ولی تھے گزرے بستی تباہ شدہ تھی کہا اللہ یہ بستی کیسے زندہ ہو گی؟ خدا نے موت دے دی ایک دن نہیں سو سال تک دی۔ سو سال کے بعد اللہ نے زندہ کیا فرمایا " كَمْ لَبِثْتَ "کتنی دیر ٹھہرے ہو؟ کہا" لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ "ایک دن یا دن کا تھوڑا سا حصہ۔ میں نے کہا حضرت عزیر علیہ السلام دنیا میں آئے؟ کہتا ہے جی آئے۔ میں نے کہا کہہ دو کفر ہے۔

پ 3سورة البقرة آیت 259

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ کیا تھا قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے "قم باذن اللہ" خدا دنیا میں کھڑا کر دیتا۔ کہہ دو کفر ہے۔ میں نے کہا جو کفر تمہیں فضائل اعمال میں نظر آئے یہ تو قرآن میں موجود ہے کہہ دو کفر ہے اور یہودی ہو جاؤ۔

مماتیوں کا ایک شبہ:

ایک دلیل اور دے گا ایک آدمی نے مجھے کہا حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے نبی تھے فوت ہو گئے، ٹھیک ہے۔ پھر وہاں

- ❖ بارش تو ہوتی ہو گی۔
- ❖ بادل بھی گرجتے ہوں گے۔
- ❖ یعنی آندھیاں بھی آتی ہوں گی۔
- ❖ مٹی بھی اڑتی ہو گی۔

عزیر علیہ السلام کو پتہ کیوں نہ چلا؟ اگر نبی زندہ ہوتا تو پتہ چل جاتا۔ یہ دلیل ہے آدمی سویا ہوتا ہے ہوا چل رہی ہوتی ہے نہیں پتہ چلتا مچھر کاٹ رہا ہوتا ہے نہیں پتہ چلتا ایک آدمی کو ہلکی سی آہٹ بھی آئے پتہ چل جاتا ہے جیسے اللہ نے پوچھا حضرت عزیر سے کہ "کَمۡ لَبِثۡتَ" حضرت عزیر نے فرمایا "لَبِثۡتُ یَوۡمًا أَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ" یہ ان کی دلیل ہے کہ نبی مردہ ہوتے ہیں۔

واقعہ اصحابِ کہف:

میں نے کہا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا ہے تین سو نو سال اصحاب کہف سو گئے اللہ نے فرمایا کتنے دن ٹھہرے؟ "یَوۡمًا أَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ" دیکھو سوئے پڑے ہیں پتہ نہیں چلتا کہہ دو مردے تھے۔ سوئے ہوئے پتہ نہ چلنا یہ دلیل ہے موت نہیں ہے۔ آدمی سو جائے تو پتہ پھر بھی نہیں چلتا آدمی دنیا چھوڑ جائے تو پتہ پھر بھی نہیں چلتا قیامت کے دن اٹھیں گے تو اللہ فرمائیں گے کتنی دیر ٹھہرے؟ تو لوگ کیا کہیں گے؟ جواب دیں گے قرآن کریم میں ہے کچھ دن ٹھہر کے

آئے ہیں تو کیا تم مردے ہو یا زندہ بیٹھے ہو؟ تو پتہ کیوں نہیں چلے گا اتنے سال زندہ رہنے کے باوجود بھی خدا کی ہیبت کی وجہ سے پتہ نہیں چلے گا۔

میں پہلے بات یہ عرض کر رہا تھا کہ توحید کی آڑ میں بد عقید گی پھیلانا یہ اہل السنت والجماعت کا کام نہیں اہل بدعت کا کام ہے اہل الحاد کا کام ہے اللہ نے قسم اٹھا کے فرمایا"وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا"نجات کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ تمہارا عقیدہ ٹھیک ہو۔ عقیدہ کے نام پر غلط عقیدہ دیتے ہو عقیدہ صحیح کرنے کے نام پر امت کو تباہ کرتے ہو ہم بھی کہتے ہیں کہ عقیدے کی تحریک چلاؤ! پہلے لوگوں کا عقیدہ ٹھیک کرو پیغمبر نے بھی تیرہ سال لوگوں کے عقیدے پر محنت کی ہے میں یہ بتا رہا تھا دو چیزیں ہیں۔ 1 عقیدہ 2 عمل

عقیدہ توحید:

عقائد میں پہلا عقیدہ ؛عقیدہ توحید ہے۔ توحید کے بارے میں تین باتیں ذہن میں رکھ لیں۔

1: اللہ موجود ہے:

ایک طبقہ دنیا میں وہ ہے جو کہتا ہے خدا ہے ہی نہیں۔ انہیں کہتے ہیں "دہریے" دہر کہتے ہیں زمانہ کو یہ کہتے ہیں زمانہ سے کائنات چلتی ہے خدا ہے ہی نہیں۔

2: اللہ ایک ہے:

ایک اور طبقہ ہے وہ کہتا ہے خدا ہے لیکن ایک نہیں کروڑوں ہیں انہیں "مشرک" کہتے ہیں۔

3: اللہ ہر جگہ پر ہے:

ایک طبقہ ہے جو کہتا ہے خدا ہے لیکن صرف ایک جگہ پر، صرف عرش پر اسے "غیر مقلد" کہتے ہیں لوگوں نے ان کے بہت سارے نام بنائے ہوئے ہیں کچھ کہتے ہیں مسلمانی سکھ وغیرہ لیکن ہم ان کو غیر مقلد کہتے ہیں قرآن کریم نے ان سب کی تردید کی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ اللہ رب العزت ہے اور ایک ہے هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

حاضر وناظر صرف اللہ:

اللہ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

دلیل 1:

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

پ1سورۃ البقرہ آیت115

مشرق بھی خدا کا مغرب بھی خدا کا تم جدھر منہ کروگے خدا ادھر ہوگا خدا ہر جگہ پر ہے

دلیل2:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ

پ2 سورۃ البقرۃ آیت186

میرے بندے جب میرے بارے میں پوچھیں فانی قریب میں تمہارے قریب ہوں عرش قریب ہے یا دور؟(سامعین۔ دور) عرش قریب نہیں بعید ہے پہلے سات آسمان اوپر کرسی ہے کرسی پر سمندر ہے سمندر پر عرش ہے قرآن کہتا ہے "وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ"

پ3 سورۃ البقرۃ آیت255

کرسی آسمانوں کے نیچے ہے یا اوپر ؟(سامعین... اوپر) اور کرسی کے اوپر کیا ہے وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ۔

پ12 سورۃ ھود آیت7

اللہ کا عرش پانی پر ہے یہ قریب ہے کہ دور ہے ؟(سامعین۔ دور) اللہ کیا فرماتے ہیں قریب ہوں۔ میرے پاس تیونس کے عرب لڑکے آئے وہ کہنے لگے اس سے مراد خدا نہیں " خدا کا علم " ہے میں نے کہا اللہ فرماتے ہیں " وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي "جب یہ بندے میرے بارے میں پوچھیں خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے علم کے بارے میں پوچھیں تو فرمانا میرا علم قریب ہے جو سوال ہو اوہی جواب ہو گا جب سوال اللہ کی ذات کے بارے میں ہے تو جواب بھی اللہ کی ذات کے بارے میں ہو گانا عجیب بات ہے بندے سوال ذات کے بارے میں پوچھیں خدا جواب علم کے بارے میں دے تو لوگ کہیں گے ہم نے پوچھا کیا ہے جواب کیا ملا لوگ کہتے ہیں قرآن نہیں پڑھتے سنو۔

دلیل3:

" وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ " اللہ آسمانوں میں بھی ہے اللہ زمین میں بھی ہے۔

پ 7 سورۃ انعام آیت3

دلیل4:

" نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَكِن لَّا تُبْصِرُونَ "ہم تمہارے قریب ہوتے ہیں لیکن تمہیں نظر نہیں آتے جب تمہاری روح نکلتی ہے " فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ "ہم

تمہارے قریب ہوتے ہیں نَحۡنُ أَقۡرَبُ إِلَيۡهِ مِنكُمۡ لیکن تمہیں نظر نہیں آتے۔
پ27 سورۃ واقعہ آیت نمبر85

دلیل5 :

”نَحۡنُ أَقۡرَبُ إِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيدِ“ہم تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔
پ26 سورۃ ق آیت16

دلیل6 :

أَلَمۡ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعۡلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الۡأَرۡضِ مَا يَكُونُ مِن نَّجۡوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ تم تین ہو تو چوتھا خدا ہے وَلَا خَمۡسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ تم پانچ ہو تو چھٹا خدا ہے ”وَلَا أَدۡنَى مِن ذَلِكَ وَلَا أَكۡثَرَ “تم کم ہو یا زیادہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔
پ28 سورۃ المجادلہ آیت7

اللہ آسمان میں بھی ہے ”أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخۡسِفَ بِكُمُ الۡأَرۡضَ“کیا تم اس خدا سے مطمئن ہو جو آسمان میں ہے اور تمہیں عذاب دے کر برباد کر دے۔
پ29 سورۃ الملک آیت16

وہ آسمان میں بھی ہے وہ زمین میں بھی ہے ترمذی میں سورۃ حدید کی تفسیر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے حضور نے فرمایا:”لو أنكم دليتم رجل بحبل إلى الأرض السفلى لهبط على الله“
ترمذی شریف رقم الحدیث 3298

کہ اگر تم رسی پھینکو اور سب سے نچلی زمین پر جائے تو وہ رسی بھی اللہ پر گرے گی صحیح بخاری میں روایت موجود ہے: جب نماز پڑھو تو منہ قبلہ کی طرف کرو کیوں کہ اللہ تمہارے سامنے ہے سامنے پر بھی دلیل موجود ہے تو میں گزارش کر رہا تھا

خدا ہے خدا ایک ہے خدا ہر جگہ پر ہے ہمارے پاس دلائل موجود ہیں خدا قسم اٹھا کے فرماتا ہے کہ تمہارا عقیدہ ٹھیک ہونا چاہیے۔

عقیدہ رسالت:

اس کے بعد نبوت کے بارے میں تین باتیں ذہن نشین فرمالیں۔

1۔ذاتِ نبوت 2۔ وصفِ نبوت 3۔دلیلِ نبوت

ذاتِ نبوت:

ذاتِ نبوت بشر ہے اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

پ 16 سورۃ کہف آیت110

وصفِ نبوت:

وصف نبوت نور ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:"قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّه" اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے۔

پ6 سورۃ المائدہ آیت15

دلیلِ نبوت:

دلیلِ نبوت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ہم ذات نبوت بھی مانتے ہیں، وصف نبوت بھی مانتے ہے اور دلیل نبوت بھی مانتے ہیں۔ کہتے ہیں ماشاء اللہ ہمارے حضرت کا چہرہ نورانی ہے کیا معنیٰ؟ نماز پڑھی ہے اثر چہرے پر آیا ہے یہ نہیں کہ حضرت کا چہرہ نور بن گیا چہرہ بشر کا رہتا ہے اثرات نور کے آتے ہیں۔ فرق کیا ہے؟ ایک ہے معاملہ نبی کا اور ایک ہے معاملہ امتی کا۔ امت پہ غلبہ مادیت کا ہے اور نبی پر غلبہ روحانیت کا ہے۔ مادیت کو بشریت کہتے ہیں روحانیت کو نورانیت کہتے ہیں۔ اس کا

معنیٰ یہ نہیں ہوتا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بدل جاتی ہے تو ذات پیغمبر بشر ہے وصف پیغمبر نور ہے۔

میں یہ بات چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں تمہیں پوری دنیا میں ایک شخص بھی نہیں ملے گا جو یہ لکھ کر دے کہ پیغمبر بشر نہیں ہیں ہزار تقریریں کریں گے مگر لکھ کر نہیں دیں گے اس لیے ہم کہتے ہیں دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہیں اور جبرئیل سید الملائکہ اور اماں حوا ام الانسان اور حضرت آدم ابو الانسان ہیں تو:

- ابو الانسان ہونے کے انسان ہونا ضروری۔
- سید الملائکہ ہونے کے لیے ملک ہونا ضروری۔
- اور سید البشر ہونے کے لیے بشر ہونا ضروری۔

سردار تو بنتا ہی قوم میں سے ہے کسی دوسری قوم کا بندہ آکر سردار بنے وہ تو سرداری سجتی ہی نہیں اس لیے ہمارے نبی کی ذات بشر ہے اور وصف نور ہے۔

صدیق اکبر کا خواب ....دلیلِ نبوت:

اور دلیل نبوت معجزہ ہے میں اس پر مثال دیتا ہوں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی کلمہ نہیں پڑھا اسلام کا اعلان نہیں ہوا شام کے علاقے میں گئے وہاں جا کر عیسائی راہب کو خواب بیان کیا راہب نے تعبیر دی مکہ مکرمہ کا ایک شخص نبوت کا دعوی کرے گا "تکون وزیرہ فی حیاتہ وخلیفتہ بعد موتہ" وہ اعلان نبوت کرے گا تو تو اس کا وزیر ہو گا اور جب وہ دنیا چھوڑ جائے گا تو تو اس کا جانشین ہو گا حضرت ابو بکر صدیق نے خواب دیکھا عیسائی عالم سے تعبیر لی حضرت صدیق اکبر مکہ میں آئے سیدھے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے بچپن کا یارانہ تھا ادھر اعلان

نبوت ہوا اس وقت صدیق مکہ میں نہیں شام میں تھے واپسی پر اعلان نبوت کو سن کر فرمایا" یا محمد ما الدلیل علی ما تدعی "اے محمد! یہ جو آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس پر دلیل کیا ہے؟

جواب سنو! حضور نے فرمایا" الرؤیا التی رأیت بالشام "ابو بکر میرے دعویٰ نبوت پر دلیل وہ خواب ہے جو تو نے شام میں دیکھا اور مکہ میں آکر مجھ سے سوال کیا۔ یہ کیا ہے؟ (سامعین۔ دلیل نبوت) معجزات کو دلائل نبوت کہتے ہیں۔

خصائص کبریٰ ج 1 ص 51

سر سید احمد اور انکار معجزہ:

سر سید خان نے دلائل نبوت کا انکار کیا کیوں کہ سر سید کہتا ہے دور کی بات کو دیکھنا اللہ کا کام ہے، دور کی بات کو سننا خدا کا کام ہے، یہ چاند کے ٹکڑے کرنا خدا کا کام ہے چلتے دریاؤں کو روک دینا خدا کا کام ہے، میں یہ نبی کے کام نہیں مانتا۔ انکار کیا کہتا ہے جو اس کو مان لے وہ مشرک ہوا اس کو بھی توحید کا ہیضہ ہوا۔ ایک ہمارے ہاں قوم پھرتی ہے انہوں نے مان تو لیا لیکن ایک قدم آگے بڑھ کے مانا انہوں نے کہا اگر چلتے دریا کو روک سکتا ہے تو ہماری قسمت نہیں بدل سکتا؟ اشارہ کر کے چاند کے دو ٹکڑے کر سکتا ہے تو ہمیں اولاد نہیں دے سکتا؟ اگر صدیق کو شفاء دے سکتے ہیں تو ہمارے مریض کو نہیں دے سکتے؟ غلط فہمی دونوں کو لگی۔ ایک نے دلیلِ نبوت کا انکار کیا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ ہو جائے انہوں نے دلیلِ نبوت کا اقرار کیا اور نبی کو "مختار کل" مان لیا۔

مسلکِ اعتدال ....اہل السنت والجماعت:

اہل السنت والجماعت کا مسلک یہ ہے دلیلِ نبوت فعل خدا کا ہوتا ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے خدا چاہے تو ظاہر کر دے خدا نہ چاہے تو ظاہر نہ فرمائے۔ ہم سرسید کی طرح انکار بھی نہیں کرتے اور دوسری قوم کی طرح ”مختار کل“ بھی نہیں مانتے اللہ دکھانے پر آئے تو دکھا دے اور اگر نہ دکھانے پر آئے تو آپ غزوہ بنی مصطلق میں گئے ہیں اونٹنی کے نیچے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار ہے۔ اللہ نے نہیں دکھایا پتہ نہیں چل رہا جب دکھانے پر آئے تو نبی مکہ مکرمہ میں بیت اللہ سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں خدا نے سارے پردے ہٹا دیے فرمایا دیکھو بیت المقدس کے دروازے کتنے ہیں؟ کھڑکیاں کتنی ہیں؟ دکھانے پر آئے تو سینکڑوں کلومیٹر دور بیت المقدس کی کھڑکیاں دکھا دے اور نہ دکھانے پر آئے تو اونٹ کے نیچے ہار پڑا نہ دکھائے ہم دلیلِ نبوت بھی مانتے ہیں۔

قیامت صغریٰ و کبریٰ:

ایک ہوتی ہے قیامت صغریٰ اور ایک ہوتی ہے قیامت کبریٰ ۔ کبریٰ کا معنٰی بڑی اور صغریٰ کا معنٰی چھوٹی قیامت مَنْ مَاتَ قَامَتْ قِيَامَتُه بندہ مر جاتا ہے تو چھوٹی قیامت شروع ہو جاتی ہے اور حشر کو دوبارہ اٹھے گا تو بڑی قیامت شروع ہو جائے گی۔
الجامع الصحیح للسنن والمسانید ج 1 ص 322

جسم اور روح کا تعلق:

چھوٹی قیامت اور بڑی قیامت میں فرق یہ ہے کہ چھوٹی قیامت میں عرضِ نار ہے اور بڑی میں دخولِ نار ہے چھوٹی میں عرضِ جنت ہے اور بڑی میں دخولِ جنت ہے

چھوٹی قیامت میں جسم الگ ہے روح الگ ہے صرف روح کا تعلق ہے بڑی قیامت میں جہاں روح ہے وہاں جسم ہے۔

دونوں میں فرق سمجھو قبر میں آدمی گیا فرشتہ پوچھتا ہے:

- "من ربك" تیرا خدا کون ہے؟
- "من نبيك" تیرا نبی کون ہے؟
- "ما دينك" تیرا دین کیا ہے؟

بندہ کہتا ہے "ربی الله، نبی محمد، دینی السلام" اب حدیث مبارک میں موجود ہے "فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ" آسمان سے فرشتہ اعلان کرتا ہے "فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ" اس کو جنت کا بچھونا دے دو۔ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ جنت کا دروازہ کھول دو اس کو جنت کا لباس پہنا دو میت یہاں پہ جنت وہاں پہ دروازہ کھلتا ہے "فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا" وہاں سے جنت کی خوشبو جنت کی ہوا قبر میں آتی ہے "نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ" پہلی رات کی دلہن کی طرح سو جا یہ قبر ہے یہ چھوٹی قیامت ہے۔ اگر کافر ہے جواب نہیں دیا کہا جاتا ہے "فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ" جہنم کا بچھونا دو" وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ" جہنم کا لباس دو" وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ" میت یہاں پہ جہنم وہاں پر جہنم کا دروازہ کھول دو "حتى يبعثه الله من مرقده ذلك" حتیٰ کہ اس سونے کی جگہ سے اٹھائیں گے جنت والا ہے تو بھی سویا ہوا جہنم والا ہے تو بھی سویا ہوا نہ یہ جنت میں جاتا ہے نہ وہ جہنم میں جاتا ہے جنت وہاں رہتی ہے جہنم وہاں رہتی ہے میت یہاں رہتی ہے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور مومن ہے تو جنت کی خوشبو بھی آتی ہے اور کافر ہے تو جہنم کی بدبو بھی آتی ہے اسے کہتے ہیں عرضِ نار اور عرضِ جنت۔ قرآن کہتا

ہے ”اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا“

پ 24 سورة المومن آیت نمبر 46

ان پر ”نار“ کو پیش کیا جاتا ہے اور جب قیامت ہو گی ”وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ“ اگر کافر ہو گا ”أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ“ جہنم میں داخل کر دو اگر مومن ہو گا ”فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي“

پ 30 سورة الفجر

مومن جنت میں داخل ہو جا گا قیامت صغریٰ میں عرضِ نار ہے، عرضِ جنت ہے جنت میں نہیں جاتا جنت پیش ہوتی ہے جہنم میں نہیں جہنم پیش ہوتی ہے قیامت کبریٰ میں اگر مومن ہے تو جنت میں جاتا ہے اگر کافر ہے تو جہنم میں جاتا ہے ہم وہ بھی مانتے ہیں ہم یہ بھی مانتے ہیں۔ اب یہ معنیٰ ہو تو کیا مشکل ؟ اب خواہ مخواہ مماتی پریشان کریں گے جنت کدھر ہے ؟ نظر نہیں آرہی۔ جہنم کدھر ہے؟ نظر نہیں آرہی قبر کھلی ہے ؟ تو نظر نہیں آرہی۔ ہمیں نظر کیوں نہیں آتی؟ ہم نے کہا نظر آنے کا نام ایمان نہیں ہے يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ نظر نہ بھی آئے پھر بھی مانے ایمان اس کا نام ہے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی:

میں آخری بات کرتا ہوں ہری پور میں گیا تو دو تین لڑکے اہلحدیث اکھٹے ہو کر آگئے کتاب ہاتھ میں پکڑی ہے حضرت تھانوی کی ارواح ثلاثہ کہ جی حکیم الامت حضرت تھانوی نے اس میں بہت کچھ غلط لکھا ہے۔ میں نے کہا سنائیں۔ کہتا ہے حضرت تھانوی لکھتے ہیں فلاں ولی ہندوستان کی مسجد میں تھے باہر نکلے کتے پر نگاہ پڑی تو کتا کامل ہو گیا اور باقی کتے اس کے پیچھے چل پڑے اور وہ کتے سارے مراقبے میں چلے گئے دیکھو

ولی کی نگاہ سے کتا بھی کامل ہوتا ہے ،کتے بھی مراقبے کرتے ہیں۔ بھلا کتا بھی مراقبہ کرتا ہے؟ بھلا کتے بھی کامل ہوسکتے ہیں؟ یہ حکیم الامت حضرت تھانوی نے بات غلط لکھی ہے۔ میں نے اس سے کہا اگر یہ بات قرآن میں ہو تو پھر قرآن چھوڑ دے گا؟ کہتا ہے قرآن میں نہیں ہے میں نے کہا ہو تو؟ کہتا ہے دکھائیں میں نے کہا اصحابِ کہف جو غار میں گئے تھے ساتھ کتا بھی تھا وہ کتا ناقص تھا یا کامل؟

کمال سے جنس نہیں بدلتی:

ہمیں اشکال تب ہوتا ہے ہم جب ہم سمجھتے ہیں کہ کامل بندہ ہے کتا کامل ہو تو شاید انسان بن جائے گا۔ کتا کامل ہو گا تو کتوں کے اعتبار سے ہو گا نہیں سمجھے؟ آپ نے کتا رکھا ہے رکھوالی کے لیے گوشت بھی کھائے رکھوالی بھی کرے۔ کتوں میں کتا کامل ہوا نا؟ آپ نے رکھا ہے رکھوالی کے لیے اور چور کے آنے پر نہ بھونکے تو کتا ناقص ہوا نا؟ آپ نے کتا رکھا ہے شکار کے لیے خرگوش پکڑ کے دے آپ کا تو کتا کامل ہوا نا؟ اور اگر آپ بھی کھلائیں اور خرگوش بھی کھا جائے اور خرگوش کو پکڑ کے نہ دے تو کتا ناقص ہوا۔ جب ہم کہتے ہیں کتا کامل ہے تو کتوں کے اعتبار سے کامل ہے بندوں کے اعتبار سے نہیں۔

معیارِ ولایت کیا ہے؟:

ضیاء الحق شہید ہوئے ہم جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں پڑھتے تھے ہمارے استاد شیخ نذیر احمد رحمہ اللہ نے طلباء کو جمع کیا اور جمع کر کے تقریر کی تو انہوں نے فرمایا آج ایک ولی دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ آپ میں اگر کوئی پی پی کا، ق لیگ کا، ن لیگ کا، جمعیت کا ہو میری بات پہ ناراض نہ ہوں۔ میں ایک اصولی بات کہنے لگا ہوں انہوں نے

فرمایا"ولی" اٹھ گیا ہے۔ پھر ہمیں استادوں نے کہا آپ کو تعجب ہو گا جو داڑھی منڈائے بھلا وہ بھی ولی ہو سکتا ہے؟ کتنے اس کے اختیارات تھے اس نے اسلام نافذ نہیں کیا استادوں نے "ولی" کیسے کہہ دیا۔ فرمایا نہیں اشکال اس لئے ہوا کہ تم نے ضیاء الحق کا مقابلہ شیخ الحدیث سے کیا۔ ضیاء الحق کا مقابلہ مسجد کے امام سے کیا، ضیاء الحق کا مقابلہ چار ماہ لگانے والے تبلیغی بھائی سے کیا، ضیاء الحق صدر تھا تو صدر کا مقابلہ صدروں سے کرو! S.H.O کا مقابلہ امام سے یا S.H.O سے؟ S.H.O خدا نہ کرے رشوت کھائے اور کام بھی نہ کرے، دوسرا کھائے اور کام بھی کرے تو کون اچھا ہو گا؟ یار پیسے کھاتا ہے پر کام تو کرتا ہے لوگ کہتے ہیں پیسے کھانداائے پر کم کر داائے جیڑی گل آکھے اس تے کھلو جانداائے اس گلوں جنڑاائے اب جنڑا کا معنی یہ ہوتا ہے!! جنڑا کا معنی تو یہ تھا کہ حرام بھی نہ کھاتا کام بھی کرتا اب ہم نے اس کو جو جنڑا کہا یہ دوسرے ایس۔ ایچ۔ او کے مقابلہ میں کہا۔

جب ہم نے کہا کتا کامل ہے تو کتوں کے؟ (سامعین ۔۔ اعتبار سے کہا) اصحابِ کہف کے ساتھ اللہ نے اس کتے کا تذکرہ کیا وہ کتا کامل تھا یا ناقص؟ تو میں نے کہا بنی اسرائیل کے ولی کی نگاہ پڑے تو کتا کامل ہو جاتا ہے پیغمبر کی امت کے ولی کی نگاہ پڑے تو کتا کامل کیوں نہیں ہوتا؟ میں نے کہا یہ قرآن میں ہے بھائی کہتا ہے اچھا جی مراقبہ؟ میں نے کہا یہ بھی قرآن میں ہے کہتا ہے کہاں پر؟ میں نے کہا یہ بتا مراقبہ کہتے کسے ہیں؟ کہتا ہے مراقبہ کہتے ہیں کہ آدمی بیٹھا ہو اور نگاہ جھکا لے خانقاہوں میں مشائخ ایسے ہی کراتے ہیں کہ سوچیں قبر کو ذہن میں لائیں، کبھی لوگ کہتے ہیں کہ مراقبہ حدیث سے کہاں ثابت ہے؟ میں نے کہا بھائی مراقبہ علاج ہے اور علاج حدیث سے

ثابت تھوڑا ہی ہوتا ہے یہ تو علاج ہے جب مرض بڑھتے ہیں اللہ حکیم پیدا کرتا ہے امراض کے علاج کی خاطر۔ یہ تو علاج ہے علاج ! میں نے کہا مراقبہ کا معنیٰ؟ کہتا ہے مراقبہ کا معنیٰ ہے گردن جھکادیں۔ میں نے کہا سجدہ کا معنی ؟ کہتا ہے پیشانی زمین پہ رکھ دیں میں نے کہا مجھے بتاؤ مراقبہ زیادہ اہم ہے یا سجدہ ؟ آپ بتاؤ۔(سامعین .... سجدہ زیادہ اہم ہے)

کیفیت سجدہ ومراقبہ:

میں نے کہا قرآن کہتا ہے: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

پ17سورۃالحج آیت18

میں نے کہا قرآن کہتا ہے کیا تو نہیں دیکھتا اللہ کو سجدے آسمان والے کرتے ہیں زمین والے کرتے ہیں شمس چاند اور ستارے کرتے ہیں اللہ کو سورج اور چاند سجدہ کرتا ہے وَالْجِبَالُ پہاڑ کرتے ہیں وَالشَّجَرُ درخت کرتے ہیں وَالدَّوَابُّ جانور کرتے ہیں بتا کتا جانور ہے یا نہیں ؟ کہتا ہے جانور ہے میں نے کہا خدا کہتا ہے سجدے کرتے ہیں تو کہتا ہے مراقبہ بھی نہیں کرتے او جی اسیں تے کدی نہیں ویکھیا(ہم نے کبھی نہیں دیکھا) میں نے کہا تیرے دیکھنے کا نام ایمان نہیں ہے۔

ایمان کس چیز کا نام ہے؟:

خدا کے فرمان کو ماننے کا نام ایمان ہے نظر آئے تب بھی ایمان ہے نظر نہ آئے تب بھی ایمان ہے۔ یہ درخت سجدہ کرتا ہے۔ کیسے کرتا ہے ؟ ہمیں نہیں پتہ یہ خدا کا اور درخت کا معاملہ ہے۔ ہم مانیں گے کرتا ہے کیونکہ خدا نے قرآن میں فرما

دیا۔ ہمارے دیکھنے کا نام ایمان نہیں ہے اس لیے اللہ نے ایمان کا تعلق مشاہدات کے ساتھ نہیں جوڑا۔ کیوں؟ مشاہدہ میں غلطی لگتی ہے۔ مشاہدہ نام ہے کان سے سننے کا، آنکھ سے دیکھنے کا، ہاتھ سے پکڑنے کا، غلطی لگتی ہے کہ نہیں۔

یہاں سے گاڑی گئی ہے اور ایک لڑکے نے ون۔ٹو۔ فائیو موٹر سائیکل دوڑا دیا تھوڑی دیر بعد واپس آیا پوچھا کہاں گیا تھا؟ اس نے کہا گاڑی میں آدمی نے پگڑی اس طرح باندھی ہوئی تھی کہ میں نے سمجھا استاد ہیں۔ میں سکوٹر دوڑا کے کول جاکے ویکھیا تے او کوئی ہور مولوی سی۔ دیکھا آنکھ کو دھوکہ لگ گیا۔ ایسے لگتا ہے کہ نہیں؟ آپ نے فون کیا سنا بھائی عبد اللہ کی حال اے؟ نہیں نہیں میں عبد اللہ نہیں وزیر بولدا اں۔ جی مینوں غلطی لگ گئی اے تو جس کو غلطی لگے اس کا نام ایمان نہیں ہے۔

"وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ"

پ27 سورۃ النجم آیت 3-4

کان کا نام ایمان نہیں ہے اس کو غلطی لگ جاتی ہے۔ آنکھ کا نام ایمان نہیں اس کو غلطی لگ جاتی ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا نام ایمان ہے جس میں غلطی کا تصور بھی نہیں۔ نبی کی آنکھ کبھی دھوکہ نہیں کھاتی، نبی کے دل کو بھی دھوکہ نہیں مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ نبی کی نگاہ کو بھی دھوکہ نہیں۔ اس کے دیکھنے کا نام بھی ایمان ہے، اس کے سوچنے کا نام بھی ایمان ہے، اس کے ہنسنے کا نام بھی ایمان ہے، ایمان جو کہ نبوت پر ختم ہوتا ہے ہم نے اس لیے کہا ایمان اسی کا نام ہے جو نبی فرمائے عقل کا نام ایمان نہیں ہے سوچ کا نام ایمان نہیں ہے "وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا" اللہ فرماتے ہیں قسم اٹھاکے۔ آدمی کامیاب تب ہوگا اس کا عقیدہ

ٹھیک ہو۔ بات ذہن میں آگئی ؟ میں نے تھوڑی سی بات کی ہے اس کا عقیدہ ٹھیک ہو۔

- ❖ توحید بھی ٹھیک ہو توحید کے نام پہ بزرگوں کو گالیاں مت دے۔
- ❖ توحید کے نام پہ بیعت کا انکار مت کرے ۔
- ❖ توحید کے نام پہ ذکر کا دشمن مت بنے۔
- ❖ توحید کے نام پہ ولی کی کرامت کا انکار مت کرے۔
- ❖ توحید کے نام پہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کا انکار نہ کرے۔
- ❖ توحید کے نام پہ بے ادب مت بنے۔

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی:

خدا؛ خدا ہے۔ مصطفیٰ ؛ مصطفیٰ ہے۔ خدا کا مقام اپنا ہے مصطفیٰ کا مقام اپنا ہے میری بات سمجھ آرہی ہے ؟ آدمی توحید کا اقرار کرے مگر توحید کی آڑ میں گستاخیاں نہ کرے، توحید کی آڑ میں بے ادبیاں نہ کرے اللہ کی قسم ایمان سلب ہوتا ہے۔ میں نے کہا نبوت ہے میں نے کہا قیامت ہے دعا فرمائیں اللہ میرا اور آپ کا عقیدہ ٹھیک فرمائے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اس کے بعد حضرت متکلم اسلام نے سامعین کے درج ذیل سوالات کے علمی اور تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

سوال:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معصوم ہونے کی تھوڑی سی وضاحت فرمائیں ۔

جواب:

بات لمبی ہو جاتی ہے دیکھیں نبی معصوم ہے دلائل تو قرآن کریم میں بہت ہیں ”یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا أَطِیعُوا اللّٰہَ وَأَطِیعُوا الرَّسُولَ “نبی کی اطاعت کرو اگر نبی خود گناہ کرے تو اس کی اطاعت کا کیا معنٰی ؟ اور اطاعت بھی کیسی ”مَنْ یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰہَ “جس نے نبی کی بات مانی اس نے خدا کی بات مانی تو نبی کی بات خدا کی تبھی ہو سکتی ہے اگر نبی گناہ نہ کرے اگر پیغمبر گناہ گار ہو گا تو پیغمبر کی بات خدا کی بات کیسے بنے گی نبی تو معصوم ہے۔

عصمت انبیاء پر عقلی دلیل:

اور عقلی دلیل ذہن نشین فرمالو اللہ نے انسان کو جسم اور روح سے بنایا: جسم کو مٹی سے بنایا، جسم کی خوراک کو مٹی سے پیدا کیا، جسم مٹی سے بنایا بیمار ہو جائے دوا مٹی سے بنائی ، روح کو آسمان سے بھیجا:روح کی خوراک بھی آسمان سے آئی ،روح بیمار ہو جائے دوا بھی آسمان سے، روح کی دوا اور خوراک کا نام ”وحی “ ہے۔ جسم بیمار ہو جائے اس کو طبیب چاہیے اور جسم کے علاج کرنے والے کو ڈاکٹر اور حکیم کہتے ہیں روح بیمار ہو جائے تو طبیب چاہیے روح کے علاج کرنے والے کو نبی اور رسول کہتے ہیں اور طبیب جس مرض کا معالج ہو اس مرض میں مبتلا ہو جانا یہ طبیب کا عیب ہے نبی امراض روحانیہ کا معالج ہے اور مرض روحانی کا نام ”گناہ “ ہے۔ نبی نے جس مرض کا علاج کرنا ہے وہ کام خود کرے گا تو عیب ہو گا اللہ نبی کو عیب سے پاک رکھتے ہیں اس لیے ہم کہتے ہیں کہ نبی معصوم ہے دلیل سمجھ آئی تو ٹھیک نہ سمجھ آئی تو اس کیسٹ کو آپ دوبارہ سنیں عصمت انبیاء پر آدمی مستقل گھنٹہ لگائے تو بات بنتی ہے۔

سوال:

"لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ" اشکال یہ ہوتا ہے اللہ قرآن میں فرماتے ہیں اے نبی ہم نے تیرا گناہ معاف کیا تو کیا نبی معصوم ہے جبکہ اس آیت میں اللہ نے ذنب کی نسبت نبی کی طرف کی ہے؟

جواب:

اس کا جواب ذہن نشین فرمالیں۔ میں پہلے مثال دیتا ہوں پھر بات سمجھ آئے گی استاد نے لڑکے کو بھیجا جاؤ دودھ لے کر آؤ شیشے کے گلاس میں دودھ لے کر آیا ٹھوکر لگی اور دودھ گر گیا لڑکا روتا ہے استاد نے کہا کیوں روتا ہے؟ استاد جی معاف کر دیں استاد نے کہا کیا معاف کر دیں تیرا قصور تھوڑا ہی ہے تو نے جان بوجھ کر تو نہیں گرایا ٹھوکر لگی اور گر گیا ہے۔ وہ روتا رہتا ہے پھر بھی کہتا ہے استاد جی! آپ پھر بھی معاف کر دیں استاد نے کہا معاف تب کروں جب تیرا قصور ہو اتنی دیر میں سمجھ دار بندہ آیا اس نے پوچھا: استاد جی! یہ کیوں روتا ہے؟ فرمایا میں نے دودھ لینے بھیجا ہے گلاس ٹوٹ گیا ٹھوکر لگی یہ روتا ہے معافی دے دو میں کہتا ہوں معافی تب ہو جب جرم تو ہو یہ کہتا ہے جرم ہے میں کہتا ہوں جرم نہیں۔ آدمی سمجھ دار تھا اس نے کہا یہ لڑکا عام طالب علم نہیں بڑا احساس ہے بڑا ذکی ہے بڑا فتین ہے بڑا سمجھ دار ہے استاد جی آپ اس کی تسلی کے لیے کہہ دیں کہ بیٹا قصور تو نہیں ہے لیکن جسے تو قصور کہتا ہے نا میں نے اس کو بھی معاف کیا تاکہ یہ خوش ہو جائے۔ تو استاد کہتا ہے پتر! تیرا قصور تو نہیں ہے اگر تو اس کو قصور کہتا ہے چل میں تیری اے غلطی وی معاف کیتی وہ خوش ہو کر دوڑ جاتا ہے استاد جی نے معاف کر دیا۔

خطاب اور نقل کرنے میں فرق:

نبی بھول کر ایک کام کر تا ہے اور بھول کر کام کرنے کو گناہ نہیں کہتے لیکن نبی اپنی شان کے مطابق کہتا ہے اللہ میں نے گناہ کیا اللہ معاف فرمادے تو پھر اللہ اپنی زبان میں فرماتے ہیں کہ بھول کر کام کرنے کو گناہ نہیں کہتے لیکن جس کو توں نے گناہ کہا ہم نے اس کو بھی معاف کر دیا لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ یہ اللہ نبی کے لفظ کو نقل کر تا ہے لفظ کو نقل کرنا اور ہو تا ہے اور براہ راست بات کرنا اور ہو تا ہے ایک شخص نے کہا اذان سے پہلے جو الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتے ہیں میں نے کہا غلط ہے کہتا ہے کیوں؟

میں نے کہا آپ اس میں رسول اللہ کو خطاب کرتے ہیں خطاب تب کریں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے سنیں گے بھی تو سہی حضور تو مدینہ منورہ میں ہیں کیسے خطاب کروگے؟ مجھے کہتا ہے آپ نماز کے اندر تشہد میں پڑھتے ہیں السلام علیک ایھا النبی تو پھر آپ بھی تو حضور کو خطاب کرتے ہیں پھر آپ پڑھنا چھوڑ دیں میں نے کہا بات سمجھو میں نے کہا جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اے نبی اپنی بیویوں کو اپنی بیٹیوں کو ایمان والی عورتوں کو کہہ دیں کہ پردہ کریں یہ اللہ نے فرمایا ہم پڑھتے ہیں جب ہم قرآن کی آیت پڑھتے ہیں آپ نبی کو حکم کرتے ہیں کہ نبی اپنی بیویوں، بیٹیوں کو کہو کہ پردہ کریں میں نے کہا اللہ نے قرآن میں فرمایا یَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا

پ29 سورة المزمل آیت2،1

میرے پیغمبر! آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں جب ہم کہتے ہیں تو ہم نبی کو

خطاب کر کے حکم دیتے ہیں؟ کہتا ہے کہ نہیں "یَا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ "
پ 29 سورۃ مدثر آیت 1،2

ہم کہتے ہیں اے مدثر! کھڑا ہو رب کی توحید بیان کر! جب ہم یَا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ کہتے ہیں نبی کو حکم دیتے ہیں؟ خطاب کرتے ہیں؟ کہتا ہے کہ نہیں۔ اللہ نے قرآن میں فرمایا قُلْ یَا أَیُّهَا الْكَافِرُونَ۔

پ 30 سورۃ الکافرون آیت 1

میرا پیغمبر آپ کہہ دیں اے کافرو! جب ہم قرآن پڑھتے ہیں خطاب کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں؟ کہتا ہے کہ نہیں ہم خطاب نہیں کرتے۔ فرق کیا تھا جو اللہ نے خطاب کیا ہم اس خطاب کو نقل کرتے ہیں خطاب کرنا اور بات ہے اور خطاب کو نقل کرنا اور بات ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرش پر معراج کی رات گئے ہیں پوچھا میرے نبی کیا لائے " التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ " اللہ میری زبان تیرے لیے۔ اللہ میرا جسم تیرے لیے۔ اللہ میرا مال تیرے لیے۔

فرمایا "السَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ " فرمایا میرا نبی تیرا سب کچھ میرے لیے میرا سب کچھ تیرے لیے میرے سلام تیرے لیے۔ یہ کس نے فرمایا؟ جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو السَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ کو جو رب نے خطاب کیا اسے نقل کرتے ہیں۔ دلیل کیا ہے نقل کرتے ہیں دلیل یہ ہے میں نے کہا " السَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ " آپ کو شک ہے کہ میں نے نبی کو خطاب کیا ہے نمازی نے کہا " السَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ " آپ کو شک ہے کہ نبی کو خطاب کیا ہے تو جب نبی خود " السَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ " پڑھتے تو نبی کس کو سلام کرتے؟ خطاب نہیں تھا نبی خدا کے ان الفاظ کو نقل فرماتے صحابہ نے ان

الفاظ کو نقل کیا وہی الفاظ ہم نے نقل کیے اور جب تو کہتا ہے الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ تو نقل نہیں کرتا تو حضور کو خطاب کرتا ہے خطاب کرنا اور بات ہے نقل کرنا اور بات ہے "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ" خدا یہ نہیں کہتا کہ نبی آپ نے گناہ کیا نہیں نہیں خدا فرماتا ہے نبی جس کو آپ نے گناہ سمجھا ہے میں نے اس کو بھی معاف کیا۔ اللہ خود گناہ نہیں کہتا نبی کے لفظ "ذنب" کو نقل کرتا ہے نقل اور بات ہے خطاب کرنا اور بات ہے۔

نسبت کے بدلنے سے معنیٰ میں تبدیلی

دوسری بات سمجھیں لفظ ایک ہوتا ہے نسبت کے بدلنے سے معنیٰ بدل جاتا ہے میں کہتا ہوں مجھے اپنی والدہ سے بڑا پیار ہے مجھے اپنی والدہ سے محبت ہے کوئی آپ کو اشکال ہوا میں کہتا ہوں مجھے اپنی بیٹی سے بہت پیار ہے مجھے اپنی بیٹی سے بہت محبت ہے آپ کو کوئی اشکال ہوا اور اگر میں یہ کہہ دوں مجھے اپنی بیوی سے بڑا پیار ہے آپ کے کہنا ہے یہ کیسا مولوی ہے؟ اور اگر آدمی بیان کے دوران یہ کہے کہ خدا کی قسم مجھے ماں سے بہت پیار ہے تو کان کھڑے نہیں ہوتے اور بیان کے دوران یہ کہہ دے بیوی سے بہت پیار ہے تو پھر کان کھڑے ہوتے ہیں کہ نہیں؟ لفظ پیار محبت ایک ہے اس کی نسبت ماں کی طرف ہو تو معنیٰ اور ہے بیٹی کی طرف ہو تو معنیٰ اور ہے۔ بیوی کی طرف ہو تو معنی اور ہے۔ اور لفظ ذنب کا معنیٰ "گناہ" ہے لیکن ذنب کی نسبت امت کی طرف ہو تو معنیٰ اور ہے۔ نبی کی طرف ہو تو معنیٰ اور ہے۔ نسبت کے بدلنے سے معنی بدل جایا کرتے ہیں اس لیے "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ" کا معنی وہ نہیں ہے جو ہم گناہ کا معنی کرتے ہیں۔

ہم سنی حنفی کیوں؟

لاہور

فہرست

خطبہ مسنونہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولنا محمدا عبدہ ورسولہ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

پ28 سورۃ الحشر آیت نمبر 7

عَنْ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ۔

ابوداود ج2 ص287 رقم الحدیث 4609

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَلَالَةٍ۔

ترمذی ج2 ص39

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ۔

معجم کبیر طبرانی رقم الحدیث 1320

عن علی قال قلت : یا رسول اللہ إن نزل بنا أمر لیس فیہ بیان أمر ولا نھی فما تأمرنا قال تشاورون الفقھاء والعابدین۔

معجم اوسط ج1 ص172

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید۔

تمہید:

نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو اور بھائیو! ہماری آج کی کانفرنس کا عنوان ہے "سنی حنفی نظریاتی کانفرنس"یوں سمجھیں کہ ہماری آج کی اس کانفرنس کے تین لفظ ہیں۔

1 : سنی 2 : حنفی 3: نظریاتی

تینوں لفظوں کا معنیٰ سمجھیں گے تو کانفرنس سمجھ آئے گی آپ حضرات ذرا توجہ فرمائیں سنی، حنفی، نظریاتی۔ سُنی "سُن" سے نہیں ہے بلکہ سنی "سنت" سے ہے۔ سُن کا معنی ہوتا ہے بے حس ہونا اور سنت کا معنی ہوتا ہے بیدار رہنا آپ میرے لفظوں کو ابھی سمجھے نہیں۔

سنت کسے کہتے ہیں؟:

سن کا معنی ہے بے حس ہونا اور سنت کا معنی ہے بیدار ہونا جس نبی کی سنت پر ہم عمل کرتے ہیں وہ سو جائے تب بھی جاگتا ہے اور جاگ جائے تب بھی جاگتا ہے کیوں ؟ نبی سو جائے تو آنکھ سوتی ہے نبی کا دل نہیں سوتا اس لیے سنت کا معنی ہے "بیداری" ہے اور سن کا معنی "بے حسی" ہے۔ جس پیغمبر کا ہم نے کلمہ پڑھا وہ پیغمبر سو جائے تب بھی بیدار اور وہ جاگ جائے تب بھی بیدار... دل تب بھی بیدار رہتا ہے۔

ہم سو جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پیغمبر سوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا، ہم جاگتے ہوئے کوئی بات دیکھیں تو غلطی ہو سکتی ہے اور پیغمبر سو کر بھی دیکھے تو بھی غلطی نہیں ہوتی، ہم جاگ کر بھی دیکھیں تو آنکھ کو غلطی لگتی ہے ہم جاگ کر بھی سنیں تو کان کو غلطی لگتی ہے پیغمبر سو کر بھی سنے تو غلطی نہیں لگتی، پیغمبر سو کر بھی دیکھے تو غلطی نہیں لگتی، ہمارے جاگنے کا اعتبار نہیں اور نبی کے سونے کا بھی اعتبار ہے (سبحان اللہ)۔ ہم جاگیں تو بھی دلیل نہیں بنتی اور پیغمبر سو جائے تب بھی دلیل بنتی ہے اس لیے نبی کا خواب وحی ہوتا ہے۔

بخاری ج1 ص 52، رقم الحدیث 1147

اور نبی کا خواب حجت ہوتا ہے۔ نبی کے خواب کو رد نہیں کیا جاتا، نبی کے خواب کو ٹالا نہیں جاتا، تو میں نے اس لیے عرض کیا سنی سُن سے نہیں ہے سنی سنت سے ہے اور بیداری کا نام سنت ہے سو جانے کا نام اور بے حسی کا نام سنت نہیں ہے۔

سنیت اور حنفیت:

سنی کے لفظ میں ایک پیغام درج ہے اور حنفی کے لفظ میں ایک پیغام درج ہے یہ دو چیزیں سمجھیں: سنیت اور حنفیت پھر ختم نبوت سمجھ آتی ہے اور اگر دونوں کو نہ ملائیں تو ختم نبوت سمجھ نہیں آتی۔ اب سمجھیں اگر محض سنت پر غور کریں تو نبوت سمجھ آتی ہے ختم نبوت سمجھ نہیں آتی اور اگر سنیت کے ساتھ حنفیت کو ملائیں تو نبوت بھی سمجھ آتی ہے اور ختم نبوت بھی سمجھ آتی ہے۔ (سبحان اللہ)

جہاں کے سارے کمالات تجھ میں ہیں:

میں تھوڑی سی اور بات پھیلاتا ہوں تاکہ بات سمجھ آئے حضرت آدم علیہ

السلام سے حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام تک جس قدر انبیاء آئے ان انبیاء کو جس قدر معجزے چاہیے تھے اللہ نے اکھٹے دے دیے، کیوں؟ اس لیے کہ

- ان انبیاء کا دائرہ نبوت محدود تھا۔
- ان انبیاء کے ماننے والے امتی محدود تھے۔
- ان انبیاء کے مسائل محدود تھے۔

جتنے مسئلے چاہیے تھے اللہ نبی کو اتنے مسئلے دے دیتا تو ان کو نبوت کی ضرورت تھی اجتہاد کی ضرورت نہیں تھی۔

اجتہاد کی ضرورت:

اجتہاد تب ہوتا ہے جب نبی نہ ہو۔ جب نبی ہو امت کو اجتہاد کی حاجت نہیں ہوتی، وہاں نبی گیا تو پھر اور نبی آیا، وہ نبی گیا تو پھر اور نبی آیا نبی گیا تو پھر نبی آ گیا نبوت کا دروازہ کھلا تھا اجتہاد کا دروازہ نہیں کھولا، جتنے مسئلے چاہیے تھے اللہ تعالیٰ نے سارے دے دیے۔

❖ ہمارے پیغمبر کی نبوت غیر محدود ہے۔
❖ ہمارے پیغمبر کے امتی غیر محدود ہیں۔
❖ ہمارے پیغمبر کے مسائل غیر محدود ہیں۔

توجہ!!

✪ غیر محدود مسئلے محدود کتاب میں نہیں آتے۔
✪ غیر محدود مسئلے محدود قلم میں نہیں آتے۔
✪ غیر محدود مسئلے محدود پریس میں نہیں آتے۔

✪ غیر محدود مسئلے محدود لائبریری میں نہیں آتے۔

✪ غیر محدود علم کو محدود سینہ محفوظ نہیں کر سکتا۔

پہلے نبی کی نبوت محدود تھی دائرہ نبوت محدود تھا، نبی کی امت محدود تھی نبی کے مسائل محدود تھے، نبی کو رب نے نبوت دی ہے نبی نے امت کو مسئلے دیے امت نے مسئلے یاد کر لیے نبی دوسرا آیا مسئلے بدل گئے نبی تیسرا آیا مسئلے بدل گئے حاجت مسئلے کی پیش آتی رب نبی بھیج دیتا۔

لامکان ولازوال نبوت:

ہمارے نبی کی نبوت غیر محدود ہے ہمارے نبی کی نبوت لامکان ہے ہمارے نبی کی نبوت لازمان ہے ہمارے نبی کی نبوت کے مسائل غیر محدود ہیں اگر اللہ غیر محدود مسئلے لکھ کر دیتا:

- کون سی کتاب میں آتے؟
- اللہ لکھ کر دیتا کون سی پریس اس کو چھاپ لیتی؟
- اللہ لکھ کر دیتے کس لائبریری میں آتے؟
- اس کے حافظ کون ہوتے؟

سنت اور اجتہاد ...دو عظیم نعمتیں:

اللہ نے امت کو دو چیزیں دی ہیں:

➢ ایک پیغمبر کی نبوت کے صدقے اللہ نے سنت دی ہے۔

➢ ختم نبوت کے صدقے اللہ نے امت کو اجتہاد دیا ہے۔

اللہ نے نبوت کے صدقے امت کو "سنت" دی ہے ختم نبوت کے صدقے

"اجتہاد" دیا ہے۔ (نہیں سمجھے؟) اللہ نے ہمارے نبی کو نبوت دی ہے پھر ہمارے نبی کو ختم نبوت دی ہے۔

نبوت اور ختم نبوت میں فرق:

نبوت اور ختم نبوت میں کیا فرق ہے؟ میں کہتا ہوں آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک یہ نبی ہیں اور ہمارے پیغمبر یہ خاتم الانبیاء ہیں۔ نبی اور خاتم الانبیاء میں نبی اور ختم نبوت میں فرق کیا ہے؟ نبی جامع ہوتا ہے خاتم الانبیاء منبع ہوتا ہے (سبحان اللہ) نبی جامع اور خاتم الانبیاء منبع۔ جامع اور منبع میں کیا فرق ہے؟ اگر تمہیں پانی چاہیے یا تالاب پہ جاؤ گے یا چشمہ پر جاؤ گے۔ تالاب اور چشمے میں فرق یہ ہے کہ تالاب میں پانی جمع ہوتا ہے چشمے سے پانی پھوٹتا ہے باقی انبیاء علیہم السلام میں اوصاف جمع تھے محمد مصطفی سے اوصاف پھوٹتے تھے۔ (سبحان اللہ) پہلے انبیاء میں اوصاف جمع تھے ہمارے نبی سے اوصاف پھوٹے تھے پہلے نبی تھے یہ خاتم الانبیاء تھے۔ پہلے نبوت تھی یہ ختم نبوت تھی کیا معنی؟ نبوت اوصاف کا اعلیٰ درجہ ہے۔

- صداقت آئی اعلیٰ درجہ نبوت ہے۔
- عدالت آئی اعلیٰ درجہ نبوت ہے۔
- شجاعت آئی اعلیٰ درجہ نبوت ہے۔
- سخاوت آئی اعلیٰ درجہ نبوت ہے۔
- دیانت آئی اعلیٰ درجہ نبوت ہے۔

آپ کہو گے:

- رب نے دیانت کو نبوت پہ ختم کر دیا۔

- رب نے صداقت کو نبوت پہ ختم کر دیا۔
- رب نے شجاعت کو نبوت پہ ختم کر دیا۔
- رب نے عدالت کو نبوت پر ختم کر دیا۔
- رب نے سخاوت پر نبوت کو ختم کر دیا

پھر مجھے کہنے دے: رب نے شجاعت کو نبوت پہ ختم کیا نبوت کو ختم نبوت پہ ختم کیا۔ نبوت کو کس پہ ختم کیا؟ ختم نبوت پر اور ختم نبوت کو ہمارے نبی پر ختم کر دیا۔

تو پہلے نبی جامع اور ہمارے نبی منبع تھے۔ اب میں بات کہتا ہوں رب نے نبی کے صدقے ہمیں سنت دی ہے اور ختم نبوت کے صدقے ہمیں اجتہاد دیا ہے پہلے نبیوں کو رب نے کیا دی؟ نبوت اور ہمارے نبی کو کیا دی؟ ختم نبوت۔

اجتہاد؛امت محمدیہ کا خاص تحفہ:

دونوں میں فرق سمجھو: میں کہتا ہوں سنیت یہ نام ہے نبوت کا اور حنفیت نام ہے ختم نبوت کا۔ سنی کے لفظ سے نبوت سمجھ آتی ہے اور جب سنی کے ساتھ حنفی ملاؤ تو پھر ختم نبوت سمجھ آتی ہے، کیا مطلب؟ اب پھر بات سمجھو نبی آیا تو مسئلے لے کر آیا پھر مسئلہ پیش آیا تو نبی آ گیا ہمارے نبی آئے دنیا چھوڑ گئے مسئلہ پیش آئے گا اب نبی نہیں آئے گا مسئلہ پیش آ گیا اس کا حل چاہیے تھا مسئلہ اگر پیش آتا اور حل نہ ملتا تو لوگ کہتے نبی نے دین ناقص دیا لوگ کہتے نبی نے دین کامل نہیں دیا اعتراض پیغمبر پہ ہوتا تو رب نے فرمایا میں نے نبی کو اٹھا لیا نبوت کا دروازہ بند کر دیا۔ میں نے اجتہاد کا دروازہ کھول دیا اجتہاد رب نے اس لیے دیا کہ امت میں نبوت نہیں تھی نبوت کے دروازے کو بند کیا اجتہاد کے دروازے کو کھول دیا۔ یہی وجہ ہے کہ امام قرطبی الجامع لاحکام القرآن

میں ”وتفصیلاً لکل شیئ“سورۃ الاعراف آیت نمبر 145 کے تحت لکھتے ہیں: ”لم یکن عندھم اجتھاد“پہلی امت میں اجتہاد نہیں تھا”وإنما خص بذلك أمة محمد صلى الله عليه“اس امت کی خصوصیت یہ ہے رب نے اس امت کو اجتہاد دیا پہلی امت میں اجتہاد نہیں تھا۔

الجامع لاحکام القرآن ج 7 ص 281

پہلی امت میں نبوت تھی تو پھر مجھے کہنے دیجیے! کہ جب حق آیا تو باطل آیا جب حق آئے تو باطل آتا ہے اب حق کے مقابلے میں باطل ہو گا۔

- ❖ پہلے حق تھا نبوت تو مقابلہ میں جو باطل تھا وہ منکر نبوت تھا۔
- ❖ جب حق آیا نبوت کی صورت میں تو باطل آیا منکر نبوت کی صورت میں۔
- ❖ حق آیا اجتہاد کی صورت میں تو باطل آیا منکر اجتہاد کی صورت میں۔

پہلے حق کون تھا؟ نبوت اور باطل؟ منکر نبوت۔ اب حق کیا ہے؟ اجتہاد تو باطل کون ہو گا منکر اجتہاد۔ تو بات آسان ہو گئی ناں۔ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی معروف حدیث ہے آپ نے سنی ہو گی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث کے راوی ہیں، اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو ایک بات کو یاد رکھ لو حدیث لمبی ہے میں اس میں سے ایک مقصد کی بات عرض کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”وإن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملة“

ترمذی ج 2 ص 93 رقم الحدیث 2641

پہلی امت میں بہتر فرقے تھے میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے۔

73واں فرقہ کون؟

تہتر واں کون سا ہے؟ تہتر میں سے ایک جنت میں جائے گا باقی جہنم میں جائیں گے یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن پہلے ہوئے 72 اب ہوئے 73 یہ 73واں کیوں ہوا؟

جواب:

اس کا جواب دیا ہے علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے "وَأَنَّ هَـٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ"

پ 8 سورۃ الانعام آیت ،153

اس آیت کے تحت علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو فرقہ بڑھا اس امت میں ایک نعمت بھی بڑھی ہے تو نعمت کا منکر فرقہ بڑھا وہ نعمت کون سی بڑھی؟ علامہ قرطبی فرماتے ہیں "ان هذه الفرقة الذی زادت فی فرق امت محمد صلی الله علیه وسلم" بنی اسرائیل میں جو فرقہ نہیں تھا اس امت میں بڑھا کون سا ہے؟ علامہ قرطبی فرماتے ہیں "قال بعض العارفین: الذین یعادون العلماء ویبغضون الفقهاء" جو عالم سے دشمنی رکھے اور فقیہ سے بغض رکھے یہ 73واں فرقہ ہے کیوں؟ کہ پہلے نبی تھا نبی کا وارث عالم نہیں تھا کیوں حاجت جو نہیں تھی نبی گیا تو ایک نبی آگیا:

- اب نبی نہیں ہو گا مجتہد ہو گا۔
- نبی نہیں ہو گا فقیہ ہو گا۔
- نبی نہیں ہو گا عالم ہو گا۔
- پہلے نبی تھے تو دشمن نبوت کے۔
- اب عالم ہو گا دشمن علم کا۔

- اب فقیہ ہو گا دشمن فقاہت کا۔
- اب مجتہد ہو گا دشمن اجتہاد کا۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں پہلے نبوت تھی تو بہتر فرقے موجود، پہلے عموماً نبوت تھی تو دشمن نبوت کے تھے ایک نعمت بڑھی اجتہاد کی اس دور کا تہترواں فرقہ وہ ہے جو دشمن مجتہد کا ہو اب وہ ہے جو دشمن فقہ کا ہو۔

اب تو سمجھنے میں حاجت نہیں ہے کہ 73واں کون سا ہو گا؟لوگ پوچھتے ہیں بھائی کہ تہترواں کیہڑا اے؟ اب سمجھ آئی یہ مجھے بتانے کی حاجت نہیں ہے وہ تہترواں کون سا ہے؟

- جو اجتہاد کا دشمن ہو تہترواں فرقہ۔
- جو فقہ کا دشمن ہو تہترواں فرقہ۔
- جو فقہ کا دشمن ہو تہترواں فرقہ۔

بات سمجھو میں سمجھا رہا تھا ایک ہے سنی اور ایک ہے حنفی۔ سنت ملی ہمیں نبوت سے اور حنفیت ملی ہمیں ختم نبوت سے۔ اگر پیغمبر آخری نبی نہ ہوتے نبی کے بعد اور نبی ہوتے ہم بات صرف سنت کی کرتے ہم بات حنفیت کی نہ کرتے لیکن جب اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنادیا اور مسائل کے حل کے لیے امت کو مجتہد دے دیے تو پھر ہمیں ماننا پڑا ہم نے نبی کے مسئلے مانے سنت سمجھ کے۔ ہم نے مجتہد کے مسئلے مانے اجتہاد سمجھ کے۔

مکہ مدینہ اور برطانیہ

آج لوگوں نے دھوکا دیا لوگوں نے مجتہد کے مسئلوں کو نبی کا مسئلہ بنا لیا۔

لاہور کے مسلمانو! ذہن نشین کرلو میں ایک علمی نکتہ عرض کرنے لگا ہوں اگر یہ نکتہ سمجھ آگیا یہ بحث ختم ہو جائے گی۔ جو لوگ کہتے ہیں ارے مکے والا رفع الیدین کرتا ہے مدینے والا رفع الیدین کرتا ہے۔ ارے مکے اور مدینے والا آمین بالجہر کرتا ہے یہ تمہیں دھوکا دینے کے لیے یہ غیر مقلد بھی کہتا ہے کہ جی مکے والا رفع یدین میرے پاس مدینے والا رفع یدین موجود ہے مکہ اور مدینہ والی میرے پاس اونچی آمین موجود ہے میں کہتا ہوں نہیں! نہیں! وہاں اگرچہ رفع الیدین موجود ہے لیکن تیرا مکہ اور مدینہ والا نہیں ہے تو برطانیہ والا رفع الیدین کرتا ہے جو تیرے پاس موجود ہے تو برطانیہ والا ارے مدینے والے کا مؤقف اور ہے برطانیہ کا مؤقف اور ہے اگر مؤقف مکہ اور مدینہ والا تو تو مکہ اور مدینہ والا ہوگا اگر نظریہ تیرا برطانیہ والا تو تو برطانیہ والا ہوگا۔

فیصلہ کون کرے گا؟:

مجھے ایک بات کہنے دیجئے۔ اگر حدیثیں دو آجائیں فیصلہ نبی کر دے تو فیصلہ نبی کا ہوگا اگر حدیثیں دو آجائیں فیصلہ نبی نہ کرے فیصلہ فقیہ کرے تو مسئلہ اجتہاد کا ہوگا میں مانتا ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین اونچی آواز سے کہی ہے لیکن میں یہ بھی مانتا ہوں پیغمبر نے آمین آہستہ بھی پڑھی ہے۔ تو جامع ترمذی اٹھا کے دیکھ لے تجھے دونوں روایتیں مل جائیں گی دونوں کا راوی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہوگا وہی صحابی کہتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا الضآلین پڑھا آمین کہی ومد بھا صوتہ اونچی آواز سے آمین فرمائی وہی صحابی کہتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا الضآلین پڑھا پھر آمین کہی وخفض بھا صوتہ آمین کو آہستہ کہا۔

ترمذی ج 1ص 58

نبی نے اونچی آواز سے بھی آمین پڑھی ہے نبی نے آہستہ آواز سے بھی آمین پڑھی ہے فیصلہ نبی نے نہیں کیا اگر دو حدیثیں آجائیں فیصلہ نبی کر دے مسئلہ حدیث کا ہو گا مسئلہ نبوت کا ہو گا اگر حدیثیں دو آجائیں، فیصلہ پیغمبر کر دے تو مسئلہ سنت کا ہو گا اگر فیصلہ نبی نہ کرے تو مسئلہ مجتہد کا ہو گا۔

اس کی میں مثال دیتا ہوں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبرستان میں نہ جاؤ قبروں کی زیارت نہ کرنا قبور پہ نہ جانا نبی نے منع کر دیا۔ ایک وقت پھر آیا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قبور پہ جاؤ تم زیارت کرو "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ اَلْقُبُور" کہا کرو اللہ کے پیغمبر آپ نے تو منع کیا ہے فرمایا "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا"

ترمذی ج 1 ص 203 باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر

پہلے میں نے منع کیا تھا اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تو منع کرنے کی حدیث بھی موجود ہے اجازت کی حدیث بھی موجود ہے۔ فیصلہ نبی نے کیا تھا اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ زیارت قبور کا مسئلہ یہ نبی کا مسئلہ ہے زیارت قبور کا مسئلہ حدیث کا مسئلہ ہے اللہ کے پیغمبر مدینہ میں آئے فرمایا کتوں کو قتل کر دو کتا کوئی نہیں ہونا چاہیے پھر اللہ کے نبی نے فرمایا! نہیں جو کتا رکھوالی کے لیے ہو تم رکھ سکتے ہو شکار کا کتا ہو تم رکھ سکتے ہو۔

مسلم جز 1 ص 235

تو ایک حدیث آگئی منع کرنے کی ایک حدیث آگئی اجازت کی فیصلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ناں۔ اگر حدیثیں دو آجائیں فیصلہ نبی کرے تو مسئلہ نبوت کا اگر حدیثیں دو آجائیں فیصلہ نبی نہ کرے تو فیصلہ مجتہد کرے مسئلہ اجتہاد کا۔ اب

حدیثیں دو آگئی نبی نے آمین اونچی آواز سے بھی پڑھی، نبی نے آمین آہستہ آواز سے بھی کہی۔ہم کیسے پڑھیں آہستہ یا اونچی آواز سے؟

اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات فرمادیتے کہ میں نے آمین آہستہ آواز میں کہا تھا اب تم اونچی آواز سے کہنا تو فیصلہ نبی کا ہوتا اگر پیغمبر فرمادیتے میں نے نماز میں آمین اونچی آواز سے پڑھی اب تم آہستہ پڑھنا تو فیصلہ نبی کا ہوتا۔ نبی نے آہستہ بھی پڑھی نبی نے اونچی بھی پڑھی مگر فیصلہ نبی نے نہیں کیا یہ فیصلہ کرتا ہے وائل بن حجر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی۔ فرماتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین اونچی آواز سے پڑھی ہے، نبی نے آہستہ بھی پڑھی ہے۔پوچھو کیوں پڑھی؟ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آہستہ پڑھنا پیغمبر کی عادت تھی اونچی آواز سے پیغمبر نے پڑھا۔"ما اراہ الا یعلمنا"

الکنیٰ والاسماء للدولابی جز 4 ص79

ہمیں سکھانے کے لیے کیوں پیغمبر نے فاتحہ پڑھی ہے اونچی آواز سے پڑھی ہے پھر پیغمبر نے قرآن پڑھا اونچی آواز سے پڑھا درمیان میں نبی چپ تھے صحابہ کو معلوم نہیں کیا پڑھنا ہے؟ نبی نے آمین اونچی آواز ایک بار کہہ دی دو بار کہہ دی تین بار کہہ دی تاکہ صحابہ کو پتہ چل جائے اس موقع پر آمین پڑھنی ہے۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پیغمبر کی عادت نہیں تھی ہمیں سکھانے کے لیے پیغمبر نے اونچی آواز سے پڑھ دیا۔ ظہر کی نماز میں قرآن پیغمبر پڑھتے اور آہستہ پڑھتے کبھی کبھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اونچی آواز سے پڑھتے یہ بتانے کے لیے کہ اس موقع پر یہ سورۃ پڑھنی چاہیے۔ نبی نے دونوں قسم کا عمل کیا مگر فیصلہ صحابی نے کیا اگر

صحابی مجتہد تھا تو فیصلہ نبی کا نہیں ہے۔

اب مجھے کہنے دیجئے اگر ہم آمین کہتے ہیں آہستہ آواز سے ہم نے کہا فیصلہ ابو حنیفہ مجتہد کا ہے اگر مکہ والا کہتا ہے آمین اونچی آواز سے کہنی چاہیے وہ کہتا ہے یہ فیصلہ نبی کا نہیں فیصلہ امام احمد بن حنبل کا ہے۔ تو میں نے فیصلہ امام کا مانا اس نے فیصلہ امام کا مانا۔

- وہ کہتا ہے آمین اونچی آواز سے فیصلہ امام احمد بن حنبل کا۔
- میں کہتا ہوں آمین آہستہ آواز سے فیصلہ امام ابو حنیفہ کا۔
- میں کہتا ہوں رفع یدین نہیں کرنا چاہیے فیصلہ امام ابو حنیفہ کا۔
- وہ کہتا ہے رفع یدین کرنا چاہیے فیصلہ امام احمد بن حنبل کا۔

اگر فیصلہ نبی کرے تو مسئلہ نبوت کا اگر فیصلہ فقیہ کرے تو مسئلہ اجتہاد کا مگر غیر مقلد کہتا ہے آمین اونچی آواز سے کہے فیصلہ نبی کا رفع یدین کرے فیصلہ نبی کا تو جو مجتہد کے فیصلے کو نبی کا فیصلہ کہے وہ مکہ والا نہیں ہے وہ مدینہ والا نہیں ہے وہ برطانیہ والا ہے۔ اگر دو حدیثوں میں فیصلہ نبوت کرے تو مسئلہ نبوت کا اور اگر دو حدیثوں میں فیصلہ فقیہ کرے تو مسئلہ اجتہاد کا تو جو اجتہاد کے فیصلے کو نبی کا فیصلہ قرار دے وہ گستاخ پیغمبر ہے کہ نہیں؟ بولیں (سامعین......ہے) فیصلہ ہو مجتہد کا او کر دے نبی کا فیصلہ، ہو فقیہ کا اور کہہ دے نبی کا فیصلہ ہو محدثین کا کہہ دے نبی کا۔

دنیائے غیر مقلدیت کو چیلنج:

آؤ میں چیلنج دے کر جاتا ہوں آؤ تم ثابت کر دو نبی نے فیصلہ کیا تم آمین اونچی آواز سے پڑھا کرو! مذہب تیرا میں مان جاؤں گا، نبی نے فیصلہ کیا ہو کہ رفع یدین

کیا کرو مذہب تیرا میں مان جاؤں گا۔ لیکن اگر نبی کا فیصلہ نہ ہو:

- مجتہد کے فیصلے کو نبی کا فیصلہ کر کے پیغمبر پہ جھوٹ مت بول۔
- اگر فیصلہ نبی کا نہ ہو پھر فقیہ کے فیصلے کو نبی کا فیصلہ کر کے جھوٹ مت بول۔
- اگر فیصلہ پیغمبر کا نہ ہو محدثین کے فیصلے کو نبوت کا فیصلہ کر کے جھوٹ مت بول۔

اب میں کہتا ہوں مکہ والا رفع یدین کرتا ہے وہ فیصلہ نبی کا نہیں کہا مجتہد کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تو مکہ چلا جا رفع یدین نہ کر وہ تجھ سے جھگڑتا نہیں ہے آمین اونچی آواز سے نہ کہہ وہ جھگڑتا نہیں ہے کیوں کہ وہ سمجھتا ہے ایک امام میرا ایک امام اس کا ہے ایک امام کو میں نے مانا ایک امام کو اس نے مانا ہے تو مکہ میں جا؛ وہ رفع یدین نہ کرنے پر نہیں لڑتا وہ آمین اونچی آواز سے کہنے پہ نہیں لڑتا۔ معلوم ہوا اس کا مذہب اور ہے تیرا مذہب اور ہے (بے شک) بات سمجھ آئی؟ اس کا مذہب اور اور تیرا مذہب اور ہے یہ وہ باریک نکتہ ہے جو ہمیں سمجھ نہیں آتا ہم کہتے ہیں کہ یہ مکہ والے بھی تو کرتے ہیں مدینہ والے بھی تو کرتے ہیں مکہ اور مدینہ والا کرتا ہے تو نبی کا فیصلہ سمجھ کر نہیں بلکہ مجتہد کا فیصلہ سمجھ کے کرتا ہے۔

ابھی کل کی بات ہے مولانا عبد الشکور حقانی دامت برکاتہم میرے ساتھ تھے ہم ایک جگہ پہ جا رہے تھے تو ایک نوجوان کا فون آ گیا ساہیوال سے مجھے کہتا ہے تو اہلحدیث ہو جا! میں نے کہا میں کیوں اہلحدیث ہو جاؤں؟ کہتا ہے تو نبی کی سنت تے عمل کریں گا میں نے کہا کوئی سنت دکھا تو سہی کہتا ہے اے بخاری دی حدیث اے رفع یدین کرنا نبی دی سنت اے۔ میں نے کہا بخاری سے یہ تو ثابت کر دے بخاری اِچ اے لکھیا ہووے کہ رفع یدین کرنا نبی دی سنت اے مذہب تیرا میں قبول کر لوں گا۔ کہتا

ہے ساڈے کول آویں گا تے وکھاواں گے۔ میں نے کہا تو مشورے دے سکدا اں اے تے حدیث نہیں سناں سکدا؟ میں نے کہا سنا حدیث! چپ۔ کہندا اے ابو داؤد دی میں نے کہا تینوں ابو داؤد وچوں وی نہیں لبھنی۔

امت محمدیہ کے علماء کا مقام:

میں کہہ رہا ہوں بات کو سمجھو دجل سے کام لیا فراڈ اور دھوکے سے کام لیا فوراً کہتا ہے مکہ مدینہ والے نہیں کرتے؟ میں نے کہا مکے والے کام کریں تو سنت بنتی ہے مدینے والے جو کام کریں سنت بنتی ہے پھر وہ احمد بن حنبل کی تقلید کرتے ہیں تو کہہ دے تقلید سنت ہے (نہیں سمجھے) پھر تقلید کو سنت کہہ دے۔

میں بات کر رہا تھا ایک ہے سنی اور ایک ہے حنفی۔ سنی یہ درس نبوت ہے اور حنفی یہ درس اجتہاد ہے نبی کو مانے اجتہاد ماننا پڑتا ہے لوگ کہیں گے ہم اجتہاد مانیں مجتہد تو بہت سے ہیں۔ ہم نے کہا ایک ہے نبی ایک ہے ختم نبوت۔ ایک ہے نبی ایک ہے خاتم النبیین۔ نبی آئے تو ایک علاقہ میں ایک دوسرے میں دوسرا تیسرے میں تیسرا علاقہ بدلا نبی بدلا وقت بدلا نبی بدلا قوم بدلی نبی بدلا۔ خاتم النبیین نہیں بدلا:

- قوم بدل جائے خاتم النبیین وہی رہتا ہے۔
- زمان بدل جائے خاتم النبیین ایک رہتا ہے۔

اگر علاقہ بدلا ہے نبی بدلا ہے قوم بدلی ہے نبی بدلا ہے۔ خاتم النبیین نہیں بدلا حتی کہ پیغمبر نے فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح جز 17 ص 424

میری امت کے علماء ایسے ہیں جیسے بنی اسرئیل کے انبیاء۔

کیا معنی؟ وہاں ہر قوم کا نبی الگ ہوتا یہاں ہر قوم کا عالم الگ ہوتا ہر زمانے کا نبی الگ ہوتا ہر زمانے کا عالم الگ ہوتا۔ نبی کئی ہوتے ہیں خاتم النبیین ایک ہوتا ہے نبی کئی ہوتے ہیں تو نبی کے وارث علماء بھی کئی ہوتے ہیں۔ جس عالم کی چاہے بات مان لے مجھے کوئی جھگڑا نہیں ہے جس عالم کی چاہے بات مان۔ ہاں عالم متبع سنت ہو ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے امام اعظم یہ بھی عالم تھے مگر اعظم تھے امام مالک یہ بھی عالم تھے مگر اعظم نہیں تھے امام احمد بن حنبل یہ بھی عالم تھے مگر اعظم نہیں تھے اعظم کا مقام اللہ نے اس امت میں دیا ہے تو ابو حنیفہ کو دیا ہے میں کہتا ہوں ابو حنیفہ یہ امام اعظم ہیں پیغمبر کے صحابہ کے بعد اس امت کا سب سے بڑا عالم حضرت امام اعظم ابو حنیفہ ہیں ہم نے نبی کو مانا پیغمبر کی سنت کو بھی مانا۔

تقلید ابو حنیفہ کی کیوں ؟:

اجتہاد کی حاجت تھی مجتہد تو کئی تھے:

- حضرت ابو بکر صدیق یہ بھی مجتہد تھے۔
- عمر بن خطاب یہ بھی مجتہد تھے۔
- عثمان بن عفان یہ بھی مجتہد تھے۔
- علی بن ابی طالب یہ بھی مجتہد تھے۔
- امیر معاویہ ؛یہ بھی مجتہد تھے۔
- حضرت ابو ہریرہ یہ بھی مجتہد تھے۔
- حضرت انس یہ بھی مجتہد تھے۔
- عبد اللہ بن مسعود یہ بھی مجتہد تھے۔

ابو موسیٰ اشعری یہ سارے مجتہد تھے لوگ کہتے ہیں جب یہ سارے مجتہد تھے تو تقلید صحابہ کی کرنی چاہیے تم نے حنفی نام رکھا یہ درمیان میں تم نے چھوڑا کیوں؟ میں نے کہا سنی یہ نبوت سے ملا ہے حنفی یہ اجتہاد سے ملا ہے ایک ہیں اللہ کے پیغمبر یہ تو خاتم النبیین ہیں لیکن امام اعظم ابو حنیفہ یہ تو مجتہد ہیں درمیان میں صحابہ کدھر گئے؟ تم نے صحابہ کے اجتہاد کو کیوں چھوڑا؟

صحابہ کدھر گئے؟:

لاہور کے مسلمانو توجہ رکھنا! تیرے نظریے کو صاف کرنے کے لیے ایک جملہ کہتا ہوں لوگ کہتے ہیں سنی تم نے پیغمبر کو مانا تم کہتے ہو حنفی ابو حنیفہ کے اجتہاد کو مانا صحابہ کدھر گئے؟ پیغمبر کی سنت پیغمبر کا عمل جو پیغمبر امت کے لیے کرے پیغمبر کا عمل جو منسوخ نہ ہو پیغمبر کا عمل جو پیغمبر ہمیشہ کرے وہ سنت بنتا ہے۔ رب کعبہ کی قسم میرے پیغمبر کا عمل سنت بنتا ہے پیغمبر کے خلیفہ ابو بکر صدیق کا عمل سنت بنتا ہے، عمر کا عمل سنت بنتا ہے عثمان و علی کا عمل یہ سنت بنتا ہے جس پر سارے صحابہ جمع ہو جائیں وہ سنت بنتا ہے ابو حنیفہ کے عمل کا نام سنت نہیں ہے خلیفہ راشد کے عمل کا نام سنت ہے صحابی کے عمل کا نام سنت ہے اس لیے کہ خلیفہ راشد شاگرد پیغمبر کا۔ صحابی شاگرد پیغمبر کا خلیفہ فرماتا ہے نبی سے سیکھ کے صحابی کہتا ہے پیغمبر سے سیکھ کے خلیفہ اول عمل کرتا ہے پیغمبر کو دیکھ کے صحابی عمل کرتا ہے پیغمبر کو دیکھ کے۔ اس لیے خلیفہ عمل کرے گا وہ سنت ہو گا صحابی عمل کرے گا وہ سنت ہو گا۔ نہیں بات سمجھے ہم نے درمیان میں فاصلہ تو پیدا ہی نہیں کیا ناں لوگ یہی کہہ رہے تھے ارے تم سنی بھی ہو، حنفی بھی ہو صحابہ کدھر گئے؟

قرآن اور حدیث تب ہیں جب......:

ایک جملہ سنو میں کہتا ہوں یہی قرآن آسمان پہ موجود تھا یہی قرآن عرش پہ موجود تھا یہی قرآن لوح محفوظ میں موجود تھا مگر میں نے اور آپ نے قرآن تب مانا جب زبان پیغمبر سے نکلا۔ احادیث مبارکہ موجود تھیں ہم نے حدیث تب مانی جب صحابی رسول کی زبان سے نکلی ہیں۔ ہم نے سنت تب مانا جب صحابی کے عمل سے ہو کر آیا ہے۔ میں ایک بات کہتا ہوں اگرچہ قرآن عرش پہ موجود تھا، قرآن لوح محفوظ پہ موجود تھا مگر ہم نے قرآن تب مانا جب پیغمبر نے قال اللہ تعالیٰ کہا اور صحابی نے قال رسول اللہ کہا ہم نے حدیث مانی ہے۔ میں کہتا ہوں قرآن؛ قرآن نہیں بنتا اگر نبوت کی زبان سے نہ نکلے۔ حدیث؛ حدیث رسول نہیں بنتی زبان صحابی سے نہ نکلے۔ عمل نہیں بنتا اگر صحابی سے ہو کر نہ آئے۔ قرآن وہی ہو گا جو پیغمبر پڑھ دے حدیث وہی ہو گی جو صحابی کہہ دے سنت وہی ہو گی جو صحابی نقل کر دے۔

قرآن؛ قرآن تب بنتا ہے جب کون بولے؟(سامعین .... نبی بولے) اور حدیث ؛حدیث تب بنتی ہے جب؟ (سامعین .... صحابی بولے) میں کہتا ہوں قرآن تب بنتا ہے جب پیغمبر بولے ،حدیث تب بنتی ہے جب صحابی بولے اور سنت میرے لیے تب بنتی ہے جب صحابی سے ہو کر آئے درمیان سے واسطہ کاٹ دے قرآن نہیں بنتا صحابی کا واسطہ چھوڑ دے حدیث نہیں بنتی صحابی کے عمل کو چھوڑ دے سنت نہیں بنتی اس لیے اللہ کے پیغمبر نے فرمایا من یعش منکم بعدی فیسری اختلافا کثیرا میں محمد دنیا چھوڑ جاؤں گا اگر تم دین میں اختلاف دیکھو فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین میری سنت پہ عمل کرنا میرے خلیفہ راشد کی سنت پہ عمل کرنا

تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ پیغمبر نے سنتیں دو بیان کی نا۔ ایک اپنی سنت بیان کی اور ایک خلیفہ راشد کی سنت بیان کی۔ پیغمبر کو فرمانا چاہیے تھا تمسکوا بھما پیغمبر کو فرمانا چاہیے تھا عضوا علیھما ایک سنت پیغمبر کی ایک سنت صحابی کی پیغمبر علیھما نہیں کہتا نبی دو نہیں کہتا نبی ایک کہتا ہے دونوں کو ایک کہنا اس بات کی دلیل ہے خلیفہ راشد کی سنت نبوت سے الگ نہیں ہے صحابی کی سنت خلیفہ راشد سے الگ نہیں ہے۔

- ابو بکر صدیق کرے وہ سنت ہے۔
- عمر بن خطاب کرے وہ سنت ہے۔
- عثمان بن عفان کرے وہ سنت ہے۔
- علی بن ابی طالب کرے وہ سنت ہے۔

جو خلیفہ راشد کی سنت کو سنت نہیں مانتا وہ پیغمبر کی سنت نہیں مانتا پیغمبر نے اعتماد خلیفہ پہ کیا جو خلیفہ پہ اعتماد کرے گا اعتماد پیغمبر پر ہو گا خلیفہ پر اعتماد نہیں کرے گا وہ اعتماد نبوت پہ نہیں ہو گا۔

سنت کی تعریف:

تو سنی میں خلیفہ راشد بھی ہے بولیں سنی میں خلیفہ؟ (سامعین...راشد بھی ہے) اب لوگ کہتے ہیں کلمہ نبی دا پڑھیا اے عمر دا نہیں پڑھیا۔ میں کہتا ہوں بد بخت

- ❖ جس نبی کا کلمہ پڑھا وہی ابو بکر کو امام بناتا ہے۔
- ❖ جس نبی کا کلمہ پڑھا وہی عمر کو امام بنا کر گیا۔
- ❖ جس نبی کا کلمہ پڑھا وہی عثمان کو امام بنا کر گیا۔
- ❖ جس نبی کا کلمہ پڑھا وہی علی کو امام بنا کر گیا۔ جو ان کو نہیں مانتا وہ پیغمبر کو نہیں مانتا۔

میں نے عرض کیا پہلا لفظ کیا ہے ؟(سامعین۔ سنی) سنی کا لفظ نہیں سمجھ آیا؟ (سامعین ...آگیا) خلیفہ راشد کی سنت؛ سنت ہے کہ نہیں؟ بولیں (سامعین...ہے) اور جس پر سارے صحابہ جمع ہو جائیں سنت ہے کہ نہیں؟ (سامعین.... ہے) اگر خلیفہ راشد کا عمل سنت ہے اور جب صحابہ تائید کردیں اور صحابہ جمع ہو جائیں وہ عمل بھی سنت والا بنتا ہے۔ کیوں سنت کا معنیٰ کیا ہے میں ایک بات کہتا ہوں عربی ادب کو اٹھا کے دیکھ لے عربی ادب سے سنت کا معنی پوچھ ! سنت کہتے ہیں الطریقۃ المسلو کۃ المرضیۃ فی الدین شریعت میں سنت کہتے ہیں اس راستے کو جس پہ چلا جائے اور پسندیدہ ہو۔ توجہ رکھنا المرضیہ کا لفظ سنت کے معنیٰ میں ہے اور صحابی کے عمل میں رضی اللہ عنہ کی نص موجود ہے۔ نہیں سمجھے؟ صحابی کے عمل میں رضی اللہ موجود ہے:

- صحابی نماز پڑھے تو رضی اللہ۔
- روزہ رکھے رضی اللہ۔
- صحابی تراویح بیس پڑھے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- صحابی خطبے دو دے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- صحابی اذانیں دو دے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- صحابی تین طلاق کو تین کہہ دے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو پھر مجھے کہنے دیجئے سنت کہتے ہیں "الطریقۃ المسلو کۃ المرضیۃ فی الدین" جو رضی اللہ وہ المرضیۃ جو پیغمبر کا طریقہ وہی صحابی کا طریقہ۔

بات سنو میں ایک اور جملہ کہتا ہوں رب نے صحابی کے بارے میں کہا فرمایا رضی اللہ عنہ اب ایک آیت اور پڑھو پھر سنت کا معنیٰ سمجھو اللہ نے صحابی کے بارے میں

فرمایا رضی اللہ عنہ آگے فرمایا یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ۔
پ 30سورۃ الفجر

اللہ نے جس طرح صحابی کو رضی اللہ کہا جنت میں جانے والے کو مرضیہ کہا پیغمبر کی سنت کو مرضیہ کہا پھر مجھے کہنے دیجئے نبوت کے جانے کے بعد اللہ کی قسم اس امت کا پہلا طبقہ جنت میں جانے والا صحابی کا ہے رب کہتا ہے "راضیۃ مرضیۃ "مرضیہ اس جان کو کہتے ہیں جو جنت میں جانے والی ہو پیغمبر جائے گا جنت میں

- ابو بکر پیغمبر کے ساتھ ہو گا۔
- مرضیہ عمر پیغمبر کے ساتھ ہو گا۔
- مرضیہ عثمان پیغمبر کے ساتھ ہو گا۔
- مرضیہ علی پیغمبر کے ساتھ ہو گا۔
- مرضیہ اور ابو حنیفہ صحابہ کے ساتھ ہو گا۔

مرضیہ یہ تو سب مرضیہ ہیں سنت کہتے ہی مرضیہ کو ہیں صحابی ہے ہی رضی اللہ جب ہم نے کہا ناں سنت پھر کہا ابو حنیفہ درمیان میں صحابی نکلے ؟(سامعین... نہیں) نہیں نکلے نہ کیوں نہیں نکلے ؟ ایک بات اور سن ایک دلیل اور سن میں نے سنی کے بعد حنفی کہا تو درمیان میں صحابی نکلے نہیں ہیں کیوں سنت کے لفظ میں صحابی آئے۔

توجہ !! سنت کے لفظ میں صحابی آئے ہیں پیغمبر کے بعد ایک تھا مسئلہ نبوت کا وہ لفظ سنت سے حل ہوا سنت میں پیغمبر کا مسئلہ بھی آیا سنت میں خلیفہ راشد کا مسئلہ بھی آیا سنت میں صحابہ کا مسئلہ بھی آیا۔

اجتہاد کا مسئلہ:

اب رہ گیا اجتہاد کا مسئلہ:

- ❖ اجتہاد میں امام مالک نے بھی آنا تھا۔
- ❖ اجتہاد میں امام شافعی نے بھی آنا تھا۔
- ❖ اجتہاد میں امام احمد بن حنبل نے بھی آنا تھا۔
- ❖ اجتہاد میں امام اوزاعی نے بھی آنا تھا۔
- ❖ اجتہاد میں امام داود ظاہری نے بھی آنا تھا۔
- ❖ اجتہاد میں امام بخاری نے بھی آنا تھا۔

مگر ہم نے سنی کے بعد حنفی کو رکھا حنفی اس لیے رکھا کہ

- ○ امام ابو حنیفہ یہ وہ مجتہد ہے جس نے دیکھا عبد اللہ بن انیس، پیغمبر کے صحابی کو۔
- ○ امام ابو حنیفہ یہ وہ مجتہد ہے جس نے دیکھا واثلہ بن اسقع، پیغمبر کے صحابی کو۔
- ○ امام ابو حنیفہ یہ وہ مجتہد ہے جس نے دیکھا جابر بن عبد اللہ، پیغمبر کے صحابی کو۔
- ○ امام ابو حنیفہ یہ وہ مجتہد ہے جس نے دیکھا انس بن مالک، پیغمبر کے صحابی کو۔
- ○ امام ابو حنیفہ یہ وہ مجتہد ہے جس نے دیکھا عبد اللہ بن جز بن حارث الزبیدی صحابی رسول کو۔

پھر میں کہتا ہوں سنت "سنی" سے پیغمبر کی سنت آئی اجتہاد نے تو آنا تھا ایک مجتہد وہ تھا جس نے دیکھا پیغمبر کے صحابہ کو دیکھا ایک مجتہد وہ ہے جس نے پیغمبر کے صحابہ کو نہیں دیکھا امام ابو حنیفہ یہ وہ مجتہد ہے جس نے تین قسم کے لوگوں کو دیکھا جس کے بارے میں پیغمبر نے فرمایا. حدیث موجود ہے خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ

الَّذِینَ یَلُونَہُمۡ۔

مسند الطیالسی جز 1 ص 239

خَیْرُ أُمَّتِی قَرْنِی اللہ کے پیغمبر فرماتے ہیں تین قسم کے لوگ بڑے بہتر ہیں الذین یلونہم حضور نے فرمایا میرے صحابی یہ سب سے بہتر ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُمۡ تابعین یہ سب سے بہتر ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُمۡ اتباع تابعین سب سے بہتر۔ صحابی وہ جو پیغمبر کی صحبت میں بیٹھے تابعی وہ جو صحابی کی صحبت میں بیٹھے عمل بھی کرے۔ تابعی کسے کہتے ہیں؟ جو صحابی کی صحبت میں بیٹھے اور عمل بھی کرے۔

تابعیت کے لیے اتباع ضروری ہے:

یزید تابعی نہیں تھا آپ کیوں چپ ہو گئے یزیدی ہو؟ (سامعین... نہیں) بولو ناں۔ یزید تابعی؟ (سامعین... نہیں تھا) لوگ کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ کا بیٹا تھا میں مانتا ہوں صحابی کے لیے صرف صحبت شرط ہے اور تابعی کے لیے صحابی کی صحبت بھی شرط ہے اور اتباع بھی شرط ہے۔ تو یزید صحابہ کو دیکھتا تو تھا مگر صحابی کا متبع نہیں تھا جو صحابی کی صحبت میں بیٹھے اتباع نہ کرے ایسے آدمی کو تابعی نہیں کہتے۔ کہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور کہاں یزید؟ دونوں میں کوئی جوڑ نہیں ہے دونوں میں کوئی تقابل نہیں ہے۔ خیر یہ میرا عنوان نہیں ہے۔

امت کے بہترین طبقے:

نبی نے فرمایا تین طبقے امت میں بہتر ہیں:

1) پہلا طبقہ صحابہ کا جو پیغمبر کی صحبت میں بیٹھے۔

2) دوسرا طبقہ تابعین کا جو صحابہ کی زیارت بھی کرے اور اتباع بھی کرے۔

3) تیسرا طبقہ اتباع تابعین کا جو تابعی کی صحبت میں بیٹھے اتباع بھی کرے۔

امام اعظم ابو حنیفہ وہ ہیں انہوں نے تینوں زمانوں کے لوگوں کو پایا۔ صحابہ کو دیکھا شاگرد بن گئے تابعی کو دیکھا ہم سبق بن گئے تبع تابعین کو دیکھا استاد بن گئے۔ سب سے بہتر طبقہ صحابہ کا امام ابو حنیفہ کا استاد ہے پھر بہتر طبقہ تابعی کا امام صاحب کا ہم سبق ہے اور پھر بہتر طبقہ اتباع تابعین کا امام صاحب ان کا استاد بن گیا۔ سنو اس تفصیل کے بعد میں ایک جملہ کہتا ہوں ایک ہے سنی ایک ہے حنفی، کیا مطلب؟ ایک مسئلہ ہے سنت کا یہ حل ہو گا نبوت سے اور دوسرا مسئلہ اجتہاد سے۔

ملت اور امت میں فرق:

میں ایک جملہ اور کہنے لگا ہوں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے بھی انبیاء آئے وہ سارے نبی تھے ان میں سے بعض رسول تھے حضرت آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک یہ سارے نبی آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ ہم ان کی ملت ہیں اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔ ایک بات اور ذہن نشین کرلو ایک ہوتی ہے ملت ایک ہوتی ہے امت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہم ملت ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم امت ہیں ملت اور امت میں کیا فرق ہے؟ ملت وہ ہوتی ہے جن میں اصولوں میں اتفاق ہو اور امت وہ ہوتی ہے اصول و فروع دونوں میں اتفاق ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اصولوں میں اتفاق ہے ہم ان کی ملت بنے ہیں اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصولوں میں بھی فروع میں بھی اتفاق ہے ہم ان کی امت بنے ہیں۔

میں ایک جملہ کہنے لگا ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ

السلام یہ سارے نبی تھے۔

❖ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا صفی اللہ۔

❖ حضرت موسیٰ کی باری آئی رب نے کلیم اللہ کہا۔

❖ حضرت نوح کی باری آئی رب نجی اللہ کہتا ہے۔

❖ حضرت ابراہیم کی باری آئی رب خلیل اللہ کہتا ہے۔

❖ پیغمبر کی باری آئی تو رب رسول اللہ کہتا ہے۔

ایک معنیٰ رسالت کا ایک معنیٰ ہے نبوت کا۔ رسالت کا معنیٰ نبوت کا معنیٰ نبی رب سے لیتا ہے امت کو دیتا ہے یہ کام تو پیغمبر کا تھا لیکن ایک معنیٰ نبوت کا تھا ایک معنیٰ رسالت کا تھا نبی رب سے لیتا ہے امت کو دیتا ہے پیغمبر نے رب سے لیا مگر وہ لیتے رہے اس فرش پہ نبی لیتا رہا کبھی فرش پہ کبھی عرش پہ نبی نے دونوں طرح لیا، لیتے دیتے وہ بھی تھے مگر ان کے دینے کا انداز اور تھا وہ نبی گیا جن کو دیا۔ وہ دنیا سے ختم ہو گئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اور ہمیشہ باقی رہا جو چیز باقی رہ جائے اس کو "سنت" کہتے ہیں۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دین دیا وہ باقی رہ گیا سنت بنا، وہ بھی دین لے کر آئے وہ چلا نہیں سنت نہیں بنا۔

میں کہتا ہوں پہلے انبیاء کے مسئلے بھی تھے مگر سنت مسئلہ خاتم الانبیاء کا، باقی ائمہ بھی ہیں ان کا اجتہاد برحق ہے مگر امام ابو حنیفہ کا اجتہاد وہ سب سے اعلیٰ، پہلے انبیاء کا عمل وہ نبوت کا مسئلہ تھا ہمارے نبی کا عمل یہ سنت کا مسئلہ تھا۔ سنت باقی عملوں سے اعلیٰ عمل ہے حنفیت کا اجتہاد باقی اجتہادوں سے اعلیٰ ہے۔

حنفی اجتہاد سب سے اعلیٰ:

میں کہہ رہا تھا کہ سنت اس عمل نبوت کا نام ہے جو سب سے اعلیٰ ، حنفیت اس اجتہاد کا نام ہے جو سب سے اعلیٰ۔ سنت کا عمل؛ عمل نبوت میں اعلیٰ اور حنفیت کا اجتہاد یہ تمام ائمہ کے اجتہاد سے اعلیٰ۔ میں نے اس اعلیٰ ہونے پر گفتگو کی تھی کہ باقی ائمہ بھی ہیں مگر وہ صحابہ کے شاگرد نہیں ہیں، ابو حنیفہ بھی ہے یہ صحابہ کا شاگرد ہے۔ اب سنو میں آخری بات کہتا ہوں میں نے عرض کیا تھا ایک ہے سنی ایک ہے حنفی ایک ہے نظریاتی:

- سنی میں پیغمبر کا دین آ گیا۔
- سنی میں صحابہ کا دین آ گیا۔
- سنی میں خلیفہ راشد کا دین آ گیا۔
- سنی میں پیغمبر کا طریقہ آ گیا۔
- سنی میں خلیفہ راشد کا طریقہ آ گیا۔

پھر حنفی آیا اس میں مجتہد کے مسائل اجتہادی آ گئے تو میں کہہ یہ رہا تھا کہ ہم نے سنی کو لیا نبوت سے اور حنفی کو لیا ختم نبوت سے۔ اگر محض نبوت ہوتی تو مسئلے اور تھے ہمارے پیغمبر خاتم الانبیاء تھے ہم نے مسئلے مانے، پیغمبر کے بعد اجتہاد کو مانا۔

نام اور مشن:

اب سنو ایک ہے سنی اور ایک ہے حنفی ایک ہے نظریاتی۔ یہ سنت نظریے کا نام ہے حنفیت نظریے کا نام ہے میں جملہ کہنے لگا ہوں : حنفیت نظریے کا نام ہے اللہ کے پیغمبر نے امت کو سنت دی ہے پیغمبر کے بعد صحابہ آئے سب سے بڑا صحابی ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ تھا۔ صحابہ کے بعد سب سے بڑا عالم امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تھا ایک ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام تھا ایک ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مشن تھا۔ ایک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا نام تھا ایک ابو حنیفہ کا مشن تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ ہے ننانوے فیصد مسلمان نہیں جانتے۔ ننانوے فیصد حنفی نہیں جانتے امام اعظم کا نام کیا ہے حضرت ابو بکر صدیق کا نام عبد اللہ تھا ابو بکر ان کا مشن تھا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نام ان کا نعمان تھا۔ ابو حنیفہ ان کا مشن تھا، کیا معنی؟ ابو بکر کا معنیٰ پہلے کرنے والا۔

- پیغمبر دین کا اعلان کرے ابو بکر پہل کرنے والا۔
- پیغمبر ہجرت کا ارادہ کرے ابو بکر پیغمبر کو ساتھ لے جا کر پہل کرنے والا۔
- پیغمبر اگر کنواری لڑکی مانگ لے پہل کرنے والا ابو بکر ہے۔
- جہاد کا اعلان کرے تو پہل کرنے والا ابو بکر ہے۔
- پیغمبر دنیا چھوڑ جائیں تو حجرے میں پہل کرنے والا ابو بکر ہے۔
- پیغمبر حشر میں کھڑا ہو گا تو پہل کرنے والا ابو بکر ہو گا۔
- پیغمبر جنت میں جائے گا تو پہل کرنے والا ابو بکر ہے۔ عبد اللہ نام تھا اور پہل کرنا ان کا مشن اور نظریہ تھا۔

کوفہ: اسلام کا قلعہ اور علم کی آماجگاہ:

پہل کرنا ان کا مشن تھا ابو حنیفہ کا نام نعمان تھا۔ حنیفہ کا معنیٰ ملت حنفیہ ایسا دین جو باطل سے الگ ہو جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ کوفے میں رہتے تھے اور کوفہ میں کمال یہ تھا حضرت عمر بن خطاب نے کوفہ کو دو مقصد کے لئے بنایا نمبر ایک چھاؤنی بنائی اسلام کو مضبوط کر دیا جائے۔ نمبر دو یونیورسٹی بنائی تاکہ علم کو پھیلایا جائے حضرت عمر بن

خطاب نے یونیورسٹی کوفہ میں بنائی اور اس کا انچارج عبد اللہ بن مسعود کو بنا دیا۔ اس کو چھاؤنی بنایا اور اس کا امیر سعد بن ابی وقاص کو بنا دیا۔ بعد میں اللہ نے امام ابو حنیفہ کو کوفہ میں پیدا کیا اسلام کی سب سے بڑی چھاؤنی کوفہ میں تھی اسلام کا سب سے بڑا مرکز یہ بھی کوفہ میں تھا۔ لوگ غلام بنے، عورتیں باندیاں بنیں کوفہ میں آئے کوئی ایران کا غلام وہ بھی کوفہ میں ایران کی باندی وہ بھی کوفہ میں شام کی باندی وہ بھی کوفہ میں خراسان کے غلام وہ بھی کوفہ میں وہ باہر سے آئے تو دین کو لے کر آئے نظریات کو لے کر آئے وہ حملہ آور ہوتے وہ غلام بھی تھے۔ وہ مغلوب بھی تھے۔ غلامی ہونے کا دکھ ایک تھا مغلوب ہونے کا دکھ ایک تھا لوگ آئے دین کو مٹانے کی سازشیں کوفہ میں ہونے لگیں اللہ نے امام ابو حنیفہ کو کوفہ میں پیدا کیا۔ رب قرآن میں کہتا ہے وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا

پ5 سورۃ النساء آیت125

ابو بکر اور ابو حنیفہ دونوں مشن کا نام ہیں:

حنیف اس دین کا نام ہے کہ باطل الگ ہو جائے حق الگ ہو جائے۔ ابو حنیفہ سے اللہ نے دین کا کام لیا باطل کو الگ کیا، حق کو الگ کیا۔ کتابوں میں لکھ دیا۔ ابو بکر نے پیغمبر کے ہر معاملہ میں پہل کی ہے قرآن کہتا ہے ”والذی جاء بالصدق وصدق به“ نبی شریعت کو لے کر آیا نبی حق کو لے کر آیا ابو بکر حق کو قبول کرنے میں پہل کرنے والا۔ ابو حنیفہ حق کو لکھنے میں پہل کرنے والا ابو بکر مشن کا نام ہے ابو حنیفہ مشن کا نام ہے وہ دین کو پھیلانے میں پہل کرنے والا اور یہ دین کو لکھ کر محفوظ کرنے میں پہل کرنے والا۔ ابو بکر ایک مشن ہے بولیں ابو بکر ایک؟ (سامعین ... مشن ہے) اور

ابو حنیفہ ایک نظریہ اور مشن ہے۔

رافضی اور نیم رافضی:

میں اس لئے کہتا ہوں کہ جس طرح ابو بکر کے نام کو لوگ نہیں جانتے مشن کو جانتے ہیں اور مشن صدیق کو مٹانا روافض کے بس میں نہیں ہے ابو حنیفہ کا لوگ نام نہیں جناتے مشن جانتے ہیں اور نیم رافضی کے لئے ابو حنیفہ کے مشن کو مٹانا بس میں نہیں ہے صحابہ کا دشمن پیدا ہوا رافضی بنا۔ ابو حنیفہ کا دشمن پیدا ہوا نیم رافضی بنا۔ رافضی الٹا لٹک جائے ابو بکر کا مشن زندہ ہے نیم رافضی جلتا رہے ابو حنیفہ کا مشن زندہ ہے۔ کوئی اس مشن کو مٹا سکتا ہے؟ نہیں مٹا سکتا جو مٹانا چاہتے ہیں بڑے شوق سے لگائیں زور۔

جذباتی اور نظریاتی وابستگی میں فرق:

تو میں نے ایک معنٰی بیان کیا سنی کا تو کچھ سمجھ آیا۔ دوسرا میں نے بیان کیا حنفی کا کچھ سمجھ آیا۔ تیسرا میں نے بیان کیا نظریاتی کا یہ نظریاتی عنوان ہے۔ حنفیت یہ نظریاتی مسئلہ ہے نظریاتی وابستگی اور ہوتی ہے جذباتی وابستگی اور ہوتی ہے۔ میں آخری بات کر کے بات ختم کرنے لگا ہوں ایک ہوتی ہے وابستگی نظریاتی ایک ہوتی ہے وابستگی جذباتی۔ مقرر اچھا آیا ہم جڑ گئے مقرر اچھا نہ آیا ہم بدل گئے، خطیب اچھا تھا ہم اکٹھے ہو گئے خطیب صاحبِ لسان نہیں تھا ہم بدل گئے۔ نہیں ہماری سنت سے وابستگی نظریاتی ہے۔ جذباتی نہیں ہے حنفیت سے وابستگی جذباتی نہیں ہے نظریاتی ہے۔ سنت کو ہم نے مانا نظریہ سمجھ کر ابو حنیفہ کو ہم نے مانا نظریہ سمجھ کر جسم کٹتا ہے نظریات نہیں چھوڑنے، ملک بدر ہونا ہے نظریہ نہیں چھوڑنا۔ قید آتی ہے نظریہ نہیں چھوڑنا

میں اس لئے کہتا ہوں ذہن نشین کر لو جب تک خدا نے زندگی رکھی اس نظریہ سنت کو بیان کیا جائے گا سنت کے نظریہ کو بیان کیا جائے گا اور حنفیت کے نظریہ کو بیان کیا جائے گا ہماری سنت سے وابستگی جذباتی نہیں نظریاتی ہے ہم نے ابو حنیفہ سے وابستگی اختیار کی جذباتی نہیں نظریاتی ہے۔

آپ بتاؤ آپ میں سے وہ آدمی جو سنت کو مانتا ہو اور نظریاتی سمجھ کر جس کی سنت سے وابستگی ہے نظریاتی؛ جذباتی نہیں ہے وہ ہاتھ کھڑے کرو اور جن کی حنفیت سے وابستگی جذباتی نہیں ہے نظریاتی ہے وہ کون سے ہیں؟ کوئی دو چار اور بھی ہوں گے درمیان میں بابا تمہیں شک ہے قاری ہو تو ہاتھ کھڑے کرو مولوی ہو تو ہاتھ کھڑے کرو میں اسٹیج پہ بیٹھ کے دونوں ہاتھ کھڑے کرتا ہوں مجھے شرم نہیں آتی۔ تمہیں کیوں آتی ہے؟ میں اس لئے آپ سے کہتا ہوں یہ جو پھس پھسی باتیں کرتے ہیں انہوں نے نظریہ سمجھ کر قبول نہیں کیا۔ نظریہ سمجھ کر قبول کرنے والا وہ پھس پھسی باتیں نہیں کرتا وہ بے جھجھک ہو کے بیان کرتا ہے وہ اپنے مؤقف کو جرات سے بیان کرتا ہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو جذبات سے ہٹ کے نظریاتی وابستگی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب بتاؤ سنی سن سے ہے یا سنت سے ہے؟ (سامعین ... سنت سے ہے) اور سنت بیداری کا نام ہے سونے کا نام ہے (سامعین... بیداری کا) بیدار ہو جاؤ گے ناں۔

تعویذ برائے حفاظت خناس:

میں نے مکہ اور مدینہ میں یہ جو تھوڑی سی بات کی ہے ناں میں اکثر احباب سے کہتا ہوں اس پر ہم نے مستقل تعویذ تیار کر دیا ہے۔ آپ پتہ نہیں تعویذ کے قائل ہو کہ نہیں اب ایک نیا فتنہ تعویذ شرک ہے اللہ کا نام لینا دین ہے اللہ کے قرآن کو سر

پر رکھنا دین ہے اور اللہ کے نام کو گلے میں باندھنا شرک ہے۔ نہیں سمجھے کہتے ہیں اللہ کا نام لینا دین ہے فاتحہ پڑھ کے پھونک دو تو دین ہے فاتحہ لکھ کے گلے میں لٹکالو تو شرک ہے کیوں بھائی۔ شرک کیسے ہوا۔؟ اگر آپ کے گھر میں قرآن ہو تو آپ کہاں رکھتے ہو (بلندی پر) اور اگر کوئی اللہ کا نام لکھ کر گلے میں لٹکاتا ہے وہ عظمت اور محبت کے لئے یا پوجنے کے لئے (سامعین ... محبت کے لئے) جس کو پوجا جائے اس کو آدمی گلے میں باندھتا ہے یہ بڑی کم عقلی کی باتیں ہیں۔

میں نے اس لئے کہا پتہ نہیں آپ تعویذ کو مانتے بھی ہو کہ نہیں، مانتے ہو تو تمہاری مرضی نہیں مانتے تو تمہاری مرضی ایک ہوتا ہے تعویذ جنات سے بچنے کے لئے ایک ہوتا ہے تعویذ خناس سے بچنے کے لئے کس سے بچنے کے لئے اپنی طرف سے ترجمہ نہیں کرنا قرآن پڑھ کے کہتا ہوں "مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ" خناس وہ ہے جو لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالے وہ وسوسے ڈالتے ہیں آپ قبول کرتے ہیں ہمارا زور لگتا ہے روزانہ کہ وسوسے دور کرو۔ تو ان کے ذمہ وسوسے ڈالنا اور ہمارے ذمہ وسوسے دور کرنا۔ اپنے گھر کو خناس سے محفوظ کرنا چاہو تو تعویذ باہر رکھا ہوا ہے وہ لے لو اس تعویذ کا نام کیا ہے "مکہ اور مدینہ والوں سے اہل حدیثوں کے شدید اختلافات" اگر تمہاری دکان پہ آئے ناں کہ میں مکہ اور مدینہ والا تو آپ نے کہنا ہے اس کو دیکھ ذرا اس تعویذ کو گلے میں میں باندھنے کی ضرورت نہیں ہے ان شاء اللہ دیکھتے ہی دوڑ جائے گا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

اس کے بعد حضرت متکلم اسلام نے سامعین کے درج ذیل سوالات کے علمی اور تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

سوال:

ڈاکٹر ذاکر نائیک کی حقیقت کیا ہے؟

جواب:

میں کئی مرتبہ لاہور بیان کر چکا ہوں کہ ذاکر نائیک بے دین ہے، جاہل ہے لاعلم ہے عربی پر عبور نہیں ہے۔ عربی ادب کو نہیں سمجھتا۔ہاں انگلش زبان کو جانتا ہے انگریزی زبان جاننے والے کو عالم نہیں کہتے۔ہاں علم آتا ہو انگریزی زبان میں بیان کر سکتا ہو یہ کوئی حرج کی بات نہیں ہے ذاکر نائیک کے پاس علم شریعت نہیں ہے۔ ذاکر نائیک کو ایک ایجنڈا دیا گیا ہے اس ایجنڈے کا نام ہے وحدت ادیان عالمی سطح پہ یہودیت نے ایک محنت شروع کی ہے۔ یہ تورات، انجیل، زبور، قرآن یہ سب ختم کر دو۔ یہ مسلمان یہودی سب ختم کر دو اور ایک مذہب ہو کہ اللہ کو ماننے والے جو بات تورات کہتی ہے وہ لے لو جو انجیل کہتی ہے وہ لے لو وہ وہ باتیں لے لو جو کافی ہیں اس کا نام ہے وحدت ادیان اس ایجنڈے کی تمہیدات اور آغاز اس ظالم نے شروع کی ہیں۔ ابھی بات سمجھ نہیں آ رہی۔ لوگ کہتے ہیں وہ تورات کے حوالے ہی دیتا ہے ناں۔ بھائی تورات کے حوالے وہ دیں جس کو قرآن میں حوالے نہ ملیں ابھی تو قرآن میں حوالے بہت سارے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ اتنی جلدی متاثر اللہ جانے کیوں ہو جاتے ہیں۔؟ میں اس لیے عرض کر رہا ہوں وحدت ادیان کے ایجنڈے پر کام کرتا ہے لوگ جو اس

کے علم کے دلدادہ ہیں وہ کہتے ہیں جی بہت بڑا عالم ہے اس سے سوالات کرو فوراً جواب دیتا ہے۔ فوراً جواب نہیں دیتا یہ آپ کو غلط فہمی ہے اگر آپ نے چٹ لکھی ہے اور فوراً جواب آئے وہ بات کرے اس ذاکر نائیک کے بارے میں جہاں تک میری معلومات ہیں اور جہاں تک میں نے معلومات کرائی ہیں۔ جو ساتھی گئے ہیں اس کے دروس میں شریک ہوتے ہیں میں ان کی بنیاد پہ کہہ رہا ہوں۔ سنی سنائی نہیں جو واقعتاً اس کام کے لیے گئے کہ وہاں تحقیق کریں۔ ذاکر نائیک کا طرز یہ ہے کہ جو سوال کرنا ہو پہلے چٹ دی جاتی ہے اور وہ اس سوال کی تیاری کرتا ہے جب چھ دن بعد اس کا درس ہوتا ہے بیان اور لیکچر ہوتا ہے اس بیان اور لیکچر کے دوران وہی آدمی کھڑا ہو کر اپنے سوال کو دہراتا ہے۔ جو چھ دن پہلے جمع کرا چکا ہوتا ہے اب ظاہر ہے کہ حوالے اس نے یاد کیے ہوئے ہیں اب جب بولتا ہے تو لوگ کہتے ہیں بڑا نالج ہے وہ آیات اور صفحے گنتا ہے بھائی چھ دن اس نے یاد کیا ہے پھر گن نہیں سکتا۔ یہ ہے طریقہ اس کے حوالے بیان کرنے کا اب لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ آدمی سو چیزوں کا جواب ایک ہفتہ تیاری کر کے دے دے تو جو بھی چٹیں آئیں گی وہ سو سے باہر نہیں ہوں گی سو کے اندر ہی رہنا ہے۔ تو حوالے تو آدمی کو یاد ہو جاتے ہیں اس لیے ذاکر نائیک کے اصول ذاکر نائیک کے مسائل یہ شریعت کے سراسر خلاف ہیں۔

اس پر آپ نے تفصیلاً گفتگو سننی ہو تو باہر آپ کو سی ڈی کے اندر میرا بیان ملے گا جس میں؛ میں نے ذاکر نائیک کی کلاس لی ہے یہ آڈیو کیسٹ میں ہو گا۔ میں نے اس کے نظریات پہ گفتگو کی ہے جاوید غامدی کے نظریات ویڈیو سی ڈی میں ریکارڈ کر دیے ہیں آڈیو الگ ملے گی آپ کو۔ ہم نے ارادہ کیا ہے ان شاء اللہ یہ جو فرقے آ

رہے ہیں ایک ایک کے خلاف بیان قلم بند بھی کر دو اور اس کو ریکارڈ بھی کرادو تاکہ لوگ اس کو سنتے اور پڑھتے رہیں۔

سوال:

کیا خانہ کعبہ کی تعمیر جس طرح مکہ میں موجود ہے اس طرح آسمانوں پر بھی موجود ہے؟

جواب:

دیکھیں آسمانوں پر تعمیر نہیں ہوتی ایک ہوتا ہے بیت المعمور اور ایک ہے بیت اللہ یہ جو خانہ کعبہ ہے مسجد حرام کے درمیان اسے بیت اللہ کہتے ہیں اور اس کے محاذات پر جو جگہ ہے اس کے بالکل مساوی اسے بیت المعمور کہتے ہیں جو عرش پر ہے اس میں ضروری نہیں ہے کہ تعمیر اس کوٹھے کی طرح ہو اس کے اوپر جتنی جگہ چلتی ہے اس ساری جگہ کا نام بیت اللہ اور کعبہ شمار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب نماز پڑھے تو نماز کے دوران بالکل کعبۃ اللہ کی طرف انسان منہ نہیں کر سکتا اب جو کعبہ کے نیچے رہتے ہیں وہ کس طرف منہ کریں گے جو کعبہ سے اوپر رہتے ہیں وہ کس طرف منہ کریں گے ساتوں زمینوں کے نیچے ساتوں آسمانوں کے اوپر ساری کی ساری جگہ یہ بیت اللہ اور خانہ کعبہ ہی شمار ہوتا ہے خاص کمرے کی طرف منہ کرلو تو بھی کعبہ کی طرف اس کے محاذات اوپر کی طرف کرلو تو بھی خانہ کعبہ کی طرف جو اوپر ہے اس کا نام ہے بیت المعمور وہ عمارت ہو تو بھی ٹھیک ہے عمارت نہ ہو تو بھی ٹھیک ہے۔

سوال:

مولانا کوہاٹی صاحب کیا دوبارہ غیر مقلد ہو گئے ہیں؟ غیر مقلدوں نے اشتہار پر ان کا نام دیا ہے۔

جواب:

صادق کوہاٹی سے میری گفتگو جبو آنہ جھنگ میں ہوئی تھی تو ان کی مسجد میں جا کے ہوئی تھی۔ صادق کوہاٹی نے چیلنج کیا میں اتفاقاً اس بستی میں تھا میں نے کہا چیلنج قبول کرو ان کی مسجد میں ہماری گفتگو ہوئی جس کی وڈیو بھی اور آڈیو بھی غیر مقلدوں نے بنائی ہے ۔ میں تو اچانک گیا وہ تو باقاعدہ اس کا پروگرام ریکارڈ کر رہے تھے مگر وہ آڈیو بھی پی گئے اور ویڈیو بھی پی گئے اس کے بعد صادق کوہاٹی صاحب نے فون پر مجھ سے از خود رابطہ کیا میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا تشریف لائیں میرے پاس سرگودھا مرکز میں آئے ہماری بند کمرے میں ملاقات ہوئی اگر صادق کوہاٹی صاحب انکار کر دیں گے ۔ میں اس بند کمرے کی ویڈیو بھی لے آؤں گا۔ میں نے آج تک اس کا اظہار نہیں کیا تھا اب میں چلو کر تا ہوں۔ اس کی پہلی خلوت کی گفتگو کی بھی سی ڈی بنائی ہے جب انکار کریں گے تو میں اس کو بھی لاؤں گا۔

اس نے کہا میں تین طلاق کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں اہل حدیث نہیں میری مجبوریاں تھیں تو میں گیا تھا۔ میں تو دیوبندی ہوں۔ میں نے کہا اگر آپ دیوبندی ہیں تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ۔ آپ تشریف لائیں مولانا آئے اس وقت میں جیل میں تھا۔ مولانا کو ساتھی لائے انہوں نے تحریر لکھی اپنے ہاتھ سے دستخط کر دیے پھر مولانا نے ویڈیو اپنا بیان ریکارڈ کرایا ڈیڑھ دو گھنٹے کا۔ اس نے بیان ریکارڈ کرایا کہ غیر مقلدوں

کو میں نے کیوں چھوڑا ہے یہ غلط یہ غلط۔ میں نے وہ بھی ریکارڈ نہیں کرایا میں تو تھا ہی اندر (جیل میں) باہر تھا ہی نہیں خیر یہ میرے ساتھ ایک عرصہ تک چلتے رہے لاہور سرگودھا کراچی تک ہم نے پروگرام اکھٹے کیے انہوں نے کہا جگہ دو میں نے اس کو راولپنڈی کرائے کا ایک مکان لے کر دیا۔ کہتا ہے مجھے بڑی مسجد دو میرے پاس بڑی مسجد نہیں تھی۔

میں نے لاہور مولانا عبد الشکور حقانی دامت برکاتہم سے رابطہ کیا مولانا نے اپنے احباب سے مشورہ کرکے مسجد دلوادی۔ کوہاٹی صاحب نے کہا مسجد چھوٹی ہے مجھے بڑی دو۔ میں نے کہا بڑی کہاں سے دیں میرے اپنے مدرسہ میں مسجد نہ چھوٹی ہے نہ بڑی ہے پکی ہے نہ کچی (اب الحمد للہ مسجد بن چکی ہے) میں نے کہا میرے مدرسے میں مسجد بھی نہیں ہے میں تمہیں شاہی مسجد بنا کر کہاں سے دوں۔ مسجد دو۔ نہیں ہے۔ پیسے دو۔ نہیں ہیں۔ مدرسہ بناؤ بھائی گنجائش نہیں ہے کیا کریں۔؟ کہتا ہے مولانا عبد الشکور حقانی کا مدرسہ بن سکتا ہے تو میرا نہیں بن سکتا؟ میں نے کہا مولانا عبد الشکور حقانی نے تو بیس سال محنت کی ہے مطلب یہ ہے کہ یوں باتیں چلتی رہیں چلتی رہیں میں بالآخر صادق کوہاٹی سے رابطہ منقطع کر دیا آج نہیں رمضان سے قبل کم از کم آج سے ڈیڑھ ماہ گزرا ہوگا کہ میں نے فون نہیں کیا میں نے رابطہ بالکل منقطع کر دیا کہ مولانا کے بار بار مطالبے میرے بس میں نہیں ہیں اور جہاں مولانا بیان کرتے اتنی غلط اور اتنی سخت زبان استعمال کرتے کہ اسٹیج پر بھی آدمی کو سنتے شرم آتی۔

میں نے بارہا کہا کہ مولانا اس زبان کو بدلیں یہ زبان دیوبندیت کے اسٹیج پہ نہیں چلتی۔ آپ زبان بدلیں تو خرچا وغیرہ جو اللہ توفیق دے گا وہ ہوتا رہے گا اب بعد

میں مجھے پتہ چلا کہ کوہاٹی صاحب پھر غیر مقلد ہوگئے ہیں، ہوگئے ہوں گے۔ اب سی ڈی آگئی ہے میں نے کہا بہت اچھا اب سی ڈی کہاں ہے؟ میں نے کہا وہ دیکھو۔ آپ کہتے رہے غیر مقلد جھوٹے ہیں کہتا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں میرے پاس ایک ویڈیو ریکارڈنگ پڑی ہے بند کمرے کی کہتا ہے یہ طالب الرحمٰن نہیں یہ طالب الشیطان ہے۔ عبد الرحمٰن شاہین نہیں عبد الرحمٰن لکھی ہے۔ یہ لفظ ہیں تو اصل میں یوں بدلنے کا اعتبار نہیں ہوتا۔ وہ دیوبندی ہوئے تھے ہمارے پاس آئے تھے ہم نے قبول کیا تھا۔ اب چلے گئے ہیں ہم نے تب بھی قبول کر لیا ہے۔ وہ آئے تھے ہم نے کہا ٹھیک ہے وہ چلے گئے ہم نے کہا پھر بھی ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا میں نے کہا نہ ہم جھوٹ بولتے ہیں نہ ہم غلط بات سے کام لیتے ہیں۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے اللہ ہمیں اغراض سے پاک صاف اپنے مسلک پہ رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

قرآن و سنت کانفرنس

جامع مسجد اسامہ، سلطان پور حویلیاں

فہرست

خطبہ مسنونہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضلہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولنا محمدا عبدہ ورسولہ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

پ28 سورۃ الحشر آیت نمبر 7

عن علی رضی اللہ عنہ قال إنی قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقول ألا إنہا ستکون فتنۃ فقلت ما المخرج منہا یا رسول اللہ؟ قال کتاب اللہ فیہ نبأ ما کان قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم وھو الفصل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی فی غیرہ أضلہ اللہ وھو حبل اللہ المتین وھو الذکر الحکیم وھو الصراط المستقیم ھو الذی لا تزیغ بہ الأھواء ولا تلتبس بہ الألسنۃ ولا یشبع منہ العلماء ولا یخلق علی کثرۃ الرد ولا تنقضی عجائبہ ھو الذی لم تنتہ الجن إذ سمعتہ حتی قالوا {إنا سمعنا قرآنا عجبا یہدی إلی الرشد من قال بہ صدق ومن عمل بہ أجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا إلیہ ھدی إلی صراط مسقیم۔

ترمذی ج2 ص118 رقم الحدیث 2906

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي، فَإِنَّ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنَ النَّاسِ لا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ۔

شرح السنۃ جز 1 ص 36

عن علی قال قلت : یا رسول اللہ إن نزل بنا أمر لیس فیہ بیان أمر ولا نھی فما تأمرنا قال تشاورون الفقھاء والعابدین۔

المجم الاوسط ج1 ص172

یارب صــــل وســــلم دائمــــا ابــــدا
علی حبیبــــك خــــیر الخلــــق کلھــــم
هــــو الحبیــــب الــــذی ترجی شــــفاعته
لــــکل هــــول من الاهــــوال مقــــتحم

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھاکے پھول برسائے
سلام اس پر جو خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیتا تھا
سلام اس پر کہ جو گالیاں سن کر دعائیں دیتا تھا
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا

سلام اس پر جو بھوکا رہ کر اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر جس کھول دیں مشکیں اسیروں کی
سلام اس پر کہ جس نے بھر دی جھولیاں فقیروں کی

کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو انکاری ہے
اس کوئے طلب میں ہم نے بھی دل نذر کیا جاں واری ہے
کچھ اہل ستم کچھ اہل حشم میخانہ گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کے چھوڑدیا دیکھا کہ یہ پتھر بھاری ہے
زخموں سے بدن گلزار سہی تم اپنے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

تمہید:

میرے نہایت معزز واجب الاحترام علماء کرام اور میرے نہایت قابل صد احترام بزرگو مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوانو اور دوستو، بزرگو! ہماری آج کی کانفرنس کا عنوان ہے "قرآن وسنت کانفرنس" آپ حضرات کے سامنے ممکن ہے کہ اس کانفرنس کا عنوان اس طرز پر پہلی بار آیا ہو عموماً ہمارے ہاں جو جملے استعمال کیے جاتے ہیں وہ ہوتے ہیں قرآن وحدیث لیکن ہم نے قرآن وحدیث کا عنوان بدل کر قرآن وسنت کی بات کی ہے اس لیے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں قرآن مقدس بھی عطا فرمایا اور اس قرآن کریم کو سمجھانے کے لیے اللہ جل مجدہ نے اپنا پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بھی عطا فرمایا۔ اللہ رب العزت نے قرآن دیا قرآن کے ساتھ اللہ رب العزت نے پیغمبر عطا کیا۔ اگر اللہ پیغمبر

کو درمیان میں واسطہ نہ بناتے براہِ راست اللہ یہ قرآن عطا فرماتے اس قرآن کو اٹھانے کی ہمت اس انسان کے اندر نہ تھی۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں اعلان فرمایا۔

لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

پ28 سورۃ الحشر آیت21

اگر اس قرآن کو میں پہاڑ پہ اتار دیتا تو یہ پہاڑ قرآن کے اس بوجھ کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ اس قرآن کو اٹھانا پہاڑ کے بس میں نہیں تھا۔

جلال اور جمال:

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یا اللہ! جس قرآن کو اٹھانے کی پہاڑ میں ہمت نہ تھی ہم دیکھتے ہیں کہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا ایک نو سال کا بچہ قرآن کو اٹھالیتا ہے جس قرآن کو اٹھانے کی ہمت پہاڑ میں نہ تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی ایک معصوم سات سال کی بچی اپنے سینے میں قرآن کو اٹھالیتی ہے آخر کوئی وجہ تو ہو گی؟

جلالی کلام براستہ جمالی لسان:

دارالعلوم دیوبند کے 40 سالہ مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب نور اللہ مرقدہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں فرماتے ہیں پہلے مثال سمجھو ایک سورج ہے ایک چاند ہے سورج کی روشنی اپنی ہے مگر چاند کی روشنی اپنی نہیں ہے آدمی جون اور جولائی کی گرمی میں کپڑے اپنے بدن سے اتار کے سورج کے سامنے بیٹھے انسان کا وجود سورج کی تپش کو برداشت نہیں کر سکتا اور اگر دوپہر کو انسان سورج کو دیکھنا چاہے تو انسان کی آنکھیں سورج کی روشنی کو برداشت نہیں کر سکتی لیکن اگر

چودھویں رات کو چاند نکل آئے اور آپ اپنے جسم سے قمیض اتار دیں اور چاند کے سامنے بیٹھیں تو جسم اس چاند کی میٹھی میٹھی حرارت کی وجہ سے یہ جسم راحت محسوس کرتا ہے اور اگر چاند چودھویں کا ہو اور آپ اوپر نگاہ اٹھا کر دیکھیں تو چاند کو دیکھنے میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ وجہ کیا ہے؟ ایک طرف سورج کا جلال ہے دوسری طرف چاند کا جمال ہے جب سورج اپنے جلال پہ آیا اس کو دیکھنے کی آنکھ میں ہمت نہیں ہے سورج اپنے جلال پہ ہے اس کو برداشت کرنے کی وجود میں سکت نہیں۔

لیکن سورج کی جلالی روشنی جب چاند کے جمال سے ہو کر آئی ہے پھر اس کے دیکھنے میں انسان کو مزہ آتا ہے جب سورج کی حرارت چاند کے جمال گزری ہے پھر انسان کو لذت آتی ہے۔ تو رب کا کلام جلالی تھا لیکن پیغمبر کے جب جمالی سینہ پہ اترا ہے تو وہ قرآن جس کو پہاڑ میں اٹھانے کی ہمت نہ تھی یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کی برکت ہے کہ سات سال کا بچہ بھی قرآن اٹھا لیتا ہے۔

تو قرآن کریم کو ہم تک پہنچانے میں واسطہ اللہ رب العزت نے ایک پیغمبر کی ذات کو بنایا۔ میں کہتا ہوں یہ بنیادی گفتگو آپ ذہن نشین فرمالیں تو پھر اگلی بات سمجھنا بہت آسان ہو گی۔

جلالی اور جمالی کلام کے اثرات:

اللہ نے براہِ راست قرآن نہیں دیا بلکہ درمیان میں پیغمبر کو واسطہ بنایا ہے اس لیے کہ اللہ کا جلالی کلام انسان کے بس میں نہیں تھا کہ اس کو سہ سکتا تو رب نے اپنے جلال اور امت کے درمیان اپنے پیغمبر کو واسطہ بنا دیا ہے۔ یہی بات میں کہتا ہوں کبھی کبھی آپ دیکھیں ناں ایک مولوی ہے اور ایک قاری ہے عموماً قاریوں میں اکثر

بنسبت مولویوں کے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ قاری ہر وقت جلالی کلام کو دوہرا رہا ہوتا ہے۔ تو جلال کا اثر تو پڑے گا ناں۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ قاری صاحب اپنے جلال کو کم کرنے کے لیے کبھی شیخ کی صحبت میں کچھ وقت گزاریں۔ اگر شیخ کی صحبت میسر نہ ہو تو بستر اٹھا کے چند دن تبلیغی جماعت میں لگائے۔ ان شاء اللہ کچھ جلال میں کمی واقع ہو جائے گی۔ جلال اور جمال میں بڑا فرق ہے ناں۔ اللہ ہمیں اپنے جمال کے پرتو عطاء فرمائے۔ جلال کو سہنا انسان کے بس میں نہیں ہے جمال انسان سہہ سکتا ہے جلال اور جمال پہ میں ایک بات کہتا ہوں۔ آپ حضرات نے دیکھا کہ پانچ نمازیں فرض ہیں لیکن فجر، مغرب اور عشاء میں قرات جہراً ہوتی ہے۔ ظہر اور عصر میں قراۃ سراً ہوتی ہے آخر اس میں کوئی حکمت تو ہوگی ناں۔

سری اور جہری قرات کے رموز:

اس میں حکمتیں کئی ہیں کہ فجر، مغرب اور عشاء میں قرات بلند آواز سے ہے جسے جہری کہتے ہیں ظہر، عصر میں قرات آہستہ آواز سے ہے جسے سِرّی کہتے ہیں دن کی نماز میں سراًاور رات کی نماز میں جہراً۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کی دو صفتیں ہیں:

- ✓ ایک جلال ہے۔
- ✓ دوسری جمال ہے۔

دن کو صفتِ جلال کا ظہور ہے رات کو صفتِ جمال کا ظہور ہے اور جب بڑا جلال کے اندر آجائے اس کے سامنے بولنے کی ہمت کوئی نہیں کرتا۔ لیکن جب بڑا جمال کے اندر ہو تو پھر چھوٹے بڑوں کے سامنے بول پڑتے ہیں۔ اس لیے آدمی دن کو بولنے کی ہمت نہیں کرتا دن کو آہستہ آہستہ پڑھتا ہے لیکن جوں ہی سورج غروب

ہوتا ہے ناں۔ پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قاری وجد میں آکر تلاوت کرتا ہے اللہ کی صفت جمال جو آگئی جلال اور جمال میں بڑا فرق ہے۔

خیر! میں نے پہلی بات عرض کی ہے اللہ کے کلام اور ہمارے درمیان پیغمبر کا واسطہ ضروری تھا۔ جلالی کلام کو ہم برداشت نہ کرسکتے اگر درمیان میں پیغمبر کا جمالی سینہ اور پیغمبر کی جمالی زبان مبارک نہ ہوتی۔

متن قرآن اور شرح قرآن:

پھر پیغمبر اور ہمارے درمیان ایک واسطہ ہے اس واسطے کا نام ہے اصحاب پیغمبر۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کے واسطے سے یہ قرآن ہمیں ملا ہے اب اس پر بھی لوگ اعتراض کرسکتے تھے۔ یہ عجیب بات ہے اللہ نے قرآن کریم جو پیغمبر کو دیا ہے وہ بغیر لکھے ہوئے دیا ہے اور پیغمبر نے جو قرآن کریم صحابہ کو دیا ہے وہ بغیر لکھے ہوئے دیا ہے لیکن جو صحابہ نے ہمیں قرآن دیا ہے وہ لکھ کر دیا ہے۔ کہیں صحابہ نے قرآن بدل نہ دیا ہو کہیں اس میں تحریفات نہ کردی ہوں العیاذ باللہ مرضی کے ساتھ قرآن میں مداخلت نہ کی ہو۔ یہ اعتراض ہوسکتا تھا ناں؟

یہ اعتراض اہل تشیع نے کیا ہے روافض نے کیا ہے خالق نے اس اعتراض کا جواب بھی قرآن میں عطا فرمایا ہے قرآن کریم کا ایک متن ہے ایک قرآن کریم کی شرح ہے سورۃ فاتحہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یہ قرآن کا متن ہے الم سے لے کر والناس تک یہ پوری قرآن کی شرح ہے قرآن کا متن ختم ہوا شرح شروع ہوتی ہے اللہ نے شرح کو شروع کرتے وقت اس سوال کا جواب دیتے ہیں تمہارے ذہن میں سوال آسکتا تھا کہ رب نے قرآن پیغمبر کو بن لکھے دیا پیغمبر نے صحابہ کو قرآن بن لکھے

دیا۔ تو صحابہ نے لکھ کر جو دیا ممکن ہے بدل دیا ہو۔

صحابہ دین متین کے امین ہیں:

صحابی نے لکھ کر جو دیا ممکن ہے درمیان میں اضافہ کر دیا ہو اللہ نے فرمایا نہیں ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۔ علماء تو بڑی آسانی کے ساتھ سمجھتے ہیں عوام کے لیے ایک بات کہتا ہوں۔ عربی زبان کیا، پنجابی، اردو، پشتو، ہر زبان میں اشارے ہوتے ہیں قریب یا بعید کے لیے اگر کوئی چیز موجود ہو یا سامنے ہو تو اسم اشارہ قریب کا استعمال ہو گا جیسے ہم "یہ" کہتے ہیں۔ اگر کوئی چیز غائب ہو یا چیز دور ہو وہاں اسم اشارہ بعید کا آتا ہے جیسے ہم "وہ" کہتے ہیں۔ اب اگر چیز موجود اور سامنے ہو اسے کہتے ہیں "یہ" عربی میں کہتے ہیں "ھٰذا" اگر کوئی چیز دور اور غائب ہو عربی میں کہتے ہیں "ذالك" سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ نے جو قرآن ہمیں دیا ہے یہ قرآن غائب تو نہیں ہے قرآن تو موجود ہے یہ قرآن بعید تو نہیں ہے۔ یہ قرآن قریب ہے اللہ فرماتے الم ھٰذا الكتاب لا ریب فیه۔ یہ جو قرآن ہے اس قرآن میں کوئی شک نہیں ہے اللہ نے "ذٰلك" "وہ" کیوں فرمایا؟ اُس قرآن میں کوئی شک نہیں ہے۔ مفسرین کے حوالے سے یہ جواب بڑا ہی لاجواب ہے۔ اس کا جواب کیا تھا کہ رب کے علم میں تھا آئندہ یہ اعتراض ہونا تھا ممکن ہے صحابہ نے بدل دیا ہو۔ تو رب نے فرمایا الم ذالك ارے:

- وہ قرآن جو ابو بکر رضی اللہ عنہ لکھوا کر دے گا۔
- ذالك وہ قرآن جو عمر بن خطاب لکھوا کر دے گا۔
- ذالك وہ قرآن جو عثمان لکھ کر تمہیں دے گا۔
- ذالك وہ قرآن جو علی لکھ کر تمہیں دے گا۔

❖ ذالكوہ قرآن جو امیر معاویہ لکھ کر تمہیں دیں گے۔

❖ ذالكوہ قرآن جو حضرت زید لکھ کر دیں گے۔

جو میں نے قرآن پیغمبر کو دیا ہے اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے جو پیغمبر نے صحابہ کو دیا ہے اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔ میں نے بن لکھے دیا وہ بھی لاریب ہے میرے پیغمبر نے بن لکھے دیا وہ بھی لاریب ہے لیکن جو صحابہ تمہیں دیں گے الکتاب وہ لکھا ہوا ہوگا۔لاریب فیہ جو صحابی لکھ کر دے تم نے اس میں بھی شک نہیں کرنا۔

اس کے اندر بھی شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس لیے ہم کہتے ہیں قرآن ہوناں تو کوئی کہتا ہے قرآن پاک کوئی کہتا ہے کلام پاک کوئی کہتا ہے کتاب پاک یہ تین الفاظ استعمال کیوں کرتے ہیں؟

- جب اس کا تکلم رب کرتا ہے اسے "کلام پاک" کہتے ہیں۔
- جب اس کا تکلم پیغمبر ادا کرتا ہے اسے "قرآن" کہتے ہیں۔
- جب صحابی لکھتا ہے تو پھر اس کو "کتاب" کہتے ہیں۔
- اللہ کے تکلم سے "کلام اللہ" بنتا ہے۔
- پیغمبر کے پڑھنے سے "قرآن" بنتا ہے۔
- صحابی کی تحریر سے "کتاب اللہ" بنتا ہے۔

اگر صحابی کو چھوڑدیں تو پھر کتاب اللہ ثابت ہی نہیں ہوتی۔

قرآن تک پہنچنے کے واسطے:

اس لیے میں کہتا ہوں لوح محفوظ میں تھا وہ کیسے لکھا تھا۔ تیرے علم میں نہیں ہے میرے پاس آیا ہے مجھے معلوم ہے قرآن کیوں آیا ہے تو اللہ نے سب

اشکالات کو صاف کر دیا۔ اس لیے ہم کہتے ہیں قرآن اللہ کا ہے۔ اصل دین اللہ کا قرآن ہے لیکن قرآن تک پہنچنے کے لیے نمبر ایک پیغمبر چاہیے قرآن تک پہنچنے کے لیے نمبر دو پیغمبر کے صحابہ چاہییں یہ واسطے چاہییں اگر یہ دو واسطے درمیان سے نکال دیے جائیں پھر قرآن سمجھ میں نہیں آتا۔ اب معلوم ہوا کہ الفاظ قرآن کے لیے ہمیں پیغمبر کی ضرورت ہے الفاظ قرآن کے لیے ہمیں پیغمبر کے صحابی کی بھی ضرورت ہے۔ اگر صحابہ کو چھوڑ دیا جائے تو الفاظ قرآن سمجھ میں نہیں آتے۔ اچھا اگر صحابہ کو چھوڑ دیا جائے تو پھر معانی قرآن سمجھ میں نہیں آتے۔ جب الفاظ قرآن سمجھ نہیں آتے پھر معانی قرآن کیسے سمجھ آئیں گے؟

پیغمبر نے تو صحابہ کو سمجھا دیا صحابہ نے پیغمبر سے سیکھا، صحابہ دنیا سے رخصت ہو گئے ہمیں قرآن کون سمجھائے گا؟ کوئی ہمیں بھی سمجھانے والا ہونا چاہیے۔ بنیادی طور پہ قرآن کے تین حق بنتے ہیں۔ حقوق علماء نے کسی نے پانچ کسی نے سات بیان کیے خلاصہ طور پہ تین حق بنتے ہیں۔

حقوق قرآن:

- ❖ قرآن کی تلاوت کرنا۔
- ❖ قرآن کریم کو سمجھنا۔
- ❖ قرآن کریم پر عمل کرنا۔

یہ تین حق بنتے تھے۔ ایک ہے قرآن کو پڑھنا کوئی دنیا کا شخص یہ نہیں کہتا۔ کہ آدمی قرآن پڑھ سکتا ہے بغیر استاد کے۔ کوئی نہیں کہتا کہ آدمی قرآن پڑھ سکتا ہے بغیر قاری کے۔

- دیوبندی ہو اس کا نظریہ بھی یہی ہے کہ قرآن کے لیے قاری چاہیے۔
- بریلوی ہو اس کا بھی یہی نظریہ ہے قرآن کے لیے تمہیں قاری چاہیے۔
- اگر غیر مقلد ہو یہی نظریہ ہے قرآن پڑھنے کے لیے تمہیں قاری چاہیے۔

معلوم ہوا کہ جب تک قاری نہ ہو الفاظ قرآن ثابت نہیں ہوتے۔ لیکن قاری سے دلیل نہیں مانگی جاتی بغیر دلیل کے قاری سے قرآن پڑھا جاتا ہے۔

تعلیم قرآن اور تقلید:

کوئی ایک غیر مقلد اس دھرتی پر ثابت نہیں کیا جاسکتا جو قاری کے پاس جائے قاری نورانی قاعدہ کھول کر بیٹھ جائے یہ پوچھے دلیل دو وہ کہے یا یہ کہے جی دلیل دو وہ کہے یا یہ کہے دلیل دو اگر حفظ میں قاری کہہ دے ہمزہ لام زبر "ال" ح م زبر "حم" دال پیش دُ الحمد کوئی غیر مقلد نہیں کہتا قاری صاحب آپ نے ہمزہ پر زبر کیوں پڑھی ہے آپ نے لام پہ سکون کیوں پڑھا ہے آپ نے دال کے آخر میں ضمہ کیوں دیا ہے کوئی نہیں پوچھتا اگرچہ صرف و نحو کے بعد گرائمر کے بعد تو سمجھ لے گا ہمزہ وصلی تھا۔ یہ مفتوح ہوتا ہے لام تعریف کا تھا یہ ساکن ہوتا ہے دال مبتدا کی ہے یہ مرفوع ہوتی ہے۔ یہ دلائل بعد میں آئیں ہیں لیکن یہ دلائل بھی وہی دے گا جو گرائمر کو جانتا ہے۔ غیر مقلد تو گرائمر کا دشمن ہے۔ گرائمر کا تعلق عقل سے ہے یہ عقل کا دشمن ہے اس کو تو گرائمر آ نہیں سکتی۔ اس کے پاس دلیل کوئی نہیں تھی۔

میں کہتا ہوں بغیر دلیل کے اس سے پوچھو آپ نے الحمد پہ ہمزہ کے اوپر زبر کیوں پڑھی؟ کوئی دلیل نہیں تھی اگر بغیر دلیل کے شریعت پر عمل کر لینا یہ شرک ہے تو کیا بغیر دلیل کے قرآن لینا یہ شرک نہیں تھا۔ گیا تھا مدرسہ میں قرآن پڑھنے

کے لیے اور مشرک بن کے واپس آ گیا۔ میں کہتا ہوں نمبر ایک حق تو یہ تھا نا کہ قرآن کو پڑھنا۔ پڑھو گے کیسے؟ جیسے پیغمبر پڑھ کے سنائے۔ پیغمبر کیسے پڑھے گا؟ جیسے صحابی پڑھ کے سنا رہا ہے صحابی نے کیسے پڑھا؟ جیسے تابعی پڑھ کے سنا رہا ہے۔ تابعی نے کیسے پڑھا؟ جیسے تبع تابعی نے پڑھ کے سنایا ہے۔ الحمد کے شروع میں ہمزہ کی زبر ہے۔

❖ یہ تب تک ثابت نہیں ہوتی جب تک تو اعتماد نہ کرے۔

❖ یہ ثابت نہیں ہوتی جب تک تو اجماع امت کو نہ مانے۔

❖ یہ ثابت نہیں ہوتی جب تک تو قاری پر اعتماد نہ کرے۔

لوٹ کے بدھو گھر کو آئے:

یہ جو تو نے بھونک ماری ہے کہ نہیں جی اگر مسئلہ پوچھو اور دلیل نہ دو تو شرک ہے بغیر دلیل کے بات ماننا یہ شرک تھا۔ کیوں اتباع کا معنیٰ یہ تھا کہ بغیر دلیل کے بات مانو یہ پیغمبر کے ساتھ خاص ہے۔ تو توں نے جب اپنے بیٹے کو پڑھنے کے لیے مدرسے میں بھیجا تیرے بیٹے نے دلیل پوچھی ہے؟ قاری سے کہہ تو نے الحمد کے ہمزہ کے اوپر زبر کیوں پڑھی ہے؟ بغیر دلیل کے پڑھا پھر وہ مشرک بن گیا ناں۔ گیا تھا مدرسہ میں قاری بننے کے لیے اور گھر آیا تو مشرک بن کے آ گیا۔

اعتماد شرطِ اوّل ہے:

میں کہتا ہوں قرآن کریم کا لفظ بھی تب تک ثابت نہیں ہوتا جب تک قاری پہ اعتماد نہ کرو معنیٰ ثابت نہیں ہوتا فقیہ پر اعتماد نہ کرو عمل ثابت نہیں ہوتا جب تک شیخ وقت پر اعتماد نہ کرو۔ اعتماد کرو گے تینوں چیزیں آ جائیں گی اعتماد نہیں کرو گے تو کوئی بھی چیز نہیں آئے گی صرف الفاظ قرآن کے لیے ہم پیغمبر کے بھی محتاج ہیں پیغمبر کے

صحابہ کے بھی بولیں (سامعین .... محتاج ہیں) اگر صحابہ درمیان سے نکال دو الفاظ قرآن ثابت (سامعین... نہیں ہوتے)

اطاعت رسول یا بغض صحابہ:

توجہ رکھنا! میں نے ایک بات کرنی ہے اگر پیغمبر کے صحابہ کو درمیان سے نکال دو پھر الفاظ قرآن ثابت نہیں ہوتے۔ ضرور تجھے پیغمبر کے صحابی کو حجت ماننا پڑے گا اگر حجت نہیں مانتا الفاظِ قرآن بھی ثابت نہیں ہوتے ۔ بد بخت جو تو نے امت کو درس دیا اطیعوا اللہ کے نام پہ فقہاء سے دور کیا اطیعوا الرسول کے نام پہ فقہاء سے دور کیا۔ اطیعوا اللہ اطیعوا الرسول کے نام پہ عمر بن خطاب سے دور کیا عثمان و علی سے دور کیا اصحاب پیغمبر سے دور کیا۔ کیوں رب نے حکم دیا تھا اللہ کی اطاعت کا ہم صحابی کی بات کیوں مانیں؟

صحابہ معیار حجت اور غیر مقلدین کا نظریہ:

میرا سوال اگر تو نے صحابی کی بات نہیں ماننی تو پھر قرآن ہی ثابت نہ ہو اناں پھر نظریہ غلط ہو گیا جو نواب صدیق حسن خان دیتا ہے کہ صحابہ حجت نہیں ہیں۔ اس کا بیٹا نور الحسن بیان کرتا ہے اصحاب پیغمبر حجت نہیں ہیں۔

عرف الجادی ص 101

یہ جو غیر مقلدین نے نظریہ بیان کیا "اصحاب پیغمبر حجت نہیں ہیں" ہم آج تک سمجھے ہی نہیں ہیں۔ لوگ یہ سمجھتے رہے کہ غیر مقلد امام ابو حنیفہ کا دشمن ہے لوگ یہ سمجھتے رہے کہ یہ امام شافعی کا دشمن ہے۔ رب کعبہ کی قسم! نہیں یہ دھوکا لگا غیر مقلد امام ابو حنیفہ کا دشمن بعد میں ہے پیغمبر کے صحابہ کا دشمن پہلے ہے، صحابہ کا دشمن بعد

میں ہے خود پیغمبر کی ذات کا دشمن پہلے ہے اگر نہیں یقین آتا "طریق محمدی" اٹھا کے دیکھ لیجئے۔ طریق محمدی اٹھا کر دیکھ لیجئے محمد جونا گڑھی نے لکھا ہے کہتا ہے تم امام کی بات کرتے ہو تم صحابی کی بات کرتے ہو کہتا ہے اگر نبی بغیر وحی کے بات کہہ دے ہم پیغمبر کی بات کو حجت نہیں مانتے تم صحابہ کی بات کرتے ہو۔

طریق محمدی

یہ کیا کہتے ہیں ہم پیغمبر کی بات کو بھی (سامعین.... نہیں مانتے) یہ ہے اطیعوا الرسول لیکن پیغمبر کی بات کو بھی (سامعین .... حجت نہیں مانتے) صحابہ کی بات کو بھی نہیں مانتے۔ میں کہتا ہوں تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے تم نے سمجھا ہی نہیں غیر مقلد کتنا بڑا دشمن تھا دین کا۔ ہم نے سمجھا ہی نہیں کتنا بڑا بدعقیدہ تھا ہمارے علم میں نہیں اس کے نظریات کیا تھے؟ ہم اس کو توحیدی بھائی سمجھے۔

میں سندھ میں گیا ہوں بلوچستان میں گیا ہوں کشمیر میں گیا ہوں پنجاب کے چپہ چپہ پر گھوما ہوں غیر مقلدین کے اداروں کے سامنے کھڑے ہو کر میں نے اس بدعقیدہ کو للکارا ہے لیکن آج تک بحمد اللہ آج تک ہمارا جواب کوئی نہیں دے سکا نہیں غلط فہمی تھی کوئی کہتا ہے امین اللہ پشاوری کوئی کہتا ہے عبد السلام رستمی میں پشاور کی سرزمین پہ علماء کی موجودگی میں کہتا ہوں اگر عبد السلام رستمی نے غیرت کا دودھ پیا ہے وہ چیلنج کرے میں قبول کرتا ہوں نورستانی چیلنج کرے میں قبول کرتا ہوں تم تیار کر لو امین اللہ پشاوری کو۔ تمہیں غلط فہمی ہے تم نے شیخ شیخ کہہ کے اس کو سر پہ بیٹھا لیا ہے یہ شیخ نہیں ہے اگر شیخ ہوتا جہالت کی باتیں نہ کرتا۔

استقامت اور علماء دیوبند:

آپ یقین کریں جب اس کی باری آئے گی میں تذکرہ کروں گا عبد السلام نے کون سی جہالت کی باتیں کی ہیں تمہارے ہاں شیخ ہو گا میرے ہاں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے جو میرے امام پہ بھونکتا ہے میرے ہاں اس کی جوتی کی نوک کے برابر بھی قیم ت نہیں ہے۔ جو میرے امام پہ تبرا کرتا ہے رب کعبہ کی قسم! میں اس کی دستار کو قیمتی نہیں سمجھتا۔

- میرے ہاں قیمت ہے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی۔
- میرے ہاں قیمت ہے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی۔
- میرے ہاں قیمت ہے شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی کی۔
- میرے ہاں قیمت ہے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی۔
- میرے ہاں قیمت ہے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کی۔

تم اپنا عقیدہ بیان کرو تم سو بار بیان کرو تمہیں کوئی نہیں روکتا۔ لیکن میرے اکابر پر بھونکنے کی تم نے کوشش کی تو میرے رب نے چاہا میں تمہاری زبان کو لگام دوں گا ان شاء اللہ۔ تمہاری جرات نہیں ہے کہ تم ہمارے اکابر کے خلاف زبان درازی کرو۔ بحمد اللہ ہمارا علماء دیوبند سے تعلق ہے بزدلی ہمارے قریب بھی نہیں گزری تم تو جیل سے اتنے ڈرتے ہو عبد السلام رستمی ڈرتا ہے ایک مقدمہ 302 کا آگیا مذہب بدل دیا رہائی کے لیے۔ بحمد اللہ تمہارے اس خادم نے تین مرتبہ 302 کی بنیاد پہ جیل کاٹی ہے آج تک میں نے مؤقف نہیں بدلا تجھ سے دو سال برداشت نہیں ہوئے میں نے سات سال جیل کاٹی ہے۔ ہم نے آج تک مؤقف نہیں بدلا۔ آپ یقین کیجئے تین تین سال کا

عرصہ مسلسل میں نے پاؤں میں بیڑیاں باندھ کر جیل کاٹی ہے۔ہم نے آج تک مؤقف نہیں بدلا ہمارا تعلق اکابر علماء دیوبند سے ہے۔ یاد رکھو! ہمارا تعلق:

- ❖ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سے ہے جیل سے جنازہ اٹھا ہے مؤقف نہیں بدلا۔
- ❖ امام احمد بن حنبل سے ہے کوڑوں نے جان لی ہے مؤقف نہیں بدلا۔
- ❖ حسین احمد مدنی ہمارے اکابر کی زندگیاں گزر گئیں لیکن مؤقف نہیں بدلا۔

جو مؤقف بدل جائے تم توحیدی کہہ دو میں اس کو توحیدی نہیں مانتا۔

تم سارے کیوں نہیں بولتے ڈرتے ہو کیا۔ اللہ کے بندوں اگر مناظرہ ہو گیا تم نے کرنا ہے یا میں نے کرنا ہے؟ تمہیں کیا ڈر ہے اگر جیل آنی ہے تو مجھ پر آنی ہے تمہیں کیا ڈر ہے اگر پشاور کی حکومت گرفتار کرے گی تو مجھے کرے گی۔

یہی گھوڑا یہی میدان:

میں چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں میں نے تمہیں للکارا ہے تم میرے خلاف F.I.R درج کراؤ۔ تم عدالت میں مناظرہ کرلو۔ میں اس کے لیے بھی تیار ہوں تم میدان لگا کر تو دیکھو ناں۔ بند کمرے میں بیٹھ کے بھونک لینا بہت آسان ہے کتاب لکھ کے سعودیہ بھیج کے ریال کما لینا بہت آسان ہے۔ لیکن سٹیج سجا کر بات کرنی بہت مشکل ہے اگر عبد السلام رستمی کا کوئی ایجنٹ یہاں پر موجود ہو امین اللہ پشاوری کا کوئی چہیتا یہاں موجود ہو اگر نورستانی کا کوئی ٹاؤٹ یہاں پہ موجود ہو آؤ میں تمہیں جرات کے ساتھ کہتا ہوں اسٹیج تم لگاؤ جلسہ تم کرو اپنے ادارے میں کرو اشتہار تم شائع کرو اس کے پیسے میں ادا کروں گا۔ ایک طرف نام میرا لکھ دو ایک طرف نورستانی کا لکھ دو ایک طرف میرا لکھ دو ایک طرف امین اللہ پشاوری کا لکھ دو۔ اسٹیج تمہارا ہو گا اشتہار تم

لگاؤاس کے پیسے میں ادا کر دوں گا۔ مجمع عام میں بات کرو میں اپنے مؤقف پہ دلائل دوں گا میرے دلائل کو تم توڑو تم اپنے مؤقف پہ دلائل دو تمہارے دلائل کو میں توڑتا ہوں عوام میرے حق میں فیصلہ دے مجھے مان لو تمہارے حق میں فیصلہ دے تمہیں مان لوں گا۔ بات ٹھیک ہے یا غلط؟ (سامعین ... ٹھیک ہے)

ہم تو کہتے ہیں تم میدان لگا کر تو دکھاؤناں۔ تم میدان لگاؤ میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری علم کی سطح کتنی ہے؟ بند کمروں میں بیٹھ ے شوشے چھوڑنا بڑا آسان ہے ڈھکوسلے مارنا بڑا آسان ہے۔ وسوسے ڈالنا بڑا آسان ہے سامنے آکر دلائل دینا بڑا مشکل ہے تمہارے پاس وسوسے موجود ہیں۔ میرے علم میں ہیں ان شاءاللہ یہ بحث جب چلی گی تو ابھی حضرات نے جامعہ رحمانیہ میں رکھا ہے کورس جس میں مختلف علماء آئیں گے۔ عبد السلام کے علاقہ میں بھی ہوا میں وہاں جا کر بھی کہتا رہا۔ میں نے عرض کیا وسوسے ڈالنا بڑے آسان ہیں۔ شوشے ڈالنا بڑے آسان ہیں لیکن دلائل دینے (بڑے مشکل ہیں) بند کمرے میں باتیں کرنا بڑی آسان ہیں ابھی طالب الرحمٰن نے کتاب لکھی ہے میں نے کل خیابان سرسید اس کے علاقہ میں جاکے بات کی ہے میں نے کہا میں تیرے علاقہ میں تجھے چیلنج دے کر جارہا ہوں میرے چیلنج کو قبول کر!

انٹرنیٹ پہ مناظرے کا طریقہ:

ایک غیر مقلد مجھے فون کرتا ہے کہتا ہے جی طالب الرحمٰن سے تمہارا مناظرہ کرانا ہے۔ میں نے کہا کراؤ کہتا ہے جی انٹرنیٹ پہ ہو گا میں نے کہا کراؤ انٹرنیٹ پہ میں نے کہا انٹرنیٹ میں مناظرے کی صورت یہ ہو گی مسجد طالب الرحمٰن کی ہو گی ہم آمنے سامنے بیٹھیں گے اور انٹرنیٹ براہِ راست اس کو نشر کرے گا۔ کہتا ہے یوں نہیں تم

سرگودھے ہوگے طالب الرحمٰن اسلام آباد میں ہو گا وہاں بیٹھ کے مناظرہ نشر ہو گا میں نے کہا یہ مناظرہ ہے یا ذاکر نائیک کی بڑھک ہے یہ مناظرہ نہیں ذاکر نائیک کی (سامعین ..بڑھک ہے) ذاکر نائیک بھی ایک مستقل فتنہ ہے یہ بدبخت مستقل فتنہ ہے لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتی علماء پتہ نہیں کیوں سکوت اختیار کر جاتے ہیں۔ ذاکر نائیک غیر مقلد ہے یہ مستقل فتنہ ہے اس نے امت کو وہ گمراہ کن اصول دیے ہیں پتہ نہیں آپ اس کو پڑھتے نہیں یا آپ اس کو سنتے نہیں ہو۔ اس کی کتب میں غور نہیں کرتے جس کو چند لوگوں نے سن لیا ہم بات نہیں کرتے۔ لوگ کیا کہیں گے عوام کیا کہیں گے؟ ارے تم سپاہی ہو!!! سپاہی عوام سے نہیں ڈرتے سپاہی لوگوں سے نہیں ڈرتا وہ جس کا نوکر ہو اس کی کھل کے بات کرتا ہے۔ یہ تو ذاکر نائیک نے امت میں گمراہی پھیلائی ہے۔

❖ میں نے ذاکر نائیک پہ بحمد اللہ مستقل بیان کیے ہیں۔
❖ جاوید غامدی فتنہ ہے میں نے مستقل بیان کیے ہیں۔
❖ غیر مقلدیت فتنہ ہے ہم نے مستقل گفتگو کی ہے۔
❖ مماتیت فتنہ ہے ہم نے مستقل گفتگو کی ہے۔

ہم نے اپنے اکابر علماء دیوبند کے نظریات کو بیان کیا ہے اور رب نے چاہا تو جرات کے ساتھ بیان کریں گے اور جو مؤقف بیان کریں گے اس مؤقف پہ پہرا بھی دیں گے ان شاء اللہ۔ دینا چاہیے کہ نہیں بھائی (سامعین ...دینا چاہیے)

تم کیوں ڈرتے اور گھبراتے ہو؟ تم تھوڑی سی ہمت تو کرو دلائل تمہارے پاس ہیں تقویٰ تمہارے پاس ہے طاقت تمہارے پاس ہے یہ سب کچھ تمہارے پاس

ہے لیکن پریشان بھی تم ہو، کیوں؟ اس لیے میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں دلائل موجود ہیں اکثریت موجود ہے لیکن جب غیرت ختم ہو جائے پھر لوگ پریشان ہوا کرتے ہیں جب شیر گرجنا چھوڑ دے پھر گیدڑ کی بھبکیوں سے لوگ ڈر جایا کرتے ہیں لیکن جب شیر گرجتے ہیں تو پھر گیدڑ کو چیخیں مارنے کی جرات نہیں ہوتی۔ یہ گیدڑ اس لئے باہر نکلے ہیں کہ تم شیروں نے گرجنا چھوڑ دیا ہے تم میدان لگا کر تو دیکھو ان کے لئے پاکستان کیا اس پشاور کی سرزمین پر جینا بھی مشکل ہو جائے، لیکن ہماری کمزوری ہمارے بیانات نہ کرنے کی وجہ سے نتیجہ نکلا آئے دن ایک غیر مقلد دوسرا غیر مقلد تیسرا غیر مقلد خیر اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ تو میں نے مختصر سی بات درمیان میں عرض کر دی ہے یہ تم ذہن نشین کر لو ہم بھاگنے اور دوڑنے والے (سامعین... نہیں) تم جب چاہو میدان لگا لو میں تمہیں چیلنج کر کے جا رہا ہوں یہ ریکارڈ پر موجود ہے ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ جب جنگ ہوئی تمہیں پتہ چلے گا کہ دیوبندیت جنگ لڑتی کیسے ہے؟

دیوبند ایک نظریہ کا نام ہے:

تمہیں تو دیوبند دیوبند کہتے شرم آتی ہے علم شیخ الہند سے لیا اس کے نام پہ سیاست بھی کی ہے اس کے نام پر جہاد بھی کیا اس کے نام پہ خانقاہ بھی بنائی ہے اس کے نام پہ تبلیغی جماعت بھی چلائی ہے لیکن کہتے ہیں مولانا! نہیں! دیوبند کی بات نہ کرو۔ کیوں بات نہ کریں؟

- دیوبند ایک نظریے کا نام ہے جس نے انگریز کے پاؤں اکھیڑے ہیں۔
- دیوبند ایک نظریے کا نام ہے جس نے باطل کو للکارا ہے۔

- دیوبند ایک نظریے کا نام ہے جس نے پوری دنیا میں دین کا علم بلند کیا ہے۔

پھر ہم دیوبند کا نام کیوں نہ لیں؟ ہم لیں گے اور جرات کے ساتھ لیں گے ان شاء اللہ۔ خیر میں عرض کر رہا تھا قرآن و سنت کے نام پہ۔ قرآن؛ پیغمبر کو دیا ہے رب نے ایک واسطہ درمیان میں پیغمبر ہے اور پیغمبر کے بعد کون ہیں؟(سامعین ...اصحاب پیغمبر) اصحاب پیغمبر اور غیر مقلد اصحاب پیغمبر کو حجت ؟(سامعین ... نہیں مانتے) یہ اصحاب پیغمبر کو حجت نہیں مانتا تم اس سے بات کر کے تو دیکھو۔

مسئلہ بیس تراویح اور غیر مقلدین:

غیر مقلد سے پوچھو بھائی تم بیس رکعات تراویح کیوں نہیں پڑھتے ؟ کہتا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شروع کی ہیں ہم نے کلمہ عمر کا تو نہیں پڑھا۔ ہم نے تو نبی کا پڑھا ہے ہمارے ہاں عمر رضی اللہ عنہ تو حجت نہیں ہیں اگرچہ جھوٹ بولتا ہے بیس رکعات تراویح تو پیغمبر نے بھی پڑھی ہے۔ بیس رکعات تراویح تو مرفوع حدیث میں موجود ہے لیکن یہ تو دلائل کی باتیں ہیں یہ تو مناظرہ اور جنگ کی باتیں ہیں۔ بات غلط ہے جو بات ہمارے ہاں شہرت اختیار کر گئی ہے کہ پیغمبر سے ثابت نہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث مرفوعہ کی روشنی میں بیس رکعات پڑھنا بھی ثابت ہے۔ ہم جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سنت کہتے ہیں بیس رکعت کو عمر بن خطاب کی سنت نہیں کہتے بیس رکعات کو باجماعت پورا مہینہ ادا کرنا عمر بن خطاب کی سنت کہتے ہیں اور یہ سنت غیر مقلد بھی اختیار کرتا ہے پورا مہینہ پڑھتا ہے کہ نہیں(سامعین...پڑھتا ہے) تو یہ نبی کی سنت ہے ؟(سامعین ... نہیں) تو یہ کس کی ہے؟ (سامعین.... عمر بن خطاب کی)

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی:

ایک غیر مقلد تھا میں نے لاہور میں بیان کیا تراویح کے موضوع پر پہلا بیان تھا جب پہلا بیان ہو تو بڑی تکلیف ہوتی ہے کیوں جس نے کبھی مار کھائی نہ ہو اس کو ایک بھی مارو درد تو ہوتی ہے لیکن جب بار بار مارو گے مار کھانے کی عادت پڑ جائے گی ان شاء اللہ یہ رونا چھوڑ دے گا۔ جب ایک بار جلسہ رکھو گے تو بڑا شور کریں گے پانی کی جھاگ نہیں میں کہتا ہوں پیشاب کی جھاگ کی طرح ابھریں گے نجاست کی جھاگ کی طرح آئیں گے لیکن جب تم ایک دو مرتبہ ٹکور کر دو گے پھر دوبارہ تمہارے سامنے آئیں گے (سامعین .... نہیں) میری زبان بڑی سخت ہے لیکن یہ سخت نہیں میں نے بہت نرم استعمال کی ہے جو ہم نے گالیاں سنی ہیں وہ تمہارے علم میں نہیں اگر تم اس بدبخت کو پڑھ لو جو گالیاں تمہارے اکابر کو یہ دیتا ہے اگر تم سن لو تمہاری زبان مجھ سے بھی تلخ ہو جائے۔

دودھ اور علم:

میں نے ایک جگہ پر بیان کیا دوسری مرتبہ گیا وہ ساتھی تبلیغی تھا مجھے کہتا ہے مولانا یہ حجرہ شاہ مقیم اوکاڑے کی بات ہے اس کے ساتھ ہے حویلی لکھا۔ مجھے کہتا ہے آپ آئے تھے فلاں مولوی غیر مقلد اس پر آپ نے بات کی تھی میں نے کہا جی ہاں کہتا ہے پہلے اس کے پیچھے میں نماز پڑھتا تھا آپ کی زبان بڑی سخت ہے مجھے دکھ ہوا آپ دلائل تو دیتے ہیں لیکن لہجہ بڑا سخت ہے میں نے کہا پھر؟ کہتا ہے اب میں اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا میں نے کہا توں نے نماز کیوں چھوڑی ہے؟

[مولانا کو اٹھاؤ بھائی سونے والی بات بڑی غلط ہے فرنٹ سیٹ پہ سونا منع ہے۔

ہمارے شیخ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم اللہ ان کو صحت عطاء فرمائے میرے پیر ہیں میں اس پر بات سناتا ہوں کہ مجمع میں کوئی سو جائے تو خطیبوں کو غصہ چڑھ جاتا ہے ہمیں غصہ نہیں چڑھتا یہ مجمع ہوتا ہو اور خطیب غصہ کر جائے یہ خطیب کی کم علمی ہے اگر خطیب میں جہالت نہ ہو تو پھر غصہ نہیں چڑھتا۔ ہمارے شیخ دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ جب مجلس میں کوئی سو جائے تو لعنت اور ملامت مت کرو اس لیے کہ علمی مجلس کی مثال تو ماں کی گود کی ہے۔ بچہ گراؤنڈ میں کرکٹ کھیلتا ہے تو نہیں سوتا ماں کی گود میں آتا ہے تو سو جاتا ہے بچہ گلیوں میں گلی ڈنڈا کھیلتا ہے نہیں سوتا ماں کی گود میں (سامعین... سو جاتا ہے) کبھی ماں نے کہا کرکٹ کھیلتے تو نہیں سوتا میری گود میں کیوں سویا ہے۔؟ ماں جانتی ہے کرکٹ میں سکون نہیں ہے میری گود میں سکون ہے تو مولوی اسٹیج پر کیا کہتے ہیں؟ دکان میں تو نہیں سوتا بیان میں توں سوتا ہے۔ بھائی دکان میں سکون نہیں ہے بیان میں سکون ہے۔ لوگ اسے کہتے ہیں بھائی مزدوری کرتے تو نہیں سوتا تجھے پیسے نظر آتے ہیں ہمارے بیان میں سو جاتے ہو بابا پیسے میں سکون نہیں ہے بیان میں (سامعین... سکون ہے) تو سونا اس بات کی دلیل ہے کہ تمہارا بیان ٹھیک ہے یہ تو سو کر مہر لگا رہا ہے کہ آپ کا بیان ٹھیک ہے حق ہے سکون ہمیں آرہا ہے تو تم اپنے بیان کی تردید کیوں کرتے ہو۔ تو ہمارے شیخ فرماتے علمی مجلس کی مثال تو ماں کی گود کی طرح ہے بچہ گراؤنڈ میں کرکٹ کھیلتے ہوئے نہیں سوتا مگر ماں کی گود میں آکر (سامعین... سو جاتا ہے) یہ میرے شیخ کا متن ہے میں اس پر حاشیہ چڑھا کے اگلی بات کہتا ہوں لیکن ماں کی گود میں جب سو جاتا ہے ماں ڈانٹی تو نہیں ہے، ماں ملامت تو نہیں کرتی۔ مگر ماں ایک جملہ کہتی ہے کہ میں بھی کہتا ہوں اب دودھ پی لو پھر سو جانا ایک

گلاس دودھ کا پی لو اور پھر سو جانا۔ علم کی مثال تو دودھ سے ہے ناں رب زدنی علما فرمایا یا بارك لنافیه وزدنا منه فرمایا۔ خواب میں دودھ آ جائے تو تعبیر اس کی علم سے ہے تو اس لئے ہم یہ تو نہیں کہتے کیوں سوئے ہو؟ ہم کہتے ہیں بھائی تھوڑی دیر کے لئے اٹھ جاؤ ایک گلاس دودھ پی لو پھر سو جانا۔ اور دودھ بھی ان شاء اللہ خالص ہو گا یہ ملاوٹ والا دودھ نہیں ہو گا ان شاء اللہ۔ میں نے یہ کیوں کہا جو آدمی کبھی خالص دودھ نہ پیے اچانک خالص دودھ پی لے اس کو پیچش لگ جاتے ہیں تو میری بات کیونکہ خالص ہوتی ہے بعضوں کو ہضم نہیں ہوتی ان کو پیچش لگ جاتے ہیں یہ دلیل ہے ہمارا دودھ خالص ہونے کی نہیں سمجھے یہ دلیل ہے ہمارا دودھ (سامعین .... خالص ہونے کی) اس لئے کبھی کبھی پیچش لگ جاتے ہیں لیکن جو خالص دودھ پینے کا عادی ہو اس کو پیچش نہیں لگتے جو اہل حق ہو خالص مسئلہ سنتا رہتا ہو اس کا ہاضمہ خراب نہیں ہوتا۔ جب اہل باطل کے سامنے ہمارا علم آتا ہے۔ پھر پیچش لگتے ہیں پھر وہ زور سے سب کچھ کرتا ہے پھر اس نے گند تو مارنا ہوتا ہے ہمارے ساتھی اُس کے گند کی بدبو کو دیکھ کر کہتے ہیں نہیں نہیں مولانا تمہارا مسئلہ ٹھیک نہیں تھا۔ کیوں بھائی اس لئے دیکھ کر اس کو پیچش لگے ہیں۔ میں کہتا ہوں نہیں نہیں ہمارا دودھ خالص تھا اس کا معدہ خراب تھا اس کو تم ملامت کرو ہمیں ملامت مت کرو۔ اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔]

ہماری عقیدتوں کے محور:

اب بات سمجھو ہر ایک ہمارے اور قرآن کریم کے درمیان واسطہ کون تھا۔ پیغمبر میں جو بات کر رہا تھا مجھے کہتا ہے حضرت میں نے ان کے پیچھے نماز چھوڑ دی ہے کہتا ہے اب دلیل سن! کہتا ہے اس نے ایک جمعہ میں مولانا طارق جمیل صاحب کو برا

کہا۔ میں نے کہا دیکھ جب اس نے مولانا طارق جمیل کو برا کہا تو نے نماز چھوڑ دی ہے کیوں تجھے طارق جمیل صاحب سے پیار تھا اور:

❖ مجھے ابو بکر سے پیار ہے۔

❖ مجھے عمر بن خطاب سے پیار ہے۔

❖ مجھے عثمان و علی معاویہ رضی اللہ عنہم سے پیار ہے۔ میں نہ نماز پڑھوں گا نہ پڑھنے دوں گا۔

❖ مجھے امام ابو حنیفہ سے پیار ہے۔

❖ مجھے امام مالک، شافعی سے پیار ہے۔

❖ مجھے احمد بن حنبل سے پیار ہے۔

❖ مجھے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے پیار ہے۔

❖ مجھے اپنے اکابر سے پیار ہے۔

جس سے تجھے پیار تھا تیرے بس میں تھا تو نے نماز چھوڑ دی اور تو کچھ نہیں کر سکتا میرے بس میں تھا میں نماز بھی چھوڑتا ہوں دوسروں کو پڑھنے بھی نہیں دیتا۔ جتنی مخالفت توں کر سکتا تھا تو نے کی ہے جتنی میں کر سکتا ہوں میں کروں گا۔ بات ٹھیک ہے (سامعین … ٹھیک ہے) تمہیں معلوم ہی نہیں اس کے نظریات کون سے ہیں؟ جس کو جس سے عقیدت ہو آدمی کبھی بھی گالی نہیں سنتا مجھے گالیاں ملتی ہیں آپ یقین کیجیے اتنی سخت گالیاں ملتی ہیں آپ میں سے کوئی شاید برداشت نہ کر سکے۔ ایک غیر مقلد نے مجھے فون کیا ایک مس کال دوسری مس کال اٹھارہ مس کالیں کی میں نے رات بارہ بجے فون کیا۔ میں نے کہا ممکن ہے اس آدمی کے پاس پیسے نہیں ہونگے مجبوری ہے مس

کالیں کر رہا ہو گا۔ چلو میں اس کو کال کر دیتا ہوں۔ میں ساتھیوں سے مذاق میں کہتا ہوں میں رات کو سو جاتا ہوں میرا فون نہیں سوتا پھر جب میں صبح اٹھتا ہوں جتنی مس کالیں آتی ہیں میں سب کو واپسی پر فون کرتا ہوں۔ یہ بتانے کے لئے کہ اب میں اٹھ گیا ہوں اب آپ دوبارہ فون شروع کر دو بے شک آپ آزما کر دیکھیں آپ جب فون کریں گے میں درمیان میں فون آن کرتا جارہاہوں یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا بیان میں لگے ہیں۔ پھر فون شروع ہو جائیں گے آپ فون کر کے دیکھو کبھی آپ کا فون مس نہیں ہو گا اگر میں نے سن لیا آپ کو جواب ملے گا اگر میں سویا ہوا واپس پھر فون کر کے آپ کو بتاؤں گا کہ اب جاگ گیا ہوں۔

کم عقلوں کا طبقہ:

اب بات کرنا چاہو تو کرلو۔ خیر میں عرض یہ کر رہا تھا کہ مجھے ایک مرتبہ اٹھارہ مس کالیں کیں میں نے واپسی فون کیا۔ یقین کریں میں زبان پہ وہ گالیاں لا نہیں سکتا فون آن کرتے ہی ماں کی گالی، بہن کی گالی مسلسل گالیاں میں نے کہا بھائی تم گالیاں دیتے ہو کوئی بات بھی کرنی ہے کہتا ہے ہاں میں نے کہا کون سی کرنی ہے؟ کہتا ہے ہم نے تیری بیٹی کا رشتہ لینا ہے میں نے کہا بھائی ٹھیک ہے اس پر گالیاں دینے کی کیا ضرورت ہے رشتہ لینا تمہارا حق ہے صبح اپنے والد کو بھیجو ہمارے گھر آجاؤ اگر ہمیں پسند آگیا رشتہ دے دیں گے نہ پسند آیا تو نہیں دیں گے میں نے کہا بیٹا آپ ناراض نہ ہوں میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں تو غیر مقلد تو نہیں ہے؟ اب وہ پانی پانی ہو گیا میں نے جواب تو نہیں دیا وہ گالیاں دے رہا ہے پھر رشتہ مانگ رہا ہے۔ میں نے کہا تو غیر مقلد تو نہیں ہے؟ کہتا ہے کیوں مولانا؟ میں نے کہا تیری گفتگو بتاتی ہے تو غیر مقلد

ہے کہتا ہے وہ کیسے ؟ میں نے کہا جس سے بیٹی کا رشتہ مانگیں اس کو ماں کی گالی نہیں دیتے یہ بے عقل ہونے کی دلیل ہے کہ آدمی گالیاں دے کر پھر رشتہ مانگتا ہے معلوم ہوا وہ اس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے جو بے وقوفوں کم عقلوں کا طبقہ ہے۔

میں نے کہا میرا بیٹا یوں نہیں کرتے آپ یقین کریں فوراً کہتا ہے شیخ مجھ سے غلطی ہو گئی میں نے کہا غلطی کی بات نہیں ہے جو تجھے درس دیا گیا تو نے وہی سنانا ہے جو تجھے سبق دیا گیا ہے تو نے وہی سنانا ہے۔ میں کہتا ہوں میں اپنی ذات پہ کبھی بحث نہیں کرتا لیکن اگر اکابر پر بات آئے تو کبھی برداشت نہیں کرتا۔

دین کامل اور نسبت صحابہ کی وجہ:

تو دوسرا واسطہ کون سا پیغمبر کے ؟ (سامعین ... صحابہ کا) میں نے مسئلہ سمجھانا ہے لیکن بہت سی باتیں جان بوجھ کر میں درمیان میں لاتا ہوں تاکہ ان کی خباثتیں تمہارے ذہن میں آئیں تمہیں پتہ چلے ہماری زبان سخت کیوں ہے۔؟ دوسرا واسطہ پیغمبر کے صحابہ کا تھا اب صحابہ کو چھوڑ دو کوئی دین کا مسئلہ ثابت نہیں ہوتا اس لئے میں کہتا ہوں اب بات ذہن نشین کرنا ہم نے پیغمبر کے صحابہ کو درمیان میں واسطہ کیوں مانا تم جاؤ اکابر علماء دیوبند کے پاس جب فتویٰ دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام ہو گا صحابی کا نام ہو گا آثار ہوں گے موقوف حدیثیں ہوں گی فوراً کہتے ہیں جی مرفوع حدیثیں پیش کرو ہم نے پیغمبر کا کلمہ پڑھا ہے ہم سے پیغمبر کی بات کرو میں کہتا ہوں ایک آیت جب اتری تو لفظ دین کا استعمال کیا اب کہتا ہے لکم دینکم ولی دین مکہ مکرمہ میں تو رب نے دین کی نسبت پیغمبر کی طرف کی ہے لیکن مدینہ منورہ میں رب کہتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم اب دین کی نسبت رب نے پیغمبر کے صحابہ رضی اللہ

عنہم کی طرف کی ہے مکہ میں دین کامل نہیں تھا ابھی قرآن مکمل نہیں تھا۔ مسائل مکمل نہیں تھے اصول شریعت مکمل نہیں تھے تو رب نے دین کی نسبت پیغمبر کی طرف کی ہے۔ لیکن جب دین کامل ہو گیا نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں کی نسبت صحابہ کی طرف کی ہے۔ یہ مسئلہ بتانے کے لئے کہ دین کامل ہو گا تو صحابہ کے ساتھ ہو گا (سبحان اللہ) پھر اس کا کیا معنیٰ کہ صحابہ کو درمیان سے نکال دو۔

مفتی تقی عثمانی اور.....البانی:

ایک غیر مقلد آیا دو کتابیں اٹھائی ہوئی ہیں ایک کتاب شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی کہتا ہے یہ دیکھو کتاب ہے مولانا تقی عثمانی صاحب کی اور لکھا ہے " آیئے نماز سنت کے مطابق پڑھیئے"۔ کہتا ہے یہ دیکھو کتاب "صفۃ الصلوۃ" ناصر الدین البانی کی۔ دونوں میں فرق کیا ہے کہ مولانا تقی عثمانی کتاب لکھتا ہے ساتھ حدیثیں نہیں لکھتا ساتھ دلائل نہیں لکھتا اب دیکھو ناصر الدین البانی کو ۔کتاب لکھتا ہے ساتھ حدیثیں لکھتا ہے اب اگر عام آدمی کے پاس جاؤ گے وہ کہے گا بات تو بڑی معقول ہے البانی تو حدیث لکھتا ہے لیکن مولانا تقی عثمانی تو حدیث نہیں لکھتا تو معلوم ہوا البانی کی کتاب ٹھیک ہے۔ میں نے کہا نہیں نہیں! بے وقوف تو بات کو سمجھا ہی نہیں ہے مولانا تقی عثمانی کا طرز یہ پیغمبر کے صحابہ والا ہے اور ناصر الدین البانی کا طرز یہ پیغمبر کے صحابہ سے ہٹا ہوا ہے۔ کہتا ہے جی وہ کیسے۔

میں نے کہا مصنف ابن ابی شیبہ اٹھالو، مصنف عبد الرزاق اٹھالو دیگر آثار کی کتب اٹھالو صحابی فتویٰ دیتا ہے ساتھ حدیث نہیں پڑھتا۔ صحابی فتویٰ دیتا ہے ساتھ حدیث پیغمبر نہیں بتاتا۔ معلوم ہوا اپنوں کو فتویٰ دینے کا طریقہ اور ہے اور غیروں سے

گفتگو کرنے کا طریقہ اور ہے ۔ حضرت علی المرتضیٰ نے حضرت ابن عباس کو جب مناظرے کے لیے بھیجا فرمایا اب دلیل کے ساتھ بات کرنا پیغمبر کی سنت اس کو ضرور پیش کرنا ورنہ یہ تمہارے قابو میں نہیں آئیں گے ۔ معلوم ہوا اپنوں کو مسئلہ بتاتے ہوئے ساتھ دلیل نہ دینا یہ پیغمبر کے صحابہ کا طریقہ ہے تو مولانا تقی عثمانی کا طریقہ پیغمبر کے صحابہ والا تھا البانی کا طریقہ صحابہ میں نہیں تھا وہ صحابہ کو مانتا تھا طریقہ ان کا لے گیا یہ نہیں مانتا تھا طریقہ نہیں لیا۔

میں کہتا ہوں ان عنوانات کو ہمیں سمجھتے ہیں۔ ہم پھر پریشان ہوتے ہیں یار بات تو بڑی معقول ہے ان کی زبیر علی زئی کی کتاب دیکھو بڑی حدیثیں لکھی ہیں بہشتی زیور دیکھو ایک حدیث نہیں ہے ارے تعلیم الاسلام دیکھو ایک حدیث نہیں ہے فلاں کتاب دیکھو ایک حدیث نہیں ہے۔ ایک ہوتا ہے طریقہ مسئلہ عوام کو بتانے کا۔ ایک ہوتا ہے طریقہ مخالف سے بحث کرنے کا جب مخالف سے ہوگی دلائل ساتھ چلیں گے لیکن جب مسئلہ عوام کو دوگے وہاں دلیل پیش نہیں کی جاتی۔ میں ایک بات کہتا ہوں میں نے کہا تم نے بد دیانتی کا مظاہرہ کیا مولانا تقی عثمانی کتابیں دو لکھتا ہے ایک کتاب لکھتا ہے عوام کے لیے ساتھ دلیل نقل نہیں کرتا ایک کتاب لکھتا علماء کے لیے پھر ''تکملہ فتح الملہم'' میں ساتھ دلیل نقل کرتا ہے۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی بہشتی زیور دیتا ہے عوام کو ساتھ دلائل نقل نہیں کرتا لیکن یہی حضرت تھانوی جب اعلاء السنن 21 جلدوں میں لکھواتا ہے پھر ساتھ دلائل نقل کرتا ہے۔ وہی تھانوی احکام القرآن لکھواتا ہے ساتھ دلائل دیتا ہے تو نے عوام کو گمراہ کرنے کے لیے بہشتی زیور کا حوالہ دیا۔ دیانت کا تقاضا یہ تھا تو

کہتا حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا کمال یہ ہے علماء کی کتاب لکھی ہے ساتھ دلائل درج کیے ہیں عوام کی کتاب لکھی ہے بغیر دلائل کے۔ اگر وقت ہے دلائل دیکھ لے اگر وقت نہیں بغیر دلائل کے مسئلہ سیکھ لے۔ مسئلہ بڑا آسان تھا لیکن دیکھو اس نے مسئلہ الجھانے کی کوشش کی ہے فطرت ہے غلط بیان کرنا، اس کی عادت ہے غلط بات بیان کرنا۔ میں عرض کر رہا تھا ہمارے اور پیغمبر کے درمیان واسطہ کون ہیں؟ (سامعین .... صحابہ) ایک کام تو پیغمبر نے کر دیا، ایک کام پیغمبر کے صحابہ نے کر دیا۔ ہم نے پیغمبر کو بھی مانا۔ کیوں؟ نبی نے قرآن امت کو دے دیا احادیث امت کو دے دی ہیں ہم نے مان لیا پیغمبر کے صحابہ نے دوسرا کام کر دیا قرآن پیغمبر سے لیا امت کے حوالے کر دیا احادیث پیغمبر سے لی ہیں امت کے حوالے کر دی ہیں۔

اصحاب محمد کی زندگیاں:

لیکن ایک کام صحابہ نے ابھی نہیں کیا تھا ایک کام اصحاب پیغمبر کا باقی تھا وہ کون سا؟ اللہ کے پیغمبر لائے ہیں قرآن کو اللہ کے پیغمبر لائے ہیں احادیث کو امت کے سامنے پیش کر دیا اصحاب پیغمبر نے قرآن کو لیا تو دنیا میں پھیل گئے۔ پیغمبر کے دین کو لیا کوئی افغانستان، خراسان میں پہنچے کوئی پیغمبر کے دین کو لے کر الجزائر میں پہنچے کوئی پیغمبر کے دین کو لے کر دور دراز علاقوں میں پہنچے یہ کام صحابہ کر گئے۔ ابھی ایک کام باقی تھا کہ جو دین پیغمبر نے دیا اس کو لکھنا باقی تھا اصحاب پیغمبر میدان جہاد کے اندر لگے رہے اصحاب پیغمبر جنگوں کے اندر لگے رہے اصحاب پیغمبر دعوت کے میدان میں دنیا میں پھیلے ہیں یہ کام امام ابو حنیفہ نے کیا ہے۔

میدان لگنے کو ہے:

آپ بات کو سمجھیں میں نے کچھ مسئلے بھی زیر بحث لانے ہیں میں تو آج کی مجلس میں آپ کی ذہن سازی کر رہا ہوں آپ یقین کریں میں آج عقائد کو مسائل کو زیر بحث نہیں لارہا ابھی تو میں ذہن سازی کر رہا ہوں اللہ کرے آج کی نشست میں آپ تیار ہو جائیں تاکہ کورس ہو آپ تشریف لے آئیں اگر جلسہ ہو آپ تشریف لے آئیں اگر مناظرہ ہو آپ میدان میں اتریں۔

خالد اور رستم:

میں کہتا ہوں اللہ کرے آپ کام کے لیے تیار تو ہو جائیں آج کی نشست میں؛ میں محض آپ کو تیار کرنے کے لیے اپنی گفتگو کر رہا ہوں۔ اس لیے کہ مجھے کئی بار ساتھیوں نے کہا اس لیے میں جب جامعہ نعمانیہ میں آیا حضرت کے پاس شروع میں تو مجھے کئی ساتھیوں نے کہا حضرت ذرا خیال سے بات کرنا میں نے کہا کیوں؟ کہتا ہے عبد السلام رستمی رہتا ہے۔ میں نے کہا کیا بات ہے؟ میں نے کہا رستمی رہتا ہے خالدی تو نہیں رہتا ارے رستم اور تھا خالد اور تھا میدان جنگ میں دو آئیں ہیں ایک طرف خالد بن ولید آیا ہے ایک طرف رستم آیا ہے خالد فاتح کا نام ہے اور رستم شکست خوردہ کا نام ہے۔ خالد کس کا نام ہے؟ (سامعین ...فاتح کا) اس کا معنٰی یہ کہ مجھے نہ چھیڑو میں نے ہار مان لی ہے میں نے مذہب بدل دیا ہے ڈر کے میں تمہارے ساتھ بات کیسے کروں گا اس کے نام کا حصہ ہی شکست ہے۔ نام کا حصہ؟ (سامعین .... شکست ہے) آپ حضرات میں سے بعض محسوس کریں گے میرے علم میں ہے میں بخوبی جانتا ہوں کہ میری گفتگو پہ سب نے آمین نہیں کہنا مجمع میں کچھ لوگ ہوتے ہیں۔ جب پیغمبر بات کرتا ہے تو نبی

کے علم میں تھا سب نے ماننا نہیں ہے تو میرے بھی علم میں ہے کہ میری بات سے بعض حضرات کو تھوڑی سی تکلیف تو ہو گی۔

لیکن کوئی بات نہیں کوئی فرق نہیں پڑتا اگر کچھ پریشان ہو گئے تو کچھ خوش تو ہوں گے اس لیے میں کبھی دعا کرتا ہوں اپنے بیانات میں اللہ جو ہمارے آنے پہ خوش ہیں اللہ ان کو مزید خوش کر دے۔ اے اللہ! میرے آنے پہ جو پریشان ہیں اللہ ان کی پریشانی دور فرمادے ہم تو بد عائیں نہیں کرتے۔ اے میرے اللہ! جو خوش ہے ان کی خوشیوں میں اضافہ فرمادے، اللہ! جو پریشان ہیں ان کی پریشانی کو دور فرمادے۔

افغانی بھگوڑے:

یہ رستم تھا پشاور میں آکر آباد ہوا۔ امین اللہ یہ افغانستان کا تھا یہاں آکر آباد ہوا اس کو پتہ ہے افغانستان میں جگہ میرے لیے کوئی نہیں ہے بہتر ہے میں جگہ چھوڑ دوں وہاں طالبان موجود ہیں ملا عمر موجود ہے یہ خلافتیں وغیرہ وہاں نہیں چلتیں ملک بدر کر دیا گیا وہاں سے دوڑ کے پہنچا ہے۔ ہم نے پناہ دی ہے جس کو دنیا میں پناہ نہ ملتی ہو ہمارے پاکستان میں اس خبیث کو پناہ مل جاتی ہے۔ میرے دوستو! میں کہتا ہوں تم پناہ دو بات ٹھیک ہے لیکن علمی دنیا میں دلائل کی دنیا میں ہم تو اس کو پناہ نہیں دیں گے ان شاء اللہ ہم تعاقب کریں گے اللہ نے چاہا تو جرات کے ساتھ تعاقب کریں گے۔ اللہ نے چاہا تو ہم اپنی تاریخ مرتب کر جائیں گے۔ وہ دور گزر گیا جب تم نے پیغمبر کے صحابہ، ہمارے ائمہ پہ بھونک ماری ہے ہم ان شاء اللہ اب تمہارا جواب دیں گے اور اینٹ کا جواب اگر رب نے چاہا تو پتھر سے دیں گے، ان شاء اللہ۔

اہل السنت والجماعت دلائل سے مسلح ہیں:

میں کہتا ہوں بات سمجھو ایک نبی کا مسئلہ تھا ایک نبی کے بعد پیغمبر کے صحابہ کا مسئلہ تھا، ایک ائمہ کا مسئلہ تھا ائمہ کے بعد علماء دیوبند کا مسئلہ تھا۔ میں تھوڑی سی بات کرتا ہوں اس کے بعد میں بات ختم کردوں گا۔ تھوڑی کا معنیٰ وہ نہیں جو آپ سمجھیں ہیں تھوڑی کا معنیٰ میں اپنی نسبت سے بات کر رہا ہوں تھوڑی اور زیادتی یہ نسبتیں ہیں جس کو آپ تحدیدی طور پر بھی کہہ سکتے ہیں یہ تقریباً چیزیں ہوتی ہیں میں کبھی ساتھیوں سے یہ کہتا ہوں تھوڑی کا معنیٰ آپ یہ نہ سمجھیں کہ دس منٹ ہو گا تھوڑی کا وقت وہ میرے اعتبار سے ہو گا ان شاء اللہ اب بات سمجھنا میں نے کہا:

- ہمارا تعلق پیغمبر کی ذات کے ساتھ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔
- پیغمبر کے صحابہ کے ساتھ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔
- ائمہ کے ساتھ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔
- ہمارا تعلق علماء دیوبند سے ہے ہمارے پاس سارے دلائل موجود ہیں۔

لیکن ہم پہ حملہ کرنے والوں نے کئی ایک حملے کیے جو غیر مقلدین اس ملک میں آئے ہیں جو بر صغیر میں آئے ہیں ان کے آنے کی وجہ ممکن ہے آپ کے علم میں نہ ہو پاکستان بر صغیر میں انگریز آیا ہے اس نے محنت کی ہے اس نے سب سے پہلے مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کے محبت کو ختم کرنے کے لیے کوشش کی ہے۔

1. مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کو ختم کردو۔
2. مسلمانوں میں انتشار و اختلاف پیدا کردو ان کی طاقت کو ٹکڑے ٹکڑے کردو۔

انگریز کے ایجنٹ:

اس کے لیے انگریز نے تین ایجنٹ تلاش کیے:

1) ایک کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔

2) دوسرے ایجنٹ کا نام احمد رضا خان بریلوی تھا۔

3) تیسرے ایجنٹ کا نام محمد حسین بٹالوی تھا۔

ان تینوں نے کام کیا کیے:

1. مرزا غلام احمد قادیانی تریاق القلوب ص 15 پہ کہتا ہے: میں نے جہاد کی منسوخیت پہ اس قدر کتابیں لکھ دی ہیں اگر الماریاں بھر دی جائیں تو وہ کتابیں ان کے اندر سما جائیں گی اگرچہ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا تھا اتنی کتب اس نے نہیں لکھیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنایا گیا جہاد کو ختم کرنے کے لیے۔

2. ایجنٹ احمد رضا خان تھا اس نے کتاب لکھی اعلام الاعلام بان ھندوستان دار الاسلام کہتا ہے یہاں جہاد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ارے جہاد تو تب ہو گا جب خلیفہ موجود ہو اور خلیفہ کے لیے ضروری ہے وہ قریش میں سے ہو حدیث پیش کی ہے الائمۃ من قریش اور کہتا ہے ترکی خلیفہ یہ قریشی نہیں ہے اس کی خلافت نہیں ہے اور اس کے تحت جہاد نہیں ہو گا ایک یہ ایجنٹ پیدا ہوا۔

3. محمد حسین بٹالوی اس نے کتاب لکھی ہے الاقتصاد فی مسائل الجہاد جس میں جہاد کی منسوخیت کا فتویٰ دیا کہ جہاد ختم ہو گیا محمد حسین بٹالوی کا تعلق غیر مقلدین کے ساتھ تھا اور احمد رضا خان کا تعلق بریلویت کے ساتھ تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا تعلق مرزائیت کے ساتھ تھا۔

جہاد کی آڑ میں:

یہ تین ایجنٹ انگریز نے تلاش کیے جہاد کو ختم کرنے کے لیے آج ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مقلد تو جہاد کر رہے ہیں یہ کیسے جہاد کو ختم کرنے کے لیے میدان میں آئے ہیں میرے پشاور کے دوستو تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے انگریز ملک میں جہاد کو ختم کرنے کے لیے آیا تھا۔ تم یہ سمجھے لشکر طیبہ نے جہاد کیا ہے لشکر طیبہ جہاد نہیں کرتی یہ جہاد کو بطور چال استعمال کرتے ہیں وہ سمجھتا ہے اگر میں امام پر براہِ راست تبراء کروں گا یہ دیوبندی جواب دے گا اگر براہِ راست اصحاب پیغمبر پہ تبراء کروں گا یہ میری زبان کاٹ دے گا۔ اس نے یہ حیلہ استعمال کیا ہے کہ اس نے جہاد کے نام پہ نوجوان کو لیا ہے معسکر میں لے کر گیا ہے وہاں پہ جا کہ اس کا ذہن بدل ڈالا ہے۔ جہاد کو اس نے بطور چال کے استعمال کیا ہے اس کا مقصد یہ تھا کہ نظریات بدل دو اگر وہ جہاد کرنا چاہتا تھا تو مجھے بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب افغانستان میں سات مجاہدین کے گروپ موجود تھے لشکر طیبہ بھی موجود تھی پھر یہ سات گروپ ختم ہو گئے خلافت کا نظام قائم ہوا اسلام کے نفاذ کا دور آیا یہ وہاں سے دوڑا ہے۔

نظام خلافت کا مخالف گروپ:

افغانستان میں جب خلافت کا نظام قائم ہوا تو دو طبقوں نے مخالفت کی ہے ایران سے رافضی مخالفت کرتا ہے اور پاکستان سے جماعۃ الدعوۃ مخالفت کرتی ہے پھر مجھے کہنے دیجیے تمہارا تعلق افغانستان یا عرب عجم سے نہیں ہے تمہارا تعلق ایران کے ساتھ تھا اگر جہاد مقصود تھا تو خلافت کے بعد تمہیں وہاں سے دوڑنا نہیں چاہیے تھا تمہیں واپس نہیں آنا چاہیے تھا۔ آج امریکہ افغانستان میں آیا ہے تمہیں لشکر طیبہ وہاں

نظر نہیں آئے گی، آج برطانیہ افغانستان میں آیا تمہیں لشکر طیبہ وہاں نظر نہیں آئے گی یہ کشمیر سے دوڑا ہے جہاد کے نام پہ کشمیر کے مسلمان کا نظریہ بدلنے کے لیے یہ کشمیر گیا ہے جہاد کے نام پہ امت کا ذہن بدلنے کے لیے یہ جہاد نہیں کرتا جہاد کی آڑ میں حنفیت کی تردید کرتا ہے یہ جہاد نہیں کرتا جہاد کی آڑ میں الحاد اور بدعت کی تبلیغ کرتا ہے یہ جہاد نہیں ہے یہ پیغمبر کے دین سے دشمنی کا نام ہے۔

کون سا اہل حدیث؟؟:

میں بات سمجھانے لگا ہوں انگریز نے کتنے ایجنٹ تلاش کیے؟(سامعین.... تین) پہلے ایجنٹ کا نام مرزا غلام احمد قادیانی دوسرے ایجنٹ کا نام؟(سامعین.... احمد رضا خان بریلوی) تیسرے ایجنٹ کا نام؟(سامعین ... محمد حسین بٹالوی) محمد حسین بٹالوی وہی تھا اگر تمہارے علم میں نہیں ہے تو میں تمہارے علم میں لانا چاہتا ہوں لوگ کہتے ہیں یہ اہل حدیث ہے اہل حدیث بطور جماعت کے پوری دنیا میں انگریز کی آمد سے پہلے یہ قطعاً موجود نہیں تھے۔

❖ محدثین کو اہل حدیث کہنا اور بات ہے اور پکوڑے بیچنے والے کو اہل حدیث کہنا اور بات ہے۔

❖ محدث کو اہل حدیث کہنا اور بات ہے اور نائی اور موچی جوتیاں گانٹھنے والے کو اہل حدیث کہنا اور بات ہے۔

❖ محدث کو اہل حدیث کہنا اور مسئلہ ہے اور جاہل کو اہل حدیث کہنا اور مسئلہ ہے۔

اور بطور جماعت اہل حدیث دنیا میں پھیل گئی ہو برصغیر میں انگریز کی آمد سے پہلے تمہیں ان کا وجود نہیں ملے گا۔ یہ آئے کہاں سے محمد حسین بٹالوی نے

"الاقتصاد فی مسائل الجہاد" کتاب لکھی ہے اور انگریز نے مجاہدین کو بدنام کرنے کے لیے ایک لفظ ایجاد کیا اس لفظ کا نام ہے "وہابی" یہ لفظ انگریز نے دیا اپنے دشمنوں کو وہ لفظ "وہابی" سے پکارا کرتا۔

دورِ انگریز اور وہابیت:

میں سمجھانے کے لیے کہتا ہوں کہ انگریز نے لفظ "وہابی" کو اتنا بدنام کیا اتنا بدنام کیا اتنا بدنام کیا کہ دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں ایک عورت نے کہا تیرے منہ میں سور تُناں پنجابی سمجھتے ہو اس نے کہا تیرے منہ میں ؛ میں خنزیر دوں۔ دوسری بولی تیرے منہ میں وہابی تُناں۔ ایک کہتی ہیں تیرے منہ میں خنزیر دوں اور دوسری کہتی ہے تیرے منہ میں وہابی دوں، اب دوسری چپ ہو گئی جواب نہیں آیا لیکن اندر بھڑاس تو تھی ناں، واپس آئی ماں سے کہتی ہے اماں آج ہماری لڑائی ہوئی اس نے کہا تیرے منہ میں وہابی دوں۔ اماں یہ وہابی کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا بیٹی سو خنزیر ملاؤ تو ایک وہابی بنتا ہے۔

صدیق حسن کے "نواب" بننے کی روداد:

توجہ رکھنا! اب یہ کس نے بدنام کیا؟ انگریز نے ، انگریز نے وہابی کا لفظ مجاہدین کو دیا انگریز نے وہابی کا لفظ انگریز سے بغاوت کرنے والے نوجوان کو دیا، محمد حسین بٹالوی نے باقاعدہ انگریز کو درخواست دی اس نے کہا ہم تمہارے خلاف نہیں لڑتے ہمیں وہابی نہ کہا جائے ہمیں کوئی اور نام دیا جائے۔ ترجمان وہابیہ میں صدیق حسن خان لکھتا ہے غیر مقلدین کے چار ستونوں میں سے ایک ستون ہے اول درجہ کا غیر مقلد نواب صدیق حسن خان اور میں آپ کی معلومات کے لیے کہتا ہوں۔ یہ نواب

نہیں تھا نوابی ملکہ بھوپال جس نے نکاح کیا اس کی وجہ سے نواب بنا۔

ترجمان وہابیہ ص28

اسے عروج بالفروج کہتے ہیں صدیق حسن خان؛ نواب نہیں تھا، نوابی کے نکاح کی وجہ سے اسے "نواب" کہہ دیا گیا۔ غیر مقلد کر دیں میری بات کی تردید کر دیں نواب صدیق حسن خان؛نواب؟ (سامعین... نہیں تھا) نکاح ہوا کس سے ؟ ملکہ بھوپال سے تو یہ کیا بنا؟(سامعین ...نواب) میں نے اس لئے عروج بالفروج کا ترجمہ نہیں کیا علماء سمجھ گئے ہیں۔

ملکہ بھوپال کا چلہ...انگریز گورنر کے محل میں:

کبھی غیر مقلد اعتراض کرتے ہیں کہ جی وہ صد سالہ جلسہ ہوا تھا دیوبند کا وہاں پہ گاندھی آئی تھی دیوبندیوں نے بلایا، میں نے کہا اندرا گاندھی تو علماء دیوبند کے اسٹیج پر آئی تھی ناں وزیر اعظم تھی۔ لیکن جب ہندوستان کا گورنر ناراض ہوا تو نواب صدیق کی بیوی ملکہ بھوپال چالیس دن اس کے محل میں لینے کیا گئی تھی؟ یہ تو صدیق کے بیٹے نور الحسن نے اپنے باپ کی تاریخ میں لکھا ہے کہ جب گورنر ناراض ہوا تو میری ماں ملکہ بھوپال نے چالیس دن قیام انگریز کے محل میں کیا ہے ہمارے اسٹیج پر تو گاندھی علی الاعلان آئی ہے وہ دن دہاڑے آئی ہے اپنے مفاد کے لئے آئی ہے تمہاری ماں کیوں گئی تھی اس کے پاس؟ تم جواب دوناں!!!!

میں کہتا ہوں یہ ابھی میں تمہیں صرف اشارے دے رہا ہوں اگر تم نے پھر زبان درازی کی ناں تو پھر میں اس قسم کے انکشافات تمہارے سامنے لاؤں گا جس سے تمہارے لئے جینا مشکل ہو جائے گا۔ نہیں سمجھے تمہارے لئے جینا مشکل ہو جائے گا۔

تم نے اکابر علماء دیوبند پہ بھونک ماری ناں پھر میں تمہاری تاریخ بتاؤں گا کہ تمہارے بڑے اور بڑیوں نے کیا کرتوت ادا کیے ہیں کس کی وجہ سے تم دنیا میں پھیل گئے تھے؟

تمہارے گھر کی گواہی:

خیر! میں کہتا ہوں نواب صدیق کیا لکھتا ہے ترجمان وہابیہ میں کہتا ہے اس برصغیر میں دین کو لانے والے سارے حنفی تھے:

- ✓ علماء بھی حنفی تھے۔
- ✓ حاکم بھی حنفی تھے۔
- ✓ قاضی بھی حنفی تھے۔
- ✓ اور جج بھی حنفی تھے۔

ترجمان وہابیت ص10

اور ہم تو نہیں تھے ناں اعتراف کیا ہے۔ کہتا ہے انگریز کے خلاف لڑنے والے سارے حنفی اور مقلدین تھے ایک موحد؛ ان میں شامل نہیں تھا خود کو موحد کہہ دیا مانا ناں کہ ہم نے انگریز کے خلاف جہاد نہیں کیا۔

سنتا جا شرماتا جا:

الحیات بعد المات میں میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد جو ان کا شیخ الکل فی الکل ہے اس کے حالات میں لکھا ہے کہتا ہے: ایک میم تھی وہ زخمی ہو گئی شیخ الکل فی الکل نے اس میم کو اٹھایا اپنے گھر میں چار ماہ رکھا اور اس کا علاج کیا نذیر حسین کہتا ہے میں نے اس دور میں مفسدین کو پتہ نہیں لگنے دیا ورنہ پتہ نہیں اس پہ کیا کیا حشر ہوتا۔ اپنے گھر میں رکھا گھر میں رکھنے کے بعد چار ماہ علاج کروایا پھر انگریز کی خدمت میں

پیش کیا انگریز نے پلاٹ اس کو الاٹ کیا خدمت کے صلے میں۔

الحیات بعد المات ص127

تحریک پاکستان اور اہلحدیث:

ادھر محمد حسین بٹالوی نے لکھا ہمیں وہابی مت کہا جائے ہمیں کوئی اور نام دے دیا جائے اگر تمہیں میری بات پہ یقین نہیں ہے تو یہ کتاب لکھنے والا دیوبندی یا کوئی بریلوی مصنف نہیں ہے پنجاب کے B.A کے نصاب میں یہ کتاب شامل ہے کتاب کا نام ہے "تحریکِ پاکستان" تم اٹھاؤ ص194 پہ باب قائم کیا ہے "اہلحدیث اور مسلک وفاداری" کہتا ہے محمد حسین بٹالوی نے جہاد کی منسوخیت پہ کتاب لکھی جہاد کی منسوخیت پہ فتویٰ دیا اور انگریز کو درخواست دی ہے ہمیں نام اہلحدیث الاٹ کر دیا جائے ہم بدنام نہ ہوں انگریز نے پھر اہلحدیث نام الاٹ کیا۔

تحریکِ پاکستان ص194

الاٹیے پلاٹیے طلاقیے:

میں اس لئے کہتا ہوں انگریز کی خدمت کے صلہ میں انگریز نے تمہیں اہلحدیث نام الاٹ کیا ہے۔

اشاعت السنۃ ج19شمارہ 9ص1

میاں نذیر حسین دہلوی کی خدمات کے سلسلہ میں انگریز نے تمہیں پلاٹ دیے میں اس لئے کہتا ہوں کہ تمہارا نام "اہلحدیث" نہیں ہے تمہارا نام" الاٹیے اور پلاٹیے "ہے۔

اشاعت السنۃ ج19 شمارہ9 ص227

کیا نام ہے بولیں ناں؟ (سامعین ...الاٹیے پلاٹیے) جب کبھی آئے ناں

پشاوری کا ایجنٹ تم کہنا بھئی الاٹیہ پلاٹیہ آگیا الاٹیہ کا معنیٰ سمجھ گئے؟ نام الاٹ کیا ناں انگریز نے نام الاٹ کیا انگریز نے نام دیا ناں تو تم جو بھونک مارتے تھے کہ ہم ”اہلحدیث“ قدیم دور سے چلے آرہے ہیں پھر انگریز سے منظوری لینے کی ضرورت کیا تھی۔؟ ہم اہل السنت والجماعت حنفی ہیں ہم نے تو کبھی درخواست نہیں دی کہ ہمیں ”حنفی“ کہہ دیا جائے ہمیں اہل السنت والجماعت کہا جائے تمہارا نام پہلے نہیں تھا تبھی تو تم نے انگریز سے نام الاٹ کروایا اس لئے تم الاٹیے ہو خدمات کے صلہ میں تمہیں پلاٹ ملے اس لئے تم پلاٹیے ہو۔

حرامہ کی چھری:

میں اگلا جملہ بھی کہتا ہوں کہ پوری دنیا میں غیر مقلدین کی جو تحریک بڑھ رہی اس کی ایک وجہ مال بھی ہے اور اس کی ایک وجہ کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے یہ دوڑتے ہوئے جائیں گے نہیں نہیں تین طلاق نہیں ہوتی ایک طلاق ہوتی ہے تو غیر مقلد ہو جا! ہم حرام کو حلال کر کے تمہیں دے دیں گے تو فکر نہ کر! اگر ہمارے اکابر کہہ دیں ”حلالہ“ کرو ! کہتے ہیں تم نے حلالے کی بات کی ہے تم نے کیا بات کی ہے نکاح کی بات کی ہے میں کہتا ہوں ہم نے ”حلالہ“ دیا تم نے ”حرامہ“ دیا حلالی حلالہ دیتا ہے حرامی حرامہ دیتا ہے ہمارے حلالے پر تمہیں اعتراض تھا تو تمہیں اپنے حرامے پر اعتراض کیوں نہیں ہے؟ ساری بات چھوڑ دو یہ تو دلائل کی بات ہے۔

لوگ ملتے گئے کارواں بڑھتا گیا:

میں تو موٹی سی بات کہتا ہوں کہ جب پیغمبر کے سامنے کوئی تین طلاق دیتا ہے فَقَامَ غَضْبَانَ پیغمبر غصے ہو کر کھڑے ہو جاتے أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَنَا بَيْنَ

أَظْهُرِ كُمْ میری موجودگی میں کتاب اللہ سے کھیلا جارہا ہے۔

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام جز 1 ص 422

حضور ناراض ہوتے غیر مقلد خوش ہوتا ہے ہاں ہاں کوئی تین طلاق دے تو اہلحدیث خوش ہوتا ہے خوش کیوں ہوتا ہے اہلحدیثوں کا ایک رکن بڑھ گیا میں اس لئے کہتا ہوں اگر خدانخواستہ کوئی آدمی تین طلاق دے دے تو ہمارے علماء پریشان ہوتے ہیں اور سر پکڑ کے بیٹھ جائیں گے ظالم تو نے ظلم کیا بہت بڑا گناہ کیا تجھے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ غیر مقلد کہتے ہیں نہیں نہیں کچھ بھی نہیں ہوا اللہ حلال نہ کہے؛ ہم نہیں ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلال نہ کریں؛ ہم نہیں ہیں؟ صحابہ حلال نہ کریں؛ ہم انگریز کے ایجنٹ ہیں ادھر امت کو انگریز نے زنا دیا اس نے تین طلاق کو ایک کہہ کر امت کو زنا کی دوسری صورت دی ہے کام دونوں نے کیا ہے

مسلک اہلحدیث کا عروج....بالفروج:

اس لئے میں کہتا ہوں ایک جملہ کا اور اضافہ کر دو ان کا نام الاٹیے پلاٹیے اور طلاقیے۔ طلاقیے ہیں کہ نہیں؟ ان کا مذہب طلاق کی روشنی میں پھیلتا جارہا ہے ایسا ہے کہ نہیں؟ (سامعین ... ایسا ہے) میں کہتا ہوں اسے "عروج بالفروج" کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں ان کا مذہب طلاق کی وجہ سے پھیلا جارہا ہے تو نام کیا ہے؟ بولیں ناں الاٹیے پلاٹیے اور طلاقیے دنیا ناراض ہوتی ہے ہو جائے لیکن یہ ظالم ایک طرف کھڑا ہوا ہے میں طلباء سے کہتا ہوں اگر تمہیں تین طلاق پہ مناظرہ کرنا پڑ جائے ناں تحریر تم میری لکھ دو اگر غیر مقلد مناظرے کے لئے آجائے ناں جو سزا چور کی وہ میری۔

مرزائی، شیعہ اور اہلحدیث:

تم تحریر پہ لکھ کر دینا کہ تین طلاق کو ایک کہنا یہ مرزائیوں اور شیعوں کا مذہب ہے اس کو کہو یہ ہمارا دعویٰ ہے غیر مقلد کو کہو کہ ہمارے دعوے کو توڑ دے کوئی غیر مقلد امین اللہ پشاوری توڑ دے عبد السلام شکست خوردہ توڑ دے اس کی رستمی کی بجائے شکستی کہنا چاہیے۔ عبد السلام شکستی توڑ دے ہم مان جائیں گے ہمارا دعویٰ کیا ہے کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور؟ (سامعین ... شیعوں کا مذہب ہے) تم ہمارے دعوے کو توڑ دو ہم تمہارا مسلک قبول کر لیں گے تم حوالہ پیش کر دو مرزائیوں کا مذہب نہیں ہے تم حوالہ پیش کر دو رافضی کا مذہب نہیں ہے بات کو ذہن نشین کر لو مشکل تو نہیں۔

ہیڈ کوراٹر اور بوسٹر:

لیکن میں عوامی زبان میں کہتا ہوں ایک ہوتا ہے ہیڈ کوارٹر اور ایک ہوتا ہے بوسٹر۔ ہیڈ کوارٹر اور بوسٹر میں کیا فرق ہوتا ہے؟ ہیڈ کوارٹر اپنی نشریات کو نشر کرتا ہے لیکن ایک جگہ آتی ہے کہ وہاں سے اس کی نشریات آگے نشر نہیں ہوتیں مزید نشریات آگے پہنچانے کے لئے بوسٹر لگایا جاتا ہے۔ تو برطانیہ ہیڈ کوارٹر ہے اور یہ تمہارا جامعہ عصریہ بوسٹر ہے۔ ہاں ہاں میں سمجھتا ہوں ایک ہیڈ کوارٹر اور ایک بوسٹر ہے۔ ہیڈ کوارٹر کہتا ہے نماز نہیں پڑھنی بوسٹر کہتا ہے اگر پڑھتے ہوئے دیکھ لی ناں تو نے پڑھی ہے نہیں ہوئی۔ نہیں پیچھے ہیڈ کوارٹر کیا کہتا ہے تو نے پڑھنی؟ (سامعین... نہیں) بوسٹر کہتا ہے تو نے پڑھی ہے، ہوئی؟ (سامعین... نہیں) ہیڈ کوارٹر کی نشریات نے وہاں تک آنا تھا کیوں کہ شیطان وہاں تک آتا ہے جہاں تک اذان کی آواز نہیں آئی

اذان کی آواز آئی اور شیطان دوڑا معلوم ہوا ہیڈ کوارٹر کی نشریات وہاں تک ہیں جہاں پر اذان کا سپیکر نہیں ہے۔ ادھر موذن اللہ اکبر کہتا ہے نشریات جام ہوگئیں اب ہیڈ کوارٹر نہیں بولتا بوسٹر بولتا ہے اور مسجد میں ہیڈ کوارٹر کی نشریات نہیں آتی۔

آگے مسجد میں اذان کی صورت میں جامر جو لگا ہوا ہے اس نے جام کر دیا لیکن بوسٹر آگیا ناں آگے وہ کہہ رہا تھا زنا وہ کرنا چاہیے انسانی حق ہے کوئی حرج نہیں ہے بوسٹر یہ تو نہیں کہتا کہ زنا کرنا چاہئے یہ کہتا ہے تین کو ایک کہہ دو یہ زنا نہیں نکاح ہے تو ایک پیغام دیا تھا ہیڈ کوارٹر نے اگلا پیغام دیا تھا بوسٹر نے۔ مسلمانوں کے گھر میں عیسائیت زنا کو گھسیٹر نہیں سکتی تھی مسلمان کے گھر میں یہودیت زنا کو منتقل نہیں کر سکتی تھی اس نے کہا زنا حلال ہے مسلمانوں نے قبول نہ کیا اس نے زنا کی دوسری شکل امت کو دے دی ہے ایک کام ہیڈ کوارٹر کرتا ہے ایک کام بوسٹر کرتا ہے۔ میں اس لئے کہتا ہوں اگر رب نے توفیق دی ہم ہیڈ کوارٹر کو بھی توڑیں گے ہم بوسٹر کو بھی توڑیں گے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا:

تو اہلحدیث کہاں سے آئے؟ (سامعین ... انگریز سے) انگریز کی پیداوار انگریز کے ایجنٹ۔ میں اس پر مستقل کبھی بحث کرتا ہوں اگر رب نے توفیق عطا فرمائی تو اس پر بات ہوگی اس پر مستقل دلائل ہیں۔ میں نے بات کی اہلحدیث کی لفظ پہ کہ یہ کہاں سے آیا اہلحدیث کی تاریخ یہ ہے کہ یہ انگریز سے پہلے دنیا میں؟(سامعین... نہیں تھا)انگریز کے وجود سے پہلے نہیں تھا۔ پورے برصغیر میں اہلحدیث نام کی مسجد اہلحدیث نام کا مدرسہ پوری دنیا میں نہیں تھا۔ ہم نے جس طرح انگریز کی مخالفت کی ہے ہم نے اسی طرح انگریز کے ایجنٹ کی بھی مخالفت کی ہے۔ دوسری بات جب یہ دنیا

میں پھیلنا شروع ہوئے تو سب سے پہلے اس نے تقلید کے نام پہ حملہ کیا اور خود کو اہلحدیث کر گیا حالانکہ اس کا نام تھا غیر مقلد اس کو پتہ تھا غیر مقلد کہوں گا تو لوگ بدنام کرتے ہیں اس لئے اس نے نام وہ رکھا تا کہ لوگوں کو دھوکا دیا جاسکے۔ کہتا ہے جی ہم اہلحدیث ہیں اور یہ حنفی ہیں ہم اہلحدیث ہیں اور یہ دیوبندی ہیں تو جھوٹ بولتا ہے ہمارا نام تجھے پورا بیان کرنا چاہیے تھا اپنا نام تجھے پورا بیان کرنا چاہیے تھا۔

کیا حال ہے آپ کا؟ :

ہمارا نام اہل السنت والجماعت حنفی ہے اہل السنت والجماعت کا تقابل تمہیں کرنا چاہیے تھا اہلحدیث کے ساتھ ایک معنیٰ اہلسنت والجماعت کا تھا ایک معنی اہلحدیث کا تھا ہم اپنے معنیٰ پر غور کرتے تم اپنے معنیٰ پر غور کرتے چاہیے تو یہ تھا اس لئے میں بات سمیٹتا ہوں نمبر ایک اگر تمہارے سامنے غیر مقلد آئے تو آج کی مجلس کے دو لفظ یاد کر لو اگر یہ دو لفظ تمہیں یاد ہو گئے تو جس گلی سے تم گزرے اس گلی سے یہ شیطان نہیں گزرے گا یہ تمہارے سائے سے بھی دور جائے گا۔ نمبر ایک پہلا لفظ یہ ہے اگر تمہارے سامنے غیر مقلد آئے تم نے کہنا ہے الاٹیہ پلاٹیہ طلاقیہ کیا حال ہے؟ توجہ کرنا ایک سوال تو اس سے یہ کر وہ فوراً کہے گا کیا معنیٰ؟ اس کو پھر تاریخ سناؤ کے تمہارے محمد حسین بٹالوی غیر مقلد نے درخواست دی تھی تمہیں انگریز نے نام اہلحدیث الاٹ کیا اس لئے ہم تمہیں الاٹیہ کہتے ہیں۔

حیات بعد الممات میاں نذیر حسین دہلوی کی، اس میں درج ہے کہ انگریز نے ان کی خدمت کے صلے میں ان کو پلاٹ دیے اس لیے ہم تمہیں پلاٹیہ کہتے ہیں۔ تم طلاق کی وجہ سے مذہب کی اشاعت کرتے ہو ہم تمہیں طلاقیہ کہتے ہیں اب بتا الاٹیے

پلاٹیے طلاقیے کیا حال ہے۔؟ یہ تین چار مرتبہ سوال کرو اور اپنے بچوں کو یاد کراؤ اور آئندہ کوئی کہہ دے ناں اس کو اہلحدیث۔ تم کہو جی ہمارے مسجد میں الاٹیے پلاٹیے آتے ہیں۔ ہمارے محلہ میں الاٹیے پلاٹیے طلاقیے رہتے ہیں یہ نام عام کرنا شروع کردو پھر دیکھو یہ دوڑتا کیسے ہے۔؟

غیر مقلدین سے طریقہ گفتگو:

اگر کوئی اہلحدیث تمہارے سامنے آجائے اور اس سے تمہاری گفتگو شروع ہونے لگے مسائل پہ گفتگو نہیں کرنی عقائد پہ گفتگو کرنی ہے۔ اس کو کہنا ہے مسئلے اور عقائد پر گفتگو بعد میں ہوگی پہلے اپنی حیثیت کا تعین کرے میرا نام اہل السنت والجماعت میں ہے مجھے لوگ ''سنی'' کہتے ہیں۔ تیرا نام اہلحدیث ہے میں تجھ سے پوچھتا ہوں تو سچا اہلحدیث ہے یا جھوٹا؟ کیا پوچھو گے؟ (سامعین.. تو سچا اہلحدیث ہے یا جھوٹا) کیا معنٰی؟ کہنا کہ پہلے تو سچا اہلحدیث ثابت ہو تو پھر تجھ سے بات ہوگی۔ پہلے ہمارے سوال کا جواب دے تو اہلحدیث سچا یا جھوٹا وہ فوراً پوچھے گا اس کا کیا مطلب یہ سچا اور جھوٹا کیا ہوتا ہے؟ کیا سچے اور جھوٹے بھی ہوتے ہیں؟ آپ نے کہنا ہے بالکل ہم تجھے سمجھاتے ہیں سچے اور جھوٹے ہونے کا معنٰی کیا ہے؟ اہلحدیث کا معنٰی ہوتا ہے محدث اہلحدیث کا معنٰی کیا ہے؟ (سامعین... محدث) یاد رکھنا ایک ہے محدث کو کہو اہلحدیث کیا معنٰی؟ حدیث کے ماہر کو ''اہلحدیث'' کہتے ہیں تاریخ کے ماہر کو ''اہل تاریخ'' کہتے ہیں تفسیر کے ماہر کو ''اہل تفسیر'' کہتے ہیں تفسیر کا ماہر ہوگا اہل تفسیر کہلائے گا حدیث کا ماہر ہوگا ''اہلحدیث'' کہلائے گا۔ تاریخ کا ماہر ہوگا اہل تاریخ کہلائے گا۔

سچایا جھوٹا اہل حدیث ؟:

توجو خود کو اہلحدیث کہلاتا ہے اگر تو حدیث کا ماہر ہے خود کو اہلحدیث کہتا ہے تو پھر تو سچا ہے اگر حدیث کا ماہر نہیں ہے اور خود کو اہلحدیث کہتا ہے تو تو جھوٹا ہے۔ اب بتا کہ تو کون سا اہلحدیث ہے سچا یا جھوٹا؟ پوچھنا چاہیے کہ نہیں؟ (سامعین... پوچھنا چاہیے) ایک مرتبہ پوچھو جب یہ کہے گا میں حدیث کا ماہر ہوں تو کہنا حدیث کی تعریف سنا؟ حدیث کی تعریف نہیں کر سکتا یقین کرلو اس نے تعریف کرنی ہی نہیں ہے اس کو تعریف آتی ہی نہیں ہے تعریف تو فن حدیث کی روشنی میں کریں گے وہ کہے گا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو حدیث کہتے ہیں آپ نے کہنا ہے کس نے لکھا ہے؟ حدیث کی تعریف میں تو نو جز بنتے ہیں تو نے صرف پیغمبر کی بات کو حدیث کہہ کے آٹھ جزو کا انکار کر دیا ہے یہ تعریف بنتی ہی نہیں ہے، اب بتا حدیث کسے کہتے ہیں؟

اہلحدیث کی کیٹا گری:

دوسرا سوال یہ کرو بتاؤ حدیث کی کتنی قسمیں ہیں؟ سولہ قسموں میں سے یا قواعد فی علوم الحدیث میں حضرت نے جو بیالیس لکھیں ہیں۔ اب اس سے پوچھنا تو قسم کون سی ہے؟ وہ بتائے گا۔ اب جو قسم ہو گا وہ نام رکھ دو کہ

- ضعیف اہلحدیث
- موضوع اہلحدیث
- منکر اہلحدیث
- معلل اہلحدیث
- مضطرب اہلحدیث

تو کون سی قسم ہے؟ تعیین کرو ناں۔ پہلا سوال یہ کریں گے تو سچا یا؟(سامعین... جھوٹا) سچے اور جھوٹے پر آپ نے سمجھانا ہے حدیث کا ماہر ہے خود کو اہلحدیث کہتا ہے تو تو ں؟(سامعین ... سچا) حدیث کا ماہر نہیں ہے خود کو اہلحدیث کہتا ہے تو توں؟ (سامعین ... جھوٹا)

سچا اہل السنت والجماعت:

وہ فوراً پلٹ کر تمہارے اوپر بھی سوال کرے گا اب جواب ذہن نشین کر لو وہ پوچھے گا تو اہل السنت والجماعت سچا یا جھوٹا؟ آپ نے کیا کہنا ہے؟ (سامعین... سچا) وہ کہے گا اگر اہلحدیث کا معنٰی ہے حدیث کا ماہر اہل تاریخ کا معنی ہے تاریخ کا؟ (سامعین ...ماہر) اہل تغیر تغیر کا؟ (سامعین ...ماہر) اور اہلحدیث؛ حدیث کا ماہر اہل السنت سنت کا ماہر یہ قیاس تھاناں ہم نے قیاس چھوڑا۔ کیوں؟ (حدیث کی وجہ سے) پیغمبر نے غیر ماہر کو بھی اہل السنت کر دیاناں۔ تو حدیث جب آگئی تو ہم نے قیاس کو چھوڑ دیا پھر قیاسی توں ہے ہم تو نہ ہوئے ناں تو قیاسی توں نکلا ہم تو نہ نکلے۔ اگر قیاس غلط ہے تو توں غلط ہے اگر قیاس کے مقابلے میں حدیث آجائے تو قیاس کو چھوڑ کر حدیث کو لے لینا پھر ہم صحیح نکلے یہ تو میرا جواب تھا الزامی جواب بھی یاد رکھ لو۔

جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے:

ایک کتاب ہے "الفرقۃ الجدیدۃ" جابر دامانی نے کتاب لکھی ہے کراچی سے اس کتاب کا مقدمہ لکھا ہے زبیر علی زئی نے۔ علی زئی اس کے مقدمہ میں لکھتا ہے:

- تغیر کے ماہر کو اہل تغیر کہتے ہیں۔

- حدیث کے ماہر کو اہلحدیث کہتے ہیں۔
- تاریخ کے ماہر کو اہل تاریخ کہتے ہیں۔
- اور سنت پر عمل کرنے والے کو اہل السنت کہتے ہیں۔

تیرے گھر کی گواہی، گواہی آگئی ناں کہ سنت پر عمل کرنے والے کو؟ (سامعین ... اہل السنت) معلوم ہوا اہل السنت کا معنٰی اور ہے اہلحدیث کا معنی اور ہے اب پوچھو سچا یا جھوٹا یادر کھ لو گے ناں۔

خلاصہ یہ ہے کہ:

آج کی مجلس میں دو باتیں ذہن نشین کرلو غیر مقلد آئے تو نمبر ایک پوچھو

❖ الاطیہ، پلاطیہ، طلاقیہ

❖ عبد السلام ہو تو الاطیہ، پلاطیہ، طلاقیہ

❖ نورستانی ہو تو الاطیہ، پلاطیہ، طلاقیہ

چھوٹا بھی بڑا بھی جو ذہن چھوٹے کا وہی ذہن بڑے کا کسی ایک کی گنجائش نہیں ہے نمبر دو میں نے کہا تم اہلحدیث سچے یا جھوٹے ؟یہ دو سوال اگر تم نے یاد کر لئے دلائل کے ساتھ ان شاءاللہ یہ باطل تمہارے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ اللہ ہم سب کو احقاقِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے گزارش کی تھی کہ آج کی مجلس میں عقائد اور مسائل زیر بحث نہیں آئیں گے آج تو میں نے آپ کو تیار کیا ہے اللہ کرے آپ تیار ہو جائیں آپ تھوڑی سی ہمت کریں اس فتنہ کے خلاف میدان میں آجائیں آئندہ جب نشستیں چلیں گی پھر عقائد اور مسائل پہ بات ہو گی ان شاءاللہ اور جب آئندہ نشستیں ہوں گی آپ تشریف لائیں گے اللہ مجھے اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے ان جامعات

میں کورس ہوں گے آپ ان کورسوں میں شرکت کرو۔

سرمایہ ملت سے ایک گزارش:

میں طلباء سے کہتا ہوں دورۂ تفسیر ہوتا ہے چالیس دن کا سرگودھا میں سب کو ہمارا پتہ معلوم ہے مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا جو علماء دورہ حدیث کے اندر ہیں دورہ حدیث کے بعد ایک سال کا ہم نے مناظرے کا کورس رکھا ہے۔ جس میں اصولِ حدیث، اصولِ تفسیر، اصولِ فقہ، اصولِ مناظرہ اور اصولِ جرح وتعدیل ان موضوعات پر ہم نے تفصیلی ایک سال کا دورہ تخصص رکھا ہے علماء سے گزارش کروں گا فراغت کے بعد اگر آپ حضرات مناظرے کے میدان میں نکلنا چاہتے ہیں یا باطل سے علمی زبان میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں ایک سال ہمیں بھی دے دو ارادہ کرلو تبلیغی جماعت میں ارادہ کرنے سے شیطان کی کمر ٹوٹتی ہے ہمارے پاس ارادہ کرنے سے خناس کی کمر ٹوٹتی ہے۔ میرا مستقل اس پر ایک بیان ہے شیطان اور خناس شیطان کا کام کیا؟ خناس کا کام کیا؟

تبلیغی جماعت میں سال کا ارادہ کرنے سے شیطان کی کمر ٹوٹتی ہے اور اتحاد اہل السنت والجماعت میں سال کا ارادہ کرنے سے خناس کی کمر ٹوٹتی ہے۔ میں کہتا ہوں کچھ تبلیغی جماعت میں چلے جائیں اور کچھ ہمارے پاس آجائیں تاکہ شیطان کی کمر بھی ٹوٹ جائے خناس کی کمر بھی ٹوٹ جائے دونوں کی کمر توڑنی ہے۔

وماعلینا الا البلاغ

اس کے بعد حضرت متکلم اسلام نے سامعین کے درج ذیل سوالات کے علمی اور تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

سوال:

غیر مقلدین اپنے آپ کو اہلحدیث کی بجائے محمدی کہتے ہیں۔

جواب:

سبحان اللہ شکار پھر پھنس گیا۔ پھر پھنسا محمدی کہتے ہیں پیغمبر کے افعال دو قسم کے ہیں بعض افعال محمدی ہیں بعض افعال مسنون ہیں سنت عمل کسے کہتے ہیں؟ اس کے لئے تین شرطیں ہیں:

1) پیغمبر نے عادتاً فرمایا ہو ضرورتاً نہ فرمایا ہو۔

2) اللہ کے پیغمبر نے دائماً فرمایا ہو اس کو چھوڑ نہ دیا ہو۔

3) اللہ کے پیغمبر نے عمل امت کے لئے کیا ہو اپنی ذات کے لئے نہ کیا ہو۔

عمل پیغمبر کے ساتھ خاص ہو جیسے نو بیویاں بیک وقت نکاح میں رکھنا یہ سنت نہیں ہے اور پیغمبر نے عمل ضرورتاً فرمایا جیسے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مگر وہ سنت نہیں ہے اگر پیغمبر نے عمل کیا مگر وہ چھوڑ دیا جیسے رفع الیدین کا مسئلہ یہ سنت نہیں بنتا ایک ہوتا ہے عمل مسنون جو پیغمبر ہمیشہ کرے عمل مسنون وہ ہو گا، جو پیغمبر عادتاً فرمائے ہمیشہ ہو گا جو پیغمبر عمل امت کے لئے کرے۔ لیکن جو پیغمبر کے ساتھ خاص ہو عمل تو ہے لیکن عمل مسنون نہیں ہے عمل محمدی ہے عمل کیوں چھوڑ دیا عمل مسنون نہیں ہے عمل محمدی ہے عمل کیا امت کے لئے نہیں تھا اپنے لئے کیا عمل مسنون نہیں تھا۔

حنفیت کا ذوق:

یہ ہے کہ ہم نے

- عمل وہ دینا ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دائماً کیا ہو۔
- عمل وہ دینا ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عادتاً فرمایا ہو۔
- عمل وہ دینا ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے کیا ہو۔

ہم نے اس لیے عمل کا نام ''مسنون'' رکھا ہے تو نے عمل دینا تھا جو متروک یا منسوخ ہو تو ں نے عمل کا نام ''محمدی'' رکھا تجھے محمدی مبارک ہمیں مسنون مبارک نہیں سمجھے (سامعین... سمجھ گئے)

میں پشاور میں تو بڑی ٹھہر ٹھہر کے بات کرتا ہوں اس لیے کہ ہمارے مفتی صاحب تشریف فرماہیں جامع نعمانیہ والے مجھے بار بار فرماتے ہیں پشاور میں آؤ تو ذرا بات آہستہ آہستہ کیا کرو بات ان کی بھی ٹھیک ہے کہ رفتار کے ساتھ چلنا مشکل ہو تا ہے مسنون اور محمدی میں فرق سمجھ گئے؟ بولیں ناں (سامعین.. سمجھ گئے)

- غیر مقلد عمل کون سا دیتا ہے؟ جو منسوخ ہو۔
- یہودی شریعت کون سی دیتا ہے؟ جو منسوخ ہو۔
- عیسائی شریعت کون سی دیتا ہے؟ جو منسوخ ہو۔
- غیر مقلد حدیث وہ دیتا ہے جو منسوخ ہو۔

ہم منسوخ شریعت پر بھی عمل؟ (سامعین... نہیں کرتے) منسوخ حدیث پر بھی عمل؟ (سامعین... نہیں کرتے) ان شاء اللہ ناسخ منسوخ پہ کبھی تفصیلی بات کروں گا اور میں بتاؤں گا کہ یہ منسوخ حدیثوں پر کیسے بات کرتا ہے۔

سوال:

ڈاکٹر ذاکر نائیک پہ روشنی ڈالیں؟

جواب:

ذاکر نائیک تاریک ہے اس پہ روشنی ڈالنی چاہیے ذاکر نائیک غیر مقلد ہے جب یہ تقابل ادیان پر گفتگو کرے ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن مفتی بن کے مسئلے بیان کرے گا پھر ہمیں اعتراض ہے اب ذاکر نائیک نے کئی ایک مسئلے غلط بیان کیے اس سے مسئلہ پوچھا گیا مچھلی تو حلال ہے یہ کچھوے اور کیکڑے بھی حلال ہیں ذاکر نائیک کہتا ہے قرآن کہتا لَحۡمًا طَرِیًّا یہ گوشت فریش ہونا چاہیے۔ مچھلی کا ہو خواہ کچھوے کا ہو لوگ کہتے ہیں انگلش بولتا ہے انگلش بولتا ہے تو ساتھ کچھوا بھی دیا ہے ناں انگریزی بولتا ہے ساتھ فولاد بھی دیتا ہے کہتا ہے کلیر کٹ ہے گوشت فریش ہونا چاہیے خواہ مچھلی کا ہو خواہ کچھوے کا ہو کیا بات ہے ذاکر نائیک سے مسئلہ پوچھا گیا یہ اس کی کتاب موجود ہے مسئلہ پوچھا ڈاکٹر صاحب اگر کوئی مرد فوت ہو جائے اس کو جنت میں جنت کی بنی عورت ملے گی اس کو "حور" کہتے ہیں عورت فوت ہو گئی اس کو جنت میں کیا ملے گا؟ ذاکر نائیک کا علم سنو کہتا مرد جنت میں جائے اس کو جنت کی عورت ملے گی جس کو "حور" کہتے ہیں اگر جنت میں عورت جائے اس کو جنت کا بنا مرد ملے گا اس کو بھی "حور" کہتے ہیں پھر اس کے دلائل پڑھو تمہیں دلائل سن کر بھی شرم آئے کہتا دیکھو قرآن کہتا ہے زَوَّجۡنَاهُمۡ بِحُورٍ عِینٍ دیکھو حور عام ہے مرد کو بھی ہے مونث کو بھی ہے میں نے کہا عقل کے اندھے جن کا نکاح ہم سے ہو گا وہ مونث ہو گی یا برابر ہوں گے؟ یا کوئی سیاق و سباق بھی قرآن میں ہوتا ہے؟ کہتا ہے حُورٌ مَقۡصُورَاتٌ فِی الۡخِیَامِ کہتا ہے یہاں بھی

مطلقاً کہا میں نے کہا "حور" کی صفت مقصورات ہے اگر یہ مونث صفت ہو گی تو یہ موصوف مذکر ہو گا یا مونث؟ وہ حُورٌ مَّقۡصُورَٰتٌ فِي ٱلۡخِيَامِ ہو گی تو خیام میں عورت کو کیا جاتا ہے مرد کو کیا جاتا ہے۔ کم عقل تو نے کیسی بات کی ہے ایسے بے ہودہ دلائل دے گا کہ آدمی کو سن کر شرم آتی ہے۔

مسئلہ پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب یہ بتائیں عورت کے لیے ووٹ دینا جائز ہے؟ کہتا ہے قرآن سے ثابت ہے۔ اچھا بھائی قرآن کی آیت پڑھو! کہتا ہے سورۃ ممتحنہ آیت نمبر 8 تو لوگ کہتے ہیں بہت بڑا مذہبی اسکالر ہے یاد کر کے گنتی کر کے آتا ہے۔ کہتا ہے قرآن کہتا ہے: يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتُ يُبَايِعۡنَكَ دیکھو عورتیں پیغمبر کے ہاتھ پر بیعت کرتی بطور حاکم مانتی اس سے ثابت ہوا کہ عورت کے لیے ووٹ دینا جائز ہے دلیل تو ہوئی ناں۔ اب آفتاب شیر پاؤ کو جو ووٹ دیتی ہے اس کے ہاتھ پر بیعت کرتی ہے؟ نا؛ ناراض نہیں ہونا اگر کوئی آفتاب شیر پاؤ کا یہاں موجود ہو میں نے تو ایک مثال دی ہے کہ جو اس کو ووٹ دے گی وہ بے حیائی پھیلانے کے لیے یا بے حیائی ختم کرنے کے لیے ووٹ دے گی؟ کہتا ہے اب دیکھو ووٹ کی اجازت مل گئی ہے عورت نبی کے ہاتھ پر بیعت کرتی تھی حکمران سمجھ کہ حکمران سمجھ کے بیعت کی یہ ووٹ ہے۔ جہالت کی انتہاء ہے اس پر مستقل ان شاء اللہ آپ کے سامنے وڈیو بیان آجائے گا کچھ میں نے گفتگو کی ہے ہلکی سی۔ ہم نے مواد اکٹھا کر لیا ہے اب ان شاء اللہ اس پر تھوڑی سی دیر لگنی ہے کیونکہ ذاکر نائیک کی کتب موجود نہیں ہیں اور قرآن و سائنس اس کی کتاب موجود ہے اس میں کیا علمی گُل کِھلاتا ہے قرآن کہتا ہے مِن كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب آیا پھر ہم نے کہا ہر جانور کا جوڑا کشتی میں سوار

کر! ذاکر نائیک کہتا ہے سائنس کی رو سے بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اتنی بڑی کشتی ہو عقل میں نہیں آتی لہٰذا ہم قبول نہیں کرتے "قرآن اور سائنس" نامی کتاب میں میں مسئلہ درج ہے۔ آپ دیکھ لو اور آپ ایک بات پہ حیران ہوں گے کبھی لوگوں کو بات سمجھ نہیں آتی کہ ذاکر نائیک کئی ایک چینلوں کے سامنے بیٹھ کے اتنی لمبی گفتگو کرتا ہے کفر کو اعتراض کیوں نہیں ہے؟ میں کہتا ہوں کفر کو اعتراض اس لیے نہیں کہ وہ کفر کی زبان بولتا ہے آپ کہو گے وہ کیسے؟ ذاکر نائیک سے مسئلہ پوچھا گیا جہاد کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ذاکر نائیک کہتا ہے جہاد تب ہو گا جب خلیفہ وقت ہو اور خلیفہ وقت سے مراد ایک ملک کا خلیفہ نہیں ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا جب تک ایک خلیفہ نہیں ہوتا تب تک جہاد نہیں ہے۔ اب مثلاً

- ❖ بیت المقدس پہ حملہ ہو جائے خلیفہ ایک نہیں ہے ہم نے دفاع نہیں کرنا۔
- ❖ بیت اللہ پہ حملہ ہو جائے خلیفہ ایک نہیں ہے تم نے دفاع نہیں کرنا۔
- ❖ افغانستان میں طاغوتی طاقت آجائے تم نے دفاع نہیں کرنا۔

امیر ایک جو نہیں ہے بتاؤ امریکہ کی آواز ہے یا نہیں؟ (سامعین... ہے) پھر چینل پہ پابندی کیسے لگے گی؟ یہ نظریات جو ذاکر نائیک نے دیے یہ لوگوں کے علم میں نہیں ہیں تو لوگ بہت جلدی اس کو مان لیتے ہیں۔ ہر کسی کو اتنی جلدی قبول نہ کیا کرو اس وقت تک قبول نہ کرو جب تک علماء اس پہ بات نہ کریں۔

سوال:

غیر مقلدین اپنے آپ کو سلفی اور اثری کہتے ہیں؟

جواب:

میں کہتا ہوں یہ تو ہماری فتح ہے تم ہمیں کہتے تھے کہ ہم محمدی ہیں اور تم حنفی ہو اب تم سلفی اور اثری بننا شروع ہو گئے ہمارا مقام تم سے پہلے کا ہے تم پھر بعد کے ثابت ہوئے ناں نہیں سمجھے؟ ہمیں کہتے ہیں تم ہو حنفی اور اپنے کو سلفی تو سلف کا معنی کیا ہوتا ہے پیچھے چلنے والا اثری کا معنی نشانات پہ چلنے والا تو تم نے مان لیا تم بعد کے ہو ہم پہلے ہیں اس میں بھی ہماری فتح ہے تمہارا کوئی کمال نہیں ہے۔

سوال:

ڈاکٹر اسرار کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب:

ڈاکٹر اسرار مودودی نظریات کا حامل ہے جماعتی اختلاف کی وجہ سے الگ ہوا تھا جو نظریات مودودی کے وہی ڈاکٹر اسرار کے ہیں۔

سوال:

یہ لوگ اللہ کی جگہ خدا کے نام کو برا کہتے ہیں؟

جواب:

یہ جھوٹ بولتے ہیں اس میں ان کو پتہ نہیں کہ خدا یہ ترجمہ کس کا ہے ان کی دلیل صرف یہ ہے کہ خدا یہ اللہ کا ذاتی نام ہے اور ذاتی نام کا ترجمہ نہیں ہوتا ہم کہتے ہیں کہ خدا کس ذاتی نام کا ہم نے ترجمہ کیا ہے ذاتی نام کا ترجمہ کرنا اور بات ہے اور وصفی نام کا ترجمہ کرنا اور بات ہے تم نے ایک غلط اصول قائم کیا اس غلط اصول پہ ایک غلط

عمارت قائم کی ہے تم اپنے غلط اصول کو لے کر علمائے دیوبند پر اعتراض نہ کرو۔

سوال:

امام اعظم ابو حنیفہ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے تو امام صاحب نے اپنے گھر والوں کا بھی حق ادا کیا؟

جواب:

حق دن کو ادا نہیں ہو سکتا؟ بخاری کی حدیث ہے اللہ کے پیغمبر صحابی کے گھر گئے ہیں دروازے پہ دستک دی ہے تو صحابی مشغول تھے وہ دن تھا رات تو نہیں تھی، کوئی ضروری ہے کہ آدمی رات کو بیوی کے پاس جائے۔ غلط باتیں مت کہا کرو دوسرا چالیس سال کا معنیٰ تسلسل نہیں ہوتا۔ اگر درمیان میں آدمی گھر جائے اور واپس آجائے یہ تسلسل کے خلاف نہیں ہوتا یہ ایسے ہے جسے آپ کا شیخ ہے ہر روز فجر کی نماز پڑھتا ہے اشراق تک مسجد میں بیٹھتا ہے لیکن درمیان میں فوتگی ہوگئی کراچی چلا گیا ایک دن کے لیے پھر تین سال بعد کوئی مسئلہ بن گیا کسی اور جگہ چلا گیا اب وہ شیخ دنیا سے رخصت ہوا آپ کہتے ہیں کہ پچاس سال تک شیخ کا معمول یہ تھا کہ فجر کے بعد اشراق تک مصلے پر بیٹھے رہتے تھے۔ عذر کی وجہ سے درمیان میں چلا جائے تو معمول کے خلاف نہیں ہے۔

سوال:

عقائد میں حنفی ہیں ماتریدی نہیں ہیں؟

جواب:

یہ بھی اس نے تمہیں دھوکا دیا اصل بات یہ نہیں ہے بات یہ ہے جو عقائد امام اعظم ابو حنیفہ کے ہیں وہی عقائد ابو منصور ماتریدی کے ہیں فرق صرف اتنا تھا کہ تنقیح ابو منصور ماتریدی نے کی ہے جب مقابلہ شروع ہوا تھا ورنہ اصل عقائد امام صاحب والے ہیں ابو منصور ماتریدی کے عقائد کوئی مستقل الگ نہیں ہیں۔

سوال:

غیر مقلدین، ذاکر نائیک اور مرزائیوں کے چینل ہیں؟

جواب:

جب ہمارے پاس وسائل ہوں گے تو ہم بھی ان شاءاللہ چینل کھولیں گے۔

غیر مقلدین کا علمی محاسبہ
کوٹ رفیق کاموں کی

فہرست

خطبہ مسنونہ

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضلله ومن يضلل فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولنا محمدا عبده ورسوله فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

پ 5 سورة النساء آیت نمبر 59

عَنْ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

ابوداودج2 ص287 رقم الحديث 4609

درود شریف:

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو اور بھائیو! میں نے آپ حضرات کی خدمت میں قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ، ذخیرہ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کی ایک مبارک حدیث تلاوت کی ہے دعافرمائیں کہ حق جل مجدہ مجھے اہل السنت والجماعت کے مسلک، مؤقف اور مذہب کو دلائل کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اگر بات سمجھ آئے حق جل مجدہ قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے آج یہاں کامونکی آمد پر جو حضرات خوش ہیں اللہ ان کو مزید خوشیاں عطاء فرمائے اور جو احباب پریشان ہیں جن کو میں جلسے میں اپنی نگاہوں سے خود دیکھ رہا ہوں اللہ رب العزت ان کی پریشانیاں دور فرمادے۔ میں اپنے جلسے کے دوران کوئی بد دعائیہ جملہ کسی کی شان کے خلاف نازیبا لفظ تو نہیں کہوں گا لیکن اپنے مسلک کو ان شاءاللہ ثم ان شاءاللہ دلائل کے ساتھ بیان کروں گا اور میری گفتگو کے بعد اگر میرے اپنے یا غیر کسی صاحب کو میری گفتگو پر کوئی اشکال ہو میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا آپ قلم کاغذ ہاتھ میں رکھیں میری گفتگو کے دوران کوئی اعتراض ہو تو نوٹ فرمائیں جب گفتگو ختم ہو جائے آپ اپنی پرچی اسٹیج پہ بھیجیں میں ان شاءاللہ ثم ان شاءاللہ آپ کے سوال کا جواب دے کر یہاں سے جاؤں گا ان شاء اللہ۔

لیکن ایک آپ کی خدمت میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ آپ احباب جس شوق سے چٹ لکھیں اسی شوق سے اپنی چٹ کا جواب سماعت فرمائیں بہت سے احباب چٹ لکھتے ہیں وقت یہ ذہن رکھتے ہیں کہ شاید ہمارے اس سوال کا جواب تو جبرائیل بھی اتر کر نہیں دے سکتا لیکن جب ان کے سوالات کے جوابات آتے ہیں تو پھر آپ حضرات بھی نگاہ اٹھا کر ان کے چہروں کی طرف دیکھیں کہ چہروں کے رنگ بدلتے کیسے ہیں میں ان شاءاللہ العزیز اللہ کی ذات پہ بھروسہ کر کے اپنی سنی قوم سے وعدہ کرتا ہوں آپ احباب کو اگر اللہ نے چاہا تو میں مایوس نہیں کروں گا ان شاءاللہ۔

آپ حضرات بڑے شوق سے چٹ لکھیں میں قطعاً ناگواری کا اظہار نہیں کروں گا کہ آپ حضرات کو چٹ نہیں لکھنی چاہیے جس طرح آپ کی چٹ پر مجھے ناگواری نہیں ہونی تو جب میں آپ کی چٹوں کا جواب دوں تو آپ حضرات کو بھی ناگواری محسوس نہیں ہونی چاہیے۔ یا آدمی تنقید کے لیے اپنی زبان ہلانا چھوڑ دے اور اگر کوئی انسان تنقید کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کو پھر تنقید سہنے کی ہمت بھی رکھنی چاہیے۔ میں آج کی نشست میں اہل السنت والجماعت کا مؤقف عرض کروں گا اور اس کے بعد آپ حضرات کی خدمت میں حوالہ جات کے ساتھ چند ایک مسائل پیش کروں گا اور اس اسٹیج پر چیلنج دے جاؤں گا کہ میرے حوالے کو کوئی آدمی غلط کہہ دے میری بات کو کوئی آدمی غلط کہہ دے میں اس کا جواب دہ ہوں اور میں مجرم ہوں لیکن اگر میری بات درست ہو اور ان شاء اللہ اگر میرے اللہ نے چاہا تو سو فیصد درست ہو گی۔ میں آپ تمام حضرات کی خدمت میں ایک گزارش اور کروں گا کہ میری گفتگو کے دوران کوئی شخص لعنت کے نعرے مت لگائے، مردہ باد کے نعرے مت لگائے لعنت برسانے کے نعرے مت لگاؤ آپ مؤقف سمجھو اور اس پہ دلائل سمجھو یہ بلاوجہ نعرے لگا کر آپ جلسہ کی فضاء کو مکدر مت کرو اللہ رب العزت ہمیں اپنے اکابر کی دی ہوئی حکمت اور بصیرت کے مطابق علمی جنگ لڑنے کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین)

اللہ کی اطاعت کیسے کریں؟:

اہل السنت والجماعت کے مؤقف کے مطابق میں نے قرآن کریم کی آیت کریمہ پڑھی ہے اللہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرمائے ہیں۔ یاایھا الذین آمنو اے ایمان والو! اطیعو ا اللہ اللہ کی اطاعت کرو اللہ کی بات مانو اللہ کے احکام پہ عمل کرو

آدمی کے ذہن میں سوال پیدا ہوگا اللہ ہم آپ کی اطاعت کیسے کریں؟ ہم نے آپ کی بات کو سنا بھی نہیں ہم نے آپ کی ذات کو دیکھا بھی نہیں۔ جس کی بات نہ سن سکیں اس کی بات پر عمل کیسے ہوتا ہے؟ اللہ رب العزت نے آگے جواب دیا وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ تم نے مجھے سنا اور دیکھا نہیں ہے۔ میں نے تمہیں ایسا پیغمبر دیا ہے صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس پیغمبر نے میری ذات کو دیکھا اور جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کو سنا ہے وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ تم نے مجھے سنا اور دیکھا نہیں ہے وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ میرے پیغمبر کی اطاعت کرو۔

رسول کی اطاعت کیسے کریں؟:

سوال پیدا ہوگا اللہ! ہم تو عجمی ہیں تیرا پیغمبر تو عربی ہے اللہ اس امت کا اکثر طبقہ جاہل ہے عربی زبان پیغمبر کی احادیث مبارکہ اور قرآنی آیات کو نہیں سمجھتا وہ تیرے پیغمبر کی اطاعت کیسے کرے گا؟ اللہ تیرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عرب مکہ اور مدینہ میں اور یہ دنیا میں بسنے والے تیرے پیغمبر کی اطاعت کیسے کریں گے۔؟

فقہاء کی اطاعت:

اللہ نے اس کا جواب آگے دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ پیغمبر کے صحابی فرماتے ہیں وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کا معنی یہ ہے الفقھاء فی الدین پیغمبر کی اطاعت کرنے کے لئے تم دین میں جو فقہاء اور علماء ہیں تم ان فقہاء اور علماء کی اطاعت کرو! اللہ فقہاء کی اطاعت کیوں کریں؟ پیغمبر کی زبان اقدس سے جواب سنیئے إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ

سنن ابی دائود باب الحث علی العلم جز 3 ص 354 رقم الحدیث 3643

علماء انبیاء کے وارث ہیں:

عالم نبی کا وراث ہے:

- جب نبی پاک موجود تھے اصحابِ پیغمبر نے مسئلہ نبوت سے پوچھا ہے۔
- جب پیغمبر موجود تھے اصحاب پیغمبر نے مصلے پہ نبوت کو کھڑا کیا ہے۔
- جب پیغمبر موجود تھے اصحاب پیغمبر نے منبر پہ نبوت کو کھڑا کیا ہے۔

لیکن جب نبوت نہیں ہے تو پھر نبوت کے جانشین اس امت کے علماء ہیں۔

- اگر امامت کا مصلیٰ ہو گا حق عالم کا ہے۔
- اگر خطابت کا منبر ہو گا حق عالم کا ہے۔
- اگر درس گاہ میں تدریس ہو گی حق عالم کا ہے۔
- اگر مسائل بتانے کا مسئلہ ہو گا تو حق عالم کا ہے۔
- میدان جہاد میں قیادت کا مسئلہ ہے تو حق عالم کا ہے۔
- اگر بیعت کا مسئلہ ہو گا تو حق عالم کا ہے۔

فرمایاوَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ تم نے فقہاء کی بات کو ماننا ہے تم نے فقہاء کی بات پہ عمل کرنا ہے اللہ اگر کسی مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہو جائے فرمایافان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول

- ❖ اگر شریعت کے مسئلے پر علماء کا اختلاف ہو جائے۔
- ❖ اگر شریعت کے مسئلے پر مجتہدین کا اختلاف ہو جائے۔
- ❖ اگر شریعت کے مسئلہ میں محدثین کا اختلاف ہو جائے۔ فردوہ الی اللہ والرسول
- ❖ پھر علماء کو چاہیے قرآن سے مسئلہ پوچھیں۔

❖ پھر محدثین کو چاہیے پیغمبر کے فرمان سے مسئلہ پوچھیں۔
❖ فقہاء کو چاہیے مسئلہ اللہ سے پوچھیں اللہ کے رسول سے پوچھیں۔

تین اطاعتیں:

میرے رب نے بتا دیا ارے ایک حکم عوام کے لئے ہے، ایک حکم علماء کے لئے ہے۔ یاایھا الذین امنوا

- ایمان لانے والا عالم بھی ہے۔
- ایمان لانے والا جاہل بھی ہے۔
- ایمان لانے والا مرد بھی ہے۔
- ایمان لانے والی عورت بھی ہے۔

فرمایا جو بھی ایمان لائے تم نے تین اطاعتیں کرنی ہیں:

1) ایک اطاعت تم نے اللہ کی کرنی ہے۔
2) ایک اطاعت تم نے اللہ کے رسول کی کرنی ہے۔
3) ایک اطاعت تم نے فقہاء کی کرنی ہے۔

اگر فقہاء میں اختلاف ہو جائے تو وہ قرآن و حدیث کو کھولیں اپنے مسئلے کو قرآن و حدیث سے حل کریں یہ کام تمہارا نہیں ہے یہ کام فقہاء کا ہے علماء کا مؤقف یہ تھا کہ

- اطاعت اللہ کی بھی کرے ہمارا ایمان ہے۔
- اطاعت پیغمبر کی بھی کرے ہمارا ایمان ہے۔
- اطاعت فقہاء کی بھی کرے ہمارا ایمان ہے۔

پیغمبر کے بعد پہلا طبقہ حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان

بن عفان حضرت علی بن ابی طالب کا ہے فقہاء میں دوسرا طبقہ صحابہ کرام کا ہے فقہاء میں تیسرا طبقہ تابعین ارے ائمہ مجتہدین کا ہے۔ پھر مجھے یہ بات کہنے دے میں قرآن کریم کی آیت کی روشنی میں کہتا ہوں کہ

- ❖ اللہ کی اطاعت بھی ایمان والے کے ذمے ہے۔
- ❖ پیغمبر کی اطاعت کرنا بھی ایمان والے کے ذمے ہے۔
- ❖ خلفاء راشدین کی اطاعت کرنا بھی ایمان والے کے ذمے ہے۔
- ❖ صحابہ کرام اطاعت کرنا بھی ایمان والے کے ذمے ہے۔
- ❖ فقہاء اور ائمہ کی اطاعت کرنا بھی ایمان والے کے ذمے ہے۔
- ❖ رب کی اطاعت نہیں کرتا تب بھی قرآن نہیں مانتا۔
- ❖ پیغمبر کی اطاعت نہیں کرتا تب بھی قرآن نہیں مانتا۔
- ❖ خلفاء راشدین کی اطاعت نہیں کرتا تب بھی قرآن نہیں مانتا۔
- ❖ اصحاب پیغمبر کی اطاعت نہیں کرتا تب بھی قرآن نہیں مانتا۔
- ❖ اگر قرآن پہ ایمان ہے اطاعت اللہ کی بھی کر۔
- ❖ اگر قرآن پہ اعتماد ہے اطاعت پیغمبر کی بھی کر۔
- ❖ اگر قرآن پہ اعتماد ہے اطاعت اصحاب پیغمبر کی بھی کر
- ❖ اگر اللہ پہ اعتماد ہے اطاعت فقہاء اور مجتہدین کی بھی کر۔

غیر مقلدین کیوں کتراتے ہیں؟:

پھر کاموکی کے سنیو! میں سوال تم سے کرتا ہوں آج یہ جو نعرہ دیا گیا مسلک اہلحدیث کے دو اصول اطیعو اللہ اطیعوا الرسول اس بے ایمان کو کہہ دے ناں تو نے

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ کو پڑھا ہے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کیوں نہیں پڑھتا؟ اولی الامر منکم بول؟(سامعین ... کیوں نہیں پڑھتا) کیا کہتے ہیں؟ مسلک اہلحدیث کے دو اصول بولیں ناں؟(سامعین ... اطیعو اللہ واطیعوا الرسول) وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کیوں نہیں پڑھتا؟ اس نیم رافضی کو پتہ ہے کہ

- اگر میں نے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کو پڑھا مجھے صدیق کی اطاعت کرنی پڑے گی۔
- اگر میں نے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کو پڑھا مجھے عمر فاروق کی اطاعت کرنی پڑے گی۔
- اگر میں نے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کو پڑھا مجھے عثمان غنی کی اطاعت کرنی پڑے گی۔
- اگر میں نے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کو پڑھا مجھے علی المرتضیٰ کی اطاعت کرنی پڑے گی۔
- اگر میں نے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کو پڑھا تو مجھے امیر معاویہ کی اطاعت کرنی پڑے گی

میں آج بھی کہتا ہوں اگر میرے رب نے چاہا مسلک اہلحدیث کے مولویو! غیر مقلدو! اگر تم نے ماں کا دودھ پیا ہے کتیا کا دودھ نہیں پیا اگر تم نے اس ملک میں رہنا ہے تو تم اصحاب پیغمبر کی اطاعت کروگے اگر نہیں کروگے تو تمہیں ایران بھاگنے پہ مجبور کیا جائے گا بات ٹھیک ہے یا غلط؟ بلند آواز سے(سامعین... ٹھیک ہے)ہم پیغمبر کی اطاعت کرتے ہیں کہ نہیں؟(سامعین ... کرتے ہیں) اصحاب پیغمبر کی اطاعت؟(سامعین ... کرتے ہیں)

فرمان نبوی اور اتباع صحابہ:

بلکہ میں اہل السنت والجماعت کے مؤقف کو بیان کرتا ہوں ارے تم نے امت کو جھوٹ دیا ہے تو نے امت کو دجل دیا اہل السنت والجماعت کا مؤقف یہ ہے:

- امت نماز پڑھے گی اصحاب پیغمبر والی۔

⌑ امت روزہ رکھے گی اصحاب پیغمبر والا۔

⌑ امت تراویح پڑھے گی اصحاب پیغمبر والی۔

⌑ امت حج کرے گی اصحاب پیغمبر والا۔

یہ فوراً دھوکا دینے کے لئے کہے گا کہ تم نے کلمہ پیغمبر کا پڑھا ہے یا عمر بن خطاب کا پڑھا ہے؟ توجہ رکھنا کہتا ہے کلمہ تم نے عمر کا پڑھا ہے یا کلمہ تم نے پیغمبر کا پڑھا ہے؟ میں نے کہا ارے عقل کے اندھے:

❖ جس پیغمبر کا ہم نے کلمہ پڑھا اسی پیغمبر نے فرمایا میرے بعد صدیق کی بات کو ماننا۔

❖ جس پیغمبر کا کلمہ پڑھا ہے اسی پیغمبر نے فرمایا میرے بعد عمر فاروق کی بات کو ماننا۔

❖ جس پیغمبر کا کلمہ پڑھا ہے اس پیغمبر نے فرمایا میرے بعد عثمان و علی کی بات ماننا۔

❖ جس پیغمبر کا کلمہ پڑھا ہے اسی پیغمبر نے فرمایا میرے بعد اصحاب پیغمبر کی بات ماننا۔

اقتداء کس کی ہو گی؟:

میں بات سمجھانے کے لیے مثال دیتا ہوں ارے تیری مسجد میں امام موجود ہے اس نے نماز پڑھائی ہے کہتا ہے اللہ اکبر۔ مسجد کے ہال والوں نے سنا انہوں نے اللہ اکبر کہہ دیا لیکن مسجد کے صحن میں جو موجود تھے انہوں نے امام کا اللہ اکبر نہیں سنا۔ انہوں نے ہال والے کا سنا ہے وہ رکوع میں چلے گئے وہ سجدے میں چلے گئے مجھے تم بتاؤ کہ جنہوں نے ہال والوں کی آواز سن کر کہا اللہ اکبر ان کی نماز امام کے پیچھے ہے یا مقتدی کے پیچھے؟ تم سارے کہو گے کہ امام کے پیچھے۔ میں نے کہا اسی طرح جب امام اللہ اکبر کہتا ہے تو ہال والا اس کو دیکھ کر اللہ اکبر کہتا ہے اور باہر صحن میں کھڑا ہوا اس کو دیکھ کر سجدہ کرتا ہے تو جس طرح ہال والے کی نماز امام کے پیچھے ہے تو صحن والے کی

نماز بھی امام کے پیچھے ہے۔ خدا کی قسم میں کہتا ہوں اس طرح پیغمبر کی نماز کو دیکھ کے خلیفہ راشد نماز پڑھے گا ہم نماز پڑھیں گے خلیفہ راشد کی نماز کو دیکھ کہ اگر خلیفہ راشد کی نماز ٹھیک ہے تو میری اور تیری نماز بھی ٹھیک ہے۔

پیغمبر والی نماز:

توجہ رکھنا! پہلے میں ذرا دلائل سے بات سمجھالوں اس کے بعد میں عرض کرتا ہوں پہلے اہل السنت کا مؤقف تو سنو تمہیں اہل السنت کا مؤقف تو سمجھ آئے پھر تمہیں اس کا دجل اور دھوکا سمجھ آئے کتنا بڑا دجل اور دھوکا دے کہ اس نے امت کے عقائد کو بگاڑنا شروع کر دیا۔ توجہ رکھنا! کہتا ہے تم نماز پڑھتے ہوں؟ کون سی حضرت عمر بن خطاب والی؟ تراویح پڑھو گے اب تراویح آرہی ہے ناں۔ کہے گا تم عمر کی تراویح پڑھتے ہو؟ ہم نے پیغمبر کی تراویح پڑھی ہے۔ میں نے کہا تو جھوٹ مت بول تو نے جھوٹ سے کام لیا کہتا ہے جی ہمیں حکم یہ دیا گیا کہ پیغمبر کی نماز پڑھو۔ میں نے کہا کوئی حدیث ہمیں بھی سنادو۔ کہتا ہے صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" صَلُّوا کَمَارَأَیۡتُمُونِی أُصَلِّی "

بخاری ج1 ص88

صحابہ کرام والی نماز؟

توجہ رکھنا! کہتا ہے پیغمبر نے فرمایا کہ تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے کہا بے ایمان یہ پیغمبر نے مجھے تو خطاب نہیں کیا، یہ پیغمبر نے خطاب اس کو کیا جس نے پیغمبر کو دیکھا تھا میں نے پیغمبر کو نہیں دیکھا پیغمبر؛ صحابی کو فرماتے ہیں کہ تم نماز؛ یوں پڑھو جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے حضور صلی اللہ علیہ

وسلم ہم نماز کیسے پڑھیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان فرمایا" فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ "صحابہ تم میری نماز کو امت میں پھیلا دو تو معلوم ہوا صحابی نماز پیغمبر کی پڑھے گا ہم نماز صحابی کی پڑھیں گے(سبحان اللہ) صحابی نماز کون سی پڑھے گا؟ بولیں(سامعین ....پیغمبر والی) اور ہم نماز کون سی پڑھیں گے؟ (سامعین ...صحابی والی) دلیل صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز ایسے پڑھو جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا۔ میں اس غیر مقلد کولوں پچھ ناں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوں پڑھدیاں ویکھیا اے۔ نہیں ویکھیا تے حدیث تیرے واسطے کیویں اے حدیث تے پیغمبر نے صحابی واسطے دے فیر صحابی نوں حجت من ناں۔ نہیں سمجھے پھر صحابی نوں ؟(حجت من ناں) تو صحابی نوں حجت نیں منداں کیوں ؟اگر صحابی پیغمبر کو حجت مانا پھر مسئلہ بدل جائے گا۔

غیر مقلدین؛صحابہ کے دشمن ہیں:

تیرے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے: تکبیرات عیدین چھ وہ عبد اللہ بن عمر سے ہے لیکن وہ صحابی رسول ہے تو توں نے پیغمبر کے صحابی کو حجت نہیں مانا میرے پاس کتب موجود ہیں ابھی میں حوالہ دوں گا توں نے کہا" در اصول مقرر شدہ قول صحابی حجت نیست"

عرف الجادی ص101

تونے کہا یہ بات طے ہے کہ اصحاب پیغمبر حجت نہیں ہیں میں نے کہا یہ شیعہ کہتا ہے رافضی کہتا ہے اہل السنت والجماعت نے جس طرح پیغمبر کو حجت مانتا ہے اصحاب پیغمبر کو بھی حجت سمجھتا ہے جس طرح پیغمبر کو ایمان سمجھتا ہے اصحاب پیغمبر کو

بھی ایمان کا حصہ مانتا ہے(سامعین ...بے شک)صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُونِی أُصَلِّی۔

نوے مسئلے گھِسیاں پیِاں دلیلاں:

کہتا ہے جی عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں میں نے کہا دلیل کہتا ہے صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُونِی أُصَلِّی میں نے کہا یہ صَلُّوا کا حکم اللہ کے پیغمبر نے کس کو دیا؟ کہتا ہے جی صَلُّوا عام ہے یہ مردوں کو بھی شامل، عورتوں کو بھی شامل ہے میں نے کہا اچھا۔

تحقیقی جواب:

تحقیقی جواب میں دے سکتا ہوں صحیح بخاری میں موجود ہے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم اللہ کے نبی کے پاس آئے بیویاں گھر میں موجود تھیں بیویاں ہمارے ساتھ نہیں تھیں ہم تنہا مرد آئے تھے پیغمبر کی خدمت میں کچھ دن قیام کیا اللہ کے پیغمبر بڑے شفیق اور رحیم تھے فرمایا جاؤ گھر چلے جاؤ اور نماز؛ یوں پڑھنا جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا یہاں مرد موجود تھے بیویاں تو موجود نہیں تھیں پیغمبر نے یہاں خطاب مردوں کو کیا ہے۔ کہتا ہے نہیں نہیں صَلُّوا کا لفظ عام ہے تم سب پڑھو اس میں مرد بھی شامل ہیں اس میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ میں نے کہا پیغمبر نے فرمایا صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُونِی أُصَلِّی جیسے تم نے مجھے دیکھا پیغمبر کو مرد دیکھ رہے تھے عورتیں تو نہیں دیکھ رہیں تھیں یہ خطاب تو مردوں کو ہوا لیکن پھر بھی عقل ٹھکانے نہیں آتی کہتا ہے۔ نہیں نہیں صَلُّوا کا خطاب تو عام ہے۔

الزامی جواب:

میں نے کہا پھر اگر کامونکی دے وچ اگر کل کوئی غیر مقلدن آ گئی اہنے

سر تے پگڑی بن لیئی انہے بٹن کھول کے سینہ ننگا کر لیا شلوار گٹیاں توٹو نگ لیئی ہتھ وچ ڈانڈا انپ کے باہر آگئی تُسی پچھیا باجی کتھے جاناں اے؟ اس نے کہنا ہے میں حافظ سعید دے نال رل کے کشمیر چلی آں پوچھیا کیوں توں تے عورت اے؟ تو سر تے پگڑی کیوں بنی اے ؟ تو تے عورت ایں گریبان کیوں کھولیا اے ؟ تو تے عورت ایں اپنی شلوار کیوں ٹونگی اے ؟ تو تے عورت اے اونے کہنڑاں اے قرآن نہیں پڑھیا قرآن ءِ چ اللہ آکھدا اے لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ میرا پیغمبر تم سب کے لیے نمونہ ہے اگر میرا پیغمبر تمہارے لیے نمونہ ہے تو میرے لیے نمونہ نہیں ہے بتا اس باجی کو تو کیا جواب دے گا؟ تو نے اس باجی کو کہنا ہے او نہیں نہیں اس لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ کا معنٰی یہ ہے پیغمبر کی تعلیمات تو نمونہ ہیں مگر مرد کے لیے الگ ہیں عورت کے لیے الگ ہیں۔

اسوہ رسول پر عمل..الگ الگ طریقے:

1) اللہ قرآن میں کہتا ہے "اتموا "تم نے عمرہ اور حج کو پورا کرنا ہے خطاب عورت مرد دونوں کو ہے لیکن عورت کو خطاب الگ ہے مرد کو الگ ہے عورت کا عمرہ الگ ہے مرد کا الگ ہے۔

2) عورت جائے گی وہ بلند آواز سے لبیک نہیں کہتی مرد بلند آواز سے کہتا ہے۔

3) عورت جائے گی اپنے سر کو ننگا نہیں کر سکتی ارے مرد تو ننگا کرے گا عورت عمرے کے لیے جائے گی وہ کپڑا سلا ہوا پہنے گی مرد سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا۔

4) ارے عورت طواف کرے گی وہ اکڑ کے رمل نہیں کر سکتی لیکن مرد رمل بھی کرے گا یہ عورت سعی بین الصفاء والمروٰی کرے گی مگر دوڑے گی نہیں مگر مرد دوڑ کے سعی بین الصفاء والمروٰی کرے گا۔

5) عمرے سے فارغ ہونے کے بعد یہ مرد سر کے بالوں کو قصر بھی کروا سکتا ہے اور حلق(ٹنڈ) بھی کروا سکتا ہے عورت ٹنڈ نہیں کروا سکتی حکم تو اتموا دونوں کے لیے ہے مگر عورت کا حج الگ ہے مرد کا الگ ہے۔

حکم صلوا دونوں کو ہے مگر عورت کی نماز الگ ہے مرد کی نماز الگ ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ کا خطاب بھی دونوں کو ہے پیغمبر کا مرد کے لیے اسوہ الگ ہے عورت کے لیے الگ ہے مرد کے لیے الگ اور عورت کے لیے؟ (سامعین ... الگ)

توجہ رکھنا! میں نے آیت پڑھی ذرا وہ سمجھنا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ اے ایمان والو تم نے اطاعت اللہ کی کرنی ہے وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ تم نے اطاعت رسول کی کرنی ہے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ تم نے اطاعت فقہاء کی کرنی ہے۔

کتنے طبقے رب نے بتائے؟(سامعین ... تین) گرمی زیادہ تے نیں؟ اسی جٹ ہوندے اں بھائی اسی گرمی ءِچ بغیر پکھیاں تو پٹھے وڈ سگدے اں بغیر پکھیاں تو منجی لا سگدے اں، مجاں دے گوہے تھپ سگدے اں، باغاں دی گوڈی کر سگدے اں، گھنٹہ یا پوناں گھنٹہ تقریر کریا سنڑ نیں سگدے؟ کوئی پروا نہیں سنڑ سکدے اں۔ اللہ دا شکر اے اسی جٹ اں تے خالص پینڈو جٹ اں گرمی ساڈا مقابلہ نیں کر سگدی اسی گرمی دا مقابلہ کر سگدے اں ان شاء اللہ۔

توجہ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ" اطاعت کرنی ہے اللہ کی اطاعت کرنی ہے وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ رسول کی اطاعت کرنی ہے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی اکھدا اے نیں نیں وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ توں مراد فقہاء نہیں۔ میں نے کہا أُولِي الْأَمْرِ توں مراد کون؟ آکھدا اے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ تو مراد حاکم اے۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک اے حاکم دی

گل من لے پھر عالم دی گل نہ منیں ہاں ہاں پرویز مشرف دی من لے، عالم دی نہ منیں زرداری دی من لے عالم دی نہ منیں اللہ کہتا ہے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔ تیرا بوٹا جے حاکم لا یا اے تینوں پیدا جے حاکم کیتا اے تو حاکم دی گل تے کرنی اے ناں۔

نہ یہ مانوں نہ وہ:

میں اس لیے کہتا ہوں توجہ! ارے میرا چیلنج یہ ہے ارے أُولِي الْأَمْرِ سے مراد فقہاء یہ تو صحابہ نے ترجمہ کر دیا اگر وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کا معنیٰ حاکم نام لیا جائے۔ پیغمبر کے جانے کے بعد:

- سب سے پہلا فقیہ وہ صدیق اکبر ہے سب سے پہلا حاکم بھی صدیق اکبر۔
- عمر فقیہ بھی ہے عمر حاکم بھی ہیں۔
- عثمان فقیہ بھی ہے عثمان حاکم بھی۔
- علی فقیہ بھی ہیں علی حاکم بھی ہیں۔
- پھر عمر کی تراویح مان لے ناں حاکم کی بات مان لے۔
- جمعہ کے دن کی دو اذانیں عثمان حاکم کی مان لے۔

اب تو حاکم کی بھی نہیں مانتا فقیہ کی بھی نہیں مانتا پھر میں کہہ سکتا ہوں تو اللہ کے قرآن کی بات نہیں مانتا قرآن پڑھ کے قرآن پہ جھوٹ بولتا ہے۔ توں قرآن کی بات نہیں مانتا۔

غیر مقلد قرآن کیوں نہیں پڑھتا؟:

جب یہ نعرہ لگائے ناں اہلحدیث کے دو اصول اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول آپ کہیں مولوی صاحب آگے بھی پڑھ آگے نہیں پڑھے گا کیوں اس کو پتہ ہے:

❖ میں نے اگر آگے پڑھ لیا تو عمر بن خطاب کی تراویح ماننی پڑے گی۔

❖ میں نے پڑھ لیا عثمان بن عفان کی دو اذانیں جمعہ کی ماننی پڑیں گی۔

❖ میں نے پڑھ لیا تو پھر بخاری کی روایت کے مطابق سر پر پگڑی اور ٹوپی پہن کے اصحاب پیغمبر کی سنت کے مطابق نماز پڑھنی پڑے گی۔

❖ اگر وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ پڑھ لیا پھر بخاری کی روایت کے مطابق مجھے مصافحہ دوہاتھوں سے کرنا پڑے گا۔

❖ اگر وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ میں نے پڑھ لیا تو مجھے مدت مسافت اڑتالیس میل (77 کیلو میٹر) ماننا پڑے گی۔

❖ اگر اولی الامر میں نے پڑھ لیا تو مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت سمجھنے کو مکروہ کہنا پڑے گا۔

فقیہ کی فضیلت:

اس کے علم میں تھا اس لیے کہتا ہے میں نہیں پڑھتا ارے کیسے پڑھے گا؟ اللہ کے پیغمبر نے فرمادیا "فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ"

شعب الایمان جز 3ص 232رقم الحدیث1586

ارے شیطان ایک فقیہ سے اتنا ڈرتا ہے جتنا ہزار عابد سے نہیں ڈرتا۔ اللہ فقیہ کی نہیں فقہاء کی بات کرتے ہیں (سبحان اللہ) ایک فقیہ کی نہیں اس لیے اس نے وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ نہیں پڑھنا۔

مجتہدین اور مقلدین کی ذمہ داریاں:

توجہ رکھنا! یہ تمہیں دھوکا دینے کے لیے کہے گا چلو جی میں أُولِي الْأَمْرِ پڑھ لیتا

ہوں تو بھی آگے پڑھ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ میں نے اس لیے آیت کا مطلب سمجھا دیا اللہ نے ایمان والوں سے فرمادیا تم نے اطاعت اللہ کی تم نے اطاعت رسول کی تم نے اطاعت فقہاء کی کرنی ہے اگر اختلاف ہو جائے تم میں نہیں فقہاء میں (سامعین.... بہت خوب) ہم میں نہیں فقہاء میں اختلاف، کن میں ہو گا؟(سامعین ... فقہاء میں) چل میں منہ منگی موت تینوں دیواں بخاری پڑھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ایک شرط پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ لی وَلَا تُنَازِعُ الْأَمْرَ أَهْلَهُ ارے منازعت کرنے والے اور ہوں گے تم نہیں ہو گے لیکن اہل امر کے ساتھ تم نے اختلاف نہیں کرنا معلوم ہوا وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی اطاعت کرنے والا اور ہے اور منازعت کرنے والا اور ہے ارے اطاعت کرنے والے کو "مقلد" کہیں گے اور منازعت کرنے والے کے "مجتہد" کہہ دیں گے مجتہد کے ذمہ ہے قرآن وحدیث میں غور کر کے تجھے مسئلہ بتادینا اور تیرے ذمہ ہے مجتہد کے مسئلے کو مان لینا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ:

میں نے حدیث پڑھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں "صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ "ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور نماز پڑھانے کے بعد "فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً" نبی پاک نے بڑا عمدہ خطبہ دیا "ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ" اصحاب پیغمبر کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے "وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ" ان کے دل تڑپنے لگے فَقَالَ قَائِلٌ ایک آدمی کھڑا ہوا کہنے لگا "يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ" اللہ کے

پیغمبر آج آپ کا خطبہ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا سے جانے والا کوئی نصیحت کر جائے "فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا" اللہ کے پیغمبر ہمیں کوئی وصیت تو کیجئے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ" اللہ سے ڈرتے رہنا "وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا" اگر حاکم شریعت کے مطابق بات کرتے تو سننا اور عمل بھی کرنا "فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا" پھر میں دنیا چھوڑ جاؤں گا پھر تم میرے بعد شریعت میں اختلاف دیکھو گے۔

اختلافات کا خاتمہ:

آج لوگ کہتے ہیں مولوی صاحب بڑی پریشانی ہے اختلاف بہت ہیں بات کس کی مانیں؟ اللہ کے پیغمبر نے فرمایا میرے علم میں ہے میرے بعد اختلاف ہوگا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حل دے کر جاتا ہوں اگر تم نے میرے حل کو لے لیا پھر تم پریشان نہیں ہو گے "فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا" میرے بعد جو زندہ رہے گا اختلاف کو دیکھے گا پیغمبر نے حل فرمایا "فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" تم پر میری سنت فعلیکم بحدیثی نہیں فرمایا۔ توجہ رکھنا! میری سنت پر عمل کرنا اللہ کے پیغمبر اگر آپ کی سنت میں کوئی مسئلے کا حل نہ ملے تو فرمایا "وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ" پھر میرے خلیفہ راشد کی سنت کو لے لینا۔

اشکال پیدا ہوگا آپ کی سنت اور خلیفہ راشد کی سنت الگ الگ ہے فرمایا "فَتَمَسَّكُوا بِهَا" مولوی سمجھے گا عوام توجہ کرے گی تو سمجھے گی۔ فرمایا "بِهَا" اگر چیزیں دو ہوں عربی میں "ھا" نہیں "ھما" آتا ہے اور اگر چیز ایک ہو تو پھر "ھا" آتا ہے اللہ

کے پیغمبر نے فرمایا "تَمَسَّکُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ" فرما دیا دیکھنے میں اگرچہ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت الگ الگ لگے یہ الگ نہیں در حقیقت ایک سنت ہے خلیفہ راشد کی سنت کو یوں لازم سمجھنا جیسے تم نے پیغمبر کی سنت کو لازم سمجھا۔

ایک عام فہم مثال:

ایک غیر مقلد تھا اوندا پیو مرن لگیا اوندے پیو نے آکھیا میرا پتر میرے مرن توں بعد اے شادی خوشیاں اپنے چچا کولو پچھ کے کریں (یعنی باپ نے مرتے وقت اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میرے بعد خوشیاں غمیاں وغیرہ اپنے چچا سے پوچھ کر کرنا) اس نے کہا ٹھیک ہے ابا جی اب ابا جی فوت ہو گئے اس کا جی چاہا میں شادی کروں کسی لڑکی سے چچا کہتا ہے فلاں جگہ پر شادی نہیں کرنی! یہ کہتا ہے فلاں جگہ ہی پہ کرنی ہے۔ چچا کہتا ہے نہیں اس خاندان کو ہم جانتے ہیں تو نہیں جانتا۔ بیٹا تیرے جذبات ہیں ہوش کی عمر نہیں ہے میری بات مان لے غیر مقلد کہنے لگا چچا جی اللہ نے کہا ہے باپ کی بات ماننا۔ ایک آیت پیش کر دو اللہ نے کہا ہو چچا کی بات ماننا چچا پریشان ہو گیا چچا ان پڑھ تو تھا لیکن سمجھ دار تھا بعض لوگ ان پڑھ نہیں پڑھے لکھے ہوتے ہیں مگر بے وقوف ہوتے ہیں اور بعض ان پڑھ ہوتے ہیں مگر سمجھ دار ہوتے ہیں۔ چچا سمجھ گیا میرے پاس علم نہیں میں اس سے بحث نہ کروں۔

مسئلہ حل ہو گیا:

چچا نے کہا بیٹا! میرے پاس علم نہیں محلے کے مولوی صاحب کے پاس چل! میں آپ کو بھی مشورہ دیتا ہوں کوئی آپ کو گمراہ کرے آپ کہہ دو بھائی میرا تو مطالعہ نہیں ہے میرے مولوی سے بات کرو وہ یوں دوڑے گا جیسے کوا غلیل سے دوڑتا ہے۔

ایک مرتبہ کہہ تو سہی خیر اس نے کہا مسجد میں آ! امام صاحب کے پاس لایا امام صاحب نے کہا بھائی کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا اس کا باپ وصیت کر گیا تھا کہ میری بات ماننا اب یہ میری بات نہیں مانتا۔ مولوی صاحب بڑے سمجھ دار تھے انہوں نے کہا بیٹا یہ بات تو تیری ٹھیک ہے کہ اللہ نے قرآن میں یہ حکم نہیں دیا کہ چچا کی بات ماننا۔ کہا جب تیرے ابو جی مرنے لگے تو کیا وصیت کر کے گئے تھے؟ کہنے لگا ابو جی نے کہا تھا میرے مرنے کے بعد مرے اس بھائی کی بات ماننا! فرمایا بیٹا مسئلہ صاف ہو گیا اگر تو نے چچا کی بات مانی ہے تو گویا باپ کی مانی ہے اگر تو نے چچا کی نہیں مانی تو تو نے باپ کی نہیں مانی۔ میں بھی کہتا ہوں غیر مقلدوں جب پیغمبر دنیا سے جانے لگے کوئی وصیت کر کے گئے تھے کہ نہیں؟ کر کے گئے تھے؟ اب یہ وصیت بیان نہیں کرے گا پھر سنی قوم کے جوانو تم بیان کرو کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ" کہ اگر اختلاف ہو جائے تم نے پریشان نہیں ہونا تم نے پوچھنا ہے مولوی جی یہ بتاؤ خلیفہ راشد کا فیصلہ کیا ہے؟

خلافت راشدہ حق چار یار:

میں احباب سے کہتا ہوں اب ایک نیا فتنہ شروع ہوا نعرہ لگتا ہے خلافت راشدہ جواب آتا ہے "حق سارے یار" یہ نیا فتنہ ہے۔ جب نعرہ لگے خلافت راشدہ تو جواب دو حق چار یار (اس کے بعد مولانا نے خود خلافت راشدہ کے نعرے لگوائے) اگر کوئی نعت خواں خلافت راشدہ حق سارے یار کا نعرہ لگائے تو اس کو پکڑ لو کہو بھائی کہ نعرہ لگا خلافت راشدہ کا کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کتنے صحابی ہیں کہ جن کی خلافت کا وعدہ اللہ نے قرآن میں فرمایا وہ سارے صحابہ نہیں رضوان اللہ علیہم

اجمعین وہ چار ہی ہیں ۔ بولیں؟ (سامعین ....چار ہیں) سب پر ایمان ہے سارے جنتی ہیں لیکن جن کی خلافت کا وعدہ ہے وہ کتنے ہیں؟ چار۔ اس لیے اگر نعرہ لگے خلافت راشدہ تو جواب میں حق سارے یار نہ کہو بلکہ حق چار یار یہ نئے نئے آنے والے فتنوں کا یہی وجود ختم کر دو اور اپنے اکابر کے ساتھ وابستہ رہو۔ تو میں نے عرض کی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلیفہ راشد کی بات ماننا الحمد للہ ہم اہل السنت والجماعت اس کو بھی مانتے ہیں۔

اہل السنت والجماعت کا نظریہ:

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ.

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث 38347

کامونکی کے نوجوانو! میرے طرز استدلال پہ غور کرنا اللہ کے پیغمبر نے فرمایا اللہ میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے، ارے امت میں؛ میں بھی شامل ہوں امت میں تو بھی شامل ہے لیکن اس امت کا فرد کامل وہ پیغمبر کے صحابہ ہیں۔ ارے امت میں تو بھی شامل ہے میں بھی شامل ہوں لیکن اس امت کا طبقہ اعلیٰ وہ پیغمبر کے صحابہ ہیں امت میں سارے شامل لیکن امت کا طبقہ اولیٰ یہ پیغمبر کے صحابہ ہیں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ" اللہ میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور امت کے فرد کامل پیغمبر کے صحابہ امت کا طبقہ اعلیٰ پیغمبر کے صحابہ۔ پھر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں ایک ہے پیغمبر کا ایک ایک صحابی، ایک ہے پیغمبر کے سارے صحابہ اہل

السنت والجماعت کا عقیدہ ہے:

- پیغمبر کا ہر صحابی صادق ہے۔
- پیغمبر کا ہر صحابی عادل ہے۔
- پیغمبر کا ہر صحابی حجت ہے۔
- پیغمبر کا ہر صحابی معیار حق ہے۔
- پیغمبر کا ہر صحابی محفوظ ہے۔
- اور جب سارے مل جائیں تو معصوم ہیں۔

پھر میں یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ رب کے قرآن نے فرمایا وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کہ تم نے فقہاء کی بات کو ماننا ہے ارے خلفاء راشدین یہ بھی فقہاء ہیں صحابہ بھی فقہاء لیکن جس مسئلہ پر سارے جمع ہو جائیں ارے یہ مسئلہ ایسے ہی معصوم ہے جیسے نبوت کا بیان کردہ مسئلہ معصوم ہے۔

اجماع صحابہ کی شرعی حیثیت:

خدا کی قسم! اٹھا کے کہتا ہوں جو نبوت کی زبان سے جملہ نکلے وہ معصوم کا جملہ ہے جب سارے صحابہ جمع ہو جائیں تو یہ بھی معصوم کا جملہ ہے جس طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو نہ ماننا گمراہی ہے اصحاب پیغمبر کی بات نہ ماننا بھی گمراہی ہے اور اگر اجماع کی بات کرے گا تو پھر میں کہہ سکتا ہوں بیس رکعات تراویح پڑھنا ایسے ہے جیسے پیغمبر معصوم پڑھے پیغمبر پڑھے تب بھی ماننا ضروری ہے صحابہ پڑھیں تب بھی ماننا ضروری ہے۔

منقبت فقہاء:

وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ تابعین اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔

مسند الطیالسی جز 1 ص 239 رقم الحدیث 297

میرے زمانے کے لوگ بھی جنتی میرے صحابہ کے زمانے کے لوگ بھی جنتی پیغمبر کے زمانہ کے:

- ابو بکر صدیق ہیں۔
- حضرت عمر فاروق ہیں۔
- حضرت عثمان غنی ہیں۔
- حضرت علی المرتضیٰ ہیں۔
- حضرت امیر معاویہ ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

لیکن پیغمبر کے صحابہ کے دور کے حضرت امام ابو حنیفہ ہیں رحمہ اللہ پھر مجھے کہنے دے پیغمبر کے صحابہ کو جنتی ماننا بھی ایمان ہے امام ابو حنیفہ کو بھی جنتی ماننا ایمان ہے۔

ڈاکٹر اور مریض:

توجہ! میں ایک بات کہتا ہوں لوگ کہتے ہیں حدیث نہیں مانتے اس جمعے کو عشاء کے بعد میرا درس تھا ایک آدمی میرے پاس آ کر بیٹھا تو مجھ سے مسئلہ پوچھا میں نے اس کو یوں رگڑا لگایا جیسے غیر مقلد کو لگایا جاتا ہے جب اٹھا تو مجھ سے نمازی کہنے لگے مولانا یہ ساتھی نمرہ مسجد جو غیر مقلدوں کی ہے اس کا امام تھا۔ میں نے کہا اگر میں یہ بات نہ سمجھتا تو رگڑا کبھی بھی نہ لگاتا ہر ڈاکٹر اپنے موضوع کا اسپیشلسٹ ہوتا ہے میں

نے کہا اگر آپ کو یقین نہ آئے تو آپ مجھے ابھی کہہ دو کہ اس مجمع میں مریض کون کون سے ہیں، میں اشارہ کر کے مجمع سے مریض کھڑے کر دوں گا۔ آپ کہو گے یہ غیب ہے یہ غیب نہیں ہے کیوں کہ ڈاکٹر کے پاس جاؤ ڈاکٹر کہے کہ آپ کو یرقان ہے۔ کیوں؟ کیونکہ تیری آنکھیں بتاتی ہیں میں بھی کہتا ہوں مریض ہے کیوں؟ اس کا منہ بتاتا ہے تیری پریشانی بتاتی ہے مریض کا چہرہ بتاتا ہے اس لئے علم غیب نہیں اور کاموں کی کے نوجوانو میں جو بات کر جاؤں گا ان شاءاللہ لوہے کی لٹھ سے زیادہ مظبوط ہو گی۔ لوہے کہ لکیر تو مٹ جاتی ہے مگر ہمارے چیلنج کو نہیں مٹایا جا سکتا ان شاءاللہ ثم ان شاء اللہ یہ نہ کہنا وہ آیا تھا ہم نے بات کہنی تھی مگر ہم نے حیا کیا پھر میرے جانے کے بعد بے حیا نہ بننا۔

بے شرمی کے غیر مقلدانہ اوقات :

کل قاری اقبال صاحب نے پوچھنا ہے کہ کل مولانا جو آئے تھے تم نے چٹ کیوں نہیں دی؟ اس نے کہنا ہے مہمان سمجھ کے میں نے شرم کیا تھا تو پھر آپ نے کہنا ہے اس کے جانے کے بعد بے شرم نہ بن ناں۔ اس لئے کہ اس کو پتہ ہے اس کے سامنے مری دال نیں گلنی۔ میں نے کہا مہمان نوازوہ نہیں ہے کہ مہمان چلا جائے تو بے شرم بن جائے مومن ہر حال میں باحیا ہے مومن ہر حال میں باشرم ہے مومن مہمان موجود ہو تب بھی حیا کرتا ہے چلا جائے تب بھی حیا کرتا ہے۔

حدیث کہتے کسے ہیں؟:

ارے میں کوئی انوکھی بات نہیں کرتا:

❖ حدیث کا یہ معنیٰ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے "مقدمہ مشکوٰۃ" میں کیا ہے۔

❖ حدیث کا یہ معنیٰ علامہ طیبی نے "شرح مشکوٰۃ" میں کیا ہے۔

❖ حدیث کا یہ معنیٰ علامہ عثمانی نے "مقدمہ اعلاء السنن" میں کیا ہے۔

جو میں حدیث کا معنیٰ بیان کرنے لگا ہوں محدثین کہتے ہیں:

1. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔
2. صحابی رضی اللہ عنہ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔
3. تابعی رحمہ اللہ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

میں نے کہا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تابعی ہے اس کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں میرے امام کے لفظوں کا انکار کرنا حدیث کا انکار ہے اور حدیث کے منکر کو اہل السنت نہیں کہتے اہل بدعت کہتے ہیں۔ میں نے آیت کا مفہوم بیان کیا:

1) اطاعت اللہ رب العزت کی۔
2) اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
3) اطاعت فقہاء کرام کی۔

فقہاء میں خلفاء راشدین بھی ہیں صحابہ بھی ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور فقہاء میں ائمہ مجتہدین بھی ہیں۔ ہم ان سب کی اطاعت کرتے ہیں ائمہ کی بھی کرتے ہیں اصحاب پیغمبر کی بھی کرتے ہیں۔

پانچ ہزار انعام:

اور سنو اگر آج یہاں کوئی غیر مقلد موجود ہو وہ آج مجھے لکھ دے کہ ہمارے دو اصول ہیں قرآن وحدیث۔ اجماعِ امت اور قیاسِ شرعی کو ہم نہیں مانتے یہاں لکھ دے اپنے مولوی سے دستخط کروا کے لائے میں تمہیں پانچ ہزار انعام دوں گا۔ یہ اسٹیج

پہ کہہ دے گا مگر ہمارے سامنے لکھ کر دینے کے لیے تیار نہیں ہو گا حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے یہ رب سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا کاغذ قلم سے ڈرتا ہے۔ اب ان کو کوئی بہانہ نہیں ملے گا ہمارے اصول پر اب اعتراض کس پر ہو گا او جی حنفیوں کی کتابوں میں یوں لکھا ہے، فلاں میں یوں لکھا ہے، میں کہتا ہوں احناف کی کتب میں موجود اگر تجھے کسی مسئلہ پر اشکال ہو تو چٹ لکھ میں جواب دے کر جاؤں گا اگر خود نہیں لکھ سکتا اپنے مولوی کو فون کر کے لکھوا لے اور ایسا سوال پوچھ جس کا جواب میں نہ دے سکوں۔

فقہ حنفی کے مسائل پر چیلنج:

اگر تیرے شہر کا ملاں، گوجرانوالہ کا مولوی ہو یا لاہور کا اور میں پورے ملک کے غیر مقلدو! تمہیں چیلنج کرتا ہوں جاؤ اپنے مناظرین سے لکھوا دو احناف کا ایک مسئلہ جو مفتیٰ بہا ہو معمول بہا ہو قرآن و سنت کے خلاف ثابت کرنا تیرا کام ہے اور تیرے مسلک کو قبول کرنا میرے ذمے ہے اور تیرے مسلک کو بیان کرنا میرے ذمے ہے اور اگر نہ ہو تو پھر مسلک بدلنا تیرے ذمے ۔ توجہ رکھنا میں بات سمیٹ رہا ہوں میں نے ابھی حوالے پیش کرنے ہیں احناف کا وہ مسئلہ جو مفتیٰ بہا ہو معمول بہا ہو اس کا مطلب لوگ پوچھتے ہیں کیا ہے؟ اس کا معنی کیا ہے؟ میں نے کہا جس پر احناف نے فتویٰ بھی دیا ہو اور عمل بھی کرتے ہوں ایک مسئلہ پیش کر تم ایک بھی نہیں پیش کر سکتے اور ہزاروں کی بات کرتے ہو۔

بہشتی زیور پر اعتراض کا جواب:

میں اس کا مطلب مثال دے کر سمجھاتا ہوں یہ آپ کے سامنے بہشتی زیور

لائیں گے کہ تمہارے حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے یہ لکھا ہے اگر انگلی پر نجاست لگی ہو اور کوئی چاٹ لے تو کہتے ہیں انگلی پاک ہو جائے گی۔ میں نے کہا پھر؟ کہتا ہے جی مسئلہ قرآن کے خلاف ہے۔ میں نے کہا قرآن کی ایک آیت بتادو کہ انگلی چاٹ لو تو پاک نہیں ہوتی؟ کہتا ہے حدیث کے خلاف ہے میں نے کہا ایک حدیث دکھا دو کہ اللہ کے پیغمبر فرمائیں چاٹ لو تو پاک نہیں ہوتی؟ ایک مسئلہ ہے پاک ہو گی کہ نہیں ایک مسئلہ ہے چاٹنی چاہیے کہ نہیں؟ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے "بہشتی زیور" میں لکھا ہے اگر کسی کی انگلی پر نجاست لگی ہو اس نے چاٹ لی تو پاک ہو جائے گی مگر ایسا کرنا ممنوع ہے۔ توجہ اگر اب کوئی مولوی مسئلہ بیان کرے کہ اگر کوئی بچہ مسجد میں پیشاب کر دے اور آپ مسجد کو دھو دیں تو مسجد پاک ہو جائے گی اس کا معنیٰ کہ میں نے ترغیب دی ہے کہ پیشاب کرو؟

میں بہت ساری باتیں کہتے ہوئے جھجکتا ہوں کہ بعد میں یہ کیسٹ یہ ویڈیو ماں، بہن بیٹیوں تک جاتی ہے مگر ان کو شرم نہیں آتی ایسے مسائل اسٹیج پر بیان کرتے ہوئے ہاں جس دن میدان سجے گا پھر میں ایک ایک مسئلہ تیرے سامنے رکھ دوں گا۔ اب مسئلہ سمجھو اگر انگلی پہ نجاست لگ جائے آپ پانی سے صاف کریں انگلی پاک ہو جائے گی؟(سامعین ....ہو جائے گی) مٹی سے صاف کر دیں(سامعین...ہو جائے گی) ٹشو سے صاف کر دیں؟(سامعین ....ہو جائے گی)ہم نے یہ نہیں کہا کہ منہ پاک ہو گیا ہم نے یہ نہیں کہا کہ بڑا اچھا کام کیا سوال یہ تھا اگر آپ نے مٹی سے صاف کیا تو مٹی نا پاک ہو گئی مگر انگلی تو پاک ہو گئی حکیم الامت نے یہ نہیں فرمایا کہ انگلیاں چاٹ لیا کرو۔

انگلی اور ڈنڈا:

میں جدہ میں تھا میرے پاس ایک ڈاکٹر...... آیا مجھے کہتا ہے جدہ میں ایک ڈاکٹر عاقل نام کا ہے میں نے کہا نام کا عاقل ہے مگر ہے بے وقوف۔ مجھے کہتا ہے اس عاقل نے مجھے کہا ہے حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے بہشتی زیور میں کہ اگر کوئی عورت دوسری عورت کی شرم گاہ میں انگلی داخل کرے روزہ نہیں ٹوٹتا میں نے کہا یہ بہشتی زیور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے عورتوں کے لیے لکھی ہے تمہارے لیے تو نہیں لکھی۔ اگر ماں اور بہن بیمار ہو جائے اس کو حمل کی بیماری ہو اس کو پیشاب کی بیماری ہو تو دائی عورت نے دوائی تو لگانی ہے ناں یہ تو حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے عورت کو مسئلہ سمجھایا ہے۔ میں نے کہا ڈاکٹر میں تمہیں کہتا ہوں ایک ڈنڈا ایک فٹ کا اپنے پاس رکھ لو اسے تم بتاؤ تمہارے مولوی وحید الزمان نے لکھا ہے اگر کوئی آدمی لکڑی اپنی پیٹھ میں ڈالے پھر نکال لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا میں نے کہا تم پوچھو ناں کہ عورت کی تو مجبوری ہے اے ڈنڈا دیسڑ دا گر کتھوں کڈیا ای۔ ٹھیک ہے؟

قاری صاحب پریشان نہیں ہونا میری بات سمجھیں اس کولوں پوچھ اے انگلی آلا مسئلہ اسی سمجھانے اں اے ڈنڈے آلا میرا پتر توں سمجھادے۔ میں آپ سے بھی کہتا ہوں ایک اتنا ڈنڈا اپنے پاس رکھ لو جیڑا غیر مقلد آئے ناں اس نوں کہنڑا اے پردے اچ ذرا لے تے فیر باہر کڈھ۔ او آکھے جی کیوں؟ کہو تیرے مولوی لکھیا اے اگر تیرے مولوی نے نہ لکھا ہو ہم مجرم ہیں اگر لکھیا ہوئے تے فیر کر کے وکھاناں۔

کنز الحقائق ص48

او جی حضرت تھانوی رحمہ اللہ لکھیا اگر انگلی چٹ لئی تے پاک ہو گئی حضرت

تھانوی تاں اے وی لکھیا اے کہ انگلی چٹناں ممنوع ہے۔ تیرے مولوی لکھیاپایا کڈھ لیا مگر اے نیں لکھیا کہ پانڑاوی ممنوع اے۔ نہیں سمجھے۔؟ حضرت تھانوی نے ممنوع لکھ دتا اے ناں کہ نہیں۔؟ میں جو تمہیں کہتا ہوں تم بھونک نہ مارو اپنا مسلک بیان کرو اگر میرے اکابر کے خلاف تم زبان درازی کروگے میں اپنے اکابر کا نوکر بن کر تمہاری زبانیں گُنگ نہ کر دوں تو مجھے اکابر کا روحانی بیٹا نہ کہنا۔

غیر مقلد کا اعترافِ حقیقت...میں دیوث ہوں؟

میں نے تو ابھی ایک حوالی دی ہے حوالے نہیں دیے ان کا بہت بڑا مولوی نواب صدیق حسن اور کتاب کا نام "قصص المتزوجین والمتزوجات" شادی شدہ مردوں اور عورتوں کے قصے مدینہ منورہ سے چھپی ہے جامعہ طیبہ کے پروفیسر کے دستخط اور تقریظ موجود ہیں۔ لکھا ہے آیک آدمی نے آکر پوچھا حضرت جی دیوث کسے کہتے ہیں؟ کہتا ہے جیسے میں۔ اس نے پوچھا کیوں؟ کہا دیوث اسے کہتے ہیں جس کی بیوی پردہ نہ کرے یہ میری بیوی کھڑی ہے پردہ نہیں کرتی دیوث ویکھڑاں اے تے مینوں ویکھ۔

قصص المتزوجین والمتزوجات 274

ملکہ بھوپال؛انگریز کو مناتے ہوئے:

آج تے میں حوالیاں دے دیاں نیں توزبان بند نہ کرتے اگلے جلسے میرا پتر حوالے سنڑ، دیںڑے چاہیدے نے کہ نیں؟ اے جیڑی دوامنگدا اے اینوں اودوا کھوا گل سمجھے۔؟ غیر مقلد مجھے کہنے لگا او جی اندرا گاندھی دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ جشن پہ گئی تھی۔ بہت بڑا جرم کیا تھا۔ میں نے کہا گئی تھی پھر کہتا ہے جی اعتراض ہے میں نے کہا ہمیں بھی اعتراض ہے میں نے کہا "مآثر صدیقی" کتاب موجود ہے تمہارے

مولوی نواب صدیق حسن خان سے ہندوستان کا انگریز گورنر ناراض ہو گیا۔ نواب صدیق حسن کا بیٹا کہتا ہے کہ میری ماں ایک مرتبہ چالیس دن اس انگریز گورنر کے محل میں رہ کے اس کو منوا کے واپس آئی۔ اندرا گاندھی آئی ہے یہ تو گئی ہے۔ اندرا گاندھی دا جواب میرے ذمے تے میرا پتر تیری ماں دا جواب تیرے ذمے۔

مآثر صدیقی

غیر مقلدین.....بخاری شریف کے دشمن:

میں تو آج حوالیاں دے رہا ہوں صرف یہ بتانے کے لئے کہ غیر مقلدو! اپنے مولویوں کی زبان بند کرو! اگر تم نے اپنے مولویوں کو بکنے سے منع نہ کیا تو کم از کم کامونکی میں تم سر اٹھا کر پھر بھی نہیں سکو گے!! یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے۔ اب میں چند ایک کتابوں کے حوالے دینے لگا ہوں کتاب کا نام ہے "صدیقہ کائنات "یعنی ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کتنا پیارا نام ہے لکھنے والا حکیم فیض عالم صدیقی غیر مقلد اور اعتراض امام بخاری پر۔ امام بخاری فرماتے ہیں ام المومنین امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میرا نکاح ہوا تو عمر چھ سال تھی لیکن جب رخصتی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔ اس حدیث پہ جرح کرتے ہوئے لکھتا ہے ایک طرف امام بخاری کی نو سال والی روایت ہے دوسری طرف اتنے قوی شواہد و حقائق ہیں اس سے صاف نظر آتا ہے کہ نو سال والی روایت ایک موضوع قول ہے اسے ہم منسوب الی الصحابۃ کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے۔ بخاری کی روایت کو تیرا مولوی من گھڑت کہتا ہے۔ تجھے بخاری پہ ناز تھاناں؟ اپنے مولوی کولوں پچھ اے روایتاں من گھڑت نکل آئیاں۔ امام بخاری کا مرکزی راوی ابن شہاب زہری یہ نادانستہ ہی سہی مستقل ایجنٹ

تھے اکثر گمراہ کن مکذوبہ اور خبیث روایتیں انہیں کی طرف منسوب ہیں۔

صدیقہ کائنات ص 114

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے راوی ابن شہاب زہری پہ جرح کی ہے تیرے اس مولوی فیض عالم صدیقی نے یا جرح کی ہے احمد سعید چتروڑی نے۔ میں کہتا ہوں وہ ملعون ہے یہ بھی ملعون ہے۔ بات ٹھیک ہے یا غلط؟ (سامعین .... ٹھیک ہے)

غیر مقلدین اور توہین شیر خدا:

آگے سُن کہتا ہے: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی برائے نام خلافت سے امت کو کیا ملا؟ کہتا ہے موافق مخالف تمام سیرت نویسوں کا اس پر متفقہ فیصلہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ صرف اپنی ذات میں خلیفہ تھے۔ نبی علیہ السلام کی زندگی میں ہی آپ اصول خلافت کو اپنے دل میں پروان چڑھانے میں مشغول تھے۔ آگے چل کر بکواس کرتا ہے کہ آپ کو امت نے اپنا خلیفہ منتخب نہیں کیا تھا آپ دنیا سبائیت کے منتخب خلیفہ تھے۔ اس لئے آپ کی خود ساختہ خلافت کا چار پانچ سالہ دور امت کے لئے ایک عذاب خداوندی تھا۔

صدیقہ کائنات ص227

نزل الابرار کی خود ساختہ فقہ:

دے جواب! میں نے کہا اصحاب محمد رضی اللہ عنہم کو تم نے گالیاں دی ہیں اپنے مولوی پر لعنت بھیجو اپنی جوتی اپنے منہ پر مارو آگے کتاب کا نام ”نزل الابرار من فقہ النبی المختار“ نزل کا معنٰی مہمان نوازی ابرار کا معنٰی جنتی لوگوں کی ان الابرار لفی نعیم مہمان نوازی کس کی؟ کہتا ہے جنتی لوگوں کی من فقه النبی المختار اللہ کے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی فقہ۔ آدمی کو بیان کرتے شرم آتی ہے "و کذا اذا اولج فی فرج البھیمۃ او دبر آدمی او دبر بھیمۃ" کہتا ہے اگر کسی آدمی نے کسی جانور کے چھوٹے پاخانے کی جگہ کو استعمال کیا اس پر غسل نہیں۔

نزل الابرار من فقہ النبی المختار 23

اب بھیجو اپنے مولوی پہ لعنت! اب کیا کہیں گے ہم اس کے کوئی مقلد ہیں اچھا تم کوئی امام ابو حنیفہ کے مقلد ہو یا حضرت تھانوی کے مقلد ہو؟ میں نے جب ان کے مسئلوں پر اعتراض کیا کہتا ہے میں ان کا مقلد نہیں اس باپ کے اوپر بھی ایک جمعہ پڑھا ناں! اس کے خلاف بھی تقریر کر! کاموںکی میں کہہ دے کہ اس پر لعنت بھیجتا ہوں میں اس کا مقلد نہیں تھا کہہ دے۔

غیر مقلدین کا ایک اور حیا سوز مسئلہ:

آگے چلیے! اس جنتیوں کی مہمان نوازی دیکھیں کہتا ہے "ولو ادخل ذکرہ فی دبر نفسہ لا یلزم الغسل الا بالانزال" کہتا ہے کوئی آدمی اپنی شرم گاہ کو اپنی پیٹھ میں داخل کرے کوئی غسل نہیں اس کو کہہ ذرا کر کے دکھا! مجھے ساتھی کہتے ہیں جی یہ مسئلے نہ بتاؤ میں نے کہا تمہیں پتہ نہیں ہے میں اس شہر آیا کیوں ہوں؟ اگر یہ جملے نہ بکتے میں نہ آتا مجھے کیا مصیبت تھی کتابیں لے کر آتا یہ جنتیاں دی مہمان نوازی ہے؟؟

نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص 24

غیر مقلدین کا صحابہ پر بہتان:

اسی کتاب میں لکھا ہے: "و اما مستحل وطی النساء فی الدبر فلیس بکافر و لا فاسق لاختلاف الصحابۃ" (العیاذ باللہ) کہتا ہے عورت کے ساتھ بد فعلی کرنے

والے کو کافر بھی نہیں کہتے ہم فاسق بھی نہیں کہتے عورت کے ساتھ بد فعلی حلال سمجھنے والے کو ہم کافر بھی نہیں کہتے اور فاسق بھی نہیں کہتے۔ اپنی جان چھڑانے کے لیے کہتا ہے اس مسئلہ میں صحابہ کا اختلاف ہے۔

نزل الابرار من فقہ النبی المختارص 46

کافر کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے:

مجھ سے ساتھی پوچھتے ہیں کہ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہے کہ نہیں؟ میں کہتا ہوں نہیں۔ مجھے کہتے ہیں وہ تو ہمارے پیچھے پڑھتے ہیں۔ فتویٰ سن کہتا ہے ”ولو اخبر بعد اتمام الصلوٰۃ انہ کافر فلا یعید“ اگر پتہ چل جائے کہ کافر کے پیچھے نماز پڑھی ہے تب بھی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے کس کے پیچھے نماز؟(سامعین ....کافر کے)

نزل الابرار ص 102

متعہ اور غیر مقلدین:

توجہ !کوئی سنی متعے کا قائل نہیں اور قائل کون ہے ؟(سامعین ....شیعہ) اب جنتیوں کی مہمان نوازی سُن کہتے ہیں: وبالجملۃ القول بالتحریم المتعۃ لا یخلو عن اشکال وشبہۃ التحلیل ولم ترتفع الی الآن“

نزل الابرار ج2ص34

کہتا ہے کہ متعے کے حرام ہونے کا جو آدمی قول کرتا ہے اس میں اشکال موجود ہیں یعنی متعہ کے حلال ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ سنی ہیں؟

غیر مقلدین کا عقیدہ.... صحابہ گناہ گار ہیں:

اللہ معاف فرمائے یہ مسئلے زبان سے بیان کرتے ہوئے بھی آدمی کو ڈر لگتا

ہے کہتا ہے "لقوله تعالى ان جاء كم فاسق بنباء نزلت فى وليد بن عقبة" یہ جو قرآن کی آیت ہے کہ اگر کوئی فاسق خبر دے تو اس کی تصدیق کرلو کہتا ہے صحابی رسول ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہتا ہے "يعلم ان من الصحابة من هو فاسق كالوليد ومثله يقال فى حق معاوية، وعمرو، ومغيرة، وسمرة" کہتا ہے بالکل اس طرح جس طرح ہم نے کہا کہ بعض صحابہ فاسق تھے ان میں حضرت معاویہ بھی ہیں۔ حضرت ولید حضرت عمرو بھی ہیں حضرت مغیرہ بھی ہیں حضرت سمرہ بھی ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین اب سنیو! تم بتاؤ میں اس کو سنی کہوں یا شیعہ؟ (سامعین ...شیعہ)

نزل الابرار ص 94

منی اور غیر مقلدین:

توجہ کتاب کا نام " عرف الجادی من جنان الهدى الهادی " واہ جی واہ عرف کسے کہتے ہیں عرف خوشبو کو کہتے ہیں کہتا ہے نبی پاک کے باغوں کی خوشبو ہے نواب نور الحسن پہلی خوشبو سُن! کہتا ہے "منی ہر چند پاک است " آئی ہے ناں خوشبو میں نہیں کہہ رہا کتاب کا نام ہے کتاب کا نام پڑھو خوشبو سُن بھائی۔

عرف الجادی ص 10

غیر مقلدین اور مشت زنی:

کہتا ہے بسا اوقات اپنے ہاتھ سے مشت زنی کرنا مستحب ہے اور بعض حالات میں واجب ہو جاتی ہے اور یہ مشت زنی کرنا (العیاذ باللہ) اصحاب پیغمبر سے ثابت ہے۔

عرف الجادی ص 207

غیر مقلدو! اب بھیجو اپنے مولویوں پر لعنت ! میں کہتا ہوں ہم نہیں بھیجتے تم بھیجو! اپنے مولویوں کو کہو کبھی اس پر بھی ایک جمعہ لگا دو! اب کہیں گے یہ ہمارا نہیں

ہے۔ میں نے کہا امام ابو حنیفہ تمہارا ہے؟ اس پر تم جھوٹ بولتے ہو۔ یہ سچے مسائل تم کیوں نہیں بتاتے۔

خطبۂ جمعہ میں ذکر صحابہ بدعت ہے:

آگے سن کتاب کا نام ہے ”کنز الحقائق من فقه الخير الخلائق“ کہتا ہے حقیقتوں کے خزانے۔ حقیقت سُن کہتا ہے ”وتسمية الصحابة والسلاطين في الخطب“ کہتا ہے جمعہ کے خطبہ میں صحابہ کا نام لینا بدعت ہے۔

کنز الحقائق ص 5

غیر مقلدین کی فقہ...یا...چوں چوں کا مربہ:

سُن لکھتا کیا ہے ”والمنی طاهر ورطوبة الفرج الخمر وبول الحيوانات غير الخنزير“ کہتا ہے عورت کی شرم گاہ کی رطوبت، شراب اور حیوانات کا پیشاب سب پاک ہے۔

کنز الحقائق ص16

میں اس پر تبصرہ نہیں کرتا میں نے آپ سے کہا تھا میں بازاری زبان استعمال نہیں کرتا میں وہ کہتا ہوں جو مسئلے ان کتابوں میں موجود ہیں کسی ایک مسئلے کا انکار کر!

دودھ پیتے ”باریش“ بچے:

ہم پر یہ ایک اعتراض کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اڑھائی سال تک بیٹا ماں کا دودھ پی سکتا ہے اعتراض کرتے ہیں کہ نہیں؟ (سامعین.... کرتے ہیں) کتاب کا نام ”کنز الحقائق“ کہتا ہے ”ويجوز ارضاع الكبير ولو كان ذا الحية لتجويز النظر“ کہتا ہے اگر آدمی داڑھی والا ہو تب بھی عورت کا دودھ پی سکتا ہے کیوں

"لتجویز النظر" تاکہ اس عورت کو دیکھنا جائز ہو جائے کل جاؤ اس سے پوچھو کہ یہ تیرے مولوی نے مسئلہ لکھا ہے کہ داڑھی والا آدمی بھی دودھ پی سکتا ہے کیوں لتجویز النظر تاکہ نظر بازی جائز ہو جائے اے کنز الحقائق فقہ تے ویکھ ناں۔

کنز الحقائق ص 67

صحابہ سے خدائی تمغہ چھیننے کا غیر مقلدانہ حربہ:

آگے سن اللہ معاف فرمائے کہتا ہے "ویستحب الترضی للصحابة غیر ابی سفیان ومعاویة وعمرو بن العاص ومغیرة بن شعبة وسمرة بن جندب" کہتا ہے حضرت ابو سفیان اور حضرت امیر معاویہ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت سمرہ بن جندب کے علاوہ باقی صحابہ کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا مستحب ہے ان کا نام آئے تو رضی اللہ عنہم نہ کہو۔ آپ شیعت کو روتے ہیں۔

کنز الحقائق ص 234

غیر مقلد؛شیعت کی گود کا ناجائز بچہ:

آگے سُنو کتاب کا نام "ہدیۃ المہدی" حضرت مہدی کا ہدیہ کہتا ہے "ان امامنا المهدی یکون افضل من ابی بکر وعمر" سنیو مسئلے سنو کہتا ہے ہمارا امام مہدی ابو بکر اور عمر سے بھی افضل ہے۔

ہدیۃ المہدی 90

میں کتنے حوالہ جات تمہاری خدمت میں پیش کروں؟

احکاماتِ اسلامیہ سے کھیل تماشہ:

فتاوی ستاریہ میں امیر غرباء حدیث سے پوچھا حضرت مہنگائی بڑی ہے ہم بکرا

ذبح نہیں کر سکتے تو قربانی؟ کہنے لگا دین میں آسانی ہے مرغی ذبح کر لو او جی ہم مرغی بھی ذبح نہیں کر سکتے تو مرغی کا انڈا کر دو۔

فتاوی ستاریہ 140

میں آخری حوالہ پیش کرنے لگا ہوں اپنے حق میں تمہارے گھر کی دلیل حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے عید کے دن لشکر طیبہ والوں کو فون کیا کرو اور ان کو کہو جی ہمارے گھر میں کھالیں پڑیں ہیں جب وہ آئے ناں تو چھ ماہ کے سردیوں کے انڈے اپنے گھر میں جمع کر کے رکھو ان کی کھالیں جب آئے تو ان کو جمع کروادو پوچھیں یہ کیا؟ انہیں کہنا تیرے مولوی نے لکھا ہے انڈے کی قربانی جائز ہے۔

برصغیر میں حنفیوں کی خدمات دینیہ :

توجہ میں آخری حوالہ دے رہا ہوں نواب صدیق حسن خان ترجمان وہابیہ میں لکھتا ہے: خلاصہ حال یہاں کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں پر اسلام آیا ہے کیونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے مذہب اور طریقے کو پسند کرتے ہیں اس وقت سے آج تک لوگ حنفی مذہب پر قائم ہیں اور اسی مذہب کے عالم، فاضل، مفتی، قاضی اور حاکم ہوتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک جم غفیر نے مل کر "فتاویٰ ہندیہ" یعنی فتاویٰ عالمگیریہ جمع کیا۔

ترجمان وہابیہ ص10

میں نے تمہارے گھر سے کتاب پیش کر دی ہے کہ اس ملک میں دین کو لانے والے احناف تھے جب سے اس ملک میں اسلام آیا اس وقت سے حنفی موجود ہیں اور تم اس وقت آئے جب اس ملک میں انگریز آیا جب تک انگریز نہیں تھا تمہارا وجود

ہی نہیں تھا۔ اللہ مجھے اور آپ کو بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے ہمارا مؤقف سمجھ گئے

اطاعت کس کی؟

1. اللہ رب العزت کی۔
2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
3. فقہاء کرام رحمہم اللہ کی۔

ہم اطاعت اللہ کی بھی کرتے ہیں رسول اللہ کی بھی کرتے ہیں اور فقہاء کرام کی بھی کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت متکلم اسلام نے سامعین کے درج ذیل سوالات کے علمی اور تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

سوال:

کیا مووی بنانا جائز ہے؟

جواب:

مووی بنانا ہماری ضرورت ہے مناظرہ ہو مووی نہ بنے انہوں نے کہنا ہے یہ بھاگ گئے تھے وڈیو نے بتانا ہے کہ کون بھاگا؟ اس لیے وڈیو ہماری ضرورت ہے۔

سوال:

جب کسی آدمی کی انگلی کٹ جاتی ہے تو منہ میں رکھ کے چوستا ہے؟

جواب:

اگر آدمی کی انگلی کٹ جائے تو بلا وجہ منہ میں رکھ کر خون نہ چوسا کرو یہ شریعت کا مسئلہ نہیں ہے خون ناپاک ہے اور اس کو منہ سے چوسنا ناجائز ہے اس پر پانی ڈالو مٹی ڈالو پٹی باندھو۔

سوال:

غیر مقلدین کے کتنے ٹولے ہیں؟

جواب:

ان گنت امیر غرباء حدیث الگ ٹولہ، لشکر طیبہ الگ ٹولہ، جمعیت اہلحدیث الگ ٹولہ۔ الگ الگ ان کے ٹولے ہیں اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے موجود ہیں۔

سوال:

عورتوں کا مسجد میں اعتکاف کرنا کیسا ہے؟ حدیث کی رو سے؟

جواب:

یہ جا کے حافظ آباد مبارک والی مسجد والوں سے پوچھو کہ جائز ہے کہ نہیں؟ مرالی والے جا کر پوچھو کہ اعتکاف مسجد میں جائز ہے کہ نہیں؟ اور خود اس مولوی سے پوچھو کہ آپ کی بیٹی اعتکاف بیٹھی تھی کدھر گئی؟ ان سے پوچھو یہ تمہیں بتائیں گے۔

سوال:

غیر مقلد کہتے ہیں حیاتی آدھے بریلوی ہیں اور مماتی آدھے وہابی ہیں؟

جواب:

بالکل جھوٹ بولتے ہیں علماء دیوبند تمام کے تمام حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں ایک دیوبندی بھی ایسا نہیں جو حیات النبی کا قائل نہ ہو۔ جو قبر میں پیغمبر کی حیات نہ مانے ہم اس کو دیوبندی نہیں سمجھتے۔

سوال:

غیر مقلد کہتے ہیں کہ شب برات کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت نہیں

جواب:

بالکل جھوٹ بولتے ہیں "کنز العمال" میں اس کی فضیلت پر بکثرت روایات موجود ہیں۔

سوال:

کسی نے منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے اتنا صدقہ خیرات لشکر طیبہ کو دوں گا؟

جواب:

لشکر طیبہ کا ایک دانہ بھی دینا ناجائز اور حرام ہے۔

سوال:

شریعت میں وڈیو فلم کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:

ضرورت ہو تو گنجائش ہے ضرورت نہ ہو تو جائز نہیں آپ جب پاسپورٹ بناتے ہیں تو تصویر کھنچواتے ہیں شناختی کارڈ بنوائیں تصویر بنواتے ہیں ضرورت ہے اپنی

جیب میں نوٹ رکھیں یہ ضرورت ہے۔ یہ شادیوں پہ فلمیں، کھانوں پہ فلمیں اور دوسری تقریبوں میں فلمیں یہ ناجائز ہیں اور ہم ضرورت کی وجہ سے بنواتے ہیں۔

سوال:

آٹھ تراویح کہاں سے ہے مسجد نبوی خانہ کعبہ میں کبھی آٹھ تراویح ہوئی ہیں؟

جواب:

آج تک مسجد نبوی اور مکہ میں آٹھ تراویح نہیں ہیں وہاں پوری بیس تراویح ہیں اللہ کے پیغمبر نے بیس پڑھی ہیں مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہے اور تاریخ جرجان میں بھی ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیس پڑھی ہیں خلفاء راشدین سے بھی بیس ثابت ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بھی بیس ثابت ہیں پوری امت بیس رکعات تراویح پڑھتی ہے

مصنف ابن ابی شیبہ ج 2ص 286۔تاریخ جرجان ص142

سوال:

جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ ملا کر نہ پڑھی جائے تو نماز ہوتی ہے؟

جواب:

یہ غیر مقلدین لکھ کر دیں غیر مقلدین کہتے ہیں نماز جنازہ چونکہ نماز ہے اور نماز بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی تو یہ بھی بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی میں نے کہا نماز جنازہ نماز ہے نماز بغیر رکوع کے نہیں ہوتی پھر یہ بھی کہہ دو نہیں ہوتی نماز جنازہ نماز ہے اور نماز بغیر سجدوں کے نہیں ہوتی یہاں بھی کہہ دو نہیں ہوتی اگر بغیر تشہد کے ہوتی ہے بغیر سجدوں کے ہوتی ہے بغیر رکوع کے ہوتی ہے تو ان شاء اللہ بغیر فاتحہ کے بھی ہوتی ہے

اس کے بعد ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کم از کم دو گھنٹے تک نماز جنازہ پڑھایا "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کچھ دن پہلے لاہور میں ایک جنازہ آیا ان میں ایک آدمی ہمارا تھا ہمارے آدمی نے مذاق میں غیر مقلد سے کہا کہ آپ کے مولوی نے اتنا لمبا نماز جنازہ پڑھایا کہ سلام پھیرتے تک چاہے دوسرا نماز جنازہ آجائے غیر مقلد کہنے لگا بھائی ہمارے مولوی لمبی دعا مانگتے ہیں تمہارے مولوی توٹر خاتے ہیں۔ ہمارے ساتھی نے کہا آپ کے مولوی کو پتہ ہے کہ اگر ہم نے آدھا گھنٹہ دعا نہ کی تو اس کی بخشش نہیں ہونی اور ہمارے کو پتہ ہے کہ اس کی آدھے منٹ میں بخشش ہو جانی ہے کیونکہ تیرے کرتوت ایسے ہیں پھر اس نے جواب نہیں دیا۔

سوال:

غیر مقلدین کا یہ دعویٰ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ بلند آواز سے پڑھی اور پڑھنے کا حکم دیا۔

جواب:

یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ نبی پاک نے ظہر کی نماز پڑھی اور ایک دو آیات بلند آواز سے پڑھیں یہ بتانے کے لیے کہ اس موقع پر کون سی آیات پڑھنی ہیں یہاں بھی اللہ کے پیغمبر بلند آواز سے پڑھتے یہ بتانے کے لیے کون سی دعا مانگنی ہے لیکن مستقل بلند آواز سے پڑھنا نہ پیغمبر کا معمول ہے نہ اصحاب پیغمبر کا معمول ہے اللہ مجھے اور آپ کو پوری شریعت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اللہ مجھے اور آپ کو اہل السنت والجماعت کے مسلک پر قائم ودائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نکاح ثانی ...احیائے سنت

حسن ابدال

فہرست

خطبہ مسنونہ

الحمدللہ نحمدہ ونستعینه ونستغفرہ ونومن به ونتوکل علیه ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهدہ اللہ فلا مضلله ومن یضلل فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا اللہ وحدہ لا شریك له ونشهد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسوله اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یَآ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا۔

پ 4 سورۃ النساء آیت نمبر 1

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ۔

سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی فضل النکاح رقم الحدیث 1846

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّى اللہ عَلَيه وسَلَّمَ أَعْلِنُوا النِّكَاحَ، وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

اتحاف الخیرۃ المھرۃ کتاب النکاح جز 4 ص 50 رقم الحدیث 3154

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید۔

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید کہ حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابو بکر سے وہ آئینے عشق و وفا کے لا
دنیا مسلماں پر بہت ہی تنگ ہو گئی
فاروق اعظم کے دور کے نقشے اٹھا کے لا
جن سے خدا نے ہمیں محروم کر دیا
عثمان کے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
مغرب کی گلیوں میں نہ پھر گدائے علم
دروازہ علم سے وہ خیرات جا کے لا

تمہید:

معزز علماء کرام! میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو اور مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیورنوجوان دوستو اور بھائیو ! سماعت فرمانے والی میری قابل صد احترام ماؤواور بہنو!ہمارآج کا یہ مختصر سا پروگرام نکاح کامبارک اور مسنون عمل ہے جس کے لیے آپ حضرات یہاں تشریف لائے۔میں تفصیل کے ساتھ گفتگو نہیں کرنا چاہتا؛ میں چند ایک باتیں جو نہایت ضروری ہیں وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتاہوں آپ میں سے اکثر افرادبہت اچھی طرح جانتے ہیں میں لطیفہ گوئی مولوی نہیں ہوں جو اللہ نے تھوڑی سی زندگی عطافرمائی ہے اگر یہ مسلک کی خدمت میں لگ

جائے اللہ کی قسم اللہ رب العزت کا مجھ پر اور آپ پر بہت بڑا احسان ہے اس مختصر زندگی کو فضول مت سمجھیں اور وقت ضائع مت کریں۔ بس دعا کریں کہ اللہ ہم سب کو گناہوں سے بچائے اور عافیت کے ساتھ اپنے دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔

نکاح کا تصور:

میں نے صرف دو تین باتیں عرض کرنی ہیں:

نمبر 1 : مسلمانوں اور کافروں کے درمیان تصور نکاح میں کیا فرق ہے؟

مسلمانوں کے ہاں نکاح ”عبادت“ کا کام ہے کفار کے ہاں نکاح ”عیاشی“ کا نام ہے ،اس لیے کافر نکاح کے موقع پر وہ اسباب اختیار کرتا ہے جن کا تعلق عیاشی کے ساتھ ہے مسلمان وہ اسباب اختیار کرتا ہے جس کا تعلق عبادت کے ساتھ ہے۔ اس لیے مسلمان نکاح کے موقع پر اسباب عبادت اختیار کرتا ہے اور کافر اسباب عیش اختیار کرتا ہے۔ مسلمانوں کے نکاح میں خطبہ ہے، کافروں کے نکاح میں خطبہ نہیں۔ مسلمان کے نکاح میں گواہان اور ایجاب وقبول ہے۔ کفار کے ہاں نہیں، مسلمان کا نکاح مسجد میں ؛کافر کا نہیں مسلمان کے ہاں نکاح کے موقع پر کلمات تشکر ہیں کفار کے ہاں نہیں ہیں۔ میں علماء کی خدمت میں ہلکے ہلکے اشارے پیش کرتا ہوں آپ مزید دلائل جمع کر کے گفتگو فرمائیں۔

کفر کی مسلسل محنت کی وجہ سے آج مسلمان کا دماغ یہ بنا ہے کہ مسلمان بھی نکاح کو ”عیاشی“ سمجھنے لگا ہے۔ اس لیے کسی سے رشتہ مانگنا بھی

عجیب لگتا ہے رشتہ دینا بھی عجیب لگتا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں ایک اصول عرض کرتا ہوں آپ نے فرق کرنا ہو کہ تقویٰ ہے یا نہیں؟ کسی قریبی دوست یا بڑے سے آپ رشتہ مانگیں اگر آپ کا دوست صحیح اور متقی ہوگا وہ عذر تو کرے گا ، محسوس نہیں کرے گا اور اگر آپ کا صحیح دوست اور متقی نہیں ہوگا عذر نہیں کرے گا، محسوس کرے گا۔ دس سال سے مجھ سے دوستی اس لیے تھی کہ تو مجھ سے میری بیٹی مانگتا تمہیں شرم نہیں آتی میری بیٹی مانگتا ہے یہ وہ کہے گا جو دوستی میں غیر مخلص ہوگا جو صحیح دوست ہو گا وہ کہے گا میرا عذر ہے ہماری نسبت کا مسئلہ ہے یا اس کی نسبت طے کر دی ہے بچی کی عمر پوری نہیں ہے کچھ مسائل ہیں عذر کر دے گا محسوس نہیں کرے گا۔

ہمارے ایک دوست بڑی پیاری بات فرماتے ہیں کہ ''ہمارے ہاں یہ بھی ہے کہ دوستی اوروں سے ہوتی ہے رشتے اوروں سے ہوتے ہیں۔ میرا ایک بہت ہی قریبی دوست ہے وہ ہمارے گھر نہیں آسکتا کیونکہ ہماری رشتہ داری نہیں ہے میں چاہتا ہوں مگر نہیں آسکتا۔ اگر میں اپنی بیٹی دے دوں اور اس کی بیٹی لے لوں تو یہ دروازے ختم ہو جائیں گے اور اندر آئے گا۔''

مزاجِ نبوت کیا ہے؟ :

نبوت کا مزاج کیا ہے ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے سب سے قریبی جو چار تھے ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سے لی ہیں اور دو کو دی ہیں تو دو کے گھر میں آئے ہیں اور دو کے گھر میں گئے ہیں۔

دوستی کیا ہے؟:

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے صاف کردیے ہیں اب معاملہ آسان ہو گیا کہ نہیں؟ ہر روز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں،یہ حضورکے یار ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ؛ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بھی خواہش ہے اورعمررضی اللہ عنہ کی بھی خواہش ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''عمر کافرق ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایاتم مانگ لو۔ تیری عمر کافرق تو نہیں ہے ناں!اسے دوستی کہتے ہیں۔

باغیانہ مزاج کے حامل:

میں نے عرض کیا کہ میں تفصیلاً گفتگو نہیں کررہا میں ہلکی ہلکی بات کے اشارے کررہا ہوں تاکہ بات کو سمجھیں لیکن ہمارے معاشرے میں کیونکہ اس حیثیت کو اس قدرعام کیا گیا ہے کہ لوگ نکاح کو''عیاشی'' کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اب بتائیں اگرنکاح عبادت ہے توجوعبادت زیادہ کر سکتاہے وہ کرے جونہیں کر سکتا نہ کرے! ہم کہتے ہیں:دوسری شادی؟؟؟ تیسری شادی؟؟چوتھی شادی کیوں؟ ہمارے ذہن میں جنسیت ہے۔ہمارے ذہن میں خواہشات ہیں، ہمارے ذہن کا باغیانہ مزاج ہے اگر اس کو عبادت سمجھتے توتعجب نہ ہوتا اگرآپ یاکوئی دس نفل پڑھے بیس نفل پڑھے کوئی تعجب نہیں کرتاکوئی آدمی پوری رات پڑھے کوئی تعجب نہیں کرتا۔لیکن یہ اس کے لیے ہے جو اس عبادت کوسہہ سکتاہو۔حضرت کاندھلوی فرماتے ہیں کہ

اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد نفل شروع کرے دو گھنٹے پڑھے اور فجر کی نماز فوت ہوگئی۔ تو عشاء کی نماز کے بعد دو گھنٹے کے نفل چھوڑ کر فجر کی نماز باجماعت ادا کرے۔ ہاں جو سہہ سکتا ہے وہ ضرور کرے ؛ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی لیکن ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر آپ میں ہمت نہیں ہے تو عشاء کی باجماعت نماز ادا کرکے سو جائیں اور صبح فجر کی نماز باجماعت ادا کریں۔

عورت ایک مضبوط رشتہ:

عورت بہت مضبوط رشتہ ہے اس کی آہ جب نکلتی ہے تو اس کے اور عرش کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں رہتا۔ اس نے گھر کو چھوڑ دیا، والد کو چھوڑ دیا، بھائیوں کو چھوڑ دیا خاندان کو چھوڑ دیا صرف خاوند کے سہارے جیتی ہے جب یہ ظالم اسے مارتا ہے ، دنیا میں ہے کوئی اس کی بات سننے والا!!!

عبادات کی اقسام:

عبادات کی دو قسمیں ہیں : اجتماعی اور انفرادی

ایک عبادت اجتماعی ہے، ایک عبادت انفرادی ہے۔ اجتماعی عبادات میں اظہار مقصود ہوتا ہے انفرادی عبادات میں اخفاء مقصود ہوتا ہے۔ جماعت کے ساتھ فرض نماز یہ اجتماعی عمل ہے، اس پر کیا ہونا چاہیے اظہار۔ تہجد یہ ہے انفرادی؛ اس پر کیا ہونا چاہیے ؟ اخفاء۔ اس لیے فرض نماز مسجد میں بہتر ہی نہیں ضروری ہے اور نفل نماز گھر میں بہتر ہے کیونکہ نفل انفرادی عبادت اور فرض اجتماعی عبادت ہے۔

میں ایک مثال دیتاہوں اب آپ دیکھیں نکاح یہ اجتماعی عمل ہے یا انفرادی؟نکاح ایک فرد سے نہیں ہوتابلکہ نکاح تب ہو گا جب دو افراد ہوں، اجتماعی ہوا ناں؟ تو اس کا اظہار ہونا چاہیے؟یااخفاء؟اب جو نکاح کرکے اخفاء کرتے ہیں تو قابل جرم ہیں۔کہتے ہیں کہ ہم نے شرعی نکاح کیا ہے دو گواہ بنائے ہیں۔

گواہوں کا مطلب؟

گواہ اس لیے تھے کہ آپ کانکاح توہوگیاآپ جارہے ہیں اورکسی کو نہیں پتا کہ بیوی ہے کہ نہیں توجب اعلان کریں گے تواب سب کوپتا ہو گا ناں کہ اس کی بیوی ہے۔تو گواہ اس لیے نہیں تھے کہ آپ دو بندوں کے درمیان ایجاب وقبول کریں۔یہ گواہ اس لیے تھے کہ کم از کم دو فرد ہونے چاہئیں تاکہ ان کے اکھٹے چلنے پرکسی کواعتراض نہ ہو اور ہرکسی کوپتہ ہوکہ یہ خاوند بیوی ہیں۔

میں دوسرے لفظوں میں یوں کہتاہوں ایک ہے نکاح کے لیے افراد اور ایک ہے جب کوئی مطالبہ کرے کہ تمہارے نکاح کی دلیل کیاہے؟تو یہ دوشہادتیں اس لیے ہوتی ہیں اگر کوئی کیس عدالت میں آئے کوئی مسئلہ پیش آئے کبھی کوئی بندہ پوچھ لے توکم از کم دو افراد ایسے ہونے چاہئیں کہ جو کہہ سکیں کہ یہ خاوند اور بیوی ہیں۔ورنہ شریعت کامنشاء گواہ نہیں ہے بلکہ شریعت کا مسئلہ أَعْلِنُوا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ اعلانیہ نکاح ہواورکہاں کرو مسجد میں۔

اتحاف الخیرۃ المہرۃ کتاب النکاح رقم الحدیث 3154

نکاح...عبادت یا معاملہ؟

کیونکہ مسلمانوں کی اجتماعی عبادت گاہ کون سی ہے؟ مسجد۔ آپ کے ذہن میں سوال آئے گا أَعْلِنُوا تو فرما دیا تو دو گواہ کیوں فرمائے؟ گواہ عبادات میں نہیں ہوتے بلکہ گواہ معاملات کے لیے ہوتے ہیں اس لیے علماء کی مستقل یہ بحث ہے کہ نکاح عبادت ہے یا معاملہ ہے؟ اس لیے یہ ایک بحث چلتی ہے کہ کوئی بندہ نکاح نہ کرے نفل پڑھے یہ بہتر ہے؟ یا نکاح کرے اور نفل نہ پڑھے یہ بہتر ہے؟ اصل اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا اس نکاح کا منشاء معاملہ ہے یا عبادت۔ تو جنہوں نے معاملہ سمجھا انہوں نے نوافل کو بہتر کہا جنہوں نے عبادت سمجھا انہوں نے نکاح کو بہتر کہا کیونکہ اجتماعی عبادات انفرادی عبادات میں سب سے بہتر اور اعلیٰ ہوتی ہیں اور جب تک منشاء نہ سمجھ آئے تو بات سمجھ میں نہیں آتی۔

غیبت اور زنا کا منشاء:

میں اس پر چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”الغیبۃ اشد من الزنیٰ“ غیبت زنا سے بڑا جرم ہے۔

شعب الایمان بیہقی رقم الحدیث 6315

اس کی وجہ کیا ہے؟ سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زنا کا منشاء ”حُبِ باہ“ ہے اور غیبت کی منشاء ”حُبِ جاہ“ ہے اور ”جاہ“ یہ ”باہ“ سے بڑا جرم ہے اس لیے غیبت زنا سے بڑا جرم ہے۔ میں بات سمجھانے کے لیے کہتا ہوں حضرت تھانوی کا نام آیا الحمد للہ میں اس پر

شکر ادا کرتاہوں کہ مجھے سلسلہ تھانوی سے بھی خانقاہ کی اجازت حاصل ہے اور سلسلہ مدنی سے بھی اجازت حاصل ہے دونوں اعزاز اللہ تعالی نے عطا فرمائے ہیں اس پر اللہ کاشکر ادا کرتے ہیں، یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے بلکہ اللہ کاشکر ہے

حضرت تھانوی کاحکیمانہ قول:

حضرت تھانوی نے فرمایاکسی نے مجھ سے کہاکہ عوام میں آپ نے اتنا علمی بیان فرمایاکسی کوکچھ سمجھ نہیں آیا تو میں نے کہا کہ سمجھ لیا تو اچھا۔ نہیں سمجھ آیا توبہت اچھا۔انہوں نے کہا کہ حضرت ہمیں تو آپ کی یہ بات بھی آپ کی سمجھ نہیں آئی کہ سمجھ آئے تواچھا نہ سمجھ آئے تو بہت اچھا،توآپ نے فرمایااگر سمجھ آ گیا تواچھا اگرنہیں سمجھ آیاتوان کویہ احساس ہوجائے گا کہ مولانادلائل مضبوط رکھتے ہیں گمراہ نہیں ہونگے تومجھ پر اعتماد ہو گاکہ حضرت کے پاس بہت علم ہے۔

نکاح اعلانیہ عبادت:

تومیں نے جوباتیں کی ان میں سے ایک یہ ہے کہ نکاح عبادت ہے۔نمبردونکاح میں اظہار ہے اعلان ہے۔ چھپ کرنہیں۔یہ ایسا شرعی عمل ہے کہ میں فتویٰ تونہیں دیتا،اگرکوئی مولوی ایسا عمل کرے تواسے کوڑوں کی سزا دینی چاہیے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ نکاح بھی کرتے ہو تو چوری کیوں ؟

جہیز فاطمی کا غیر معقول فلسفہ:

ہمارے ہاں ایک بات مشہور ہے کہ شریعت میں جہیز کا وجود نہیں جو جہیز کی بات کرتے ہیں ان کی دلیل ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیا جانے والا سامان ہے۔ تو اگر یہ دلیل مان لی جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا مساوات اور عدل قائم کرنے والا دنیا میں کون ہو سکتا ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں کتنی ہیں ایک یا چار؟(سامعین ....چار) تو جہیز کتنوں کا؟ ایک کا یا چار کا؟ آپ نے سنا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اتنا سامان دیا۔ وجہ کیا ہے اگر جہیز دینا تھا تو چاروں کو اتنا سامان دینا چاہیے تھا۔

غیرت کا تقاضا:

اس کی وجہ کیا ہے ؟ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خاوند یہ خود کفیل ہیں، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے خاوند یہ خود کفیل ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خاوند یہ خود کفیل نہیں ہیں۔ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں ہیں اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور جگہ نکاح کرتے تو سامان کس کے ذمہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو یہ سامان کس لیے تھا؟ ہم اس کو جہیز سمجھ بیٹھے تو ہم نے کہا کہ جہیز ہونا چاہیے میں شرم کی وجہ سے نہیں کہتا مرد کی غیرت کے خلاف ہے، کہ بیٹی بھی لے ،برتن بھی لے ، بیٹی بھی لے، گھر بھی لے، بیٹی بھی لے، گھر کا سامان بھی لے۔ مہمان میرے ہیں اور برتن بھی میرے ذمہ ہیں یہ عجیب بات ہے کہ مہمان میرا آتا ہے اور برتن وہ لا رہے

ہیں یہ مرد کی غیرت کے خلاف ہیں۔

عمل گھر سے شروع کریں:

بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے چھوٹے بھائیوں کی شادیاں کی ہیں اور شرط یہ لگائی تھی کہ جہیز نہیں لیں گے، جب تک والدین کے گھر میں تھی والدین کے ذمے، جب شادی ہو گئی تو شوہر کے گھر آگئی تو شوہر کے ذمہ ہے والدین کے ذمہ نہیں، آسان بات ہے۔

مہر فاطمی کا سہارا:

ہمارے ہاں ایک مسئلہ چلتا ہے حق مہر کا۔ اچھا ہم بڑے عجیب لوگ ہیں برأت میں دو سو آدمی لے کر آنے ہیں اور جب وہ لڑکی والے پوچھیں کہ مولوی صاحب! حق مہر؟ تو کہتے ہیں مہر فاطمی رکھ لیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کے گھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں سے تو برأت نہیں نکلی تھی۔ دو سو بندوں کی برأت بھی لائیں گے دس لاکھ کا جہیز بھی لیں گے تو جب بچی کے حق مہر کا مسئلہ آئے گا تو کہتے ہیں تو مہر فاطمی کی بات کرو۔

حق مہر کی مقدار:

میں اصولی بات کرتا ہوں کہ حق مہر کتنا ہونا چاہیے؟ یہ کم از کم اتنا رکھیں کہ اتنا کم نہ ہو کہ لڑکی اپنی سہیلیوں کو بتانے میں شرم کرے اور اتنا نہ رکھیں کہ بوجھ ہو، ان کا بھی خیال کریں اور اُن کا بھی، یہ حق مہر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات خیر ہی خیر برکت ہی برکت ہیں آج کل

جو اختلافات گھر گھر میں لڑائی جھگڑے اور فساد ہیں ان کی وجہ؟ہم جب نکاح کرتے ہیں تو شریعت کے مطابق نہیں کرتے تو جب توڑ پیدا ہوتا ہے تو مولوی صاحب کے پاس دوڑتے ہیں۔

کم خرچ بالا نشیں:

حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اصول لیا وہ کون سا؟ فرمایا:''اس نکاح میں برکت زیادہ ہوتی ہے جس میں خرچہ کم ہو۔''ایک ہوتی ہے برکت ایک ہوتی ہے کثرت۔

برکت اور کثرت:

برکت اور کثرت میں کیا فرق ہے؟چیز زیادہ ہو اور فوائد کم ہوں اسے کہتے ہیں کثرت۔اگر چیز کم ہو فوائد زیادہ ہوں تو اسے کہتے ہیں برکت۔دس بندوں کا کھانا ایک بندہ کھائے تو یہ کیا؟ کثرت اور ایک بندے کا کھانا دس کھائیں اور پیٹ بھر جائے تو اسے کیا کہتے ہیں؟ برکت۔ہم کثرت والے نہیں ہیں برکت والے ہیں۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر نبوت کے اعلان کے بعد کتنے سال ہے؟ (سامعین....23سال ہے)مگر حضور کے ہاں برکت ہے کثرت اور برکت کو سمجھیں۔ اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اعلان نبوت کے بعد 23سال ہے۔

مماتیوں کا مشہور سوال:

جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر اطہر میں زندہ نہیں مانتے وہ

لوگ یہاں ایک وسوسہ اور شبہ پیش کرتے ہیں کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں تو عمر 1500سال کے لگ بھگ بنتی ہے۔اگر حیات بھی مانتے ہو تو نبوت کے بعد زندگی 23سال کیوں بتاتے ہو؟یہ اشکال پیدا کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کو نہیں مانتے۔

سوال پر سوال:

جب کوئی آپ سے یہ اشکال کرے توآپ اس سے پوچھیں کہ تیری عمر کتنی ہے تووہ کہے گا35سال۔ توآپ کہیں کب سے شروع ہوئی وہ کہے گاجب سے میں پیدا ہوا اس سے پوچھو جب توماں کے پیٹ میں تھا تو زندہ تھا یا نہیں ،اس نے کہنا ہے کہ ہاں زندہ تھا۔آپ اس سے کہیں کہ پھرتو تیری عمر35سال اور6ماہ ہے تو6 ماہ کیوں پی گیا؟یہ چھ ماہ بھی شمار کر نا جو تو ماں کے پیٹ میں زندہ رہا تو کل عمر 35سال اور 6ماہ! اس نے کہنا کہ میں زندہ تھا مگر عمر شروع ہوتی ہے ولادت کے بعدسے ،پیٹ سے نہیں ۔ آپ اسے کہیں کہ نبی قبرمیں زندہ ہیں مگر عمر شمار نہیں کرتے،قبر میں زندہ ہوتوحیات تب بھی پیٹ میں ہوتب بھی۔نہ اس کو شمار کریں گے نہ اس کو، اس میں بھی زندہ اس میں بھی زندہ۔پیٹ میں بھی شمارنہیں کرتے ، قبر میں بھی شمار نہیں کرتے۔

روضہ رسول کی تابندہ زندگی:

فوراًاشکال کرے گا؟نبی قبرمیں زندہ ہیں؟آپ کہو گے :’’جی! زندہ ہیں۔‘‘اس نے فوراً کہناہے:کہ نبی کا حجرہ مبارک توچھوٹاساہے اس میں نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کادم نہیں گھٹتا؟؟اب یہ دیکھیں یہ تزلزل کا شکار ہے میں کہتاہوں کہ اس سے پوچھو جب توماں کے پیٹ میں زندہ تھا تو تیرادم نہیں گھٹتا تھا؟توکہے گا۔ نہیں۔اسے کہو کہ جو خداماں کے پیٹ میں زندہ رکھتاہے اورسانس نہیں گھٹنے دیتا تو وہ خدانبی کو بھی زندہ رکھتا ہے اور اس کا بھی سانس نہیں گھٹتا۔

قبرانور میں رزق کامسئلہ:

وہ کہے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں؟ ہم کہیں گے : ”جی ہاں“تواس نے فوراً شکوہ کرناہے توحضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تورزق ملتاہے؟ تو ہم کہیں گے :”ملتاہے۔“ تو پھر وہ کہے گا کہ قضائے حاجت کے لیے کہاں جاتے ہیں؟اب اس سے پوچھو؟اللہ تجھے ہدایت عطا فرما دے ، اور ہدایت کے بعد جنت عطافرمائے تو تجھے جنت میں رزق ملے گاتو کھائے گا پیئے گا؟توکہتاہے :”ہاں! میں کھاؤں گا پیوں گا،تواس سے پوچھو کہ کیاتو قضائے حاجت کے لیے جہنم میں جائے گا؟جو تجھے رزق ملے گاتوقضائے حاجت کے لے کہاں جائے گا؟ اس نے فورا کہنا ہے کہ جنت میں قضائے حاجت نہیں ہوگی!حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر جنت ہے توجنت میں تو قضائے حاجت کی شکایت ہوتی ہی نہیں۔ جوحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر صلوۃ وسلام پڑھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرماتے ہیں اور اگر دور سے پڑھے تو ملائکہ لے جاتے ہیں۔

:NO COMPROMISE

میں آیا تو نکاح کی مبارک تقریب میں ہوں لیکن عقیدہ ہم خوشی میں بھی بیان کرتے ہیں اور غمی میں بھی۔ ہم نے جینا اور مرنا عقیدے پر ہے۔ میں نے کہا کہ جب ہم آئیں گے تو عقیدہ ضرور بیان ہو گا عقیدہ پر سودے بازی (COMPROMISE) نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جائیں تو صلوۃ وسلام سنتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مناسب سمجھیں تو جواب دیتے ہیں نہیں سمجھتے تو جواب نہیں دیتے۔ ایک شخص کہنے لگا کہ جواب دیتے ہیں تو ہم تو نہیں سنتے۔

عقل وحی کے تابع کر دیں:

ہم کیسے مان لیں کہ جواب دیتے ہیں؟ میں نے کہا" اللہ" آپ بھی مل کر کہیں! اللہ... دلیل قرآن میں ہے کہ جب ہم بولتے ہیں تو اللہ تعالی جواب بھی دیتے ہیں، آپ نے جواب سنا تو جواب دیتے ہم نے سنا نہیں مگر مان لیا کیونکہ قرآن میں ہے۔ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ ہم نے نہیں سنا مگر مانا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو نہ مانے وہ بھی بے ایمان رب کا قرآن نہ مانے تب بھی بے ایمان ہے۔ اللہ ہمیں اور آپ کو بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اللہ کرے کہ ہمیں یہ باتیں سمجھ آجائیں اور عقیدہ بھی سمجھ آجائے اور نکاح اور شریعت بھی سمجھ آجائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت کو سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تین کام چار طریقے

مرکز اہل السنت والجماعت، سرگودھا

فہرست

خطبہ مسنونہ

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضللہ ومن یضلل فلاھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔

سورۃ المائدۃ آیت3 پ6

مجموعہ نبوت:

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے پیغمبر تشریف لائے ان کو ''مجموعہ نبوت'' کہتے ہیں۔ مجموعہ نبوت نے تین کام کیے ہیں جس کے لئے چار طریقے اختیار فرمائے۔ جو تین کام فرمائے وہ یہ تھے:

1. اشاعت دین یعنی اپنی دعوت کو ترغیب وترہیب کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرنا۔
2. دفاع دین یعنی اپنی دعوت پر ہونے والے شبہات کو دلائل کے ساتھ رد کرنا۔
3. نفاذ دین یعنی اپنے مدعیٰ اور موٴقف پر طاقت کے ساتھ عمل کروانا۔

طریقہ کار:

ان تین کاموں کے لئے چار طریقے اختیار فرمائے:

1) تقریر
2) تحریر

3) مناظرہ

4) جہاد

ان میں سے ہر ایک کا ثبوت قرآن سے بھی ہے اور حدیث سے بھی۔

تقریر کا ثبوت قرآن مجید سے:

قرآن مجید میں ہے: وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ'' ہم نے قوم عاد کی طرف حضرت ہود کو بھیجا، انہوں نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو جس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

پ 8سورة اعراف آیت نمبر 65

وَاِلٰى ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ہم نے قوم ثمود کی طرف حضرت۔ صالح کو بھیجا ،انہوں نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو جس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

پ 8سورة اعراف آیت نمبر73

تقریر کا ثبوت احادیثِ مبارکہ سے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آیت وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ

پ 19سورة الشعراء آیت نمبر 214

نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے قبیلوں کو آواز دی۔ جب لوگ آ گئے تو فرمایا: اگر میں تمہیں خبر دوں کہ اس وادی کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تمہیں مارنا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے ،انہوں نے کہا بالکل تصدیق کریں گے۔ہم نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف سچا ہی پایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ میں تمہیں آنے والے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔

تحریر کا ثبوت قرآن مجید سے:

قرآن مجید میں ہے:قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

پ19 سورۃ النمل آیت نمبر 29،30

ملکہ بلقیس نے کہا اے دربار والو، میرے پاس ایک باعزت خط ڈالا گیا ہے وہ خط حضرت سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

تحریر کا ثبوت حدیث سے:

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کے نام خطوط بھیجے، ان میں سے صرف ایک خط کا ذکر کرتا ہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کی طرف بھیجا تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ۔

سنن کبریٰ بیہقی جز 9 ص 177

دیکھیں نبوت کے الفاظ میں کتنی جامعیت اور طاقت ہے۔ حضور علیہ السلام نے دوٹوک اپنے موقف کو پیش فرمایا کہ اسلم تسلم یعنی اسلام قبول کرلے سلامت رہے گا۔ تو اس میں تحریر کا ثبوت ہے۔

مناظرہ کا ثبوت قرآن مجید سے:

قرآن مجید میں ہے: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ

اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ۔

پ 3 سورة البقرة آیت نمبر 258

جب حضرت ابراہیم نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ بولا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ اس آیت میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کے مناظرہ کا ذکر ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے رب ہونے کی دلیل دی کہ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ یعنی عدم سے وجود میں لاتا ہے، نمرود نے کہا کسی کو زندہ کرنا اور مارنا یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں، چنانچہ اس نے دو قیدی منگوا کر بے قصور کو مار ڈالا اور قصور وار کو چھوڑ دیا اور کہا کہ دیکھا میں جس کو چاہوں مارتا ہوں اور جسے چاہوں زندگی دے دیتا ہوں۔

مناظرہ کا ثبوت حدیث مبارک سے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد آیا اور کہا ہم نے گفتگو کرنی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا گفتگو کون کرے گا؟ انہوں نے کہا ہمارا شاعر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا، اشعار میں گفتگو ہوئی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ جیت گئے۔ انہوں نے کہا، ہمارا خطیب گفتگو کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ جیت گئے۔

جہاد کا ثبوت:

جہاد کے موضوع پر میں دلائل نہیں دیتا اس لئے کہ جہاد کا تعلق دلائل سے نہیں غیرت سے ہے، اگر غیرت ہو اور دلیل ایک بھی نہ ہو تو بندہ جہاد کرے گا۔ اور

اگر غیرت نہ ہو ،دلائل بہت ہوں تو ان میں تاویل کرے گا جہاد نہیں کرے گا۔
یہ میری تمہید تھی اب اصل بات سمجھیں یہ تینوں کام اور چاروں طریقے دین کے کام اور طریقے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کی جو جماعت ان میں سے جو کام اور طریقہ اختیار کرے گی، اتحاد اہل السنت والجماعت اس کے ساتھ ہو گی،ہم اس کی قطعاً مخالفت نہیں کریں گے۔ کوئی تبلیغ کی صورت میں اشاعت دین کرے ،کوئی مناظرہ کی صورت میں دفاع دین کرے یا جہاد کی صورت میں نفاذ دین کرے ہم اس کے ساتھ ہیں،ہم کبھی بھی ان کی مخالفت نہیں کریں گے۔ یہ ہمارا مزاج ہے کہ اپنوں کی مخالفت نہیں کریں گے اور غیروں کو برداشت نہیں کریں گے ،اپنوں کو سینہ سے لگائیں گے اور غیروں کو جوتے کی نوک پر بھی نہیں رکھیں گے ،اگر اپنے دور کریں تو پھر بھی ہم قریب ہوں گے ، یہاں اپنے کسی کی مخالفت نہ کرتے ہیں نہ ہی مخالفت برداشت کرتے ہیں اس لئے آپ میں سے کوئی ساتھی بھی کبھی کسی جماعت کی مخالفت نہ کرے۔ یہ چیز ہم سے برداشت نہ ہو گی کوئی جماعت کسی مصلحت کے لئے اپنے ساتھ کسی غیر کو ملائے ،ہم اعتراض نہیں کرتے۔ ہمارا مزاج یہ ہے کہ اتحاد اہل السنت والجماعت کے سٹیج پر صرف وہ آئے گا جو سنی ہو گا۔ کبھی ہمارے سٹیج پر کوئی ملحد یا بدعتی ،کوئی فرقی یا فرقہ ، کوئی فتنی یا فتنہ ان شا اللہ آپ کو نظر نہیں آئے گا،ہم خود کسی غیر کو اپنے سٹیج پر نہیں بلائیں گے ، اگر کوئی جماعت بلائے گی تو ہم مخالفت نہیں کریں گے ،کیونکہ ہماری جماعت کا نام اتحاد اہل السنت والجماعت ہے نہ کہ انتشار اہل السنت والجماعت۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپس میں متحد ہو کر دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، اللہ تعالیٰ اس مرکز کو دنیا بھر کے اہل السنت والجماعت کا مرکز بنادیں۔

صاحبِ تالیف

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقامِ ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم:
حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ
ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر
مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ
درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: (سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب:
سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا
مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان
چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروس ، سرپرست احناف ٹرسٹ انٹرنیشنل

تبلیغی اسفار: ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ، یمن ، بحرین

تصانیف:
عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ، اصول مناظرہ ، فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ
نماز اہل السنۃ والجماعۃ ، فرقہ اہل حدیث پاک وہند کا تحقیقی جائزہ
شہید کربلا اور ماہ محرم ، قربانی کے فضائل ومسائل، صراط مستقیم کورس (بنین وبنات)
فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ ، کیا یا فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے ، حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ
فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ ، فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ ، خطبات متکلم اسلام
مضامین متکلم اسلام ، مجالس متکلم اسلام ، مواعظ متکلم اسلام (برائے خواتین)

بیعت وخلافت:
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ
امین العلماء قطب العصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ دامت برکاتہم

[illegible]: خانقاہ اشرفیہ اختریہ، 87 جنوبی، سرگودھا

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

(جلد سوم)

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

نام کتاب ——— خطبات متکلم اسلام (جلد سوم)

نام مصنف ——— محمد الیاس گھمن

بار اشاعت اول ——— ستمبر 2013ء

تعداد ——— 1100

مطبع ——— دار الایمان پرنٹرز

باہتمام ——— احناف میڈیا سروس

فہرست

بمقام: دارالعلوم شاہدرہ، لاہور

بمقام: دار العلوم شاہدرہ، لاہور

بمقام: پیر محل، ٹوبہ ٹیک سنگھ

بمقام: دار العلوم شیخ زکریا، ترنول، اسلام آباد

ختم نبوت کانفرنس، سرگودھا

{دلائل عقلیہ و نقلیہ کی روشنی میں مسئلہ کی تنقیح

اور اعتراضات و شبہات کے مدلل جوابات}

بمقام: مدرسہ انوار الاسلام، نارووال

بیس رکعات تراویح مسنون

مقام: فاروق آباد، شیخوپورہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

سورۃ البقرہ پارہ نمبر 2 آیت نمبر 183

عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی فرض صیام رمضان علیکم وسننت لکم قیامہ فمن صامہ وقامہ ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔

نسائی جلد اول صفحہ 308

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

تمہید

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو اور میرے محترم نوجوان دوستو اور بھائیو! میں نے آپ کے سامنے قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے، اور ذخیرہ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مبارک حدیث

تلاوت کی ہے۔ قرآن کریم کی آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے رمضان کی فرضیت کا اعلان کیا اور رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک حدیث میں رمضان کی فرضیت کا اور رمضان کی رات کی تراویح کا اعلان فرمایا۔ اللہ رب العزت نے رمضان المبارک میں دو عبادتیں وہ عطا فرمائی ہیں جو رمضان کے علاوہ نہیں ہوتیں رمضان کے علاوہ آپ فجر کی نماز پڑھتے ہیں، ظہر کی نماز پڑھتے ہیں، عصر، مغرب، عشاء کی نماز پڑھتے ہیں رمضان کے علاوہ اگر زکوۃ فرض ہو ادا کرتے ہیں یہ سارے اعمال آپ کرتے ہیں۔

رمضان کی دو اہم عبادات

مگر رمضان میں ایک عبادت دن کی ہے اور ایک عبادت رات کی ہے رمضان صرف دن کا نام نہیں ہے رمضان صرف رات کا نام نہیں ہے رمضان دن کا بھی کا نام بھی ہے اور رات کا نام بھی ہے اللہ رب العزت نے دو عبادتیں انسان کو صرف رمضان میں عطاء کی ہیں ان میں سے ایک عبادت فرض ہے اور ایک عبادت سنت ہے۔ فرض عبادت کو روزہ کہتے ہیں اور سنت عبادت کو رات کی تراویح کہتے ہیں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے روزے اور رات کی تراویح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

رمضان کی عبادت کی فضیلت

حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ تعالی فرض صیامہ علیکم اللہ نے تم پر روزہ فرض قرار دیا وسننت لکم قیامہ میں نے رات کی تراویح کو سنت قرار دیا فمن صامہ جو دن کا روزہ رکھے وقامہ اور رات کو تراویح پڑھے ایمانا واحتسابا وہ اللہ کے اوپر

ایمان بھی رکھتا ہو اور نیت درست ہو خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ اللہ اس کو گناہوں سے یوں پاک کر دیتے ہیں کہ جیسے انسان ماں کے پیٹ سے پیدا ہو تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

نسائی جلد اول صفحہ 308

تو دو عمل گناہ سے صاف کرتے ہیں مگر عمل کون سے ہیں؟، دن کا روزہ، رات کی تراویح۔ یہ دو عبادتیں ہمارے ذمہ ہیں اگر کوئی مسلمان دن کو روزہ رکھتا ہے مگر رات کو تراویح نہیں پڑھتا یہ جرم کرتا ہے اگر رات کی تراویح پڑھتا ہے مگر دن کو روزہ نہیں رکھتا یہ مسلمان بھی جرم کرتا ہے۔

عالم کی ذمہ داری

عالم کے ذمہ ہے دونوں چیزیں بیان کرے جو عالم رمضان کا روزہ بیان نہیں کرتا وہ گونگا شیطان ہے جو دن کا روزہ بیان کرتا ہے رات کی تراویح نہیں بتاتا یہ بھی شیطان اخرس اور گونگا شیطان ہے۔ عالم کے ذمہ ہے پوری عبادت بیان کرے پورا مسئلہ بیان کرے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا صحیح ابن خزیمہ میں روایت موجود ہے۔

صحیح ابن خزیمہ جلد نمبر 3 صفحہ 191

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے فضائل رمضان میں جو پہلی حدیث بیان کی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان

فضائل اعمال صفحہ 636

شعبان ختم ہو رہا تھا رمضان کا آغاز تھا شعبان کا آخری دن تھا اللہ کے پیغمبر

نے صحابہ کو جمع کیا اور حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا جب بھی کوئی اہم مسئلہ ہوتا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی میں جمع فرماتے اور پھر مسائل شریعت بیان فرماتے۔

عوام کا فرض

اگر مسجد موجود ہو رمضان کی آمد پر مولوی مسئلہ بیان نہیں کرتا یہ غلط کرتا ہے اگر عید کے موقع پر مسئلہ بیان نہیں کرتا تو غلط کرتا ہے اگر فصل آتی ہے عشر کے مسائل بیان نہیں کرتا تو جرم کرتا ہے۔ عالم کے ذمہ ہے مسئلہ بیان کرے عوام کے ذمہ ہے مسئلہ پر عمل کرے۔ ایک عالم کے ذمہ کام ہے ایک عوام کے ذمہ کام ہے عالم کے ذمہ کام ہے کہ تحقیق کرے، دلائل سے مسئلہ بیان کرے، عوام کے ذمہ ہے اعتماد کرے اور مولویوں کی بات کو مان لے۔

جس کا کام اسی کو ساجھے

ہر آدمی کا الگ الگ کام ہے ایک عالم کے ذمہ کام ہے ایک عوام کے ذمہ کام ہے۔ علماء کے کام میں عوام مداخلت مت کرے اور عوام کے کام میں مولوی مداخلت مت کرے۔ اس لیے ایک کام میرے ذمہ ہے میں نے قرآن حفظ کیا ہے میں آپ کو حفظ پڑھاؤں گا میں نے تجوید پڑھی ہے میں آپ کو پڑھاؤں گا میں نے چودہ سال مسائل پڑھے ہیں میں آپ کو مسائل کا درس دوں گا۔

لیکن عوام میں ایک ڈاکٹر ہو گا وہ کلینک کھول کر بیٹھ جائے گا، ایک آدمی زرعیات کا کام کرے گا وہ دواؤں کا کام کرے گا ایک آدمی دکان پر بیٹھے گا وہ تولیہ اور بنیان بیچتا رہے گا۔ تو جو تولیہ بیچتا ہے وہ اپنا کام کرے، جو ڈاکٹر ہے وہ اپنا کام کرے، جو وکیل ہے وہ اپنا کام کرے، جو پروفیسر ہے وہ اپنا کام کرے، دکان دار اپنا کام کرے اور

مولوی اپنا کام کرے۔ آپ مسائل میں مداخلت مت کریں اور مولوی آپ کی حکمت میں مداخلت مت کرے آپ مسائل میں مداخلت مت کریں اور مولوی آپ کی دکانداری میں مداخلت مت کرے، ہاں جائز اور ناجائز بتلانا یہ عالم کی ذمہ داری میں داخل ہے اس لیے خالق نے قرآن میں اعلان کیا:

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

پارہ نمبر 14 سورۃ النحل آیت نمبر 43

اگر تم لا تعلمون ہو اگر تم عالم نہیں ہو اگر تم لا تعلمون ہو اگر تم جاہل ہو اگر تم لا تعلمون ہو تم شریعت کا علم نہیں رکھتے فاسئلو اتو تم مسئلہ پوچھو تو تم کیا کرو؟ بولیں مسئلہ پوچھو، میں آپ کو مسئلہ سمجھانے کے لیے آیا ہوں تم سے چندہ مانگنے کے لیے نہیں آیا ہوں میں نے آتے ہی ان احباب سے کہہ دیا تھا کہ میں تو رمضان میں بیان کرنے سے بڑا اڈرتا ہوں حضرت مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے وہ فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں مولوی تھیلہ لے کر بازار میں سودا خریدنے بھی نہ جائے جب تھیلہ پکڑ کر جاتے ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید چندہ لینے کے لیے آرہا ہے حالانکہ وہ تو گھر کے لیے ٹماٹر اور مٹر لینے کے لیے نکلا تھا لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید بھیک مانگنے کے لیے آیا ہے۔

اگر میرا رمضان میں صبح فجر کے بعد درس ہو رات تراویح کے بعد درس ہو تو میں آپ سے چندہ نہیں مانگتا۔ یہ اعلان اس لیے کرتا ہوں جتنا بھی اچھا بیان کرو جتنے بھی دلائل دو آخر تک لوگ سمجھتے ہیں کہ ابھی آیا چندے کا اعلان، ابھی آیا، ابھی آیا، میں پہلے کہتا ہوں چندے کا اعلان نہیں ہوگا ان شاء اللہ مسائل بیان ہوں گے۔ اللہ رب العزت ہمیں دلائل کے ساتھ اپنا مسئلہ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے {آمین}

ایک بات میری سمجھ سے بالاتر ہے مجھے سمجھ نہیں آتی شاید آپ کو سمجھ آتی ہو، دیکھیں دو باتیں الگ الگ ہیں ایک ہے اپنے مسلک کو بیان کرنا ایک ہے دوسرے کے مسلک پر کیچڑ اچھالنا دونوں میں فرق ہے ناں!

ہم نماز کتنی پڑھتے ہیں؟ پانچ اوقات! تو ہمیں پانچ اوقات بیان کرنے نہیں چاہییں؟ ہم رمضان کا روزہ رکھتے ہیں تو نہیں بتانا چاہیے؟ رات کو تراویح پڑھتے ہمیں نہیں بتانا چاہیے؟ ایک آدمی رمضان کا روزہ رکھتا ہے رات کو تراویح بیس رکعات پڑھتا ہے تو بیس پر دلائل دے، ایک آدمی آٹھ پڑھتا ہے وہ آٹھ پر دلائل دے، آٹھ والا اپنے دلائل دے، بیس والا اپنے دلائل دے، بیس والا آٹھ والے کو گالی مت دے اور آٹھ والا بیس والے کو گالی مت دے یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن ہمارے کچھ ناسمجھ حضرات کہتے ہیں نہیں مسئلہ ہی بیان نہ کرو۔ دلائل ہمارے ذمہ ہیں میں اس لیے عرض کر رہا تھا اللہ نے قرآن میں اعلان کیا ہے **فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون** اگر تمہارے پاس علم نہیں ہے تو تم مسئلہ پوچھو اور مسئلہ پوچھ کر اس پر عمل کرو۔

اهل الذکر فرمانے کی وجہ

اور ایک بات میں کہتا ہوں اللہ کو قرآن میں کہنا چاہیے تھا اہل علم سے پوچھو رب نے اہل علم نہیں فرمایا بلکہ فرمایا **فاسئلوا اهل الذکر** اہل ذکر سے پوچھو اگر تم عالم نہیں ہو تو اہل علم سے پوچھو۔ رب کہتا ہے کہ اہل علم نہیں اہل ذکر سے پوچھو اہل ذکر کیوں فرمایا؟ اہل ذکر ایسے عالم کو کہتے ہیں جو اپنے علم پر عمل بھی کرتا ہو اس لیے رب نے فرمایا اگر تمہارے پاس مسئلہ نہ ہو تو ایسے عالم سے پوچھو جو شریعت پر عمل بھی کرتا ہو جب اس کے اپنے گھر میں ٹی وی ہے وہ تمہارے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا

جو خود حرام کھاتا ہے وہ تمہیں مسئلہ نہیں بتا سکتا اس لیے ایسے عالم سے مسئلہ پوچھو جو شریعت پر عمل بھی کرتا ہے۔

کامیابی پورے دین پر چلنے میں

تو میں یہ عرض کر رہا تھا رمضان میں دو عبادتیں ہیں ایک دن کی اور ایک رات کی، دن کی عبادت یہ رمضان کا روزہ ہے اور رات کی عبادت یہ رات کی تراویح ہے دن کی عبادت الگ ہے رات کی عبادت الگ ہے اگر آپ میں سے کسی نے تبلیغ کے ساتھ وقت لگایا ہو تو وہ میری بات جلدی سمجھیں گے اگر وقت نہیں لگایا تو اللہ توفیق عطا فرمائے۔ اب دو دو تین تین دن لگا لو ہمارے بزرگ اعلان کرتے ہیں اللہ نے کامیابی پورے دین پر چلنے میں رکھی ہے کتنے دین پر {عوام۔ پورے دین پر} تو روزے رکھو آدھے یا پورے {عوام۔ پورے} اور تراویح بھی پوری پڑھو اور روزے بھی پورے رکھو اللہ نے پورے دین پر چلنے میں کامیابی رکھی ہے ناں۔

یہ تو نہیں کہ روزے پورے رکھ لو اور تراویح آدھی پڑھ لو۔ روزہ رکھو تو وہ بھی پورا تراویح پڑھو تو وہ بھی؟ {عوام، پوری} اب روزہ کتنا ہے؟ وہ ہم پڑھتے رہتے ہیں اور سنتے رہتے ہیں اس پر دلائل کی حاجت نہیں ہے ہر آدمی جانتا ہے۔

تراویح اور مسلک اہل السنۃ

تراویح کتنی ہیں؟ اہل السنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ تراویح بیس رکعت سنت ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت پڑھی ہیں۔

- ❖ خلیفہ راشد نے بیس رکعت پڑھی ہے۔
- ❖ صحابہ کرام نے بیس رکعت پڑھی ہے۔
- ❖ مکہ والوں نے بیس رکعت پڑھی ہے۔

❖ مدینہ والوں نے بیس رکعت پڑھی ہے۔

جب نبی بیس رکعت پڑھے تو تراویح بیس رکعت سنت ہوگی، خلیفہ راشد بیس رکعت پڑھے تو تراویح بیس رکعات سنت ہوگی ناں، اگر صحابہ بیس رکعت پڑھیں تو بیس رکعات سنت ہوگی ناں، اگر مکہ اور مدینہ والے تراویح بیس رکعات پڑھیں تو تراویح بیس رکعت سنت ہوگی۔ ایک ہے تراویح کے فضائل بیان کرنا وہ آپ سنتے رہتے ہیں اور آپ حضرات کے سامنے بیانات بھی ہوتے ہیں۔

کیا بیس رکعات تراویح فاروق اعظم کی سنت ہے؟

لیکن عموماً ہمارے حضرات میں ایک غلط بات یہ پھیلی ہے کہ کہتے ہیں بیس رکعات تراویح پڑھنا یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے یہ بالکل جھوٹ ہے بیس رکعت تراویح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت نہیں ہے اللہ کے پیغمبر کی سنت ہے میں آگے جاکر عرض کروں گا کہ یہ جملہ کیسے لوگوں نے کہا کہ بیس رکعت تراویح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ میں پہلے دلائل عرض کروں گا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کتنی پڑھی ہے؟

تراویح اور عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں ثابت ہیں یہ ذہن نشین کرلو:

1: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رات تراویح پڑھی۔

2: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کتنے وقت میں پڑھی۔

3: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

تراویح کتنی رات پڑھی ہے؟ اب یہ روایت جامع ترمذی میں موجود ہے یہ روایت سنن ابوداؤد اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں موجود ہے صحاح ستہ کی چار

کتابوں میں یہ روایت موجود ہے۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں۔ صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا۔

ترمذی جلد اول صفحہ 286

اللہ کے نبی نے دن کو روزہ رکھا لیکن رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح نہ پڑھائی حتی کہ رمضان کے 23 دن گزر گئے فلما کانت السابعة جب سات دن باقی رہ گئے اب ساتویں رات چھ دن باقی اور ساتویں رات 23 شب بنی ناں، کہتے ہیں اللہ کے نبی مسجد میں تشریف لائے قام بنا حضور نے ہمیں تراویح پڑھائی حتی ذهب ثلث اللیل یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا جب اس کے بعد 24 شب آئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح نہیں پڑھائی پھر 25 شب آئی قام بنا اللہ کے نبی نے تراویح پڑھائی حتی ذهب شطر اللیل حتی کہ رات کا آدھا حصہ گزر گیا تو اس کے بعد 26 شب آئی اللہ کے پیغمبر نے تراویح نہیں پڑھائی اب 27 شب آئی قام بنا حضور نے تراویح پڑھائی حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح حتی کہ سحری تک حضور نے تراویح پڑھائی۔ پوری رات تراویح پڑھائی اب اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ اللہ کے پیغمبر نے تراویح تین رات پڑھیں، تئیس، پچیس اور ستائیس۔

2۔ یہ معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تراویح پڑھی ہیں وہ پہلی رات تہائی رات تک دوسری رات نصف رات تک اور تیسری رات، رات کے آخری حصہ تک یہ پیغمبر کا عمل مبارک ہے۔

اہل السنت بیس تراویح کیوں پڑھتے ہیں

تیسری بات کہ اللہ کے پیغمبر نے تراویح کتنی پڑھی ہے؟ ہم اہل السنت

والجماعت بیس تراویح پڑھتے ہیں کیونکہ یہی سنتِ پیغمبر ہے۔

یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما پیغمبر کے حقیقی چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں پیغمبر کے صحابی ہیں اور بہت بڑے عالم صحابی ہیں۔ ان کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہے ابن ابی شیبہ کون تھا {عوام، امام بخاری کا استاد} بابا تم اپنے دلائل بھی نہیں سن سکتے؟ میں کسی کو برا کہہ رہا ہوں؟ میں کسی کو غلط کہہ رہا ہوں؟ جو تراویح تم روزانہ پڑھتے ہو اس تراویح پر دلیل بیان کرنا بھی کوئی جرم ہے؟ تم تراویح کتنی پڑھتے ہو؟ بولیے! {عوام بیس} کبھی تم سے کوئی بازار میں پوچھ لے بیس کیوں پڑھتے ہو کیا جواب دوگے پتہ نہیں، پھر تم مار کھاؤ گے ناں، میں کہتا ہوں جب بیس پڑھتے ہو تو بیس کی دلیل بھی یاد کرو ناں۔

میں نے آپ سے گزارش کی ہے اپنے مسلک کو بیان کرو اپنے مسلک کے دلائل یاد کرو یہ ہمارے ذمہ ہے اپنے مسلک کے دلائل یاد کرو مخالف کو نہ چھیڑو، نہ لڑو نہ جھگڑو، نہ فرقہ واریت پھیلاؤ لیکن اپنے دلائل تو تمہیں یاد کرنے چاہئیں ناں؟ اب میں بات کہنے لگا تھا کہ یہ روایت ابن ابی شیبہ میں موجود ہے۔

عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیس رکعات تراویح

اس کتاب کا نام ہے مصنف ابن ابی شیبہ۔ ان کا نام تھا ابو بکر یہ حضرت امام بخاری کے استاد ہیں۔ شاگرد بڑا ہوتا ہے یا استاد بڑا ہوتا ہے؟ کون بڑا ہوتا ہے؟ {سامعین: استاد} استاد بڑا ہوتا ہے ناں تو میں بخاری کی نہیں بخاری کے استاد کی بات کرتا ہوں میں امام بخاری کی بات بھی کروں گا ان شاء اللہ لیکن استاد سے چلنا چاہیے پہلے استاد کی بات کرو پھر شاگرد کی، لوگ کہتے ہیں استادوں کو چھوڑو شاگرد کی بات کرو، ہم کہتے ہیں نہیں پہلا نمبر استاد کا ہے۔

دلیل نمبر ا

ابو بکر ابن ابی شیبہ یہ مصنف ابن ابی شیبہ میں فرماتے ہیں ابن عباس کی روایت موجود ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر

مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص286 طبع ملتان وفی نسخہ ج5ص225

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت تراویح بھی پڑھتے اور وتر بھی پڑھتے، بولیں کتنی پڑھتے؟{سامعین: بیس رکعات}

دلیل نمبر2

حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ پیغمبر کے صحابی ہیں کتاب کانام ہے تاریخ جرجان، کتاب کانام یاد رکھو تاریخ جرجان، یہ ایک جلد میں عربی زبان میں لکھی ہوئی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

خرج النبی صلی الله علیه وسلم ذات لیلة اللہ کے پیغمبر رات کو باہر تشریف لائے فصلی الناس وفی روایة فصلی بالناس عشرین رکعة واوتر بثلثة اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح بیس رکعات پڑھائی اور وتر تین رکعت پڑھائے

تاریخ جرجان ص142 طبع بیروت وفی نسخہ ص317

تراویح کتنی پڑھائی؟ {سامعین: بیس}اور وتر؟{سامعین: تین}پہلی روایت میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور معمولی درجہ کے نہیں بلند درجہ کے صحابی ہیں اور کتاب کانام ہے مصنف

ابن ابی شیبہ امام بخاری کے بھی استاد، دوسری حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث، تاریخ جرجان میں یہ حدیث موجود ہے۔ یہ تو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل کیا تھا اللہ کے نبی کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور تھا اللہ کے پیغمبر نے صرف تین رات تراویح پڑھائی ہیں پورا مہینہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھائی پورا مہینہ جماعت کا اہتمام نہیں فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی جماعت کا اہتمام نہیں فرمایا اس لیے عہد صدیقی میں کوئی روایت نہیں ملتی کہ صحابہ کتنی رکعت نماز پڑھاتے اور صحابہ کیسے پڑھتے؟ الگ الگ نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بیس رکعات تراویح

لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو روایت میں آتا ہے یہ روایت بخاری کی ہے باب فضل من قام رمضان امام بخاری نے تراویح کے عنوان کے تحت حدیث نقل کی ہے حضرت عبد الرحمن بن عبد القاری کہتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دیکھا فاذاالناس اوزاع متفرقون لوگ تراویح پڑھتے اور تراویح کیسے پڑھتے یصلی الرجل بصلوۃ ایک آدمی الگ تراویح پڑھتا ویصلی الرجل ویصلی الرھط بصلوتہ ایک آدمی الگ تراویح پڑھتا اور ایک جماعت الگ تراویح پڑھتی یصلی الرجل بنفسہ ایک آدمی اکیلا پڑھتا ویصلی الرھط بصلوتہ ایک آدمی الگ ہوتا لوگ اس کے پیچھے ہوتے الگ الگ نماز پڑھتے اور دو دو چار ٹولیوں کی صورت کی میں نماز پڑھتے تو صحابہ الگ الگ تراویح پڑھتے

جماعت کا اہتمام نہیں تھا۔

بخاری ج 1 ص269

عمر بن خطاب رضی اللہ نے فرمایا یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے واللہ انی لاری لوجمعت ہؤلاء علی قاری واحد لکان امثل اگر یہ لوگ الگ الگ تراویح نہ پڑھیں امام ایک ہو جائے اور سارے مل کر تراویح پڑھیں جماعت کے ساتھ پڑھیں مل کر پڑھیں تو کتنی زبردست تراویح ہو جائے۔ کتنا لطف آئے کہ لوگ الگ پڑھنے کی بجائے جماعت کے ساتھ پڑھیں تو مزا زیادہ آئے گا تراویح زیادہ مزے دار ہو گی۔

آپ نے سنا ہمارے رائے ونڈ کے بزرگ ایک جملہ کہتے ہیں کہ آدمی اکیلا عمل کرے وہ رائی کی طرح ہے جماعت کے ساتھ عمل کرے وہ پہاڑ کی طرح ہے۔ حضرت عمر بن خطاب نے پھر ان کو جمع کیا امام بخاری کہتے ہیں ثم عزم عمر عمر رضی اللہ عنہ نے پختہ ارادہ کیا فجمعھم اور لوگوں کو جمع کر دیا علی ابی ابن کعب ابی بن کعب صحابی رسول کو عمر بن خطاب نے امام بنایا باقی صحابہ کو پیچھے کھڑا کر دیا ایک امام باقی سارے مقتدی اب اکٹھے تراویح شروع ہوئی۔

یہ بخاری میں نہیں ہے کہ عمر نے تراویح کتنی پڑھائی امام بخاری نے یہ بات تو فرمادی کہ عمر بن خطاب نے ابی ابن کعب کے پیچھے صحابہ کو جمع کر دیا تروایح کتنی تھی یہ روایت ابوداؤد میں موجود ہے، یہ روایت سیر اعلام النبلاء میں موجود ہے۔

سیر اعلام النبلاء جلد 3 صفحہ 176

جامع المسانید و سنن ابن کثیر کے اندر موجود ہے حضرت حسن بصری بہت بڑے تابعی تھے حسن بصری کا نام کون نہیں جانتا رابعہ بصریہ اور حسن بصری کا نام دنیا

جانتی ہے، حسن بصری کہتے ہیں:

ان عمر ابن الخطاب رضی الله عنه جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی بهم عشرین رکعة ویوتر بثلاث

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی ابن کعب کے پیچھے جمع کر دیا ابی بن کعب تراویح بیس رکعات پڑھاتے تھے وتر تین پڑھاتے تراویح کتنی پڑھاتے؟ {سامعین: بیس} اور وتر کتنے پڑھاتے؟ {سامعین: تین} یہ عمر بن خطاب کا عمل تھا تراویح بیس رکعت شروع ہو گئی اور وتر تین رکعات شروع ہو گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بیس رکعات تراویح

اس کے بعد، اب آگے چلیے۔۔۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت السنن الکبری للبیہقی کے اندر موجود ہے حضرت ابو عبد الرحمان السلمی کہتے ہیں ان علیا جمع القراء فی رمضان حضرت علی رضی اللہ نے، جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا، تو قاریوں کو جمع کیا کن کو جمع کیا {سامعین: قاریوں کو} بات سمجھنا حضرت علی نے حکم کیا دیا فامر رجلا ان یصلی بالناس عشرین رکعة و کان علی لیوتر بهم حضرت علی نے امام کو حکم دیا کہ لوگوں کو تراویح بیس رکعت پڑھایا کرو۔ وہ امام تراویح پڑھاتا وتر علی المرتضی رضی اللہ عنہ خود پڑھاتے۔

سنن الکبری للبیہقی ج2 ص496

اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے:

1: علی المرتضی نے تراویح بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔

2: یہ بھی جائز ہے کہ تراویح الگ امام پڑھے وتر الگ امام پڑھائے دونوں باتیں ٹھیک ہیں یہ سنن الکبری للبیہقی کی حدیث موجود ہے۔

ایک اور روایت سنیے:

کتاب کا نام ہے مسند امام زید، نام یادرکھو کتاب کا نام مسند امام زید اور یہ کتاب ہے کس کی؟ آدمی کتنا بڑا ہے؟ اندازہ کرنا، حضرت علی رضی اللہ کے بیٹے کا نام ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ، حضرت حسین کے بیٹے کا نام ہے حضرت علی، حضرت علی کے بیٹے کا نام ہے حضرت زید، زید بن علی بن حسین بن علی کتنا بڑا آدمی ہے زید بن علی بن حسین بن علی، حضرت علی کا پڑپوتا حضرت حسین کا پوتا کتنا بڑا آدمی ہوگا!

امام بخاری تو بہت بعد کے آدمی ہیں، امام مسلم تو بہت دور کے آدمی ہیں، یہ حدیث جو میں عرض کرنے لگا ہوں اس کے سارے راوی اہل بیت کے ہیں۔ میں کہتا ہوں ہم نے روایت پڑھی صحابہ کا عمل بھی وہی، اہل بیت کا عمل بھی وہی، حضرت زید بن علی بن حسین بن علی کہتے ہیں حضرت علی کے بارے میں کہ انہ امر الذی یصلی بالناس فی رمضان جو امام رمضان المبارک کے مہینے میں لوگوں کو تراویح کی نماز پڑھاتا تھا حضرت علی نے حکم دیا ان یصلی بالناس عشرین رکعۃ لوگوں کو تراویح بیس رکعات پڑھایا کرو ویسلم فی کل رکعتین اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا کرو ویراوح ما بین کل اربع اور ہر چار رکعت کے بعد آرام کروایا کرو۔

مسند زید ص139 وفی نسخہ 158

ہم تراویح کتنی رکعت پڑھتے ہیں؟ {عوام، بیس رکعات} اور ہر دو رکعت کے بعد؟ {سامعین: سلام} اور ہر چار رکعت کے بعد آرام کرتے ہیں۔ یہ حکم کس نے دیا؟ علی المرتضی نے دیا ناں! لوگ کہتے ہیں، جی امام ابو حنیفہ نے دیا، میں نے کہا

امام ابو حنیفہ پر جھوٹ مت بولو یہ تراویح امام ابو حنیفہ کی نہیں ہے یہ اللہ کے پیغمبر کی ہے بیس تراویح عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہے یہ تراویح علی المرتضی کی ہے، لیکن امام ابو حنیفہ نے ہمیں بتائی ہے۔ امام صاحب کا قصور یہ نہیں ہے کہ تراویح دی ہے بلکہ اللہ کے نبی اور صحابہ کی نقل کر کے دی ہے۔

روایت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت شدہ امور

حضرت علی المرتضی نے کیا فرمایا؟

1: تراویح بیس رکعات پڑھاؤ۔

2: ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرو۔

3: ہر چار رکعت کے بعد آرام کرو۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی دانائی

علی المرتضی بڑے دانا آدمی تھے بڑے حکیم آدمی تھے، حضرت علی نے حکم کیوں دیا؟ اسی کتاب کے اندر موجود ہے میں ساتھیوں سے کہا کرتا ہوں آدمی رمضان المبارک کے مہینے میں پورا دن بھوکا رہتا ہے پورا دن پیاسا رہتا ہے جب شام آتی ہے ناں پھر افطاری کھاتا نہیں ہے افطاری پر گرتا ہے۔ دستر خوان پر پکوڑے بھی ہوں گے، دستر خوان پر سموسے بھی ہوں گے، دستر خوان پر جلیبیاں بھی ہوں گی، دستر خوان پر گنڈیریاں بھی ہوں گی، دستر خوان پر دودھ بھی ہو گا، دستر خوان پر شربت بھی ہو گا، بھائی اتنی چیزوں کا جوڑ ہے آپس میں؟ بس آتا گیا اور جمع ہوتا گیا، جمع ہوتا گیا یہ بھی سارے مال کھا رہا ہے، نتیجہ کیا نکلے گا؟ پورے دن کا بھوکا پورے دن کا پیاسا اور مختلف قسم کی چیزیں کھائیں تو پیٹ خراب ہو گا، اب پیٹ میں گڑبڑ تو ہو گی رات کو تراویح مشکل تو ہو گی ناں۔

علی المرتضی کتنے دانا تھے حضرت علی المرتضی نے فرمایا جب تراویح بیس رکعت پڑھاؤ تو جب دو رکعت پر سلام پھیرو ناں توہر چار رکعت کے بعد ترویحہ کرنا، ایسا کیوں فرمایافیرجع ذالحاجۃ ویتوضأ تاکہ ضرورت مند آدمی ہووہ جائے اپنی ضرورت کو پورا کرے اور وضو کرے اور اگلی چار رکعات میں آکر پھر شامل ہو جائے {سبحان اللہ} ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے اگر کسی آدمی کا پیٹ خراب ہو وہ بے چارہ وضو کرلے پھر جائے تولوگ کہتے ہیں تیرا پیٹ خراب سی توتراویح پڑھن ہی نہ آوندا{یعنی اگر تیرا پیٹ خراب تھا تو تو تراویح پڑھنے کے لیے ہی نہ آتا} اللہ کے بندو! اس آدمی کو توشاباش دو اس آدمی کو ملامت کیوں کرتے ہو ایک آدمی بیماری کے باوجود تراویح پڑھ رہا ہے اس کو شاباش دینی چاہیے اس کو ملامت نہیں کرنا چاہیے۔ تو علی المرتضی نے تراویح کتنی پڑھنے کا حکم دیا؟ {سامعین: بیس}

صحابہ کرام اور بیس رکعات

حضرت عمر وعلی رضی اللہ عنہما ان کے بعد صحابہ کی باری آئی یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ کے اندر موجود ہے ابن ابی شیبہ کون ہیں؟ {سامعین: امام بخاری کے استاد} ابن ابی شیبہ ان کانام ہے ابو بکر، ابو بکر ابن ابی شیبہ ان کی کتاب مصنف میں روایت موجود ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح اور بیس رکعات تراویح

حضرت عطاء بن ابی رباح، عطاء بن ابی رباح تابعی ہیں صحابہ کے شاگرد ہیں عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں:

ادرکت الناس میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا **وھم یصلون ثلث وعشرین رکعۃ والوتر** صحابہ 23 رکعت پڑھتے 20رکعات تراویح اور تین رکعت

وتر پڑھا کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ جلد2 صفحہ 285

حضرت ابراہیم نخعی اور بیس رکعات تراویح

ابراہیم النخعی رحمہ اللہ بہت بڑے تابعی ہیں ابراہیم نخعی نے نقل کیا کتاب کا نام ہے کتاب الآثار یہ حدیث کی کتاب ہے۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحابہ کے بارے میں، کہتے ہیں کان الناس یصلون خمس ترویحات ویوترون بثلاث کہ صحابہ پانچ ترویحے پڑھتے اور تین رکعت وتر پڑھتے۔

کتاب الآثار صفحہ 41 رقم الحدیث 2110

ترویحے کتنے پڑھتے؟ {سامعین: پانچ} ایک ترویحہ تو جانتے ہوناں، تراویح جمع ہے ترویحہ کی ترویحہ کہتے ہیں چار رکعات کے بعد آرام کرنا، چار کے بعد آرام کرو ایک ترویحہ، آٹھ کے بعد آرام کرو دو ترویحے، بارہ کے بعد آرام کرو تین ترویحے، سولہ کے بعد آرام کرو چار ترویحے، بیس کے بعد آرام کرو تو؟ {سامعین: پانچ ترویحے} پانچ بنے ناں! تو صحابہ پانچ ترویحے پڑھتے، اب دیکھو اللہ کے پیغمبر کی سنت بھی بیس، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بھی بیس، حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی بھی بیس، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی بھی بیس۔

علامہ ابن تیمیہ اور بیس رکعات تراویح

اب ایک اور فتوی سنو! یہ ہمارا فتوی نہیں ہے حنفی عالم کا نہیں ہے امام ابن تیمیہ مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ میں نقل کرتے ہیں، کہتے ہیں :

انہ قد ثبت ان ابی بن کعب کان یصلی فی قیام رمضان عشرین رکعۃ ویوتر بثلاث

کہتے ہیں حضرت ابی بن کعب نے تراویح بیس رکعت پڑھائی وتر تین رکعت پڑھائے ورأی کثیر من العلماء ان ذلك سنة علماء کہتے ہیں کہ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر یہ سنت ہیں، یہ سنت کیوں ہیں کہتے ہیں صحابہ کرام موجود تھے اور ایک صحابی نے بھی حضرت اُبی کا انکار نہیں کیا۔ حضرت ابی بن کعب تراویح پڑھاتے رہے سارے صحابہ پڑھتے رہے معلوم ہوتا ہے اگر سنت نہ ہوتی تو کوئی صحابی انکار ضرور کرتا صحابہ ہماری طرح کمزور ایمان والے نہیں تھے صحابہ ایمان والے تھے اور مضبوط ایمان والے تھے کوئی آدمی سنت کے خلاف عمل کرتا صحابہ ضرور اس کو روکتے صحابہ نے نہیں روکا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے صحابہ کا دعا مانگنا

میں ایک اور بات کہتا ہوں شیخ احمد رومی نے کتاب لکھی ہے، مجالس الابرار، اس کے اندر نقل کیا ہے۔ کہتے ہیں ابی ابن کعب تراویح بیس رکعت پڑھتے عمر بن خطاب نے حکم دیا والصحابة متواخرون حینئذ بہت بڑی تعداد میں صحابہ موجود تھے، حضرت عثمان موجود تھے، علی موجود تھے، عباس موجود تھے، ابن عباس موجود تھے، حضرت معاذ، حضرت زبیر، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ کہتے ہیں سارے صحابہ موجود تھے ولا رد علیه احد اور ان میں سے کسی ایک صحابی نے بھی تردید نہیں کی سارے صحابہ ان کے ساتھ اتفاق کرتے رہے شیخ احمد رومی نے بڑی عجیب بات کی ہے کہتے ہیں ایک ہوتا ہے انکار کرنا انکار نہیں کیا بل سعدوہ ووافقوہ وواظبوہ علیھا بیس رکعت تراویح پر عمر بن خطاب کا ساتھ بھی دیا عمر بن خطاب کے ساتھ تعاون بھی کیا بلکہ سارے صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے رہے۔

حضرت علی المرتضی تو عمر بن خطاب کی اتنی تعریف کرتے حتی ان علی

اصنع علیھم تعریف کرتے اور عمر بن خطاب کے لیے دعائیں مانگتے حضرت نے دعا کیا مانگی؟ کہا نور اللہ قبر عمر کما نور مساجدنا اے اللہ عمر کی قبر کو روشن کر دے اس نے ہماری مساجد کو روشن کیا علی دعائیں مانگتے ان کے لیے اب دیکھو میں بات سمیٹ کر کہتا ہوں میں نے اللہ کے نبی کا عمل نقل کیا، عمر بن خطاب کا نقل کیا، صحابہ کرام کا نقل کیا۔

اہل مکہ اور بیس رکعات تراویح

یہ روایت جامع ترمذی کی ہے جامع ترمذی صحاح ستہ کی کتاب ہے میں نے ادھر ادھر کی کتاب پیش نہیں کی حضرت امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جو تراویح ہم پڑھتے ہیں کہتے ہیں:

اکثر اھل العلم علی ماروی عن علی وعمر واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعة۔

کہتے ہیں اہل علم کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس پڑھی حضرت علی نے بیس پڑھی صحابہ بیس پڑھتے۔

ترمذی جلد اول صفحہ 166

اہل علم بھی بیس پڑھتے اہل علم کتنی پڑھتے؟ {سامعین: بیس} آگے سنیئے۔۔۔ امام شافعی نے کہا ھکذا ادرکت ببلدنا مکة کانوا یصلون عشرین رکعة امام شافعی کہتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ کو پایا کہ مکہ والے بیس رکعت پڑھتے۔

اہل مدینہ اور بیس رکعات تراویح

مدینہ والوں کی باری آئی عبد العزیز بن رفیع فرماتے ہیں:

کان ابی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة

ویوتر بثلاثة

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں بیس رکعت تراویح پڑھتے اور وتر تین رکعت پڑھتے۔

مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص285

- مکہ والے کتنی رکعت تراویح پڑھتے؟ {سامعین: بیس}
- مدینہ والے؟ {سامعین: بیس}
- ہمیں کتنی پڑھنی چاہئیں {سامعین: بیس}

آج بھی مکہ والے بیس پڑھتے ہیں آج بھی مدینہ والے بیس پڑھتے ہیں اور آج میں فاروق آباد میں بڑی ذمہ داری سے بات کہتا ہوں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور سے لے کر صحابہ کے دور سے لے کر آج تک ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ مکہ اور مدینہ کی مسجد میں، بیت اللہ میں، یا مدینہ میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ کسی ایک شخص نے بھی تراویح بیس رکعت سے کم پڑھی ہو تو تراویح کتنی پڑھیں گے؟ {سامعین: بیس}

اب بات سنو میں بات سمیٹ کر کہتا ہوں اللہ کے پیغمبر نے کتنی پڑھی؟ عمر بن خطاب نے کتنی پڑھی؟ علی المرتضی نے کتنی پڑھی؟ صحابہ نے کتنی پڑھی؟ اہل علم کتنی پڑھتے ہیں؟ مکہ والے کتنی پڑھتے ہیں؟ مدینہ والے کتنی پڑھتے ہیں؟ {سامعین: بیس}۔ ہمارے لوگ کہتے ہیں جی وی تراویح دی گل نہ کرنا تراویح دی گل نہ دسنڑا، بابا تراویح کی بات کیوں نہ بتائیں؟ کوئی وجہ تو سمجھاؤ میں کسی کو برا کہتا ہوں؟ میں نے کسی کو غلط بات کی ہے؟ بھائی دیکھو! میں آپ سے پوچھتا ہوں ہم غلط بات تو نہیں کہتے ہم نمازیں کتنی پڑھتے ہیں؟ {سامعین: پانچ} تو نہیں بتانا چاہیے کہ بیت اللہ کا حج فرض ہے

یا نہیں؟ اس پر دلائل نہیں دینے چاہیے؟ {سامعین: چاہییں}

میرے دوستو جو ہمارا عمل ہے اس عمل پر دلیل یاد نہیں کرو گے نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایک ادھر سے آئے گا اور دوسرا ادھر سے آئے گا، تیسرا ادھر سے آئے گا، لوگ آپ کے نوجوانوں کو گمراہ کریں گے، آپ کے نوجوانوں کو خراب کریں گے پھر آپ پریشان ہوں گے۔ ہمارا بیٹا تھا دور نکل گیا، ہمارا بھائی تھا خراب ہو گیا۔ میں کہتا ہوں یہ جو بیس رکعت تراویح ہم پڑھتے ہیں ایسے نہیں پڑھتے بحمد اللہ ہمارے پاس دلائل موجود ہیں۔

بیس رکعات تراویح اللہ کے پیغمبر کی سنت ہے

بیس رکعت تراویح اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے پھر لوگ یہ جملہ کیوں کہتے ہیں کہ جی تراویح عمر بن خطاب کی سنت ہے، فوراً جواب آتا ہے ہم نے کلمہ نبی کا پڑھا ہے عمر بن خطاب کا نہیں پڑھا ہم عمر بن خطاب کی سنت پر عمل کیوں کریں؟ نہیں، میرے دوستو یہ بات ذہن نشین فرمالو۔۔۔

- ❖ ہم تراویح بیس رکعات پڑھتے ہیں۔
- ❖ پورا مہینہ پڑھتے ہیں۔
- ❖ جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔
- ❖ پورا قرآن ختم کرتے ہیں۔
- ❖ ہر مسجد میں پڑھتے ہیں۔

پانچ باتیں یاد رکھ لو، کتنی پڑھتے ہو؟ {سامعین: بیس}، نمبر دو باجماعت، نمبر تین پورا قرآن ختم کرتے ہیں، نمبر چار پورا مہینہ پڑھتے ہیں اور نمبر پانچ ہر مسجد میں پڑھتے ہیں۔

غیر مقلدین سے سوال

اب میں پوچھتا ہوں یہ تراویح تو ہمارا عمل تھا اور جو لوگ بیس نہیں پڑھتے آٹھ پڑھتے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں، وہ بھی آٹھ رکعت پڑھتے ہیں، باجماعت پڑھتے ہیں، پورا مہینہ پڑھتے ہیں، پورا قرآن پڑھتے ہیں اور ہر مسجد میں پڑھتے ہیں۔ آپ ان سے پوچھ لیں کہ پورا مہینہ کیوں پڑھتے ہو؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پورا مہینہ نہیں پڑھی، اگر نبی کی بات کرتے ہو تو نبی نے تو تین رات پڑھی ہیں، پھر پورا مہینہ تم کیوں پڑھتے ہو؟ اللہ کے نبی نے پوری تراویح میں قرآن ختم نہیں کیا یہ میرا دعوی اور چیلنج ہے کوئی اس چیلنج کو توڑے، اللہ کے نبی نے تین رات پڑھا ہے پورا مہینہ نہیں پڑھا ہے نبی پاک نے پورا قرآن بھی نہیں پڑھا ہے اللہ کے نبی نے مسجد نبوی کے علاوہ باقی مسجدوں میں جماعت بھی نہیں کروائی تو پھر تم کس اصول کے تحت پڑھاتے ہو؟

تو پھر فوراً جواب آئے گا اللہ کے پیغمبر نے فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین کہ میری سنت پر عمل کرو اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرو۔

ابن ماجہ صفحہ 5

اللہ کے پیغمبر نے اعلان کیا اصحابی کالنجوم میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس ایک صحابی کی پیروی کروگے راہ پا جاؤگے۔

مشکوۃ ج2ص562

میں کہتا ہوں اگر پیغمبر نے خلیفہ راشد کی سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا تو پورے مہینہ پڑھنا خلیفہ راشد کی سنت ہے، قرآن ختم کرنا خلیفہ راشد کی سنت ہے، ہر

مسجد میں تراویح پڑھنا خلیفہ راشد کی سنت ہے ،جماعت کا اہتمام کرنا خلیفہ راشد کی سنت ہے تو بیس رکعات تراویح کا اہتمام کرنا بھی خلیفہ راشد کی سنت ہے۔ تو پھر مان لو خلیفہ راشد کی باتیں۔

میرے دوستو ! فاروق آباد کے مسلمانو! میں ایک بات کہتا ہوں اللہ کے پیغمبر نے کیا فرمایا اصحابی کالنجوم میرے سارے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ایک صحابی کے پیچھے بھی چلوگے تو کہاں جاؤگے؟ {سامعین: جنت میں}

صحابی قائد کی حیثیت سے

میں ایک اور حدیث پڑھتا ہوں، یہ تو آپ نے سنی ہے، ایک اور پڑھتا ہوں:

اللہ کے پیغمبر نے فرمایا:

مامن احد من اصحابی یموت بالارض الا بعث قاعدا ونورلهم یوم القیامة

مشکوۃ ج2 ص562

جس خطہ پر، جس سرزمین پر میرا صحابی فوت ہوتا ہے جب قیامت کو اٹھے گا میرا صحابی اس علاقہ کے لیے نور بھی ہوگا اور ان کا قاعد بھی ہوگا۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں مجھے بتاؤ اگر ایک صحابی کے پیچھے چلنے سے جنت ملتی ہے تو جو کام سارے صحابہ کریں ان کے پیچھے چلنے سے جنت نہیں ملے گی؟ نہیں سمجھے؟ ایک صحابی عمل کرے اور اس پر چلنے والا نجات پاجائے جو کام سارے صحابہ کریں کیا وہ جنت والا عمل نہیں ہوگا کیا صحابہ نے نبی کے دین کو چھوڑ دیا تھا العیاذ باللہ؟

اللہ مجھے اور آپ کو محفوظ فرمائے میں اس لیے کہتا ہوں یہ صحابی کا عمل ہے اور صحابی پیغمبر کے خلاف عمل نہیں کرتا خلیفہ راشد کا عمل پیغمبر کے خلاف نہیں ہم

اس لیے کہتے ہیں اللہ کے پیغمبر نے تراویح تین رات پڑھی، میں مسئلہ سمجھانے لگا ہوں اللہ کے نبی نے تراویح بیس رکعات؟ {سامعین: پڑھی ہے}

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مہینہ تراویح کیوں نہ پڑھی؟

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پورا مہینہ تراویح پڑھی، لوگ کہتے ہیں عمر بن خطاب نے دین بدل دیا تھا العیاذ باللہ، عمر بن خطاب نے سنت کو بدل دیا تھا العیاذ باللہ، ارے کم عقل اور کم علم! بات یہ نہیں تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ نبی نے تین رات پڑھی نبی نے پورا مہینہ کیوں نہ پڑھی نبی نے خود بتادیا ناں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف تین رات تراویح پڑھی اور نبی نے پورا مہینہ کیوں نہیں پڑھی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فانی خشیت ان یفترض علیکم کہ اگر میں پورا مہینہ اہتمام کے ساتھ پڑھتا تو تم پر تراویح فرض ہو جاتی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مہینہ نہ پڑھی امت پر فرض نہ ہو جائے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پورا مہینہ پڑھی تاکہ پیغمبر کی سنت ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جائے۔ {سامعین: سبحان اللہ}

تو دونوں نے کام ٹھیک کیا ناں! اللہ کے پیغمبر نے پورا مہینہ کیوں نہ پڑھیں تاکہ امت پر؟، بولیں! {سامعین: فرض نہ ہو جائے} عمر بن خطاب نے پورا مہینہ کیوں پڑھی تاکہ پیغمبر کی سنت پورا مہینہ زندہ ہو جائے۔ تو اللہ کے پیغمبر کا عمل بھی ٹھیک ہے عمر بن خطاب کا عمل بھی ٹھیک ہے اس لیے میں کہتا ہوں اللہ رب العزت آپ کو بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس امت کے تہتر فرقے

میں آخری حدیث عرض کرنے لگا ہوں اللہ کے پیغمبر نے ایک بڑی عجیب

بات ارشاد فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ سنو!

لیأتین علی امتی ما اتی بنی اسرائیل حذوالنعل بالنعل میری امت پر وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے میری امت بنی اسرائیل کے نقش قدم پر چلے گی حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لیاتین من امتی من یصنع ذلك اگر بنی اسرائیل میں کسی بدبخت نے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کیا تو میری امت میں ایسا بدکردار ہو گا جو یہ گھناؤنا جرم کرے گا۔

اللہ کے پیغمبر نے فرمایا فان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتۃ وسبعین ملۃ بنی اسرائیل میں بہتر فرقے بنے تھے و تفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ میری امت میں تہتر فرقے بنیں گے کلھم فی النار یہ سارے جہنم میں جائیں گے الا ملۃ واحدہ ان میں جنت میں جانے والا ایک ہو گا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ من ھی وہ جنت میں جانے والا کون ہو گا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ما انا علیہ واصحابی اس کا ترجمہ یاد کرلو، جو سنت میری پر عمل کرلے اور پوچھے میرے صحابہ سے۔

ترمذی ج2 ص93

سنت نبی کی پوچھے صدیق سے، سنت نبی کی پوچھے عمر سے، سنت نبی کی پوچھے عثمان سے، سنت نبی کی پوچھے علی سے، سنت پیغمبر کی پوچھے صحابہ سے، ہم نبی کی سنت پر عمل کرتے ہیں مگر پھر پوچھتے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے ہیں۔ پوچھتے کس سے ہیں؟

{سامعین: صحابہ سے} کیونکہ نماز پڑھتے نبی کو صحابہ نے دیکھا ناں تراویح پڑھتے نبی کو کس نے دیکھا {سامعین: صحابہ نے} توجو صحابی پڑھے گا وہی برحق ہو گا جو خلفاء راشدین پڑھیں گے وہی تراویح برحق ہو گی۔

بیس رکعات تراویح کس کا مسلک ہے؟

میں اس لیے کہتا ہوں بیس رکعات تراویح پڑھنا ابو حنیفہ کا مسئلہ نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ ہے، بیس رکعات تراویح پڑھنا فقہ حنفی کا مسئلہ نہیں ہے یہ خلیفہ راشد کا مسئلہ ہے، بیس رکعات تراویح کا مسئلہ امام ابو حنیفہ کا نہیں ہے یہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مسئلہ ہے، بیس رکعات تراویح پڑھنا ابو حنیفہ کا مسئلہ نہیں ہے پوری امت کے علماء کا مسئلہ ہے۔

دعا کرو اللہ ہمیں نبی کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ ہمیں خلیفہ راشد کے طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ ہمیں صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس لیے میری آپ سے گزارش ہے کہ تراویح کتنی پڑھو گے؟{سامعین: بیس} بیس سے پہلے دوڑنا نہیں ہے یہ ہمارے ہاں مرض چلا ہے وباء چلی ہے، کوئی آٹھ پڑھ کر دوڑ جاتا ہے، کوئی بارہ کے بعد دوڑ جاتا ہے۔

بیس رکعات تراویح پر دلائل دینے کی وجہ

میں ابھی پچھلے دنوں پشاور گیا وہاں عشاء کے بعد بیان تھا تو میں نے وہاں تراویح پر بیان کیا۔ ایک آدمی نے مجھ سے سوال کیا سوال بڑا اچھا تھا سوال بڑا معقول تھا اس نے طنز سے سوال نہیں کیا بڑی محبت سے سوال کیا۔

کہتا ہے مولوی صاحب ہماری مسجد میں سارے لوگ بیس رکعات تراویح ادا کرتے ہیں کوئی بھی آٹھ والا نہیں تو آپ بیس رکعات پر دلائل کیوں دیتے ہیں اس کی کیا ضرورت تھی؟ میں نے کہا یار آپ تو پڑھے لکھے آدمی ہیں، وہ دنیا دار آدمی تھا کلین شیو تھا دنیا کی تعلیم رکھتا تھا، میں نے کہا آپ تو پڑھے لکھے آدمی ہیں جس علاقہ میں

پولیو نہ پھیلے اس علاقہ میں ڈاکٹر پولیو کے قطرے پلاتے ہیں یا نہیں؟ کہتا ہے پلاتے ہیں میں نے کہا جب حکومت پولیو کا اعلان کرے ناں آپ کہنا ابھی ہمارے محلہ میں نہ لگاؤ ابھی ہمارے بچوں کو پولیو نہیں ہوا، یہی کہتے ہو؟ اگر ماں کہہ بھی دے کہ نہیں پلانا جبراً پلاتے ہو، کہ نہیں بھائی نہیں ڈاکٹروں نے کہہ دیا۔ کہنے لگا پولیو کے قطرے احتیاطاً پلائے جاتے ہیں کہ کہیں پولیو کا مرض آنہ جائے۔

میں نے کہا میں نے آپ کی مسجد میں بیس رکعات تراویح پر دلائل اس لیے دیے ہیں کہ اب تو پڑھتے ہیں کہیں ایسا نہ کہ کل کو لوگ چھوڑ نہ دیں یہ بات بتانی چاہیے ناں بھائی، تو آپ کتنی پڑھو گے؟ {سامعین: بیس} بیس سے پہلے دوڑنا نہیں۔

رمضان اور صبر

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بتایا کہ فضائل اعمال میں شیخ زکریا رحمہ اللہ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے حضرت نے پہلی حدیث نقل کی ہے حضور فرماتے ہیں رمضان کے بارے میں فرماتے ہیں رمضان کا مہینہ آیا شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة بات سمجھنا اللہ کے پیغمبر فرماتے ہیں رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر پر اللہ کیا دیتے ہیں؟ {سامعین: جنت}

فضائل اعمال ص636 ابن خزیمہ ج3ص 191

بولیں ناں بھائی تمہیں روزہ لگا ہے تو مجھے نہیں لگا؟ میرا تو فجر کے بعد تیسرا بیان ہے۔ میں روزہ رکھ کے بیان کرتا ہوں تراویح بھی پڑھتا ہوں اپنا پورا پارہ سناتا ہوں۔

صبر والا کون؟

جو بات میں کہنے لگا ہوں اللہ کے پیغمبر نے فرمایا یہ رمضان کا مہینہ صبر کا

مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ؟ {سامعین: جنت }تو دن کو صبر کرتے ہو کہ نہیں؟ {سامعین: کرتے ہیں }اگر کوئی آدمی روزہ رکھے اور ایک گھنٹہ باقی ہو تو کھول لے یہ صبر والا یا بے صبرا{سامعین: بے صبر }ابھی پانچ منٹ باقی تھے ،روزہ کھول لیا صبر والا یا بے صبر ا؟اگر آدمی ایک گھنٹہ پہلے روزہ کھول دے وہ بے صبرا اور جو مولوی صاحب کی بیس رکعات تراویح سے پہلے دوڑ جائے وہ؟ {سامعین: بے صبرا} صبر والا وہ جو روزہ پورا رکھے اور صبر والا وہ جو تراویح پوری پڑھے۔جو روزہ پورا نہیں رکھتا وہ بھی بے صبرا اور جو تراویح پوری نہیں پڑھتا وہ بھی بے صبرا۔اللہ ہمیں صبر والا بنائے اللہ ہمیں بے صبرا نہ بنائے۔

تراویح آٹھ سنت ہیں یا بیس؟

اس لیے یہ جرم نہ کیا کرو، کہتے ہیں جی میں تھکا ہویا آں، اٹھ وی سنت اے تے ایہہ وی سنت اے ، چلو کی فرق پیندا اے؟ بابا اگر تو تھکا ہوا ہے تو یہ جملہ نہ کہہ کہ آٹھ بھی سنت ہے بیس بھی سنت ہے۔تراویح تو بیس ہی سنت ہے ہاں اگر تو تھکا ہوا تھا فرض تو مولوی صاحب کے ساتھ پڑھتا اور تراویح گھر جا کر اکیلا پڑھ لیتا۔تو مجبور ہے، تیرا عذر ہے، تو تھکا ہوا ہے تو ضرورت کی وجہ سے جماعت چھوڑی جاسکتی ہے ناں۔ تراویح اگر عذر پیش آجائے پڑھنی بیس ہی ہیں اکیلے پڑھ لو۔

مثال

دیکھیں آپ میں سے کوئی آدمی سفر پر گیا واپس آیا ظہر کی نماز کا وقت ہوا اب ایک بج گیا اور ڈیڑھ بجے نماز ہوتی ہے۔آپ کہتے ہیں چلو میں مولوی صاحب کے پیچھے جاتا ہوں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتا ہوں چلو آج دو رکعت ہی پڑھ لیتے ہیں یہ اس لیے کہ میں تھکا ہوا ہوں چلو کچھ تو پڑھی ہے ناں کچھ نہ پڑھنے سے کچھ پڑھنا بہتر

ہے۔ ہم اسے کہیں گے نہیں بھائی نہیں ، تو نے چار پڑھنی ہیں ، تو نے دو پڑھ کے غلط کیا تجھے چار پڑھنی چاہیے تھیں۔ اگر تو تھکا ہوا تھا تو جماعت کے ساتھ نہ پڑھتا اکیلا پڑھ لیتا عذر کی وجہ سے آدمی جماعت چھوڑ تو سکتا ہے عذر کی وجہ سے آدمی رکعتیں کم نہیں کر سکتا بات سمجھے ہو؟ تو روزہ پورا رکھو گے یا آدھا بولیں؟ {سامعین: پورا}

اور تراویح؟ {سامعین پوری} اس لیے آٹھ پڑھ کے نہ دوڑا کریں دس پڑھ کے نہ دوڑا کریں بارہ اور سولہ پڑھ کے نہ دوڑا کریں تراویح پوری بیس رکعات پڑھو۔ اللہ مجھے اور آپ کو روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تراویح بھی پوری پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا:

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اے اللہ ہمارے روزوں کو قبول فرما۔

اے اللہ ہماری تراویح کو قبول فرما۔

اے اللہ ہمارے صدقات کو قبول فرما۔

اے اللہ ہمارے اتحاد کو قبول فرما۔

اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔

اے اللہ خطاؤں کو معاف فرما۔

اے اللہ بیماروں کو شفاء عطا فرما۔

اے اللہ جائز حاجات کو پورا فرما

اے اللہ مشکلات کو دور فرما۔

اے اللہ ہمیں اپنے اکابر پر اعتماد کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی توفیق دے۔

ہمیں صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ ہمیں دین سے محروم نہ فرما۔

اہل حق کے ساتھ زندہ رکھ، اہل حق کے ساتھ موت دے، اہل حق کے ساتھ قیامت کو حشر فرما۔

آمین یارب العلمین

و صلی اللہ تعالی علی رسولہ خیر خلقہ محمد والہ واصحبہ اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین

امام کے پیچھے قراءۃ نہ کرنا

بمقام: دارالعلوم شاہدرہ، لاہور

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم واذا قرء القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید۔

تمہید:

ہمارے آج کے مسئلے کا عنوان ہے ترك قراءۃ خلف الامام۔ امام کے پیچھے مقتدی قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے۔ عموما بعض حضرات اس مسئلہ کو خلط ملط کرنے اور عوام کی نگاہ سے اصل مسئلہ او جھل کرنے کے لیے عنوان قائم یہ کرتے ہیں، فاتحہ خلف الامام کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی چاہیے جبکہ عنوان فاتحہ خلف الامام یا ترك الفاتحہ خلف الامام نہیں ہے اصل عنوان ترك القراءۃ خلف الامام یا القراءۃ خلف الامام ہے۔ اصل عنوان یہ ہے کہ امام کے پیچھے قرآن کریم پڑھنا چاہیے یا امام کے پیچھے قرآن کریم نہیں پڑھنا چاہیے۔

عجیب بات یہ ہے آپ حضرات گھر جب تشریف لے جائیں کسی عالم سے رابطہ کرنے کے بعد کتب احادیث منگوائیں اور ان کا مطالعہ فرمائیں۔ کسی محدث نے

کتب حدیث میں یہ عنوان قائم ہی نہیں کیا کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھیں یا فاتحہ نہ پڑھیں، عنوان یہی چلتا ہے ترك القراءة خلف الامام یا القراءة خلف الامام تو جو عنوان محدثین نے دیا ہے اور جو عنوان محدثین نے قائم کیا ہے اس کی ترتیب کے مطابق ہی گفتگو کرنی چاہیے۔ اس لیے ہم نے عنوان یہ نہیں رکھا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف کا مؤقف یہ ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے اور 114 سورتوں میں سے سورۃ فاتحہ بھی اسی طرح قرآن کریم کا حصہ ہے جس طرح الم سے لے کر والناس تک باقی 113 قرآن کا حصہ ہیں تو امام کے پیچھے قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔

ترک قراءۃ خلف الامام اور قرآن

اس کے لیے میں نے سب سے پہلے قرآن کریم پارہ نمبر 9 سورۃ الاعراف آیۃ نمبر 204 تلاوت کی ہے جس میں اللہ رب العزت ارشاد فرما رہے ہیں:

ترجمہ: اور جب قرآن کریم کو پڑھا جائے اس کو سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ {تمہارے اوپر رحم کیا جائے}

اس آیۃ کریمہ کی تفسیر بیان کرنے کے لیے حسب وعدہ میں صحابہ کرام کا تذکرہ کروں گا میں نے اس عنوان پر گفتگو شروع کرنے سے قبل آپ حضرات سے وعدہ کیا تھا کہ قرآن کریم کی آیت اپنے مسئلہ پر میں پیش کروں گا اس کی تفسیر اپنی طرف سے نہیں کروں گا بلکہ اس کی تفسیر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ قرآن کریم کی یہ جو آیت ہے **واذا قرء القرآن** بظاہر اس آیت کو پڑھنے سے یہ محسوس ہوتا ہے ہر حال میں قرآن کریم کو جب بھی پڑھا جائے باقی لوگ سنیں، خواہ قرآن کریم نماز کے اندر پڑھا جائے یا نماز کے باہر پڑھا جائے

جب کہ یہ حقیقت کی بات نہیں ہے اور جو بات میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی ہے۔ بالکل یہی بات مشہور مفسر قرآن عبد اللہ بن احمد النسفی نے ذکر کی ہے جو بات میں نے آپکی خدمت میں نقل کی ہے۔ کہتے ہیں:

معنی ظاهره وجوب الاستماع والانصات وقت قراءة القرآن فی الصلوة وغیرها قرآن کریم کے ظاہر سے محسوس ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت نماز میں ہو یا نماز سے باہر کی جائے تو تلاوت سننے والے پر خاموش رہنا واجب ہے ۔جب کہ یہ معنی قرآن کریم کی آیت کا نہیں ہے اس آیت کا حکم کب ہے اور کس وقت کے لیے ہے اس کی تفسیر صحابہ کرام سے سماعت فرمائیں۔ امام عبد اللہ بن احمد النسفی جن کی وفات 710ھ میں ہے اپنی معروف کتاب "مدارک التنزیل و حقائق التاویل" میں تحریر فرماتے ہیں:

وجمهور الصحابة رضی الله عنهم علی انه فی استماع المؤتم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک دو نہیں اکثر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے یہ تھی کہ یہ آیت مقتدی کے سننے کے بارے میں ہے کہ جب نماز کے اندر امام قرآن کی تلاوت کر رہا ہو تو مقتدی امام کا قرآن سنے اور امام کے پیچھے قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے۔

مدارک التنزیل و حقائق التاویل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 458

علامہ ابن تیمیہ اور ترک قراءۃ خلف الامام

امام احمد ابن تیمیہ جن کی وفات 728ھ میں ہے مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ **قال احمد اجمع الناس علی انها نزلت فی الصلوة** اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ یہ آیت کریمہ نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ نماز کے

بارے کا مطلب کیا ہے ایک امام نماز پڑھ رہا ہے مقتدی اسی نماز کے اندر شامل ہے حکم یہ ہے امام قرآن پڑھے اور مقتدی اس کی سماعت کرے۔

مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ جلد نمبر22 صفحہ نمبر295

میں نے اسی نماز کی بات کیوں کی ہے؟ عموماً غیر مقلدین یہ اعتراض کر گزرتے ہیں کہ جب امام قرآن پڑھ رہا ہو اس کی تلاوت کو سننا واجب ہے تو احناف کے ہاں مسئلہ یہ ہے فجر کی نماز میں امام نماز پڑھا رہا ہو بعد میں اگر کوئی شخص آئے گا تو اگر اتنی گنجائش موجود ہو کہ کوئی شخص سنتیں پڑھ کر جماعت کے ساتھ شریک ہو سکتا ہو تو سنتیں پڑھے اور جماعت کے ساتھ شریک ہو۔

کہتا ہے کہ جب سنتیں پڑھے گا تو امام قرآن کریم پڑھ رہا ہے تو یہ تو قرآن نہیں سنے گا پھر نہ سننے کی وجہ سے گناہ گار ہو گا ہم نے کہا اس آیت کا معنی یہ ہے امام نماز پڑھا رہا ہو اسی نماز میں مقتدی امام کے پیچھے موجود ہو اس وقت حکم یہ ہے کہ امام کی قراءۃ کو سننا واجب ہے۔ اگر امام نماز پڑھا رہا ہو کوئی آدمی الگ سنتیں پڑھ رہا ہو تو اس حکم کے اندر داخل نہیں۔ نماز کے بعد حفظ کی درس گاہ ہے دس طالب علم اکٹھے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں ان کے لیے حکم نہیں ہے کہ ایک پڑھے اور باقی خاموشی سے سنیں بلکہ حکم اس صورت میں ہے جماعت کی نماز ہو امام قرآن پڑھ رہا ہو مقتدی امام کے پیچھے ہو اس مقتدی کے لیے امام کے پیچھے خاموش رہنا واجب ہے۔

اس آیت کریمہ کے بعد دوسری بات یہ سمجھیں کہ سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا بالکل اسی طرح قرآن کریم کا پڑھنا ہے جس طرح الحمد سے لے کر والناس تک قرآن کریم کا پڑھنا ہے۔ میں آسان لفظوں میں یوں کہتا ہوں کہ قراءۃ فاتحہ بھی قراءۃ قرآن ہے اور اس پر میں دلائل احادیث مبارکہ سے آپ کی خدمت میں عرض

کرتا ہوں۔

رسول اللہ کا سورۃ فاتحہ کو قراءۃ شمار کرنا

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ جن کی وفات 256ھ میں ہے صحیح بخاری میں یہ روایت نقل کرتے ہیں:

وبه قال حدثنا ابو هريره رضی الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسكت بين التكبير وبين القراءةاسكاتة فقلت بابی انت وامی يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اسكاتك بين التكبير وبين القراءة ما تقول

صحیح بخاری باب مایقرء بعد التکبیر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 103

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے اور اس کے بعد کچھ دیر خاموش رہتے پھر قراءۃ شروع کرتے تو میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ درمیان میں جو آپ خاموشی اختیار کرتے ہیں یعنی تکبیر اور قراءۃ کے درمیان تو اس وقت آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت میں دعا پڑھتا ہوں:

اللهم باعد بينی وبين خطايای كما باعدت بين المشرق والمغرب

ہم کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے والا اس مقام پر سبحانك اللهم وبحمدك پڑھ لے یا اور ادعیہ ماثورہ جو اس مقام پر منقول ہیں وہ پڑھ لے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ الفاتحہ کو قراءۃ سے تعبیر کیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ابوہریرہ سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا قراءۃ نہیں ہے۔

خلفاء راشدین اور قراءۃ سورۃ فاتحہ

امام محمد بن عیسی ترمذی جن کی وفات 279ھ میں ہے جامع ترمذی میں نقل کرتے ہیں:

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان یفتتحون القراءۃ بالحمدللہ رب العالمین

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم قراءۃ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے تھے۔

جامع ترمذی، باب فی افتتاح القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین جلد 1 صفحہ 68

توبخاری اور ترمذی کی روایت کے مطابق سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا قراءۃ ہے۔

کیاامام کی قراءۃ مقتدی کوکافی ہے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب فاتحہ کا پڑھنا قراءۃ ہے امام بھی قراءۃ کرے مقتدی بھی قراءۃ کرے کیا امام کی قراءۃ کرتے ہوئے مقتدی کے لیے الگ قراءۃ کرنا ضروری ہے یا امام کی قراءۃ مقتدی کے لیے کافی ہے اور مقتدی کو قراءۃ کرنے کی ضرورت نہیں؟

دلیل اول

اس کے لیے احادیث میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

حضرت ابوبکر عبداللہ بن محمد ابن ابی شیبہ جن کی وفات 235ھ میں ہے اپنی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں تحریر فرماتے ہیں:

عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل من

کان لہ امام فقراءتہ لہ قراءۃ۔

مصنف ابن ابی شیبہ باب من کرہ القراءۃ خلف الامام جلد نمبر 1 صفحہ 414

دلیل ثانی

حضرت ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی جن کی وفات 321ھ میں ہے اپنی معروف کتاب شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں:

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ۔

شرح معانی الآثار، باب القرأ خلف الامام جلد 1 صفحہ 159

دلیل ثالث

حضرت احمد بن ابی بکر جن کی وفات 840ھ میں ہے اپنی کتاب المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ میں نقل فرماتے ہیں

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ

المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ، باب ترک القراءۃ خلف الامام جلد 2 صفحہ 216

اور یہ حدیث امام بخاری اور مسلم رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق ہے۔

خلاصہ روایات

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کا خلاصہ یہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ جس کا امام موجود ہو اس کے امام کی قراءۃ اس مقتدی کی قراءۃ ہے گویا امام کے ہوتے ہوئے اور امام کے قراءۃ کرتے ہوئے مقتدی کو قراءۃ کی ضرورت نہیں بلکہ امام کی

قراءۃ مقتدی کی قراءۃ ہے اس میں الحمد ہو الم ہو اس میں قل اعوذ برب الناس ہو 114 سورتوں کا یہی حکم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ امام کی قراءۃ مقتدی کی قراءۃ ہے۔ اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے۔

ترک قراءۃ خلف الامام

سورۃ فاتحہ کے بارے میں بعض حضرات کو اشکال رہتا ہے آپ نے ایسی احادیث پیش کی ہیں کہ اس میں مطلقاً امام کی قراءۃ کو مقتدی کی قراءۃ کہا گیا ہے کوئی ایسی حدیث پیش کریں جس میں صاف طور پر امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کی قراءۃ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو۔

دلیل اول

امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی جن کی وفات 321ھ میں ہے شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں:

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صلی رکعۃ فلم یقرأ فیھا بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام

حضرت جابر فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ایک رکعت نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن یعنی فاتحہ کو نہیں پڑھا اس کی گویا نماز ہی نہیں۔ ہاں اگر امام کے پیچھے ہو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر شخص کو نماز میں ہر رکعت میں فاتحہ پڑھنی چاہیے لیکن اگر امام کے پیچھے ہو پھر اس شخص کو فاتحہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔

شرح معانی الآثار باب قراءۃ خلف الامام جلد نمبر 1 صفحہ 159

دلیل ثانی

حضرت عبد الوہاب ابن مندہ وفات 475ھ اپنی کتاب الفوائد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں:

سمعت رسول الله وهو يقول من صلى صلاة لم يقرأفيها بفاتحة الكتاب فلم يصل الا وراء الامام

جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں فاتحۃ الکتاب کو نہ پڑھا گویا اس نے نماز کو نہیں پڑھاالا یہ کہ امام کے پیچھے ہو معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے فاتحۃ الکتاب پڑھنا ضروری نہیں۔

الفوائد لابن مندہ جلد2 صفحہ 133

دلیل ثالث

احمد بن حسین بن علی البیہقی جن کی وفات 458ھ میں ہے، اپنی کتاب کتاب القراءۃ خلف الامام میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صلى صلاة لم يقراء فيها بفاتحة الكتاب فلم يصل الا وراء الامام

کتاب القراءۃ خلف الامام صفحہ 136

جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ وہ شخص امام کے پیچھے ہو۔

یہ تین روایات جو میں نے حضرت جابر رضی اللہ کی نقل کی ہیں، ایک روایت میں صلوۃ کا لفظ ہے ایک میں رکعۃ کا لفظ ہے نماز پڑھی یار کعت، اس نے

پڑھی اور فاتحہ نہ پڑھی نماز نہیں ہوگی۔ اگر امام کے پیچھے موجود ہو تو فاتحہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔

دلیل رابع

حضرت محمد بن یزید قزوینی جن کی وفات 273ھ میں ہے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی عنہ سے نقل کرتے ہیں:

عن ابی هریره رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قراء فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین

سنن ابن ماجہ، باب اذا قراء الامام فانصتو اجلد 1 صفحہ 61

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ امام پر اعتماد کیا جائے۔ جب امام اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب امام قرآن شروع کرے تم خاموش ہو جاؤ اور جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھے تب تم آمین کہہ دو۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تقسیم فرمادی ہے امام الحمد سے لے کر ولاالضالین تک پڑھے گا اور مقتدی نہیں پڑھے گا خاموش رہے گا جب امام ولاالضالین پڑھ چکے تو مقتدی آمین کہے گا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک تھا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کی حاجت نہیں ہے۔

فعل رسول اور ترک قراءۃ خلف الامام

دلیل اول

ترک قراءۃ خلف الامام پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل کیا ہے؟ امام محمد

بن یزید قزوینی المعروف ابن ماجہ جن کی وفات 273ھ میں ہے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں فرماتے ہیں:

قال ابن عباس واخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من القراءۃ من حیث کان بلغ ابوبکر

سنن ابن ماجہ ج ا ص 87

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءۃ کو وہاں سے شروع فرمایا جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

دلیل دوم

حضرت امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ جن کی وفات 241ھ میں ہے اپنی کتاب مسند احمد میں نقل فرماتے ہیں:

قال ابن عباس واخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من القراءۃ من حیث بلغ ابو بکر

مسند احمد بن حنبل ج 1 ص 463

دلیل سوم

حضرت امام احمد حسین البیہقی وفات 458ھ اپنی کتاب السنن الکبری میں نقل کرتے ہیں:

باب ماروی فی صلوۃ المامومہ قائما فان صلی الامام جالسا عن علقمۃ بن شرحبیل قال سافرت مع ابن عباس الی ان قال فاستفتح النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حیث انتھی ابوبکر من القرآن۔

السنن الکبری جلد 3 صفحہ 81

روایات کا خلاصہ

ان تین روایات کا خلاصہ یہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الوفات میں تھے اور حدیث مبارک میں تصریح موجود ہے کہ اسی مرض میں خاتم الانبیاء اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ مرض الوفات میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا قل ابا بکر یصلی بالناس ابو بکر سے کہو میرے مصلے پر جاکر نماز پڑھائے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے تشریف لائے صحابہ کرام نے سبحان اللہ کہہ کر تسبیح کہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صدیق دائیں جانب مقتدی بنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بائیں جانب کھڑے ہو کر امام بنے باقی صحابہ پیچھے تھے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تلاوت شروع فرما چکے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القراءۃ من حیث کان بلغ ابوبکر

جہاں تک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قراءۃ فرمائی تھی اللہ کے پیغمبر نے وہاں سے شروع کی ہے دوبارہ سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی آج غیر مقلدین کہتے ہیں اگر امام قراءۃ شروع کر چکا ہو آپ حضرات امام کے پیچھے شریک ہوں پہلے فاتحہ پڑھیں پھر امام کے پیچھے باقی نماز پڑھیں۔ یہاں تک کہا گیا ہے اگر امام رکوع میں ہو اور آپ فاتحہ پڑھے بغیر رکوع میں چلے گئے آپ کی نماز نہیں ہو گی یہ کہنے کی باتیں ہیں لیکن دلائل نہیں دے سکتے۔

وہاڑی میں غیر مقلد کا فرار

مجھے وہاڑی کے قریب ایک جگہ ہے ماجھی وال وہاں سے فون آیا مولانا اسلم

صاحب کا چند دن قبل ایک سنی، حنفی، آدمی، امام نماز پڑھا رہا تھا یہ رکوع میں جا کر شامل ہوا بعد میں اس نے امام کے ساتھ سلام پھیرا غیر مقلد نے کہا چونکہ تم نے فاتحہ نہیں پڑھی اس لیے تمہاری نماز نہیں ہوئی۔

تاریخ طے ہو گئی، یکم فروری مناظرے کا دن طے ہوا مجھے ان حضرات نے فون پر حکم دیا میں نے کہا ہم بھی ان شاء اللہ آپ کی خدمت میں پہنچیں گے مگر مجھے چڑھتے سورج کی طرح یقین ہے کہ غیر مقلد مناظرے کے اندر نہیں آئیں گے تاریخ موجود ہے یکم فروری کی تاریخ درج ہے مگر غیر مقلدین نے کہا ہم اس موضوع پر مناظرے کے لیے تیار نہیں ہیں، الحمد للہ میں اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے کہتا ہوں میں خواہ مخواہ نہیں کہتا۔

عبد الحکیم میں غیر مقلدین کا مناظرہ سے فرار

اسی اتوار 4 جنوری کو شہر عبد الحکیم؛ آپ رابطہ کریں؛ ہمارا مناظرہ طے تھا نماز مکمل کے عنوان پر تحریر درج تھی دستخط میرے اس پر موجود تھے یہاں تک لکھا کہ اگر کوئی مناظر نہ آئے یا ہار جائے تو مخالف فریق اپنا مسلک بدل دے گا، 4 جنوری 11 بجے جناح کالج عبد الحکیم میں پہنچا اور تولمبہ مدرسہ کے اساتذہ کرام اس کے اندر موجود تھے محمد مجتبیٰ شاہ صاحب، مولانا ریاض صاحب، آپ ان تمام احباب سے رابطہ کریں ہم نے پونے گھنٹہ تک کھڑے ہو کر بیان کیا۔ عبد الحکیم شہر کا چکر لگایا مگر غیر مقلدین کو میدان مناظرہ میں آنے کی جرأت نہیں ہوئی اور ان شاء اللہ ثم انشاء اللہ آئندہ بھی نہیں آئیں گے۔

خیر میں عرض کر رہا تھا کہتے ہیں اللہ کے پیغمبر نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قراءۃ جہاں تک ہوئی تھی وہاں سے آگے قراءۃ کی ہے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ

وسلم نے خود بھی فاتحہ نہیں پڑھی بلکہ امام کی فاتحہ پر اعتبار کر لیا۔

تقریر رسول اور ترک قراءۃ خلف الامام

تقریر رسول فی ترك القراءۃ خلف الامام یعنی نبی کی موجودگی میں صحابی عمل کرے نبی خاموش رہے اس کا نام ہے تقریر پیغمبر، نبی عمل فرمائے اس کا نام ہے فعل پیغمبر، نبی ارشاد فرمائے اس کا نام ہے قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، صحابی عمل کرے پیغمبر خاموش رہے اس کا نام ہے تقریر پیغمبر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں صحابی نے امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی پیغمبر خاموش رہے اس بات کی دلیل ہے کہ پیغمبر نے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

دلیل اول

حضرت محمد بن اسماعیل بخاری جن کی وفات 256ھ میں ہے کتاب صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

عن ابی بکرۃ انه انتهی الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف فذکر ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال زادك الله حرصا ولا تعد

صحیح بخاری باب اذا رکع دون الصف جلد نمبر 1 صفحہ 108

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اللہ کے پیغمبر نماز پڑھا رہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے اندر تھے ابو بکرہ تشریف لائے پچھلی صف کے اندر ہی رکوع میں چلے گئے اور رکوع کی حالت میں آکر جماعت سے مل گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد بتایا گیا کہ ابو بکرہ نے عمل یوں کیا ہے کہ جماعت کھڑی تھی پچھلی صف میں آکر رکوع میں کھڑے ہو گئے

اور اسی طرح چلتے ہوئے حالت رکوع میں نماز میں ملے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زادك الله حرصا اللہ اس عبادت پہ تمہارے حرص میں اضافہ کرے ولا تعد آئندہ ایسا نہ کرنا کہ رکوع کی حالت میں چلتا ہوا آگے آئے بلکہ صف کے اندر آکر رکوع میں شامل ہونا۔

اس کا بعض محدثین نے معنی یہ کیا ہے ولا تعد اس نماز کا اعادہ نہ کرنا نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے اور ولا تعد کی دلیل یہ بھی ہے ابو بکرہ کا نماز کو دوبارہ پڑھنا ثابت نہیں ہے اگر نہ ہوتی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے نماز پڑھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔

دلیل دوم

اسی حدیث کو امام احمد بن شعیب النسائی جن کی وفات 303ھ میں ہے اپنی کتاب سنن نسائی میں نقل کیا ہے۔

سنن النسائی باب الرکوع دون الصف جلد نمبر 1 صفحہ 139

دلیل سوم

اور اسی حدیث مبارک حضرت امام احمد بن حسین بن علی البیہقی جن کی وفات 458ھ میں ہے اپنی کتاب سنن کبری میں نقل کیا ہے۔

باب من الرکوع دون الصف جلد 2 صفحہ 90

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے امام کے پیچھے مقتدی کو فاتحہ کی حاجت نہیں پیغمبر کا اپنا عمل مقتدی کے لیے فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر یعنی صحابی کا عمل نبی کی موجودگی میں کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

خلفائے راشدین اور ترک قراءۃ خلف الامام

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر پیغمبر کے فعل اور پیغمبر کے قول کے بعد خلفاء راشدین کا ترك القراءۃ خلف الامام کا عمل ملاحظہ فرمائیں۔

دلیل چہارم

حضرت امام عبد الرزاق ابن ہمام جن کی وفات 211ھ میں ہے اپنی کتاب مصنف عبد الرزاق میں نقل کرتے ہیں۔

قال عبدالرزاق واخبرنی موسی بن عقبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان کانوا ینھون عن القراءۃ خلف الامام

کہتے ہیں کہ حضرت خاتم الانبیاء، ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءۃ سے منع فرماتے تھے۔

مصنف عبد الرزاق باب القراءۃ خلف الامام جلد2 صفحہ 91

عبد اللہ بن ہمام اپنی اسی کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حکم نقل کرتے ہیں۔ ان علیا کان ینھی عن القراءۃ خلف الامام۔

مصنف عبد الرزاق میں جلد 2 صفحہ 90

علی المرتضی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءۃ سے منع فرماتے تھے۔

تابعین اور ترک قراءۃ خلف الامام

ان فتاوی کے بعد تابعین کرام رحمہم اللہ بھی ترك القراءۃ خلف الامام کے قائل نظر آتے ہیں۔

حضرت ابراھیم نخعی اور ترک قراءۃ خلف الامام

امام عبد اللہ بن محمد جن کی وفات 235ھ میں ہے اپنی کتاب مصنف ابن ابی

شیبہ میں نقل کرتے ہیں:

عن ابراهيم انه كان يكره القراءة خلف الامام

مشہور تابعی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ امام کے پیچھے قرآن کریم پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 413

سوید بن غفلہ اور ترک قراءۃ

حضرت عبد اللہ بن محمد جن کی وفات 235ھ میں ہے اپنی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں نقل کرتے ہیں:

عن وليد بن قيس قال سالت سويد بن غفلة اقراء خلف الامام في الظهر والعصر قال لا

فرماتے ہیں میں نے سوید بن غفلہ سے پوچھا میں امام کے پیچھے ظہر اور عصر میں پڑھوں؟ فرمایا کہ امام کے پیچھے تو نے قرآن کی تلاوت نہیں کرنی۔

مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 413

خلاصہ کلام

میں نے سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت فاذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا سے ثابت کیا اصحاب پیغمبر سے کہ یہ آیت حالت نماز میں امام کے پیچھے قرآن کریم سننے کے بارے میں نازل ہوئی۔ امام قرآن پڑھے اور مقتدی سنے، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سے کہ فاتحہ کا پڑھنا قراءۃ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے امام کی قراءۃ مقتدی کی قراءۃ ہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک سے کہ امام کی قراءۃ پر اعتبار کیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کے دور میں تقریر پیغمبر سے صحابی نے امام کی قراءۃ پر اعتماد کیا، خلفائے راشدین کا فتوی کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قراءۃ نہیں کرنی چاہیے اور اسی طرح تابعین کا عمل اور تابعین کا فتوی کہ امام کے پیچھے قراءۃ مکروہ ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں قرآن کریم کی آیت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر پر عمل کی توفیق عطا فرمائے خلفائے راشدین کے فتوے کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے اور تابعین کے مبارک عمل اور تابعین کے فتوے کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان دلائل کی روشنی میں اہل السنت والجماعت احناف کا مسلک یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے قراءۃ نہ کرے نہ سورۃ فاتحہ نہ کوئی دیگر صورت بلکہ امام کی قراءۃ پر مقتدی کو اعتماد کرنا چاہیے۔ اللہ ہمیں ان دلائل پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گذشتہ نشست میں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپ حضرات چٹیں لکھیں وہ چٹیں جو مجھ سے متعلقہ نہیں ہوتیں ان کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ چٹیں آئی ہیں میں نے جواب دیا اس میں ایک چٹ آئی ہے تین طلاق کے موضوع پر اسے کہتے ہیں سوال گندم جواب چنا سوال کیا ہے اور جواب کیا دیا جارہا ہے میں نے گزارش کی جن مسائل کی گفتگو ہے ان مسائل کی چٹیں لکھیں جب تین طلاق کی باری آئے گی تو آپ حضرات اس پر چٹیں لکھیں گے ان شاء اللہ اور پھر جواب دیں گے آپ حضرات دعا فرمائیں یہ جو ہمارا سلسلہ چلا ہے اللہ اس کو آگے تک چلانے کی توفیق عطا فرمائے اب اسی طرح مسائل چلتے رہیں گے انشاء اللہ۔

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ سے ایک حدیث

نقل کی ہے لاصلوۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب غیر مقلدین اس حدیث مبارکہ کو پیش کرتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ جو شخص فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس میں امام بھی ہے مقتدی بھی اور منفرد بھی ہے یہ سب کو شامل ہے لہذا سب کے لیے یہ حکم ہے سب کو فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ فاتحہ نہیں پڑھیں گے تو نماز نہیں ہوگی۔

جواب دلیل اول

اب اس حدیث مبارک کا ایک معنی وہ ہے جو غیر مقلد کرتے ہیں اور ایک معنی وہ ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی کرے۔ ایک معنی وہ جو چودہ سو سال کے بعد غیر مقلد کرے اور ایک معنی وہ جو اس حدیث کا مرکزی راوی کرے۔ فرق یہ ہے کہ ہم صحابی کا معنی مانتے ہیں اور غیر مقلد وہابی کا معنی مانتے ہیں تو اختلاف تو فہم وہابی اور فہم صحابی میں ہو گا ناں! اختلاف اس میں نہیں کہ فاتحہ قراءۃ نہیں۔ اب ایک معنی انہوں نے کیا ایک معنی ہم نے کیا۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ جامع ترمذی جلد 1 صفحہ 86 پر ارشاد فرماتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ پیغمبر کے صحابی ہیں وہ اس حدیث کا معنی کرتے ہیں ان ھذا اذا کان وحدہ یہ حدیث مبارک اس وقت ہے کہ جب آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہو اور ہم بھی کہتے ہیں کہ جب آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے لیے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے مسئلہ یہ تھا کہ مقتدی کے لیے ضروری ہے یا نہیں اس حدیث کا تعلق مقتدی کے ساتھ نہیں ہے صحابی رسول کے مطابق اس کا تعلق منفرد اور اکیلے آدمی کی نماز کے ساتھ ہے۔

حضرت سلیمان بن اشعث جن کی وفات 275ھ میں ہے اپنی کتاب سنن

ابو داؤد جلد نمبر 1 صفحہ 126 پر نقل فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے اس روایت کا معنی بیان کیا لمن یصلی وحدہ، اور ایک بات یہ ذہن نشین فرمالیں۔ کہ سفیان بن عیینہ ہی سے امام بخاری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں سفیان بن عیینہ سے امام ابو داود لاتے ہیں، فرق یہ ہے کہ امام بخاری نے روایت کو پیش کیا لا صلوۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب تک نقل کیا فصاعدا کا لفظ صحیح بخاری میں نہیں ہے سنن ابی داود میں فصاعدا کا لفظ بھی ہے۔ اور سفیان بن عیینہ سے معنی بھی ہے گویا امام ابو داود فرمانا چاہتے ہیں پوری حدیث یہ ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوگی جو سورۃ الفاتحہ اور فاتحہ کے ساتھ کچھ اور نہ پڑھے۔ یعنی فاتحہ بھی پڑھے اور فاتحہ کے ساتھ اور بھی پڑھے فرمایا کہ اس کا تعلق مقتدی کے ساتھ نہیں ہے بلکہ لمن یصلی وحدہ یہ منفرد کے لیے ہے کہ فاتحہ بھی پڑھے اور اس کے ساتھ ایک اور سورۃ کی تلاوت بھی کرے محض فاتحہ پڑھنا اس کے لیے کافی نہیں۔

دوسری دلیل اور اس کا جواب

ایک بڑی مشہور حدیث پیش کی جاتی ہے صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

من صلی صلوۃ لم یقراء فیھا بام القرآن فھی خداج غیر تمام فقیل لابی ھریرہ انا نکون احیاء وراء الامام فقال اقرأ بھا فی نفسک

مسلم صفحہ 169

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ حضرت ہم تو امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ نے اقرأ بها فی نفسك اس کا معنی غیر مقلدین یہ کرتے ہیں کہ اقرأ بها فی نفسك کا مطلب یہ ہے کہ تو امام کے پیچھے آہستہ پڑھ لیا کر کہتے ہیں دیکھو حدیث موجود ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص اور نامکمل ہوتی ہے۔

ایک اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا جملہ ہے لہذا یہ حدیث بیان کرکے یہ کہنا کہ اللہ کے نبی فرماتے ہیں امام کے پیچھے فاتحہ آہستہ پڑھا کرو یہ اللہ کے پیغمبر پر بہتان ہے اور الزام ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا بلکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

غیر مقلدین انکار کرنے پر آئیں تو کہتے ہیں جی صحابہ کا قول حجت نہیں ہے اور ماننے پر آئیں توصحابی کے قول کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

تو اقرأ بها فی نفسك نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے بلکہ صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور اقرأ بها فی نفسك کا یہ معنی کرنا درست نہیں کہ آہستہ پڑھا کرو اقرأ بها فی نفسك کا معنی قرآن کریم کی روشنی میں پوچھیں احادیث پیغمبر کی روشنی میں پوچھیں اگر نفس پر فی داخل ہو تو فی نفس کا معنی الگ ہوتا ہے یا فی نفسك کا معنی آہستہ ہوتا ہے؟ فی نفس کا معنی کیا ہے؟

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے فرمایا وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا کہ وہ بڑے بڑے لوگ جو مجمع میں دعوت قبول کرنے میں اپنی سبکی محسوس کرتے ہیں تو میرے پیغمبر ان کو دعوت دو لیکن کیسے؟ فی انفسهم اب فی انفسهم کا معنی کریں کہ آہستہ دعوت دو تو آہستہ اتنی پڑھو جس کو وہ سنیں ہی نہیں اس دعوت دینے کا کیا فائدہ؟ قل لهم فی انفسهم کا معنی یہ ہے کہ ان کو دعوت علیحدہ دو جب اکیلے ہوں تو دعوت دو تو فی انفسهم کا معنی ہوا اس کا تعلق آہستہ کے ساتھ نہیں ہے

بلکہ الگ ہونے کے ساتھ ہے اور ہم بھی کہتے ہیں کہ الگ ہونے کا مسئلہ اور ہے اور آہستہ ہونے کا مسئلہ اور ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث مبارک نقل کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفس جو آدمی مجھ کو فی نفسہ یاد کرے گا اب اس کا معنیٰ محدثین نے یہ نہیں کیا جو مجھے آہستہ یاد کرے گا میں آہستہ یاد کروں گا بلند آواز سے یاد کرے گا بلند آواز سے یاد کروں گا۔ فرمایا جو مجھے خلوت میں یاد کرے گا میں اسے خلوت میں یاد کروں گا اور جو مجھے مجمع میں یاد کرے گا میں اس کو مجمع میں یاد کروں گا من ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیرا منہ ملأ کا تذکرہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ فی نفس سے مراد خلوت ہے آہستہ نہیں۔

صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1101

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال قتادة اذا طلق فی نفسہ فلیس بشئی اگر کوئی آدمی اپنے نفس میں اپنے جی میں طلاق دے تو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی اپنے دل میں پڑھی جانے والی فاتحہ بھی قراءۃ شمار نہیں ہوگی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانا چاہتے ہیں اس کے وسوسے کو دور کرنے کے لیے اقرأ بہا فی نفسك یعنی تو قرآن کریم آہستہ نہیں بلکہ اپنے دل میں یعنی تو امام کی پڑھی جانے والی قراءۃ کا تصور کر لیا کر کہ جو امام قرآن پڑھ رہا ہے اپنے دل میں اس تلاوت کا تو بھی تصور کر لیا کر تو یہ نہیں فرمایا کہ تو آہستہ قرآن امام کے پیچھے پڑھ لیا کر۔

اور سب سے اہم ایک بات اور سمجھیں۔ اس شخص کا سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے اس وقت عموما مزاج امام کے پیچھے قراءۃ کرنے کا نہیں تھا کیوں حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب فرمایا اقرا بہا فی نفسك تو اس نے کہا جی ہم بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتے ہیں، تو یہ سوال کیوں کیا؟

مثال

مثال کے طور پر اس درس سے فراغت کے بعد مجھے آپ پوچھتے ہیں کہ مولانا آپ کہاں جارہے ہیں؟ میں نے کہا جی سرگودھا جارہا ہوں تو مجھے آپ کہیں جی یہ ہمارا ساتھی ہے اس کو بھی ساتھ لے جائیں میں کہتا ہوں جی میرے ساتھ گھر والے بھی ہیں۔ اب اس کا مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو ساتھ نہیں لے جاسکتا عذر پیش کررہا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فاتحہ نہ پڑھو نماز ناقص ہے آدمی نے کہا جی ہم تو امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ یعنی اس کا ذہن یہی تھا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی جاتی آپ کہتے ہیں ناقص ہوتی ہے امام کے پیچھے ہوں تو پھر کیا کریں؟ تو اس سوال کا انداز بتارہا ہے اس وقت عموماً مزاج امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کا تھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جس طرح حدیث مبارکہ نقل کی گئی ہے یہ حدیث مبارک بھی ہے۔

اور حدیث مبارک مکمل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت امام بیہقی نے کتاب القراءۃ میں نقل کی ہے وہ روایت آپ کے سامنے بیان نہیں کریں گے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کل صلوۃ لا یقرا فیہا بام الکتاب فھی خداج الا صلوۃ خلف امام۔

کتاب القراءۃ صفحہ 171

ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز ناقص ہے مگر وہ نماز جو امام کے پیچھے ہے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو خود فرمارہے ہیں کہ نماز ناقص اس وقت

ہوتی ہے جب آدمی فاتحہ نہ پڑھے اور اکیلا ہو لیکن اگر امام کے پیچھے موجود ہو تو اس آدمی کو فاتحہ پڑھنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ اس آدمی کی نماز کامل اور مکمل ہے۔

تیسری دلیل اور اس کا جواب

جامع ترمذی سے ایک حدیث مبارک پیش کی جاتی ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیھم الصبح فثقلت علیہ القراءۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ فرمارہے تھے اور بوجھ محسوس فرمارہے تھے فلما انصرف اللہ کے پیغمبر نماز سے فارغ ہوئے فرمایاانی اراکم تقرؤن وراء امامکم تم امام کے پیچھے قراءۃ کرتے ہو؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ ای واللہ. جی ہاں اللہ کی قسم ہم امام کے پیچھے قراءۃ کرتے ہیں فرمایا کہ لا تفعلوا الا بام القرآن فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرا بھا، فرمایا کہ ٹھیک ہے تم قراءۃ کیا کرو مگر تم امام کے پیچھے قراءۃ نہ کیا کرو سوائے سورۃ فاتحہ کے فاتحہ پڑھ لو باقی قراءۃ نہ کرو کیونکہ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک یہ جامع ترمذی میں ہے۔یہ بات ذہن نشین فرمالیں حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث مبارک کو نقل کیا ہے لیکن یہ کوئی نہیں بیان کرتا امام ترمذی نے کس مقام پر بیان کیا ہے۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ کی خوبی یہ ہے ایک مسئلہ پر دو قسم کی روایات لاتے ہیں اور دونوں پر پھر باب قائم کرتے ہیں پہلے امام ترمذی رحمہ اللہ نے باب قائم کیا باب ما جاء فی القراءۃ خلف الامام امام کے پیچھے قراءۃ کرنی چاہیے پھر امام ترمذی نے ایک باب

قائم کیا ہے باب ترك القراءة خلف الامام کہ امام کے پیچھے قراءۃ نہیں کرنی چاہیے امام ترمذی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کو باب قراءة خلف الامام کے تحت لائے ہیں۔

اور اس کے بعد پھر باب قائم کیا ترك القراءة خلف الامام تو گویا امام ترمذی ثابت کرنا چاہتے ہیں حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ متروک ہے پہلے باب قائم کیا امام کے پیچھے قراءۃ کرنے کا کچھ احادیث اس کے تحت لائے پھر باب قائم کیا امام کے پیچھے قراءۃ نہ کرنے کا پھر احادیث اس کے تحت لائے ہیں امام ترمذی رحمہ اللہ جس کو پہلے باب کے تحت لائے ہیں اس کے بعد باب ترک کا قائم کر کے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ثابت کر دیا کہ یہ حدیث متروک ہے اس پر ہمیں بھی کوئی اشکال نہیں ہے یہ پہلے مسئلہ تھا اب یہ مسئلہ نہیں ہے۔

ترمذی جلد 1 صفحہ 85

جواب دوم

اس حدیث مبارک کے رواۃ کو دیکھیں اس حدیث کا ایک راوی ہے محمد بن اسحاق اس کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں امام مالک رحمہ اللہ نے کہا یہ دجال تھا،

میزان الاعتدال جلد 3 صفحہ 453

ابن حجر عسقلانی نے تہذیب التھذیب میں فرمایا ہے کہ محمد بن اسحاق کذاب ہے۔

تہذیب التہذیب جلد 5 صفحہ 29

طبقات المدلسین میں ابن حجر فرماتے ہیں اس کا ایک راوی مکحول مدلس ہے۔

طبقات المدلسین صفحہ 64

ذہبی زماں یا کذاب دوراں

غیر مقلدین کا موجودہ وقت کا ایک مولوی جو غیر مقلدین کے نزدیک حجت ہے زبیر علی زئی ، غیر مقلدین اس کو ذہبی زمان کہتے ہیں ہمارے اتحاد اہل السنت والجماعت کے سہ ماہی رسالہ قافلہ حق میں مسلسل اس کذاب اور دجال کے جھوٹ لکھے جارہے ہیں۔ آج تک اپنے جھوٹوں کو وہ سچ ثابت نہیں کر سکا۔ جو تمہارا ذہبی ہے ابھی تک کسی ایک جھوٹ پر وہ یہ نہیں کہہ سکا کہ جی میں جھوٹ نہیں بولتا میں سچ کہتا ہوں۔ ہمارے ہاں کذاب ہے تمہارے ہاں ذہبی زمان ہے، اس ذہبی کذاب نے اپنی کتاب نور العینین میں لکھا ہے کہتا ہے مدلس کی روایت قابل قبول نہیں۔

نور العینین صفحہ 138

حالات رواۃ

ایک راوی محمد بن اسحاق جو کذاب ہے ایک راوی مکحول جو مدلس ہے اور تم نے خود کہا کہ مدلس کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو متروک کہا ہے راوی دجال کذاب تھا ایسی روایت پیش کرو کہ جس کے راوی دجال اور کذاب بھی نہ ہوں اور اس روایت کو محدثین متروک نہ سمجھیں بلکہ اس کو معمول سمجھیں اس لیے اس روایت کو ہم حجت نہیں سمجھتے۔

امام ترمذی کے نزدیک متشدد کون

اسے کہتے ہیں الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے، کہتے ہیں یہ جو مسئلہ ہے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا یہ تو اجتہادی مسئلہ ہے اور آپ لوگ اس میں بہت تشدد کرتے ہیں آپ نے اس پر مسلسل بیانات کیے ہیں مناظرے کیے ہیں تو یہ تشدد کر رہے ہیں میں کہا چلو یہ فیصلہ ہم نہیں کرتے یہ فیصلہ محدثین سے کروالیتے ہیں متشدد کون ہے

امام ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب میں کیا فرماتے ہیں؟ فتوی سماعت فرمائیں:

شدد القوم من اهل العلم فی ترک القراءة فاتحة الکتاب وان کان خلف الامام فقالوا لاترجع الصلوة الا بقراءة فاتحة الکتاب وحده کان او خلف الامام۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو یہ فتوی دے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے تو نماز نہیں ہوتی تو یہ فتوی دینے والا متشدد ہے۔

جامع الترمذی جلد 1 صفحہ 86

تو یہ فتوی امام ترمذی نے دیا ناں! اب جو لوگ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور ساتھ یہ کہتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اس کو محدث نہیں کہتے اس کو متشدد کہتے ہیں۔ محدثین نے متشدد تمہیں شمار کیا ہے اور تم الٹا متشدد ہمیں کہہ رہے ہو۔ اللہ رب العزت مجھے اور آپ کو قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں امام پر اعتماد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور امام کی قراءة کو اپنی قراءة سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ {آمین ثم آمین}

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نماز میں آمین آہستہ کہنا

بمقام: دارالعلوم شاہدرہ، لاہور

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ با الله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم
قال قد اجيبت دعوتكما فاستقيما ولا تتبعان سبيل الذين لا يعلمون

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

تمہید

ہماری آج کی گفتگو کا عنوان ہو گا آمین بالسر۔ کہ نماز میں سورۃ فاتحہ کے مکمل ہونے کے بعد آمین کو آہستہ کہنا اہل السنۃ والجماعۃ احناف کے نزدیک سنت ہے۔ امام بھی ولا الضالین کے بعد آمین کہے تو آہستہ، منفرد اور اکیلا نماز پڑھنے والا ولا الضالین کے بعد آمین کہے تو آہستہ کہے، حسب وعدہ اپنے موقف پر سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت پیش کرتا ہوں اس کے بعد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل پیش کروں گا۔

آمین دعا ہے قرآن کریم سے ثبوت

قرآن کریم کی آیت کریمہ جو میں نے آپ کی خدمت میں تلاوت کی ہے

سورۃ یونس پارہ نمبر 11 آیت نمبر 89 اللہ رب العزت نے حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ نقل کیا ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام کی قوم پر فرعون نے حد سے زیادہ ظلم اور زیادتی کی تو حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے فرعون کے لیے بد دعا کی۔ حضرت موسی علیہ السلام دعا فرماتے حضرت ہارون علیہ السلام اس پر آمین کہتے اور قرآن کریم نے ان دونوں حضرت موسی علیہ السلام کی دعا اور حضرت ہارون علیہ السلام کی آمین کو جن لفظوں سے ذکر فرمایا وہ الفاظ قرآن کریم کے یہ ہیں۔

قال قد اجیبت دعوتکما حضرت موسی کی دعا اور حضرت ہارون کی آمین دونوں کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے تمہاری دعا کو قبول کر لیا ہے اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ آمین دعا ہے لہذا آمین کے اوپر احکام وہی ہوں گے جو دعا کے بارے میں ہیں اور اس آیت کی تفسیر امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ جن کی وفات 911ھ میں ہے اپنی تفسیر در منثور میں نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے:

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال کان موسی علیہ السلام اذا دعا امن ھارون علی دعائہ یقول آمین۔

تفسیر الدر المنثور جلد 3 صفحہ 567

میں نے حسب وعدہ آیت کریمہ کی تفسیر میں صحابی رسول کا ارشاد نقل کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسی علیہ السلام جب دعا فرماتے حضرت ہارون ان کی دعا پر آمین کہتے تو اللہ نے حضرت موسی کی دعا اور حضرت ہارون کی آمین دونوں کو دعوت یعنی دعا کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ اگر انسان دعا مانگے تو اس کا حکم قرآن کریم میں ہی ہے۔

دوسری دلیل بخاری سے

اس آمین کے دعا ہونے پر صحیح بخاری میں محمد بن اسماعیل بخاری جن کی وفات 256 ھ میں ہے اپنی کتاب صحیح بخاری میں نقل کرتے ہیں قال عطاء آمین دعاء حضرت عطاء نے فرمایاآمین دعا ہے۔

باب جہر الامام بآمین جلد 1 صفحہ 107

قرآن سے بھی ثابت ہوا آمین دعا ہے حضرت عطاء کے حوالے سے امام بخاری سے بھی ثابت ہوا آمین دعا ہے۔

دعا کے متعلق قرآن کا حکم

دعا کے بارے میں قرآن کریم نے ہی حکم دیا ہمیں اس حکم کے مطابق عمل کرنا چاہیے قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ادعوا ربکم تضرعا و خفیة حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ جن کی وفات 606ھ میں ہے اپنی کتاب تفسیر کبیر نقل کرتے ہیں قال ابو حنیفه اخفاء التامین افضل

تفسیر کبیر جلد14 صفحہ 131

حضرت امام رازی نے اس مقام پر بڑی بہترین بحث فرمائی ہے اور وہ بحث تفسیر کبیر میں دیکھنے کے قابل ہے۔

امام رازی اور آمین بالسر

حضرت امام رازی باوجود اس کے کہ شافعی المسلک ہیں امام شافعی کا مقلد ہونے کے باوجود حضرت امام رازی اس پر بحث کرتے ہوئے تشریح فرماتے ہیں واحتج ابو حنیفه علی صحته کقوله قال فی قوله آمین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا جو مسلک ہے اس مسلک پر دلیل دیتے ہوئے دو طرح سے بات کی جاسکتی ہے:

ایک انه دعاء دوم انه من اسماء الله۔ فرمایا آمین یا تو اللہ کا نام ہے اور یا آمین دعا ہے، آمین کا اللہ کا نام ہونا یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تفسیر در منثور میں موجود ہے، آمین کا دعاء ہونا یہ بھی در منثور میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں فان کان دعاء وجب اخفائه اگر آمین دعا ہے تو اس کا اخفاء اور آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اس میں اللہ حکم دے رہے ہیں ادعوا ربکم تضرعا وخفية اور اللہ کا حکم وجوب کا درجہ رکھتا ہے۔

و کان اسم من اسماء الله تعالی اگر یہ اللہ کے اسماء میں سے اللہ کا نام ہے تو گویا ذکر کیا جارہا ہے وجب اخفائه پھر بھی اس کا اخفاء واجب ہے۔

اس لیے کہ اللہ قرآن کریم میں فرماتے ہیں واذکر ربك فی نفسك تضرعا کہ اللہ کے ذکر کو تم آہستہ اور عاجزی کے ساتھ پڑھو۔ آگے امام رازی فرماتے ہیں فان لم یثبت الوجوب فلا اقل من الندبية کم از کم درجہ تو وجوب کا اصل یہ ہے کہ وجوب ہو اگر وجوب نہ ہو کم از کم درجہ ندب اور استحباب کا تو ہے ہی اور حضرت امام رازی باوجود شافعی المسلک ہونے کے فرماتے ہیں:

ونحن بهذا القول نقول کہ میں شافعی ہونے کے باوجود حضرت امام ابو حنیفہ کے مسلک کے مطابق فتوی دیتا ہوں اس لیے کہ آمین آہستہ پڑھنے پر حضرت امام ابو حنیفہ کی تائید میں قرآن موجود ہے۔ امام شافعی کا مقلد ہونے کے باوجود جب دلیل کی باری آئی اور دلیل وزنی محسوس ہوئی تو انہوں نے فتوی امام ابو حنیفہ کے مسلک کے مطابق دیا ہے۔

عمل رسول اور آمین بالسر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا مبارک عمل آمین بالسر کے بارے میں کیا تھا؟ حضرت سلیمان بن داود بن جارود جن کی وفات 204ھ میں ہے مسند ابو داؤد طیالسی میں نقل کرتے ہیں:

عن وائل قد سمعت من وائل انه صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قراء غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال آمین خفض بها صوته

مسند ابو داود طیالسی جز نمبر 4 صفحہ 138

حضرت وائل فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب اللہ کے پیغمبر نے غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھا تو اللہ کے پیغمبر نے آمین فرمایا۔خفض بها صوته آمین بلند آواز سے نہیں فرمایا بلکہ آمین کہتے وقت اللہ کے پیغمبر نے آواز کو آہستہ کیا اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کو بالسر ادا کیا۔ گویا کہ نبوت کے عمل سے ثابت ہوا کہ آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔

دلیل دوم

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جن کی وفات 241ھ میں ہے اپنی کتاب مسند احمد میں فرماتے ہیں۔

قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قرا غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال آمین واخفی بها صوته

حضرت وائل بن حجر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز

پڑھائی جب اللہ کے پیغمبر نے غیر المغضوب علیہم ولاالضالین پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمایا اور آہستہ فرمایا۔

مسند احمد جلد 4 صفحہ 389

دونوں روایات میں فرق کیا ہے، پہلے میں خفض بہا صوتہ اب لفظ ہے اخفی بہا صوتہ۔ خفض کا معنی بھی آہستہ ہے اور اخفی کا معنی بھی آہستہ ہے۔

دلیل سوم

اسی طرح محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری جن کی وفات 405 ھ میں ہے مستدرک حاکم میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قال غیر المغضوب علیہم ولاالضالین قال آمین یخفض بہا صوتہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور جب غیر المغضوب علیہم ولاالضالین پڑھا اللہ کے پیغمبر نے آمین فرمایا اور آمین کہتے وقت اللہ کے پیغمبر نے آواز کو آہستہ اور پست رکھا۔

مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 253

ان تین احادیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا مبارک عمل آمین کو آہستہ کہنے کا تھا۔

دلیل چہارم

حضرت سلیمان بن اشعث رحمہ اللہ جن کی وفات 275ھ میں ہے اپنی کتاب ابوداؤد میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ سے حدیث مبارکہ نقل کی ہے:

انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا

کبر وسکتۃ اذا فرغ من قراءۃ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

اس حدیث مبارکہ کو ذرا سمجھو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دو سکتے یاد کیے ہیں۔ ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر فرماتے تو اس کے بعد اللہ کے پیغمبر سکتہ کرتے پھر جب اس کے بعد غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی قراءۃ سے فارغ ہوتے پھر اللہ کے پیغمبر سکتہ فرماتے۔

سنن ابی داود باب السکتۃ عند الافتتاح جلد 1 صفحہ 120

اب اللہ اکبر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العالمین تک سکتہ جو فرماتے تو حضور پڑھتے تو تھے، دعا مانگتے تھے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تو نہیں تھے لیکن صحابی اس کو سکتہ کیوں فرما رہے ہیں؟ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یوں پڑھتے کہ بلند آواز سے نہ ہوتا اس کی آواز نہ آتی۔ تو جس طرح اللہ اکبر اور الحمد للہ رب العالمین کے درمیان پیغمبر نے پڑھا ہے مگر آہستہ پڑھا ہے صحابی نے سکتہ فرمایا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کے بعد پیغمبر نے آمین فرمایا مگر آہستہ فرمایا تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سکتہ فرمایا۔

تو سمرہ بن جندب کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ اکبر اور الحمد للہ کے درمیان پیغمبر دعا مانگتے ہیں اور آہستہ، اسی طرح ولا الضالین کے بعد پیغمبر آمین کے ساتھ دعا مانگتے تو یہ بھی آہستہ تو خاتم الانبیاء کا مبارک عمل تو آمین کو آہستہ کہنے کا تھا اور یہ حدیث مبارک محمد بن عیسی ترمذی نے جن کی وفات 279ھ میں ہے جامع ترمذی میں اس کو نقل کیا حضرت سمرہ بن جندب سے۔

باب ماجاء فی السکتتین جلد 1 صفحہ 49

حضرت محمد بن یزید ابن ماجہ جن کی وفات 273ھ میں ہے انہوں نے سنن ابن ماجہ میں حضرت سمرہ بن جندب کی اسی حدیث مبارک کو ذکر کیا۔

سنن ابن ماجہ باب فی السکتتی الامام جلد 1 صفحہ 61

تو گویا سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور سنن ابی داود سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ولاالضالین کے بعد آمین پڑھتے مگر آمین آہستہ پڑھتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل آمین کو بلند آواز سے پڑھنے کا نہیں تھا۔

خلفاء راشدین اور آمین بالسر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ راشد کا عمل کیا تھا؟ حضرت امام احمد بن محمد الطحاوی جن کی وفات 321ھ میں ہے اپنی کتاب معانی الآثار میں فرماتے ہیں۔

عن ابی وائل قال کان عمر رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ لا یجھرون ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتامین

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ یہ دونوں نماز میں بسم اللہ بھی آہستہ پڑھتے اور تعوذ بھی آہستہ پڑھتے اور آمین بھی آہستہ پڑھتے۔ نہ اعوذ باللہ کو جہراً پڑھتے، نہ بسم اللہ کو جہراً پڑھتے اور نہ آمین کو جہراً پڑھتے۔

شرح معانی الآثار، باب القراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوۃ جلد 1 صفحہ 150

اسی طرح حضرت امام عبد الرزاق نے مصنف عبد الرزاق میں حضرت ابرہیم سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں پانچ مقامات وہ ہیں کہ جن کو آہستہ پڑھا جاتا ہے:

1: سبحانک اللھم وبحمدک

2: التعوذ

3: تسمیہ

4: آمین

5: اللھم ربنا ولك الحمد

تو خلفاء راشدین کا مبارک عمل بھی آمین کو آہستہ پڑھنے کا ہے۔

مصنف عبد الرازاق جلد 2 صفحہ 57

تابعین کرام اور آمین بالسر

ابراہیم تابعی کا فتوی بھی آمین کو آہستہ پڑھنے کا ہے خلاصہ کلام یہ ہے قرآن کریم کی آیت قال قد اجیبت دعوتکما سے ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کی دعا پر آمین کہتے۔ دوسرا حضرت امام بخاری کی قال عطاء آمین سے ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے۔

دعا کو آہستہ مانگنے کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل آمین کو آہستہ کہنے کا، خلفاء راشدین کا مبارک عمل آمین کو آہستہ کہنے کا، تابعی کا عمل اور تابعی کا فتوی آمین کو آہستہ کہنے کا۔ قرآن کریم، احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاءراشدین اور تابعی کے فتوے کے مطابق اللہ تعالی ہمیں نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق آمین کو آہستہ کہنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ ہم سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ میں نے بڑے اختصار کے ساتھ دلائل آپ کی خدمت پیش کیے ہیں جن

سے ثابت ہوا کہ آمین نماز میں انسان کو آہستہ آواز میں پڑھنی چاہیے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی جو حدیث مبارک میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمایا لیکن یہ آمین آہستہ تھا آپ حضرات جامع ترمذی میں دیکھیں حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ نے آمین بالجھر کا باب بھی قائم کیا ہے اور آمین بالسر کا باب بھی قائم کیا ہے آمین بالسر میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔

اعتراض

بہت سارے احباب کہتے ہیں حضرت امام ترمذی رحم اللہ نے حدیث وائل جس میں آمین آہستہ پڑھنے کا ذکر ہے اس کو ذکر کیا اور ایک بڑا مضبوط اعتراض کیا ہے اس کی سند پر۔ وہ اعتراض کیا ہے کہ وائل بن حجر کی روایت میں حضرت امام شعبہ نے درمیان میں راوی آتا ہے حجر ان کی کنیت نقل کی ہے ابو العنبس۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ خطا ہے حجر کی کنیت ابو العنبس نہیں ہے بلکہ حجر کی کنیت ابو السکن ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں شعبہ سے خطا ہوئی۔ تو کہتے ہیں کہ جب راوی سند بیان کرنے میں خطا سے کام لے رہا ہے تو ممکن ہے حدیث کا متن بیان کرنے میں بھی اس نے خطا سے کام لیا ہو۔

جواب

ہم کہتے ہیں امام ترمذی رحمہ اللہ کی یہ اپنی خطا ہے اس کی وجہ حضرت امام شعبہ حجر کی جو کنیت ابو العنبس ذکر کرتے ہیں اس میں شعبہ منفرد اور تنہا نہیں ہے اسی طرح سفیان ثوری رحمہ اللہ نے بھی کنیت ابو العنبس ذکر کی ہے۔ ابو داود جلد 1 صفحہ 141 پر روایت موجود ہے اور اگر امام شعبہ امام سفیان ثوری ابو العنبس کنیت نقل

کریں تو ممکن ہے آپ کے ذہن میں وہ سوال باقی رہ جائے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کی کنیت ابو السکن ہے ابو العنبس ہے ہی نہیں تو پھر تو دونوں نے خطا کی۔

حضرت امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تلخیص الحبیر جلد 1 صفحہ 237 میں امام ابن حبان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حجر کی کنیت ابو العنبس بھی ہے اور ابو السکن بھی ہے جب ایک شخص کی دو کنیتیں ہیں تو امام شعبہ چاہیں تو ابو العنبس نقل کر دیں اور چاہیں تو ابو السکن نقل کر دیں۔ یہ امام شعبہ کی خطا نہیں ہے بلکہ امام ترمذی کو امام شعبہ پر اعتراض کرنے میں خطا ہوئی ہے اس لیے اس سند پر کوئی کلام نہیں ہے۔ امام شعبہ نے جو کیا ہے درست کیا ہے۔ کنیت حجر کی ابو السکن بھی ہے ابو العنبس بھی ہے چاہے تو یہ نقل کر دیں اور چاہے تو وہ نقل کر دیں۔

یہ کہتے ہیں جس طرح تم نے حدیث مبارک حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی نقل کی ہے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ولاالضالین کے بعد آمین آہستہ پڑھتے تو یہی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے نماز پڑھی ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاالضالین کے بعد آمین پڑھا رفع بہا صوتہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہتے وقت آواز کو بلند کیا۔

اگر وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے آمین آہستہ پڑھنے کی حدیث موجود ہے تو اسی صحابی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بلند آواز سے آمین پڑھنے کی دلیل بھی موجود ہے تو پھر یوں کہنا چاہیے آمین آہستہ بھی سنت ہے آمین بلند بھی سنت ہے تو صحابی تو وہی ہے تم نے ان کی جہر والی روایت کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟

حضرات وائل کی حدیث ایک نظر میں

ہم نے کہا چھوڑا نہیں۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایتیں دونوں ہیں مگر ہم نے سر والی روایت کو لیا اور جھر والی روایت کو کیوں نہیں لیا اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جو روایت جس میں رفع بھا صوتہ کا ذکر ہے اس کے معروف راوی حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ہیں اور امام سفیان ثوری کا اپنا فتوی فقہ سفیان ثوری میں موجود ہے کہتے ہیں آمین سرا سواء کان اماما او مأموما او منفردا کہ آمین آہستہ ہے خواہ امام ہو خواہ مقتدی ہو اور خواہ اکیلا ہو تو سفیان ثوری جو اس حدیث کے مرکزی راوی ہیں وہ بھی فتوی اس روایت کے خلاف دے رہے ہیں۔

فقہ سفیان ثوری صفحہ 561

تو معلوم ہوا اس روایت کا معنی وہ نہیں جو غیر مقلد سمجھے ہیں، معنی وہ ہو گا جو محدثین اور امام سفیان ثوری جیسے لوگ سمجھے۔ کیوں کہ راوی اگر ایک روایت کو پیش کرے اور فتوی اس روایت کے خلاف دے دے تو حضرت امام سرخسی رحمہ اللہ نے اصول سرخسی میں ایک اصول لکھا ہے فیثبت بعملہ بخلاف الحدیث نسخ الحکم اگر راوی روایت پیش کرے اور فتوی روایت کے خلاف دے یہ دلیل اس بات کی ہے اس راوی کے نزدیک وہ حدیث منسوخ ہے تو سفیان ثوری رحمہ اللہ بھی اس حدیث کو منسوخ سمجھتے ہیں۔

اصول سرخسی جلد 2 صفحہ 6

آمین بالجہر تعلیماً تھی

اور دوسری اہم بات یہ سمجھیں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایتیں تو دونوں نقل کرتے ہیں اول اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آمین آہستہ پڑھنے کی،

دوم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آمین بلند آواز سے پڑھنے کی لیکن جہاں جہراً آمین کا تذکرہ کیا ہے اس میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا اپنا ارشاد موجود ہے۔ محمد بن احمد الدولاوی جن کی وفات 310ھ میں ہے اپنی کتاب الکنی والاسماء میں ارشاد فرماتے ہیں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمایا یمد بها صوته ما اراه الا یعلمنا اللہ کے پیغمبر نے جو آمین بلند آواز سے فرمایا یہ ہمیں تعلیم دینے کے لیے تھا۔

الکنی والاسماء جلد 1 صفحہ 442

معلوم ہوا اصل عمل پیغمبر کا آہستہ کا تھا دو تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا امت کو تعلیم دینے کے لیے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اب ظہر کی نماز میں قراءۃ آہستہ ہوتی ہے جہر سے نہیں ہوتی عصر کی نماز میں قراءۃ آہستہ ہوتی ہے جہر سے نہیں ہوتی لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ظہر کی نماز میں ویسمع الآیۃ احیانا صحابی فرماتے ہیں کبھی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک دو آیتیں بلند آواز سے سنا دیتے۔ اب ظہر کی نماز میں قراءۃ تو آہستہ ہوتی ہے کبھی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے پڑھ لیتے یہ بتانے کے لیے ان مقامات پر میں یہ تلاوت کرتا ہوں۔

صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 105

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آمین کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے پڑھ لیتے مقصود تعلیم تھی، یہ

بتانے کے لیے کہ ان مقامات پر یہ لفظ آمین میں کہتا ہوں۔ اپنے عمل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا۔

اعتراض

اور ایک بڑی معروف حدیث جو بطور ایک اعتراض کے پیش کی جاتی ہے۔
جی امام بخاری نے باب قائم کیا ہے باب جھر الامام فی التآمین کہ نماز میں آمین بلند آواز سے پڑھنی چاہیے، اور حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اس کتاب میں کئی ایک احادیث لائے ہیں ان میں سے ایک ہے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی، ایک ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور اسی طرح یہ حضرت عطاء کا قول لائے ہیں کہتے ہیں اس سے امام بخاری جہر ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

جواب

سوال یہ ہے کہ ان سے جہر ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ نمبر ایک حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ترجمۃ الباب قائم فرماتے ہیں اور اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے آگے حدیث مبارک نقل کی ہے امام بخاری فرماتے ہیں باب جھر الامام بالتامین کہ امام آمین بلند اواز سے کہے پہلی بات کہ قال عطاء آمین دعاء یہ ترجمۃ الباب کا حصہ ہے "عطاء نے کہا آمین دعا ہے" تو دعا کہنے سے کیا آمین کا جہر ثابت ہو جاتا ہے؟عطاء یہ تو کہتے ہیں کہ آمین دعا ہے یہ تو نہیں کہ اس کے اندر جہر بھی ہے۔
دوسری بات آگے ترجمۃ الباب میں لائے ہیں۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا اثر آگے ترجمۃ الباب میں لائے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اثر پھر ترجمۃ الباب میں لائے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر، پھر اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ ایک حدیث مبارک لائے ہیں جھر الامام بالتامین کے تحت اب ذرا توجہ سے

بات سمجھنا۔

صحیح بخاری کا مسئلہ آپ کے سامنے حل ہو جس کو عموماً لوگ شد و مد کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ دیکھو جی امام بخاری کی صحیح بخاری میں بلند آواز سے آمین پڑھنے کی دلیل موجود ہے۔

نمبر ایک، کہتے ہیں باب جھر الامام بالتامین قال عطاء آمین دعاء کہ عطاء نے آمین کو دعا کہا اس سے آمین کا جہر ا ہونا تو ثابت نہ ہوا۔ جب کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ینادی الامام لا تفتنی بآمین اگر امام نے میرے آنے سے پہلے نماز شروع کر دی ہے تو امام آمین مجھ سے پہلے نہیں کہے گا میں بھی آمین کہہ لوں گا تو اس سے آمین کا جہر کیسے ثابت ہوا حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں قال ابن عمر لا یدعه کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کبھی بھی آمین کو چھوڑا نہیں کرتے تھے اس سے آمین کا جہر کیسے ثابت ہوا؟

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر

اب ایک اثر رہ جاتا ہے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا اس سے پہلے ذرا حدیث سن لیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث امام بخاری لائے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا امن الامام فامنوا کہ جب امام آمین کہتے تو تم بھی آمین کہو فانه من وافق تامینه تامین الملائکة غفرله ماتقدم من ذنب جس آدمی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول آمین نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہتے اب بتاؤ اس سے جہر کیسے ثابت ہوا؟ ہم بھی کہتے ہیں امام جب

آمین کہے تم بھی آمین کہو اگر ملائکہ کے موافق تمہاری آمین ہو گئی، اب ملائکہ کی موافقت کیا ہے؟ کبھی آپ نے آج تک ملائکہ کو جہر سے آمین کہتے سنا؟ ملائکہ کی آمین بھی تو آہستہ ہے۔ تو ملائکہ کی آمین کے ساتھ تو موافقت یہی ہو گی کہ ملائکہ کی آمین آہستہ ہے تو ہماری آمین بھی آہستہ ہو اکٹھے آمین ہو گی تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اثر ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا جواب

اب ایک اثر ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کو پیش کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں امن ابن زبیر فمن وراءہ حتی ان للمسجد للجۃ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جو مقتدی تھے انہوں نے آمین کہا یہاں تک کہ مسجد میں گونج پیدا ہو گئی یہاں بھی جہر کا لفظ نہیں تھا صرف لفظ گونج سے استدلال کیا۔ مگر دو جواب یہ ذہن نشین فرمالیں۔

جواب اول

ایک حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے اثر کو بغیر سند کے ذکر کیا ہے یہاں پر سند قطعاً موجود نہیں ہے۔ آپ کوئی جملہ پیش کریں اور اس کی سند ضعیف ہو غیر مقلدین شور مچادیں گے کہ تمہاری سند ضعیف ہے۔ اور وہ جملہ پیش کریں اور بغیر سند کے پیش کریں آپ کو بھی حق حاصل ہے ناں کہ پوچھیں کہ بے سند بات نہ کرو باسند بات کرو۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بات پیش کی ہے مگر امام بخاری رحمہ اللہ نے بغیر سند کے پیش کی ہے۔ لہذا اس کو غیر مقلدین اپنے حق میں پیش نہیں کرسکتے۔

جواب دوم

اس کی سند مصنف عبد الرزاق کے اندر موجود ہے مگر اس سند کو غیر

مقلدین اپنے حق میں پیش نہیں کرسکتے۔وجہ یہ ہے کہ طبقات المدلسین میں عبدالرزاق کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ مدلس ہیں۔ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ عبدالرزاق یہ مدلس ہے اور فتح المبین صفحہ 45 جو طبقات المدلسین کا حاشیہ ہے کہتے ہیں قال تشیع تغیر بقول تمہارے یہ شیعہ بھی تھا بقول تمہارے ان کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا اور مدلس تھا۔ تمہارے مسلک کے مطابق مدلس کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی امام بخاری رحمہ اللہ بغیر سند کے لائے ہیں اور جہاں پر سند موجود ہے تمہارے اصول کے مطابق ان کی روایت کو پیش نہیں کیا جاسکتا۔

اس لیے بہتر یہ ہے کہ آدمی قرآن کریم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ، خلفائے راشدین کے عمل اور تابعین کے فتوے کے مطابق نماز میں امام کے پیچھے ہو یا امام بن کے نماز پڑھا رہا ہو یا اکیلا نماز پڑھ رہا ہو ہر حال میں آمین آہستہ کہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو ادب اور آداب کے ساتھ آمین آہستہ کہتے ہوئے نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

برزخ کیا ہے

بمقام: پیر محل، ٹوبہ ٹیک سنگھ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ با اللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ

اما بعد فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ

سورۃ السجدہ آیت 23

عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا نبیاء احیاء فی قبورھم یصلون

مسند ابو یعلی موصلی 658

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید۔

تمہید

میرے نہایت واجب الاحترام دوستو بزرگو مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو اور بھائیو، اس کائنات میں ایک ذات کا نام خالق ہے اور خالق کے ماسوا کا نام مخلوق ہے۔ اللہ رب العزت کی ذات کائنات کی خالق ہے اور اس کائنات میں اللہ کے ماسوا جس قدر اشیاء موجود ہیں یا

موجود ہوں گی ان کا نام مخلوق ہے۔

مخلوقات میں سے نوری مخلوق بھی ہے جنہیں ملائکہ کہتے ہیں۔ مخلوقات میں سے ناری مخلوق بھی ہے جسے جنات کہتے ہیں۔ مخلوق میں سے ارضی مخلوق بھی ہے جنہیں بشر کہتے ہیں۔ مخلوقات میں سے نباتات، جمادات اور حیوانات بھی موجود ہیں۔

وجود انسانی کی برکت

لیکن مخلوقات میں اللہ نے جس قدر اس کائنات میں مخلوقات کو وجود بخشا ہے ان میں اصل ایک حضرت انسان کی ذاتِ گرامی ہے اور باقی جس قدر مخلوقات کو اللہ نے وجود بخشا ہے، اللہ رب العزت قرآن کریم میں اعلان فرما رہے ہیں هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا میں نے زمین میں جس قدر چیزیں پیدا کیں ان کو وجود میں نے تمہارے لیے دیا ہے۔

سورۃ البقرہ آیت 29

وجود انسانی کا مقصد

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

سورۃ الذاریات آیت 56

اور انسان تجھے میں نے اپنے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ نے انسان کو وجود دیا ہے تاکہ انسان سجدہ اللہ کو کرے۔ وجود انسان کو دیا تاکہ گھٹنے اللہ کے سامنے ٹیک لے، انسان کو اللہ نے وجود دیا ہے کہ انسان اس دنیا میں اللہ کی مان کر زندگی گزارے۔ لیکن اللہ نے اس کائنات میں جس قدر مخلوقات پیدا کی ہیں ان کو اللہ نے انسان کا خادم بنایا، انسان کے لیے پیدا کیا۔ اسی لیے اللہ قرآن کریم میں

اعلان فرماتے ہیں لو یوا خذاللہ الناس بما کسبوا اگر اللہ بداعمالیوں کی وجہ سے انسان پر عذاب بھیج دے۔

اللہ پھر اس زمین پر جانوروں کو باقی نہیں رہنے دیتے۔ لوگ کہتے ہیں گناہ انسان نے کیا تھا رب نے جانوروں کو فنا کیوں کیا ہے؟ اللہ کے بندے جانور تو انسان کے لیے تھے جب اس بستی پر انسان نہیں تو جانور کا فائدہ کیا ہے؟

اللہ رب العزت نے سورج کو وجود دیا ہے، اللہ نے چاند کو وجود دیا ہے، اللہ نے آسمانوں کو وجود دیا ہے، اللہ نے کائنات میں پہاڑ اور دریا کو وجود دیا ہے، مگر ان کا وجود اس وقت تک ہے جب تک اس کائنات میں انسان رہے گا اور انسان بھی اللہ اللہ کرنے والا رہے گا۔ جب اللہ کا نام لینے والا انسان نہیں ہو گا تو اللہ انسان کے وجود کو مٹانے کا فیصلہ کر لیں گے۔ پھر سورج مشرق کی بجائے مغرب سے، پھر سورج کا چکر بدل جائے گا۔ اللہ سورج کو فنا کر دیں گے، اللہ اس چاند کو فنا کر دیں گے اللہ پوری کائنات کے نظام کو ختم کر دیں گے۔ کیوں؟ یہ نظام تھا جو انسان کے لیے۔ کبھی اللہ اگر کسی علاقے میں (اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے) اگر انسان ابتلاء کا شکار ہو یا انسان پر واقعۃً عذاب آجائے اور اللہ جانور کے وجود مٹا دیں تو کم عقل لوگ اعتراض یہ کرتے ہیں:

اعتراض

گناہ انسان نے کیا، جانور کا کیا قصور تھا کہ اس کو مٹا دیا گیا؟

جواب

میں کہتا ہوں جب قیامت آئے گی اللہ انسان کو فنا کرنے کا ارادہ کریں گے پھر تو چاند نہیں بچے گا چاند کا قصور کیا ہے؟ سورج نہیں بچے گا سورج کا قصور

کیا ہے؟ بات قصور کی نہیں ہے جب سورج کے وجود کا مقصد ختم ہو گیا اب سورج کو کائنات میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سبب اصلی اور سبب ظاہری

اللہ رب العزت نے انسان کو وجود دیا ہے اس کے دو سبب ہیں ایک سبب اصلی ہے اور ایک سبب ظاہری ہے۔ علماء کی زبان میں کہتے ہیں اللہ نے کائنات کو وجود دیا ہے ایک اس کی علت ہے ایک اس کا سبب ہے۔ مگر علت اور سبب کو چونکہ عوام علمی زبان میں نہیں سمجھتے میں نے اس لیے کہا اللہ نے وجود دیا ہے۔ ایک سبب اصلی ہے اور ایک سبب ظاہری ہے۔ اگر کوئی پوچھے سبب اصلی کیا ہے؟ ہم کہیں گے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تاکہ انسان عابد بن کر اس دنیا میں رہے۔

اگر کوئی پوچھے سبب ظاہری کیا ہے؟ اللہ نے کائنات کو وجود کیوں بخشا ہے؟ ہم کہیں گے اللہ نے اپنے پیغمبر کی ذات کی خاطر بخشاہے۔ اگر اللہ کائنات میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو وجود دینے کا ارادہ نہ کرتے اللہ کائنات میں جنت کو وجود نہ دیتے۔ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وجود دینے کا ارادہ نہ کرتے اللہ کائنات میں جنات کو وجود نہ دیتے۔ اگر اللہ پیغمبر کو وجود دینے کا ارادہ نہ فرماتے اللہ ملائکہ حور غلمان کو وجود نہ دیتے۔ ایک سبب اصلی وہ انسان کا عبادت کرنا ہے، ایک سبب ظاہری وہ پیغمبر کا مبارک وجود ہے۔

سبب اور مقصد میں فرق

مجھے ایک شخص نے کہا کہ تم نے کہا کہ اللہ نے کائنات کو اس لیے پیدا کیا کہ نبی کو پیدا کرنا تھا۔ اللہ قرآن میں کہتا ہے ہم نے انسان کو عبادت کے لیے

پیدا کیا ہے تم کہتے ہو نبی کی وجہ سے پیدا کیا۔ میں نے کہا آپ کے شہر میں میں آیا اگر تم مجھ سے پوچھو کہ مولانا ہمارے شہر مثلاً پیر محل میں کیوں آئے؟ تو میں کہوں گا بیان کرنے کے لیے، اگر پوچھو کیوں آئے تو میں کہوں گا تقریر کرنے کے لیے، اگر کوئی اور مجھے فون کر کے پوچھے کہ مولانا پیر محل میں کیوں آئے تو میں کہوں مجھے پیر محل میں مثلاً مفتی عابد سلیم نے دعوت دی ہے۔ تم کہو گے عجیب بات ہے کبھی کہتا ہے بیان کرنے کے لیے کبھی کہتا ہے جی فلاں نے دعوت دی ہے۔ میں کہتا ہوں اس پیر محل میں آنے کی وجہ وہ تو میرا بیان کرنا ہے۔ اور آنے کا سبب وہ اس شخص کا وجود ہے جس نے مجھے دعوت دی ہے۔ آیا تو میں بیان کے لیے تھا لیکن آنے کا سبب اس داعی کا وجود بنا ہے۔ ہم آئے تو کائنات میں عبادت کے لیے تھے مگر آنے کا سبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک بنا ہے۔

مثال

میں نے کہا اگر پھر بھی تمہیں بات سمجھ میں نہ آئے تو میں یوں کہتا ہوں۔ کیونکہ لوگوں نے کہا نہیں نہیں ہم اس بات کو نہیں مانتے رب نے پیدا کرنا ہی تھا، اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تب بھی کرنا تھا۔ میں نے کہا پھر میں ایک مثال اور دے کر بات سمجھانا چاہتا ہوں، اگر تمہاری کوئی شخص دعوت کرے اور دعوت پر ہرنی کا گوشت پیش کر دے، اگر دعوت کرے اور اس میں دیسی مرغ دیسی گھی میں پکا کر پیش کر دے اور تم مرغ اڑاؤ اور وہاں سے چل دو اور اس کا شکریہ بھی ادا نہ کرو ایسا تو نہیں کر سکتے ناں! لیکن کم عقل مہمان اور کم علم مہمان بلکہ دوسرے لفظوں میں یوں کہو بد دماغ مہمان کہے گا ارے شکریہ کس بات کا۔ اللہ نے اس کے گھر میں ہمارا رزق لکھا تھا ہم نے کھا لیا اللہ نہ لکھتے ہم کھانے کے لیے نہ آتے۔

اس میں اس کا کون سا کمال ہے! میں نے کہا اچھا اگر تم دس دن بعد پھر اس کے گھر جاؤ اور تمہیں کھڑے ہو کر سلام بھی نہ کرے تم اس کے گھر جاؤ اور تمہیں مشروبات بھی پیش نہ کرے، تم اس کے گھر جاؤ اور تمہیں چائے کی پیالی بھی پیش نہ کرے اسی طرح بھوکے تم واپس آؤ پھر دس دن بعد پھر تمہیں بلائے تو تم جانے کے لیے تیار نہیں ہوگے۔

لوگ پوچھیں گے کیوں نہیں جاتے؟ آپ کہو گے ناں اس لیے نہیں جاتا یار کیسا میزبان ہے ایک کپ چائے بھی نہیں پلا سکتا تھا، یہ کیسا میزبان ہے ارے ایک بوتل بھی 15 روپے کی نہیں پلا سکتا، یہ کیسا میزبان تھا ہمیں بیٹھنے کے لیے کرسی نہیں دے سکتا تھا اس میزبان کے پاس جانے کا فائدہ کیا؟ تو پھر میں پوچھ سکتا ہوں ناں کہ اسی میزبان نے اگر دس دن پہلے تمہیں دیسی گھی میں دیسی مرغ بھون کر کھلایا تو تم نے کہا کہ اس کا کیا کمال ہے رب نے رزق لکھا تھا ہم آگئے رب نہ لکھتا تو نہ آتے۔ تو رب نے لکھا تھا اس نے کھلایا تمہیں خوشی نہیں ہوئی، آج رب نے نہیں لکھا تو اس نے نہیں کھلایا تو پھر جناب کا موڈ کیوں بدل گیا ہے۔ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج گئے ہیں۔ اللہ کے پیغمبر نے اعلان کیا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جو انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا۔

ترمذی باب الشکر لمن احسن الیک ص339

ارے تجھے کہنا تو یہ چاہیے تھا کہ اس شہر میں رزق میرے رب نے لکھا تھا لیکن ذریعہ تجھے بنا دیا، رب اور کسی کو بھی بنا سکتا تھا لیکن رب نے تجھے بنا دیا میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تو جس طرح رب نے اگر میرا اور آپ کا رزق لکھ دیا

لیکن جس میزبان کو اللہ سبب بنائے اس میزبان کا شکریہ ادا نہیں کرتے؟ اللہ نے وجود ہمیں دیا یہ ہمارے مقدر میں لکھا تھا لیکن سبب پیغمبر کو بنادیا۔ ہم اللہ کو بھی محسن مانتے ہیں کہ اللہ تو نے وجود دیا، ہم پیغمبر کو بھی محسن مانتے ہیں جو ہمارے دنیا میں آنے کا سبب بنا ارے وہ بھی ٹھیک ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے۔

ہر حال میں معبود تو ہی

میں اس کی ایک اور مثال دیتا ہوں اللہ نے قرآن میں حکم دیا وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ارے تم نے عبادت اللہ کے علاوہ کسی اور کی نہیں کرنی اور تم نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔

اسراء آیت 23

تو میں آپ سے پوچھتا ہوں اگر اللہ صحت دے تو اللہ کی عبادت کریں گے اگر اللہ صحت چھین لے عبادت تب بھی کریں گے۔ اللہ اولاد دے تب بھی عبادت کریں گے اللہ اولاد واپس لے لے تب بھی عبادت کریں گے۔ اللہ دولت عطا کرے عبادت تب بھی کریں گے اللہ دولت واپس لے لے عبادت تب بھی کریں گے کیوں؟

ہر حال میں مقام ادب ہے

ہم عبادت اس لیے نہیں کرتے کہ رب نے صحت دی ہے اگر صحت دے دے تب بھی سجدہ اس کو، اگر مرض دے تب بھی سجدہ اسی کو۔ اللہ دولت دے دے تب بھی سجدہ اسی کو، اللہ فقیر بنادے تب بھی سجدہ اسی کو۔ اللہ اولاد دے دے تب بھی سجدہ اسی کو، اللہ اولاد لے لے تب بھی سجدہ اسی کو۔ کیوں کہ وہ خالق ہے۔ اور جو ماں باپ تیرے وجود کا ذریعہ بنے ہیں اگر تیرا باپ نماز

پڑھے تب بھی والد کا ادب ہے اگر نماز چھوڑ دے تب بھی والد کا ادب ہے۔ تیرا باپ چہرے پر داڑھی رکھ لے تب بھی باپ کا ادب ہے۔ تیرا باپ خدا نہ کرے داڑھی منڈا دے تب بھی ادب ہے۔ اگر ماں رات کو تہجد پڑھے تب بھی ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ اگر ماں خدا نہ کرے بدکار ہو تب بھی تیری جنت تیری ماں کے قدموں تلے ہے۔ ارے والدین کا ادب یہ ایمان کی وجہ سے نہیں ہے والدین کافر ہوں ادب تب بھی تیرے ذمے ہے۔ والدین بدکردار ہوں تب بھی ادب تیرے ذمے ہے۔ کیوں؟ اللہ صحت دے عبادت تب بھی اس کی اللہ صحت نہ دے عبادت تب بھی اسی کی ہے۔ اگر والدین نیک ہوں تب بھی ادب ہے والدین بدکردار ہوں تب بھی ادب ہے۔ وجہ یہ ہے مجھے اور تجھے وجود ملا ہے۔ ایک اس کا سبب اصلی ہے وہ میرے اللہ کا فیصلہ ہے۔

اور ایک سبب ظاہری ہمارے والدین کا وجود ہے۔ اللہ کا فیصلہ نہ ہوتا مجھے تجھے وجود نہ ملتا اگر والدین ذریعہ نہ ہوتے وجود تب بھی نہ ملتا۔ اللہ میرے اور تیرے وجود کا سبب اصلی ہے اور تیرے اور میرے والدین ہمارے دنیا میں آنے کا سبب ظاہری ہیں۔ بالکل اسی طرح عبادت تیرے اور میرے آنے کا سبب اصلی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تیرے اور میرے آنے کا سبب ظاہری ہے۔ (نعرے)

تیرے لیے ہے وجود ملائک

میں بات سمجھا رہا ہوں اللہ نے وجود دیا اصل مقصد عبادت تھا اور جو وجود کا سبب بنے ہیں خاتم الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے، میں کہتا ہوں اللہ خالق ہے اور باقی ماسوا اللہ کے ساری مخلوق ہے۔

توجہ کریں۔۔۔اور مخلوق میں ملائکہ بھی ہیں اور مخلوق میں جنات بھی ہیں مگر کبھی تم نے غور کیا اللہ نے ملائکہ کو کیوں بنایا، اللہ نے ملائکہ کو اسی لیے بنایا ہے اللہ قرآن میں کہتا ہے کراماً کاتبین تیرے کندھے پر موجود ہیں تیری نیکی لکھنے کے لیے، تیرے کندھے پر موجود ہیں تیرا گناہ لکھنے کے لیے۔ ملائکہ خدا نے کیوں بنائے؟ فرمایا لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ میں نے ملائکہ بنائے ہیں ارے تیری حفاظت کے لیے۔

سورۃ الرعد آیت 11

اللہ تو نے ملائکہ کیوں بنائے ہیں؟ ارے تیرے لیے آسمان سے بادل برسانے کے لیے۔ اللہ ملائکہ تو نے کیوں بنائے ہیں؟ ارے بندے تیرے لیے ہواؤں اور ان دریاؤں کا نظام چلانے کے لیے۔ تو رب نے نوری مخلوق کو وجود بخشا ہے تیری خدمت کے لیے۔

مخلوق کی دو قسمیں

پھر میں یہ بات کہہ سکتا ہوں ناں ایک تو کائنات میں ذاتِ خالق ہے اور خالق کے ماسوا یہ پوری کائنات مخلوق ہے اور مخلوق کی دو قسمیں ہیں ایک کا نام مخدوم ہے اور ایک کا نام خادم ہے۔ اگر بشر کو دیکھے گا یہ مخدوم ہے اگر جبرائیل کی قسم کو دیکھے گا تو یہ خادم ہے اگر نباتات کو دیکھے گا تو یہ خادم ہے۔ اگر ابلیس کی قسم کو دیکھے گا تو یہ خادم ہے۔ رب کہتا ہے انسانو! تم نے کبھی غور کیا؟ جبرائیل نہیں کہہ سکتا محمد ہم میں سے ہیں ارے جبرائیل نہیں کہہ سکتا کہ محمد ہم میں سے ہیں۔ حور و غلمان نہیں کہہ سکتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں، ارے جنات نہیں کہہ سکتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں۔

لیکن انسان کہتا ہے رب نے قرآن میں اعلان کیا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ انسانو! تمہیں مبارک ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے ہیں۔

سورۃ التوبہ آیت 28

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ اے ایمان والو تم شکر میرا ادا کرو کہ میں نے جس جنس سے تمہیں بنایا میں نے اسی جنس میں اس کائنات کی سب سے بڑی شخصیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔

سورۃ آل عمران آیت 164

ارے نوری نہیں کہہ سکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں، ناری نہیں کہہ سکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں، نباتات نہیں کہہ سکتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں، اگر کہہ سکتا ہے تو انسان کہہ سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں۔

اعلیٰ مقام بشریت میں ہے

انسان مخدوم ہے اور ملائکہ خادم ہیں، ارے میں کہتا ہوں کہ نبی نعوذ باللہ ناری مخلوق نہیں وہ تو خادم ہے نبی نباتات میں سے نہیں وہ تو خادم ہے۔ نبی جمادات میں سے نہیں وہ تو خادم ہے نبی نوری مخلوق نہیں وہ تو خادم ہے۔ نبی بشر مخلوق ہے کیونکہ بشر مخدوم ہے۔ نبی کو بشر مان یہ مخدوم ہے، نبی کو نور نہ مان وہ خادم ہے۔ اگر تو نے نور مانا مقام گھٹتا ہے اگر بشر مانا مقام بڑھایا ہے۔ (نعرے) تم نے پیغمبر کا مقام سمجھا نہیں ہے۔

اب میں اگلی بات کہتا ہوں ایک بات تو ذہن میں رہنی چاہیے ناں۔ میں کہتا ہوں ایک طرف جبرائیل ہے وہ نوریوں کا سردار ہے اور ایک طرف حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ صرف بشر کے سردار نہیں یہ صرف نور کے سردار نہیں یہ پوری کائنات کے سردار ہیں۔

برکت اور کثرت

توجہ رکھنا اللہ نے اس کائنات میں ایک پیغمبر کو سیر کروانے کے لیے جو سب سے بلند مقام تھا اس کا اہتمام کیا ہے۔ نبی گئے ہیں سیر کرنے اللہ نے حکم دیا ہے سیر کرنے کا۔ اب اللہ نے ایک براق بھیجی وہ بھی جنت سے آئی ہے پیغمبر کی خادم بن کر۔ جبرائیل جنت کے اوپر سے آیا وہ بھی نبی کا خادم بن کر۔ نبی مخدوم تھے جبرائیل خادم ہے نبی مخدوم ہے، براق خادم ہے۔ ارے جنت نبی کے قدموں پر سو بار قربان کردوں۔ اللہ کی قسم پیغمبر تو مخدوم ہے، جنت بھی خادم ہے پیغمبر مخدوم ہے جبرائیل بھی خادم ہے۔

جبرائیل پیغمبر کے پاس آیا ادھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے ہیں جبرائیل آیا پوچھا کہ جبرائیل کے پر کتنے ہیں جواب آیا 600(چھ سو) ارے پر کتنے بڑے ہیں؟ تمہیں جواب ملے گا، مشرق مغرب کو ڈھانپ لے گا۔ پوچھو پیغمبر کے بازو کتنے ہیں؟ تمیں جواب ملے گا دو۔ اگر پوچھا جائے پیغمبر کے بازو کتنے بڑے ہیں؟ تو جواب ملے گا جبرائیل سے چھوٹے ہیں، جبرائیل کے بازو زیادہ بھی ہیں جبرائیل کے بازو بڑے بھی ہیں۔ ہمارے پیغمبر کے بازو دو ہیں اور بازو چھوٹے بھی ہیں۔

مگر دونوں میں فرق یہ ہے ارے وہ بازو خادم کے ہیں اور یہ بازو مخدوم

کے ہیں۔ پھر مجھے کہنے دیں جبرائیل چھ سو لے کر آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو بازؤوں کو لے کر گیا ہے۔ ادھر چھ سو ہیں ادھر دو ہیں اور ان میں فرق یہ ہے کہ جبرائیل چھ سو رکھتا ہے مگر وہ کثرت والے ہاتھ ہیں پیغمبر دو رکھتے ہیں مگر وہ برکت والے بازو ہیں۔

برکت اور کثرت میں فرق

ارے کثرت اور برکت میں فرق یہ ہے۔ کہ اگر تیرے پاس دو روٹیاں موجود ہوں اگر دس روٹیاں موجود ہوں اور ایک آدمی کھائے اور پیٹ نہ بھرے ہم کہہ دیں گے کثرت والی روٹیاں ہیں اور اگر ایک روٹی موجود ہو دس آدمی کھائیں اور پیٹ بھر جائے ہم کہہ دیں گے برکت والی روٹیاں موجود ہیں۔ برکت اور کثرت میں فرق یہ ہے اگر چیز زیادہ ہو اور فائدہ تھوڑا ہو اسے کثرت کہتے ہیں۔ اگر چیز تھوڑی ہو اور فوائد زیاہ ہوں اسے برکت کہتے ہیں وہ چھ سو کثرت والے لے کر آیا یہ دو برکت والے لے کر گیا۔ ارے نوری کے چھ سو پروں نے رب کعبہ کی قسم کائنات میں وہ کام نہیں کیا جو اس بشری مخلوق کے سرتاج کے دو بازؤوں نے کام کیا۔

ہمیں فخر ہے تیری اقتدا پر

اسی بات پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا تم سمجھتے نہیں ہو ہم نے کہاناں بشر غلط فہمی ہوئی کیوں ہم نے سمجھا کہ بشر تو ہم جیسے ہیں۔ پھر اعتراض پیدا ہوا اشکالات پیدا ہونے لگے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ جن کے ہم مقلد ہیں اللہ ہمیں ان کی تقلید پر رہنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اور جو نہیں سمجھتے اللہ ان کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مقلد بننے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کائنات کے بہت بڑے آدمی تھے (پھر کھسر پھسر نہیں کرنی میری بات کو سمجھو) میں آپ سے کئی بار عرض کر چکا ہوں کہ میں وہ پیشہ ور خطیب نہیں ہوں کہ جس نے دو چار ہزار روپے پر بیان کرنا ہوتا ہے، میں نے اپنا مسلک عقیدہ بیان کرنا ہے۔ میں دلائل بھی دوں گا اور جرأت کے ساتھ بیان کروں گا ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ اللہ کا شکر ہے ہم اپنے موقف پر دلائل بھی رکھتے ہیں اور جرأت بھی رکھتے ہیں اس لیے میں کئی بار یہ کہتا ہوں اگر کسی کا بیان سننے کو دل نہ کرے آرام کے ساتھ اٹھے اور اپنے گھر چلا جائے اپنا وقت ضائع نہ کرے۔

اگر امام سے چڑ ہے تو تمہیں مبارک ہو ہمیں امام سے محبت ہے ہمیں مبارک ہو۔ ہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے خادم ہیں انہوں نے کام کیا اور دنیا میں مقام پیدا کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردوں کا شاگرد ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردوں کا شاگرد ہے۔ ارے اگر سورج نکلے اور سورج کو دیکھ کر تم سورج پر بھونکنا شروع کر دو تو سورج کی شان میں فرق پیدا نہیں ہوتا۔ اگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تذکرے ہوں کسی کے پیٹ میں مروڑ اٹھے تو قصور ہمارا نہیں ہے تمہیں اپنے پیٹ کا علاج کرانا چاہیے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اللہ انکی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اللہ ہمیں ان کی تقلید پر جمارہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عقیدہ بشریت اور امام اعظم

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بڑی عجیب بات کی ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

محمد بشر لیس کالبشر

الیاقوت حجر لیس کالحجر

فرمایا ایک پتھر وہ بھی ہے جس سے تم نے سڑک بنائی ہے ارے ایک پتھر وہ بھی ہے جسے تم نے اپنی بیٹھک میں لگایا ہے۔ ایک پتھر وہ بھی ہے جو کہیں مسجد کے محراب میں لگا ہے اور ایک پتھر وہ بھی ہے جو بیت اللہ میں لگا ہے اور ایک پتھر وہ بھی ہے جو حجر اسود کہلاتا ہے جسے تم بوسہ دیتے ہو۔ ارے ہیں تو سارے پتھر ناں! لیکن پتھر اور پتھر میں فرق ہے۔ بشر اور بشر میں فرق ہے جس طرح پتھر اور پتھر میں فرق ہے بشر اور بشر میں فرق ہے۔

ہمارے نبی بڑی شان والے

توجہ رکھنا میں یہ کہہ رہا تھا کہ کائنات میں ایک خالق ہے اور باقی ساری ماسوا مخلوق ہے۔ مخلوق میں سے ایک خادم ہے اور ایک مخدوم ہے۔ انسان کو رب نے مخدوم بنایا۔ اللہ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں تو نے پیغمبر کو اس جنس سے بنایا اور پیدا کیا جو تو نے ہمیں عطا کر دی ہے۔ اللہ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں تو نے ہمیں اپنے پیغمبر کے کلمے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں اس مخلوق میں سے انسان مخدوم تھا اس مخدوم میں انسان کافر بھی ہے مومن بھی ہے اس میں پیغمبر اور نبی بھی ہیں۔ لیکن نبی سارے ہم مانتے ہیں کہ سارے برحق نبی اور مخدوم نبی ہیں اور مقامات والے نبی ہیں۔ لیکن ہمارے پیغمبر اور بقیہ انبیاء میں فرق یہ ہے باقی صرف نبی تھے اور ہمارے نبی نبی الانبیاء نبی ہیں۔

حیات کسے کہتے ہیں؟

اللہ نے کائنات میں انسان کو وجود دیا ہے ارے پہلے وجود نہیں تھا۔ انسان

عدم میں تھا، رب عدم سے وجود میں لایا تو یہ انسان جو پوری کائنات میں بکھرا پڑا تھا۔ اللہ نے جہاں سے اعضاء جمع کر کے انسان کے کچھ حصے کو ماں کی چھاتی میں جمع کر دیا کچھ حصے کو اللہ نے باپ کی پشت میں جمع کر دیا یہ ماں اور باپ ملے ہیں اللہ نے انسان کو وجود دیا ہے۔ انسان اس دھرتی میں آیا اب یہ ماں کے پیٹ میں ہے۔ انسان کو وجود ملا اس کے اندر روح آئی ہے رب نے زندگی عطا کر دی ہے اگر کوئی تم سے پوچھے تمہاری عمر کتنی ہے تم کہو گے چالیس سال میرے بیٹے کی عمر دس سال ہے لیکن جب یہ ماں کے پیٹ میں تھا یہ زندہ تب بھی تھا چار ماہ بعد رب نے زندگی دی ہے لیکن ماں کے پیٹ کی عمر کوئی شمار نہیں کرتا۔ اگرچہ تھا تب بھی وہ زندہ۔

انسان ماں کے پیٹ میں آگیا رب نے زندگی عطا کر دی ہے۔ یہ روح اور جسم ملے ہیں رب نے زندگی دے دی ہے۔ پہلے جسم نہیں تھا روح عالم ارواح میں موجود تھی کبھی کسی نے انسان کو زندہ نہیں کہا۔ بلکہ خالق قرآن میں کہتا ہے:

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

ارے تم رب کا انکار کیسے کر سکتے ہو، کیونکہ تم مردے تھے، رب نے تمہیں وجود دیا ہے۔

سورۃ بقرۃ آیت 28

ارے کس وقت؟ رب نے کہا تم عدم میں تھے تمہارا وجود نہیں تھا ارے روح تو موجود تھی لیکن رب نے زندہ نہیں کہا معلوم ہوا تنہا روح کا نام زندگی نہیں ہے۔ اللہ بشر کو وجود دے پھر اللہ روح عطا کر دے اور یہ روح جسم

میں دے اسے حیات کہتے ہیں۔

ظاہراً زندہ حقیقت میں مردہ

اللہ نے بدن کو ماں کے پیٹ میں لا کر ساتھ ہی روح عطا کر دی رب نے روح کا تعلق جوڑا۔ انسان کو ہم نے حیات کہہ دیا انسان دنیا میں آگیا یہ آنے والا انسان کافر بھی تھا دنیا میں آنے والا مومن بھی تھا دنیا میں آنے والا نبی بھی تھا۔ لیکن اگر آنے والا مومن نہیں تو زندہ ہونے کے باوجود اللہ کہتا ہے۔ **اومن کان میتاً فاحییناہ**

اگر دنیا میں آگیا روح موجود ہے جسم موجود ہے لیکن تب بھی رب کہتے ہیں یہ مردہ ہے کیا کہتے ہیں یہ کون ہے (سامعین: مردہ) حالانکہ مردہ نہیں زندہ ہے، یہ چلتا پھرتا وجود ہے دنیا میں چل پھر رہا ہے کھاتا بھی ہے پیتا بھی ہے۔ فرمایا نہیں نہیں یہ مردہ ہے کیا فرمایا؟ (سامعین: یہ مردہ ہے) کیوں وجہ؟

دلیل

اس پر میں بطور دلیل کے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ کی بات نقل کرتا ہوں جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ گئے ایرانیوں سے لڑنے کے لیے تو ایرانی جرنیل نے کہا کہ تم اپنا ایک آدمی بھیجو۔ حضرت خالد نے سعد بن ابی وقاص سے کہا میں جاتا ہوں کہا خالد تم دشمن کی چال سمجھو تنہا نہ جاؤ ادھر سات ہزار عیسائی عرب ہیں اور باقی ایرانی ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عجیب بات کی انہوں نے کہا امیر اگر امیر محترم سات ہزار بھی ہوں تو جانے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ فرمایا وہ سات ہزار ہیں تم اکیلے۔ کہا میں اکیلا ہوں تو زندہ ہوں وہ سات ہزار ہیں تو مردہ ہیں، پوچھا وہ کیسے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے

نبی نے اعلان نہیں کیا:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِی یَذْکُرُ رَبَّہُ وَالَّذِی لَا یَذْکُرُ رَبَّہُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ

اللہ کا نام لینے والا زندہ اللہ کا نام نہ لینے والا مردہ۔

صحیح بخاری باب من انتظر حتی تدفن

تو امیر محترم میں اللہ کا نام لیتا ہوں زندہ ہوں اور وہ سات ہزار مردے ہیں۔ فرمائیں سات ہزار مردے کیا ایک زندہ سے لڑ سکتے ہیں؟

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

امیر محترم نے کہا کہ خالد درجہ اسباب میں تم پھر بھی کچھ آدمی ساتھ لے کر چلے جاؤ۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سعد کو لیا سعد کو لے کر چلے گئے۔ ادھر جب ایرانی دربار میں پہنچے تو ایران کے جرنیل نے کہا ارے خالد کہاں سے آئے؟ فرمایا مدینہ سے۔ اس نے پوچھا اسلحہ؟ خالد نے کہا یہ ہمارے پاس تلواریں موجود ہیں اس نے کہا تم ان تلواروں سے لڑو گے؟ فرمایا تلواروں سے نہیں ان بازؤں سے لڑیں گے۔ جرنیل نے خالد سے پوچھا مدینہ سے لوگ آئیں گے؟ فرمایا نہیں، انہوں نے کہا مدینہ سے اسلحہ آئے گا فرمایا نہیں آئے گا، اس نے کہا تمارے مرکز سے جب کمک نہیں آئے گی خالد پھر ہم سے کیسے لڑو گے؟ آگے خالد کے جملہ نے اس کو تاریخ کے سینے میں محفوظ کر لیا۔

خالد بن ولید فرمانے لگے فرمایا مدینہ سے افراد نہیں آئیں گے مدینہ سے لوگ نہیں آئیں گے مدینہ سے اسلحہ نہیں آئے گا مدینہ سے کمک نہیں آئے گی، ادھر آسمان سے اترتی کمک کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ حضرت

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو جملہ کہا تاریخ نے رقم کرلیا۔ تو خالد نے کہا اللہ کا نام لینے والا زندہ جو اللہ کا نام نہ لے وہ مردہ ہے ارے جسم موجود ہے روح موجود ہے مگر شریعت کہتی ہے أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ اور جو مردے تھے ایمان کی دولت نہیں تھی ہم نے ایمان کی دولت عطا کر کے تمہیں حیات ایمانی عطا کر دی ہے۔

سورۃ الانعام آیت 122

عذاب وانعام میں برابر

آدمی دنیا میں آگیا آدمی کو زندگی مل گئی ہے آدمی کو رب نے جسم دیا ہے۔ آدمی کو رب نے روح دی ہے ارے روح اور جسم دونوں ملتے ہیں، رب نے کہا تم نے نیکی کرنی ہے دونوں مل کر نیکیاں کرتے رہے رب نے کہا تم نے گناہ نہیں کرنا، دونوں مل کر گناہ سے بچتے رہے۔ میرے اللہ نے فرمایا ہاں پھر تمہیں موت دوں گا اگر تم نے دنیا میں میری بات کو مانا اور تم نے نیک اعمال کیے تمہاری روح کا بھی حصہ ہے تمہارے بدن کا بھی حصہ ہے۔ مرنے کے بعد تمہاری روح کو بھی انعام دوں گا میں تمہارے بدن کو بھی دوں گا دونوں مل کر جو مجھے سجدے کرتے رہے۔ لیکن اگر کسی نے میری بات کو نہ مانا اور چوری کر گیا۔ تو روح کا بھی قصور تھا، بدن کا بھی قصور تھا پھر میں مرنے کے بعد تم دونوں کو عذاب دوں گا۔ کیوں؟ اس لیے کہ پھر تم دونوں نے اکٹھے جرم جو کیا ہے۔

روح اور جسم کی مثال

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ، اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے علامہ انور شاہ کشمیری دیوبند کے شیخ الحدیث تھے۔ بڑی عجیب مثال دی

ہے فرمایا روح اور جسم کی مثال تو ایسے ہے جیسے ایک آدمی لنگڑا جو چل نہیں سکتا ایک آدمی آنکھوں سے اندھا جو دیکھ نہیں سکتا۔ یہ دونوں مل کر چوری کرنے کے لیے گئے ہیں اندھا چل رہا ہے اور لنگڑا اس کے کندھے پر سوار ہے۔ اس لنگڑے نے چوری کی اور چوری کر کے واپس آگئے۔ پھر عدالت میں جائیں گے وہ صرف ایک کو سزا نہیں دے گی کہ چوری صرف اس نے کی ہے وہ صرف اندھے کو سزا نہیں دے گی یہ چل کر گیا تھا۔ ارے دونوں کو سزا دے گی، اندھے کو چلنے کی وجہ سے اور لنگڑے کو چوری کرنے کی وجہ سے۔ فرمایا بالکل اسی طرح ایک انسان کا بدن ہے ایک انسان کی روح ہے۔ ارے بدن کی مثال مثال ایسے ہے جیسے نابینا ہو اور روح کی مثال ایسے ہے جیسے لنگڑا ہو۔

اگر بدن میں روح نہ ڈالی جائے تو بدن چلتا نہیں اور اگر روح کو جسم کی سواری نہ دو تو روح نہیں پہنچ سکتی۔ اب انسان چل رہا ہے اس میں بدن جیسی سواری بھی ہے اور اس میں روح جیسا سوار بھی ہے۔ اب یہ دونوں مل گئے ہیں اگر جرم کیا ہے تو دونوں نے اکٹھا کیا ہے۔ بدن خود تو جا نہیں سکتا تھا اگر روح کی آنکھ نہ ہوتی اور روح تنہا پہنچ نہیں سکتی تھی اگر روح کی سواری نہ ہوتی۔ آدمی قبر میں گیا تو عقل بھی کہہ رہی ہے کہ عذاب و جزا ہو تو جسم اور روح دونوں کو ہونا چاہیے۔ اگر جزا دی جائے تب بھی دونوں کو اگر سزا دی جائے تب بھی دونوں کو۔

جنت کا باغ

آدمی مر گیا ہے اور مرنے کے بعد قبر میں چلا گیا ہے، اللہ نے روح کو لوٹا دیا ہے، اللہ کی طرف سے فرشتے نے پوچھا:

❖ من ربك بتا تیرا رب کون ہے؟

❖ من نبیك بتا تیرا نبی کون ہے؟

❖ ما دینك بتا تیرا دین کیا ہے؟

بندہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میرا دین اسلام ہے۔ جب جواب دے دیا پھر اللہ کی طرف سے فرشتہ اعلان کرتا ہے افرشوله من الجنة اس کو جنت کالباس دے دو، جنت کا بچھونا دے دو وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ اس کو جنت کا لباس دے دو۔ ارے اس کو جنت کالباس دے دو۔ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ جنت کی کھڑکی کھول دو۔ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا جنت کی خوشبو اس تک پہنچتی ہے پھر فرشتہ کہہ دیتا ہے نم کنومة العروس ارے آرام کی نیند کی سوجا یہ سوجاتا ہے۔

سنن ابی داود باب فی المسئلة عذاب القبر

ارے جنت کا لباس بھی ملا پھر اس کو جنت کا بچھونا بھی ملا اور جنت کی ہوائیں بھی ملی ہیں یہ حالت تو عام مومن کی ہے۔ عام مسلمان کی ہے۔ یہ قبر میں چلا گیا یہ قبر میں مردہ نہیں ہے قبر میں زندہ ہے مگر سویا ہوا زندہ ہے۔ مگر؟ (سامعین: سویا ہوا) کون؟ (سامعین: عام مومن)

روح پر تکلیف کی مثال

توجہ رکھنا! اگر کافر قبر میں ہے وہ بھی زندہ ہے مگر سویا ہوا وہ بھی زندہ مگر سویا ہوا۔ آپ نے کبھی سوتے وقت ڈراؤنا خواب دیکھا ہو (کدی ویکھیا اے؟) اللہ بچائے میں نے یہ تو نہیں کہا کہ آپ ضرور دیکھیں۔ اللہ بچائے کبھی آپ نے دیکھا کہ آدمی دس بیٹھے ہیں اور ایک آدمی سویا ہوا ہے اچانک گھبرا کر اٹھتا ہے۔ پوچھا کیا ہوا؟ کہتا ہے میرے پیچھے کتا لگ گیا ہے۔ خواب میں ہوتا ہے۔

کیا ہوا؟ کہتا ہے جی مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے میں ڈر گیا ہوں۔ اب دیکھیں اس کو سانپ ڈس رہا ہے مگر ہمیں نظر نہیں آرہا۔ اس کے پیچھے کتا بھونک رہا ہے ہمیں نظر نہیں آرہا بالکل اسی طرح قبر میں ہے، کیوں؟ اس کی وجہ یہ ڈسا جسم کو نہیں ہے ڈسا روح کو ہے یہ کتے نے ڈرایا جسم کو نہیں ہے بلکہ روح کو ہے۔ لیکن روح کا جسم سے چونکہ تعلق ہے ڈر روح کو لگا ہے ہے کانپا جسم ہے، ڈر روح کو لگا ہے تکلیف جسم کو ہوئی ہے۔

جمائی کا علاج

ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما احتلم النبی قط انما الاحتلام من الشیطان نبی کو کبھی خواب میں احتلام نہیں ہوا۔

الخصائص الکبری ج 1 ص120

اور نبی کو کبھی جمائی اور انگڑائی بھی نہیں آئی۔ جمائی جسے ہم اباسی کہتے ہیں۔ اس لیے ہمارے مشائخ نے یہ علاج تجویز کیا ہے اگر کسی آدمی کو جمائیوں کی بیماری ہو، آپ آج تجربہ کرکے دیکھیں اگر کسی کو جمائی آئی ہو منہ کھلنے لگے آپ صرف دل میں تصور کرلیں کہ نبی کو کبھی جمائی نہیں آئی۔ اس تصور کی وجہ سے جمائی فوراً ختم ہوجائے گی۔ آزمائش شرط ہے آپ خود تجربہ کرکے دیکھیں۔

یہ کوئی علاج ہے یا کیا ہے؟ یہ علاج ہے۔ غیر مقلد پوچھے یہ کونسی آیت میں ہے؟ کونسی حدیث میں ہے؟ یہ کیا ہے؟ علاج ہے۔ امراض کے علاج ہوتے ہیں تو علاج تو احادیث میں ضروری نہیں ہوتا کہ حدیث میں دوائیاں موجود ہوں وہ تو مشائخ بتائیں گے۔ ذرا توجہ رکھنا میں جو بات سمجھانا چاہتا ہوں۔

روح کے معاملہ کا بدن پہ اثر

یہ مسئلہ ہے شریعت کی بات ہے اس میں کوئی جھجکنے کی بات تو نہیں ہے۔ میں نے کہا نبی کو کبھی بھی خواب میں احتلام نہیں ہوا۔ لیکن غیر نبی کو ہوتا ہے ناں، توجہ ذرا غیر نبی کو؟ (سامعین: ہوتا ہے) اب اگر غیر نبی کو احتلام ہوا آپ بیٹھے ہیں آدمی سویا پڑا ہے اب وہ تنہا لیٹا ہوا ہے اٹھ کر کہتا ہے جی میں نے غسل کرنا ہے، پوچھو کیوں؟ کہتا ہے یار مجھے احتلام ہوا ہے۔ اب دیکھو یہ کام روح کے ساتھ ہے یا بدن کے ساتھ؟ بولیے ناں! لیکن غسل بدن نے کیا یا روح نے؟ کس نے کیا؟ تو تعلق روح کے ساتھ تھا لیکن اثر بدن پر ہوا یا نہیں؟

مثال اول

کبھی آدمی خواب میں ڈر جاتا ہے اور آدمی کے بدن سے پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ معاملہ روح کے ساتھ تھا لیکن اثر بدن پر ہے یا نہیں؟ جس طرح آدمی سویا ہوا ہو تو روح ڈر جاتی ہے لیکن اثر بدن پر رہتا ہے اگر روح نے عمل کیا ہے اور اس کا اثر بدن پر آیا ہے اگر روح نے اچھی چیز دیکھی ہے آدمی کے جسم کو راحت محسوس ہوئی ہے۔ کسی نے خواب میں دیکھا کہ سیر کر رہا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ گیا پکنک منا رہا تھا انہوں وہاں پر مرغی کو ذبح کیا پکانے لگے تو امی نے اٹھا دیا کہ بیٹا نماز کا وقت ہو گیا ہے بیٹا کہنے لگا امی تھوڑی دیر اور سونے دیتیں امی نے پوچھا بیٹا کیا ہوا؟ ابھی تو مرغی پکنے لگی تھی آپ نے مجھے اٹھا دیا۔

مثال دوم

اب دیکھو یہ بدن کو راحت محسوس ہو رہی تھی ناں۔ تو میں نے کہا آدمی سویا ہوا ہو تو حالات آدمی کی روح پر آتے ہیں، آدمی کا جسم محسوس کرتا ہے۔

اور اگر آدمی جاگ رہا ہو تو حالات آدمی کے جسم پر آتے ہیں مگر روح محسوس کرتی ہے۔ میں سمجھانے کے لیے مثال دیتا ہوں گرمی کے موسم میں آپ بازار جائیں گے بازار سے آپ مشروب خرید کر لائیں گے تو پوچھیں گے یار مشروب کون سا لائے؟ آپ کو جواب ملے گا جی میں روح افزا لے کر آیا ہوں۔ بیٹے پوچھیں گے ابا جی یہ روح افزاء جو شربت ہے یہ روح نے پینا ہے یا جسم نے؟ ابو جی کہتے ہیں جسم نے۔ تو پھر آپ کہتے ہیں ابو جی آپ روح افزا نہ لے کر آؤ آپ جسم افزا لے کر آؤ ناں آپ روح افزاء کیوں لے کر آئے؟ ارے پینا تو جسم نے ہے لیکن مزے روح بھی لیتی ہے۔

کیا موسیقی روح کی غذا ہے؟

کبھی تم نے سنا، آج کے دور میں یہ گندہ جملہ دنیا میں پھیل گیا اللہ ہمیں محفوظ رکھے لوگ کہتے ہیں جی موسیقی روح کی غذا ہے ارے بدبختو ہاں ہاں میں مانتا ہوں موسیقی روح کی غذا ہے مگر مومن کی روح کی نہیں کافر کی روح کی مگر مسلمان کی روح کی نہیں بلکہ بد کردار کی روح کی ہے۔ مومن کی روح کی غذا اللہ کا قرآن ہے مومن کی روح کی غذا پیغمبر پر پڑھا جانے والا درود پاک ہے۔ ارے مومن کی روح کی غذا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک تذکرہ ہے۔

مثال سوم

توجہ رکھنا: اگر کوئی تمہیں اللہ نہ کرے گالی دے گالی دینے والا شاگرد ہو تو استاد کہہ دے ارے تو بڑا بے حیا ہے۔ پوچھا کیا ہوا؟ تیری اس گالی کی وجہ سے میری روح تک بڑی تکلیف ہوئی ہے! اب دیکھو گالی کان نے سنی ہے لیکن دکھ روح کو ہوا ہے ارے اسی طرح اگر قرآن آدمی کے کان نے سنا اور مزہ روح

کو آیا ہے۔ تم نے شربت منہ سے پیا ہے اور مزہ روح نے لیا ہے۔

تو میں بات سمجھانا چاہتا ہوں اگر آدمی جاگ رہا ہو تو حالات بدن پر آتے ہیں لیکن اثر روح محسوس کرتی ہے اگر آدمی سو جائے تو حالات روح پر آتے ہیں اور اثر بدن محسوس کرتا ہے۔ آدمی قبر میں چلا گیا یہ قبر میں جاگ نہیں رہا یہ قبر میں سویا پڑا ہے وہ جب قبر میں سویا ہو گا فرشتے کہیں گے نم کنومة العروس ارے آج سو جا پہلی رات کی دلہن کی طرح، جب آدمی سو جائے تو آدمی کے حالات آدمی کی روح پر آتے ہیں لیکن بدن محسوس کرتا ہے ناں؟ ارے آدمی سویا ہوا تھا تم نے کہا کیا ہوا؟ یہ ڈر بھی رہا ہے تم نہیں دیکھتے، جو حالات روح پر آرہے ہیں اسی طرح قبر میں پڑا مردہ اگر اسی کو عذاب ہو رہا ہے تم نہیں دیکھتے، عذاب روح کو ہے مگر بدن محسوس کرتا ہے۔

اگر یہ جنت کا باغ بنا ہے ہم نہیں دیکھتے کیونکہ مزہ روح لے رہی ہے دونوں نے مل کر نماز پڑھی ہے تو مزے دونوں لوٹیں گے اگر جرم دونوں نے کیا ہے تو سزا دونوں کو ہو گی۔

یہ تیرے پراسرار بندے

ارے یہ معاملہ تو دنیا میں رہنے والے عام مومن کا تھا۔ لیکن اگر اللہ کے راستے میں جان دینے والا مومن ہے اللہ قرآن میں کہتا ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنۡ يُقۡتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمۡوَاتٌ بَلۡ أَحۡيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشۡعُرُونَ

سورۃ بقرۃ آیت نمبر 145

ارے مومنو! تم بھی قبر میں زندہ ہو لیکن اگر تم اللہ کی راہ میں چلے

گئے تمہارا بدن کٹ گیا، پوچھا اللہ! پھر کیا ہوا؟ فرمایا بدن کٹ گیا یہ قبر میں ہے اس کو تم مردہ نہیں کہنا بل احیاء ارے یہ تو زندہ ہے۔ اللہ! ہمیں تو پتہ نہیں چلتا۔ فرمایا لا تشعرون تمہیں شعور نہیں، تمہیں نہیں پتہ۔ عجیب بات ہے! تمہارے والد مسجد میں گئے ہیں، کپڑے سفید پہنے ہیں، غسل کرکے گئے ہیں، خوشبو لگا کر گئے ہیں، سجدہ کررہے تھے روح نکل گئی ہے، کیا کہیں گے مردہ یا زندہ؟ (سامعین مردہ) کیا کہیں گے؟ مردہ! یہ مجاہد گیا ہے جس کو گولہ ٹینک کا لگا ہے اور وجود کے ذرے بکھر گئے ہیں اللہ نے کہا مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے باپ سالم ہے جان سجدے میں نکل گئی ہے فرمایا مردہ، یہ جسم کٹ گیا فرمایا زندہ۔ اللہ ہمیں سمجھ نہیں آتی فرمایا لا تشعرون تم اس کو سمجھ سکتے بھی نہیں، تم اس کو سمجھ سکتے بھی نہیں ہو۔ توجہ ذرا! تم اس کو سمجھ سکتے بھی نہیں ہو۔

حیات دنیوی اور حیات برزخی میں فرق

میں دو باتیں کہتا ہوں ایک بات سمجھانے کے لیے۔ میں کہتا ہوں اللہ نے یہ جو فرمایا لا تشعرون تم سمجھ نہیں سکتے۔ معلوم ہوا ایک دنیا کی حیات ہے اور ایک قبر کی حیات ہے۔ دونوں میں فرق کیا ہے؟ توجہ رکھنا ارے دنیا کی حیات ظاہری ہے اور قبر کی حیات مخفی ہے۔ دنیا کی حیات نظر آنے والی اور قبر کی حیات نظر نہ آنے والی۔ جو حیات ظاہری ہو یہ شعور سے پتہ چل جاتا ہے اور جو حیات مخفی ہو یہ شعور سے پتہ نہیں چلتا یہ ایمان سے پتہ چلتا ہے۔

مثال

میں مثال دے کر بات سمجھاتا ہوں آپ توجہ رکھنا، اگر یہاں پر بالفرض میں مثال دے کر بات کہتا ہوں۔ اگر آدمی چل رہا تھا اور اس کے سامنے ایک

شیشے کا گلاس موجود تھا، گلاس میں دودھ تھا، اس کو ٹھوکر لگی اور گلاس ٹوٹ گیا تو تم یہ تو نہیں کہتے یار تو بڑا بے ایمان ہے۔ کیوں؟ تجھے نظر نہیں آتا یہ سامنے شیشے کا گلاس پڑا تھا۔ اس کو کوئی بے ایمان نہیں کہتا اس کو لوگ کہتے ہیں ارے تو اندھا ہے؟ تجھے گلاس نظر نہیں آتا؟ معلوم ہوا آدمی دنیا میں جو چیزیں دیکھتا ہے اس کا تعلق ایمان کے ساتھ نہیں ہے۔ دنیا کی حیات کو مانتا ہے آدمی آنکھوں سے دیکھ کر اور قبر کی حیات کو مانتا ہے ایمان کی وجہ سے۔ تو دنیا کی حیات کو اگر کوئی آدمی نہ مانے اسے بے ایمان نہیں کہہ سکتے اسے اندھا کہتے ہیں لیکن قبر کی حیات نہ مانے اسے اندھا نہیں کہتے اسے بے ایمان کہتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ دنیا کی حیات کو دیکھنا آنکھ کے ساتھ ہے اور قبر کی حیات کو ماننا ایمان کے ساتھ ہے۔ اس حیات کو دیکھنے کے لیے آنکھ چاہیے اگر آنکھ نہ ہو گی تو نظر نہیں آئے گا۔ قبر کی حیات کا تعلق آنکھ کے ساتھ نہیں ہے قبر کی حیات کا تعلق شعور کے ساتھ ہے۔ اس لیے اگر دنیا میں کوتاہی کرے گا تو لوگ کہیں گے اندھا ہے؟ تجھے نظر نہیں آتا؟ لیکن اگر قبر میں میت پڑی ہے کوئی آدمی کہے کہ مجھے نظر نہیں آتا تو یہ کہیں گے اندھا ہے؟ اور اگر وہ عذاب کو نہیں مانتا تو کہیں گے مان لے اگر وہ نہیں مانتا کہیں گے بے ایمان ہے! تو کیوں نہیں مانتا؟ اگر قبر کے عذاب کو نہ مانے اندھا نہیں کہیں گے بے ایمان کہیں گے۔ کوئی قبر کے ثواب کو نہ مانے اندھا نہیں کہیں گے بے ایمان کہیں گے۔ کیوں؟ میرے اللہ نے کہا تمہیں شعور نہیں ہے تمہیں سمجھ نہیں آسکتا میرے رب نے کہا تم مان لو۔ میں جملہ کہتا ہوں ارے سوال یہ ہے اللہ قبر کی زندگی کے بارے میں لا تشعرون کہ تمہیں شعور نہیں ہے۔ کیوں کہتا ہے؟

توجہ رکھنا! ارے ایک ہے دنیا کی زندگی جسے کہتے ہیں فانی زندگی ایک ہے موت کے بعد کی زندگی جسے کہتے ہیں باقی زندگی، لازوال زندگی۔ ارے دنیا کی زندگی میں رب نے شعور دیا یہ شعور فانی ہے رب نے دنیا کی زندگی دی یہ زندگی بھی فانی ہے۔ ارے شعور فانی سے فانی زندگی سمجھ آتی ہے لیکن شعور فانی سے لازوال زندگی سمجھ نہیں آسکتی۔ آپ نے سنا ہوگا صحابی نے اللہ کے نبی کی حدیث بیان کی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ

اللہ تمہیں جنت میں وہ نعمتیں دے گا فرمایا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہوگا وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ کسی کان نے سنا نہیں ہوگا وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ اور کسی بشر کے دل پر کھٹکی بھی نہیں۔

بخاری باب من انتظر حتی تدفن

توجہ رکھنا کھٹکی بھی نہیں، تمہیں وہ نعمتیں دیں گے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ نعمت لازوال ہے جنت کی ہے۔ دنیا میں جو دل ملا ہے یہ فانی ہے، دنیا میں جو کان ملا ہے وہ فانی۔ ارے دنیا میں جو رب نے تمہیں آنکھ دی ہے وہ فانی ہے تو بھلا فانی آنکھ سے تم باقی جنت کی نعمت کیسے دیکھو گے؟ ارے فانی کان سے تم جنت کے نغمے کیسے سنو گے؟ فانی دل سے تم جنت کے مزے کیسے سمجھو گے؟ یہ دنیا کی حیات بھی فانی ہے اور دنیا کا شعور بھی فانی ہے اور قبر کی حیات بھی ابدی ہے اور قبر میں جانے والا شعور بھی ابدی ہے۔ فرمایا تم شعور

فانی سے ابدی حیات کو نہیں سمجھ سکتے۔ **ولکن لا تشعرون** تم شعور فانی سے ابدی حیات کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہ تمہارے بس میں نہیں ہے بس تم مان لو۔

عام مومن اور شہید میں فرق

توجہ رکھنا! ایک معاملہ ہے عام مردے کا اور ایک معاملہ ہے شہید کا۔ مومن اور شہید میں کیا فرق ہے؟ مومن بھی قبر میں زندہ ہے اور شہید بھی قبر میں زندہ ہے لیکن مومن کی حیات ضعیف ہے شہید کی حیات مضبوط ہے۔ اسے کہتے ہیں مومن کی حیات ضعیف ہے شہید کی حیات مضبوط ہے شہید کے بعد آئے اللہ کے نبی۔ اللہ کے نبی دنیا چھوڑ کر جنت میں چلے گئے ہیں، دنیا چھوڑ کر مبارک قبر میں گئے ہیں۔

اللہ کے پیغمبر دنیا چھوڑ کر قبر میں گئے اللہ نے عام آدمی کو شہادت دی عام آدمی کو حیات دی۔ فرمایا یہ حیات کم درجے کی جو اللہ نے شہید کو دی ہے اوراس سے بڑے درجے کی؟ جو اللہ نے پیغمبر کو دی ہے فرمایا اس سے بھی بڑے درجے کی۔ مگر تینوں میں فرق یہ ہے کہ تم چند دن بعد قبرستان میں جاؤ گے اگر تم نے کسی قبر کو دیکھا وہاں تمہیں کسی مومن کا وجود نظر نہیں آئے گا۔ وجود ختم ہو گیا ارے مٹی موجود ہے تمہیں کچھ بھی نظر نہیں آتا لیکن ہم کہیں گے اگرچہ وجود ہمیں بھی نظر نہیں آتا مگر یہ مٹی کے ذرے زندہ ہیں۔ ان ذروں سے رب نے روح کا تعلق جوڑا ہے ہم نے ذروں کو زندہ مان لیا ہے۔

لیکن اگر تم شہید کی قبر پر جاؤ گے حکیم الامت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہ نے انہی آیات کے ساتھ لکھا ہے فرمایا شہید کے بدن کو اللہ محفوظ رکھ دیتے ہیں کیوں کہ شہید کی حیات یہ تھوڑی سی قوی ہے۔ اگر تم مومن کی قبر پر جاؤ گے تو

مومن کا وجود تمہیں نظر نہیں آئے گا وجود ختم ہو گیا لیکن یہ ہے زندہ، تمہیں پتہ نہیں وہ کیسے زندہ ہے مگر تم شہید کی قبر پر جاؤ گے شہید زندہ ہے، جسم بھی محفوظ ہو گا لیکن شہید کے جانے بعد اگر تم شہید کی بیوی سے نکاح کرنا چاہو شریعت کہتی ہے تم نکاح کر سکتے ہو، شہید کا نکاح ختم ہو گیا اپنی بیوی سے نکاح منقطع ہو گیا، نکاح ہو سکتا ہے۔

شہید اور نبی کی حیات میں فرق

لیکن اللہ کا نبی قبر میں زندہ ہے اور نبی کی زندگی اس سے بھی قوی ہے۔ اگر تم نبی کے بدن کو دیکھو گے محفوظ بھی ہے، نبی کے بدن کو دیکھو گے معطر بھی ہے اور نبی کا بدن دیکھو گے وہ زندہ بھی ہے اور اگر نبی کی بیوی کو دیکھو گے تو اس سے نکاح بھی نہیں کر سکتے۔ عام مومن زندہ مگر کم درجے کا، شہید زندہ مگر اس سے اوپر کے درجے کا اس کا نتیجہ یہ نکلا بدن محفوظ ہو گیا۔ نبی زندہ اس سے بھی اوپر درجے کا نبی کا بدن بھی محفوظ ہے نبی کا نکاح بھی محفوظ ہے۔

حضرت نانوتوی اور عقیدہ حیات النبی

مولانا قاسم نانانوتوی نے آبِ حیات میں بڑی عجیب دلیل دی ہے اللہ کی قسم آدمی دیوبند کے علوم کو پڑھے تو تڑپ اٹھتا ہے۔ مولانا قاسم نانوتوی عجیب بات کہتے ہیں کیا کہتے ہیں فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں فاطمۃ الزاہرا نے کہا: خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے باپ کی جاگیر فدک ہے یہ ہمارے باپ کی وراثت ہے ہمیں دے دو۔ ابو بکر صدیق نے کہا فاطمہ تم عام باپ کی بیٹی نہیں ہو تم نبی کی بیٹی ہو نبی صرف اپنی اولاد کا باپ نہیں پوری کائنات کا باپ ہوتا ہے نبی کی تم بیٹی ہو عام باپ کی بیٹی نہیں ہو، فرمایا

فاطمہ تجھے معلوم نہیں ہے مجھے حدیث معلوم ہے تمہیں سنا دوں؟ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو صدیق اکبر نے حدیث سنائی۔ فرمایا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحن معشر الأنبیاء لا نورث ما ترکناہ فھو صدقۃ ہم نبی ہیں لا نورث ہم کسی کو وارث اپنا نہیں بناتے ما ترکناہ صدقۃ ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

مسند ربیع، باب فی الموارث

حیات انبیاء پر مثال

توجہ رکھنا توجہ! مولانا قاسم نانوتوی نے عجیب دلیل دی ہے فرمایا لا نورث ہم نبی کسی کو وارث نہیں بناتے۔ توجہ رکھنا مولانا نانوتوی فرماتے ہیں وراثت تو تب ہوتی ہے جب موت آئے نبی کو موت نہیں آئی تو وراثت کا کیا معنٰی؟ فرمایا لا نورث وراثت تو تب آئے گی جب موت آئے گی فرمایا نبی پر موت آئی ہے مگر نبی کے ظاہر پر موت آئی ہے دل پر موت نہیں آئی۔ مولانا قاسم نانوتوی فرماتے ہیں ارے نبی کی موت ایسے ہے جیسے تم نے ایک چراغ کو جلادیا اوپر پیالہ رکھ دیا یہ پیالہ چراغ کی روشنی کو بجھاتا نہیں ہے بلکہ چراغ کو روشنی کو چھپالیتا ہے۔ فرمایا نبی پر جو موت آئی ہے یہ موت کے پیالے نے آکر نبی کی حیات کو چھپایا ہے نبی کی حیات کو زائل نہیں کیا امت پر موت آئی ہے ارے حیات ختم ہوگئی تو پیچھے والا وارث بن گیا۔ نبی کی حیات نظر آرہی تھی بس اب چھپ گئی ہے لہٰذا وارث کوئی نہیں بنتا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا نورث ارے لوگو ہم نبی کسی کو وارث نہیں بناتے ہمارے اوپر ظاہری موت آئی ہے ہمارے دل پر موت نہیں آئی۔

انبیاء کی میراث کیوں نہیں ہوتی

مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرمایا ماترکناہ صدقہ فرمایا نبی جو چھوڑتا ہے یہ صدقہ ہے۔ توجہ رکھنا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے عجیب دلیل دی ہے میں کہتا ہوں اے کاش علماء قاسم نانوتوی کے علوم پر غور کریں۔ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا ماترکناہ صدقة جو ہم نے چھوڑا وہ نبی کا صدقہ ہے۔ فرمایا جب نبی دنیا چھوڑے تب صدقہ اور صدقے کا اصول یہ ہے کہ جب آدمی صدقہ کرے تو حالت حیات میں صدقہ ہوتا ہے حالت موت میں صدقہ نہیں ہوتا۔ جب نبی دنیا چھوڑتے ہوئے اپنے مال کو صدقہ کر رہا ہے تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نبی زندہ ہے۔

خدا کی قسم کیا علوم ہیں قاسم نانوتوی کے! اب اس کو سمجھنے کے لیے بھی عقل چاہیے ناں! میں سمجھانے کی بات نہیں کرتا بھئی سمجھنے کے لیے تو علم چاہیے۔ حضرت مولانا محمد طیب دیوبند کے چالیس سالہ مہتمم کہتے ہیں میں نے سبقًا پڑھا تو مجھے سمجھ آئی ہے۔ میں بات کر رہا تھا مولانا قاسم نانوتوی کا فلسفہ، بڑی عجیب بات کی ہے مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ فرمایا (توجہ رکھو)۔

خمیر پیغمبر اور عقیدہ حیات النبی

ارے نبی کو رب نے بنایا مٹی سے مگر تو اس کو توہین نہ کہنا ارے ایک مٹی تمہاری اور میری ہے اور ایک مٹی آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام نبی کی ہے اور ایک مٹی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ فرمایا تمہاری اور میری مٹی یہ زمین والی ہے۔ آدم سے لے کر عیسیٰ علیہم السلام نبی کی مٹی جنت والی ہے۔ فرمایا دنیا کی مٹی میں اصل موت ہے پانی ملتا ہے تو تازہ ہو جاتی

ہے پانی نہیں ملتا تو زمین بنجر بن جاتی ہے اور جنت کی مٹی ہمیشہ تازہ رہتی ہے نبی کی مٹی جنت والی ہے، جنت کی مٹی میں موت نہیں حیات ہی حیات ہے۔(نعرے)

بلند آواز سے کہو عقیدہ حیات النبی (سامعین زندہ باد پھر مولانا نے خود نعرے لگوائے)ہم پیغمبر کے عاشق ہیں عاشق عقیدہ چھپائے یہ کوئی بات ہے؟ اس لیے کہہ رہا تھا توجہ رکھنا فرمایا میری اور تمہاری مٹی زمین والی ہے، آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام کی مٹی جنت والی ہے، خاتم الانبیاء کی مٹی جنت الفردوس والی ہے۔ فرمایا جنت کی مٹی میں حیات ہوتی ہے موت نہیں ہوتی۔ جنت میں آدمی سوئے گا نہیں، سوئے گا بھی نہیں ہمیشہ جاگتا رہے گا ہمیشہ زندہ رہے گا لیکن اس دنیا میں عارضی سونا چاہے گا تو سو سکتا ہے ناں اگر تھوڑی دیر کے لیے سوئے گا تو وہ عارضی ہو گا حقیقت میں جاگنا ہی ہے۔ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی تو جنت والی ہے اگر موت آئی ہے تو عارضی ہے اصل پیغمبر کی مٹی میں حیات ہی حیات ہے۔ اس لیے اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی جب حجرے میں تھے تب بھی زندہ نبی آج روضہ میں ہیں اب بھی زندہ۔

ایک عاشق صادق دربار نبوت میں

اللہ کے پیغمبر کے حجرے بنے مقامات بنے۔ تو شاعر نے نبی کے حجرے کو دیکھا تو کہا بڑا عجیب جملہ کہا:

یا بَدِیعَ الدّلّ وَالغُنُجِ لكَ سُلطانٌ عَلی المُهَجِ

إنّ بَیْتاً أنْتَ سَاکِنُهُ غَیرُ مُحتَاجٍ إلی السُّرُجِ

وَجهُكَ المَعشوقُ حُجّتُنا یَوْمَ یأتی النّاسُ بالحُجَجِ

مشارع العشاق ج1 ص188

اے حسن وجمال والے پیغمبر! دنیا والے جسم پر حکومت کرتے ہیں آپ کی ہمارے دل پر حکومت ہے۔ یہ جملہ یاد کرلو ان بیتا انت سا کنہ حضور جس گھر میں آپ رہائش پذیر ہیں وہ گھر سورج کا محتاج نہیں ہے۔ و جھُكَ المَعشوقُ حُجّتُنا يَوۡمَ يأتي النّاسُ بالحُجَجِ قیامت کے دن لوگ آئیں گے اور اعمال بطور دلیل کے لائیں گے حضور ہم آپ کا چہرہ دلیل بنائیں گے۔ اللہ پوچھیں گے کیا لائے؟ کہیں گے اللہ! پیغمبر کا چہرہ اور کچھ نہیں لائے اللہ ہم اس چہرے کے ماننے والے ہیں تو جس نے پیغمبر کے حجرے کو دیکھا کہتا ہے ان بیتا انت سا کنہ جس نے پیغمبر کے روضے کو دیکھا۔

شفاعت پیغمبر آج بھی

امام نووی رحمہ اللہ نے مناسک میں لکھا ہے، ابن عساکر نے تاریخ میں لکھا ہے میں کہتا ہوں بڑا عجیب واقعہ ہے۔ محمد بن عبید اللہ بن عمرو کہتے ہیں، ایک پیغمبر کا عاشق تھا، پیغمبر کے روضے پر آیا، کہا: یاخیر الرسل اللہ کے بہترین پیغمبر میں آیا ہوں آپ کے پاس میں نے گناہ کیا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اللہ سے دعا مانگیں کہ مجھے معاف کردے اس نے قرآن کی آیت پڑھی اللہ قرآن میں فرماتے ہیں وَمَا أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذۡنِ اللَّهِ وَلَوۡ أَنَّهُمۡ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمۡ جَآءُوكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللَّهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا

سورۃ النساء آیت 64

ترجمہ: اگر کوئی آدمی ظلم کرے پھر پیغمبر کی خدمت میں آئے نبی اس کے لیے گناہ کی معافی مانگے رب اسے معاف کردے گا۔

کہتا ہے حضور میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں میں نے ظلم کیا میں خود بھی معافی مانگتا ہوں میری طرف سے آپ بھی معافی مانگیں۔ ارے پیر محل کے مسلمانو! ٹوبہ کے رہنے والو! اللہ تمہیں پیغمبر کے روضے پر جانے کی توفیق عطا فرمائے اپنے ذہن بنالو پیغمبر روضے میں زندہ ہیں۔ پیغمبر کے روضے پر جاکر صلوٰۃ وسلام بھی پڑھو پھر اس نظریے کے ساتھ کہ نبی روضے میں زندہ ہیں پیغمبر کے روضے پر جاکر تُو کہہ دے حضور! غلام آیا زندگی بھر ظلم کیے اللہ سے معافی مانگتا ہوں آپ بھی میرے لیے معافی کی دعا مانگیں۔ نبی دعا مانگیں رب آپ کو معاف کردے گا۔ (نعرے)

آرام گاہ صاحب جود وکرم

محمد بن عبید اللہ بن عمرو کہتے ہیں اس عاشق رسول نے پیغمبر کے روضے پر آیت پڑھی حضور میں نے گناہ کیا معافی مانگتا ہوں آپ دعا کریں اللہ مجھے معاف کر دے پھر اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسل کے روضے پر کھڑے ہو کر کلام کیا، کہتے ہیں:

یا خیر من دفنت بالقاع أعظمه
فطاب من طیبهن القاع والأکم
نفسی الفداء لقبر أنت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

المغنی باب یستحب زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج3ص599

یہ جملہ نفسی الفداء لقبر أنت ساکنه اس نے کہا حضرت آپ اس مبارک مٹی میں آرام فرما ہیں جو کائنات کی ساری چیزوں سے اعلیٰ ہے۔

عقیدہ اہل السنت والجماعت

ہمارا اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کی مٹی جو ملی ہوئی ہے اللہ کی قسم یہ کرسی سے اعلیٰ یہ کعبہ سے اعلیٰ یہ اللہ کے عرش سے بھی اعلیٰ ہے۔

المہند ص ۱۱

عقیدہ حیات پر اشعار سے استدلال

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه
فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

حضور آپ کے روضے کی عطر کی برکت سے آپ نے پورے جہاں کو معطر کر دیا ہے۔

میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ ساکن ہیں۔

ایک نے پیغمبر کا حجرہ دیکھا کہتا ہے ان بیتا انت ساکنه

ایک نے پیغمبر کی قبر کو دیکھا کہتا ہے نفسی الفداء لقبر انت ساکنه حضور آپ اس قبر میں ساکن ہیں معلوم ہوا کہ اس نے پیغمبر کو حجرے میں دیکھا وہ سمجھ گیا پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تبھی تو ساکن کہا، پیغمبر روضے میں زندہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آپ قبر میں ساکن ہیں۔ اس کا عقیدہ یہ تھا نبی قبر میں زندہ ہیں ارے ساکن زندہ کو کہتے ہیں۔ ساکن مردہ کو نہیں کہتے ناں؟

تو جس نے حجرے کو دیکھا کہتا ہے ان بیتا انت ساکنہ اور جس نے پیغمبر کے روضے کو دیکھا کہتا ہے نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ حضور اس قبر پر میری جان فدا ہو جائے جس قبر میں آپ ساکن ہیں فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم اس میں عفت بھی ہے پیغمبر اس میں سخاوت بھی ہے۔

بے آسروں کا آسرا

اگلے دو شعر امام نووی رحمہ اللہ نے مناسک میں ذکر کیے ہیں، ابن عساکر نے یہ شعر نقل نہیں کیے۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس عاشق نے دو شعر اور بھی پڑھے تھے:

انت الشفیع الذی ترجی شفاعتہ عند الصراط اذا ما زلت القدم
وصاحباك فلا انساهما ابدا منی السلام علیکم ما جری القلم

اس نے کہا حضور اے اللہ کے پیغمبر انت الشفیع الذی ترجیٰ شفاعتہ اللہ آپ کی شفاعت اس وقت قبول کرے گا عند الصراط اذا ما زلت القدم جب پل صراط پر قدم پھسلنے لگیں گے وصاحباك فلا انساهما ابداً یہ آپ کے ساتھی ابو بکر و عمر تو کبھی نہیں بھولتے منی السلام علیکم ما جری القلم اللہ کے پیغمبر آپ پر بھی سلام ہو ابو بکر و عمر پر بھی سلام ہو۔

مولانا امین صفدر اوکاڑوی اور بریلوی ماسٹر

مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ عالم بھی تھے، سکول ماسٹر بھی تھے، علماء کے استاد بھی تھے، بچوں کے استاد بھی تھے۔ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ سکول میں تھے ایک بدعتی ماسٹر نے ہیڈ ماسٹر کو شکایت لگائی اس نے کہا یہ مولانا امین

اوکاڑوی تو سُنّی نہیں ہیں۔ ہیڈ ماسٹر نے مولانا امین اوکاڑوی کو بلا کر پوچھا کہ بھئی لوگ کہتے ہیں تم سُنّی نہیں؟ فرمایا جو یہ کہتا ہے سُنّی نہیں ہے اس کو بلاؤ اس کو بلایا تو ماسٹر نے کہا تو کہتا سُنّی نہیں ہے وجہ اس نے کہا جی مولوی امین اوکاڑوی درود نہیں پڑھتا آپ نے فرمایا:

اللٰھم صلی علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انك حمید مجید اللٰھم بارك علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انك حمید مجید

ہیڈ ماسٹر نے کہا تُو تو کہتا ہے دورد نہیں پڑھتا یہ تو پڑھتا ہے۔ اس نے کہا سر جی پڑھتا تو ہے مگر یہ کھڑے ہو کر نہیں پڑھتا۔ فرمایا جب ہم جنازہ پڑھتے ہیں تو میں درود کھڑے ہو کر پڑھتا ہوں۔ اس نے کہا تُو تو کہتا ہے کھڑے ہو کر نہیں پڑھتا اس نے کہا نہیں سر جی یہ اللٰھم صلی علیٰ محمد تو کہتا ہے مگر الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ نہیں کہتا۔ فرمایا بالکل جھوٹ بولتا ہے جب میں پیغمبر کے روضے پر جاتا ہوں الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ بھی کہتا ہوں۔ ہیڈ ماسٹر نے کہا تُو کیسے کہتا ہے یہ سنی نہیں؟

مولانا امین صفدر اوکاڑوی نے فرمایا وجہ یہ ہے کہ سر جی میں کہتا ہوں یہ درود وہاں پڑھو جہاں نبی چاہتا ہے بس فرق یہ ہے نبی چاہتے ہیں درود ابراہیمی پڑھو میں نے وہ پڑھا۔ فرمایا جنازہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھو میں نے جنازے میں کھڑے ہو کر پڑھا۔ پیغمبر کے روضے پر جائیں تو یا رسول اللہ کہہ کر پڑھیں۔ میں نے وہ پڑھا۔ تو نبی کی بات ماننے والے کو سنی کہتے ہیں اور جو نبی کی بات نہ مانے اس کو بدعتی کہتے ہیں۔

دعا بعد از جنازہ

مجھے ایک شخص نے کہا مولانا! تم جنازے کے بعد دعا نہیں مانگتے تم کیسے سنی ہو؟ میں نے کہا ہم جنازے کے بعد دعا مانگتے ہیں اور پکے سنی ہیں۔ کہتا ہے جی تم نہیں مانگتے میں نے کہا ہم تو مانگتے ہیں۔ کہتا ہے جنازے کے بعد دعا سنت ہے میں نے کہا بالکل سنت ہے۔ کہتا ہے پھر تمہارے دیوبندی نہیں مانگتے میں نے کہا مانگتے ہیں تجھے نظر نہیں آتا۔ کہتا ہے جی کیسے؟ میں نے کہا ہم علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ آدمی فوت ہو جائے تو غسل دو پھر غسل کے بعد کفن دو کفن کے بعد جنازہ پڑھو اور جنازے کے بعد قبرستان میں دفن کرو اور دفن کے بعد دعا مانگو۔ یہ دعا جنازے سے پہلے ہے یا جنازے کے بعد؟

کہتا ہے جنازے کے بعد ہے۔ میں نے کہا پھر جنازے کے بعد ہم نے دعا مانگی ہے۔ کہتا ہے جنازے کے فوراً بعد تو نہیں مانگتے میں نے کہا مانگتے تو بعد میں ہیں ناں! فرق یہ ہے کہ فوراً چودھری کہتے ہیں مانگو، دفن کے بعد نبی کہتا ہے مانگو! جو چودھری کی مان کر فوراً بعد دعا مانگے وہ بدعتی ہے جو نبی کی مان کر دفن کے بعد مانگے وہ سنی ہے۔ میں نے کہا ہم نے انکار تو نہیں کیا ناں ہم نے تو نبی کی بات مانی ہے ہم نے چودھری کی بات نہیں مانی، تُو نے ہمیں وہابی کہہ دیا ہم نے نبی کی بات مانی ہے تجھے سُنّی ہمیں کہنا چاہیے تھا ناں! میں نے کہا بابا ہم تو وفا والے لوگ ہیں۔

مثال

اگر تمہارا بیٹا امریکہ جائے، پیر محل کے لوگ باہر رہتے ہیں اگر تمہارا بیٹا لندن جائے تم یہاں سے بیٹے کو اپنے گھر سے رخصت نہیں کرتے اس کو تم

بٹھاتے ہو کار میں ائیر پورٹ تک جاتے ہو، ائیر پورٹ پر جا کر کہتے ہو، بیٹا یہاں تک ہم آسکتے تھے، آئے، آگے نہیں جاسکتے تھے چل اب اللہ کے حوالے۔ میں نے کہا وہاں جا کر دعا مانگتے ہو یا گھر سے دعا مانگ کر رخصت کر دیتے ہو؟

کہنے لگا وہاں جا کر۔ میں نے کہا ہم بھی یہی بات کہتے ہیں تمہارا زندگی کا ساتھ تھا بے وفائی نہ کرو۔ یہ فوت ہو گیا اس کو غسل بھی دو اس کو کفن بھی دو قبر میں دفن بھی کرو اور دفن کر کے کہہ دو بِسۡمِ اللّٰہِ وَفِی سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ

سنن الکبری للبیہقی ج4ص55

آگے ہم نہیں جاسکتے ابا جی! اللہ کے حوالے آگے، ہم نہیں جاسکتے اللہ کے حوالے، اگر گھر سے جانے والے بیٹے کو اللہ کے حوالے کر دو لوگ کہتے ہیں تجھے اپنے بیٹے سے پیار نہیں ہے اس کو ائیر پورٹ تک کیوں نہیں چھوڑ کر آئے؟ اگر تم اپنے باپ کو جنازے کے فوراً بعد نکال دو اس کو فارغ کر دو تو ہم بھی یہ کہتے ہیں تمہیں اپنے باپ سے پیار نہیں ہے۔ ارے جہاں تک جاسکتے ہو وہاں تک جاؤ ناں! قبر تک جاؤ وہاں دعا مانگ کر کہو اللہ! اب تیرے حوالے ہم جہاں تک آسکتے تھے، آئے، اس سے آگے ہم جا نہیں سکتے۔

مماتیوں کے ایک ڈھکوسلے کا جواب

تو میں نے عرض یہ کیا اللہ نے ہمیں زندگی دی ہے اللہ زندگی کو بابرکت بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں آخری بات کہہ دوں جب ہم نے کہا نبی پاک قبر میں زندہ تو لوگوں نے فوراً کہا ارے نبی کی عمر کتنی ہے؟ ہم نے کہا تریسٹھ 63سال کہتے ہیں جب قبر میں زندہ ہے پھر تریسٹھ 63سال تو نہ کہو پھر تو پندرہ

سو سال کہو۔

میں نے کہا اچھا اگر نبی کی زندگی تم نے عمر میں شمار کرنی ہے تو میں جناب سے پوچھتا ہوں کہ عمر کتنی ہے؟ کہتا ہے جی میری عمر پینتیس 35 سال ہے۔ میں نے کہا یار پینتیس سال نہیں جب تم ماں کے پیٹ میں تھے تو زندہ تھے یا مردہ کہتا ہے جی چھ ماہ میں ماں کے پیٹ میں زندہ رہا، اگر کوئی عمر پوچھے تو ماں کے پیٹ کی عمر شامل نہیں کرتے تو قبر کے پیٹ میں زندہ اگر کوئی پوچھے تو قبر کے پیٹ کی عمر بھی شامل نہیں کرتے۔ تو اگر کوئی عمر پوچھے ماں کے پیٹ کی عمر کو تو کوئی شامل نہیں کرتا اگر ہم سے زندگی پوچھو گے تو قبر کے پیٹ کی عمر کو بھی شامل نہیں کرتے۔ ماں کے پیٹ میں بھی زندہ اور قبر کے پیٹ میں بھی زندہ لیکن اگر کوئی پوچھے تمہاری عمر تو پھر لوگ یہ بات نہیں پوچھتے کہ تیری قبر والی زندگی پوچھتے ہیں جی تیری دنیا والی زندگی کتنی ہے؟ تو دنیا والی ہی بتائیں گے پھر نبی پاک قبر میں زندہ؟ ہم نے کہا جی زندہ۔

ایک شبہ کا ازالہ

اچھا نبی پاک قبر میں زندہ تھے جب صحابہ کو مسئلہ پیش آتا صحابہ آپس میں اجتہاد کرتے تھے اگر اختلاف ہوا بھی تو نبی سے جاکر پوچھ لیتے ناں! کبھی نبی سے جاکر صحابہ نے تو نہیں پوچھا! یہ اس کی دلیل ہے کہ نبی پاک زندہ نہیں ہیں؟

حیات پیغمبر اور اصحاب پیغمبر

اگر صحابہ زندہ مانتے تو نبی سے مسئلہ نہ پوچھ لیتے؟ میں نے کہا اللہ کے نبی کو زندہ تو مانتے تھے اگر تجھے حوالہ نہ ملے تو تفسیر کبیر سورۃ کہف اٹھا کر دیکھ لے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دنیا سے جانے لگے صدیق اکبر نے کہا ارے جب میں مر جاؤں تو مجھے دفن روضے میں کرنا مگر یوں دفن نہ کرنا پہلے میری میت کو پیغمبر کے روضے پر لے جانا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہہ دینا اگر اجازت ملے تو دفن کرنا اجازت نہ ملے مجھے دفن نہ کرنا۔ اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ یہ تھا پیغمبر قبر میں زندہ نہیں ہیں صدیق نے وصیت کیوں کی ہے؟

اگر عمر بن خطاب کا عقیدہ یہ ہوتا کہ پیغمبر قبر میں زندہ نہیں ہیں عمر بن خطاب وصیت بدل دیتے ناں۔ اگر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، اگر علی بن ابی طالب رضی اللہ دیگر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ یہ تھا کہ نبی قبر میں زندہ نہیں ہیں تو وصیت بدل دینی چاہیے ناں! اگر میت غلط وصیت کر کے جائے تو اہل میت کے ذمے ہے وصیت بدل دیں۔

صدیق اکبر نے وصیت کی ہے اگر میں مر جاؤں تو مجھے پیغمبر کے روضے میں دفن کرنا لیکن پیغمبر کی قبر مبارک کے پاس میری میت کو رکھ دینا۔ پہلے سلام کہنا اجازت ملے گی تو دفن کرنا تو معلوم ہوا صدیق اکبر کا عقیدہ پیغمبر قبر میں زندہ، اصحاب کا عقیدہ پیغمبر قبر میں زندہ، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی میت کو لے کر گئے ہیں، السلام علیکم! پیغمبر سے کہا پھر عرض کیا حضرت آپ کا غلام آپ کے روضے پر آیا ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں عالم غیبی سے آواز آئی:

ونودی السلام علیك یا رسول الله هذا أبو بكر بالباب فإذا الباب قد انفتح وإذا بهاتف یهتف من القبر ادخلوا الحبیب إلی الحبیب

تفسیر رازی سورۃ کہف

ارے اس محبوب کو اپنے حبیب تک پہنچادو (نعرے)۔ تو صحابہ کا عقیدہ یہ تھا

کہ نبی قبر میں زندہ ہیں۔

مثال

پھر صحابہ جاکر اختلافی مسائل پوچھتے کیوں نہیں؟ میں نے کہا اچھا آپ گھر میں تھے آپ کے ابو جان بھی گھر میں تھے اور جب گھر سے نکلے تو چشمہ بھول گئے۔ واپس اپنے گھر آئے بیگم سے پوچھا چشمہ کدھر ہے؟ بیگم کہتی ہے مجھ سے کیوں پوچھتے ہو تم خود تلاش کر لوناں! کہتا ہے میری نظر کمزور ہے مجھے تو نظر نہیں آتا تو بیگم کہتی ہے تجھے نظر نہیں آتا تیرے کندھے پر کراماً کاتبین موجود ہیں ان سے پوچھ لو ناں! نہیں سمجھے؟ تیرے کندھے پر کراماً کاتبین موجود ہیں ان سے پوچھ لو ناں! کہتا ہے نہیں کراماً کاتبین سے نہیں پوچھتا تو بیگم پوچھتی ہے کراماً کاتبین زندہ ہیں؟ کہتا ہے زندہ ہیں۔ وہ تجھے دیکھ رہے ہیں؟ کہتا ہے دیکھ رہے ہیں۔ تیری بات کو سنتے ہیں؟ کہے گا سن رہے ہیں۔ پھر کراماً کاتبین سے پوچھ لے ناں! کہے گا وہ میری سنتے ہیں میں نہیں سنتا ان کی، نہیں سمجھے؟ کہے گا وہ میری سنتے ہیں میں ان کی نہیں سنتا۔ صحابہ کا عقیدہ یہ تھا نبی کی قبر پر جائیں صلوٰۃ وسلام پڑھیں نبی سنتے ہیں نبی جواب دیں تو ہم نہیں سنتے اس لیے نہیں پوچھتے تھے۔

مثال ثانی

اس لیے میں آپ سے کہتا ہوں سب حضرات کہو اللہ بلند آواز سے کہو اللہ، اللہ نے سنا؟ بولیے ناں! جواب بھی دیا؟ اللہ خود فرماتے ہیں جواب دیا آپ نے سنا؟ (سامعین: نہیں) انکار کر دو کیونکہ ہم نے جواب نہیں سنا۔ ہم اللہ کہتے ہیں تو رب سنتا ہے اللہ جواب دیتا ہے ہم نہیں سنتے۔ تو ہم مانتے ہیں رب سنتا

ہے کہ رام اکسی ن سنتے ہیں لیکن ہم ان سے بات نہیں کر سکتے۔ ہماری وہ سنتے ہے ہم کیوں ان کی نہیں سنتے؟ تو صحابہ اس لیے نبی سے نہیں پوچھتے تھے کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ نبی زندہ نہیں ہیں، نہیں بلکہ اس لیے نہیں پوچھتے تھے کہ صحابہ بولیں اور روضے میں نبی سن لیں یہ تو ہو گا لیکن نبی گفتگو فرمائیں یہ تو نہیں سنیں گے۔ اور ایک وقت آئے گا۔

امام اہل السنت اور عقیدہ حیات النبی

ایک مرتبہ جلسہ تھا چنیوٹ میں، خدمات امام اہل السنت کے نام سے سے عنوان تھا۔ امام اہل السنت کی تصنیفی خدمات کا ذکر میرے ذمہ تھا شیخ محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی تصنیفات کا تذکرہ ہوا تو وہاں کچھ مماتی بھی تھے ،اپنے بھی تھے۔ تو میں نے پوچھا کہ ساری تصنیفات کا ذکر کروں یا آدھی کا؟ ساری تصنیفات کا ذکر کروں گا تو بعض سٹیج والے اٹھ جائیں گے اور آدھی کروں گا تو خدمات کا تعارف پورا نہیں ہو گا بد دیانتی ہو گی۔

انہوں نے کہا جی ساری بتاؤ۔ میں نے ساری خدمات کا تذکرہ کیا تو میں نے ان دو کتب کا تذکرہ بھی کیا جو شیخ نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی ہیں۔ خیر تذکرہ ہو رہا تھا، مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ کے صاحبزادے مولانا الیاس چنیوٹی دامت برکاتہم سٹیج پر تھے انہوں نے مجھ سے پہلے حدیث بیان کی فرمایا کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ میں مسیح ہوں تم کہنا وہ جھوٹ بولتا ہے اور کہا میں دلیل کے طور پر تمہیں حدیث دیتا ہوں۔

مسیح ہدایت اور قادیانیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے راوی ہیں اور مسند ابی یعلی

موصلی میں روایت موجود ہے۔ اللہ کے پیغمبر نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم آئیں گے لینزلن عیسیٰ ابن مریم اماما عدلا فرمایا امام عادل بن کر آئیں گے لیکسرن الصلیب صلیب کو توڑیں گے لیقتلن الخنزیر فرمایا خنزیر کو قتل کر دیں گے، عیسائیت اور یہودیت کا وجود مٹا دیں گے۔ فلیوثرن المال فلا یقبلن مال بہت زیادہ ہو گا عیسیٰ علیہ السلام مال کو قبول نہیں کریں گے۔ بلکہ روایات میں آتا ہے کہ سونا چاندی یوں نکلے گا جیسے آج دریاؤں ونہروں میں پانی چلتا ہے لیکن اس کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

تو مولانا نے فرمایا تم یہ چار دلیلیں یاد رکھ لو اور مرزائیوں سے کہنا جب عیسیٰ ابن مریم آئیں گے تو حاکم ہوں گے تمہارا غلام احمد قادیانی تو حاکم نہیں تھا۔ حضرت عیسیٰ آئیں گے عیسائیت کو ختم کر دیں گے یہ عیسائیت کو ختم نہیں کر سکا بلکہ ان کا ٹاؤٹ رہا۔ وہ آئیں گے یہودیت کو مٹا دیں گے یہ یہودیت کو ختم نہیں کر سکا۔ عیسیٰ ابن مریم آئیں گے دولت عام ہو گی اس کے دور میں دولت عام نہیں ہوئی میں نے فوراً سٹیج پر کہا میں نے کہا حضرت پانچویں نشانی بھی بیان کر دوناں! جو اسی حدیث میں موجود ہے۔

سلام کا جواب

فرمایا وہ کون سی؟ میں نے کہا اسی حدیث میں ہے اللہ کے پیغمبر نے فرمایا چار نشانیاں یہ ہوں گی ثم لئن قام علی قبری فقال : یا محمد لأجیبنہ اس کے بعد عیسیٰ میری قبر پر آئیں گے کہیں گے یا محمد لا جیبنہ وہ یا محمد کہیں گے میں جواب دوں گا۔ میں نے کہا یہ کہو عیسیٰ ابن مریم آئیں گے حاکم ہوں گے، مرزا حاکم نہیں تھا، عیسیٰ ابن مریم عیسائیت کو ختم کریں گے اس نے عیسائیت کو ختم؟

[سامعین: نہیں کیا]

توجہ رکھنا! عیسیٰ ابن مریم یہودیت کو ختم کریں گے اس نے یہودیت کو ختم نہیں کیا۔ عیسیٰ ابن مریم آئیں گے تو مال کی فروانی ہو گی اس کے دور میں مال کی فراوانی نہیں ہوئی تھی۔ عیسیٰ ابن مریم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر یا محمد کہیں گے تو جواب ملے گا یہ پیغمبر کے روضے پر گیا بھی نہیں جواب بھی نہیں ملا۔ اس کی نشانی بتاؤ ناں! اگر کہے گا حدیث ضعیف ہے تو پھر چاروں کے لیے اگر قوی ہو گی تو چاروں کے لیے میں نے اس لیے کہا اگر کوئی اعتراض ہو گا تو جواب میرے ذمے یہ سند بھی قوی اور حدیث بھی ٹھیک ہے۔ عیسیٰ ابن مریم جب کہیں گے یا محمد! اللہ کے پیغمبر جواب دیں گے۔

مسند ابی یعلی ص462

آج توبہ کرلو

میں آخری بات کہتا ہوں عیسیٰ ابن مریم کیوں آئیں گے؟ دنیا میں فتنوں کو مٹانے کے لیے۔ تو عیسائیت کا فتنہ عیسیٰ ابن مریم تنہا مٹائیں گے، یہودیت کا فتنہ عیسیٰ ابن مریم تنہا مٹادیں گے۔ حضرت کفر کے فتنے کو تنہا مٹادیں گے لیکن مماتیت کا فتنہ عیسیٰ ابن مریم تنہا نہیں، عیسیٰ ابن مریم اور اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مٹائیں گے۔

عیسیٰ ابن مریم یا محمد کہیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیں گے تو دونوں سلام وجواب کریں گے مماتیب کا فتنہ بھی مٹ جائے گا۔ ہم کہتے ہیں عیسائیو تم نے مٹنا ہے آج توبہ کرلو، یہودیو تم نے مٹنا ہے آج توبہ کرلو، مماتیو تم نے مٹنا ہے آج توبہ کرلو، آج کرلو آج کرلو توبہ تم نے مٹنا تو ہے ہی۔

دعا

اللہ مجھے اور آپ سب کو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق بنائے۔

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ عیہ وسلم کی قبر اور برزخ والی اعلیٰ حیات کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ کے پیغمبر کے اتباع کی توفیق دے۔

اللہ قیامت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العٰلمین

سوالوں کے جوابات

اس کے بعد متکلم اسلام حفظہ اللہ سے سوالات کی نشست ہوئی افادہ عام کے لیے پیش خدمت ہے۔

سوال:

کیا قادیانیوں کے ساتھ دوستی یا ان کا مکان کرائے پر لینا یاکاروبار میں شرکت کرنا جائز ہے؟

جواب:

یہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے نہ ان کو کاروبار میں شریک کرو نہ ان کا مکان کرائے پر لو اور جو قادیانیوں کی مصنوعات ہیں ختم نبوت والے اس کا اکثر اعلان کرتے رہتے ہیں ان مصنوعات کا بائیکاٹ کرو۔ یہ میرے اور آپ کے ایمان کا حصہ ہے۔

سوال:

بعض حضرات کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے؟ مکمل واقعہ بتائیں یہاں پر کسی نے بارہ ربیع الاول کو عید پڑھائی۔ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:

دیکھیں اگر کسی نے عید کی نماز 12 ربیع الاول کو شروع کی ہے تو بہت بڑا جرم کیا ہے۔ اچھا عجیب بات یہ ہے کہ 12 ربیع الاول کو عید وہ مناتے ہیں جو خود کو امام احمد رضا خان کا ماننے والا کہتے ہیں اور احمد رضا خان نے اپنی کتاب نطق الحلال

میں لکھا ہے حضور 8ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور 12ربیع الاول کو وفات پائی۔ بھئی اپنی نطق الہلال فتاویٰ رضویہ میں یہ کتاب موجود ہے احمد رضا خان کی کتابیں ساری اکھٹی فتاویٰ رضویہ کی شکل میں آئی ہیں تو اس میں فتویٰ موجود ہے احمد رضا خان نے فتویٰ دیا کہ نبی پیدا ہوئے 8کو اور وفات پائی 12 کو۔

فتاوی رضویہ جلد26 ص412

اگر 12 کا دن وفات کا ہے تو پھر سوگ مناؤ اگر تم نے منانا بھی ہے تو لیکن اہل السنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں ہمیں آنے کی خوشی ہے لیکن خوشی بچوں والی نہ کرو بڑوں والی کرو، کیوں؟ اگر گھر میں مہمان آئے ہیں تو بچے دیکھیں گے کیا لے کر آئے ہیں فروٹ، مٹھائی، پکوڑے، سموسے مہمان کی آمد پر بچوں کو خوشی نہیں ہوتی۔ اگر مہمان کچھ لے کر آئے مٹھائی وٹھائی تو بچے خوش ہوتے ہیں اور مہمان کے ساتھ مٹھائی نہ ہو تو بچے خوش نہیں ہوتے۔

میری خالہ کا بیٹا ہے میرا بھائی ہے میں ان کے گھر گیا، تو ان کا چھوٹا بچہ تھا ابو بکر نام تھا، اس کی بیوی کہتی ہے تایا ابو آئے ملو تایا ابو آئے ملو وہ مجھے مل نہیں رہا۔ میں نے اس کی بیوی سے کہا بھئی قصور اس کا نہیں قصور تایا ابو کا ہے میں تایا ابو بن کر آیا نہیں تو ملے گا کیسے؟ میرے ہاتھ میں کچھ کھلونے ہوتے، کچھ سیب ہوتے، ٹافیاں ہوتیں تب یہ سمجھتا تایا ابو آئے ہیں۔ اب اسے میرے آنے کی کوئی خوشی نہیں قصور میرا تھا میں کچھ لے کر جو نہیں آیا تھا۔ مہمان کو میزبان کے گھر کچھ لے کر آنا چاہیے میں جب دوبارہ گیا تو تایا ابو بن کر گیا وہ میری گود میں بیٹھا، پیار سے آیا۔ خیر میں کہتا ہوں اب اگر مہمان آئیں تو ان کی نگاہ مٹھائی پر،

ان کی نگاہ تھیلے پر۔ چھوٹے آئیں تو ان کی نگاہ ڈبے پر، اور بڑے وہ یہ نہیں پوچھتے کہ مٹھائی وہ فوراً پوچھیں گے پہلے کہیں گے آرام کرو، کھانا کھاؤ گے چائے پیو گے، آرام کرو گے؟ پھر جب وہ آرام کرلے گا بڑے پوچھیں گے آپ کیوں آئے؟ چھوٹے دیکھیں گے کہ آیا تو کھانے کے لیے کیا لایا اور بڑے پوچھتے ہیں کہ آئے ہیں تو کیوں آئے ہیں۔

نبی کے آنے کا مقصد یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خوشی ہے آپ یہ دیکھیں کہ حضور دنیامیں آئے تو کیوں آئے۔ اگر چاہو تو ساری خوشی منا لو نبی ڈاڑھی لے کر آئے، چہرے پر رکھ لو، نبی پگڑی لے کر آئے اپنے سر پر سجالو، نبی نماز لے کر آئے پانچ وقت کے نمازی بن جاؤ، نبی روزہ، حج، زکوۃ لے کے کر آئے یہ سارے کام کرلو۔ یہ خوشی ہے.

12 ربیع الاول کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئیں تو مٹھائی کھائیں یہ بچوں والی خوشی ہے بڑوں والی خوشی نہیں ہے۔ تو وہ خوشی اختیار کرو جو سمجھ داروں کی ہوتی ہے وہ خوشی اختیار نہ کرو جو بچوں کو ہوتی ہے۔ اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ مجھے اور آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال:

کیا آتش بازی جرم ہے؟

جواب:

کچھ حیا کرو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مذاق نہ اڑاؤ آتش بازی جرم ہے۔

سوال:

مولانا صاحب گانے کی طرز پر نعتیں پڑھنا جائز ہے؟

جواب

ارے گانا ناجائز ہے گانے کے طرز پر نعت نہیں پڑھنی چاہیے۔

سوال:

غیر مقلدین کہتے ہیں کوئی ترک رفع یدین والی حدیث بتادیں کوئی کہتا ہے عربی تو رفع یدین کرتے ہیں۔

جواب:

ہم نے کلمہ عربیوں کا نہیں اللہ کے نبی کا پڑھا ہے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کریں جو عربی ہیں اور صحابی بھی ہیں تو غیر مقلد کہتے ہیں کہ نہیں نبی کی بات کرو۔ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جمعہ کی دو اذان پیش کریں وہ عربی ہیں کہتا ہے نبی کی بات کرو۔ ہم بیس رکعت تراویح صحابہ کی پیش کریں کہتا ہے نبی کی بات کرو۔ہم رفع یدین نبی کی بات کریں کہتا ہے عربی کیوں کرتے ہیں؟ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا غیر مقلدیت کا کام ہے۔میں ان سے کہتا ہوں اگر یہاں غیر مقلد بھی بیٹھا ہو وہ مجھے لکھ کر بھیج دے کہ امام کعبہ ہمارے دین کی بنیاد ہے جو امام کعبہ کریں گے ہم کریں گے جو نہیں کریں گے ہم نہیں کریں گے لکھ دو لیکن لکھ کر نہیں دیں گے۔

کیوں؟ امام کعبہ کو مانیں گے تو سب سے پہلے تقلید کریں گے جو انہوں نے کرنی نہیں۔ امام کعبہ کو مانیں گے تو ننگے سر تھوڑا پھریں گے اپنے سر پر ٹوپی اور رومال لیں گے۔ امام کعبہ کی تو نہیں ماننی گدھے کی طرح ننگے سر

پھرتے رہیں گے۔ کوئی ایک باب کسی محدث نے قائم نہیں کیا کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ننگے سر پھرنے کا ذکر ہو یہاں غیر مقلد بیٹھا ہو تو مجھے یہ بھی لکھ دے اگر تمہارے پاس موبائل ہے تو باہر نکل کر اپنے کسی مولوی کو فون کرو کہ یار یہ چٹ ہم نے لکھ کر دینی ہے حوالہ بتادے۔ کوئی ہے تو ہمت کرے!

کسی محدث نے باب قائم کیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ننگے سر بیت الخلاء میں جانے کا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ننگے سر بازار جانا۔ وہ نبی ننگے سر بیت الخلاء بھی نہیں جاتا تجھے شرم نہیں آتی ننگے سر نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آتا ہے۔ یہ مسجد ادب کا مقام ہے بے ادبی کا مقام نہیں ہے۔ ٹوپی ہوگی لیکن نماز کے وقت اتار دیں گے اور پھر سمجھتے ہیں ہم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ پگڑی اتار کے ننگے سر گھوم رہے ہیں ہم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ احمق! اس کو کام نہیں کہتے بے وقوفی کہتے ہیں۔ میری بات سمجھو اس لیے ہم کہتے ہیں ایک اصول بناؤ ایک اصول پر چلو، اصول پر نہیں چلیں گے۔

مجھے غیر مقلد نے فون کیا مولانا صاحب اللہ کے نبی سے رفع یدین منع کرنے کی حدیث دکھا سکتے ہو؟ میں نے کہا، تو کرنے کا حکم دینے کی حدیث دکھا سکتا ہے؟ کہتے ہیں جی حکم نہیں دیا تو کیا تو ہے ناں، میں نے کہا کیا ہے تو کچھ چھوڑا بھی تو ہے۔ ہم سے اور دلیل مانگ رہے ہو، تم دلیل اور دیتے ہو۔ اللہ کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

راوی عبد اللہ بن عمر، نبی کے صحابی، کتاب مسند حمیدی، امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد کی۔ امام بخاری روایت پیش کرتے ہیں کہ رفع یدین کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں نہیں کرتے۔ دلیل؟ راوی وہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ،

کتاب امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد کی، استاد کہتے ہیں کہ نہیں کرتے تھے، اگر بخاری کی روایت ٹھیک ہے تو استاد کی کیوں غلط ہے؟ نہیں سمجھے؟ امام بخاری کی بات کریں گے بخاری کے استاد کی بات نہیں کریں گے۔ اللہ کے نبی رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

راوی براء بن عازب کتاب سنن النسائی جو صحاح ستہ کی کتاب ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً

سنن ابی داود جلد اول ص272

کتاب کا نام جامع ترمذی جو صحاح ستہ کی کتاب ہے۔ راوی کا نام عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بڑے دعوے کے ساتھ کہا ہے۔ فرمایا:

الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ الا اخبر کم بصلوٰۃ رسول اللہ

جامع ترمذی ج2 ص40

کیا میں تمہیں نبی کی نماز نہ دکھاؤں؟ کہا دکھاؤ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے شروع کا رفع الیدین کیا پھر پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کیا۔

کہا یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو صحابی ہیں جن کا نام لے کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما حدثکم ابن مسعود فصدقوہ عبد اللہ بن مسعود جو حدیث بتائیں اس کو سچا سمجھنا۔ ہم کہتے ہیں غیر مقلدو! سچا سمجھو کہیں گے ہم سچا نہیں سمجھیں

گے۔ نبی کہتا ہے سچا سمجھو تسی کیوں نئیں سمجھدے؟ اسے کہتے ہیں ضد اسے کیا کہتے ہیں؟ (سامعین: ضد) کہتے ہیں نبی چھوڑ دے رفع الیدین اساں نیں چھڈنا۔ نبی چھوڑ دے ہم نہیں چھوڑیں گے اسے ضد کہتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں مولویوں کی بات نہیں مانتے میں کہتا ہوں نبی کی بات نہیں مانتے۔ اور جی بڑا ہی بے ادب ہے میں نے کہا خدا کے سامنے اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے اگر مولوی کے سامنے اکڑ کر کھڑا ہو جائے تو پھر کیا ہو گا! ایک آدمی خدا نال متکاّ لا کے مسیتے کھلوتا اے وہ تمہارے ساتھ متکاّ لگائے تو کون سی حرج کی بات ہے؟ یہ دعا کرو اللہ ان کو کچھ عقل عطا فرمائے۔ (آمین)

سوال:

ذاکر نائیک کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب:

ذاکر نائیک بے علم بھی ہے بے عقل بھی ہے۔ مجھے دیکھ کر افسوس ہوتا ہے ہر آدمی کی اپنی رائے ہے۔ ذاکر نائیک کہتا ہے صحابہ سمیت چودہ سو سال کے فقہاء اگر تحقیق کر کے گئے ہیں تو میں اس کو دوبارہ چیک کروں گا، انہوں نے غلطیاں کی ہیں۔ وہ چودہ سو سال کے فقہاء صحابہ سمیت کو غلط کہہ دے کوئی اس کا مذاق نہیں اڑاتا۔ میں کہتا ہوں یہ اکیلا غلط ہے، لوگ کہتے ہیں مولوی صاحب کیسی بات کی ہے؟ ذاکر نائیک ہو، اور غلط؟ میں نے کہا عمر بن خطاب ہو اور غلط؟ حضرت عثمان بن عفان اور غلط؟ جو ان کو غلط کہے اس پر تعجب نہیں ہوتا جو اس کو کہے اس پر تعجب ہوتا ہے۔

میں نے حجرہ شاہ مقیم میں بیان کیا وہاں ایک آدمی ملا کہنے لگا مولانا

صاحب بیان تہاڈا بڑا زبردست سی۔ میں سمجھ گیا اس نے کوئی بات بعد میں کہنی ہو گی تمہید باندھ رہا ہے، کہتا جی بیان آپ کا زبردست تھا۔ میں نے کہا زبردست نہیں تھا تم وہ بات کہو جو تم نے پانچ منٹ بعد کہنی ہے وہ پہلے بتا دو۔ کہتا ہے یہ جو آپ کہتے ہیں غیر مقلد ٹھیک نہیں، اہلحدیث ٹھیک نہیں، یہ بات ٹھیک نہیں ہے یہ فرقہ واریت ہے، میں نے کہا پھر؟ کہتا ہے میں نے ارادہ کیا ہے میں حجرہ شاہ مقیم میں ایک سکول بناؤں گا دینی مدرسہ بھی ہو گا سکول بھی ہو گا اس میں بریلویت کے خلاف بھی بات نہیں ہو گی، غیر مقلدوں کے خلاف بھی بات نہیں ہو گی، دیوبندیوں کے خلاف بھی نہیں ہو گی۔ میں نے کہا کیوں؟ کہتا ہے یہ تینوں غلط ہیں ان تینوں کے خلاف بات نہیں ہو گی۔

میں نے کہا میں کہتا ہوں غیر مقلد غلط ہیں تو میں فرقہ باز، تُو نے تینوں کو غلط کہا، تو تُو فرقہ باز نہیں ہے؟ میں ایک کو غلط کہہ رہا ہوں تو فرقہ واریت، تو سب کو غلط کہہ رہا ہے پھر بھی فرقہ واریت نہیں۔

ذاکر نائیک چودہ سو سال کے فقہاء کا مذاق اڑائے تو ٹھیک ہے اور ہم ایک ذاکر نائیک کا مذاق اڑائیں تو غلط۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک سے کہو، ڈاکٹر کا کام ہے پیشاب آئے تو چیک کرو، خون چیک کرو، پاخانہ چیک کرو، شوگر چیک کرو۔ ڈاکٹر کا کام تو مسئلے بتانا نہیں ہے جو اس کا کام تھا وہ اپنا کام کرے جو علماء کا کام ہے وہ علماء اپنا کام کریں۔

سوال:

حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں یاساریۃالجبل پہاڑ کے پیچھے دشمن ہے۔ یہ تو علم غیب نہیں؟

جواب:

دیکھیے یہ کرامت ہے۔ یہ کیا ہے؟ کرامت۔ اللہ دکھانے پر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں، صحابہ کا لشکر سینکڑوں کلومیٹر دور ہے یہاں سے آواز لگائی یاساریۃ الجبل اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو پیچھے دشمن موجود ہے۔ اللہ دکھانے پر آئے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صف میں یہودی کھڑا ہے خیرات مانگنے کے لیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ نے نہیں دکھایا۔ اللہ دکھانے پر آئے تو نبی کو کعبہ میں، اللہ بیت المقدس کی کھڑکیاں تک دکھادے، اللہ نہ دکھانے پر آئے تو نبی حدیبیہ میں ہے عثمان چند کلومیٹر دور مکہ میں ہے اللہ نہ دکھائے۔ اللہ دکھانے پر آئے تو نبی کو کعبہ سے بیت المقدس دکھادے، نہ دکھائے تو حدیبیہ سے عثمان نہ دکھائے۔

اللہ دکھانے پر آئے تو عمر کو مدینہ سے ساریہ دکھادے اللہ نہ دکھانے پر آئے تو اپنی مسجد میں بھی یہودی نہ دکھائے۔ یہ تو کرامت ہے۔ یہ کیا ہے؟ کرامت۔ رب چاہے دکھائے رب چاہے تو نہ دکھائے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اختیار کی تو کوئی بات نہیں ہے۔

سوال:

لوگ کہتے ہیں معاذ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں۔یہ عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب:

اللہ پاک لعنت بھیجے ایسے عقیدے رکھنے والوں پر۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود محفوظ بھی ہے۔ معطر بھی ہے اور زندہ بھی ہے۔

سوال:

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ کہنا صحیح ہے؟

جواب:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر جا کر کہنا بالکل صحیح ہے۔ اللہ روضے پر لے جائے تو یارسول اللہ بڑے شوق سے کہیں۔

سوال:

ویڈیو بنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:

اگر شادی ہو تو حرام ہے، گانے ہوں تو حرام ہے دعوتوں پر ناجائز ہے اور حرام ہے۔ اگر دینی پروگرام ہو کہ اپنے عقائد دنیا کو دکھانے ہیں تو پھر گنجائش موجود ہے۔ اور دینی پروگرام ہوں کہ اپنے عقائد و نظریات لوگوں کو دکھائے جائیں تو پھر اس کی گنجائش موجود ہے۔وجہ؟ آج ذاکر نائیک کے تم گیت کیوں گاتے ہو؟ وہ میڈیا پر ہے۔ میڈیا پر آیا تو تم نے غلط کو بھی قبول کر لیا ہے اور اگر حق میڈیا پر جائے گا تو لوگ حق کو بھی قبول کریں گے۔

ایک ہوتا ہے شوقیہ بنانا اپنی خوشی اور خواہش کے لیے بنانا، شادیوں پر بنانا، عورتوں کی ویڈیو بنانا، دعوتوں پر بنانا، بلا وجہ ویڈیو بنانا ناجائز ہے۔ لیکن اگر دینی نظریات کا پرچار مقصود ہو تو بالکل ایسے ہی جائز ہے جیسے تصویر بنانا حرام ہے لیکن حج پر جانا ہو تو تصویر بنانے کی گنجائش موجود ہے۔ ایسے ہی تصویر بنانا حرام ہے لیکن عمرے پر جانا ہو تو پھر تصویر کی گنجائش ہے۔ تو بلاوجہ اور بلاضرورت تو ناجائز

ہے اور اگر ضرورت ہو تو پھر اس کی گنجائش ہے۔ گنجائش ہونا اور بات ہے اور اس کو جائز اور بہتر کہنا اور بات ہے۔

سوال:

جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب:

جرابوں پر مسح کرنے کی کوئی ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے اور یہ صرف میں نہیں کہتا غیر مقلدین کے سب سے بڑے امام شیخ الکل فی الکل مولوی نذیر حسین دہلوی نے فتاویٰ نذیریہ میں لکھا ہے کہ جراب پر مسح کرنے کی کوئی ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔

فتوی نذیریہ جلد اول ص327

چلو امام ابو حنیفہ کی نہ مانو اپنے امام کی مان لو۔ لیکن ضد ہے ناں! میں نے کہا ضد کا بھی کوئی علاج نہیں ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العٰلمین

علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام: دارالعلوم شیخ زکریا، ترنول، اسلام آباد

خطبہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

سورۃ احزاب آیت 40

درود شریف:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

تمہید

معزز علمائے کرام میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو! مرکز اہل السنت والجماعت سرگودھا ہر انگریزی ماہ کی پہلی رات بعد از نماز مغرب ماہانہ اجتماع اور مجلس ذکر ہوتی ہے اور آج ہمارا ڈویژن سطح پہ سرگودھا میں تربیتی طلباء کنونشن بھی تھا۔ مجھے حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی دامت برکاتہم کے صاحبزادہ

مفتی اویس سلمہ نے فرمایا کہ ہمارے اس اجتماع میں آپ کی شرکت بہت ضروری ہے۔ میں نے بعد میں حضرت اقدس سے رابطہ کیا میں نے کہا اگر مجھے اجازت مل جائے تو مجھے فائدہ ہو گا کہ ہمارا ماہانہ اجتماع ہے۔ سرگودھا وقت میں بہت کم دیتا ہوں ہر انگریزی ماہ کے پہلے دس دن میں نے ضلع سرگودھا کے لیے رکھے ہیں لیکن اس دفعہ عموماً پاکستان کے اہم مدارس اجتماعات کی وجہ سے وقت نہیں دے پایا، مجھے کافی دقت ہو گی۔

حضرت چونکہ بڑے ہیں حضرت نے شفقت فرمائی فرمایا ماہانہ اجتماع ہو رہا ہے اس کو پابندی سے چلاتے رہو۔ صبح مولانا اویس کا حکم نامہ پھر موصول ہوا کہ آپ کی شرکت بہت ضروری ہے اور ہم یہ چاہتے کہ ہم اگلے سالانہ ختم بخاری کے مبارک موقع پر آپ کا عنوان "عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر علمائے دیوبند" کے عنوان سے بات کریں اور میری خواہش ہوتی ہے میں دلائل کے ساتھ علمائے اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند کے عقائد و نظریات کو بیان کروں۔

عقیدہ حیات الانبیاء اتفاقی عقیدہ ہے

بہت سارے احباب غلط فہمی کا شکار ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر علمائے دیوبند کا آپس میں اختلاف ہے۔ میں علماء کی موجودگی میں اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہہ رہا ہوں حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدے پر نہ علمائے دیوبند کا آپس میں اختلاف ہے نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں اختلاف ہے جیسے حضرت نے فرمایا کہ وقت بہت کم ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ راولپنڈی کے حضرات کنونشن مجھے دیں اور تین چار گھنٹے مجھے کھل کر بولنے کا

موقع عنایت فرمائیں تو میں کتب کے حوالہ جات کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صحابہ کے دور سے لے کر آج تک، میں کتب کے حوالہ جات کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ ہر صدی میں اکابر علمائے اہل السنت میں کوئی اختلاف نہیں۔

لیکن ایک بات میں غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے دلائل کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں، بہت سارے احباب کہتے ہیں تم اکابر کی بات کرتے ہو، ہم پیغمبر کی بات کرتے ہیں تم اکابر کی بات کرتے ہو ہم قرآن کی بات کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہم ان اکابر کی بات کرتے ہیں جو قرآن کی بات کرتے ہیں ان اکابر کی بات کرتے ہیں جو پیغمبر کی بات کرتے ہیں اور صحیح بخاری کی نوہزار بیاسی 9082روایات تم اٹھا کر دیکھ لو۔ حضرت امام بخاری نور اللہ مرقدہ کتنے احادیث کے اوپر ابواب قائم کرتے ہیں اور اس ابواب کے تحت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کرنے کی بجائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو پیش کرتے ہیں اور کبھی صحابی کو پیش کرنے کی بجائے تابعی اور تبع تابعی کو پیش کرتے ہیں۔

کچھ ہم سے سنا ہوتا

میں معذرت کے ساتھ علماء سے یہ بات کہتا ہوں کہ بہت سارے مقامات پر، یہاں تو میرے مشائخ اکابر موجود ہیں؛ تمام حضرات کا ذہن یہ ہوتا ہے کہ ختم بخاری کسی بزرگ سے کروالو، مولانا گھمن سے بیان کروالو۔ میں کہتا ہوں مجھے بخاری پر بولنے کا موقع دو۔ انما الاعمال بالنیّات سے لے کر خدا گواہ ہے کلمتان تک چلتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں تراجم اور ابواب میں امام بخاری کو عوامی لہجے میں کسی نے بیان کیا جو نہیں ہے۔ میرا مستقل نیٹ پر ایک بیان موجود

ہے "بخاری تیرا یا میرا؟" میں نے بخاری کے شیوخ، بخاری کے اساتذہ، بخاری کی سندیں اور میں نے رجال پر کھل کر گفتگو کی ہے۔ تمہیں پتہ چلے بخاری تھا کون؟ لیکن میں ایک بات صرف بخاری کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں اپنے اکابر کو پیش کرنا بطور دلیل کے یہ امام بخاری کا مزاج ہے اس میں رات بیت جائے صرف ابواب اس پر پیش کرتا چلا جاؤں۔

نماز میں پگڑی پہننا

صرف دو باب بطور دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ امام بخاری نے مسئلہ بیان کیا ہے بَاب السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ اس کتاب میں امام بخاری حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ۔

بخاری ج 1 ص88

امام حسن نے قوم صحابہ کو بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔

بخاری اور مصافحہ دو ہاتھ سے

امام بخاری باب قائم کرتے ہیں بَاب الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا چاہیے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ حماد بن زید نے ابن مبارک سے مصافحہ دو ہاتھوں سے کیا تھا۔ تو امام بخاری تو اکابر کی بات کرتا ہے بخاری مانتا ہو اور پھر اکابر کی بات نہ کرے۔

بخاری بَاب الْاَخْذِ بِالْيَدَيْنِ

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مجھے تعجب ہے تیری عقل پر کبھی قرآنی آیات ہمارے خلاف پیش

کریں گے اور سورۃ بقرہ میں موجود ہے اللہ فرماتا ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ کہ اللہ کہتا ہے ان سے جب کہا جائے قرآن کی بات مانو کہتے ہیں قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ ہم تو اس کی بات مانیں گے جو ہمارے آباؤ اجداد کا مذہب تھا لیکن تمہارے اس نظریے کی قرآن آگے خود تردید کرتا ہے قرآن کہتا ہے أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ اس کی بات مانو گے جس میں عقل بھی نہیں تھی اس کی بات مانوگے جو ہدایت پر بھی نہیں تھا۔ پتہ چلا کہ باپ عقل والا ہو تو بات مانتے ہیں باپ ہدایت والا ہو تو بات مانتے ہیں۔

سورۃ بقرہ آیت نمبر170

چیلنج

مجھے یہ تو بتاؤ اکابر علمائے دیوبند عقل والے نہیں تھے؟ اکابر علمائے دیوبند ہدایت یافتہ نہیں تھے؟ عقل و ہدایت والے کی بات ماننا یہ قرآن کے خلاف نہیں ہے۔ تمہیں کسی احمق نے دھوکے میں ڈالا ہے۔ خیر میں نے عرض کیا میں تمہید چھوڑ کر بات کرتا ہوں میرا یہ دعویٰ ہے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمائے دیوبند کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ اور میں چیلنج کے ساتھ بات کہوں گا پورے مجمع میں مجھے چٹ پیش کر دی جائے، اکابر علمائے دیوبند میں کوئی ایسا دیوبندی بزرگ موجود ہو فریقین جس کی طرف نسبت کرتے ہوں اور اس کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ہو۔

ایک چٹ مجھے پیش کر دو میں اپنے موقف سے پیچھے ہٹ جاؤں گا۔ یہ موقف میرا نہیں ہے میرے اکابر علمائے دیوبند کا موقف ہے۔

مولانا سہارنپوری اور عقیدہ حیات النبی

میں آپ کی خدمت میں کتب پیش کرتا ہوں۔ میرے پاس صحیح بخاری موجود ہے اب میں کھول کر دکھاؤں گا تو بات لمبی ہو گی۔ شیخ محدث سہارنپوری رحمہ اللہ یہ وہ شخص ہے جو دیوبند کا بانی ہے اس نے دیوبند کی اینٹ رکھی ہے۔ پانچ اینٹیں دیوبند میں رکھی گئی ہیں ان میں ایک رکھنے والے کا نام سہارنپوری ہے۔ شیخ سہارنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والاحسن ان یقال ان حیاتہ کہ پیغمبر کے بارے میں بہتر یہ ہے کہ بات کی جائے کہ لایتعقبہاموتا کہ پیغمبر کی حیات کے بعد قبر میں موت نہیں آئی، بل یستمر حیا بلکہ پیغمبر قبر میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

صحیح بخاری جلد اول صفحہ 517

حضرت نانوتوی اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے "ہدیۃ الشیعہ" حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی کتاب ہے۔ ہدیۃ الشیعہ میں لکھتے ہیں:

تمام انبیاء بالیقین اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا موقف عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

ہدیۃ الشیعہ صفحہ نمبر 359

مولانا رشید احمد گنگوہی اور عقیدہ حیات النبی

میں اگر کتابیں گنواؤں گا تو بہت وقت گزر جائے گا میرے پاس تالیفات

رشیدیہ، فتاویٰ رشیدیہ موجود ہیں۔ مولانا گنگوہی فرماتے ہیں۔ مسئلہ یہ چلا ہے کہ کسی قبر پر جاکر میت کو کہہ سکتے ہیں "میرے لیے خدا سے دعا مانگنا"؟ فرمایا: اختلافی مسئلہ ہے بعض کہتے ہیں مردہ سنتا ہے بعض کہتے ہیں نہیں سنتا۔ اس لیے جو کہتے ہیں مردہ سنتا ہے وہ کہتے ہیں دعا کرا سکتے ہیں جو کہتا ہے نہیں سنتا وہ کہتا ہے دعا نہیں کرا سکتے لیکن انبیاء کے سماع میں کسی کا خلاف نہیں ہے لہٰذا پیغمبر کی قبر جاکر کہہ سکتے ہیں پیغمبر سے دعا کرائیں گے۔

فتاوی رشیدیہ

حضرت شیخ الہند اور عقیدہ حیات النبی

کتاب سنن ابی داؤد میں حاشیہ موجود ہے شیخ الہند رحمہ اللہ کا، تو شیخ الہند رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الأنبیاء احیاء فی قبورھم فیمکن لھم سماع الصلوٰۃ من صلی علیھم چونکہ انبیاء قبروں میں زندہ ہیں تو ان کی قبر پر صلوٰۃ پڑھی جائے تو پھر نبی اس کی بات سنتا بھی ہے۔

حضرت سہارنپوری اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں " بذل المجہود " موجود ہے شیخ زکریا رحمہ اللہ کے شیخ حضرت سہارن پوری رحمہ اللہ نے لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:

الا ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیا فی قبرہ کما ان الانبیاء علیھم السلام احیاء فی قبورھم

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں ایسے زندہ ہیں جیسے بقیہ تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

حضرت تھانوی اور عقیدہ حیات النبی

اشرف الجواب حکیم الامت تھانوی کا موجود ہے فرماتے ہیں بہر حال یہ باتفاق امت ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

اشرف الجواب صفحہ نمبر 321

حضرت مدنی اور عقیدہ حیات النبی

" الشہاب الثاقب" میرے ہاتھ میں ہے مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ شیخ العرب والعجم کی کتاب ہے جو احمد رضا خان کے اشکالات کے جوابات میں لکھی گئی ہے شیخ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔ الشہاب الثاقب کا مطالعہ فرمایئے۔

الشہاب الثاقب صفحہ 320

حضرت قاری طیب قاسمی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب خطبات حکیم الاسلام موجود ہے قاری محمد طیب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں علمائے دیوبند صرف یہی نہیں کہتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں مٹی میں بالکل صحیح سالم محفوظ ہیں اور محفوظ رہیں گے بلکہ علمائے دیوبند کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی اسی طرح جسم کے ساتھ زندہ ہیں جس طرح کے جسم کے ساتھ دنیا میں زندہ تھے اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔

خطبات حکیم الاسلام صفحہ نمبر18

علامہ شبیر احمد عثمانی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے صحیح مسلم کا حاشیہ اور صحیح مسلم کی

شرح فتح الملہم علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بڑی وضاحت کے ساتھ بات کی ہے:

ھو حی فی قبرہ الشریف ولحوم الأنبیاء حرام علی الارض

انبیاء قبروں میں زندہ بھی ہیں اور انبیاء کے اجسام اللہ نے قبر مبارک میں محفوظ رکھے ہیں۔

مولانا ظفر احمد عثمانی اور عقیدہ حیات النبی

اعلاء السنن مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی کتاب میرے ہاتھ میں موجود ہے علامہ عثمانی فرماتے ہیں:

قال المتکلمون المحققون من اصحابنا ان نبیا حی بعد وفاته

محققین کا فیصلہ ہے انبیاء وفات کے بعد قبور میں زندہ ہیں۔

اعلاء السنن ج10 ص505.512

حضرت شیخ زکریا اور عقیدہ حیات النبی

شیخ زکریا کا رسالہ فضائل درود شریف موجود ہے، لکھتے ہیں:

انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

فضائل درود شریف صفحہ 25

علامہ کاندھلوی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے سیرۃ المصطفیٰ علامہ کاندھلوی رحمہ اللہ کی۔ علامہ کاندھلوی رحمہ اللہ سیرت مصطفی میں لکھتے ہیں: تمام اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے حضرت انبیاء علیہم السلام اپنی وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز عبادات میں مشغول ہیں، حضرات انبیاء کی حیات

برزخی اگرچہ محسوس نہیں ہوتی لیکن بلاشبہ حیات حسی اور جسمانی ہے اس لیے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عام مومنین بلکہ ارواح کفار کو بھی حاصل ہے تو نبی کی حیات جسمانی ہے۔

سیرت مصطفی جلد سوم صفحہ 142

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند۔ اس میں لکھا ہے یہ بات مسلّم ہے کہ اس حیات جسمانی اور روحانی میں درجات ہیں۔ انبیاء کی حیات قوی تر ہے۔ اس کے بعد حضرات شہداء کی حیات پھر جملہ مومنین کی۔

فتاوی دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر319

مفتی کفایت اللہ اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی کی جماہیر امت موجود ہے۔ فرمایا۔

جماہیر امت محمدیہ کا یہ قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں مخصوص حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ باقی یہ کہ اس حیات کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا حضرت نے کہ حق ہی کو معلوم ہے، ورنہ ہم اتنا عقیدہ رکھتے ہیں انبیاء قبروں میں زندہ ہیں۔

جماہیر امت صفحہ نمبر102 جلد اول

مولانا عبدالرحیم اور عقیدہ حیات النبی

فتاویٰ رحیمیہ میرے ہاتھ میں موجود ہے، یہاں مولانا عبدالرحیم راج پوری رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں، کتاب الانبیاء میں کھل کر بات کی ہے کہ انبیاء علیہم

السلام قبور میں زندہ ہیں، حدیث شریف سے ثابت ہے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

فتاوٰی رحیمیہ، کتاب الانبیاء صفحہ نمبر113

مولانا مفتی محمود اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے فتاویٰ مفتی محمودیہ۔ توجہ رکھیں! یہ فتاویٰ مفتی محمود کا ہے حضرت مفتی اعظم مفتی محمود رحمہ اللہ کو کون نہیں جانتا اور میرے دوستو آپ کو علم ہونا چاہیے میں مانسہرہ میں گیا مجھے بعض حضرات کہنے لگے مولانا حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہ کرنا۔ میں نے کہا عقیدہ تم نے لکھا ہے تذکرہ میں نہ کروں؟ کہتے ہیں جی کیا مطلب؟ کہتے ہیں ہمارے ماحول کو خراب نہ کرنا میں نے کہا اگر ماحول خراب کرنا ہے تو پھر مفتی محمود رحمہ اللہ سے پوچھو وہ پھر کہتے ہیں جی کیا مطلب؟

میں نے کہا جب حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اختلاف ہوا مفتی محمود رحمہ اللہ نے جمعیت علمائے اسلام کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس جامعہ مدنیہ لاہور میں بلوایا۔ وہاں پانچ رکنی کمیٹی بنی ہے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب لکھنے کے لیے اور انتخاب امام اہل السنت شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کا ہوا۔ تسکین الصدور لکھی ہے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب۔ تو لکھوائی تو مفتی محمود رحمہ اللہ نے، میں نے بیان کیا تو مجرم بنا تم نے کتاب لکھوائی تو کوئی جرم نہیں ہے؟ بھائی جرم میرا تو نہیں ہے اگر یہ عقیدہ بیان کرنا جرم ہے تو عقیدے کو لکھوانا جرم نہیں ہے؟

میرا یہ جرم ہے کہ میں نے مفتی محمود رحمہ اللہ کے نظریے کو بیان کیا

ہے۔ فتاویٰ مفتی محمود میرے ہاتھ میں موجود ہے۔ ایک سوال لکھا ہے ایک بندے کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روح جسم میں ہے ایک کہتا ہے روح جسم میں نہیں ہے ایک کہتا ہے حضور سنتے ہیں ایک کہتا ہے حضور نہیں سنتے تو بات کس کی ٹھیک ہے؟

فرمایا کہ جو کہتا ہے روح جسم میں ہے اور پیغمبر کے روضے پر صلوٰۃ پڑھو تو سنتے ہیں فرماتے ہیں اس کا عقیدہ بالکل درست ہے۔ بعد میں سوال کیا گیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر درود وسلام پڑھا جائے تو نبی پاک سنتے ہیں، روضہ اقدس پر الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنا اس کی حقیقت کیا ہے؟

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر، یہ بڑا کھل کر مفصل جواب دیا ہے، یہ جائز ہے یا نہیں؟ حضرت نے بڑی تفصیل سے فرمایا ہے کہ چونکہ حدیث سے ثابت ہے اس لیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ بھی ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

فتاوی محمودیہ صفحہ نمبر 325 اور صفحہ نمبر 353

مولانا محمد علی جالندھری اور عقیدہ حیات النبی

مولانا محمد علی جالندھری کی سوانح حیات موجود ہے اس کے اندر بھی کھل کر لکھا ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے ہم اہل السنت والجماعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیوی جسد اطہر میں جو حیات مانتے ہیں وہ ان کی روح کے تعلق سے مانتے ہیں۔۔۔ پتھری حیات اس انسانی روح سے یکسر خالی ہوتی ہے، اس لیے اس پتھری حیات کا اکابر اہل السنت میں کوئی بھی قائل نہیں۔ پس جو آنحضرت کے

دنیوی جسد اطہر میں اس پتھری حیات کا قائل ہو وہ اہل السنت والجماعت کے اجماعی عقیدہ کا منکر ہے۔

سوانح مولانا محمد علی جالندھری صفحہ نمبر 324

مفتی رشید احمد لدھیانوی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے احسن الفتاویٰ حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ کی۔ اس عقیدہ پر ایک لمبی بحث کی ہے اگر میں بحث کروں گا تو بات لمبی ہو جائے گی تو بحث یہ کی ہے کہ یہ قرآن کریم میں آیت ہے **ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوك فاستغفروا اللہ** اگر کوئی بندہ گناہ کرلے پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرائے تو دعا کروانا جائز ہے کہ نہیں؟ فرمایا زندگی میں بھی جائز تھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبر پر جا کر دعا کرانا بھی جائز ہے۔ فرمایا اس کی وجہ کیا ہے؟ **وجہ الاستدلال بہا انہ حی فی قبرہ بعد موتہ** کہ پیغمبر موت کے بعد قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ لہٰذا نبی کی قبر پر جا کر کہہ سکتے ہیں کہ حضور ہمارے لیے دعا فرمایئے۔

احسن الفتاوی ج5 صفحہ نمبر 561

فتاوی حقانیہ اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں موجود فتاویٰ حقانیہ ہے میں پورے ملک کے فتاویٰ جات پیش کر سکتا تھا میں نے چند ایک کتابیں آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ فتاویٰ حقانیہ میں لکھا ہے" عقیدہ حیات انبیاء کا ثبوت" کھل کر بات لکھی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کے بارے میں تمام

اہل السنت والجماعت اور جملہ اکابر علمائے دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ تمام اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

فتاوی حقانیہ ج1ص594

حضرت درخواستی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے حضرت حافظ الحدیث نمبر جو شیخ درخواستی کے حالات پر لکھا گیا ہے۔ شیخ درخواستی کا قصیدہ آج مجھے ایک ساتھی نے میسج کیا ہے۔ میسج آج کل بھی چلتا ہے کہ نبی کے روضے پر لکھے گئے اشعار۔ اس غلط فہمی میں نہ جانا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نبی کے روضے کے متعلق لکھے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر لکھے گئے ہیں، اس میں موجود ہے انبیاء قبروں میں زندہ ہیں۔

هو حی فی قبر کحیاة الانبیاء
حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء
حیاتهم اعلی واکمل من الشهداء
وشانهم ارفع فی الارض والسماء

حافظ الحدیث نمبر122

مولانا منظور نعمانی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے معارف الحدیث، علامہ نعمانی رحمہ اللہ کی ہے۔ اس میں لکھا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں بلکہ تمام انبیاء کا اپنی قبور میں مبارک میں زندہ ہونا جمہور امت کے مسلّمات میں سے

ہے۔ اپنے علماء سے پوچھو مسلّمات کہتے کسے ہیں؟ ہم کہتے ہیں یہ مسلّمات میں سے ہے یہ ہمارا عقیدہ ہے یہ بڑی ضروری باتیں ہیں۔ مولانا منظور نعمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ امت کے مسلّمات میں سے ہے۔

معارف الحدیث جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 457

حضرت مفتی محمد شفیع اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں معارف القرآن کی جلد اول ہے مفتی اعظم مفتی شفیع احمد عثمانی رحمہ اللہ کی، لکھتے ہیں اور یہی حیات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور شہید سے بڑھ کر حیات حاصل ہے۔

معارف القرآن ج 1 صفحہ نمبر 397

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور عقیدہ حیات النبی

فتاویٰ عثمانی کراچی سے، مفتی تقی عثمانی کا فتویٰ ہے اس کے اندر عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عنوان قائم کیا ہے اور بہت مفصل بحث کی ہے۔ انبیاء کا درجہ شہداء سے بھی بلند ہے، انبیاء کی ارواح کا تعلق جسم سے سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

فتاوی عثمانی ج ا صفحہ 70

میں علماء طلباء سے کہتا ہوں علامہ تقی عثمانی کا فتویٰ میرے ہاتھ میں ہے فتویٰ دارالعلوم کراچی کا موجود ہے مفتی تقی عثمانی کی طرف سے منسوب ہے مفتی تقی عثمانی کا فتویٰ ہے۔ آپ اس کی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 100 اٹھائیں عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنوان ہے مفصل بات کی ہے۔آگے صفحہ نمبر 101 پر لکھتے ہیں "حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سماع موتیٰ وغیرہ میں علمائے دیوبند کا مسلک" اس

میں لکھتے ہیں انبیاء وفات کے بعد اپنی قبور میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں، عالم برزخ میں ہونے کی وجہ سے یہ زندگی برزخی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک اور جسد اطہر کا تعلق قائم ہے گو اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں ہے انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زائرین کے درود وسلام کو سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں ہمیں اس کی کیفیت معلوم نہیں ہے۔

مولانا خیر محمد جالندھری اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے خیر الفتاویٰ تو یہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری خیر المدارس کا فتویٰ ہے میں علماء سے کہتا ہوں آپ گھر جا کر کھول کر دیکھنا اس میں لکھا ہے عنوان قائم کیا ہے" حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت قاری صاحب کی طرف سے مسلک دیوبند کی ترجمانی" قاری محمد طیب رحمہ اللہ مہتمم دارالعلوم دیوبند ہیں انہوں نے مسلک دیوبند کی ترجمانی کی ہے پورے اس صفحہ پر یہ مسئلہ لکھا ہے مسئلہ حیات النبی زیر بحث ہے۔

خیر الفتاویٰ صفحہ نمبر187

بزرگوں کی کتابوں، مقالات، فتاوٰی اور تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ اور دیوبندیت یہی ہے کہ برزخ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات دنیوی کے ساتھ زندہ مانا جائے۔ دیوبندیت کی موجودہ قیادت کا بھی یہی موقف ہے۔

مولانا شیخ سہارنپوری، مولانا عبد الرحیم رائے پوری، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، ان تینوں بزرگوں کا مسلک بھی حیات دنیوی کا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے حضرات کا بھی یہی مسلک ہے۔ کہتے ہیں جو مجموعہ مقالات میں موجود ہے ان اکابر کے تلامذہ مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ، مفتی کفایت اللہ دہلوی

رحمہ اللہ، مولانا سہارنپوری رحمہ اللہ، مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ، سب حضرات کا یہی مسلک ہے۔ یہ حضرات دیوبندیت کے سرخیل کہلاتے ہیں۔ اس لیے دیوبندیت کا حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حیات دنیوی ہونا یہ مسلک دیوبند کا ہے۔ قاری محمد طیب رحمہ اللہ نے ترجمانی کی ہے یہ میری اپنی رائے تو نہیں ہے۔

مولانا یوسف لدھیانوی اور عقیدہ حیات النبی

یہ میرے ہاتھ میں آپ کے مسائل اور ان کا حل موجود ہے مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ نے لکھا ہے میں اس پر کھل کر بات کروں گا۔

فرمایا میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں یہ حیات برزخی ہے، مگر حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے۔ جو حضرات اس مسئلے کے منکر ہیں میں ان کو اہل حق میں سے نہیں سمجھتا، نہ وہ علمائے دیوبند کے مسلک پر ہیں۔

آپ کے مسائل اور ان کا حل صفحہ نمبر 311

یہ میری رائے ہے؟ کہتے ہیں مولانا گھمن نے شور مچایا ہے میں شور کیوں مچاتا ہوں؟ بزرگوں نے لکھا ہے اگر بزرگوں کو مانتے ہو پھر مان لو۔ مولانا لدھیانوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے اس کا علمائے دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے آپ حضرات کی خدمت میں چند ایک کتابیں علمائے دیوبند کی پیش کر دی ہیں۔

میرے دوستو! ذہن نشین کر لو آپ کے ذہن میں ایک الجھن پیدا ہو گی میں اس کو بھی واضح کرتا ہوں۔ بھائی مولانا گھمن کو چاہیے تھا قرآن پڑھتا اس کو

چاہیے تھا حدیث پڑھتا علمائے دیوبند اور اکابر کی بات کیوں کرتا ہے؟ میں کہتا ہوں آج جھگڑا یہ نہیں ہے جھگڑا صرف یہ ہے کہ جب عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (توجہ رکھنا) ہم بات کرتے ہیں ادھر سے الزام یہ لگتا ہے کہ یہ بریلوی ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ نہیں نہیں جب وہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے میں کہتا ہوں تم غیر مقلد ہو وہ مجھے بریلوی کہتا ہے میں اسے غیر مقلد کہتا ہوں۔

دیوبندی کون ہیں

لوگ پوچھتے ہیں کہ دیو بندیت کا نظریہ کیا ہے میں کہتا ہوں یہ مسئلہ صاف ہو جانا چاہیے کہ دیوبند کا نظریہ کون سا ہے؟ ہماری ایک مرتبہ گوجرانوالہ گفتگو چلی۔ مناظرین جمع ہوئے، مجھے لوگ کہتے ہیں تو خود گفتگو کرتا کیوں نہیں ہے؟ میں کہتا ہوں بات تو اصول سے ہونی چاہیے میں نے کہا تم بھی خود کو دیوبندی کہتے ہو ہم بھی خود کو دیوبندی کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دیوبند کو تم بھی صحیح سمجھتے ہو ہم بھی صحیح سمجھتے ہیں۔ جھگڑا کیا ہے؟ دیوبند کا عقیدہ کیا ہے؟ اگر عقیدہ ممات دیوبند کا ہے تو دیوبندی تم ہو اگر عقیدہ حیات دیوبند کا ہے تو دیوبندی ہم ہیں۔ پہلے یہ تو بات کر لو دیوبندی کون ہے؟ میں نے کتب دیوبند سے ثابت کیا ہے۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجماعی عقیدہ

میرے نبی قبر میں زندہ ہیں۔ علمائے اہل السنت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ علمائے دیوبند کا یہی عقیدہ ہے۔ وہ جو نبی کو قبر میں زندہ نہیں مانتا اہل السنت والجماعت میں سے بھی نہیں ہے، وہ دیوبند میں سے بھی نہیں ہے۔ آپ میری تائید فرماتے ہیں؟ بولیے بھائی! تائید فرماتے ہیں؟ ایک منٹ ایک منٹ آپ

تائید کرتے ہیں جن کا نظریہ ہے کہ اللہ کے نبی قبر میں زندہ ہیں ہاتھ کھڑے کرو۔ توجہ رکھنا! جن کا یہ نظریہ ہے کہ جو بھی مماتی ہے وہ دیوبندی نہیں ہے وہ بھی ہاتھ کھڑا کرے تاکہ مجھے پتہ چلے کہ تم میں کون ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ نہیں مانتا۔

توجہ! اہل السنت والجماعت میں سے بھی نہیں ہے اور دیوبند میں سے بھی نہیں ہے۔ اپنے ہاتھ کھڑے کرو جو سمجھتا ہے مماتی دیوبندی نہیں ہیں۔

{حضرت کے فرمانے پر تمام مجمع نے ہاتھ کھڑے کرکے تائید کی اور سٹیج پر تشریف فرما تمام علماء نے بھی ہاتھ اُٹھا کر تائید کی۔}

آپ دیوبندی سمجھتے ہیں؟ {سامعین: نہیں} ہمیں اپنے عقیدے کے معاملہ میں کوئی جھجک کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم علمائے دیوبند کے ساتھ ہیں اللہ ہمیں ان کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ اللہ ہمارا قیامت میں حشر فرمائے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تحفظ ختم نبوّت اور علمائے دیوبند

ختم نبوت کانفرنس، سرگودھا

خطبہ

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذبالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله

اما بعد فاعوذبالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

احزاب آیت 40

درود شریف:

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

اشعار

نام محمد سے دلوں کو سرور ملتا ہے
نگاہ فکر کو تازہ شعور ملتا ہے
نصیب کیسا بھی ہو واسطہ احمد کا دے کر
خدا سے جو بھی مانگیں ضرور ملتا ہے

کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو انکاری ہے
اس کوئے طلب میں ہم نے بھی دل نذر کیا جاں واری ہے
کچھ اہل ستم کچھ اہل حشم میخانہ گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کر چھوڑ دیا دیکھا کہ یہ پتھر بھاری ہے
زخموں سے بدن گلزار سہی تم اپنے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

تمہید

معزز علماء کرام! نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھنے والے غیور سنی نوجوانو! ختم نبوت کے عنوان پر کئی ایک موضوع ایسے ہیں جن کو علمائے دیوبند کے دلائل کی روشنی میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے۔ مجھے کئی ایک احباب نے فرمایا کہ مرزائیت کے ساتھ بائیکاٹ کے عنوان پر دلائل دینے چاہییں میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں دلیل وہ دوں گا جو آپ نے اس سے پہلے نہیں سنی، مجھے بعض احباب نے کہا مرزائیت کے حوالہ سے بعض عام فہم ایسے دلائل پیش کریں کہ جس سے لوگ یہ سمجھیں کہ ختم نبوت کا عقیدہ کتنا بنیادی عقیدہ ہے۔

میں بلا مبالغہ یہ بات اپنے اکابر کی موجودگی میں عرض کرتا ہوں کہ میں مختلف عنوان اپنے ذہن میں لے کر بیٹھا تھا اور میرے ذہن میں یہ تھا کہ پتہ نہیں کہ کس عنوان پر مجھے گفتگو کرنے کا حکم ملے، مولانا اسامہ رضوان دامت برکاتہم نے مجھے علمائے دیوبند کی ختم نبوت کی خدمات کے حوالہ سے گفتگو کرنے کا حکم دیا۔ میں اس عنوان پر مختصر سی گفتگو کرتا ہوں کہ اکابر علمائے دیوبند نے

کس حال میں کس مقام پر ختم نبوت کے لیے اپنی جان دی بھی ہے اور ختم نبوت کے لیے جان لی بھی ہے۔

پالیسی قیادت کا کام ہے

ہمارے ہاں عموماً ایک بات کی جاتی ہے میں اس بات کو بیان کیوں نہیں کرتا اس لیے کہ میری عادت یہ ہے کہ عنوان پر گفتگو وکیل یا خطیب کرے اور اس موضوع کے حوالہ سے پالیسی متعلقہ جماعت طے کرے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پالیسی، میں اور آپ سب اس پالیسی کے پابند ہیں۔ اگر پالیسی یہ طے ہو کہ ختم نبوت کے حوالہ سے آئین توڑنے والے کی جان لینی ہے تو ہم لیں گے۔ اگر پالیسی طے کریں کہ آئین کے تحفظ کے لیے جان دینی ہے تو ہم دیں گے۔ یہ مسئلہ قیادت کا ہے اس لیے نہ اس پالیسی پر میں گفتگو کرتا ہوں اور نہ گفتگو کرنے والے کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہوں، چونکہ ہمارے ذمے ایک مخصوص کام ہے ہم اس کام کو بیان کریں اور پالیسی قیادت کے حوالہ سے چھوڑ دیں۔

مرزا قادیانی کی کرشمہ سازیاں

اکابر علمائے دیوبند کے حوالہ سے بات چلی ہے تو میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ مرزائیت کا فتنہ جو موجود دور میں وجود میں آیا ہے یہ فتنہ اچانک نہیں آیا بلکہ یہ فتنہ تدریجاً آیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اچانک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ

- مرزا نے پہلے مولویت کا دعویٰ کیا ہے۔
- مرزا قادیانی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

- مرزا قادیانی نے مثلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔
- مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔
- مرزا قادیانی نے بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔
- ظلی نبوت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔
- پھر مرزا قادیانی نے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

چونکہ اس کے دعوائے نبوت میں تدریج تھی اس لیے ہمارے علمائے دیوبند کی خدمات میں بھی تدریج تھی۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں ختم نبوت کے اسٹیج کے حوالے سے میں بڑی محتاط گفتگو کر رہا ہوں ورنہ میرا دل چاہتا تھا ہمارے اکابر علمائے دیوبند کے خلاف ختم نبوت کا اسٹیج سجا کر جو بات کی جاتی ہے میں نے اس کا جواب بھی دینا ہے۔ لیکن اس کے لیے آپ کسی اور اسٹیج کا انتظار کریں میرے خدا نے زندگی دی میں اس قرض کو اتار دوں گا ان شاء اللہ۔

میری بات کو آپ اچھی طرح سمجھ لیں اس جگہ پہ ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ ہوا، عنوان ختم نبوت گالیاں دیوبند کو، عنوان ختم نبوت گالیاں احناف کو، عنوان ختم نبوت اور گالیاں ختم نبوت پر جان دینے والوں کو۔ یہ عنوان ہمارے ذمے قرض ہے یہ جواب اللہ کو منظور ہوا تو ضرور آئے گا۔ میں صرف یہ بات کہہ رہا تھا کبھی غلط فہمی یہاں سے لگتی ہے کہ ہمارے علماء دیوبند نے کام تدریجی طور پر کیا ہے۔ کیوں؟ مرزا کا دعوی نبوت چونکہ تدریجی تھا اس کے جواب میں گفتگو بھی تدریجاً تھی۔

مرزا کے کفر پر سب سے پہلا فتوی

کئی لوگوں نے کہا حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ملفوظات

میں موجود ہے۔ مولانا یعقوب رحمہ اللہ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند ہیں ان کے سامنے مرزا قادیانی کے بارے میں بات ہوئی ہمارے حضرت فرمانے لگے میں اس کے خلاف فتویٰ نہیں دیتا۔ لوگوں نے کہا کہ دیوبند نے فتویٰ نہیں دیا۔ ابھی اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تو پھر تُو اس پر کفر کا فتویٰ لگائے گا کیسے؟ مولویت کا دعویٰ اور ہے، مہدویت کا دعویٰ اور ہے، عیسیٰ ہونے کا دعویٰ اور ہے، نبی ہونے کا دعویٰ اور ہے۔

جب یہ مولویت کی بات کرتا تھا ہمارے علماء نے کہا اس سے کفر کی بو آتی ہے، جب بات مسیح ہونے کی کی ہے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا قلم بھی چلا ہے، علامہ کشمیری کا بھی قلم چلا ہے، حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا قلم بھی چلا ہے۔ اور جب اس نے کھل کر نبوت کی بات کی ہے ہماری تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ سب سے پہلے علمائے لدھیانہ نے جن کا تعلق علمائے دیوبند سے تھا انہوں نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگایا اور بند کمرے میں بیٹھ کر نہیں کھلے اسٹیج پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔

علمائے لدھیانہ اور علمائے دیوبند کا موقف

شروع شروع میں دیوبند میں ایک مزاج حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا تھا اور ایک مزاج علمائے لدھیانہ کا تھا۔ مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کا مزاج یہ تھا کہ اس سے بحث کرنی چاہیے اس سے مناظرہ کرنا چاہیے، اس سے دلائل کی دنیا میں بات کرنی چاہیے۔ علمائے لدھیانہ کا موقف یہ تھا اس ظالم نے دعویٰ نبوت کا کیا ہے جب آپ سے مناظرہ تحریری کریں گے یہ کہے گا میں جواب بعد میں دوں گا ابھی وحی میں کچھ دن باقی ہیں یہ کہے گا 15 دن بعد جواب دوں گا مجھ پر وحی آتی

ہے پھر جواب دوں گا اور یہ دلیل کے طور پر کہے کہ گا آپ علیہ السلام پر مکہ میں سترہ دن وحی بند ہوئی اگر مجھ پر کچھ دن وحی نہیں آئی تو کیا عجب ہے۔

علمائے لدھیانہ نے کہا اس دجال کو مناظرہ کا موقع نہ دو بلکہ اس کے خلاف کفر کا فتویٰ لگا دینا چاہیے۔ ابتداً علمائے دیوبند نے میدان مناظرہ سجایا اور علمائے لدھیانہ نے اس کے خلاف کفر کا فتویٰ عائد کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی جب مرزا قادیانی سے مناظرہ ہوتا تو مرزا قادیانی کبھی اقدام کرتا کبھی دفاع کرتا لیکن جب علمائے لدھیانہ نے اس کے خلاف کفر کا فتوی دیا ہے تو پھر مرزا قادیانی نے اقدام نہیں کیا دفاع کیا ہے۔ جبب مناظرہ ہوتا ہے کبھی آدمی میدان میں آنے کی جرأت کرتا ہے لیکن جب کفر کا فتویٰ لگتا ہے پھر آدمی سمٹنا شروع کرتا ہے۔

علمائے لدھیانہ نے جب کفر کا فتویٰ لگا یا پھر یہ مرزا غلام احمد قادیانی سمٹ کر رہ گیا پھر یہ گھر سے باہر نہیں نکلا۔ اس کے جلسوں کا وجود ختم ہوا، مرزا کے اسفار ختم ہوئے۔ اس ظالم نے کام کتابوں سے شروع کیا ہے۔

انگریز کا خود کاشتہ پودا

کبھی لوگ بات یوں کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی لکھاری تھا میں کہتا ہوں خدا کی قسم لکھاری نہیں تھا اناڑی تھا۔جو کتاب خود لکھی ہے اس میں کئی ایک غلطیاں کر گزرتا ہے جو کتاب انگلینڈ سے لکھ کر آتی ہے اس پر مرزا قادیانی کا نام درج ہوتا ہے۔ اس میں کبھی کبھی دلائل کی دنیا میں بات بھی چلتی ہے۔

مرزا قادیانی نے جب بات قلم سے شروع کی ہے علمائے دیوبند نے جواب قلم سے دیا ہے، مرزا نے مناظرہ کی بات کی ہے علمائے دیوبند نے مناظرہ کیا ہے، مرزا قادیانی نے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے علمائے دیوبند نے

مرزا پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ لیکن یہ پودا خود نہیں آیا تھا یہ انگریز کی طرف سے لگایا گیا تھا۔ جب جب علماء نے اس کے خلاف بات کی ہے سزا انگریز نے دی ہے۔ علماء نے اس کے خلاف تقاریر کی ہیں تو اس جرم کی سزا انگریز نے دی ہے۔ علماء نے اس کے خلاف لکھا تو سزا انگریز نے دی ہے۔

تمہارے ذہن میں سوال تو آنا چاہیے ارے بات مرزا قادیانی کی کرتے ہیں لیکن سزا انگریز کیوں دیتا ہے؟ ارے ہم مرزا قادیانی کو برا کہتے ہیں پر چے انگریز کیوں کاٹتا ہے؟ میں بطور دلیل کے بات کہتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ بات لمبی نہ ہو جائے میں بڑے اختصار سے بطور دلیل کے کہتا ہوں۔

نبی نے خود جواب کیوں نہیں دیا؟

کبھی ہمیں لوگ ایک بات کہتے ہیں تم نے پیغمبر کا اخلاق نہیں دیکھا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر پر اوجھڑی لادی گئی تو آپ نے جواب نہیں دیا، نبی کے گلے میں چادر ڈال کر گھسیٹا گیا نبی نے جواب نہیں دیا، پیغمبر کے پاؤں سے خون نکالا گیا نبی جواب نہیں دیتا، نبی کی بیٹیوں کو طلاق ہوئی ہے نبی جواب نہیں دیتا تم نبوت کی وجہ سے جواب کیوں دیتے ہو؟ اگر جواب دینا ضروی ہوتا تو نبی خود جواب دیتا ناں! تم جواب کیوں دیتے ہو؟

میں نے کہا تو نے مزاج پیغمبر کو سمجھا نہیں ہے ارے نبی خود نبی نہیں بنتا نبی کو نبی بنایا جاتا ہے۔ آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی نبوت کا دعویٰ خود نہیں کر سکتا۔ کیوں؟ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى خدا نبوت کے لیے خود چنتا ہے۔

اتحاف الخیرۃ المھرۃ کتاب الفتن ص 193

إن اللہ اختارنی خدا نبوت کے لیے چنتا ہے۔

کنز العمال فی سنن الاقوال جز 11 ص 529

اگر نبی نبوت کا دعویٰ خود کرتا نبی پر گالیاں ہوتیں جواب نبی دیتا دشمن میدان میں اترتا تو جنگ نبی لڑتا اور دشمن آتا اور نبی کے گلے میں کپڑا ڈالتا تو جواب نبی دیتا۔

اعلان نبوت اور دفاع خداوندی

نبی نے اعلان نبوت کیا ہی نہیں ہے خدا نے اعلان نبوت کرایا ہے۔ اس لیے خدا نے میرے پیغمبر کو سمجھایا ہے کہ نبی تو نے خود اعلان نبوت نہیں کیا میں نے اعلان نبوت کرایا ہے۔ اگر یہ تجھے گالی دیتا ہے پیغمبر زبان روک لے جواب میں نے دینا ہے تبت یدا ابی لھب وتب میرے پیغمبر اگر تیرے راستے میں یہ کانٹے بچھاتے ہیں جواب تو نے نہیں دینا ام جمیل کو ہلاک میں نے کرنا ہے۔ اگر یہ میدان بدر میں آئے ہیں تو میرے پیغمبر جواب تو نے نہیں دینا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى پیغمبر قتل میں نے کرنا ہے اگر تجھے عاص بن وائل گالیاں دیتا ہے پیغمبر جواب تو نے نہیں دینا جواب میں نے دینا ہے۔

سورۃ انفال آیت 17

نمائندہ خدا اور نمائندہ مصطفیٰ

میں اس لیے دلائل کی بنیاد پر کہتا ہوں۔ ارے نبی نمائندہ خدا ہوتا ہے صحابی نمائندہ مصطفیٰ ہوتا ہے۔ نبی پر بات آتی ہے جواب خدا دیتا ہے، صحابی پر بات آتی ہے جواب مصطفیٰ دیتا ہے۔ وہ نمائندہ خدا ہے تو خدا بولتا ہے وہ نمائندہ مصطفیٰ ہے تو نبی بولتا ہے۔ اگر تجھے سمجھ میں نہ آئے تو میں بطور دلیل کے کہتا ہوں میرے نبی

حدیبیہ میں گئے عثمان مکہ مکرمہ میں ہے کافروں نے گرفتار کیا ہے اطلاع شہادت کی ملی ہے میرے نبی نے فرمایا ہم عثمان کا بدلہ لیں گے۔ لیکن بدلہ لینے کے لیے ہاتھ میرے پیغمبر نے بڑھایا ہے اوپر چودہ سو صحابہ کرام کے ہاتھ آئے خدا نے اعلان یوں فرمایا ہے إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ پیغمبر تیرے ہاتھ پر بیعت نہیں ہے میرے ہاتھ پر بیعت ہے۔

سورۃ الفتح آیت 10

میرے پیغمبر نے ہاتھ بڑھایا فرمایا لوگو عثمان نہیں ہے یہ ہاتھ عثمان کا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے خدا نبی کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ کہتا ہے پیغمبر اپنے ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ کہتا ہے۔ میں کہتا ہوں ہاں ہاں یہاں تک بات تیرا خطیب کرے گا اگلی جنگ تیرا خطیب نہیں تیرا وکیل کرے گا۔ میں دیوبند کی وکالت کرتا ہوں میں دیوبند کی خطابت نہیں کرتا۔ میں تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں دعویٰ تیرے خطیب کے ذمے ہے دلیل تیرے وکیل کے ذمے ہے۔

ارے بات تو اتنی ہے کہ جب میرے پیغمبر نے ہاتھ بڑھایا ہے خدا نے کہا ہے ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ پیغمبر ہاتھ تیرا نہیں یہ میرا ہے۔ لیکن جب پیغمبر نے ہاتھ بڑھایا ہے فرمایا لوگوں یہ ہاتھ عثمان کا ہے یہ میرا نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں وجہ کیا ہے؟ نبوت عثمان کے لیے اپنے ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیتی ہے۔ خدا نبوت کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیث جامع الترمذی میں موجود ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان عثمان کان رسول اللہ حدیبیہ میں مصطفیٰ نمائندہ خدا ہے اور مکہ مکرمہ میں عثمان نمائندہ مصطفیٰ ہے۔

دفاع مصطفیٰ اور خدا

یہ نمائندگی خدا کی کرتا ہے وہ نمائندگی مصطفیٰ کی کرتا ہے۔ اس لیے خدا نے فرمایا ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ یہ بیعت تیری نہیں میری ہے۔ محمد صلی اللہ علی وسلم یوں کہتے ہیں یہ ہاتھ میرا نہیں عثمان کا ہے۔ میں دلیل کے طور پر بتانا چاہتا ہوں تیرے ذہن میں سوال یہ آنا چاہیے کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری تقریر کرتا ہے تو جیل انگریز کیوں دیتا ہے؟ اگر حسین احمد مدنی بات کرتا ہے تو پرچہ انگریز کیوں کاٹتا ہے؟ اگر حضرات نے گفتگو کی تھی انگریز میدان میں کیوں آیا ہے؟ ارے وجہ ہے جب نبی نبوت کی بات کرتا ہے تو پھر انتقام خدا لیتا ہے۔ وہ نبی اس کو بناتا ہے اور یہ مرزا قادیانی نبی خود نہیں بنا تھا مرزا قادیانی کو نبوت دینے والے کو برطانیہ کا انگریز کہتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دینے والے کو عرش والا خدا کہتے ہیں۔

الزام محمد پہ توجواب خدا دیتا ہے گالی نبی کو ملتی ہے جواب خدا دیتا ہے۔ نبوت کے مقابلہ میں لشکر قریش آتا ہے تو بدر کے میدان میں لڑائی خدا خود کرتا ہے۔ پھر انگریز کے بنائے ہوئے نبی کے خلاف جب علمائے دیوبند کا قلم چلتا ہے تو حرکت میں انگریز آتا ہے تو تجھے تعجب نہیں کرنا چاہیے محمد کو نبی بنانے والے کو خدا کہتے ہیں مرزا قادیانی کو نبی بنانے والے کو برطانیہ کا انگریز کہتے ہیں۔ مصطفیٰ کے خلاف بولے گا تو قانون خدا کا حرکت میں آئے گا مرزا قادیانی کے خلاف بولے گا تو ملکہ وکٹوریہ کا قانون حرکت میں آئے گا۔(نعرے)

میں بات یہ کر رہا تھا مرزا قادیانی کے خلاف فتویٰ دینے سے انگریز کا قانون حرکت میں کیوں آتا ہے؟ تو میں یہ بات سوچنے پر مجبور ہوں اگر سرگودھا میں

ختم نبوت کی بات آتی ہے تو ختم نبوت کے سپاہی کی مدد خدا کرتا ہے مرزا قادیانی کی مدد کون کرتا ہے؟ ارے ظالم پھر میں یہ بات کر سکتا ہوں کہ خدا کا نمائندہ ان علماء کو کہتے ہیں، پیغمبر کے وارث ان علماء کو کہتے ہیں۔

نظام خداوندی اور ورثاء نبوت

انگریز کے نظام چلانے والو! اگر نظام حرکت میں آتا ہے تو میں یہ بات کہہ سکتا ہوں تو آپ یہ بات مان لوگے؟ ایک طرف پیغمبر کے وارث ہیں اور دوسری طرف مرزا قادیانی کے ماننے والے ہیں پیغمبر کے ورثاء کے خلاف لڑوگے تو پھر نظام خدا کا حرکت میں آئے گا۔ اگر مرزا قادیانی کے خلاف ہماری گفتگو چلتی ہے تو تمہارا نظام کیوں حرکت میں آیا ہے؟ ہمیں یہ بات سوچنی چاہیے ناں!

کردار علماء دیوبند

میں بات یہ کر رہا تھا کہ علماء دیوبند نے کام کیا ہے کبھی یہ بات کرتے ہیں ابھی بھی ایک صاحب کہہ رہے تھے ارے لعنت نہ بھیجو مرزا قادیانی نے یہ بات کی ہے ارے اخلاق بھی ہونے چاہئیں، مہذب گفتگو ہونی چاہیے۔ مرزا قادیانی کے خلاف دلائل سے بات کرو۔ میں نے کہا کبھی تم نے سوچا ہے کہ اس سوال کا جواب بھی علماء دیوبند نے دیا ہے۔ میں بخدا بات کہتا ہوں جو اعتراض آیا علماء دیوبند نے جواب دیا ہے۔

کبھی لوگ کہہ رہے تھے مرزا قادیانی سے تم دلائل کی جنگ لڑو ناں!
میں کہتا ہوں ہاں ہاں اگر قادیانی کے خلاف دلائل کی جنگ کی بات ہے تو پھر دلائل کی جنگ ہم نے بہاولپور کی عدالت میں لڑی ہے۔ ارے لڑنے والے کو علامہ انور شاہ کشمیری کہتے ہیں، اگر دلائل کی جنگ ہو تو ساؤتھ افریقہ کی

عدالت میں جنگ ہم نے لڑی ہے لڑنے والے کو شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی کہتے ہیں، لڑنے والے کو علامہ خالد محمود کہتے ہیں، لڑنے والے کو حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی کہتے ہیں۔ ہاں ہاں عدالت میں جنگ لڑنی چاہیے اگر قانون کی جنگ تیری پاکستان کی اسمبلی میں لڑی ہے تو 17 دن جو جنگ لڑی گئی؛ کبھی مجھے تعجب ہوتا ہے ہم اپنی تاریخ سے اتنا ناواقف کیوں بنتے ہیں؟

کیا تمہارے علم میں ہے کہ جو سترہ دن تیرے پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں جنگ لڑی گئی اس میں دلائل کو ترتیب دینے والا مولانا سمیع الحق قائد جمعیت تھا، ترتیب دینے والا شیخ الاسلام محمد تقی عثمانی تھا، اس کو تحریر کرنے والا سید نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ تھا اور اسمبلی میں بیان کرنے والا مفکر اسلام مفتی محمود رحمہ اللہ تھا۔

ایک کا نام لے کر دوسرے کا چھپالینا کونسی دیانت ہے؟ مولانا سمیع الحق بھی دیوبندی ہے، مولانا تقی عثمانی بھی دیوبندی ہے، سید نفیس الحسینی شاہ بھی دیوبندی ہے، مفتی محمود بھی دیوبندی ہے۔ میں دیوبند کے کردار کے حوالہ سے بات کر رہا تھا۔ تو نے کہا بات دلائل سے کرنی چاہیے تھی میں نے کہا ہاں ہاں اسمبلی میں 17 دن دلائل کی جنگ ہم نے لڑی ہے، بہاولپور کی عدالت میں جنگ ہم نے لڑی ہے۔

شاہ جی بیان لمبا ہو گیا!

مناظروں کی جنگ ہم نے لڑی ہے۔ اگر اس مناظرے کی جنگ میں جیل میں جانا پڑا تو پھر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری گھر سے چلتا ہے بیگم نے پوچھا شاہ جی رحمہ اللہ کہاں جاتے ہیں؟ شاہ جی فرمانے لگے بیان کے لیے

جاتا ہوں، شاہ جی نے بیان کیا، پرچہ کٹا، تین سال جیل ہو گئی۔ جب تین سال کی جیل کاٹنے کے بعد شاہ جی گھر آئے تو مذاق میں بیگم کہنے لگی شاہ جی بیان لمبا ہو گیا تھا؟ ایک بیان ہوتا ہے تو حضرت شاہ جی رحمہ اللہ تین تین سال جیل کاٹتے ہیں۔

میں عرض کر رہا تھا اگر ختم نبوت کے لیے جیل میں جانا پڑا تو پھر دیوبند نے جیل کاٹی ہے، اگر ختم نبوت کے لیے کتب لکھنی پڑیں تو دیوبند نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔ مجھے آج ہی میرے تخصص کے طلباء کہہ رہے تھے ہمارا جی چاہتا ہے ختم نبوت پر جتنا علمی کام علماء دیوبند نے کیا ہے آپ ایک نشست میں سارا بیان کر دیں۔ میں نے کہا سارا تو میں بیان نہیں کر سکتا لیکن لسٹیں میں بنوا دوں گا، دلائل کی ترتیب میں بتا دوں گا۔ کس کس کتاب میں کس کس موضوع کو چھیڑا ہے، میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔ 14 کو کانفرنس آئے گی میرے اللہ نے چاہا ہم سب نے وہاں پر جانا ہے ان شاء اللہ۔ میں بات سمیٹتے ہوئے کہتا ہوں۔

ہاں ہاں دلائل کی جنگ ہم نے لڑی ہے۔ کبھی لوگ کہتے ہیں تم دلائل کی جنگ لڑو، یہ کیا ہے کہ کبھی قادیانی پر لعنت، کبھی قادیانی کذاب ہے۔ کبھی دجال ہے، کبھی دن میں سو سو بار پیشاب کرتا تھا، کبھی شراب پیتا تھا، کبھی عورتوں سے ٹانگیں دبواتا تھا۔ یہ کیا کِیا تم نے مولویو؟ اخلاق کی دھجیاں اڑا دیں ارے! تم علمی زبان لاؤ۔

صدق ووفا کے پیکر کا اعلان نبوت

میں کہتا ہوں ہاں ہاں اس کا جواب بھی علماء دیوبند نے دیا ہے اگر تجھے اس عالم کا نام نظر نہ آئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد

علی جالندھری نے دیا ہے۔ مولانا نے فرمایا میرے نبی نے جب اعلان نبوت کیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر چڑھ کر قوم کو جمع کیا میرے پیغمبر نے پوچھا تھا لبثت فیکم عمرا میں چالیس سال تک تمہارے اندر ٹھہرا ہوں هل وجدتمونی صادقا ام کاذبا اے مکہ والو تم نے مجھے کیسے پایا؟ جب مکہ والوں نے کہا جربناك غیر مرة ہم نے کئی ایک بار آزما کے دیکھا ہے ماوجدنافيك الا صدقا ہم نے تجھے سراپا صدق پایا ہے۔ حضرت فرمانے لگے نبی نے پہلے اپنی ذات کو پیش کیا ہے فرمایا کہ تم میری ذات کو مانتے ہو؟ انہوں نے کہا جی مان لیا۔ حضرت جالندھری رحمہ اللہ فرمانے لگے پھر میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قولو لا الہ الا للہ تفلحوا۔

نبوت کی ذات اور مولوی کی بات

فرمایا ایک نبوت ہے، ایک مولویت ہے۔ ایک نبی ہے، ایک مولوی ہے۔ ایک رسول ہے، ایک مولانا ہے۔ مولوی کی بات اور ہے نبی کی بات اور ہے۔ نبی کی ذات پر ایمان لانا بھی فرض ہے اور نبی کی بات پر ایمان لانا بھی فرض ہے۔ مولوی کی ذات پر ایمان لانا فرض نہیں ہے، مولوی کے مسئلہ کو ماننا ضروری ہے۔ میرے نبی نے دعویٰ نبوت کیا ہے پہلے ذات کو پیش کیا ہے پھر بات کو پیش کیا ہے۔ نبوت کی ذات بھی زیر بحث آتی ہے نبوت کی بات بھی زیر بحث آتی ہے۔

اگر مرزا قادیانی کہتا میں مولوی ہوں ہم اس کی ذات پر بحث نہ کرتے اس کے مسائل پر بحث کرتے۔ مرزا قادیانی نے کہا میں نبی ہوں، جو خود کو نبی کہے گا اس کا مسئلہ زیر بحث آئے گا لیکن بعد میں، اس کی ذات زیرِ بحث آئے گی لیکن پہلے۔ اگر نبوت کا دعویٰ کرے گا تو زیر بحث پہلے ذات آئے گی مسئلہ بعد میں

آئے گا۔

اگر کوئی کہے کہ میں نبی ہوں پہلے دیکھیں گے کون ہے؟ شخص کیسا ہے؟ کیوں؟ اس لیے کہ نبی کون ہوتا ہے؟ ہم ذات پر پہلے بحث کیوں کرتے ہیں؟ میں نے حدیث پاک پڑھی ہے میں خطبہ کے دوران آیت پڑھوں یا حدیث پاک پڑھوں تو علماء ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ شاید یہ موضوع سے ہٹ رہاہے۔ میں کہتاہوں سن تولو مجھے اپنی تقریر شروع کرنے دو مجھے اپنی دلیل پر بحث توکرنے دو۔ عموماً تعجب ہوتاہے کہ اس نے کونسی بات شرع کردی ہے کہیں ایسانہ ہو کہ ہمارے اسٹیج کی رعایت نہ کرے۔ میں نے کہاناں ایسی بات ہرگز نہیں ہے میں دیوبند کے ہر اسٹیج کی رعایت بھی کرتاہوں اور قدر بھی کرتاہوں۔

نبی کابدن بھی محفوظ

توجہ کرنا میں ایک بات کررہاتھا اگر میں نبوت پر بات کروں کہ نبی کسے کہتے ہیں یہ ایک لمبا موضوع ہے۔ میں نے ایک حدیث پڑھی ہے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ نبی کے وفات پاجانے کے بعد اس کے بدن کو مٹی نہیں کھاسکتی۔

السنن الکبری للبیہقی ج3 ص248

جو نبی کو قبر میں زندہ مانتے ہیں یہ عقیدہ ان کا بھی ہے جو زندہ نہیں مانتے یہ عقیدہ ان کا بھی ہے کہ پیغمبر کے جسم کو مٹی نہیں کھاسکتی۔ کبھی آپ نے سوچا کہ ان کے اجسام کو قبر کی مٹی کیوں نہیں کھاسکتی؟ اگر اس کی وجہ آپ کو

سمجھ آجائے تو مرزا قادیانی کا مسئلہ بھی سمجھ آئے۔

نبوت کے جسم کی مٹی

میں بات سمجھانے کے لیے کہتا ہوں میرے پیغمبر نے فرمایا کہ نبی کے جسد اطہر کو، نبی کے وجود کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ ارے وجہ یہ ہے کہ زمین والی مٹی زمین والے جسم کو کھاتی ہے۔ نبی آتا تو زمین پر ہے لیکن اس کا وجود جنت والا ہے۔ جنت سے بننے والے وجود کو دنیا والی مٹی کیسے کھائے گی؟ میں دلیل کے طور پر کہتا ہوں اللہ پاک نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

مِنۡهَا خَلَقۡنَا كُمۡ وَفِيهَا نُعِيدُ كُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرَىٰ

اللہ جس مٹی سے پیدا کرتے ہیں اس مٹی میں دفن کرتے ہیں، اس مٹی سے قیامت کے دن اٹھائیں گے۔

سورۃ طٰحہ آیت 55

مسئلہ تدفین نبوت

اللہ کے پیغمبر دنیا سے چلے گئے اصحاب پیغمبر میں بحث چلی ہے نبی کے وجود کو کہاں دفن کیا جائے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے معارف السنن میں روایت موجود ہے صدیق اکبر نے فرمایا نبوت کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ ما قبض نبی إلا دفن حیث یقبض

سنن ابن ماجہ ص520 باب ذکر وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

جس جگہ میں ان پر وفات آئے نبی کو اسی جگہ پر دفن کیا جائے۔ میرے پیغمبر کو اللہ پاک نے جہاں وفات دی ہے وہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہے نبی وہاں پر دفن ہوئے ہیں۔

نبی کا روضہ جنت

میں نے کہا اس کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے؟ میرے نبی نے فرمایا ہے بخاری میں روایت موجود ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

بخاری باب فضل ما بین القبر والمنبر

نبی جنت سے آتا ہے جنت میں دفن ہوتا ہے پھر قیامت کے دن اس جنت سے دوسری جنت میں جائے گا۔ میں بات یہ کہہ رہا ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تو جنت والا ہے اگر تو نے نبی کو لینا ہے تو جنت والے وجود کو لینا ہے۔ اگر تو نے پیغمبر کا کلمہ پڑھا ہے تو تُو نے جنت میں جانا ہے۔ اگر نبوت کا جنت والا دین لیا ہے تیرے اندر جنت کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ ایک طرف تیرا نبی ہے جو جنت سے آیا ہے اور جنت میں گیا ہے۔ دوسری طرف بدعقیدہ نبی ہے جس نے دعویٰ نبوت کیا ہے اس کو موت آئی ہے تو وہ گٹر میں مرا ہے تو جہاں سے پیدا ہوا تھا وہاں یہ مرا تھا۔

تو میں دیوبند کے عقیدے کی روشنی میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں میرے دوست تو مجھے بتاؤ، پیغمبر جو جنت سے آیا ہے اس پیغمبر کے ساتھ ملے گا تو ناپاک بھی پاک بن جائے گا، گناہگار آئے گا وہ صالح بن جائے گا، نجس آئے گا تو طاہر بن جائے گا کیونکہ وجود جنت والا جو ہے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

مرزا قادیانی، یہ گٹر کی پیداوار ہے ارے گٹر میں غلاظت ہے، گٹر میں

نجاست ہے۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں بڑے دعوے سے کہنا چاہتا ہوں مرزا قادیانی گٹر کی پیداوار ہے، نجاست کی پیداوار ہے، غلاظت کی پیداوار ہے، اس لیے مرا بھی وہیں پہ۔

قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ

پاخانہ ناپاک ہوتا ہے اور اس کی خوبی یہ ہے اگر وہ لکڑی کو لگ جائے ناپاک کر دیتا ہے، اگر گھی میں گر جائے تو ناپاک کر دیتا ہے، اگر تیل میں گر جائے ناپاک کر دیتا ہے۔ پھر مجھے یہ بات کہنے دو اگر وہ ذائقہ گھی کو لگا ہے وہ ناپاک بنا ہے اگر شیزان کو لگا ہے وہ ناپاک بنا ہے اگر وہ یونیورسل کو لگا ہے وہ ناپاک ہے۔ اس لیے علماء دیوبند نے کہا قادیانیوں کی مصنوعات کو نہ لینا یہ مرزا قادیانی کی نحوست سے ناپاک ہے۔(نعرے)

میرے نبی پاک ہیں ان کے ساتھ ملے گا تو ناپاک بھی پاک بن جائے گا۔ مرزا قادیانی ناپاک ہے اس کے ساتھ پاک ملے گا تو ناپاک ہو جائے گا۔مجھے تم بتاؤ اگر پاخانہ گھی سے لگے تو گھی پاک ہوتا ہے یا ناپاک؟ اگر یہ شیزان کو لگے تو شیزان پاک بنے گا یا ناپاک؟

بھائی تُو پاک نبی کا پاک امتی ہے تُو پاخانہ والا شیزان کیوں پیتا ہے؟ بَول والی شیزان کیوں پیتا ہے؟ شراب والی شیزان کیوں پیتا ہے؟ ناپاک سے بچ کر تجھے جینا چاہیے۔ اللہ مجھے اور تجھے سمجھ عطاء فرمائے۔

دفاع نبوت فرض ہے

میں آخری بات کہہ رہا ہوں میں نے گزارش کی ہے مرزا قادیانی نے بات مناظرہ کی کی ہے تو علمائے دیوبند نے مناظرہ کیا ہے، قلم چلا ہے تو علمائے دیوبند نے

قلم چلایا ہے۔ اگر مرزا کا کوئی پروردہ حد سے آگے بڑھا ہے تو علماء دیوبند نے بات یہاں تک کی کہ جہاں جان دینی پڑی ہے وہاں جان دے بھی دی ہے جہاں جان لینی پڑی وہاں جان لے بھی لی ہے۔

علماء دیوبند کا یہ عقیدہ ہے علماء دیوبند کا یہ فریضہ ہے۔ ہم اس کو فریضہ سمجھ کر میدان میں اترے ہیں۔ اللہ مجھے اور تجھے علماء دیوبند کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پیغمبر کی ختم نبوت کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

{دلائل عقلیہ ونقلیہ کی روشنی میں مسئلہ کی تنقیح

اور اعتراضات وشبہات کے مدلل جوابات}

بمقام: مدرسہ انوار الاسلام، نارووال

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذباللہ من شرور انفسنا ومن سئیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

امابعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا

پارہ5 آیت115

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لایجمع امۃ محمد علی الضلالۃ

ترمذی ج2 ص486

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ

ابن ماجہ ص76

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ

مسند ابی یعلیٰ ص658

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم : إن للہ ملائکۃ سیاحین فی الأرض یبلغونی عن أمتی السلام

مسند ابی یعلیٰ ص658

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلاَّ رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ

سنن ابی داود ص294.295

یارب صل وسلم دائما ابدا
علیٰ حبیبك خیر الخلق کلهم
هو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعته
لکل هول من الاهوال مقتحم

درود شریف

اللھم صل علی محمد کما صلیت علی إبراھیم إنك حمید مجید
اللھم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی إبراھیم وعلی آل إبراھیم إنك حمید مجید

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے باشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھائے پھول برسائے
سلام اس پر جو خون کے پیاسوں کو قبائیں دیتا تھا
سلام اس پر کہ جو گالیاں کھا کر بھی دعائیں دیتا تھا
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا ہوا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کر اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے کھول دیں مشکلیں اسیروں کی
سلام اس پر کہ جس نے بھر دیں جھولیاں فقیروں کی

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو اور بھائیو! اور سماعت فرمانے والی میری نہایت قابل صد احترام ماؤں اور بہنو! آپ حضرات کے علم میں ہے اشتہارات کے ذریعے آپ نے پڑھا ہے اور اعلانات کے ذریعے سنا ہے کہ ہماری آج کی کانفرنس کا عنوان ہے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی خدمت میں دلائل کے ساتھ خاتم الانبیاء حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات فی القبر اور حیات فی البرزخ پر گفتگو کروں گا۔ گالیاں نہیں دوں گا ہاں البتہ میرے اکابر کو گالیاں دیں تو اس کا جواب ضرور دوں گا ان شاء اللہ۔

یہ تجھے زیبا نہیں ہے

آپ حضرات میرے دلائل سنیں اور میرے دلائل کا جواب دیں۔ مجھے خوشی ہوگی لیکن بلاوجہ اللہ معاف فرمائے آدمی کسی کے خلاف زبان درازی نہ کرے۔ ہم جیسے مولویوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی۔ میں نے آج تک اللہ ربّ العزت کے فضل وکرم سے کراچی تا پشاور تسلسل کے ساتھ جلسے کیے ہیں۔ میں پشاور میں ایک ایک دن میں چار چار پانچ پانچ جلسے کرتا ہوں اور میں نے دلائل دیئے اسٹیج پر۔ میرے کسی بیان میں آج تک کسی شخص کی ذات پر اٹیک بلاوجہ نہیں کیا گیا۔ ہاں اگر کوئی اعتراض کرے تو دفاع کرنا تو میری ذمہ داری بنتی ہے۔ دلائل کے ساتھ میں بات کرتا ہوں، اللہ رب العزت ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دلائل عقلی و نقلی میں فرق

میں دلائل آپ حضرات کی خدمت میں نقلی بھی پیش کروں گا اور دلائل

آپ حضرات کی خدمت میں عقلی بھی پیش کروں گا۔ نقلی دلائل کا معنیٰ کہ جو دلائل قرآن میں موجود ہیں جو دلائل احادیث پیغمبر میں موجود ہیں ان دلائل کو نقل کروں گا انہیں دلائل نقلی کہتے ہیں۔ اور وہ دلائل کہ جو آدمی کی عقل سے معلوم ہوتے ہیں ان کو دلائل عقلی کہتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پر آپ حضرات کی خدمت میں نقلی دلائل بھی دوں گا اور عقلی دلائل بھی دوں گا۔

اور صرف دلائل دے کر اپنی بات ختم نہیں کروں گا۔ بلکہ اپنے اکابرین حضرات کے فتاویٰ جات کی روشنی میں یہ بات بھی آپ کی خدمت میں لاوں گا کہ جو شخص خاتم الانبیاء نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں حیات کو نہیں مانتا اس شخص کا کوئی ہم سے تعلق ہے یا تعلق نہیں۔ کیوں؟ اگر اس بات کو بیان نہ کیا جائے تو عموماً فریق مخالف پر پیگنڈہ یہ کرتا ہے یہ علمی اختلاف ہے یوں کرلو تو بھی ٹھیک ہے، یوں کرلو تو بھی ٹھیک۔ یہ علمی اختلاف نہیں یہ عقیدہ کا اختلاف ہے عقیدہ کے اختلاف میں یوں نہیں ہوتا کہ یوں بھی کرلو تو ٹھیک ہے یوں بھی کرلو تو بھی ٹھیک ہے۔

علمی اختلاف کا مطلب

علمی اختلاف کا یہ مطلب تو نہیں کہ اگر یوں کہا جائے تو بھی ٹھیک ہے:

1: کوئی آدمی اللہ کو مان لے تو بھی ٹھیک ہے اللہ کو نہ مانو تو بھی ٹھیک ہے کیونکہ علمی اختلاف ہے۔

2: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان لو تو بھی ٹھیک نہ مانو تو بھی ٹھیک ہے کیونکہ علمی اختلاف ہے۔

3: صحابہ کے ایمان کو مان لو تو بھی ٹھیک نہ مانو تو بھی ٹھیک ہے کیونکہ علمی اختلاف ہے۔ علمی اختلاف کا یہ معنی نہیں ہوتا کہ دونوں باتیں ٹھیک ہیں۔

4: قرآن کریم میں تحریف مان لو تو بھی ٹھیک ہے نہ مانو تو بھی ٹھیک ہے۔

نہیں، نہیں، علمی اختلاف کا معنی یہ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ اس لیے اس کو علمی اختلاف کہا لیکن دیکھا جاتا ہے کہ اختلاف کرنے والا کون ہے؟ اس اختلاف کی نوعیت کا تعین کیا ہے؟ اگر اختلاف ہو عقیدہ میں اس اختلاف کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ اگر اختلاف کیا جائے اجتہادی مسئلہ میں اس کو برداشت کیا جاتا ہے۔ اجتہادی اختلاف اور ہے اور منصوص مسائل میں اختلاف اور ہے۔

عقیدہ حیات النبی کا اختلاف اجتہادی نہیں

اگر منصوص میں اختلاف کی گنجائش ہوتی تو اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو کوئی اسلام سے خارج نہ کہتا لیکن یہ منصوص کا اختلاف ہے۔ اگر منصوص میں اختلاف کی گنجائش ہوتی تو مرزائیت کو کوئی کافر نہ کہتا لیکن یہ منصوص کا اختلاف ہے۔ اجتہادی اختلاف ہو تو اس کو برداشت کیا جاتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایک موقف اختیار کیا امام مالک نے دوسرا اختیار کیا، امام شافعی نے تیسرا اختیار کیا، امام احمد بن حنبل نے چوتھا موقف اختیار کیا، یہ اجتہادی اختلاف ہے جس کو برداشت کیا جا سکتا ہے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اختلاف، میرے دوست یہ اجتہادی اختلاف نہیں ہے یہ منصوص کا اختلاف ہے۔ احادیث میں موجود واضح مسئلہ سے اختلاف ہے، اس لیے اس اختلاف کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

بدعت اور سنت کا اختلاف

عقیدہ میں اختلاف کرنے والا یا تو ایسے عقیدہ میں اختلاف کرے گا جس کی بنیاد اسلام اور کفر پر ہے ہم اس عقیدہ نہ ماننے والے کو کافر کہہ دیں گے۔

اور اگر اختلاف ایسے عقیدہ پر کرے کہ جس کا اختلاف بدعت اور سنت کا

ہے ہم اس کے انکار کرنے والے کو بدعتی کہہ دیں گے۔ ایک ہوتا ہے عمل کا بدعتی ایک ہوتا ہے عقیدہ کا بدعتی اس بات کو سمجھیں۔

مثال

اگر ایک آدمی نے کہا ہم جنازے کے بعد دعا کو ضروری سمجھتے ہیں ہم نے کہا بدعتی ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ کیوں؟ یہ عمل کی بدعت ہے۔ ایک آدمی نے کہا چالیسواں ضرور کریں گے۔ تُو نے کہا یہ عمل کا بدعتی ہے۔ ہم نے کہا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا لیکن جس آدمی کے عقیدہ میں بدعت ہو وہ عمل کی بدعت سے زیادہ خراب ہے۔

مبتدع فی العمل کا حکم

اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اگر مبتدع فی العمل کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے تو مبتدع فی العقیدہ کے پیچھے بھی نماز پڑھنے کی اجازت؟ {سامعین: نہیں ہے} ہاں ہاں یہ میں نہیں کہتا میں اس بات پر فتاویٰ جات آخر میں پیش کروں گا کہ یہ فتاویٰ کس کس نے دیے ہیں، میں کوئی محقق نہیں ہوں میں تو اپنے اکابر کا ناقل ہوں میرے اکابر کو گالیاں مت دینا اگر تجھے گالیاں دینے کی ضرورت پڑے تو اس کو دینا جنہوں نے نقل کیا ہے۔ لیکن یہ بات بھی کان کھول کے سن لے ہمیں گالیاں دے گا برداشت کریں گے ہمارے اکابر کو دے گا تو زبان گدی سے کھینچ لیں گے۔

غیرت مند بیٹا

ہمیں گالی دے گا برداشت کریں گے ہمارے اکابر کو گالیاں دے برداشت نہیں کریں گے۔ ہماری پگڑی اچھالے قبول کریں گے ہمارے اکابر کی پگڑیاں اچھالے گا تو تیری پگڑی جوتے کی نوک پر رکھ کے اچھال دیں گے۔ ہم غیرت مند ہیں اور

کوئی غیرت مند بیٹا اپنے ماں باپ کی گالی برداشت نہیں کرتا۔ ہم غیرت مند ہیں ہم قاسم نانوتوی کو دی جانے والی گالی برداشت نہیں کریں گے، ہم امام اہل السنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کو دی جانے والی گالی برداشت نہیں کریں گے، ہم رئیس المناظرین حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑی نور اللہ مرقدہ کو دی جانے والی گالی برداشت نہیں کریں گے۔

اختلاف ہوتا ہی علمی ہے

اب عقیدہ پر بات سننا میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم کی آیت اور چند احادیث مبارکہ تلاوت کی ہیں۔ پہلے عقیدہ سمجھو پھر عقیدہ پر دلائل کہ عقیدہ حیات النبی ہے کیا؟ وہ کبھی آپ کو دھوکہ دے گا کہ جی علمی اختلاف ہے اس کو عوام میں نہیں لانا چاہیے۔ میں نے کہا مجھے یہ بتا کہ کوئی اختلاف جہالت والا بھی ہوتا ہے؟ یہ علمی مسئلہ ہے یعنی مطلب یہ ہوا کہ مسئلہ کی دو قسمیں ہیں ایک مسئلہ علم والا ایک مسئلہ جہالت والا۔ ارے مسئلہ تو ہمیشہ ہوتا ہی علمی ہے اور علماء والا لیکن مسائل علماء والے ہوں گے بیان عوام میں کیسے جائیں گے۔ تو نے غلط قاعدہ بیان کیا اور مجھے صحیح بیان کرنے کا حق بھی نہیں ہے؟

علمی مسئلہ کا معنی

علمی مسئلہ کا معنی یہ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کے دلائل موجود ہیں یہ معنی نہیں ہے کہ یہ مسئلہ عوام کے سامنے بیان کرنا نہیں چاہیے نارووال کے سنیو! تم بتاؤ

- کیا توحید کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟
- کیا رسالت کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟
- کیا قیامت کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟

➢ کیا ختم نبوت کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟

➢ کیا اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟

اس کا کیا معنی؟ پھر توحید عوام میں بیان کرنا چھوڑ دی جائے؟ علمی مسئلہ ہے! ختم نبوت کا بیان کرنا چھوڑ دیں؟ کیونکہ علمی مسئلہ ہے! اصحاب پیغمبر کا دفاع کرنا چھوڑ دیں؟ کیونکہ علمی مسئلہ ہے! کم عقل! علمی مسئلہ کا معنی یہ ہے کہ اہل علم نے مانا ہے اور ان کے پاس دلائل ہیں۔ اس کا معنی یہ نہیں کہ اس مسئلہ کو عوام میں بیان نہیں کرنا۔ عقیدہ ہے عوام میں بیان ہو گا، عقیدہ ہے عوام کو سمجھایا جائے گا، عقیدہ ہے اس کا ڈنکا بجایا جائے گا، عقیدہ ہے اس کو اسٹیج پر لایا جائے گا اور تیرے دجل کو بھی واضح کیا جائے گا ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

یہ جو تو نے دجل کر کے دیوبندیت کی چادر اوڑھ کے ان سادے لوگوں سے کھالیں وصول کی ہیں یہ فتاویٰ بیان کیے جائیں گے، کہ کیا تیرے مدرسہ کو کھال دینا جائز ہے؟ کیا تیرے مدرسہ کو زکوۃ دینا جائز ہے؟ یا جائز نہیں؟ میں آخر میں یہ فتوے ان شاء اللہ اپنے اکابر کے لاؤں گا اور جس کو چاہییں وہ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا رابطہ کرے تو آپ حضرات کو فتاویٰ جات ان شاء اللہ تحریرات کی صورت میں مل جائیں گے۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ کیا ہے؟ پوری دنیا کے اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا میں جو آیا اس نے دنیا کو چھوڑ کر جانا ہے۔ جس کو حیات ملی ہے اس کو وفات ملنی ہے جو زندہ ہوا ہے اس پر موت آنی ہے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یا کوئی اور انسان ہو ہر آدمی نے دنیا سے جانا ہے لیکن جانے کے بعد کیا ہو گا؟ اس کا جانا کیسے ہو گا؟

نبی اور امتی کی نیند میں فرق

اب ایک ہے دنیا کو چھوڑ کر جانا جسے موت کہتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے انہوں نے فرمایا ہے کہ نبی پر موت آئی ہے اور امت پر بھی موت آئی ہے۔ لیکن دونوں کی موت میں فرق ہے۔ اس لیے کہ نبی سوتا ہے، امتی بھی سوتا ہے لیکن نبی اور امتی کے سونے میں فرق ہے۔ اگر نیند نیند میں فرق ہے تو پھر موت موت میں بھی فرق ہے۔ ارے دونوں میں فرق کیا ہے؟ صحیح بخاری کی حدیث موجود ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد پڑھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور وضو نہیں کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر بغیر وضو کیے پڑھے ام المومنین حضرت امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضور آپ تہجد پڑھ کے سو گئے پھر اٹھے اور آپ نے وتر پڑھے آپ نے وضو تو نہیں کیا۔

امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذہن میں مسئلہ یہ تھا کہ نبی بھی سو کر اٹھے تو وضو کرنا چاہیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

صحیح بخاری باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ

عائشہ نبی کی آنکھ سوتی ہے نبی کا دل نہیں سوتا۔ اس لیے نبی کو وضو کی ضرورت نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ نبی کی نیند الگ ہے اور امتی کی نیند الگ ہے۔ نبی سو جائے تو آنکھ سوتی ہے امتی سو جائے تو دل بھی سوتا ہے۔ نیند دونوں پر آتی ہے۔

اس بات کو سمجھانے کے لیے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی سویا

ہے تو نبی پر وفات بھی آئی ہے۔ جس طرح امتی کی موت یا نیند آنکھ پر بھی آئے گی، دل پر بھی آئے گی لیکن نبی کی جو موت آئی ہے وہ آنکھ پر تو آئی ہے نبی کے وجود پر تو آئی ہے لیکن نبی کے دل پر نہیں آئی اگر نبی سوئے تو آنکھ سوتی ہے نبی کا دل نہیں سوتا۔ لیکن آپ نبی کو سونے والا کہتے ہیں نبی کی آنکھ پر موت آئی ہے نبی کے دل پر نہیں آئی تو نبی کو بھی وفات پانے والا کہتے ہیں۔ لیکن نبی کی نیند اتنی ہے جتنی آپ نے دیکھی اور اس طرح نبی کی وفات بھی اتنی ہے جتنی آپ کو نظر آئی اس سے زیادہ پیغمبر کو وفات نہیں ہے۔

اور توجہ رکھنا! آپ حضرات کے علم میں ہو گا آپ حضرات نے مسئلہ پڑھا ہو گا صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے تجھے حدیث سنائے گا بھی مگر آدھی سنائے گا پوری نہیں سنائے گا حدیث پوری سنائے گا تو مسئلہ پورا نکلے گا حدیث آدھی سنائے گا تو مسئلہ بھی آدھا نکلے گا۔

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى کا معنی

اٹک ضلع حضرو میں میرا بیان تھا میں نے وہاں عرض کیا اگر قرآن پورا پڑھو گے نتیجہ الگ ہو گا اور اگر قرآن آدھا پڑھو گے تو نتیجہ الگ ہو گا۔ میں نے اس پر ایک دو مثالیں دیں ایک مثال تو میرے آج کے اس موضوع سے متعلق ہے میں تجھے مثال دیتا ہوں مجھے موبائل پر میسج آگیا، میسج کیا تھا؟

مولانا! قرآن کہتا ہے إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى

پ20 سورۃ النحل آیت 80

میں نے کہا میں بھی کہتا ہوں إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ارے ترجمہ تو کر ناں! کہتا ہے جی مردے نہیں سنتے۔ میں نے کہا دلیل کیا ہے؟ کہتا ہے إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ

الْمَوْتیٰ میں نے کہا ترجمہ کیا ہے؟ کہتا ہے جی میرے نبی آپ مردوں کو سنا نہیں سکتے۔ میں نے کہا، میں نے بھی کہا اے نبی آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ میرے نبی کا سنانا اور ہے لیکن مردے کا سننا اور ہے۔

مثال

یہ جو مجمع آج ہے اگر اس سے مجمع چار گنا بڑھ جائے بالفرض ایک لاکھ کا مجمع آجائے اور ہم مولانا ادریس حنفی صاحب دامت برکاتہم کو کہہ دیں حضرت یہ چار لاکھ کا مجمع آپ اس کو کھانا کھلا نہیں سکتے تو کیا یہ چار لاکھ کا مجمع کھانا کھاتا بھی نہیں ہے؟ بھوکا سوتا ہے؟ یہ کھاتا ہے لیکن آپ کھلا نہیں سکتے میرے اللہ نے فرمایا اے نبی آپ سنا نہیں سکتے ہم نے بھی کہا نبی سنا نہیں سکتے میت سنتی ہے اللہ سناتا ہے۔

سماع موتی اور بخاری

سننے کی احادیث بھی موجود ہیں۔ امام بخاری نے باب قائم کیا ہے:

باب کلام المیت میت بولتی ہے۔

بخاری ج 1 ص 184

امام بخاری نے باب قائم کیا ہے باب المیت یسمع خفق نعال کہ یہ میت جوتوں کی آواز بھی سنتی ہے۔

بخاری 1 ص 178

امام بخاری نے باب قائم کیا ہے سماع موتیٰ میرا عنوان نہیں ہے۔ تو میں سمجھانے لگا ہوں، کہتا ہے جی قرآن کہتا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتیٰ میں نے کہا قرآن ذرا آگے بھی پڑھیں، کچھ آگے بھی لکھا ہے؟ کہتا ہے اس کے آگے یہ آیت ہے وان تسمع الا من یومن بایتنا میرے پیغمبر آپ کافر کو نہیں سنا سکتے میں نے کہا ادھر

قرآن نے کہا اے میرے نبی آپ مردوں کو سنا نہیں سکتے اور تو نے کہا مردہ نہیں سنتا آگے اللہ فرماتے ہیں میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ کافر کو سنا نہیں سکتے تو کہہ دے ناں کہ کافر بھی نہیں سنتا۔ کہتا ہے نہیں جی کافر تو سنتا ہے میں نے کہا قرآن کہتا ہے نہیں سنا سکتے۔ کہتا ہے سنتا تو ہے نبی نہیں سنا سکتا۔ میں نے کہا یہی بات میں کہتا ہوں مردہ سنتا تو ہے نبی نہیں سنا سکتا ایک ہی جگہ پر دو آیات ہیں پورا قرآن پڑھے گا نتیجہ الگ نکلے گا آدھا قرآن پڑھے گا نتیجہ الگ نکلے گا۔

وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک پر پڑا ہے اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا یہ نہ کہنا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اٹھیں گے اور کہنے والے کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے یوں نہ کہنا کہ حضور وفات پا گئے ہیں۔

آپ کو تعجب ہو گا کیا حضرت عمر کو نہیں پتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں؟ یہ حدیث مبارک بھی تو نے سنی ہے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال إن الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه

ترمذی ج2 ص209 باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ

اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق جاری کیا ہے۔ عمر بولتا ہے تو ٹھیک

بولتا ہے، عمر سوچتا ہے تو ٹھیک سوچتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلط تو نہیں فرماتے حضرت عمر نے یہ کیسے کہہ دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میت نہ کہنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔

نوم نبی اور اختلاف ملائکہ

توجہ رکھنا دو صحابہ میں اختلاف ہو گیا اللہ نے اس اختلاف کو سمجھانے کے لیے اس سے پہلے ایک اختلاف اور کرایا وہ اختلاف دو فرشتوں میں تھا وہ اختلاف ملائکہ میں تھا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رات کو سویا تھا دو فرشتے آگئے ایک نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہیں دوسرے نے کہا نہیں نہیں نبی پاک جاگ رہے ہیں۔ صبح اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رات کو سویا تھا ایک فرشتے نے کہا حضور سوئے ہیں ایک نے کہا حضور جاگتے ہیں۔ توجہ رکھنا! یہ دونوں فرشتے ٹھیک کہتے ہیں۔ ٹھیک کیسے ہیں؟ جس نے نبی کی آنکھ کو دیکھا ہے کہا نبی سوئے ہوئے ہیں اور جس نے دل کو دیکھا ہے کہا نبی جاگتے ہیں۔ یہ صحابہ میں اختلاف ہونا تھا۔ اللہ نے دو فرشتوں میں اختلاف کرا دیا تاکہ امت صحابہ کے اختلاف پر اعتراض نہ کر سکے کہ اختلاف کیوں ہوا۔

حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کو دیکھا اس نے کہا وفات پا گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کے دل کو دیکھا تو کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ بالکل اسی طرح فرشتے نے نبی کی آنکھ کو دیکھا تو کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے ہیں اور جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو دیکھا کہا کہ نبی جاگ رہے ہیں۔

تو جس صحابی نے آنکھ کو دیکھا کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے

ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کے دل کو دیکھا کر کہا، نہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔

نبی کی اور امتی کی موت میں فرق

اس لیے ہم نے کہا سوتا نبی بھی ہے اور سوتا امتی بھی ہے۔ امت کا سونا الگ ہے اور نبی کا سونا الگ ہے۔ وفات نبی پر بھی آتی ہے وفات امتی پر بھی آتی ہے۔ لیکن نبی کی وفات الگ ہے۔ امتی کی وفات الگ ہے اس لیے تو قرآن کریم نے کہا إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

الزمر:30

نبی وفات آپ پر بھی آنی ہے اللہ نے نبی کے لیے صیغہ الگ استعمال کیا امت کے لیے الگ استعمال کیا اسی کو مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے اگر دونوں کی موت ایک جیسی ہے اللہ یوں فرماتے انك وهم ميتون الگ الگ صیغہ لانا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کی موت الگ ہے اور امتی کی موت الگ ہے۔

جنت کا باغ

وفات آگئی قبر میں چلا گیا توجہ رکھنا سنن ابی داود کے اندر روایت موجود ہے جب آدمی قبر میں جاتا ہے فرشتہ آکر پوچھتا ہے:

من ربك؟ تیرا رب کون ہے؟ پھر پوچھتا ہے من نبيك؟ تیرا نبی کون ہے؟ پھر پوچھتا ہے ما دينك؟ تیرا دین کیا ہے؟ اگر آدمی نے جواب دیا ربی الله کہ میرا رب اللہ ہے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں، دینی الاسلام میرا دین اسلام ہے۔ حدیث مبارک میں موجود ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ أَفْرِشُوا لَهُ مِنَ

الجنۃ جنت کا اس کو بچھونا دے دو۔وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الجنۃ ارے اس کو جنت کا لباس دے دو۔وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الجنۃ ارے اس کو یہاں رہنے دو جنت کو وہاں رہنے دو جنت کے دروازے کھول دو۔فیأتیہ من روحها وطیبها یہ یہاں رہتا ہے جنت وہاں رہتی ہے اور جنت کی خوشبو یہاں تک آتی ہے۔ اچھا کب تک؟توجہ رکھنا فرمایایہ سویا رہتا ہے اللہ کے پیغمبر نے فرمایاپھر فرشتہ ایک جملہ کہتا ہے ارے آج سو جا پہلی رات کی دلہن کے سونے کی طرح یہ قبر والا جنت کی خوشبو کو سونگھتا ہوا سو گیا۔

جہنم کا گڑھا

میرے ایک ایک جملہ پر غور کرنا۔ میں آج تجھے پیغمبر کی حیات سمجھانے لگا ہوں پہلے حیات کو سمجھ لے پھر میں تجھے حیات پر دلائل دوں گا تا کہ الجھن باقی نہ رہے۔ارے یہ سویا پڑا ہے فرشتے نے کہامن ربك تیرا رب کون ہے؟یہ کافر تھااس کو معلوم نہیں تھا کہتا مجھے نہیں پتہ رب کون ہے؟پوچھامن نبيك تیرا نبی کون ہے؟کہتا ہے مجھے نہیں پتہ،جب اس نے کہا پھر حدیث مبارک میں موجود ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ أَفْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ اس کو جہنم کا بچھونا دو۔ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّار جہنم کا لباس دو۔ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ میت یہاں رہے گی جہنم وہاں رہے گی دروازے کھول دو۔جہنم کی بو یہاں تک آئے گی جہنم کی گرم ہوا یہاں تک آئے گی وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ يَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا یہ کب تک ہو گا؟ فرمایا حتیٰ یبعث اللہ من مرقدہ ذلك آدمی یہاں تک سوتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ اس کو اٹھائیں۔

سنن ابی داود باب فی المسئلۃ عذاب القبر

آمدم بر سر مطلب

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ارے امتی مرتا ہے تو موت الگ، نبی وفات پاتا ہے تو موت الگ ہے۔ اب الگ الگ کہا ہے میں نے سمجھانے کے لیے کہا مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں امتی فوت ہوا ہے اس کی روح کو پورے بدن سے نکال لیا گیا ہے۔ نبی فوت ہوا ہے اس کی روح کو پورے بدن سے دل میں سمیٹ دیا گیا ہے۔ ارے اگرچہ موت آگئی ہے لیکن دل پہ وفات نہیں آئی اگر نبی ہے تو روح کو سمیٹ کے دل میں رکھ دیا گیا اور اگر امتی ہے تو بدن سے روح کو نکال لیا گیا لیکن نبی کو جو حیات ملتی ہے اسی روح کو پھیلا دیا جاتا ہے اور جب امتی کو حیات ملتی ہے۔ امتی کی روح کو لوٹا دیا جاتا ہے۔

اعادہ روح اور موقف امام اعظم

اعادہ روح پہ تیرا اور میرا عقیدہ ہے جو حدیث میں بھی موجود ہے۔ قرآن میں بھی موجود ہے جو تیرے اور میرے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا عقیدہ ہے، اٹھا کر دیکھ لے الفقہ الاکبر میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں **و اعادۃ الروح الی جسدہ فی القبر حق** کہ روح کو قبر میں لوٹایا جانا جسم کی طرف یہ حق ہے۔

الفقہ الاکبر ص173

ایمان بالغیب

روح کو لوٹایا گیا، میت کو بٹھایا گیا تو پھر سوالات بھی ہوئے۔ لیکن یہ بندہ کہنے لگا او جی مولوی صاحب تم کہتے ہو قبر میں بٹھایا جاتا ہے میں نے کہا جی ہاں، کہتا ہے ہم نے تو دیکھا نہیں ہے، اس سے قبر میں سوال کیا جاتا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔

کہتا ہے ہم نے تو دیکھا نہیں ہے۔ میں نے کہا اللہ کے بندے دیکھ کر ماننے کا

نام ایمان نہیں ہے نبی کے فرمان کو ماننے کا نام ایمان ہے۔ اگر تو نے دیکھا ہے اور مانا ہے ارے اس کو ایمان نہیں کہتے اس کو مشاہدہ کہتے ہیں۔ نہیں دیکھا تب مانا اسے تو ایمان کہتے ہیں۔ چلیے قرآن کریم نے کہا أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

الحج:18

چلیے دلائل بعد میں پہلے مسئلہ سمجھا لوں، روح کو لوٹا دیا گیا سوال وجواب ہو گئے اس کو سلا دیا گیا۔ توجہ رکھنا، لیکن حدیث مبارک کو کھول لے جو بخاری شریف میں موجود ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا جی وفات پا گئے۔

خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے میرے پیغمبر کا بوسہ لیا صدیق اکبر نے کہا یارسول اللہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں لَا يُذِيقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا

بخاری ج1 ص517

حضور آپ کو اللہ دو موتیں کبھی نہیں چکھائے گا میرے نبی پر جو وفات آئی ہے، نبی وفات پا گئے ہیں پر وفات آئی ہے امتی قبر میں چلا گیا۔ لیکن بعد میں معاملہ کیا ہوا؟ میت کی روح کو لوٹایا گیا ہے روح کو لوٹانے کے بعد میت سے سوال کیا گیا ہے۔ پھر میت سو گئی ہے اور سونے کو موت کہتے ہیں۔ اگر تجھے یقین نہ آئے تو اگر تُو نے تبلیغی جماعت میں وقت لگایا ہے اللہ قبول فرمائے اگر نہیں لگایا اللہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ لگانا چاہیے اللہ لگانے کی توفیق عطا فرمادے۔ علماء تو اپنے دینی کاموں میں لگے ہیں اگر یہ نہ جائیں تو گلے کی بات نہیں ہے مگر ان کو بھی جانا چاہیے لیکن سرپرستی کرنے

کے لیے اگر عالم نہ جائے تو گلے کی بات نہیں ہے وہ تو دین کے کام میں لگا ہے۔

نیند پر موت کا اطلاق

توجہ رکھنا تبلیغی جماعت میں گیا ہے یہاں اس مدرسہ انوار العلوم میں آیا ہے یا اپنی بچی بیٹے کو بھیجا ہے رات کو سونے لگا دعا مانگی ہے۔

اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا

بخاری باب وضع الید الیمنیٰ تحت الخد الایمن

یہ مرنے لگا یا سونے لگا؟ [سامعین: سونے لگا] تو اموت کیوں کہتا ہے؟ تجھے انام کہنا چاہیے تو نے کہا اموت اللہ میں تیرا نام لے کر سونے لگا ہوں لیکن انام نہیں کہتا ہے معلوم ہوا کہ سونے کو موت کہتے ہیں۔

صبح اٹھا تو دعا مانگی الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

بخاری باب مایقول اذا نام

اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے سلایا تھا پھر تو نے جگا دیا یہ تو جاگا ہے یا زندہ ہوا ہے بولیں ناں؟ [سامعین: جاگا ہے] لیکن کیا کہا؟ احیانا معلوم ہوا کہ سونے کو موت کہتے ہیں جاگنے کو حیات کہتے ہیں۔ توجہ رکھنا! یہ جو قبر میں چلا گیا اللہ نے روح کو لوٹایا تو حیات مل گئی ناں۔ بولیں [مل گئی] جب روح نکالی ہے تو موت آ گئی ہے جب اعادہ روح ہوا تو حیات آ گئی ہے حیات ملنے کے بعد تین سوال کیے گئے اور تین سوال کرنے کے بعد جواب دے سکا پھر کہتے ہیں نم کنومة العروس ارے تو دلہن کی طرح سو جا لیکن اگر جواب نہیں دے سکے گا تو فرشتہ نے کہا عذاب تجھے بھگتنا پڑے گا کب تک؟ حتی یبعث الله من مرقده ذلك یہاں تک کہ اللہ تجھے سونے کی جگہ سے قیامت کے دن اٹھائے۔

مثال ثانی

قرآن کو دیکھ لے قرآن کہتا ہے کہ قیامت کے دن جب کافر اٹھے گا کہے گا

یَاوَیۡلَنَا مَنۡ بَعَثَنَا مِنۡ مَرۡقَدِنَا هٰذَا

یسین:52

یہ نہیں کہا کہ مرنے کی جگہ سے سونے کی جگہ ارے رقود سونے کی جگہ کو کہتے ہیں اگر تجھے نہ یقین آئے قرآن کی دوسری آیت پڑھ لے اللہ قرآن میں اصحاب کہف کے بارے میں فرماتے ہیں وَتَحۡسَبُهُمۡ أَيۡقَاظًا وَهُمۡ رُقُودٌ

الکہف:18

تم سمجھتے ہو کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوئے پڑے ہیں۔ تم نے قبرستان میں دیکھا ہو گا کہ قبر کے اوپر لکھا ہوتا ہے مرقد مبارک، مرقد کا معنیٰ مرنے کی جگہ نہیں ہے مرقد کا معنیٰ سونے کی جگہ۔ اس کا معنیٰ سمجھتا ہے؟ کہ یہ سویا پڑا ہے یہ مرقد والا سویا پڑا ہے۔ توجہ رکھنا ارے یہ سویا ہوا تھا ناں، میں ایک بات کہنے لگا ہوں یہ سونے جگہ کی ہے یہ سوگیا مجھے تم بتاؤ سونے والا زندہ ہے یا مردہ؟ بولیں ناں [سامعین: زندہ] یہ قبرستان میں پڑا ہے تو سویا ہوا ہے۔

تو سوئے ہوئے کو زندہ کہتے ہیں مردہ نہیں کہتے کیونکہ نوم پہ میت کا اطلاق ہوتا ہے اس لیے نائم بھی کہہ دیا میت بھی کہہ دیا۔ یہ سونے والا زندہ ہے اب میں تجھے عقیدہ سمجھا کے ایک بات کہنے لگا ہوں وہ کہے گا ارے جی نبی بھی قبر میں زندہ تم نے عام بندے کو قبر میں زندہ مانا ہے۔ یہی دھوکہ تجھے یہ مماتی دیتا ہے کہتا ہے جی یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں، ان سے پوچھو ابوجہل؟ تو کہتے ہیں وہ بھی زندہ ہیں ان سے پوچھو ابولہب؟ تو کہتے ہیں وہ بھی زندہ، توجہ رکھنا میں نے یہ کہا کہ کافر بھی

قبر میں زندہ ہے مومن بھی قبر میں زندہ ہے اور نبی بھی قبر میں؟ بولیں![سامعین: زندہ ہے]بلند آواز سے نبی بھی قبر میں[سامعین:زندہ ہیں]

پرامید رہنااے ساتھیو!

آپ حضرات کو تھکنا نہیں چاہیے آپ حضرات کا تو پہلا جلسہ ہے میں نے مولانا سے آتے ہی عرض کیا تھا کہ میں تو پوری رات جاگا ہوں تھکاوٹ تو مجھے ہونی چاہیے، میں دن میں ڈیڑھ گھنٹہ سویا ہوں تھکنا تو مجھے چاہیے،اس سے پچھلے دن میں نے چار جلسے پشاور میں کیے ہیں تھکنا تو مجھے چاہیے۔اس سے پچھلی رات دس بجے رات اور صبح چار بجے ایک رات میں دو جلسے میں نے کیے ہیں ارے تھکنا تو مجھے چاہیے ناں۔لیکن میں عقیدہ پر تیرا نوکر ہوں۔ ارے نوکر تھکا تو نہیں کرتا۔نوکر یہ تو نہیں کہتا کہ میں تھک گیا ہوں میں اینٹیں نہیں اٹھاتا، ارے وہ تو نوکر ہے۔ میں نے تیرے مسلک کی غلامی کی نوکری اپنے ذمے لی ہے۔ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ میں اس نوکری کا حق ادا کردوں گا۔

میں نے علامہ حیدری رحمہ اللہ کے جنازے پر کہا تھا کہ حضرت حیدری رحمہ اللہ چلے گئے دکھ مجھے بھی ہے لیکن اگر شیعت نے اسمبلی میں للکارا اسمبلی میں جواب تیرے کارکن کے ذمہ ہے۔ مایوس نہیں ہونا کہ حیدری رحمہ اللہ چلے گئے کیا بنے گا؟اوکاڑوی رحمہ اللہ چلے گئے کیا بنے گا؟میں نے کہا وہ چلے گئے جانے کا مجھے بھی صدمہ ہے لیکن میں نے اوکاڑوی رحمہ اللہ کے مشن کو زندہ کیا ہے۔میں نے بھونکنے والے کی زبان بند کردی ہے۔

میں آج بھی کہتا ہوں کہ حضرت حیدری رحمہ اللہ بھی چلا گیا اللہ ان کی قبر پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین، اگر شیعہ کے ساتھ میدان مناظرہ سجا تو سپاہ

صحابہ والو! میں تمہیں اس میدان میں بھی مایوس نہیں کروں گا ان شاء اللہ۔

نبی اور نبی الانبیاء میں فرق

علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔ علماء دیوبند کا عقیدہ ہے نبی بھی مٹی سے بنتے ہیں عام انسان بھی مٹی سے بنتے ہیں لیکن میرا دوست مٹی مٹی میں فرق ہے۔ ارے تیری اور میری مٹی یہ زمین والی ہے۔ آدم سے لے کر عیسیٰ علیہم السلام تک کی مٹی یہ جنت والی ہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی یہ جنت الفردوس والی ہے۔[نعرے]ہم نے کہا تیری اور میری مٹی زمین والی ہے آدم سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک کی مٹی جنت والی ہے اور میرے پیغمبر کی مٹی جنت الفردوس والی ہے۔ مجھے اب گستاخ نہ کہنا۔

میں کہتا ہوں ہاں ہاں یک بات اور بھی کہتا ہوں یہ مرزا قادیانی بھی مٹی سے بنا ہے میرے پیغمبر کی مٹی جنت الفردوس والی ہے آدم سے عیسیٰ تک کی مٹی جنت والی ہے، تیری اور میری مٹی زمین والی ہے اور اس بے ایمان کی مٹی گٹر والی ہے تو زمینوں میں فرق ہے۔ ارے جیسا میٹیریل اور خام مال ہو گا ویسا ہی آگے مال نکلے گا اس لیے ہم نے کہا میرے پیغمبر کی مٹی تو جنت الفردوس والی ہے۔

حیات دنیوی اور اخروی

توجہ رکھنا میں یہ کہہ رہا تھا کہ قبر میں زندہ لیکن زندگی زندگی میں فرق ہے ابوجہل مکہ میں زندہ تھا میرے نبی بھی زندہ تھے حیات میں فرق ہے۔ ابوجہل چلتا ہے اللہ کی لعنت برستی ہے میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم چلتا ہے اللہ کی رحمت برستی ہے۔ ارے وہ دونوں زندہ تھے ناں، میں کہتا ہوں مرنے کے بعد بھی زندہ ہوں گے حشر کے بعد بھی زندہ ہوں گے لیکن ابوجہل زندہ ہو گا جہنم کے نیچے والے گڑھے میں

میرے پیغمبر زندہ ہوں گے جنت کے بالا خانوں میں۔ حیات مکہ میں بھی تھی حیات جنت میں بھی ہوگی، دونوں میں فرق ہے اور قبر میں بھی زندہ ہیں لیکن حیات میں فرق ہے۔

عام آدمی اور نبی کی حیات میں فرق

ارے عام آدمی قبر میں زندہ جیسے سونے والا زندہ ہے فرشتے نے کہا نم کنومۃ العروس آج پہلی رات کی دلہن کی طرح سوجا یہ بھی زندہ ہے میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ ہے، لیکن دونوں میں فرق ہے۔ ارے یہ جو زندہ ہے یہ سونے والے کی طرح زندہ ہے نبی قبر میں زندہ ہے جاگنے والے کی طرح زندہ ہے۔ سونے والا الگ زندہ ہے اور جاگنے والا الگ زندہ ہے۔ مجھے بے ادب نہ کہنا ارے جو سوتا ہے وہ بھی زندہ جو جاگتا ہے وہ بھی زندہ جیسے سونے اور جاگنے والے کی زندگی میں فرق ہے قبر میں مومن اور نبی کی حیات میں فرق ہے {نعرے}۔

بات سمجھ آئی؟ [مقامی کیمرہ مین سے کیمرہ سنبھالا نہیں گیا تو حضرت نے فرمایا] اب اس سے ریکارڈنگ نہیں ہو رہی۔ ابھی میرا بیان تھا تین طلاق اور تقلید کے عنوان پر لاہور میں، ان کے کیمرہ مین الگ تھے میرا الگ تھا، میں ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ ہم میدان جنگ میں ہیں اور میدان میں جب کوئی فوجی نکلے اپنا اسلحہ ساتھ رکھتا ہے وہ اگلے اسلحوں پر کبھی بھروسہ نہیں کرتا۔ ہمارے ہاں جب بھی مناظرہ ہو میں کہتا ہوں میرا کیمرہ مین ساتھ آئے گا میری ٹیم ساتھ آئے گی کیوں؟ ہم نے میدان مناظرہ کو میدان جنگ سمجھ کے لڑا ہے اور اصولوں سے لڑا ہے تو بات ذہن میں آئی؟

مماتیوں کے دھوکے کا جواب

اب بتاؤ دونوں میں فرق ہے یا نہیں؟ {سامعین: ہے} میں نے گوجرانوالہ

میں ایک جملہ کہا تھا ادھر سے یونس نعمانی آگیا ادھر سے خضر حیات آگیا ادھر سے مماتیت کے چند ایک لڑکے آگئے اور کہتے ہیں دیکھو ان کا عقیدہ یہ ہے ابوجہل زندہ ہے، لیکن اس پر مناظرہ نہیں کریں گے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے اندرا گاندھی زندہ ہے یہ اس پر مناظرہ نہیں کریں گے یہ نبی کا نام لے کے تمہیں دھوکہ دیتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں نہیں ارے دھوکہ تو تُو دیتا ہے میرا عقیدہ یہ ہے ابوجہل کو اسی جسم میں جوتے پڑتے ہیں اندرا گاندھی کی قبر میں اسی جسم کے ساتھ ٹھکائی ہوتی ہے۔ تُو کہتا ہے نہیں نہیں اس جسم کو مار نہیں پڑتی اندرا گاندھی کو مار نہیں پڑتی۔ پھر میں تجھ سے پوچھ سکتا ہوں ناں! یہ ہمیں کہنے لگے اس پر مناظرہ نہیں کریں گے۔ لوگ پوچھیں گے کیوں؟

اس لیے یہ کیا بتائیں گے کہ اس پہ مناظرہ کرتے ہیں۔ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ان کا عقیدہ ہے ابوجہل زندہ ہے، ابولہب زندہ ہے، ارے اندرا گاندھی زندہ ہے، مناظرہ نہیں کریں گے۔ کیوں؟ لوگوں نے کہنا ہے او مولوی جی ابوجہل تمہارا رشتہ دار لگتا ہے؟ تم اس کی حیات پر کیوں بات کرتے ہو؟ اندرا گاندھی تمہاری رشتہ دار لگتی ہے؟ اس پہ مناظرہ پھر کیوں کرتے ہو؟

عذاب قبر مع الجسد

میں نے وہاں پر کہا تھا، میں آج بھی کہتا ہوں یہ انوار العلوم نارووال میں نمائندہ اجتماع میں علماء کی موجودگی میں کہتا ہوں کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ ابوجہل کی اسی قبر میں اسی جسم کی ٹھکائی ہوتی ہے لیکن تُو نہیں مانتا اور تو مناظرہ بھی نہیں کرے گا۔ میں آج چیلنج دے کر چلا ہوں۔ میرا عقیدہ ہے ابوجہل کے اسی جسم کو مار پڑتی ہے اندرا گاندھی کے اسی جسم کو مار پڑتی ہے تُو مانتا تو نہیں ہے تو مناظرہ نہیں کرے گا میں جھنگوی لہجے میں کہتا ہوں اگر تو نے مناظرہ کیا تو قوم پُچھ سی ناں! ابوجہل تیرا پیو لگدا

اے؟ جوتے پین دے۔ تجھے کیا تکلیف ہے؟ ارے قوم پُچھ سی ناں! اندرا گاندھی تیری ماں لگ دی اے؟ اس ماں نوں مار پین دے! تینوں کی تکلیف اے؟ تو منداضرور اے یں لیکن تو مناظرہ نہ کر سیں، تجھے پتہ ہے قوم نے تیرے سر پہ جوتے برسانے ہیں۔[نعرے]

میں کہتا ہوں میں اس جلسہ میں بھی کہتا ہوں کہ جس جلسہ میں نعرہ لگے جھنگوی کل بھی زندہ تھا جھنگوی آج بھی زندہ ہے ساتھ ہی دوسرا نعرہ مار دے ہمارے نبی کل بھی زندہ تھے ہمارے نبی آج بھی زندہ ہیں۔[نعرے]

اتحاد اہل السنت کا خالص اسٹیج

اب بتاؤ بات ٹھیک ہے یا غلط؟ جھنگوی کی زندگی نبی کے جوتے کے صدقے ملی ہے، حیدری کو زندگی صحابہ کے صدقے ملی ہے، اگر وہ زندہ نہیں ہیں تو یہ زندہ کیسے؟ اگر اِن کو زندہ ماننا ہے تو اُن کو زندہ ماننا پڑے گا۔ جس سٹیج پر کھلا نعرہ لگے گا تو مومن منافق الگ الگ ہو جائے گا۔ پھر یہ تیرے سٹیج پر نہیں آئے گا میں کہتا ہوں جب یہ اسٹیج اہل السنۃ کا ہے اہل بدعت تیرے ساتھ کیوں ہیں؟ جب تو ساتھ لائے تو لوگ سمجھیں گے کہ یہ بھی اہل السنۃ ہے وہ بھی اہل السنۃ ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ پورے ملک میں اتحاد اہل السنۃ کے سٹیج پر کوئی بدعتی نظر نہیں آئے گا نہ چھوٹا نہ بڑا۔[سبحان اللہ]

الحمدللہ تیرے اس نوکر نے اسٹیج کو خالص کیا ہے۔ جب شیعت سٹیج پر آئی تھی وہ وقت کی ضرورت تھی۔ لوگوں نے آج اعتراض کیا اگر وہ کافر تھے عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کیوں لائے ہیں؟

تجھے جواب دینا پڑے گا کہ خنزیر کے شکار کے لیے کتے کو ساتھ رکھنا پڑے گا۔ ارے اس کو جب تو سٹیج پر لائے گا عوام نہیں پوچھے گی اگر اہل بدعت تھا تم سٹیج پر

کیوں لائے؟ تیرے اس ورکر نے بحمد اللہ تعالیٰ اسٹیج کو صاف کیا ہے۔ میں آج مر جاؤں، میں کل مر جاؤں تجھے کوئی نہیں کہے گا کہ اہل بدعت کو اسٹیج پر کیوں لائے تھے؟ میرے اسٹیج پر بدعتی چھوٹا بھی نہیں آئے گا اور بدعتی بڑا بھی نہیں آئے گا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں آپ سے بھی ہاتھ جوڑ کر بات کرتا ہوں اہل بدعت کو چھوڑ دو اور اہل حق جمع ہو جاؤ تمہارا دنیا کا کوئی باطل مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو نے باطل کو جوڑا ہے اور اہل حق کو توڑا ہے۔

موقف اتحاد اہل السنت

اتحاد کا موقف یہ ہے جمعیت بھی میری ہے، سپاہ بھی میری ہے، تبلیغی جماعت بھی میری ہے اور وفاق المدارس بھی میرا ہے۔ فضل الرحمان بھی میرا ہے لدھیانوی بھی میرا ہے، حاجی عبد الوہاب بھی میرا ہے، مجاہد بھی میرا ہے، جو عقیدہ میں میرا ہے وہ میرا ہے جو عقیدہ میں میرا نہیں وہ ویسے بھی میرا نہیں ہے۔ عقیدہ والے سے اختلاف ہو گا برداشت کر جاؤں گا اور جس سے عقیدہ کا اختلاف ہو گا وہ پیار بھی کرے گا تو اس کے پیار کو جوتے کی نوک پر رکھ کر اڑا دوں گا۔

نشانہ ہدف

میرا مسلک عقیدہ ہے میں نے عقیدے کی دعوت دی ہے۔ میں تیرے پیار کو نہیں مانتا تو نفرت دے میں خوش ہوں گا تم نہیں جانتے علامہ حیدری رحمہ اللہ کہتے تھے اگر تجھے صحابہ کو بھونکنے والا اچھا کہتا ہے اس کا معنیٰ تُو غلط ہے۔ پھر میں بھی کہتا ہوں پیغمبر کی حیات کے دفاع کرنے پہ مجھے حیات کا منکر طعنے دیتا ہے تو معنیٰ میں ٹھیک ہوں، اگر وہ بھی کہتا ہے کہ معاملہ ٹھیک ہے تو دال میں کالا ہو گا ناں۔ جب دشمن مجھے ٹھیک کہے تو تجھے سوچنا چاہیے اور جب دشمن مجھے گالی دے تو تجھے یقین آنا چاہیے کہ

تیر انو کر ٹھیک جنگ لڑ تا ہے۔مجھے کبھی کہتے ہیں کہ مولانا تم نارووال میں گئے فلاں ضلع میں گئے تجھے فلاں یوں کہتا ہے۔اگر نشانہ ٹھیک لگے شکار تڑپتا ہے اگر نشانہ ٹھیک نہ لگے تو پھر تڑپتا نہیں ہے اگر کل میرا شکار نارووال میں تڑپے تو سمجھ لینا تیرے کارکن کا نشانہ ٹھیک لگا ہے اگر نہ تڑپے تو پھر تجھے شکار کرنا چاہیے۔

توجہ رکھنا میں بات سمجھا رہا تھا کہ میرے نبی کی حیات فی القبر ہے کیا؟ سمجھ آئی بات؟ میں دلائل دوں گا ان شاء اللہ ابھی دلائل کا معاملہ تو بعد کا ہے پہلے تجھے یہ تو پتہ چلے کہ نبی کی حیات فی القبر ہے کیا؟ یہ تجھے دھوکہ دے گا کہ نبی کو بھی زندہ مانتے ہیں اور ابو جہل کو بھی زندہ مانتے ہیں۔[العیاذ باللہ]

عام مردے اور نبی کی سماع میں فرق

ارے دونوں کو زندہ مانا وہ تجھے فوراً دھوکہ دے گا جی قبر میں سوئے ہوئے ہیں اور سویا مویا اکّوں جیا [سویا ہوا اور مردہ ایک ہی جیسے ہوتے ہیں] میں نے کہا نہیں نہیں سویا مویا اکوں جیا کا کیا مطلب ہے؟ توجہ رکھنا میں نے کہا اگر قبر میں عام مردہ ہے وہ بھی سنتا ہے، میرا پیغمبر قبر میں ہے وہ بھی سنتا ہے۔پھر دونوں میں کیا فرق ہے؟ میں نے کہا جاگنے والا بھی سنتا ہے سونے والا بھی سنتا ہے۔ نہیں سنتا؟ بولتے نہیں۔اگر نہیں سن داتے مماتی دے گھر جا کر دروازہ کھٹکھٹا، روڑے وجا، او آکھے کیوں بھائی؟ تو آکھ کہ "اے تے ستا پیا اے، ستا تے نہیں سُن دا۔اے تے سندا ای نہیں۔تے مچان دے شور۔مماتی اے ای آکھنا اے ناں کہ یار کھپ نہ پا مہمان ہن، پتر کھپ نہ پا حضرت جی سفر توں آئے نیں"

تو الارم لگا کر سوتا ہے جب الارم بجتا ہے تو تو مُماتی سے پوچھ کہ تُو الارم سن کر اٹھا ہے یا اٹھ کر الارم کو سنا ہے؟ اگر کہے کہ الارم کی آواز سے اٹھا ہوں تو تو کہنا کہ پھر

مان لے ناں کہ سونے والا بھی سنتا ہے۔

سونے والوں میں فرق کی مثال

پھر سونے والوں میں بھی فرق ہے۔ ایک سونے والا صحت مند ہے اور ایک سونے والا جہاز ہے۔ دونوں میں فرق ہے ناں؟ پاؤڈری کے اوپر بارش ہو جائے تب بھی نہیں اٹھتا، کان کے ساتھ الارم لگادے تب نہیں اٹھتا۔ میں نے کہاہاں ہاں ایک سونے والا میرا شیخ الہند ہے ایک سونے والا میرا حسین احمد مدنی ہے۔ ایک سونے والا قاسم نانوتوی ہے ایک سونے والا حکیم الامت اشرف علی تھانوی ہے ایک سونے ولا امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری ہے، ارے ایک سونے والا احمد رضا خان ہے، ایک سونے والا شیخ الکل فی الکل نذیر حسین دہلوی ہے ان کے سونے میں فرق ہے ناں؟

ٹھیک ہے ناں؟ میں اس پر مثال نہیں دیتا تُو روٹھ جائے گا لیکن میں کہتا ہوں کہ ہاں ہاں ادھر سونے والا یہ بھی ہے، ادھر ابو جہل بھی ہے سونے والا، سوتا پاؤڈری بھی ہے لیکن صحت مند کے سامنے تھوڑی سی آواز آجائے تو بھی اٹھ جاتا ہے اور پاؤڈری کے کان میں ہارن بھی بجادے وہ تب بھی نہیں اٹھتا۔ اس لیے میں کہتا ہوں قبر میں ولی بھی سنتا ہے اگر قبر میں ابو جہل نہ سنے تجھے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ قرآن میں کہتا ہے:

وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ

الاحقاف:5

ارے وہ تیری پکار نہیں سنتا۔ تُو نے کہا مردہ نہیں سنتا یہ رب نے ولی کے بارے میں نہیں کہا یہ تو بت کے بارے میں کہا ہے۔ یہ نبی کے بارے میں نہیں کہا، بت پکار نہ سنے تو کوئی عیب نہیں ہے ابو جہل نہ سنے عیب نہیں ہے۔

چیلنج

نبی کے بارے میں قرآن کہاں کہتا ہے کہ نبی نہیں سنتا؟ میں چیلنج دے کر کہتا ہوں ایک آیت پیش کر دے، اللہ قرآن میں کہہ دے نبی نہیں سنتا، میں عقیدہ بدل دوں گا، حدیث پیش کر دے پیغمبر فرمادیں نبی قبر میں نہیں سنتا، عقیدہ بدل دوں گا۔ لیکن تجھے قرآن کی ایک آیت بھی نہیں ملے گی تجھے میرے پیغمبر کا ایک فرمان بھی نہیں ملے گا نہ تیرے پاس آیت ہے نہ پیغمبر کا فرمان ہے، تجھے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

کافر، مومن اور نبی کی سماعت میں فرق

توجہ رکھنا! میں یہ کہہ رہا تھا ارے سونے والا بھی سنتا ہے اور جاگنے والا بھی سنتا ہے نبی تو سونے والا نہیں ہے نبی جاگنے والا ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ ارے مومن بھی سنتا ہے نبی بھی سنتا ہے۔ مومن یوں سنتا ہے جیسے سونے والا سنے، نبی یوں سنتا ہے جیسے جاگنے والا سنے اور سونے والے کی سماعت کمزور ہوتی ہے جاگنے والے کی سماعت مضبوط ہے،ہاں ہاں سونے والے میں پاؤڈری بھی ہوتا ہے اور صحت مند بھی، مومن بھی ہوتا ہے اور کافر بھی۔

تو مومن یوں سنتا ہے جیسے صحت مند سنتا ہے اور کافر یوں سنتا ہے جیسے پاؤڈری سنتا ہے۔ پاؤڈری کا سننا اور ہے صحت مند کا سننا اور ہے اور جاگنے والے کا سننا اور ہے اور سونے والے کا سننا اور ہے۔ کافر یوں سنے گا جیسے پاؤڈری سنتا ہے اور مومن یوں سنے گا جیسے صحتمند سنتا ہے۔ میرے دوستو! نبی یوں سنے گا جیسے جاگنے والا سنتا ہے۔ [نعرے]

مومن، کافر اور نبی کی حیات میں فرق

توجہ! پھر کہے گا ارے تُو تو مومن کو بھی زندہ مانتا ہے میں کہتا ہوں ہاں ہاں

مانتا ہوں زندہ، جی تُو تو کافر کو بھی مانتا ہے؟ میں نے کہا ہاں کافر کو بھی مانتا ہوں۔ تم تو نبی کو بھی مانتے ہو پھر حیات میں فرق کیا ہے؟ توجہ رکھنا تجھے مثال دے کر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات سمجھانے لگا ہوں میرے چہرے کو دیکھنا میں چہرے کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں میرا بال بھی زندہ ہے توجہ میں کہتا ہوں میرا رخسار بھی زندہ ہے، میں کہتا ہوں میری آنکھ بھی زندہ ہے، لیکن دونوں میں فرق ہے۔

ارے بال کو کاٹ دے درد نہیں ہوتا زندہ نہ ہوتا تو بال بڑھتا کیوں؟ زندہ ہے تو بڑھتا ہے۔ اگر تُو بال کاٹے درد نہیں ہوتا اگر بال پہ مٹی پھینکے تب بھی درد نہیں ہوتا۔ زندہ تیرا رخسار بھی ہے لیکن رخسار کو کاٹ دے تو درد ہوتا ہے آگے جا، تیری پُتلی بھی زندہ ہے تیری آنکھ کی پتلی بھی زندہ ہے تو پھر مجھے کہنے دے کافر یوں زندہ ہے جیسے تیرا بال زندہ ہے اور مومن ایسے زندہ ہے جیسے تیرا رخسار زندہ ہے۔ نبی یوں زندہ ہے جیسے تیری آنکھ کی پتلی زندہ ہے۔ تیرے بال کی حیات الگ ہے تیرے رخسار کی حیات الگ ہے اور تیری آنکھ کی پتلی کی حیات الگ ہے۔ کافر کی حیات الگ ہے تیری آنکھ کی پتلی کی حیات الگ ہے، مومن کی حیات الگ ہے، کافر کی حیات الگ ہے اور نبی کی حیات الگ ہے۔ اور نبی الانبیاء کی حیات اس سے بھی الگ ہے۔ [نعرے]

ارے دونوں میں بڑا فرق ہے یہ نہ کہنا کہ حیات میں فرق نہیں میں نے اس لیے کہا پہلے تُو سمجھ ناں کہ حیات انبیاء ہے کیا؟ حیات الانبیاء کو سمجھے گا تو دلائل تو بعد میں چلیں گے ناں، میں ابھی آپ کو عقیدہ سمجھا رہا ہوں تجھے یہ تو پتہ چلے کہ نبی قبر میں زندہ ہے۔

نبی اور شہید کی حیات میں فرق

ہاں ہاں دونوں کی حیات میں فرق ہے، توجہ رکھنا ارے کافر بھی زندہ ہے مٹی

نے کافر کو کھالیا، شہید بھی زندہ ہے جس کے بدن کو مٹی نہیں کھایا۔ نبی بھی زندہ ہے ہاں ہاں اس کا فرق یہ پڑے گا کہ کافر کے جسم کو مٹی نے کھالیا لیکن زندہ مٹی کے ذروں سے اس کی روح کا تعلق موجود ہے شہید بھی زندہ ہے اس کا بدن بھی محفوظ ہے لیکن نبی بھی زندہ ہے۔ اگر کافر چلا گیا کافر کا وجود بھی ختم ہے، کافر کی بیوی بھی الگ ہو گئی ہے لیکن اگر تو نے مومن شہید کو دیکھا ہے شہید کا بدن تو محفوظ ہے لیکن بیوی نکاح سے نکل گئی ہے۔

میرا نبی قبر میں زندہ ہے نبی کا جسم بھی محفوظ ہے، بیوی بھی نکاح میں ہے۔ کوئی فرق ہے ناں؟ میں نے کہا کافر بھی زندہ لیکن بدن پر اثر پڑا ہے۔ اس کو مٹی کھا گئی ہے بیوی الگ ہو گئی ہے، شہید بھی زندہ ہے اس کے بدن کو مٹی نہیں کھاتی لیکن اس کی بیوی الگ ہو گئی ہے، میرا نبی بھی حیات ہے نبی کے بدن کو مٹی بھی نہیں کھاتی اور نبی کی بیوی بھی الگ نہیں ہوتی۔

سنو ذرا حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ بیان القرآن میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا:

عام مومن کی حیات ہے لیکن حیاتِ ضعیفہ ہے، شہید کی حیات، حیاتِ کمیہ ہے نبی کی حیات تو اقویٰ ہے۔ حیات مومن کی ہے مگر کمزور درجہ کی حیات شہید کی بھی ہے مگر اس سے زیادہ اور پیغمبر کی حیات قوی ہے نبی الانبیاء کی حیات اقویٰ ہے۔ حیات تو سب کی ہے لیکن درجہ بدرجہ ہے ہم نے کہا حیات دونوں کی مانی لیکن مٹی کے جسم کو کھانے کے ساتھ مانی ہے شہید کو زندہ مانا ہے لیکن بدن کے محفوظ ہونے کے ساتھ مانا ہے۔ ارے نبی کو زندہ مانا ہے تو نبی کی بیوی کو بھی نکاح میں مانا ہے۔ زندگی دونوں کی الگ الگ ہے تو دونوں کے احکام بھی الگ الگ ہیں۔ [سبحان اللہ]

دلیل اول:

ہم نے کہا زندہ تو دونوں ہیں لیکن کافر کی قبر میں ٹھکائی ہوتی ہے مومن بھی قبر میں زندہ ہے مومن کو جنت کی نعمتیں ملتی ہیں۔ نبی بھی قبر میں زندہ ہے ارے نبی کا بدن بھی محفوظ ہے، نبی جنت کی نعمتیں بھی کھاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نماز پڑھتا ہے۔ شہید کے بارے میں یہ نہیں ہے کہ وہ نماز ضرور پڑھتا ہے۔ نبی کے بارے میں اللہ کے پیغمبر نے خود فرمایا: الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون

مسند ابی یعلیٰ ص658

دلیل ثانی

فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

ابن ماجہ ص 524

نبی قبر میں زندہ بھی ہے اور نبی کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ کے پیغمبر نے خود فرمایا ہاں ہاں نبی قبر میں زندہ ہے نبی کو قبر میں رزق بھی دیا جاتا ہے۔ نبی قبر میں نماز بھی پڑھتا ہے۔ میں نے کہا ہاں ہاں ہم نے یوں تو نبی کو ماناہی نہیں ہے عقل میں آیا تب بھی مانا ہے عقل میں نہ آیا تب بھی مانا ہے۔

معراج النبی اور صداقت صدیق

توجہ رکھنا میرے نبی معراج پر گئے ہیں اور ایک رات میں سفر اتنا لمبا کیا ہے۔ نبی ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے ہیں نبی چاہِ زمزم پر گئے ہیں، وہاں سے حطیمِ کعبہ میں گئے ہیں۔ وہاں سے یثرب مدینہ منورہ گئے ہیں، وہاں سے پیغمبر بیت اللحم گئے ہیں، وہاں سے طور سینا گئے ہیں، وہاں سے بیت المقدس گئے ہیں۔ ارے وہاں سے پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں آسمان پر گئے ہیں۔ نبی

سدرۃ المنتہیٰ پر گئے ہیں، نبی صریر الاقلام پہ گئے ہیں، نبی عرش معلیٰ پر گئے ہیں پھر واپس آئے ہیں۔ بیت المقدس میں نماز پڑھائی ہے۔ نبی مکرمہ میں آئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رات کو گیا اور آگیا کتنی دیر میں گیا؟ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا

الاسراء:1

رات کے ایک مختصر سے حصہ میں، اتنی جلدی نبی آیا اور گیا ہے۔ ابوجہل نے کہا میں نہیں مانتا، صدیق نے کہا میں مانتا ہوں۔ ابوجہل اینڈ کمپنی کہنے لگی ہم نہیں مانتے۔ ارے تم کیوں مانتے؟ کہتے ہیں ہماری عقل میں نہیں آیا۔ صدیق اکبر پھر فرمانے لگے میں تو مانتا ہوں۔ صدیق عقل میں نہیں آتا! صدیق اکبر نے زبانِ حال سے فرمایا میں نے عقل کا کلمہ نہیں پڑھا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے ارے میں عقل کا غلام نہیں ہوں میں تو نبی کے جوتوں کا غلام ہوں۔ میں آج بھی کہتا ہوں جو پیغمبر کی حیات کو عقل سے پرکھتا ہے وہ ابوجہل کا ایجنٹ ہے۔ جو نبی کی حیات کو نبی کے قدموں کے صدقے مانتا ہے وہ ابوبکر صدیق کا روحانی بیٹا ہے۔ تیرا جی چاہے ابوجہل اینڈ کمپنی میں شامل ہو جا تیرا جی چاہے صدیق کے پروانوں میں شامل ہو جا۔ [نعرے]

مماتیوں کے اشکال کا جواب

توجہ رکھنا! میں نے کہا ہمارے نبی قبر میں؟ بولیں [سامعین: زندہ ہیں] اب سمجھ میں آیا؟ توجہ رکھنا! کہتا ہے جی سمجھ میں نہیں آتا۔ میں نے کہا کیسے نہیں آتا؟ کہتا ہے آپ کہتے ہو یہ قبر میں زندہ ہے اور قبر تا حد نگاہ کھلتی ہے۔ ایک مومن ہے، آگے دوسرا مومن ہے، آگے تیسرا مومن ہے ارے قبر تو ساتھ ہے حد نگاہ کیسے کھلی ہے؟ میں نے کہا اچھا پھر میں بھی تجھ سے پوچھتا ہوں ارے تیرے کندھے پر کراماً

کاتبین ہیں؟ کہنے لگا جی ہیں میں نے کہا تو اپنے کندھے پر ایک بوری گندم کی رکھے کراما کاتبین کہاں جاتے ہیں؟ کہتا ہے وہ بھی رہتے ہیں گندم کی بوری بھی رہتی ہے۔ نہیں سمجھے؟ حد نگاہ قبر کھلتی بھی ہے دوسری بنتی بھی ہے جیسے تجھے کراما کاتبین نظر نہیں آتے ایسے تجھے قبر کھلتی بھی نظر نہیں آئے گی۔ ہم نے اس کو مانا اُس کو بھی مانا۔

مماتی ڈھکوسلے کا جواب

مجھے ایک مماتی کہنے لگا اچھا یہ بتاؤ مردہ قبر میں زندہ ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ کہتا ہے مومن بھی زندہ ہے؟ میں نے کہا ہاں؟ کہتا اچھا یہ بتاؤ مومن زندہ ہے تو اس کا سانس نہیں گھٹتا؟ میں نے کہا مجھے تو بتا تو ماں کے پیٹ میں زندہ تھا؟ کہتا ہے جی ہاں! میں نے کہا تیرا سانس نہیں گھٹتا تھا؟ کہتا ہے نہیں۔ میں نے کہا ارے رب نے تیرا سانس ماں کے پیٹ میں گھٹنے نہیں دیا اللہ مومن کا بھی قبر میں سانس نہیں گھٹنے دیتا۔ وہ ماں کے پیٹ میں زندہ ہے سانس نہیں گھٹتا قبر کے پیٹ میں بھی زندہ ہے سانس نہیں گھٹتا پھر یہ بد بخت کہنے لگا نبی قبر میں زندہ ہے؟ میں نے ہاں جی زندہ ہے۔ نبی کو رزق ملتا ہے میں نے کہا جی ہاں۔

کہتا ہے نبی قبر میں کھاتے ہیں تو بتاؤ العیاذباللہ قضائے حاجت کے لیے کہاں جاتے ہیں؟ میں نے کہا اللہ تجھے کچھ عقل کا ذرہ عطا فرمادے پھر تجھے ہدایت دے اور تجھے جنت میں لے جائے مجھے یہ بتا تو جنت میں جائے گا تو کھائے گا؟ میں نے کہا وہاں قضائے حاجت کے لیے کہاں جائے گا کیا جہنم میں جائے گا؟ کہتا ہے نہیں نہیں میں نے کہا پھر کہاں جائے گا مجھے بتانا ں؟ کہتا ہے مولانا جنت میں کھائیں گے پاخانہ کی حاجت نہیں ہے۔ میں نے کہا میرا نبی تو جنت میں رہتا ہے تو میرے نبی کو قضائے

حاجت کی حاجت نہیں ہے ارے تیری جنت الگ ہے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت الگ ہے۔

جنت سے اعلیٰ جنت

خدا کی قسم تُو جنت کی بات کرتا ہے میں کہتا ہوں کعبہ سے اعلیٰ ہے، تو جنت کی بات کرتا ہے وہ کرسی سے اعلیٰ ہے، تو جنت کی بات کرتا ہے وہ عرش سے اعلیٰ ہے۔ یہ میرا عقیدہ ہے کہ میرے پیغمبر کے وجود اقدس کے ساتھ ملنے والے قبر کے ذرے، وہ ہیں تو ذرے لیکن میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی برکت سے کعبہ سے بھی اعلیٰ ہیں، کرسی سے بھی اعلیٰ ہیں، میرے اللہ کے عرش سے بھی اعلیٰ ہیں، جنت الفردوس سے بھی اعلیٰ ہیں۔

المہند علی المفند ص35 مترجم

پھر میں ایک بات کہتا ہوں ذوق میں آکر، تیرے ایمان کو گرمانے کے لیے کہ قبر مبارک کی مٹی کا وہ ذرہ جو میرے پیغمبر سے مل جائے وہ عرش سے بھی اعلیٰ ہے اور صدیق جو میرے پیغمبر کے وجود سے مل جائے وہ کائنات کے نبیوں کے بعد سارے انسانوں سے اعلیٰ ہے۔ [نعرے]

[کسی نے نعرے میں کہا مماتیوں پر لعنت، تو حضرت نے فرمایا] نہیں نہیں آپ اتنی بات کرو جتنی میں کہتا ہوں۔ میں نے لعنت برسانے کی بات نہیں کی کفر کے فتوے ہم نہیں دیتے، کیوں؟ ہم اپنے اکابر کی تحقیقات کے پابند ہیں۔ خدا کی قسم میرے اکابر کہہ دیں لعنت برسا۔ میں دن میں کروڑوں مرتبہ برساؤں گا۔ میں تو اکابر کی تحقیقات کا پابند ہوں میں تو ناقل ہوں محقق نہیں ہوں۔ میں اپنے اکابر کی باتوں کو نقل کرتا ہوں۔ ہاں ہاں اللہ اکابر کی باتوں کو صحیح نقل کرنے کی توفیق عطا فرمادے تو

بڑی بات ہے۔ ہم دجل سے کام نہیں لیتے۔

مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

توجہ رکھنا میں ایک جملہ کہہ رہا تھا اور میں ایک بات اور بھی کہہ دوں تجھے سمجھانے کے لیے قبر مبارک کی مٹی کے ذرے وہ آئے نہیں ہیں ان کو پیغمبر کے وجود سے ملایا گیا ہے۔ ارے مٹی کے ذروں کو ملایا گیا قبر مبارک بنائی گئی ہے دونوں میں فرق یہ ہے۔ میں کہتا ہوں پیغمبر کے روضہ اقدس کے ساتھ مٹی لگی ہے یہ صحابہ لائے ہیں۔ توجہ جو پیغمبر کے وجود اطہر کے ساتھ مٹی لگی ہے یہ صحابہ لائے ہیں، لیکن صدیق لایا نہیں ہے صدیق کو پیغمبر نے بلایا ہے۔

تجھے یقین نہیں آتا تو تفسیر رازی سورہ کہف اٹھا کے دیکھ امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جنازے کو اٹھایا گیا جنازے کو اٹھا کے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کے سامنے رکھ دیا گیا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کے دروازے پر آپ کا غلام آیا ہے۔ فرماتے ہیں قبر مبارک سے آواز آئی ہے

ادخلوا الحبیب إلی الحبیب

تفسیر الکبیر تحت سورہ کہف

اس کو باہر نہ رکھو اس کو اندر لے آؤ۔ اس کو باہر نہ رکھو اس کو مجھ تک پہنچا دو، دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو۔ میرے دوستو! پھر میں تم سے پوچھتا ہوں اگر حضرت عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم اگر ان کا عقیدہ یہ نہیں تھا کہ نبی نہیں سنتا تو انہوں نے قبر پہ کھڑے ہو کر کیوں فرمایا۔ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم! غلام آیا ہے" وہ مانتے تھے نبی سنتا ہے تبھی تو کہا ناں!" غلام آیا ہے"۔

صحابہ کرام اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میں ایک اور بات کہتا ہوں اگر صدیق کا عقیدہ یہ نہیں تھا کہ میرا نبی قبر میں سنتا ہے تو صدیق نے یہ کیوں کہا کہ میری میت کو روضے پہ رکھ دینا، آواز آئے، تالا کھلے تو داخل کرنا، تالا نہ کھلے تو داخل نہ کرنا۔ میرا معنیٰ یہ ہے کہ ارے صدیق کا عقیدہ بھی یہ تھا نبی پاک صلی اللہ علیہ سلم سنتے ہیں اصحاب پیغمبر کا عقیدہ بھی یہ تھا کہ ہمارے نبی پاک قبر میں سنتے ہیں۔

اگر وصیت غلط ہو تو بعد والے کے ذمہ وصیت کو بدل دینا ہے۔ صحابی وصیت کو بدلتا نہیں اس پر عمل کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ ان سب کا عقیدہ یہ تھا کہ نبی قبر میں؟ [سامعین: سنتا ہے] نبی قبر میں؟ بولیں [سامعین: زندہ ہیں] میں ایک جملہ اور کہہ دوں تیرے ذوق کو گرمانے کے لیے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ کیوں کہا کہ نبی کے روضے پر جاکر پوچھنا؟ وجہ میں ایک بات کہتا ہوں تم نے حدیث مبارک سنی ہو گی۔

حضرت امی عائشہ اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں لا توذوا رسول اللہ مدینہ منورہ کے دروازے پہ اگر وہاں کیل بھی لگا ہے تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ارے میرے نبی کو تکلیف نہ دو، بلند آواز سے یہاں شور نہ کرو، ارے عجیب بات ہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کیل لگانے سے منع کرتی ہیں میرے پیغمبر کو تکلیف ہو گی۔ جب دروازہ کھلے گا میرے پیغمبر کو تکلیف نہیں ہو گی؟ ساتھ قبر بنے گی نبی کو تکلیف نہیں ہو گی؟ میں کہتا ہوں ہاں ہاں دونوں میں فرق ہے۔

مثال

ارے فرق کیا ہے؟ رات کو تین بجے تُو آیا اپنے استاد کے پاس اور کہتا ہے کہ

استاد جی کو اٹھانا نہیں میرے استاد کو تکلیف ہو گی۔ مجھے تُو بتا اگر استاد یہ کہہ کر سویا ہو کہ اگر تین بجے بھی آجائے مجھے اٹھا دینا۔ اب دروازے کے باہر کھڑے ہیں نہیں اٹھانا استاد جی نے منع کیا ہے۔ دوسرا کہتا ہے نہیں نہیں استاد جی نے خود فرمایا تھا تین بجے بھی آجائے تو مجھے اٹھا دینا۔ جب استاد خود کہے اٹھا دینا پھر اٹھانا بے ادبی نہیں ہے جب استاد کہہ کے نہ سوئے پھر رات کو تین بجے اٹھانا ادب کے خلاف ہے۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یوں نہ کرو میرے پیغمبر کو تکلیف ہو گی صدیق اکبر کے بھی علم میں تھا دروازہ کھلے گا میرے پیغمبر کے آرام میں خلل آئے گا قبر کھدے گی میرے پیغمبر کے آرام میں خلل آئے گا۔ پوچھ لینا اگر کہہ دیں تو کھول دینا اگر نہ کہیں تو نہ کھولنا۔ اگر کھلے گا نبی کو راحت ہے اگر نہیں کھلے گا پھر میرے نبی کو تکلیف ہے۔

صدیق نے فرمایا تھا میرے نبی سے پوچھ لینا اگر اجازت مل جائے تو پھر کوئی تکلیف نہیں ہے۔ صدیق روضے میں گیا تو نہیں، صدیق کو حضور نے بلایا ہے۔[نعرے]

اب توجہ رکھنا! میں نے پہلے تجھے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھایا۔ سمجھ آیا؟ جن کو سمجھ آیا ہاتھ کھڑا کریں۔ جو نہ مانے وہ نہ کھڑا کرے وہ الگ بات ہے۔ بہت سوں نے کہنا ہے کہ ہماری بے عزتی نہ ہو جائے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کس نے مانا میں یہ کہتا ہوں کس کو سمجھ آیا ہمارے ذمہ سمجھانا ہے منوانا نہیں ہے۔ اور میں نے بحمد اللہ تعالیٰ پورے ملک میں کہا تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ میرا موضوع ہے بلکہ پورا دین میرا موضوع ہے۔ میں نے کہا جب تم نے مجھے وکیل مانا ہے تو ان شاء اللہ ہم آپ کی کمر نہیں لگنے دیں گے ان شاء اللہ۔

آپ پرامید رہیں

ہم ہر موضوع پر کام کرتے ہیں اور دلائل رکھتے ہیں۔ یہ نہیں کہ میرا

موضوع یہ تھا، مجھے بلایا کیوں ہے؟ میں نے کہا مجھے جو بھی بلائے گا جس موضوع پر کہے گا وہ میرا موضوع ہے کیونکہ پورا دین ہی ہمارا ہے۔ ہمارے رائیونڈ بزرگ تو یہ بات کہتے ہیں کہ اللہ نے پورے دین پر چلنے میں کامیابی رکھی ہے۔ ایک مسئلہ بیان کرنے پر نہیں بلکہ پورے دین پر۔ میں اس لیے کہتا ہوں تجھے یہ شکوہ نہیں ہو گا کہ وکیل نے ہماری کمر لگوا دی ہے دعا تُو کر، اللہ عافیت کے ساتھ دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیفیت پر بحث نہیں

توجہ رکھنا! میں نے آپ کو عقیدہ حیات سمجھایا ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا، وہ کہنے لگا او جی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر قبر میں نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا بھائی مجھے نہیں پتہ کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں یا لیٹ کر پڑھتے ہیں مجھے نہیں پتہ کیا معنیٰ ہے؟ میں نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں، کیسے پڑھتے ہیں؟ بس اس پر میں بحث نہیں کرتا کیونکہ میرا اللہ کہتا ہے۔ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ

البقرۃ:154

کہتا ہے جی نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں، اس کو بٹھایا جاتا ہے میں نے کہا جی ہاں کہتا نظر تو نہیں آتا، پھر کیسے مانتے ہیں؟

ایمان بالغیب کی مثال

توجہ رکھنا! میں نے کہا تیرے کندھے پہ کراما کاتبین ہیں؟ کہتا ہے جی ہاں میں نے کہا نظر آتے ہیں؟ کہتا ہے نہیں۔ میں نے کہا مانتے ہو؟ کہتا ہے جی ہاں، میں نے کہا کیوں مانا؟ کہتا ہے نبی پاک نے فرمایا، توجہ رکھنا میں نے کہا درخت سجدہ کرتا ہے؟ کہتا ہے جی ہاں، میں نے کہا سجدہ کرتے دیکھا ہے کہتا ہے نہیں میں نے کہا مانتے

ہو؟ کہتا جی ہاں اللہ پاک نے فرمایا ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ

الحج:18

میرا اللہ قرآن میں کہتا ہے یہ آسمان والے بھی سجدہ کرتے ہیں، زمین والے بھی سجدہ کرتے ہیں، یہ پہاڑ بھی سجدہ کرتا ہے، درخت بھی سجدہ کرتا ہے، جانور بھی سجدہ کرتا ہے، اللہ نے فرمایا درخت بھی سجدہ کرتے ہیں ارے چاند اور ستارے بھی سجدہ کرتے ہیں، مجھے نارووال کے سنیو! تم بتاؤ کبھی سورج کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ کبھی چاند کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ کبھی درخت کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ [سامعین: نہیں] میں نے کہا ارے دیکھ کر ماننے کا نام ایمان نہیں ہے، نبی کے فرمان کو ماننے کا نام ایمان ہے۔ [سبحان اللہ]

مثال

توجہ! ایک آدمی جارہا تھا کہ سامنے پانی پڑا ہے۔ شیشے کے گلاس میں، ٹھوکر لگی، پانی گر گیا وہ نہیں دیکھ سکا، اسے کہتے ہیں تو بے ایمان ہے؟ کیا کہتے ہو؟ تو انّا ایں؟ تینوں دسدا نہیں؟ ایسے کہتے ہو ناں؟ توجہ! سامنے پانی شیشے کے گلاس میں تھا، نہیں دیکھا، اس کو ٹھوکر لگی پانی گر گیا کوئی یہ نہیں کہتا "تو بے ایمان ایں" کہتے ہیں "تو انّا ایں"؟ تجھے نظر نہیں آیا، میں نے کہا جو چیز آنکھ سے دیکھنے والی ہو، آدمی نہ دیکھے، اسے اندھا کہتے ہیں اور جو ایمان سے ماننے والی ہو نہ مانے اسے بے ایمان کہتے ہیں۔ اسے اندھا نہیں اسے بے ایمان کہتے ہیں۔ ارے ہم نے اس لیے نہیں مانا کہ دیکھتے ہیں ارے دیکھنے والی چیز ہوتی تو اسے اندھا کہتے جو ایمان سے ماننے والی چیز ہے اگر وہ نہ مانے

اسے اندھا نہیں بے ایمان کہتے ہیں۔

توجہ رکھنا! میں نے اس لیے کہا ہمارے نبی قبر میں؟ بولیں [سامعین: زندہ ہیں]

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم

ارے دلائل میں قرآن کی آیات بھی ہیں، دلائل میں پیغمبر کی احادیث بھی ہیں، میں کہتا ہوں ہاں ہاں قرآن کریم کی آیات موجود ہیں اب ذرا دلائل پر توجہ کرنا قرآن کریم نے کہا: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ

البقرۃ:154

جو میری راہ میں قتل ہو جائے اس کو تم نے مردہ نہیں کہنا۔ ارے قتل ہونے والا شہید کا جسم ہے تم نے جسم کو زندہ کہنا ہے، جسم کو مردہ نہیں کہنا۔

شہید فی اللہ اور شہید فی سبیل اللہ

حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میرے اکابر کی دلیل کو سن ناں، فرمایا جو اللہ کے راستہ میں قتل ہونے والا ہے یہ شہید فی سبیل اللہ ہے، نبی اللہ کے راستے میں فوت ہوتا ہے وہ مقتول فی اللہ ہے۔ مقتول فی سبیل اللہ اگر زندہ ہے تو مقتول فی اللہ بھی زندہ ہے۔ [سبحان اللہ]

نہیں سمجھا؟ اگر مقتول فی سبیل اللہ زندہ ہے تو نبی تو مقتول فی اللہ ہے فرمایا مقتول فی اللہ بھی زندہ ہے یہ اللہ کے راستے میں جان دیتا ہے نبی اللہ میں جان دیتا ہے۔ میں نے کہا ہاں ہاں مقتول فی سبیل اللہ زندہ تو مقتول فی اللہ بھی زندہ۔ میرے اکابر نے کہا ارے شہید کو شہادت ملی ہے نبی کے جوتوں کے صدقے ملی ہے جس کو شہادت ملی ہے اگر وہ زندہ ہے تو جس کی وجہ سے ملی وہ زندہ کیوں نہیں؟ ہاں! نبی بھی زندہ ہے۔

دلیل دوم

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

آل عمران:169

قرآن کریم میں کہا ارے اللہ کے راستہ میں قتل ہونے والے کو مردہ گمان نہیں کرنا اللہ کے ہاں اس کو رزق ملتا ہے۔ توجہ! اس آیت کے تحت بیان القرآن میں اور دیگر تفاسیر میں لکھا ہے کہ شہید بھی زندہ ہے اور نبی بھی قبر میں زندہ ہے۔

دلیل سوم

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ

السجدة:23

اللہ نے قرآن میں فرمایا اے میرے پیغمبر میں نے موسیٰ کو تورات دی ہے میں تیری اور موسیٰ کی ملاقات کرآؤں گا ملاقات میں شک نہ کرنا۔ جب اللہ معراج پر لے گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس موقع پر فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ میرے اللہ نے جو وعدہ کیا تھا وہ بیت المقدس میں جا کر پورا کیا ہے۔ یہ آیت کہتی ہے کہ نبی قبر میں زندہ ہے اس کی وجہ؟ ارے زندہ سے زندہ کی ملاقات ہے ناں!

ایک اشکال کا جواب

ارے تم کہوگے قبر میں زندہ؟ میں نے کہا جی ہاں! ارے وہ تو معراج پر گئے تھے، بیت المقدس میں تھے، قبر میں نہیں تھے۔ مماتی کہنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ کہاں پر تھے؟ میں نے کہا وہ سرخ ٹیلے میں قبر میں

تھے، دیکھا وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہتا ہے وہ تو معجزہ تھا۔ میں نے کہا نبی پاک کا دیکھنا معجزہ تھا موسیٰ علیہ السلام کا نماز پڑھنا تو معجزہ نہیں تھا۔ نہیں سمجھے؟ ایک ہے موسیٰ علیہ السلام کا نماز پڑھنا ایک ہے ہمارے نبی کا دیکھ لینا موسیٰ علیہ السلام کا نماز پڑھنا معجزہ نہیں تھا اور ہمارے نبی کا دیکھنا معجزہ ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

توجہ رکھنا! میں تمہیں بات سمجھانے لگا ہوں۔ کہا موسیٰ علیہ السلام کہاں پر تھے؟ میں نے کہا قبر میں۔ کہتا ہے جب بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے موسیٰ کہاں تھے؟ میں نے کہا بیت المقدس میں تھے۔ کہتا ہے جب اوپر چوتھے آسمان پر گئے ملاقات ہوئی کہاں پر تھے؟ میں نے کہا آسمان پہ، کہتا ہے آپ کہتے ہیں قبر میں زندہ، جب بیت المقدس میں تھے تو قبر میں نہیں تھے، جب وہ آسمان پر گئے قبر میں نہیں تھے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر قبر میں زندہ ہونے کا معنیٰ؟

مثال

میں نے کہا آپ سے پوچھوں کہاں رہتے ہو؟ کہتا ہے جی نارووال، تو درمیان میں جناب کراچی نہیں جاتے؟ بولیں ناں [جاتے ہیں] مزدوری کے لیے لاہور نہیں جاتے؟ [سامعین: جاتے ہیں] کہاں رہتے ہیں؟ [سامعین: نارووال] لاہور گئے ہیں لیکن لاہور جا کے بھی کوئی پوچھے کہاں رہتے ہو؟ تو نارووال کہا، مطلب رہتے تو نارووال میں ہیں لیکن لاہور جاتے ہیں تو واپس بھی آجاتے ہیں اگر کراچی جائیں تو واپس بھی آتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں زندہ ہیں اگر بیت المقدس جائیں تو واپس بھی آجاتے ہیں یہی کہیں گے قبر میں زندہ ہیں۔

جیسے تو نارووال کے خلاف نہیں ہے موسیٰ علیہ السلام بیت المقدس جاسکتے

ہیں یہ بھی قبر میں زندہ رہنے کے خلاف نہیں ہے۔وہ جی بیک وقت دونوں طرف زندہ تھے؟ میں نے کہا جی ہاں کہتا ہے کیوں؟ میں نے کہا یہ بتا جب موسیٰ علیہ السلام قبر میں زندہ تھے ہمارے نبی کہاں تھے؟ کہتا ہے قبر کے قریب، میں نے کہا جب موسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں تھے تو ہمارے نبی کہاں تھے؟ کہتا ہے: بیت المقدس میں۔ میں نے کہا جب موسی علیہ السلام آسمان پر تھے تو ہمارے نبی کہاں تھے؟ کہتا آسمان پہ، تو میں نے کہا ہمارے نبی ایک جگہ پر تو نہیں تھے یہ بھی کئی جگہ پر تھے وہ بھی کئی جگہ پر تھے ان کا جانا بھی معجزہ تھا ان کا جانا بھی معجزہ ہے۔

توجہ! میں نے کہا قرآن کی آیت کہتی ہے کہ نبی قبر میں زندہ ہیں آیت نہیں بلکہ آیات، میں نے کہا احادیث بھی کہتی ہیں میں دلائل بڑے اختصار سے دے رہا ہوں۔میری دلیل پر اعتراض کرنا میں جواب دوں گا ہاں میں ایک بات کہتا ہوں میں اپنے موقف کی ایک ایک چیز پر الگ الگ دلیل دوں گا۔

- ہمارا عقیدہ ہے نبی قبر میں محفوظ ہیں حدیث الگ ہے۔
- ہمارا عقیدہ ہے نبی قبر میں زندہ ہیں حدیث الگ ہے۔
- ہمارا عقیدہ ہے پیغمبر کو رزق ملتا ہے حدیث الگ ہے۔
- ہمارا عقیدہ ہے پیغمبر پہ سلام پڑھیں تو سنتے ہیں حدیث الگ ہے۔
- ہمارا عقیدہ اگر دور سے درود پڑھے نبی پر پہنچایا جاتا ہے حدیث الگ ہے۔
- میں ہر ایک جزو پر حدیث پڑھنے لگا ہوں۔

جسد پیغمبر کا محفوظ ہونا

میرے پیغمبر کا جسد محفوظ ہے: إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء سنن ابن ماجہ ص76

اللہ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ نبی کے بدن کو کھائے۔

نبی کو رزق کا ملنا

نبی زندہ ہے اور رزق ملتا ہے: فنبی اللہ حی یرزق

سنن ابن ماجہ ص76

نبی کو رزق دیا جاتا ہے۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر

نبی قبر میں نماز پڑھتے ہیں:

الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون

مسند ابی یعلیٰ ص658

سماع عند القبر

حدیث آگئی ارے نبی پر سلام پڑھے نبی سنتے ہیں:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ

جلاء الافہام لابن قیم ص22 رقم25، شعب الایمان

اگر دور سے پڑھا جائے تو پہنچایا جاتا ہے: وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُه.

اگر پیغمبر پر سلام پڑھا جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے:

إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ

سنن نسائی

نبی کی قبر پر جا کر سلام پڑھے تو نبی اس سلام کا خود جواب دیتے ہیں:

مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلاَّ رَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ

سنن ابی داود

چیلنج

ارے میرا چیلنج ہے ایک حدیث تو بھی پڑھ دے الانبیاء میتون نبی قبر میں مردہ ہیں حدیث تو بھی پڑھ دے نبی فرمائے مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ عِنۡدَ قَبۡرِی ما سَمِعۡتُہٗ، میری قبر پر سلام پڑھو میں نہیں سنتا، اور جو دور سے پڑھا جائے مجھے نہیں پہنچایا جاتا، ایک حدیث پڑھ دے میں صحیح بھی نہیں مانگتا میں ضعیف بھی نہیں مانگتا تو موضوع پڑھ دے۔ میں نے کہا چیلنج تو ہوا ناں۔ میں ایک ایک چیز پر حدیث لایا ہوں، ایک ایک جزء پر الگ الگ، تجھے صحیح بھی نہیں ملتی تجھے ضعیف بھی نہیں ملتی تجھے موضوع بھی نہیں ملتی۔ اتنا گھڑنتو عقیدہ! یہ من گھڑت عقیدہ علماء دیوبند کے کھاتے ڈال کے دجل سے کام مت لے۔ بولیں دجل سے کام؟[سامعین: نہ لے]

میں نے حدیثیں پڑھی ہیں ہمارے نبی قبر میں زندہ ہیں، اچھا تجھے پھر بھی یقین نہ آئے اور کہہ دے کے راوی ضعیف ہے کہ کہہ دے گا فلاں شیعہ ہے یہ تجھے کہے گا مجھے نہیں کہے گا کیوں؟جو حدیث میں پڑھوں گا حدیث کا دفاع میں کروں گا، میں ختم نبوت والوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں ایک جگہ چنیوٹ میں جلسہ تھا اور خود مولانا الیاس چنیوٹی صاحب نے چنیوٹ کے مسلمانوں سے کہا مرزا کہتا تھا میں مسیح موعود ہوں وہ جھوٹ بولتا ہے۔

مسیح ہدایت کی نشانیاں

دلیل کیا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں بتائی ہیں۔ مسیح موعود کی وہ نشانیاں مرزے میں نہیں پائی جاتیں، وہ چار نشانیاں ہیں توجہ فرمایئے وہ چار نشانیاں ہیں۔

1: عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے حاکم بن کر یہ مرزا حاکم نہیں تھا۔

2: خنزیر کو قتل کیا جائے گا یہودیت مٹ جائے گی، یہودیت نہیں مٹی۔

3: صلیب کو توڑا جائے گا عیسائیت مٹ جائے گی، عیسائیت بھی باقی ہے۔

4: مال اتنا زیادہ ہو گا کہ وادیوں میں بہہ پڑے گا لینے والا کوئی نہیں ہو گا اس کے دور میں اتنا مال نہیں آیا۔

توجہ: میں ختم نبوت والوں سے معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ جس حدیث میں پیغمبر نے یہ نشانیاں بتائی ہیں ایک نشانی اور بھی ہے۔

[کوئی ساتھی اسٹیج پہ سو گیا تو فرمایا] میں ساتھیوں سے کہتا ہوں اگر کوئی سو جائے تو ہم ناراض نہیں ہوتے کیوں؟ ہم اسٹیج کے خطیب نہیں ہیں ہم تو خانقاہوں کے مرید بھی ہیں۔ ہم تو خانقاہوں میں رگڑے لگا کر اسٹیج پر آئے ہیں ایسے تھوڑا آئے ہیں۔ مجھے تو آج آپ نے اسٹیج پر دیکھا ہے میری ڈاڑھی سفید ہونے کے بعد، ہم نے جیلوں میں رگڑے کھائے ہیں محاذوں پر جنگیں لڑی ہیں، تبلیغی جماعت میں بستر اٹھا کر در در پر گئے ہیں، اپنے اکابر سے ہم نے علم پڑھا ہے اس کے بعد اسٹیج پر آئے ہیں اچانک تو نہیں آئے۔ میں نے اس لیے کہا ہم اپنے مشائخ کی بات کرتے ہیں میرے شیخ حضرت حکیم اختر دامت برکاتہم فرماتے ہیں: اگر کوئی مجلس اور وعظ میں سو جائے تو اس کو ڈانٹا نہ کرو کیوں؟

علمی مجلس کی مثال

علمی مجلس کی مثال تو ماں کی گود کی طرح ہے اگر لڑکا باہر کھیلے اور ماں کی گود میں آکر سو جائے تو ماں ڈانٹ کر نہیں کہتی "تینوں باہر گُلی ڈنڈا کھیڈ دیاں نیند نہیں آوندی تو میری جھولی وچ ہی آکے سونا سی"۔ ماں نہیں کہتی کہ ارے کرکٹ کھیلتے تجھے نیند نہیں آتی میری گود میں آکر ہی سونا تھا؟ ماں کیوں نہیں ڈانٹتی؟ اس لیے کہ ماں

سمجھتی ہے کہ اللہ نے کرکٹ میں سکون نہیں رکھا میری گود میں سکون رکھا ہے میں کہتا ہوں اسٹیج کے خطیب کو اللہ عقل دے وہ بھی سمجھ جائے کہ دوکان میں سکون نہیں رکھا اللہ نے میرے بیان میں سکون رکھا ہے۔ سبحان اللہ

خطیب کیا کہتے ہیں" تینوں دوکانداری کردیاں نیند نہیں آوندی میری تقریر وچ ہی سوناسی، اٹھا اس بابے نوں"۔ میں کہتا ہوں نہیں تیرا ذہن ہونا چاہیے کہ دوکان میں سکون نہیں ہے میرے بیان میں سکون ہے ارے ماں سے تیرا ذہن کم نہیں ہونا چاہیے وہ عورت ہو کے بات سمجھتی ہے اور تو واعظ اور مبلغ ہو کے بات نہیں سمجھتا۔ اگلا جملہ میں اپنے شیخ کی بات پہ حاشیہ چڑھا کے کہتا ہوں ماں ڈانٹتی تو نہیں ہے لیکن ماں اس بیٹے کو گود میں لیتی ہے اور اس کے سر میں اپنی انگلیاں ہلا ہلا کے بات کہتی ہے کہ بیٹا اٹھ جا، دودھ پی لے پھر سو جانا۔ ہمارے جلسہ میں کوئی سوئے تو ہم ڈانٹتے تو نہیں ہم سمجھتے ہیں کہ سکون آیا ہے لیکن اٹھا کر کہتے ہیں بھائی ایک گلاس دودھ پی لو پھر سو جانا۔ [سبحان اللہ]

"اے بابا جی نوں وی آکھو بھائی بابا جی تسی وی دودھ پی لو"

دودھ کی تعبیر علم ہے

توجہ اگر خواب میں دودھ دیکھا تو تعبیر علم ہے علم اور دودھ کا جوڑ ہے ناں۔ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

طٰہٰ:114

میرے نبی نے علم کی زیادتی مانگی ہے۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

سنن ابی داود رقم 3732

میرے نبی نے حدیث میں دودھ کی زیادتی مانگی ہے۔ ارے دودھ اور علم تو لازم اور ملزوم ہیں۔

توجہ! میں سفر میں تھا پشاور میں، ساتھی کہنے لگا مولانا ناشتہ میں کیا پسند فرمائیں گے؟ میں نے کہا صبح اٹھ کر تلاوت کرتے ہیں اور دودھ پیتے ہیں ہم دیہاتی اور جٹ مولوی ہیں ہم چائے وائے نہیں پیتے ہم صبح اٹھ کر ہی دودھ پیتے ہیں۔ میں نے محمد والی میں ابھی درس دیا انہوں نے کہا چائے؟ میں نے کہا میں نہیں پیتا۔ کہنے لگے بوتل؟ میں نے کہا میں نہیں پیتا، چائے پیوں گا تو پیشاب کا مرض ہو گا بوتل پیوں گا تو شوگر ہو گی، دعا کرو اللہ مرضوں سے بچا کر ہم سے دین کا کام لے لے۔ کہتا ہے کچھ تو لیں گے؟ میں نے کہا بھینس کا تازہ دودھ بوتل میں ڈال دیں ہم صبح ان شاء اللہ گرم کر کے پی لیں گے۔

توجہ رکھنا! اب میں ایک جملہ کہہ رہاں ہوں ہم کیا کہتے ہیں کوئی سو جائے تو اٹھ جاؤ ایک گلاس دودھ پی لو اور ہم تو گلاس نہیں پورا جگ دیتے ہیں۔ ہاں ہاں نہیں دیتے؟ ابھی نہیں دیا؟

میں کہتا ہوں ابھی قدر نہیں آئے گی۔ اس کیسٹ کو کل خرید لینا اور اس کو دس دن بعد سننا پھر تجھے پتہ چلے گا کہ دلائل کیا تھے۔ آدمی مجمع کے دوران خطیب کو سنتا اور دیکھتا رہتا ہے دلائل پر کبھی توجہ نہیں دیتا لیکن جب تُو خلوت میں بیٹھ کر سنے گا پھر تجھے گفتگو میں لذت آئے گی اللہ زندگی کے دنوں میں قدر دے۔ ورنہ جب ہم دنیا چھوڑ جائیں گے پھر سننا تو اس وقت کہو گے کہ دلائل دیتے ہیں۔ میں ساتھیوں سے کہتا ہوں اللہ کے بندو دعائیں کیا کرو کسی بھی آدمی کی موت کا پتہ نہیں ہے لیکن ہم تو جان ہتھیلی پر رکھ کر پھرتے ہیں۔ نا معلوم کب زندگی کی شام ہو جائے۔ پھر باطل سے کیا ڈرنا

پھر حق کو کیا چھپانا پھر مسئلہ بیان کرنے میں بخل سے کیا کام لینا۔ نا معلوم دوبارہ ملاقات ہو یا نہ ہو آدمی عقیدہ تو کھلا بیان کر دے۔ آدمی مسئلہ تو کھل کر بیان کر دے۔

یہاں دودھ خالص ہے

توجہ رکھنا: میں یہ کہہ رہا تھا کہ ماں ایک بات کہتی ہے ارے بیٹا دودھ پی لے پھر سو جانا۔ ہم بھی دودھ دیتے ہیں اور جس نے دودھ ملاوٹ والا پیا ہو اور خالص کبھی نہ پیا ہو اس کے پیٹ میں گُڑ گُڑ کرے گا ناں۔ تو آپ نے کہنا ہے اس بیچارے کا قصور نہیں ہے اس بچارے نے خالص دودھ آج پہلی بار پیا ہے۔ جب پہلی مرتبہ خالص مسئلہ سنے گا وہ ہضم تو نہیں ہو گا ناں۔ میرے جانے کے بعد کبھی ساتھی فون کرتے ہیں او جی فلاں لوگ یوں کہہ رہے تھے میں کہتا ہوں اس نے دودھ پہلی بار خالص پیا ہے دو تین مرتبہ پیے گا ناں ان شاء اللہ عادی ہو جائے گا، ان شاء اللہ۔

اس عقیدہ حیات کو پورے نارووال میں جگہ جگہ بیان ہونا چاہیے کہ نہیں؟ بلند آواز سے [سامعین: ہونا چاہیے]

تاکہ خالص دودھ پینے کے عادی بن جائیں اور گُڑ گُڑ والا مسئلہ ختم ہو جائے۔

میں یہ کہہ رہا تھا، توجہ! میں نے ایک ایک جزء پر حدیث پیش کی ہے۔ اچھا میں کہہ رہا تھا یہ کتابوں پر اعتراض کرے گا جب یہ کتاب پر اعتراض کرے ناں میں دلیل تجھے ایسی دوں گا ان شاء اللہ اس کا انکار کبھی نہیں کر سکے گا۔ کبھی اعتراض نہیں کرے گا۔ بحث ختم کر دے گا۔ میں ایک بات کہہ کے پھر دلیل دیتا ہوں۔

توجہ رکھنا! میں کہتا ہوں ہاں ہاں عقل بھی کہتی ہے نبی زندہ ہے، نقل بھی کہتی ہے نبی زندہ ہے۔ نقل کا معنیٰ وہ نہیں جو پرچہ میں سکول میں نقل ہوتی ہے نقل کا معنیٰ جو ہم نے دلائل سنے وہ بیان کر دیئے، نقل کا معنیٰ کبھی غلط نہیں، غلط فہمی میں

مبتلا نہ ہونا میں ایک بات کہنے لگا ہوں توجہ! ارے عقلی دلیل۔

دنیا اور جنت کی مٹی میں فرق

حضرت قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے مثال بیان کی ہے، نبی کی جو مٹی ہے وہ جنت والی مٹی ہے لیکن جنت کی مٹی کی خاصیت الگ ہے۔ دنیا کی مٹی میں اصل ظلمت ہے ارے سورج نکلتا ہے تو روشنی آتی ہے وہ عارضی آتی ہے۔ جو جنت کی مٹی ہے اس میں ظلمت اصل نہیں ہے اس میں تو حیات اصل ہے۔ اگر اس پہ موت آئے تو عارضی آئے۔ جنت میں آدمی سوئے گا نہیں جنت میں ہمیشہ رہے گا جنت میں آدمی مرے گا نہیں جنت میں آدمی ہمیشہ رہے گا۔

مثال

توجہ رکھنا! مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس مٹی میں اصل موت تھی۔ قرآن کہتا ہے یہ میت تھی ہم نے بارش برسائی ہم نے زندگی دے دی۔ اس میں اصل موت ہے لیکن جنت کی مٹی میں اصل؟ بولیں [سامعین، حیات ہے] آپ یہ مٹی دیکھ لو آپ نے پانی لگایا تو مٹی سرسبز ہو گئی ہے لیکن پانی گیا تو مٹی خشک ہو گئی ہے۔ دنیا کی مٹی میں اصل موت ہے اس کو حیات عارضی ملتی ہے، پھر موت آجاتی ہے۔ لیکن جنت کی مٹی میں اصل حیات ہے۔ فرمایا میرا نبی تو اس مٹی سے نہیں بنا نبی تو جنت والی مٹی سے بنا ہے ارے اس کے تو مزاج میں حیات ہے ارے موت آئے تو عارضی ہے، اصل تو حیات ہے، بالکل ایسے ہی جیسے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے مثال دی ہے۔

مثال ثانی

فرمایا تم نے پٹرول کو دیکھا ہے؟ پٹرول کے اندر اصل حرارت ہے لیکن پانی

کو دیکھا پانی کے مزاج میں برودت ہے جسے ٹھنڈک کہتے ہیں۔ اگر آگ لگ گئی ہو آپ اس کے اوپر گرم پانی گرادیں تو آگ بجھ جائے گی ٹھنڈا پٹرول ڈال دیں تو؟[سامعین :آگ بھڑک جائے گی] پٹرول ٹھنڈا ہے آگ بھڑکی ہے، پانی گرم ہے تو آگ بجھی ہے۔وجہ؟ پانی کے مزاج میں ٹھنڈک اور برودت ہے اور پٹرول کے مزاج میں حرارت ہے۔پانی گرم کرنے کے لیے آگ چاہیے لیکن ٹھنڈا کرنے کرنے کے لیے آگ نہیں چاہیے۔ پانی سورج کے سامنے ہو گا تو گرم ہے سورج ہٹ جائے تو پانی ٹھنڈا ہے۔پانی کو آگ پر رکھ دو تو پانی گرم ہے۔ آگ سے اتار دو تو پانی ٹھنڈا ہے پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کچھ نہیں چاہیے لیکن گرم کرنے کے لیے آگ چاہیے۔پانی کے مزاج میں برودت ہے۔ فرمایا جنت کے مزاج میں حیات ہے جنت کے مزاج میں موت نہیں ہے۔

حضرت نانوتوی اور نبی کی حیات

اس لیے تو اور میں جب جنت میں جائیں گے ان شاء اللہ اللہ کے فضل سے۔بولیں[ان شاء اللہ]۔لیکن جنت میں جانے کے بعد کبھی موت آئے گی؟[سامعین: نہیں]کیوں؟اس لیے کہ جنت میں حیات ہی حیات ہے تو جنت میں جائے گا تجھے کبھی موت نہیں آئے گی اور نبی تو جنت سے بنا ہے[سبحان اللہ] نہیں سمجھے نبی تو جنت سے؟[سامعین : بنا ہے]اور جنت کے مزاج میں حیات ہے۔ اس لیے مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نبی کی موت تو ایسے ہے جیسے ایک دیا تھا، جل رہا تھا، روشنی دے رہا تھا، ارے تو نے اس دیے کے اوپر یوں پیالہ رکھ دیا، جب پیالہ رکھا ہے دیا نیچے جلتا ہے لیکن اس پیالے نے دیے کی روشنی کو نیچے چھپالیا ہے، جب تو نے پیالہ اٹھایا ہے یہ روشنی

تجھے نظر آنے لگی ہے۔ اب ہم یوں کہیں گے کہ یہ دیا روشن تھا پیالے نے آکر اس کی روشنی کو ختم نہیں کیا روشنی کو چھپایا ہے۔

نبی کی موت ساترِ حیات

ارے ختم کرنے والے کو عربی میں مزیل کہتے ہیں۔ چھپانے والے کو ساتر کہتے ہیں پیالے نے اس کو چھپا لیا ہے لیکن روشنی کو ختم نہیں کیا۔ فرمایا نبی تو جنت کی مٹی سے بنا ہے نبی میں حیات ہے جب نبی پہ موت کا پیالہ آیا ہے اس پیالے نے نبی کی حیات کو چھپایا ہے حیات کو ختم نہیں کیا۔ اس لیے قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا نبی کی موت مزیل حیات نہیں ہے یہ ساتر حیات ہے۔ جب موت کا پیالہ آیا، حیات کو چھپا لیا ہے۔ نبی قبر میں گئے ہیں تو پیالہ اٹھایا ہے تو نبی پھر زندہ ہیں۔ [سبحان اللہ]

ایک مغالطہ کی اصلاح

یہ جنت کی مٹی سے بنا ہے اور جنت کی مٹی میں اصل حیات ہے۔ میں ایک جواب دے گیا ہوں تو نے خیال نہیں کیا، ارے کہے گا نبی زندہ ہیں ہم نے کہا جی ہاں، یہ فوراً کہے گا او جی حی قیوم تو اللہ کی ذات ہے تم نے ہمیشہ زندہ مان لیا، یہ تو تم نے شرک کیا۔ میں نے کہا نہیں نہیں عقل کے اندھے جب جنت میں ہم جائیں گے ہمیشہ زندہ رہیں گے جب جنت میں جائیں گے ہمیشہ؟ [سامعین: زندہ رہیں گے] ہمیشہ رہیں گے ہمیشہ سے تو نہیں ہیں ناں؟ میں نے کہا بالکل اسی طرح میرے پیغمبر کو زندگی ملی ہے نبی کو حیات ملی ہے لیکن ہمیشہ سے تو نہیں ہیں ناں۔ میرا اللہ بھی حی ہے میرا نبی بھی حی ہے لیکن حی حی میں فرق ہے۔

نبی کی حیات ازلی نہیں ابدی ہے

تجھے یقین نہ آئے تو میں قرآن کریم کی آیت پڑھتا ہوں تاکہ تجھے بات سمجھ آئے، ارے تو بھی سمیع ہے میرا اللہ بھی سمیع ہے، تو بھی سنتا ہے میرا اللہ بھی سنتا ہے تو بصیر ہے اللہ بھی بصیر ہے، بندہ بھی دیکھتا ہے اللہ بھی دیکھتا ہے۔ لیکن جب کہیں گے اللہ بصیر ہے معنیٰ الگ ہو گا، بندہ بصیر ہے معنیٰ الگ ہو گا، جب ہم یہ بات کہیں گے کہ بندہ سمیع ہے معنیٰ الگ ہو گا، جب کہیں گے اللہ سمیع ہے تو معنیٰ الگ ہو گا، جب کہیں گے اللہ حی ہے تو معنیٰ الگ ہو گا، اور جب کہیں گے بندہ حی ہے تو معنیٰ الگ ہو گا۔

جب کہیں گے کہ اللہ حی ہے معنیٰ ہو گا کہ ازل سے زندہ ہے ابد تک زندہ ہے، نبی حی ہے ازل سے زندہ نہیں ابد تک زندہ ہے۔ ازلی وابدی حیات مل جائے خدا بنتا ہے لیکن نبی کی حیات ازلی نہیں ہے ابدی ہے۔ ازلی حیات الگ ہے اور ابدی حیات الگ ہے اللہ حی ہے معنیٰ اور ہے نبی حی ہے معنیٰ اور ہے۔ [سبحان اللہ]

[پھر حضرت نے مماتیوں کے شیخ القرآن، شیخ التفسیر وغیرہ جیسے القابات پر طنز کرتے ہوئے فرمایا:] عجیب بات ہے، ان کے ہاں قرآن غلط پڑھے تو شیخ القرآن بن جاتا ہے قرآن کی غلط تفسیر کرے تو شیخ التفسیر بن جاتا ہے، نہیں سمجھے؟ تھک گئے۔ تھکنا تو مجھے چاہیے۔ میں نے بیٹھ کر تقریر کرنی تھی، حضرت نے فریا کھلو جا، میں کھڑا ہو گیا، وکیل ہوں ناں، وکیل تو موکل کی بات مانتا ہے۔ میں کیس جے تہاڈا لڑنا اے گل وی تہاڈی مناں گا ناں! فیصل آباد میں جلسہ تھا رات بارہ بجے چٹ آ گئی مولانا کھڑے ہو کر تقریر کریں، میں نے کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دی۔ پھر چٹیں آنا شروع ہوئیں میں جواب دیتا رہا۔ اللہ کی شان آخری چٹ آئی مولانا بس کریں صبح

امتحان ہے۔ میں نے کہا جی بس کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کھڑے ہو جاؤ میں کھڑا ہو گیا آپ نے کہا بس کرو، میں نے بس کر دیا، ہم اتنا کیس لڑیں گے جتنا آپ چاہیں گے لیکن لڑیں گے ضرور ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

دربار نبوی کے سائے میں

توجہ رکھنا! میں تجھے وہ دلیل دیناچاہتا ہوں کہ جس کا کوئی انکار نہیں کرے گا میں مدینہ منورہ میں تھا مجھے ایک ساتھی کا فون آیا مولانا کہاں پر ہیں؟ میں نے کہا مسجد نبوی میں، مسجد نبوی میں کہاں؟ میں نے کہا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بر آمدہ ہے، بر آمدہ ترُکی ختم ہو گا، خالی جگہ ہے، چھتریاں بنی ہیں، چھتریوں کے پیچھے۔ میں نے کہا ایک بر آمدہ ہے اس کا ستون نمبر ایک اور دو ہے میں وہاں بیٹھا ہوں۔ آ گئے ملنے کے لیے، وہ ملنے والا ساتھ ایک مریض بھی لے آیا۔ میرے مریض نے پوچھا مولانا یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے کہا میری مرضی۔ وجہ تو ہو گی؟ میں نے کہا وجہ ہے! کہتا ہے کیا ہے؟ میں نے کہا جناب کو اچھی نہیں لگے گی۔ کہتا ہے بتائیں تو سہی ناں۔ میں نے کہا چلو بھائی مدینہ میں بیٹھے ہو یہاں تو مان لو گے؟ کہتا ہے مانوں گا۔ میں آپ کو بھی دعوت دیتا ہوں اللہ سب کو مدینہ لے جائے۔ آمین۔ اللہ بار بار لے جائے۔ {سامعین: آمین} اللہ موت بھی مدینہ میں عطا فرمائے۔ آمین

امام اعظم نبی کا عاشق

میں نے کہا آؤ میں تجھے دکھاتا ہوں آپ بھی جائیں تو دیکھنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک کے پیچھے چھتریاں ہیں، پیچھے بر آمدہ میں ستون نمبر ایک ہے اس کے ساتھ ستون نمبر دو ہے اس کے نیچے بیٹھا ہوں ذرا اوپر دیکھو کیا لکھا ہے؟ کہتا ہے نعمان بن ثابت، میں نے کہا نعمان بن ثابت کون ہے کہتا ابو حنیفہ، میں نے کہا

یہاں نام کن کا لکھا جاتا ہے۔ جو نبی کا عاشق ہو یا نبی کا دشمن ہو؟ کہتا ہے نبی کے عاشقوں کا میں نے کہا مان لے نبی کا عاشق تیرے نبی کے روضے کے سامنے لکھا پڑا ہے۔

تیرے امام کا نام لکھا ہے میں نے کہا اس لیے بیٹھا ہوں ادھر پیغمبر کا روضہ ہے آگے نام لکھا ہے ابو بکر، عمر، عثمان، علی، حسن، حسین، عباس رضی اللہ عنہم، آگے لکھا ہے نعمان بن ثابت، محمد بن ادریس، مالک بن انس، احمد بن حنبل، چار نام لکھے ہیں۔ میں نے کہا اس لیے بیٹھا ہوں۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ علم و عمل اللہ سے روضے والے پر آیا ہے روضے والے نے ان صحابہ کو دیا ہے۔ صحابہ نے نعمان بن ثابت کو دیا ہے۔ نعمان بن ثابت نے مجھے دیا ہے۔ [سبحان اللہ] میں یہاں بیٹھا ہوں تاکہ مجھے سب کا علم مل جائے سب کا عمل مل جائے سب کی برکات مل جائیں۔

مسئلہ توسل

کہنے لگا مولانا یہ تو بتاؤ ہم نبی کا وسیلہ دے کر مانگ سکتے ہیں؟ میں نے کہا تیرا کیا خیال ہے؟ کہتا ہے نہیں مانگ سکتے۔ میں نے کہا کوئی وسیلہ دے بھی سکتے ہیں؟ کہتا ہے جی ہاں، میں نے کہا وسیلہ کون سا؟ کہتا ہے نماز کا وسیلہ دو، روزے کا دو۔ کہتا ہے جی دعا مانگو اللہ نماز کی برکت سے میرے گناہ معاف کر دے، نماز کی برکت سے مجھے اولاد دے دے، اللہ روزے کے وسیلہ سے مجھے فلاں نعمت دے دے۔ میں نے کہا مجھے یہ بتا نماز خود آئی ہے یا نماز کو کوئی لایا ہے؟ کہتا خود نہیں آئی میں نے کہا کون لایا ہے؟ کہتا ہے روضے والا، میں نے کہا جو آئی ہے اس کا وسیلہ دے سکتے ہو جو لایا ہے اس کا وسیلہ نہیں دے سکتے؟ [سبحان اللہ]

میں نے کہا اچھا میں تجھ سے پوچھتا ہوں نماز کا وسیلہ کیوں دیتے ہیں؟ کہتا ہے نماز سے اللہ کا قرب ملتا ہے۔ میں نے کہا میرے دوست یہ یاد رکھنا اگر نماز کا وسیلہ اس

لیے جائز ہے کہ اس سے اللہ رب العزت کا قرب ملتا ہے۔ میں نے کہا پھر میرا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کی قسم کروڑوں نمازوں سے وہ قرب نہیں ملتا جو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کی برکت سے رب کا قرب ملتا ہے۔[نعرے]

صحبت نبوت کی برکت

توجہ! نعرے چھوڑو، مسئلہ سمجھو، میں اپنی بات آگے چلاتا ہوں توجہ رکھنا میں نے کہا کروڑوں نمازوں سے وہ قرب نہیں ملتا جو میرے پیغمبر کے روضہ اطہر سے ملتا ہے۔ میں نے کہا اگر تجھے یقین نہ آئے تو حدیث پڑھ، میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:لاتسبوا اصحابی لوگو میرے صحابہ کو برا نہ کہنا ان احدکم لو انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مدہ او نصیفه ارے اگر میرے صحابی نے مٹھی جو کے برابر جو خرچ کر دیا تم احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دو وہ مٹھی جو کے برابر نہیں ہے۔وجہ؟ اس نے جو جو خرچ کیے میری صحبت میں رہ کر خرچ کیے ہیں ناں۔ میرے پیغمبر کی صحبت کی برکت ہی الگ ہے ناں۔

مجھے کہتا ہے مولانا یہاں کہہ سکتے ہیں اے نبی اللہ سے دعا مانگیں اللہ گناہ معاف کر دے؟ میں نے کہا تیرا کیا خیال ہے؟ کہتا ہے نہیں مانگ سکتے۔ میں نے کہا وجہ؟ کہتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں۔ میں نے کہا اچھا! میرا خیال ہے کہہ سکتے ہیں۔ دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا دلیل تجھے سناتا نہیں دکھاتا ہوں۔ توجہ دلیل دکھاتا ہوں۔ کیوں؟ تو دیکھنے کو مانتا ہے ناں۔ تُو مریض جو ہے کہتا ہے دیکھوں گا تو مانوں گا میں نے کہا آج دلیل تجھے دکھاتا ہوں۔

آج دلیل دیکھیں گے

سنیو! میں آپ سے کہتا ہوں صبح ان کو بھی کہنا ارے جاؤ جا کے دلیل دیکھو

تو سہی ناں۔ اگر سنتے نہیں تو دیکھ ہی لو وہاں دلیل لکھی پڑی ہے آ جا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پہ میرے نبی کا عاشق میرے نبی کے روضے پر آیا۔ حضرت مفتی شفیع رحمہ اللہ نے بھی معارف القرآن میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا

النساء:64

وہ عاشق رسول آکر کہنے لگا السلام علیك یا خیر الرسل حضور کے روضے پر آیت پڑھی وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا اگر کسی نے ظلم کیا پھر اللہ سے معافی مانگی نبی سے کہہ دیا حضور آپ بھی معافی مانگیں نبی اللہ سے معافی مانگے اللہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ روضے پر آکر کہنے لگا حضور میں دعا مانگتا ہوں اللہ مجھے معاف کر دے آپ بھی دعا مانگیں اللہ مجھے معاف کر دے۔ یہ اس نے کہا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے معارف القرآن ص459 میں لکھا ہے جیسے مسئلہ اس دور میں تھا یہ آج بھی موجود ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر کھڑا ہو کر کہنے لگا:

یا خیر من دفنت بالقاع أعظمه
فطاب من طیبهن القاع والأکم
نفسی الفداء لقبر أنت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

وفاء الوفاء ج4 ص185

کہتا ہے حضور آپ کا روضہ کائنات کی ساری جگہوں سے اعلیٰ ہے اس روضے کی خوشبو سے پوری کائنات معطر ہے میرا پیغمبر میری جان آپ پر قربان ہو، جملے پہ

غور کرنا۔ نفسی الفداء لقبر أنت ساکنہ میری جان قربان ہو جائے اس قبر میں جس میں آپ ساکن ہیں جس میں آپ؟[سامعین: ساکن ہیں]

نفقہ اور سکنیٰ

آپ میں سے جن کی شادی نہیں ہوئی اللہ کرے ہو جائے۔ آمین کہو [سامعین: آمین] اور جن کی ہوئی ہے اللہ کرے وہ آباد رہیں کوئی تین طلاق نہ دے۔ توجہ رکھنا ایک بات کہنے لگا ہوں بات سمجھنا نفسی الفداء لقبر أنت ساکنہ میں نے کہا جن کی شادیاں نہیں ہوئیں اللہ اپنے فضل سے کرادے اگر مناسب ہو تو جہاں چاہتے ہیں اللہ وہاں کرادے اگر نہیں ہے تو اللہ جہاں بہتر سمجھتے ہیں وہاں کرادیں دعا تو پوری پوری کرنی چاہیے ناں۔

بھائی یہ غلط بات نہیں ہے میں تو ٹھیک بات کہتا ہوں توجہ میں ایک جملہ کہنے لگا ہوں اگر آپ کی شادی ہو جائے تو آپ نے بیوی کو نفقہ بھی دینا ہے سکنیٰ بھی دینا ہے۔ نفقہ کسے کہتے ہیں؟ خرچہ روٹی کپڑا، نفقہ کا معنیٰ [سامعین: خرچہ] اور سکنیٰ کا معنیٰ مکان، سکنیٰ اسے کہتے ہیں جہاں بیوی کی لاش رکھنی ہے؟ سکنیٰ اسے کہتے ہیں جہاں بیوی کو زندہ رکھنا ہے اسے کہتے ہیں ناں۔ تو ساکن کسے کہتے ہیں؟ جہاں آدمی زندہ رہتا ہو یا لاش ہو؟ بولیں ناں۔[سامعین: زندہ]

مثال

میں تو مثال دے رہا ہوں۔ تھانیدار پوچھے اپنی سکنیٰ دس، کی دسو گے؟ جتھے تیری لاش پئی اے؟ وہ پوچھے گا سکنیٰ؟ جہاں تو زندہ ہے۔ وہ کہنے لگا نفسی الفداء لقبر أنت ساکنہ میری جان قربان ہو جائے اس قبر پہ جس میں آپ ساکن ہیں جس میں آپ؟[سامعین: ساکن ہیں]

دیوبند کا عقیدہ مسجد نبوی میں

میں نے اس سے بھی پوچھا آپ سے بھی پوچھتا ہوں میں نے کہا میرے نبی نے دعا مانگی ہے: اللّٰھُمَّ لَا تَجۡعَلۡ قَبۡرِی وَثَنًا یُعۡبَدُ

موطا امام مالک رقم 593

اللہ میری قبر کو شرک کی جگہ نہ بنانا۔ حدیث ٹھیک ہے کہتا ہے جی ہاں، میں نے کہا اللہ نے دعا قبول کی ہے؟ کہتا ہے جی ہاں میں نے کہا میرے نبی کی قبر پر شرک تو نہیں ہوتا ناں؟ کہتا ہے نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ جو نبی کے روضے پر لکھا ہے جانبی کے روضے پر دیکھنا پاؤں مبارک کی طرف ایک نمبر ستون ہے آگے دو تین اور چار ہے یہ جو درمیان میں ستون ہے، ارے ایک ستون پر لکھا ہے تو قبلہ کی طرف پشت کرے۔ پیغمبر کے روضے کو دیکھنا شروع کر دے تیرے دائیں طرف لکھا ہو گا:

یا خیر من دفنت بالقاع أعظمه
فطاب من طیبهن القاع والأکم

بائیں ستون پہ لکھا ہو گا:

نفسی الفداء لقبر أنت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

میں نے کہا اگر یہ شرک ہے تو میرے نبی کے روضے پر کیوں ہے؟ میرے نبی کے روضے پر ہے تو پھر تو بھی اس کو ایمان مان لے۔ سبحان اللہ پھر تُو بھی اس کو ایمان؟ [سامعین: مان لے] میں نے دلیل تجھے سنائی نہیں دکھائی ہے ارے سن کر نہیں مانتا تو دیکھ کر ہی مان لے ناں۔ یہ دیکھ کر بھی نہیں مانے گا بات عقل میں آتی ہے تب بھی نہیں مانے گا، کیوں؟ بات سنتا ہے تب بھی نہیں مانے گا بات سمجھتا ہے تب

بھی نہیں مانے گا۔

حیات فی القبر پر اجماع صحابہ

میں نے کہتا اللہ کا قرآن کہتا ہے جو آدمی دلیل واضح ہو جانے کے بعد بھی نبی کی مخالفت کرے اور امت کا اجماع نہ مانے اللہ اس کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ میرے پیغمبر کی حیات فی القبر پر صحابہ کا اجماع ہے۔ میں دلیل آخری دینے لگا ہوں میرے پیغمبر دنیا سے چلے گئے صدیق نے کہا تھا طِبْتَ حَیًّا وَمَیِّتًا

بخاری ج1 ص517

میرے پیغمبر آپ کی حیات بھی مبارک ہو آپ کی وفات بھی مبارک ہو۔علامہ کرمانی شرح بخاری میں لکھا ہے، ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے فرماتے ہیں:

مذهب اهل السنة والجماعة ان للميت فى القبر موتا وحياتا غير الانبياء

ارے اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے عام آدمی قبر میں جاتا ہے حیات ملتی ہے پھر روح نکلتی ہے روح کا تعلق باقی رہتا ہے اس کو موت بھی ملتی ہے لیکن نبی کے ساتھ یوں نہیں ہوتا نبی کو قبر میں حیات ملتی ہے تو پھر مسلسل ملتی ہے صحابہ کا عقیدہ ہے نبی قبر میں زندہ ہیں اگر عقیدہ نہ ہوتا تو صحابہ نبی کے روضے پر نہ جاتے۔ جب صدیق آیا ہے دروازہ نہ کھلتا۔ صدیق کا بھی عقیدہ تھا، عمر کا بھی عقیدہ تھا انہوں نے ابوبکر صدیق کی وصیت پر عمل کیا ہے۔ عقیدہ یہ تھا نبی قبر میں زندہ ہیں۔

شیخ زکریا رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

امت کا اجماع ہے نبی قبر میں زندہ ہیں۔

فضائل درود شریف ص19

1957ء سے پہلے حیات النبی کا منکر کوئی نہیں

میں آج تجھے چیلنج کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں ارے 1957ء سے پہلے پوری دنیا میں ایک امام کا نام پیش کر دے نبی کو قبر میں زندہ نہ مانتا ہو۔ ایک صحابی کا نام پیش کر دے نبی کو قبر میں زندہ نہ مانتا ہو۔ ایک ولی کو پیش کر دے جو نبی کو قبر میں زندہ نہ مانتا ہو۔ ارے میں صحابہ کی بات نہیں کرتا وہ تو بڑے تھے ائمہ کی بات نہیں کرتا وہ تو بڑے تھے فقہاء کی بات نہیں کرتا وہ تو بڑے تھے میرا چیلنج یہ ہے 1957ء سے پہلے ایک ڈاکو کا نام لے دے جو سُنی ہو اور نبی کی قبر میں حیات نہ مانتا ہو۔ ایک چور کا نام لے دے جو سنی ہو اور نبی کی قبر میں حیات نہ مانتا ہو۔ تو پھر مجھے یہ بات کہنے دے جو نبی کی قبر میں حیات نہیں مانتا وہ ڈاکو سے بھی گندا ہے جو نبی کی قبر میں حیات نہیں مانتا وہ چور سے بھی گندا ہے جو نبی کی قبر میں حیات نہیں مانتا وہ سُنی نہیں وہ بدعتی ہے۔

دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ارے میں نہیں کہتا فتویٰ دارالعلوم دیوبند مفتی محمد حسن کا فتویٰ ہے:

جو نبی کی قبر میں حیات نہیں مانتا اہل السنۃ سے خارج ہے وہ بدعتی ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

فتاوی دارلعلوام دیوبند صفحہ نمبر 319

جامعہ اشرفیہ اور عقیدہ حیات النبی

میں نہیں کہتا جامعہ اشرفیہ کا مفتی حمید اللہ جان کہتا ہے نماز نہیں ہوتی۔

دارالعلوم کراچی اور عقیدہ حیات النبی

ارے میں نہیں کہتا دارالعلوم کراچی کا مفتی تقی عثمانی کہتا ہے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ فتاوی عثمانیہ جلد 1 ص 70

جامعۃ الرشید اور عقیدہ حیات النبی

ارے میں نہیں کہتا جامعۃ الرشید کے مفتی محمد اور ابولبابہ شاہ منصور کہتے ہیں نماز اس کے پیچھے نہیں ہوتی۔

امام اہل السنۃ والجماعۃ مولانا شیخ سرفراز رحمہ اللہ کہتے ہیں نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی۔ ارے سب کو چھوڑ دے دار العلوم کراچی کا فتویٰ مفتی عبد الروف سکھروی کہتے ہیں نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی۔ ان کو قربانی کی کھال بھی نہیں دینی، ان کے مدرسہ کو زکوۃ بھی نہیں دینی، ارے پوری دنیا کے علماء دیوبند نے کہا ہے جو قبر میں پیغمبر کی حیات کو نہیں مانتا، اہل السنۃ سے خارج ہے یہ بدعتی ہے یہ گمراہ ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اگر تو نے امام بنایا ہے۔ چودہ صفحات کا فتویٰ جامعۃ الرشید سے چھپا ہے اگر تجھے نہ ملے اپنے نوکر سے رابطہ کر لے فتویٰ تیری خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اگر امام بنایا ہے وہ مماتی ہے قبر میں پیغمبر کو زندہ نہیں مانتا میرے دوستو اس کو امامت سے معزول کرنا مسجد کی انتظامیہ کے ذمہ واجب ہے۔ مسجد کی انتظامیہ کے ذمہ؟

[سامعین: واجب ہے]

نوٹ: {یہ تمام فتاوی جات مرکز اہل السنت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا میں موجود ہیں اور بوقت ضرورت منگوائے جاسکتے ہیں۔}

مت پڑھ اس کے پیچھے نماز، اس کے پیچھے نماز چھوڑ اس کو پتہ تو چلے اس کو پتہ چلے میں گندا ہوں اس کی ٹکور تو ہو ناں۔ تو نے کہا یہ بھی ٹھیک ہے یہ بھی ٹھیک ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے میں صاف صاف کہتا ہوں۔

مسیح ہدایت اور قادیانی ملعون

ہاں درمیان میں مجھے بات یاد آ گئی کبھی بات نکل جاتی ہے پھر بعد میں کہتے

ہیں مولانا یہ بات رہ گئی تھی۔ میں نے چنیوٹ کے حوالے سے ایک بات کی تھی ہے ذہن میں؟ اچھا ہوا ذہن میں آگئی ہے میں کہتا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی نشانیاں بتائیں ہیں؟ چار! فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم ہوں گے مرزا قادیانی حاکم؟[سامعین: نہیں بنا]عیسائیت کو ختم کریں گے یہ عیسائیت کو ختم؟[سامعین: نہ کرسکا]یہودیت کو ختم کریں گے یہ ختم نہیں کرسکا،مال بہت زیادہ ہو گا وادیوں میں ہو گا کوئی لینے والا نہیں ہو گا اور اس کے دور میں مال اتنا عام نہیں ہوا۔ میں کہتا ہوں یہ تو ختم نبوت والوں نے بیان کیا ہے ناں۔ اللہ اس کو قبول فرمائے لیکن تیرا یہ خادم اور وکیل کہتا ہے اسی حدیث میں پانچویں نشانی بھی ہے۔ تجھے پانچویں نشانی بھی بیان کرنی چاہیے ناں۔ مسند ابی یعلیٰ موصلی کی حدیث میں چار نشانیاں نہیں ہیں پانچ ہیں میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ ساری باتیں کرنے کے بعد ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لأُجِيبَنَّهُ

مسند ابی یعلیٰ ص1164 رقم6584

عیسیٰ علیہ السلام میری قبر پہ آئیں گے کہیں گے یا محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] میں جواب دوں گا۔ [سبحان اللہ]

ملفوظ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ

یہ مرزا نبی کی قبر پہ نہیں گیا یا محمد نہیں کہا جواب نہیں آیا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے کہیں گے: يَا مُحَمَّدُ لأُجِيبَنَّهُ میں جواب دوں گا۔ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ ایک جملہ فرماتے تھے کہ یہودیت کا فتنہ اتنا بڑا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام تنہا ختم کردیں گے اور مماتیت کا فتنہ اتنا خطرناک ہے ایک نبی یا محمد کہے گا دوسرا نبی جواب دے گا، دو نبی مل کر فتنہ ختم کریں گے۔ میں کہتا ہوں عیسائیو! تمہارے فتنے نے مٹنا ہے

آج توبہ کرلو، یہودیو! تمہارے فتنے نے مٹنا ہے آج توبہ کرلو، مماتیو تمہارے فتنے نے تباہ ہونا ہے آج توبہ کرلو توبہ تو تم نے کرنی ہی کرنی ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تلوار دیکھ کر ضرور کرنی ہے ہماری نرم سی کھونڈی دیکھ کر کرلو، اس سے تمہیں کچھ نہیں ہوگا ارے عیسیٰ علیہ السلام کی تلوار تو بڑی سخت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لَأُجِيبَنَّهُ عیسیٰ علیہ السلام یا محمد کہیں گے میں جواب دوں گا۔

روضہ مبارک سے حضرت مدنی کے سلام کا جواب

ارے کہتے ہیں ہم تو جاتے ہیں ہمیں تو جواب نہیں ملتا۔ میں نے کہا وہ سنتے ہیں جواب جس کو چاہیں دیتے ہیں۔ نہیں سمجھا؟ او جی آپ کہتے ہیں حضرت مدنی رحمہ اللہ نے کہا السلام علیك یا یاجدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیك السلام یا ولدی کہتا ہے جی صحابہ سلام کہتے ان کو جواب تو کبھی نہ ملا میں نے کہا ہاں ہاں اصحاب پیغمبر کے جنازے اٹھے تیرے علم میں ہے کتنے صحابہ کی قبروں سے خوشبو آئی ہے؟ کہتا ہے بہت کم ہیں، میں نے کہا آج کیوں آئی ہے؟ وجہ صحابہ کا ایمان اتنا تھا خوشبو نہ آئے تب بھی مانتے ہیں جنت ہے، جواب نہ آئے تب بھی مانتے ہیں جنت ہے۔

اہل حق کی قبور سے خوشبو کی وجہ

ارے وہ دلیل نہیں مانے گا اس کو دکھادوں۔

- ❖ یہ لال مسجد کی بچی شہید ہوئی قبر سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز آئی ہے تجھے بتانے کے لیے یہی قبر جنت ہے۔
- ❖ ارے شیخ عبد اللہ شہید ہوئے ہیں ان کی قبر سے خوشبو آئی ہے یہ بتانے کے

لیے یہی قبر جنت بنتی ہے۔

- ❖ ارے تو نہیں مانتا تھا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ فوت ہوئے ہیں ان کی قبر سے خوشبو آئی ہے تجھے بتانے کے لیے یہ قبر جنت ہے۔
- ❖ شیخ موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ فوت ہوئے ہیں ان کی قبر سے خوشبو آئی ہے۔یہ بتانے کے لیے کہ قبر اسی کو کہتے ہیں۔
- ❖ شیخ عبد الرشید شہید ہوئے ان کی قبر سے خوشبو آئی ہے۔
- ❖ علامہ حیدری شہید رحمہ اللہ گئے، قبر سے خوشبو آئی ہے۔

منکرین اجماع امت کی سزا

میں نے کہا ارے ہاں ہاں وہ بن دیکھے مان لیتے تھے انہیں دکھانے کی ضرورت نہیں تھی تجھے رب نے دکھا بھی دیا ہے اب بھی نہیں مانے گا؟ کہنے لگا مولوی صاحب !پھر بھی نہیں مانتا۔میں کہہ رہا تھا ہاں یہ مانے گا بھی نہیں۔ تم کہو گے کیوں؟میرا اللہ قرآن میں کہتا ہے وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ

النساء:115

جو میرے پیغمبر کی بات نہ مانے، مومنین کا اجماع نہ مانے، میں اللہ اس کو دو سزائیں دیتا ہوں،

1: دنیا میں ہدایت نہیں دیتا۔

2: اس کو قیامت کے دن جنت نہیں دیتا۔

ارے اجماع امت کے منکر کو یہ سزا ملتی ہے، اللہ ماننے کی توفیق نہیں دیتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اجماع امت کا انکار کرنے والا ابلیس کے نقش قدم پہ چلتا ہے۔وہ

بھی نہیں مانتا تھا، یہ بھی نہیں مانے گا۔ تُو کہے گا کیسے؟ میں بطور چیلنج کے کہتا ہوں اس کائنات میں سب سے پہلے اجماع کا انکار کرنے والا وہ ابلیس ہے میرے اللہ نے حکم دیا: اسْجُدُوا لِآدَمَ میرے آدم کو سجدہ کرو۔

البقرہ:34

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ سارے فرشتوں نے سجدہ کر دیا۔ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ابلیس نے کیا کیا؟ انکار کیا، کیوں؟ تکبر کرتا تھا۔ نتیجہ نکلا کہ کفر میں چلا گیا۔ یہ تکبر کرنے والا کبھی نہیں مانتا انکار کرنے والا کبھی نہیں مانتا اجماع کا منکر اگر نہ مانے تجھے تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے میں کہتا ہوں ہم پیغمبر کی حیات کو مانتے ہیں، دلیل قرآن میں بھی ہے۔ پیغمبر کی حیات مانتے ہیں، دلیل پیغمبر کی حدیث بھی ہے۔ پیغمبر کی حیات مانتے ہیں، دلیل امت کا اجماع بھی ہے۔

منکر حیات النبی خارج از اہل السنت ہے

جو مانے گا اہل السنۃ والجماعۃ میں شامل ہے اور جو نہیں مانے گا اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے۔ [نعرے] بات ٹھیک ہے؟ [سامعین: ٹھیک ہے] آج پھر طے کریں جو آدمی قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کو نہیں مانتا وہ اہل السنۃ سے خارج ہے اور اس کو اہل السنۃ کے اسٹیج پر آنا چاہیے؟ [سامعین: نہیں] اس لیے کہ وہ ہے ہی اہل السنۃ سے خارج۔ بولیں اہل السنۃ سے؟ [سامعین: خارج ہے] بدعتی ہے۔ بولو [سامعین: بدعتی ہے] آگے؟ [سامعین: گمراہ ہے]۔

مماتیوں کے ایک دھوکہ کا ازالہ

یہ تجھے دھوکہ دے گا نہیں نہیں پھر بات لمبی ہوتی ہے۔ تمہارے نعرے میں جان نہیں رہتی۔ میں سمجھتا ہوں تھک گئے ہیں میری باتیں تو ختم نہیں ہوئیں میں

نے بحمد اللہ پڑھا ہے دلائل کے معاملہ میں اللہ کے فضل سے کمی نہیں ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں پھر یہ تجھے دھوکہ دے گا نہیں جی ہم بھی حیات مانتے ہیں، بھائی تُو تو نہیں مانتا۔ کہتا ہے ہم اعلیٰ مانتے ہیں۔ بھائی اعلیٰ کون سی ہے؟ ہمیں بھی سمجھا۔ اعلیٰ روح والی، ارے روح تو جنت الفردوس میں ہے تم نے یہاں حیات مانی ہم نے وہاں مانی۔ میں نے کہا اچھا پھر تیرا عقیدہ وہ نہیں تھاناں جو ہم نے بیان کیا؟

ہمارا عقیدہ یہ تھا جہاں پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک لگے یہ تو جنت سے بھی اعلیٰ ہے۔ عرش سے بھی اعلیٰ جو نبی کے اس روضے میں حیات کو مانتا ہے وہ حیات اعلیٰ مانتا ہے، تو حیات ادنیٰ مانتا ہے تو نے حیات اعلیٰ نہیں ادنیٰ مانی ہے۔ یہ عوام کو دھوکہ دے، ہمیں نہ دینا۔ اس لیے آج یہ طے کرو اس مماتی کو اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج کہیں گے۔ [سامعین: ان شاء اللہ] بدعتی کہیں گے بلند آواز سے [سامعین: ان شاء اللہ] یہ دیوبندی نہیں ہیں۔

حضرت علامہ حیدری رحمہ اللہ کا چیلنج

حضرت حیدری رحمہ اللہ فرما کر گئے تھے یہ تیرے ساتھ شہر ہے تلونڈی بھنڈراں وہاں حضرت حیدری فرما کر گئے تھے۔ فرمایا میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا دیوبند میں اختلاف نہیں ہے، دیوبند سے اختلاف ہے۔ اس کو کبھی دیوبندی نہ ماننا، کہنا بدعتی ہے۔ اور بدعتیوں والا معاملہ رکھنا ان شاء اللہ دماغ ٹھکانے آجائے گا۔ اس کے پیچھے نماز پڑھے گا؟ [نہیں] اس کے پیچھے نماز چھوڑ دے اس کا دماغ ٹھیک ہو جائے گا۔ اللہ مجھے اور آپ کو مسلک اہل السنۃ والجماعۃ پر پابندی کے ساتھ قائم و دائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

سوالات کے جوابات

تقریر کے اختتام پر حضرت نے سامعین کے سوالوں کے جوابات ارشاد فرمائے۔

سوال:

الأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ روایت میں ایک راوی اسود ہے جس کے متعلق امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حجاج بن اسود ثابت بنانی ہے منکر روایت نقل کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے ثابت کے ذریعے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ میزان الاعتدال

جواب:

یہ تم نے جس ثابت بنانی کا حوالہ دیا ہے۔ اس کے بارے میں حلیۃ الاولیاء میں لکھا ہے اس ثابت نے کہا تھا: اللہ! اگر نبی قبر میں نماز پڑھتے ہیں تو مجھے بھی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دینا۔ اسی ثابت بنانی کے بارے میں حلیۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہتے ہیں ثابت بنانی کو قبر میں دفن کر دیا۔ کوئی چیز گر گئی تو راوی کہتا ہے میں نے ثابت کو دیکھا قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ [سبحان اللہ]

جو راوی ہے وہ خود قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اس لیے میں کہتا ہوں اعتراض وہ کرو جو قابل قبول تو ہو۔ ایک بات ذہن نشین کر لو جس حدیث کو تواتر کی حیثیت حاصل ہو جائے اس کی سند پہ بحث کرنا حماقت سے کام لینا ہے۔ الأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ اس حدیث کے بارے میں امام بیہقی کہتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے۔ اور متواتر کی سند پر کلام نہیں کیا جاتا۔ متواتر کی سند پر کلام کرتا ہی وہ ہے جو اصول حدیث سے ناواقف اور جاہل ہو۔

سوال:

کہتے ہیں پیغمبر کی روح جس جگہ نکلتی ہے وہیں پہ قبر بنتی ہے، دوسرا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا اور دادی کا نام بتادیں؟

جواب:

دیکھو! جو میرا موضوع ہے اس پر بات کرو پیغمبر کی روح جہاں نکلتی ہے پیغمبر کو وہیں دفن کیا جاتا ہے اور میں یہ بات بتاچکا ہوں۔ دادا اور دادی پر میں نے بحث نہیں کی۔ حیات الانبیاء پر بات کرو، جس موضوع پر بات چلتی ہے اس موضوع پہ بات کرو۔

سوال:

مماتی کہتے ہیں "الفقہ الاکبر امام صاحب کی کتاب نہیں ہے۔"

جواب:

لعنۃ اللہ علی الکاذبین سوانح شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کی سوانح چھپی ہے اس میں لکھا ہے کہ شیخ القرآن نبی کے عاشق تھے۔ نبی کے عاشق ہونے کی دلیل کیا دی ہے؟ کہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نے فرمایا کہ الفقہ الاکبر یہ کتاب ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ہے، تُو جھوٹ بولتا ہے یا وہ جھوٹ بولتے ہیں؟ میں نہیں کہتا وہ جھوٹ بولتے ہیں۔تُو جھوٹ بولتا ہے، اور الفقہ الاکبر کا مقدمہ حضرت امام اہل السنۃ نے لکھا ہے اس مقدمہ کو دیکھ لے اس میں دلائل سے ثابت کیا ہے الفقہ الاکبر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کتاب ہے۔

سوال:

آپ خروج روح کے قائل ہیں یا حبس روح کے؟ بدلائل وضاحت فرمائیں۔

جواب:

اللہ تجھے عقل عطا فرمائے اس پر میں بحث کر چکا ہوں۔ میں نے کہا روح سمٹ جاتی ہے اس کو حبس روح کہتے ہیں۔ اس کا معنیٰ تجھے حبس روح کا ترجمہ بھی نہیں آتا ورنہ تو کبھی چٹ نہ دیتا۔ اصل میں بعض چٹ لے کے پہلے بیٹھے ہوتے ہیں کہ یہ چٹ ضرور دینی ہے جس چٹ کا جواب آ گیا، وہ ہو گیا۔ چٹ وہ لکھو جس کا جواب نہیں آیا۔

سوال:

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ارواح شہداء کا اپنے جسدوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

جواب:

تُو بالکل جھوٹ بولتا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے ہی تو آبِ حیات کتاب مستقل پیغمبر کی حیات پر لکھی ہے۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی بات کو آدمی نہ سمجھے تو نتیجہ اور نکلتا ہے وہ تعلق روح کے بھی قائل ہیں۔ حبس روح کے بھی قائل ہیں۔ حبس روح کے بھی قائل ہیں مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پیغمبر کی روح کو جسد میں ماننے کے قائل ہیں۔

سوال:

آپ اعادہ روح کے قائل ہیں، تعلق روح کے قائل ہیں ہر ایک کے لیے دلیل قطعی کی ضرورت ہے وضاحت فرمائیں۔

جواب:

تُو نے خود جھوٹ بولا ہے کہ دلیل قطعی کی ضرورت ہے۔ تجھے یہ نہیں پتا

دلیل قطعی کہتے کسے ہیں؟ اگر دلیل قطعی کا تجھے پتہ ہوتا تو کبھی انکار نہ کرتا۔ ایک دلیل ہوتی ہے قطعی الثبوت ایک ہوتی ہے قطعی الدلالۃ ارے اجماع سے بہتر کوئی دلیل قطعی نہیں ہے۔ امت کا اجماع ہے اعادہ روح پر۔ اب بھی باہر میری کیسٹ موجود ہوگی کہ میں نے یونس نعمانی اور خضر حیات کے جواب میں مسلسل حوالہ جات پیش کیے ہیں کہ روح کا اعادہ ہوتا ہے مفتی شفیع رحمہ اللہ نے معارف القرآن میں لکھا ہے کہ اعادہ روح کے ساتھ ثواب ہوتا ہے۔

حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ نے احسن الفتاویٰ میں بھی لکھا ہے کہ روح کا اعادہ ہوتا ہے۔

اعادہ روح کی تو پوری امت قائل ہے۔ اور اللہ کے نبی نے فرمایا **وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ**

اتحاف الخیرۃ المھرہ ج2 ص 437

تفسیر مدارک میں موجود ہے، یہ تو بغوی میں موجود ہے کہ روح کا اعادہ ہوتا ہے ہم روح کے اعادہ کے قائل ہیں۔ اعادہ ہوتا ہے۔

تفسیر بغوی جلد 4 ص 351

سوال:

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ میں ہے کہ مردے سنتے ہیں آپ سنا نہیں سکتے۔ اس سے اگلی آیت **وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ** کا بھی یہی مطلب ہوگا؟

جواب:

اب توجہ رکھنا آیت کا مطلب میں سمجھانے لگا ہوں۔ قرآن کریم نے کفار کے بارے میں کہا صم کیا وہ سنتے نہیں ہیں؟ بکم کیا وہ بولتے نہیں ہیں؟ عمی کیا وہ

اندھے ہیں؟ بولیں ناں۔ بھائی کافر سنتے ہیں یا نہیں؟[سامعین: سنتے ہیں] قرآن کیا کہتا ہے؟صم وہ بولتے نہیں؟[سامعین: بولتے ہیں] قرآن کیا کہتا ہےبکم تو صم، بکم، عمی کا ترجمہ کہ وہ بولتے، سنتے اور دیکھتے نہیں ہیں لیکن اصل معنیٰ ومطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر بولتا ہے لیکن حق نہیں بولتا، بے سود بولتا ہے۔ فائدہ کوئی نہیں۔ اب جو وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ کہا اس کا معنیٰ وہی تھا۔ إِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتَىٰ سے مراد مردے نہیں ہیں۔ بلکہ إِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتَىٰ سے مراد کفار ہیں۔ دلیل کیا ہے؟ دلیل اس کی یہ ہے إِنۡ تُسۡمِعُ إِلَّا مَنۡ يُؤۡمِنُ بِآيَاتِنَا اور اللہ کافر کوصُم کہتا ہے جیسے اس آیت میں اللہ نے صم فرمایا ہے۔

سوال:

حضرت آپ نے فرمایا ہے مردہ سنتا ہے نبی نہیں سنا سکتا نہ سنانے کے دو سبب ہیں۔ سننے والے میں نقص ہو یا سنانے والے میں نقص ہو اگر مردہ سن سکتا ہے تو ظاہر سنانے والے میں نقص ہوا۔

جواب:

العیاذ باللہ! ارے نبی کو سنانے کی طاقت ہے ہی نہیں۔ سنانے کی طاقت کس کو ہے؟[سامعین: اللہ کو] میں تقریر سنا رہا ہوں۔ میں سنا رہا ہوں یا اللہ سنا رہا ہے؟ اللہ چاہیں تو زبان بند کر دیں اللہ چاہے تو زبان جاری فرمادیں۔ اللہ چاہے طاقت دے اللہ چاہے طاقت نہ دے۔ اب ہر بات کا معنیٰ کوئی نقص لو گے؟ بھائی جو اختیار اللہ نے نبی کو دیئے ہیں وہی اختیار استعمال ہوں گے ناں! اتنے بڑے دجل سے کام لیتے ہیں کہ نہیں سنا سکتے تو نقص ہو گا۔ بریلوی کہہ دے اولاد نہیں دیتے تو نقص ہو گا۔ ہم کہتے ہیں، نبی کو جو اللہ نے دیا ہے وہی نبی آگے عطا فرمائیں گے ناں۔

سوال:

آیت کریمہ رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ کی وضاحت فرمادیں۔

جواب:

دیکھیں آدمی یہاں بھی زندہ ہے آدمی قبر میں بھی زندہ ہے اور آدمی ماں کے پیٹ میں بھی؟ بولیں [سامعین: زندہ ہے] اگر کوئی پوچھے جی آپ کی عمر کتنی ہے کہتا ہے پچپن سال تو ماں کے پیٹ میں چھ یا زیادہ ماہ زندہ رہا تجھے ساڑھے پچپن سال کہنا چاہیے تھا۔ تم پچپن سال کیوں کہتے ہو؟ اب ماں کے پیٹ میں زندہ ہیں اس کو زندگی شمار کوئی نہیں کرتا۔ کیوں؟ وہ زندگی چھپی ہوئی ہے۔ یہ زندگی ظاہری ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک حیات ظاہری ہے۔ تو جس طرح قبر کی حیات بھی چھپی ہے ماں کے پیٹ کی حیات بھی چھپی ہے۔ یہاں پر وہ حیات مراد ہے جو حیات چھپی نہیں بلکہ ظاہری ہے۔

سوال:

انبیاء کی حیات اعادہ روح کے طور پر مانتے ہو یا تعلق روح سے؟ دلائل قطعیہ سے وضاحت فرمائیں۔

جواب:

قطعی انج آکھدا اے جیویں ایہدے کول دلیلاں دی لین لگی اے! میں نے جو آپ کو چیلنج کیا ہے کہ ایک ضعیف حدیث لکھ دو کہ نبی قبر میں زندہ نہیں۔ تیرے پاس تو ضعیف بھی نہیں اور قطعی قطعی کی رٹ لگائی ہے۔ کوئی مماتی بیٹھا ہو گا کوئی ایجنٹ آیا ہو گا، ایک حدیث لکھ دو کہ مولوی صاحب یہ حدیث آگئی ہے نبی قبر میں زندہ نہیں

ہے۔یہ آگئی ہے نبی قبر میں نماز نہیں پڑھتا۔ یہ آگئی نبی کو قبر میں رزق نہیں ملتا۔ کوئی ایک حدیث تم بھی پڑھ دو اور ہمیں کہتے ہیں قطعی قطعی۔ میں نے کہا اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام قبر میں بتعلق روح زندہ ہیں اور عجیب بات ہے جو بات میں سمجھانا چاہتا ہوں ایک ہے نبی کا زندہ ہونا ایک ہے زندگی کی کیفیت کا ہونا۔ اللہ قرآن میں کیا فرماتے ہیں:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ

ارے شہید زندہ تو ہیں لیکن وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ تم نے زندہ ماننا ہے لیکن شعور تمہیں نہیں۔ کیا مطلب زندہ ماننا ہے کیفیت میں بحث نہیں کرنی۔ مماتی کہتا ہے نہیں میں نے زندہ نہیں ماننا کیفیت میں بحث کرنی ہے۔ قرآن کہے ماننا ہے نہیں مانتا جو قرآن کہے بحث نہیں کرنی ہے تو کرتا ہے۔ جو قرآن کہے ماننا ہے نہیں مانتا۔ جو قرآن کہے بحث نہیں کرنی اس میں بحث کرتا ہے۔ یہ کیسی قرآن فہمی ہے بھائی!

سوال:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ کا وجود حدیث کی کتب میں تین سو سال تک کہیں نہیں تھا۔ چوتھی صدی میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دشمن ابو شیخ نے اس کو ذکر کیا۔ امام صاحب کو ضال اور مضل کہتا رہا۔

جواب:

اللہ لعنت بھیجے ان پر جو ایسی بات کہتے ہیں۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ جید فقیہ اور محدث ہیں مرقاۃ شرح مشکوۃ میں کہتے ہیں من صلی علی عند قبری سمعتہ بسند جید ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتا ہے بسند جید تو کہتا ہے سند ہی نہیں ہے۔ میں تیری گل مناں یا ملا علی قاری دی مناں؟ اپنی اوقات تے ویکھ! بسند جید

کسے کہتے ہیں؟ جس کی سند ثابت ہو یا نہ ہو؟

سوال:

جب مردے سنتے ہیں تو پھر حضرت گنگوہی نے الکوکب الدری میں، حضرت کشمیری نے فیض الباری میں، حضرت عزیز الرحمان نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں، مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ، مولانا ظفر احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع رحمہم اللہ نے اس کے عدم سماع پر فتویٰ کیوں دیا؟

جواب:

خدا جھوٹوں پر لعنت بھیجے۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں یہ بات موجود ہے فتاویٰ رشیدیہ میں یہ بات موجود ہے۔ مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ عام مردے کے سننے نہ سننے میں صحابہ کے دور سے اختلاف ہے۔ فتویٰ عدم سماع کا نہیں دیا ان میں اختلاف صحابہ سے ہے انہوں نے کہا سننے کا بھی قول ہے اور نہ سننے کا بھی قول ہے۔

مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ دیوبند کے پہلے صدر مدرس ہیں اپنی کتاب بیاض یعقوبی میں لکھتے ہیں عہد صحابہ سے اختلاف ہے۔ اور میں ترجیح سننے کو دیتا ہوں۔ صحیح بخاری اٹھا کے دیکھ لے تیرے علم میں حدیث نہیں ہے۔ صحیح بخاری کے حاشیہ میں علامہ کرمانی نے لکھا ہے۔ امی عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہم لیعلمون الآن۔ اور جمہور صحابہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ما انتم باسمع منہم۔ علامہ کرمانی کہتے ہیں پس امی عائشہ اس موقع پر موجود نہیں تھیں صحابہ کرام تو موجود تھے۔ جو موجود تھے وہ کہتے ہیں ما انتم باسمع منہم فرمایا۔ امی عائشہ کہتی ہیں انہم لیعلمون الآن فرمایا۔ تو جمہور صحابہ کی بات کو ترجیح ہو گی۔

ایک طرف امی عائشہ ہیں، ایک طرف جمہور صحابہ ہیں اور امی عائشہ کے

بارے میں بھی تجھے غلط فہمی ہے کہ امی عائشہ سماع موتیٰ کی قائل نہیں تھیں۔ اٹھا کے دیکھ سیرت مصطفیٰ حضرت کاندھلوی کی وہ فرماتے ہیں یہ قول غلط ہے کہ امی عائشہ سماع موتیٰ کی قائل نہیں تھیں۔

سیرت مصطفی جلد دوم ص114

امی عائشہ سماع کی قائل تھیں، بعض نے لکھا ہے۔ حضرت کاندھلوی فرماتے ہیں امی عائشہ کا موقف سماع موتیٰ کے قائل ہونے کا تھا۔ اگر نہ یقین آئے تو مسند احمد میں حدیث تم نے نہیں پڑھی امی عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں نبی کے روضے پر جاتی تو چادر کا اہتمام نہ کرتی حضرت ابو بکر صدیق آئے تو میں پھر بھی نہ کرتی حضرت عمر آئے تو پھر میں پردے کا اہتمام کرتی۔ مَا دَخَلْتُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ حضور تو میرے خاوند تھے صدیق تو میرے باپ تھے۔ عمر سے حیا کرتی تھی۔ اگر سماع تھا ہی نہیں حیات تھی ہی نہیں پھر حیا کا معنیٰ کیا ہوا؟

مسند احمد ص440

میں نے بات حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ کی ہے تو نے چٹیں سماع موتیٰ پہ دی ہیں۔ تقریر کا عنوان کیا تھا؟ [سامعین: حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم] میں کہتا ہوں صحابہ کا عام مردے کے سماع میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مردہ سنتا ہے بعض کہتے ہیں مردہ نہیں سنتا۔ لیکن انبیاء کی حیات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو نے ابھی تک چٹ نہیں دی۔ کہ فلاں کہتا ہے نبی قبر میں زندہ نہیں۔ کوئی وہ بھی چٹ دے ناں۔ نہیں سمجھے؟ میں نے کہا ناں یہ ایسے دجل اور دھوکہ دیتے ہیں۔ حیات النبی اور سماع موتیٰ الگ ہے، امت کا سماع الگ ہے۔ عام مردے سنتے ہیں یا نہیں سنتے؟ صحابہ سے اختلاف ہے لیکن نبی نہیں سنتے کوئی ایسی چٹ بھی پیش کریں۔ نہیں سمجھے؟ امت کا

اجماعی عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا سماع موتیٰ؟ بولیں [سامعین: حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم] حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقی ہے اور سماع موتیٰ اختلافی ہے۔

یہ نہیں کہا کہ جو سماع موتی کا قائل نہیں اہل السنۃ سے خارج ہے۔ میں نے کہا جو نبی کی قبر میں حیات کا قائل نہیں وہ اہل السنۃ سے خارج ہے۔ کوئی ایک چٹ نبی کے سماع کے خلاف بھی دے ناں۔ یہی دجل سے کام لیتے ہیں۔ بات حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی بحث سماع موتیٰ کی چھیڑیں گے میں تو پوری تقریر میں حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زور دے رہا ہوں۔

سوال:

مولانا صاحب دارالعلوم دیوبند والوں کا عقیدہ سماع موتیٰ کے بارے میں؟

جواب:

پھر وہی بات میں کہتا ہوں حیات النبی کی بات کرو ناں اس کی چٹ ہمیں کیوں نہیں دیتے؟ پھر میرا بیٹا مان لے ناں۔ علماء دیوبند کا عقیدہ نبی قبر میں زندہ ہیں۔ نبی قبر میں؟ [سامعین: زندہ ہیں] میں کہہ رہا ہوں سماع موتیٰ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں سماع موتیٰ ہے، بعض کہتے ہیں سماع موتی نہیں۔ اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پوری امت کا اتفاق ہے۔

سوال:

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون اس حدیث کو صحاح ستہ میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کو چوتھی صدی میں ابویعلیٰ نے نقل کیا ہے جس کی کتاب طبقہ ثالثہ سے ہے۔ اس طبقہ کی حدیث کو محدثین ہرگز قبول نہیں کرتے۔ نہ عقیدہ میں نہ عمل میں۔

جواب:

لعنة الله علی الکاذبین میں ابھی تو حوالہ پیش کر رہا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو ان کی نشانیاں کہاں لکھی ہیں۔ مسند ابی یعلیٰ، اگر کل کوئی مرزائی آجائے اور کہہ دے ہم اس کو حدیث کی کتاب نہیں مانتے تو مرزائیوں کو کیا جواب دو گے۔ تمہیں کس نے کہا کہ مسند ابی یعلیٰ قابل قبول نہیں ان کی حدیثوں کو نہیں مانا جاتا؟

توجہ رکھنا! میں اس لیے بات کہتا ہوں بات وہ کرو جو کرنے کی ہے غیر مقلد نہ بنا کرو۔ غیر مقلد یہ بات کہتا ہے جی صحاح ستہ میں نہیں ہے۔ تم بھی یہی کہتے ہو، کیا ساری احادیث صحاح ستہ میں ہیں؟ جب حیات النبی کی باری آئی تو صحاح ستہ، میں نے حدیث پڑھی۔ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ کیا یہ ساری صحاح ستہ میں نہیں ہے؟ نبی اللہ حی یرزق کیا یہ صحاح ستہ میں نہیں ہے؟ جو صحاح ستہ میں ہے تُو تو وہ بھی نہیں مانتا۔ میں نے تو صحاح ستہ والی پڑھی ہے چل اوہ ہی من لے، تُوں نہ منن دی قسم چکی اے۔ اجماع کا منکر مانے گا نہیں، ضدی ہے۔

سوال:

"اعلان حق" کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں؟ کہتے ہیں یہ سب غلو ہے نماز ان کے پیچھے بلا کراہت ہوتی ہے۔

جواب:

یہ کب کی بات ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہوں نے کھل کر نہیں کیا تھا۔ آج دار العلوم کراچی میں تم جاؤ وہاں داخلہ فارم موجود ہے اس میں لکھا ہوا ہے اگر حیات النبی کو مانتا ہے تو داخلہ ملے گا اگر نہیں

مانتا تو داخلہ ہی نہیں ملے گا۔ دارالعلوم کراچی کا فارم چھپا ہے مماتی تقیہ کرکے فارم پُر کرتا ہے۔ پھر وہاں سے دورہ حدیث کرکے آتا ہے کہ میں مفتی تقی عثمانی صاحب کا شاگرد ہوں۔ جب ہم کہتے ہیں مفتی اعظم کا فتویٰ مان لے، معارف القرآن میں لکھا ہے نبی قبر میں زندہ ہیں۔ کہتا ہے کیوں؟ مفتی اعظم دا کوئی کلمہ پڑھیا اے؟ اب نہیں مانتا۔ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے جو لکھا ہے کہ حضور کی قبر پر کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا مانگیں ہمارے لیے، یہ جائز ہے۔ من لے مفتی اعظم دا فتویٰ! کہندا اے میں کیوں مناں؟ کیسی سینہ زوری ہے!

سوال:

کہتا ہے سابڑی میں احمد سعید نے چیلنج کیا تھا ایک سو بیس روایات پیش کرتا ہوں جن میں نہ سننے کی دلیل ہے تو سنا ہے آپ نے جواب نہیں دیا۔

جواب:

لعنۃ اللہ علی الکاذبین میں نے تو احمد سعید کا وڈیو سی ڈی میں دو گھنٹے آپریشن کیا ہے اس خبیث نے آج تک جواب نہیں دیا۔ اگر احمد سعید کا چیلہ یہاں پر بیٹھا ہو احمد سعید کو مناظرے پر تیار کرو۔ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔ جو تاریخ آپ طے کریں گے وہ تاریخ میری طرف سے فائنل ہے میں نہیں کہوں گا کہ میرا جلسہ ہے۔ میں جلسہ ختم کردوں گا میں، دس پندرہ دن کا وقفہ ہو، کہ مجھے آنے میں آسانی ہو۔ تسی کہو جی احمد سعید آیا اے تو وی آجا۔

میری بات سمجھے ہو؟ جو تاریخ احمد سعید ملتانی دے دے وہ تاریخ میری طرف سے فائنل ہے مدرسہ تیرا، جگہ تیری، احمد سعید تیرا جہاں جی چاہے رکھ لے میں احمد سعید سے مناظرہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ [نعرے] میری کوئی شرط نہیں

ہے بلا شرط بس پندرہ دنوں کا وقفہ دینا کہیں ایسا نہ ہو کہ میں ملک سے باہر ہوں تسی کہو جی تاریخ رکھی اے آوندا نہیں پیا۔ میں کہتا ہوں تمہیں تو کوئی پوچھتا بھی نہیں میرے دن میں دو جلسے تین جلسے رات دن اندرون وبیرون میں اپنے مسلک کی حفاظت و وکالت پوری دنیا میں کرتا ہوں۔ تمہیں پوچھتا کوئی نہیں ہے، تم تو فارغ بیٹھے ہو۔ لیکن چتروڑی کے ہے جو تاریخ طے کرو پندرہ دن کا وقفہ ہو مجھے منظور ہے۔ اب میں انتظار کروں گا۔ یہ مولانا میری طرف سے نمائندہ ہیں، مولانا ہمارے ضلع کے امیر ہیں اور نمائندہ ہیں اور تبلیغی نمائندے ہیں جس میں کوئی جھوٹ کی بات نہیں ہے۔

سوال:

جن لوگوں نے مسجدوں کے باہر لکھا ہوتا ہے تبلیغی جماعت کا داخلہ منع ہے ان لوگوں کا کیا حال ہے؟

جواب:

ان کا وہی حال ہے جو منکرین کا ہوتا ہے اور یہ ذہن میں رکھو اشاعۃ التوحید کے ایک مولوی عبد الوکیل نے کتاب لکھی ہے کتاب کا نام ہے تحفۃ الاشاعۃ فی اصول التبلیغ والدعوۃ اس پر اشاعۃ التوحید کے امیر مولانا طیب طاہر نے تقریظ لکھی ہے کہ یہ کتاب ٹھیک ہے۔ اس میں پچیس دلائل دیے ہیں تبلیغی جماعت کے غلط ہونے پر۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھو تبلیغ والو! پچیس دلیلیں! اور یہ لکھا ہے کہ میں مولانا شیخ زکریا رحمہ اللہ کی وہ عبارتیں پیش کرنے لگا ہوں کہ جس سے کفر و شرک کی بو آتی ہے۔

اشاعۃ التوحید والے کہتے ہیں کہ شیخ زکریا کی عبارتوں سے کفر و شرک کی بو آتی ہے۔ بتا ان کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے؟ ان کو عُشر، گندم اور قربانی کی کھالیں دو

گے؟ یہ جو حضرت شیخ زکریا رحمہ اللہ کو شرک کے قریب کہتا ہے۔ اللہ ہم سب کو بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اے اللہ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمادے۔

اے اللہ خطاؤں سے در گزر فرمادے۔

اے اللہ جائز حاجات کو پورا فرمادے۔

اے اللہ مشکلات کو دور فرمادے۔

عافیت کے ساتھ دین کی خدمت کے لیے قبول فرما۔

اے اللہ اس مدرسہ کو ظاہری اور باطنی ترقی عطا فرمایا۔

جو حضرات تشریف لائے ہیں جو خواتین ہماری مائیں بہنیں تشریف لائی ہیں، اے اللہ ان تمام کا آنا اپنے فضل و کرم سے قبول فرما۔

اے اللہ ہم سب کو مسلک اہل السنۃ والجماعۃ پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ جو مانگ سکے وہ بھی عطا فرما جو نہیں مانگ سکے وہ بھی عطا فرما۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوھڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ و تفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ
مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: (سابقا) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان

چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروس، سرپرست احناف ٹرسٹ انٹرنیشنل

تبلیغی اسفار: ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، یمن، بحرین

تصانیف: عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ، اصول مناظرہ ، فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ

نماز اہل السنۃ والجماعۃ ، فرقہ اہل حدیث پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

شہید کربلا اور ماہ محرم ، قربانی کے فضائل و مسائل، صراط مستقیم کورس (مردوں، عورتوں)

فرقہ سلفیہ کا تحقیقی جائزہ، وہی اسلام جو قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے، حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ

فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ، خطبات متکلم اسلام

مضامین متکلم اسلام، مجالس متکلم اسلام، مواعظ متکلم اسلام (برائے خواتین)

بیعت و خلافت: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ

امین العلماء قطب العصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ

اصلاح و ارشاد: خانقاہ اشرفیہ اختریہ، 87 جنوبی، سرگودھا